پہلا حصہ پارہ 1 تا 10

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

اُردو

مؤلف التفسیر النبوی (عربی)

الشهادة العالمية وفاق المدارس

سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کمپنی لمیٹڈ

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

آسان لفظی اور بامحاورہ ترجمہ
بمع آسان تفسیر

از

ڈاکٹر محمد دینؒ
مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات ۔ الشہادۃ العالمیۃ وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
J.800.ALI.A.Press.15

بسم الله الرحمن الرحيم

هو الله جل جلاله	الذي لا إله جل جلاله	إلا هو جل جلاله	الرحمن جل جلاله	الرحيم جل جلاله	الملك جل جلاله
القدوس جل جلاله	السلام جل جلاله	المؤمن جل جلاله	المهيمن جل جلاله	العزيز جل جلاله	الجبار جل جلاله
المتكبر جل جلاله	الخالق جل جلاله	البارئ جل جلاله	المصور جل جلاله	الغفار جل جلاله	القهار جل جلاله
الوهاب جل جلاله	الرزاق جل جلاله	الفتاح جل جلاله	العليم جل جلاله	القابض جل جلاله	الباسط جل جلاله
الخافض جل جلاله	الرافع جل جلاله	المعز جل جلاله	المذل جل جلاله	السميع جل جلاله	البصير جل جلاله
الحكم جل جلاله	العدل جل جلاله	اللطيف جل جلاله	الخبير جل جلاله	الحليم جل جلاله	العظيم جل جلاله
الغفور جل جلاله	الشكور جل جلاله	العلي جل جلاله	الكبير جل جلاله	الحفيظ جل جلاله	المقيت جل جلاله
الحسيب جل جلاله	الجليل جل جلاله	الكريم جل جلاله	الرقيب جل جلاله	المجيب جل جلاله	الواسع جل جلاله

164 ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

تعلیم القرآن

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد دین رح

أُولَٰئِكَ	عَلَىٰ هُدًى	مِنْ رَبِّهِمْ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	إِنَّ
یہی لوگ	ہدایت پر ہیں	اپنے رب کی طرف سے	اور یہی ہیں	کامیاب ہونے والے	بے شک

الحکیم جل جلالہ	الودود جل جلالہ	المجید جل جلالہ	الباعث جل جلالہ	الشہید جل جلالہ	الحق جل جلالہ
الوکیل جل جلالہ	القوی جل جلالہ	المتین جل جلالہ	الولی جل جلالہ	الحمید جل جلالہ	المحصی جل جلالہ
المبدی جل جلالہ	المعید جل جلالہ	المحیی جل جلالہ	الممیت جل جلالہ	الحی جل جلالہ	القیوم جل جلالہ
الواجد جل جلالہ	الماجد جل جلالہ	الواحد جل جلالہ	الاحد جل جلالہ	الصمد جل جلالہ	القادر جل جلالہ
المقتدر جل جلالہ	المقدم جل جلالہ	المؤخر جل جلالہ	الاول جل جلالہ	الآخر جل جلالہ	الظاہر جل جلالہ
الباطن جل جلالہ	الوالی جل جلالہ	المتعال جل جلالہ	البر جل جلالہ	التواب جل جلالہ	المنتقم جل جلالہ
العفو جل جلالہ	الرؤف جل جلالہ	مالک الملک جل جلالہ	ذوالجلال والاکرام جل جلالہ	المقسط جل جلالہ	الجامع جل جلالہ
الغنی جل جلالہ	المغنی جل جلالہ	المانع جل جلالہ	الضار جل جلالہ	النافع جل جلالہ	النور جل جلالہ
الہادی جل جلالہ	البدیع جل جلالہ	الباقی جل جلالہ	الوارث جل جلالہ	الرشید جل جلالہ	الصبور جل جلالہ

مکمل ناظرہ قرآن

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد دین

حوالہ نمبر ON

اولٰٓئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰٓئک ھم المفلحون ۝ ان الذین

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ① | وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ فاتحہ مکی ہے | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | اور اس میں سات آیات ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں | اللہ کے لئے | (جو) پالنے والا (ہے) | مخلوقات کا | بہت مہربان

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ

بہت بخشنے والا | مالک (ہے) | روز | قیامت (کا) | تیری ہی

نہایت رحم والا ہے۔ جو بدلے کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا

ہم عبادت کرتے ہیں | اور تجھ ہی سے | ہم مدد چاہتے ہیں | دکھا دے ہمیں

ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

راستہ | سیدھا | راستہ | (ان) لوگوں (کا)

راستہ دکھا دے۔ اُن لوگوں کا راستہ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

(کہ) تو نے انعام کیا | اُن پر | نہ (ان کا کہ) | غضب کیا گیا

جن پر تو نے انعام کیا، اُن لوگوں کا (راستہ) جن پر

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

جن پر | اور نہ | گمراہوں (کا راستہ)

غضب کیا گیا، اور نہ ان کا جو گمراہ ہوگئے

المنزل الاول

ع ١

سورہ فاتحہ

اس سورت کے کئی نام ہیں مثلاً :

۱۔ **فاتحہ**: کیوں کہ کتاب اللہ اسی سے شروع ہوتی ہے۔

۲۔ **اُم القرآن**: اس لیے کہ اس سورت میں قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ آ گیا ہے۔

۳۔ **سبع مثانی**: یعنی بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں، اس لیے کہ اس کی سات آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔

۴۔ **شافیہ یا شفاء**: اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ سوائے موت کے ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔

۵۔ **کنز**: یعنی خزانہ اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس سورت میں بندوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اس طرح اللہ سے دعا مانگا کریں۔

(۱) بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ قرآن کی وہ آیت ہے جو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے حضور ﷺ پر ہر سورت کے ابتداء میں نازل ہوئی اور سورہ نمل میں بھی نازل ہوئی۔ یہ بڑی بابرکت آیت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جو کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے اس کا انجام اچھا نہیں۔ اس لیے ہر اہم کام کے شروع میں بسم اللہ کا پڑھنا ثواب و برکت کا ذریعہ ہے۔

(۲) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ انسان وحیوان ونباتات وغیرہ بے شمار مخلوقات ہیں۔

(۳) رحمٰن کے معنی ہیں بڑا مہربان یعنی دنیا میں اس کی مہربانی نیک و بد سب کے لیے ہے۔ جب کہ رحیم کے معنی ہیں بخشنے والا، یعنی آخرت میں ایمان والوں کی غلطیوں اور گناہوں کو بخشنے والا۔

(۴) اللہ روزِ قیامت کے تمام اُمور کا مالک ہے۔ دنیا میں مختلف لوگ حکومت، سلطنت اور خدائی کے جھوٹے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ آخرت میں کوئی ایسا دعویٰ کرنے والا نہیں ہوگا۔ لہٰذا قیامت کے دن اس کی حکومت اور ملکیت خوب کھل کر سامنے آجائے گی۔

(۵) اے اللہ ہم صرف تجھی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں اور اپنے تمام اُمور میں صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

(۶) ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور ہمیں اسلام پر قائم رکھ۔

(۷) ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی توفیق دے جن پر تیری مہربانی اور انعامات ہوئے ہیں جیسے انبیاء کرام، صدیق، شہید اور نیک بندے، اور جو لوگ **یہود** کی طرح تیرے غضب کا شکار ہوئے یا **عیسائیوں** کی طرح راستے سے بھٹک گئے، ہمیں ان کے راستے سے بچالے۔ آمین (ہماری دعائیں قبول فرما)

افعال: نَعۡبُدُ: ہم عبادت کرتے ہیں عَبَدَ يَعۡبُدُ (جمع متکلم)۔ نَسۡتَعِيۡنُ: ہم مدد چاہتے ہیں۔ اِهۡدِ: دکھا ہدایت کر (امر حاضر واحد)۔ اَنۡعَمۡتَ: انعام کیا تو نے اَنۡعَمَ يُنۡعِمُ سے (ماضی واحد حاضر)۔

اسماء: اسم: نام۔ الرَّحۡمٰنِ: نہایت مہربان۔ الرَّحِيۡمِ: نہایت رحم کرنے والا۔ الۡعٰلَمِيۡنَ: تم جہان عالم کی جمع ہے۔ الدِّيۡنِ: روز جزا۔ صراط: راستہ۔ مُسۡتَقِيۡمَ: سیدھا۔ غَيۡرِ: نہ۔

حروف: ب: ساتھ۔ مِنۡ: سے۔ وَ: اور۔ عَلٰى: پر۔ اوپر۔ لَا: نہ۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَة

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ بقرہ مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | ٢٨٦ آیتیں اور ۴۰ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الۤمّۤ ۚ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ

الۤمّۤ | یہ (وہ) | کتاب (ہے) | (کہ) شک نہیں | اس میں

الف۔ لام۔ میم۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس میں (کوئی) شک نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

ہدایت ہے | پرہیزگاروں کے لئے | وہ | جو ایمان رکھتے ہیں

پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

غیب پر | اور قائم کرتے ہیں | نماز | اور اس میں سے

رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ③ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو ہم نے دیا انہیں | خرچ کرتے ہیں | اور وہ لوگ جو | ایمان لاتے ہیں

نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اس پر جو نازل کیا گیا | آپ پر | اور وہ جو | نازل کیا گیا

نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل کی گئیں

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ ④

آپ سے پہلے | اور آخرت پر | وہ یقین رکھتے ہیں

وہ اُن سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں

سورہ بقرۃ

۱؎ بقرہ گائے کو کہتے ہیں۔اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک خاص واقعہ بھی بیان ہُوا ہے جس میں گائے کے ذبح کرنے اور اس کے ایک ٹکڑے کے لگانے سے مُردے کے زندہ ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔اس مناسبت سے اس سورت کا نام بقرہ رکھا گیا ہے۔

۲؎ یہ سورت قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے اور اس میں عقائد، عبادات، اخلاق اور باہمی انسانی تعلقات کے بارے میں تفصیلی احکام دیے گئے ہیں۔

(۱) مومنوں کی صفات اور اجر و ثواب: قرآن میں ایسے حروف اُنتیس سورتوں کے شروع میں آئے ہیں، یہ مُقَطَّعات کہلاتے ہیں یعنی وہ حروف جن کو علیٰحدہ علیٰحدہ پڑھا جاتا ہے۔جیسے الم : (الف، لام، میم) یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جن کے اصل معانی اللہ کو معلوم ہیں۔

(۲) ذلک الکتاب سے مراد قرآن ہے یعنی یہ وہ عظمت والی کتاب ہے جو اللہ کی جانب سے نازل ہوئی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں اور شک وشبہ سے پاک ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے۔

(۳) اللہ سے ڈرنے والے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، جنت و دوزخ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے اور باقاعدہ نماز ادا کرتے اور اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی زکوٰۃ وصدقہ دیتے ہیں۔

(۴) جو قرآن اور تورات، زبور وانجیل و دیگر تمام آسمانی صحیفوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

افعال: یُؤْمِنُوْنَ: ایمان لاتے ہیں' یہ لفظ ایمان سے نکلا ہے' مراد زبان ودل سے یقین کرنا اور کسی قسم کا شک پیدا نہ ہونا' اٰمَنَ یُؤْمِنُ ۔ یُقِیْمُوْنَ: قائم کرتے ہیں' یہ اقامت سے بنا ہے یعنی پوری شرائط کے ساتھ پابندیٔ نماز کرنا' اَقَامَ یُقِیْمُ ۔رَزَقْنَا: رزق دیا ہم نے' یہ رزق سے نکلا ہے' مراد ہر قسم کی نعمتیں رَزَقَ یَرْزُقُ ۔یُنْفِقُوْنَ: وہ خرچ کرتے ہیں' یہ انفاق سے نکلا ہے۔

اسماء: ذٰلِكَ: وہ' اسم اشارہ بعید ہے۔فِیْهِ: فی + ہٖ: اس میں۔الغَیْبِ: غیب' پوشیدہ۔مِمَّا: مِنْ + مَا: اس چیز میں سے جو۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ إِنَّ

یہی لوگ | ہدایت پر ہیں | اپنے رب کی طرف سے | اور یہی ہیں | کامیابی پانے والے | بے شک

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

جولوگ | کافر ہوئے | یکساں ہے | اُن کے لئے | کہ تُو ڈرائے انہیں | یا | نہ ڈرائے تُو اُن کو

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' اُن کے حق میں برابر ہے کہ آپؐ انہیں (عذاب سے) ڈرائیں یا نہ ڈرائیں'

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ

ایمان نہیں لائیں گے | مُہر لگادی | اللہ نے | اُن کے دلوں پر | اور اُن کے کانوں پر

وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مُہر لگا دی ہے

وَعَلٰٓى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ

اور اُن کی آنکھوں پر | پردہ (ہے) | اور اُن کے لئے | عذاب (ہے) | بہت بڑا | اور بعض لوگ

اور اُن کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے' اور لوگوں میں سے بعض ایسے

مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾

ایسے ہیں | جو کہتے ہیں | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور آخرت کے دن پر | اور وہ نہیں | ایمان لانے والے

بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' مگر وہ مؤمن نہیں۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ

وہ دھوکہ دیتے ہیں | اللہ (کو) | اور اُن لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور | نہیں دھوکہ دیتے | مگر صرف | اپنے آپ کو

وہ (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ اور مؤمنوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) اپنے آپ ہی کو دھوکہ دیتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ

اور وہ سمجھتے نہیں | اُن کے دلوں میں | بیماری (ہے) | پس بڑھائی اُن کی | اللہ نے | بیماری

لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اُن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیا

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا قِيْلَ

اور اُن کے لئے | عذاب (ہے) | درد دینے والا | اس لئے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے | اور جب | کہا جاتا ہے

اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے' اس لئے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوْٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

اُن سے | (کہ) فساد نہ پھیلاؤ | زمین میں | تو کہتے ہیں | کہ ہم تو | اصلاح کرنے والے ہیں

کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو فقط اصلاح کرنے والے ہیں

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا قِيْلَ

خبردار | بیشک وہی لوگ | فساد کرنے والے ہیں | لیکن | وہ سمجھتے نہیں | اور جب کہا جاتا ہے

خبردار یہی فساد کرنے والے ہیں لیکن یہ سمجھتے نہیں۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے

آیت نمبر **آسان تفسیر**

(۵) یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی دین و دنیا میں کامیاب ہیں۔

(۶) کفار کا بیان: جو لوگ اپنے کفر پر اڑے ہوئے ہیں اور سچی بات سننا ہی نہیں چاہتے انھیں آپؐ کا عذاب سے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ لہٰذا آپؐ غمزدہ نہ ہوں۔

(۷) ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے فطرتاً ان کے دلوں اور کانوں پر ایسی مہر لگ چکی ہے اور آنکھوں پر ایسا پردا پڑ چکا ہے کہ حق بات کے سمجھنے، سننے اور دیکھنے کے اہل ہی نہیں رہے اور انھیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۸) منافقین کی پہچان: اور بعض لوگ منافق ہیں کہ زبان سے تو کہتے ہیں ہم اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ دل سے مؤمن نہیں۔

(۹) یہ منافقین اپنے خیال میں اللہ اور مؤمنین کو جھوٹ بول کر دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ دراصل خود ہی دھوکہ کھا رہے ہیں لیکن وہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔

(۱۰) ان کے دلوں میں منافقت کی بیماری ہے جو اسلام کی ترقی کو دیکھ کر مزید بڑھ رہی ہے اور اس منافقت کی وجہ سے انہیں دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۱) اور ان منافقین سے جب کہا جاتا ہے کہ (اپنی منافقت کے ذریعے) فساد نہ پھیلاؤ، تو اُلٹا کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں اور مسلمانوں اور کفار (یا اسلام اور کفر) کا باہمی اختلاف مٹانا چاہتے ہیں۔

(۱۲) یقیناً یہی اصل فسادی ہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، کفار کی مدد کرتے ہیں اور ان کے اس عمل سے جنگیں اور فساد برپا ہوتے ہیں۔ مگر اپنی بے وقوفی سے اس بات کو نہیں سمجھتے۔

افعال: كَفَرُوْا: جنہوں نے انکار کیا، یہ لفظ کفر سے نکلا ہے، معنی چھپانے کے ہیں، مراد حق سے انکار کرنے والا جو اللہ اور رسول کا منکر ہو۔ اَنْذَرْتَ: تو نے ڈرایا، واحد حاضر (اَنْذَرَ، یُنْذِرُ)۔ خَتَمَ: مہر لگادی، مراد مسلسل حق کی مخالفت سے یہ کیفیت پیدا ہوئی۔ يُخٰدِعُوْنَ: وہ فریب دیتے ہیں، یہ لفظ خَدْعٌ سے نکلا ہے، مراد دل میں بری بات چھپانا اور بظاہر اچھا بننا دھوکہ دینے کے لئے۔ مَا يَشْعُرُوْنَ: وہ نہیں سمجھتے، یہ لفظ شعور سے بنا ہے یعنی بوجھنا، مراد اندرونی احساس ہے، خود فریبی میں مبتلا ہیں، جس کا احساس نہیں۔ زَادَ: بڑھادی یعنی زیادہ کی (ماضی واحد غائب)۔ قِيْلَ: کہا گیا، ماضی مجہول قال سے۔ اِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے۔ لَا تُفْسِدُوْا: فساد نہ کرو (نہی جمع حاضر) اَفْسَدَ، يُفْسِدُ۔

اسماء: الْمُفْلِحُوْنَ: فلاح پانے والے، یہ لفظ فلاح سے نکلا ہے، اسم فاعل، لفظی ترجمہ چیرنا، پھاڑنا ہے۔ اُولٰٓئِكَ: اسم اشارہ۔ سَوَآءٌ: یکساں ہے، مساوی ہے، برابر ہے۔ قُلُوْبٌ: جمع قلب کی یعنی دل۔ سَمْعٌ: کان۔ اَبْصَار: جمع بصر کی یعنی آنکھ۔ غِشَاوَةٌ: پردہ۔ الَّذِيْنَ: وہ لوگ (اسم موصول)۔ اَنْفُسِهِمْ: انفس سے بنا ہے، ان کی جانیں، مراد ان کی اپنی ذات ہے۔

حروف: لِ: میں۔ لِ: لئے۔ اِلٰى: طرف۔ عَلٰى: اوپر۔ اِنَّ: بے شک۔ مَا: نہیں۔ فِىْ: میں۔

لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

اُن سے (کہ) | ایمان لاؤ | جس طرح | ایمان لائے ہیں اور لوگ | (تو) کہتے ہیں | کیا ہم (بھی) ایمان لائیں

کہ (جیسے) مومنوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (بھی اسی طرح) ایمان لے آئیں

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ

جیسا (کہ) | ایمان لائے | بے وقوف | خبردار | بیشک وہی ہیں | بے وقوف | مگر

جس طرح کہ (یہ) بیوقوف یاد رکھو وہ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج

وہ نہیں جانتے | اور جب وہ ملتے ہیں | اُن لوگوں سے | جو ایمان لائے ہیں | تو کہتے ہیں ہم (بھی) ایمان لائے ہیں

وہ سمجھتے نہیں۔ اور جب یہ لوگ مؤمنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ لا قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ لا

اور جب وہ تنہا ہوتے ہیں | اپنے شیطانوں کے ساتھ | (تو) کہتے ہیں | کہ ہم (تو) | تمہارے ساتھ ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ

بیشک ہم تو | مذاق کرنے والے ہیں | اللہ | مذاق کرتا ہے | اُن کے ساتھ | اور مہلت دے رہا ہے انہیں

ان سے تو ہم صرف مذاق کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس مذاق کی سزا دیتا ہے اور انہیں ان کی نافرمانی میں

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

اُن کی نافرمانی میں | کہ بہک رہے ہیں | یہی وہ لوگ ہیں | جنہوں نے | خرید لی | گمراہی

اس طرح چھوڑ دیتا ہے کہ حیران و سرگرداں رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ

ہدایت کے بدلے | پس نفع نہ دیا | اُن کی تجارت نے | اور | نہ ہوئے | راہ پانے والے | مثال اُن کی

خرید لی لیکن اُن کی اس تجارت نے انہیں نفع نہ دیا اور نہ انہوں نے ہدایت پائی۔ اُن کی مثال

كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

اُس شخص کی سی ہے | جس نے جلائی | آگ | پس جب روشن کر دیا (آگ نے) | اُس کے اردگرد کو

اس شخص کی سی ہے جس نے (اندھیرے میں) آگ جلائی۔ پس جب آگ نے اردگرد کی چیزوں کو روشن کر دیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ

تو لے لی | اللہ نے | اُن کی روشنی | اور چھوڑ دیا انہیں | اندھیروں میں | کہ (اب) دیکھ نہیں سکتے | بہرے ہیں

تو اللہ نے اُن کی روشنی کو بجھا دیا اور اُن کو اندھیروں میں (اس طرح) چھوڑ دیا کہ کچھ نہ دیکھ سکیں۔ وہ بہرے

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ لا اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ

گونگے ہیں | اندھے ہیں | پس وہ | نہیں لوٹیں گے | یا جیسے کہ بارش ہو | آسمان سے | جس میں

گونگے اور اندھے ہیں اس لئے (راہِ حق کی طرف) لوٹتے ہی نہیں۔ یا اُن کی مثال اُن لوگوں کی سی ہے جن پر آسمان کی جانب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) منافقین کو جب اسلام کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ان نادان مسلمانوں کی طرح ہم تو ایمان نہیں لا سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خود ہی نادان ہیں مگر اپنی نادانی کو نہیں جانتے اور پختہ ایمان ویقین کو نادانی سمجھتے ہیں۔

(۱۴) اور منافقین کا حال یہ ہے کہ جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور جب اپنے شریر سرغنوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمھارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے تو ہم مذاق کر رہے ہیں۔

(۱۵) اللہ قیامت کے روز ان کو مذاق کرنے کا بدلہ اور سزا دے گا' فی الحال وہ انھیں مہلت دے رہا ہے اور یہ اپنی سرکشی اور بغاوت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں

(۱۶) یہی لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کے بجائے منافقت کو اختیار کر لیا مگر اس کاروبار میں انھیں کچھ نفع نہ ہُوا اور نہ ہدایت ملی۔

(۱۷) منافقین کی مثال: ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اندھیرے میں آگ جلائے اور جب اس سے چاروں طرف روشنی ہو جائے تو اچانک اللہ اس کی روشنی ختم کر دے اور وہ اندھیرے میں ڈوب جائے اور کچھ نہ دیکھ سکے۔ منافقین کی بھی یہی مثال ہے کہ اسلام اور حضورﷺ کی تشریف آوری سے بہت سے انسانوں کو ہدایت اور روشنی نصیب ہوئی لیکن منافقین اس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے اور اندھیروں میں بھٹکتے رہ گئے اس لئے وہ کبھی کبھار اسلام کی روشن تعلیمات سے متاثر ہو کر دل سے اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں میں ظاہری طور پر شامل ہو کر دنیاوی فوائد بھی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کا اندرونی کفر ان پر دوبارہ غالب آ جاتا ہے اور وہ پھر سے کفر و منافقت کے اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں۔

(۱۸) یہ منافق گویا بہرے ہیں کہ حق بات سن نہیں سکتے، گونگے ہیں کہ حق بات ظاہر نہیں کر سکتے، اندھے ہیں کہ حق کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ پس وہ دین کی طرف سچے دل سے نہیں آئیں گے۔

افعال: لَقُوْا: ملاقات کی' ماضی جمع غائب (لَقِیَ' یَلْقٰی)۔ اِذَا خَلَوْا: جب علیحدہ ہوتے ہیں' اکیلے ہوئے (خَلَا' یَخْلُوْ)۔ یَمُدُّ: مہلت دیتا ہے' مضارع واحد غائب (مَدَّ. یَمُدُّ)۔ یَعْمَهُوْنَ: اندھے ہو رہے ہیں' یہ عُمْهٌ سے نکلا ہے' بمعنی اندھاپن' اس سے ایسی کیفیت مراد ہے کہ انسان کو راستہ سجھائی نہ دے اور اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا پھرے۔ اِشْتَرَوْا: انہوں نے خرید لی' یہ لفظ خریدنے اور بیچنے دونوں کے لئے آتا ہے' مراد ایمان کی بجائے کفر اور نفاق کی روش اختیار کی۔ رَبِحَتْ: نفع لائی' یہ ربح سے بنا ہے' جس کا مطلب نفع ہے۔ اِسْتَوْقَدَ: اس نے روشن کی (ماضی واحد غائب)۔ ذَهَبَ بِنُوْرِهِمْ: ان کا نور لے گیا۔ تَرَكَ: ترک کیا' چھوڑ دیا (تَرَكَ. یَتْرُكُ)۔ لَا یُبْصِرُوْنَ: نہیں دیکھتے ہیں' اَبْصَرَ' یُبْصِرُ۔ لَا یَرْجِعُوْنَ: نہیں لوٹیں گے (رَجَعَ. یَرْجِعُ)۔

اسماء: مَرَضٌ: بیماری۔ اَلِیْمٌ: دردناک۔ بِمَا: اس لئے' اس کے سبب سے۔ كَمَا: (كَ. مَا): جیسا کہ۔ السُّفَهَآءُ: بے وقوف لوگ' یہ سفیہ کی جمع ہے جو سفہ سے نکلا ہے' معنی ہلکا پن' چونکہ بے وقوف عقل کے ہلکے ہیں' اس لئے اس سے مراد احمق ہیں۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ: مذاق کرنے والے' یہ لفظ استہزاء سے بنا ہے' جس سے مراد تمسخر کرنے' ہنسی اڑانے کے ہیں۔ صُمٌّ: بہرے' اس کا واحد اَصَمّ ہے' جس کے معنی ہیں بہرا۔ بُكْمٌ: گونگے' یہ ابکم کی جمع ہے۔ عُمْیٌ: اندھے یہ اعمٰی کی جمع ہے۔

حروف: اِنَّ: بے شک۔ مَا: نہیں۔ فِیْ: بیچ میں۔ فَ: پس۔ لِ: لئے۔ لَمَّا: جب۔ كَ: مانند۔

ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

تاریکیاں (ہوں) | اور گرج | اور بجلی ہو | کہ ٹھونستے ہیں | اپنی انگلیاں | اپنے کانوں میں

سے ایک سخت بارش ہو رہی ہے جس میں تاریکیاں اور گرج چمک ہو تو یہ لوگ بجلی کی کڑک پر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

(بجلی کی) کڑک سے | موت کے ڈر سے | اور اللہ | گھیرے ہوئے ہے | کافروں کو

موت کے خوف سے' اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَھُمْ

قریب ہے (کہ) | آسمانی بجلی | اُچک لے | اُن کی بینائی کو | جب کبھی | چمکتی ہے | اُن پر

قریب ہے کہ آسمانی بجلی اُن کی بینائی اُچک لے (چنانچہ) جب کبھی اُن کے لئے روشنی ہو جاتی ہے تو

مَّشَوْا فِيْهِ ڎ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ

(تو) چل پڑتے ہیں | اس میں | اور جب | اندھیرا ہو جاتا ہے | اُن پر | تو رُک جاتے ہیں | اور اگر | چاہتا

اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو رُک جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَذَھَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اللہ | تو ختم کر دیتا | ان کی سماعت | اور اُن کی بینائی | بے شک | اللہ | ہر چیز پر

تو ان کے سننے اور دیکھنے کی قوت ختم کر دیتا' بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات پر

قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ۧ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ ۲ ع ۱۳ ۲

قادر ہے | اے لوگو! | عبادت کرو | اپنے رب کی | وہ جس نے | پیدا کیا تمہیں | اور اُن لوگوں کو

قدرت رکھتا ہے۔ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو' جس نے تمہیں اور ان سب کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

جو تم سے پہلے تھے | تاکہ تم | تقویٰ اختیار کرو | جس نے | بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | فرش (جیسا)

پیدا کیا ہے' تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ وہ ربّ جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان

وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ

اور آسمان کو | چھت | اور اُتارا | آسمان سے | پانی | پھر نکالا | اُس کے ذریعے

کو چھت جیسا بنایا اور آسمان کی جانب سے مینہ برسایا جس کے ذریعہ

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

پھلوں میں سے | رزق | تمہارے لئے | پس نہ بناؤ | اللہ کے لئے | شریک

تمہارے کھانے کے لئے طرح طرح کے پھل پیدا کئے پس کسی کو اللہ کا شریک نہ

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا

اور تم (یہ) جانتے ہو | اور اگر | تم ہو | شک میں | اُس (کلام) کے بارے میں

بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ اس کا کوئی شریک نہیں)۔ اور اگر تمہیں اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) یا جس طرح بارش کی مثال ہے جس میں بادلوں کا اندھیرا اور بجلی کی کڑک اور چمک ہوتی ہے اور نادان لوگ کڑک کے مارے، موت کے ڈر سے، کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں حالانکہ یہی گرج چمک، بارانِ رحمت اور زمین کی آبادی کا باعث ہوتی ہے۔ اسی طرح منافقین کا حال ہے کہ اسلام کی بعض ظاہری تکالیف جیسے جہاد اور مالی قربانیوں کو موت سمجھ کر اس سے بچنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ احکامات دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہیں اور کفار اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ ان سب باتوں کا بالآخر حساب ضرور ہوگا۔

(۲۰) ان نادانوں کی حالت یہ ہے کہ جب آسمانی بجلی چمکتی ہے تو روشنی میں چلنے لگتے ہیں اور اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں بالکل ویسے ہی یہ منافق جب اسلام کے فوائد اور ترقیاں دیکھتے ہیں تو اس کی طرف جھک پڑتے ہیں لیکن ظاہری تکالیف اور احکامات کو دیکھ کر پھر کفر کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سننے اور دیکھنے کی قوت ہی سلب کر لیتا کیوں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لیکن یہ اس کی مہربانی ہے کہ ان کو سدھر جانے کی مہلت اور موقع دے رہا ہے۔

(۲۱) ایک اللہ کی عبادت کا حکم اور اس کے دلائل: اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جو تم سب کا پیدا کرنے والا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۲۲) وہ رب جس نے تمھارے آرام کے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت جیسا بنا دیا اور آسمان سے پانی برسا کر تمھارے کھانے کے لیے پھل پیدا کر دیے لہٰذا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اور تم خوب جانتے ہو کہ ان تمام کاموں میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

افعال: يَكَادُ: قریب ہے، كَادَ، يَكَادُ۔ يَخْطَفُ: اچک لے، مراد آنکھوں کا چندھیانا۔ مَشَوْا: چلے (ماضی جمع غائب) (مَشٰى، يَمْشِيْ)۔ قَامُوْا: کھڑے ہو گئے (ماضی جمع غائب) (قَامَ، يَقُوْمُ)۔ لَذَهَبَ: لے جائے (ماضی) (ذَهَبَ، يَذْهَبُ)۔ اعْبُدُوْا: عبادت کرو (امر جمع حاضر)۔ تَتَّقُوْنَ: تم بچو (مضارع جمع حاضر)۔ جَعَلَ: بنا دیا، يَجْعَلُ مضارع۔ اَخْرَجَ: نکالا، خارج کیا۔ لَا تَجْعَلُوْا: نہ بناؤ (نہی جمع حاضر)۔ تَعْلَمُوْنَ: علم رکھتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔

اسماء: كَصَيِّبٍ: جیسے مینہ، تیز بارش۔ اَصَابِعَ: انگلیاں۔ اِذَا: جب۔ اَلْمَوْتَ: موت۔ ظُلُمٰتٍ: تاریکیاں، اندھیری گھٹا۔ بَرْقٌ: بجلی، چمک۔ حَذَرَ: خوف، ڈر، اندیشہ۔ صَوَاعِقِ: کڑک۔ مُحِيْطٌ: گھیرنے یا احاطہ کرنے والا، یہ لفظ احاطہ سے بنا ہے، جس کے معنی چاروں طرف سے گھیر لینا۔ شَيْءٍ: شے، چیز۔ النَّاسُ: لوگ۔ قَدِيْرٌ: قادر ہے۔

حروف: لَوْ: اگر۔ فَ: پس۔ عَلٰى: اوپر۔ مِنْ: سے۔ فَ: پس، پھر، تو۔ اِنْ: اگر۔

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا

جو نازل کیا ہم نے | اپنے بندے پر | تو تم (بھی) لے آؤ | ایک سورت | اُس جیسی | اور بلالاؤ

نازل کی ہے، کچھ شک ہو تو تم بھی ویسی ہی ایک سورت بنا لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ

اپنے مددگاروں کو | سوائے | اللہ کے | اگر | تم ہو | سچے | پس اگر

تمام مددگاروں کو بھی بلالو، اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو، پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

تم نہ کرسکو | اور ہرگز کر بھی نہ سکو گے | تو ڈرو | آگ سے | وہ | جس کا ایندھن | لوگ

تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے، تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن (نافرمان) انسان اور پتھر

وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور پتھر (ہیں) | تیار کی گئی ہے | کافروں کے لئے | اور خوشخبری دیجئے | اُن (لوگوں) کو | جو ایمان لائے

ہوں گے (یہ آگ) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور (اے نبی!) ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اور کام کئے | اچھے | کہ اُن کے لئے | باغ ہیں | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں

نیک عمل کریں، خوشخبری دیجئے کہ اُن کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ

جب بھی | دیا جائے گا انہیں | اُن میں سے | کوئی پھل | کھانے کو | تو کہیں گے | کہ یہ تو | وہی ہے

اور جب ان کو (ان باغوں میں سے) کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ

جو دیا جاچکا تھا ہمیں | اس سے پہلے | اور دیئے جائیں گے ان کو | (پھل) ہم شکل | اور اُن کے لئے

پہلے بھی ہمیں دیا جا چکا ہے اور اُن کو (دنیا کے پھلوں سے) ملتے جلتے (پھل) دیئے جائیں گے نیز ان (باغوں)

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ

ان (جنتوں) میں | بیویاں (ہوں گی) | پاکیزہ | اور وہ ان (باغوں) میں | ہمیشہ رہیں گے | بیشک | اللہ

میں ان کے لئے پاک عورتیں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ اس بات سے

لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

نہیں جھجکتا | کہ بیان کرے | کوئی مثال | مچھر (کی ہو) | یا اس سے بڑھ کر | سو جو لوگ

نہیں جھجکتا کہ وہ مچھر یا اس سے بھی زیادہ (حقیر) چیز کی مثال (بندوں کو سمجھانے کے لئے) بیان کرے، پس جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ایمان لا چکے ہیں | وہ تو جانتے ہیں | کہ وہ مثال ٹھیک ہے | اُن کے رب کی طرف سے | لیکن جو لوگ

لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ (مثال) ان کے ربّ کی طرف سے برحق ہے لیکن وہ جنہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) **قرآن حکیم کا چیلنج، کہ یہ کلام الٰہی ہے:** قرآن کریم اللہ کا نازل کردہ کلام اور معجزہ ہے۔اس آیت میں کفار سے کہا گیا ہے کہ یہ قرآن جو ہم نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے اگر تمھیں اس کے کلام الٰہی ہونے میں شک ہو اور خیال ہو کہ یہ انسانی کلام ہے تو تم اہل عرب جو اپنی فصاحت و بلاغت کا اتنا بڑا دعویٰ رکھتے ہو کہ اپنے مقابلہ میں ساری دنیا کو عجم یعنی گونگا سمجھتے ہو تو اس جیسی ایک چھوٹی سی سورت ہی بنالاؤ۔اور اللہ کے سوا اپنے تمام اہل دانش اور شعراء کو بھی بلالو کہ وہ اس کام میں تمھاری امداد کریں اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ یہ قرآن، انسانی کلام ہے۔قرآن حکیم کا یہ چیلنج، زمانۂ نزول کے عربوں کے علاوہ، روز قیامت تک تمام لوگوں کے لئے برقرار ہے۔

(۲۴) لیکن اگر تم ایسی سورت نہ بنا سکو اور یاد رکھو کہ بنا بھی نہ سکو گے کیوں کہ یہ قرآن نہ صرف اپنے زبان و بیان کے لحاظ سے، بلکہ زندگی کا مکمل دستور ہونے کی حیثیت سے بھی بے مثال ہے اور کوئی انسان یا انسانی گروہ اس جیسا کلام نہیں بنا سکتا۔تو پھر ڈرو دوزخ کی آگ سے، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اس کا ایندھن یہی کفار اور وہ پتھر ہوں گے جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔لہٰذا قرآن کے کلام الٰہی ہونے کا انکار نہ کرو۔

(۲۵) **ایمان اور نیک اعمال کا بدلہ:** اور نیک اعمال کرنے والے مؤمنوں کو بشارت دیجیے کہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا، جن میں اللہ نے دودھ، شہد، پانی اور پاکیزہ شراب کی نہریں جاری کی ہیں جب انھیں وہاں کوئی جنتی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا حالانکہ جنت کے پھل صورت میں تو ایک جیسے ہوں گے یا دنیاوی پھلوں جیسے ہوں گے لیکن مزے میں بہت مختلف اور انتہائی لذیذ ہوں گے۔اور اس کے علاوہ انھیں وہاں دنیاوی آلائشوں اور کمزوریوں سے پاک صاف بیویاں ملیں گی اور وہ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

افعال: **كُنْتُمْ**: ہو تم۔**نَزَّلْنَا**: نازل کیا ہم نے (ماضی جمع متکلم)۔**اُدْعُوْا**: بلاؤ (امر جمع حاضر) دَعَا، يَدْعُوْا۔**اُوْتُوْا**: لاؤ (امر جمع حاضر)۔**لَمْ تَفْعَلُوْا**: تم نے کیا۔**اُعِدَّتْ**: وہ تیار کی گئی۔**اٰمَنُوْا**: ایمان لائے (اٰمَنَ. يُؤْمِنُ)۔**عَمِلُوْا**: عمل کیے (ماضی جمع غائب)۔**تَجْرِيْ**: بہتی ہے (واحد غائب مؤنث) جَرٰی۔**رُزِقُوْا**: انہیں رزق دیا گیا (ماضی مجہول جمع غائب) رَزَقَ، يَرْزُقُ۔ **قَالُوْا**: کہیں گے، کہنا (ماضی جمع غائب)۔**اُتُوْا**: وہ دیئے گئے، جائیں گے (ماضی مجہول غائب) اَتٰى، يَاْتِيْ۔

اسماء: **رَيْبٍ**: شک۔**مِثْلِهٖ**: اس کی مانند۔**صٰدِقِيْنَ**: سچے، راست گو (اسم فاعل)۔**وَقُوْدُ**: ایندھن۔**اَلْحِجَارَةُ**: پتھر۔**هَا**: اس کا مونث ضمیر۔**لَهُمْ**: (لَ . هُمْ) ان کے لئے۔**هُمْ**: وہ، ان کا۔**تَحْتِ**: نیچے۔**هَا**: ان کے (مونث کے لئے)۔**هٰذَا**: یہ اسم اشارہ قریب۔**مُتَشَابِهًا**: مشابہ، مانند۔**خٰلِدُوْنَ**: ہمیشہ رہنے والے، اسم فاعل۔**مُطَهَّرَةٌ**: پاک۔**مَا**: کسی۔

حروف: **فَ**: پس، پھر، تو۔**اِنْ**: اگر۔**وَ**: اور۔

كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ

کافر ہیں | وہ کہتے ہیں | کیا ارادہ ہے | اللہ کا | اس مثال سے | گمراہ کرتا ہے | اس سے | بہتوں کو

انکار کیا کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال (کے بیان کرنے) سے مقصد کیا تھا؟ اللہ بہت سے لوگوں کو (ان مثالوں) کے ذریعہ گمراہ

وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ ٢٦

اور ہدایت کرتا ہے | اس سے | بہت سے (لوگوں کو) | اور نہیں | گمراہ کرتا | اس سے | مگر فاسقوں کو

کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے لیکن گمراہ تو وہ صرف نافرمانوں کو ہی کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ

جو | توڑتے ہیں | اللہ کا عہد | اُس کے پختہ کرنے کے بعد | اور قطع کرتے ہیں

(یعنی) وہ جو اللہ کے ساتھ پکا وعدہ کرنے کے بعد اس کو توڑ دیتے ہیں۔ اور جن (رشتوں)

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ

وہ (تعلق) کہ حکم دیا اللہ نے | کہ جوڑا جائے | اور فساد مچاتے ہیں | زمین میں | وہی لوگ ہیں

کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ۝ ٢٧ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا

خسارہ اُٹھانے والے | کس طرح | انکار کرتے ہو تم | اللہ کا | حالانکہ تم تھے | مُردے (غیر موجود)

خسارہ میں ہیں۔ تم لوگ اللہ کا کیسے انکار کرتے ہو حالانکہ تم موجود نہ تھے

فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ٢٨

پس اُسی نے تم کو زندہ کیا | پھر وہی تم کو موت دے گا | پھر تم کو زندہ کر دے گا | پھر اُسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے

اس نے تمہیں پیدا کیا پھر تم پر موت طاری کرے گا پھر (آخرت میں) زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى

وہی ہے جس نے | پیدا کیا تمہارے لئے | جو زمین میں ہے | سب کچھ | پھر متوجہ ہوا

اللہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف

اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

آسمان کی طرف | پس درست کر کے بنا دیا اُن کو | سات | آسمان | اور وہ | ہر چیز سے

توجہ فرمائی اور سات آسمان ترتیب دیئے وہ ہر بات کو

ع ٣ عَلِيْمٌ ۝ ٢٩ ۧ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ

باخبر ہے | اور جب کہا | آپ کے ربّ نے | فرشتوں سے | کہ میں بنانے والا ہوں | زمین میں

جانتا ہے اور (اے نبی! یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب مقرر کرنے والا ہوں

خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ

(ایک) نائب | کہنے لگے | کیا تو بنائے گا | اُس میں | اُس کو | جو فساد مچائے گا | اُس میں | اور بہائے گا

انہوں نے عرض کیا (کہ اے اللہ!) کیا تو اُسے نائب مقرر کرے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون بہائے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۶) لوگوں کو مثالوں کے ذریعے تعلیم دینے کا فائدہ: قرآن میں شرک اور کفر کی کمزوری سمجھانے کے لئے جو مکھی یا مچھر کی مثال آئی ہے اس پر کفار کا یہ اعتراض کہ اللہ کے کلام میں ایسی معمولی چیزوں کا ذکر کیسے آ سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کوئی مثال بیان کرنے سے نہیں جھجکتا خواہ مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر، تو جو ایمان والے ہیں وہ اس مثال کو حق سمجھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جو منکر ہیں وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس مثال کے بیان کرنے سے اللہ کا کیا مقصد ہے۔ اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتوں کو جو اس پر غور نہیں کرتے اور ہدایت کرتا ہے انھی مثالوں سے بہتیروں کو جو اس میں تدبر کرتے ہیں اور گمراہ تو وہ صرف نافرمانوں ہی کو کرتا ہے جو ہدایت تلاش ہی نہیں کرتے۔

(۲۷) اور نافرمان وہ ہیں جو اللہ کی نشانیوں کو دیکھتے ہوئے اور نبیوں کی باتوں سے باخبر ہونے کے باوجود اللہ سے کئے ہوئے وعدے توڑ دیتے ہیں اور باہمی انسانی رشتوں کو توڑتے ہیں جن کو جوڑنے اور مضبوط بنانے کا حکم ہے اور اس طرح دنیا میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں آخرت میں انھی لوگوں کو سخت خسارہ اٹھانا پڑے گا۔

(۲۸) انسانوں کی پیدائش، موت اور زمین و آسمان کی تخلیق میں اللہ کی نشانیاں: اے انسانو! تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو حالانکہ تم موجود نہیں تھے پھر اُس نے تمھیں پیدا کر دیا اور تمہارے وقتِ مقررہ پر تمھیں موت دے کر قیامت کے روز دوبارہ زندہ کر دے گا پھر تمھیں اپنے اعمال کی جزا و سزا کے لیے اس کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔ اتنے زبردست قوت والے اور مہربان مالک کا انکار کیسے درست ہو سکتا ہے؟

(۲۹) وہی اللہ، جس نے زمین کی سب چیزیں تمھارے فائدے کے لیے پیدا کیں اور آسمان بنانے کا ارادہ فرمایا تو سات آسمان بنا دیے اور اس کو زمینوں، آسمانوں اور ان کے اندر موجود ہر چیز کا پورا پورا علم ہے۔

افعال: لَا يَسْتَحْيِيٓ: نہیں حجاب کرتا، جھینپتا (مضارع منفی)۔ يَضْرِبَ: بیان کرے (مضارع واحد غائب)۔ يَعْلَمُوْنَ: جانتے ہیں (مضارع جمع غائب) عَلِمَ، يَعْلَمُ۔ كَفَرُوْا: کفر کیا (ماضی جمع غائب) كَفَرَ، يَكْفُرُ۔ يَقُوْلُوْنَ: کہتے ہیں (مضارع جمع غائب) قَالَ، يَقُوْلُ۔ اَرَادَ: ارادہ کیا (ماضی واحد غائب) اَرَادَ، يُرِيْدُ۔ يُضِلُّ: گمراہ کرتا ہے (مضارع واحد غائب) اَضَلَّ، يُضِلُّ۔ يَهْدِيْ: ہدایت دیتا ہے (مضارع واحد غائب) هَدٰى، يَهْدِيْ۔ مَا يُضِلُّ: گمراہ نہیں کرتا (مضارع منفی بہ ما)۔ يَنْقُضُوْنَ: توڑتے ہیں (مضارع جمع غائب) نَقَضَ، يَنْقُضُ۔ يَقْطَعُوْنَ: کاٹتے ہیں (مضارع جمع غائب) قَطَعَ، يَقْطَعُ۔ يُوْصَلُ: جوڑا جانا (مضارع مجہول واحد غائب) وَصَلَ، يَصِلُ۔ يُمِيْتُ: وہ مردہ کرے گا (مضارع واحد غائب) اَمَاتَ، يُمِيْتُ۔ تُرْجَعُوْنَ: لوٹائے جاؤ گے، اس کا مادہ رَجَعَ ہے، (مضارع مجہول جمع غائب) رَجَعَ، يَرْجِعُ۔ اَحْيَا: زندہ کیا (ماضی واحد غائب)۔ خَلَقَ: پیدا کیا (ماضی واحد غائب) مضارع يَخْلُقُ۔ اِسْتَوٰى: اس نے قصد کیا (ماضی واحد غائب)۔ سَوّٰى: اس نے درست کیا (ماضی واحد غائب)۔

اسماء: بَعُوْضَةً: مچھر۔ مَا: کسی بھی چیز۔ اَمَّا: تفصیل مجمل کے لئے آتا ہے۔ مَثَلًا: مثال۔ الْفٰسِقِيْنَ: بدکار، فاسق لوگ، نافرمان، اطاعت کی حد سے نکلنے والے۔ عَهْدَ اللّٰهِ: اللہ کا عہد (مرکب اضافی)۔ مِيْثَاقَ: استواری، مضبوطی۔ اُولٰٓئِكَ: وہی، وہ (اسم اشارہ بعید)۔ الْخٰسِرُوْنَ: نقصان میں پڑنے والے، (اسم فاعل)۔ اَمْوَاتًا: مردے۔ كَيْفَ: کیسا، کس طرح، کیسے۔ هُوَ: وہ هُمْ جمع۔ جَمِيْعًا: سب۔ السَّمَآءِ: آسمان۔ سَبْعَ: سات۔ عَلِيْمٌ: علم رکھنے والا۔

حروف: اِلَّا: مگر۔ فَ: پس۔ فِيْ: میں۔ ثُمَّ: پھر۔ اِلٰى: طرف۔ لِ: لئے۔ اَ: کیا، استفہام۔ بِ: ساتھ۔

الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ

خون | اور ہم (تو) | پاکیزگی بیان کرتے ہیں | تیری حمد کے ساتھ | اور بزرگی بیان کرتے ہیں | تیری | فرمایا

حالانکہ ہم (ہر وقت) تیری حمد و ثناء میں مشغول رہتے ہیں ارشاد ہوا

اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ

یقیناً میں | جانتا ہوں | جو تم نہیں جانتے | اور سکھا دیئے (اللہ نے) | آدم (کو) | نام

جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور (اللہ نے) آدم کو سب چیزوں

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ

سب | پھر | پیش کیا انہیں | فرشتوں پر | اور فرمایا | بتاؤ مجھے | نام

کے نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے روبرو پیش کیا اور کہا مجھے ان کے نام بتاؤ

هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ

ان کے | اگر تم ہو | سچے | انہوں نے کہا | تو پاک ہے | ہمیں (کچھ) علم نہیں

اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ (اس پر فرشتوں نے) کہا اے اللہ تو پاک ہے ہم تو اسی قدر جانتے ہیں

اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ

مگر | جو | تو نے ہمیں سکھا دیا | بیشک تو ہی ہے | خوب جاننے والا | حکمت والا | فرمایا | اے آدم!

جس قدر تو نے ہمیں علم دیا ہے بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے (اللہ نے) فرمایا اے آدم!

اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآٮِٕهِمۡ ۚ فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآٮِٕهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ

بتادے انہیں | نام اُن کے | پس جب | اُس نے بتا دیئے انہیں | اُن کے نام | تو فرمایا | کیا میں نے کہا نہ تھا

تم اُن کو ان کے نام بتاؤ پس جب اُس نے فرشتوں کو ان کے نام بتا دیئے تو ارشاد ہوا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

لَّـكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ

تم سے | کہ میں ہی جانتا ہوں | پوشیدہ باتیں آسمانوں کی | اور زمین کی | اور میں جانتا ہوں | جو تم ظاہر کرتے ہو

کہ میں زمین و آسمان کے غیب سے پوری طرح واقف ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ

اور جو | تم چھپاتے تھے | اور جب ہم نے کہا | فرشتوں سے | (کہ) سجدہ کرو | آدم کو

اور جو تم چھپاتے ہو وہ سب جانتا ہوں۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ ٭ وَكَانَ

تو سجدہ کیا سب نے | سوائے | ابلیس کے | اُس نے انکار کیا | اور تکبر کیا | اور ہو گیا

تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اُس نے حکم نہ مانا اور تکبر کیا اور کافروں

مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلۡنَا يٰٓـاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ

کافروں میں سے | اور ہم نے کہا | اے آدم! | رہو تم | اور تمہاری بیوی | جنت میں

میں شمار ہوا اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اللہ کی جانب سے، زمین میں انسان کی خلافت اور اس کو زبانوں کی تعلیم دینا: اور یاد کرو جب کہ اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب بناؤں گا تو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے زمین پر جنات کی خون ریزی اور فساد کو پیش نظر رکھ کر یا اللہ کی جانب سے ملنے والے کسی خاص علم کے ذریعے اندازہ لگا کر عرض کیا کہ اے اللہ! وہ نائب تو زمین میں فساد اور خون ریزی کرے گا اور ہم تیری حمد وتسبیح کے لیے ہر وقت حاضر ہیں۔ اللہ نے فرمایا آدم علیہ السلام کی پیدائش میں جو حکمتیں اور راز پوشیدہ ہیں انھیں میں ہی جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

(۳۱) اور اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام (اور خواص) کا علم سکھا دیا۔ پھر اُن اشیاء کو فرشتوں کے سامنے کر کے فرمایا کہ اگر تم سچے ہو کہ آدم علیہ السلام سے زیادہ تم خلافت کے مستحق ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

(۳۲) انھوں نے عرض کی اے اللہ! تُو ہر نقص اور عیب سے پاک ہے ہم عاجز ہیں، ہم تو صرف وہی کچھ جانتے ہیں جو تُو نے ہمیں سکھا دیا ہے اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے، بلاشبہ تُو ہی خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۳۳) فرشتوں کی عاجزی کے اعتراف کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ تم ہی ان فرشتوں کو ان اشیاء کے نام بتاؤ۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے انھیں سب اشیاء کے نام بتا دیے تو اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے تو تم سے کہہ دیا تھا کہ میں ہی آسمانوں اور زمین کے رازوں اور تمھاری کھلی اور چھپی سب باتوں کو جانتا ہوں۔ اس امتحان میں حضرت آدم علیہ السلام کی برتری، علم کی بنیاد پر ظاہر ہوئی۔ لہٰذا فرشتوں کو آپؑ کی تعظیم کرنے کا حکم ہوا۔

(۳۴) ملائکہ کو سجدہ کا حکم دے کر، انسان کی عزت افزائی: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لیے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے غرور وتکبر کی وجہ سے انکار کیا اور کافر بن بیٹھا۔ اسلام سے پہلے کی شریعتوں میں بڑوں بزرگوں کی تعظیم کے لئے سجدہ جائز تھا، اسلامی شریعت میں اللہ کے سوا کسی اور شخصیت کو سجدہ کرنا منع کر دیا گیا۔

افعال: قَالُوْا: انہوں نے کہا (قَالَ، یَقُوْلُ)۔ تَجْعَلُ: تو بنائے گا (مضارع واحد حاضر) جَعَلَ، یَجْعَلُ۔ یُفْسِدُ: فساد کرے گا، (مضارع واحد غائب)۔ یَسْفِكُ: خون بہائے گا (مضارع واحد غائب)۔ نُقَدِّسُ: ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں (مضارع جمع متکلم) قَدَّسَ، یُقَدِّسُ۔ اَعْلَمُ: میں جانتا ہوں (مضارع واحد متکلم) عَلِمَ، یَعْلَمُ۔ عَلَّمَ: سکھلایا (ماضی واحد غائب)۔ عَرَضَ: پیش کیا (ماضی واحد غائب، مضارع یَعْرِضُ)۔ اَنْبِئُوْا: بتاؤ (امر جمع حاضر) اَنْبَاَ، یُنْبِئُ۔ عَلَّمْتَنَا: تم نے سکھایا (ماضی واحد حاضر) عَلَّمَ، یُعَلِّمُ۔ اَنْبَاَ: اس نے بتا دیا (ماضی)۔ لَمْ اَقُلْ: نہ کہا میں نے (مضارع منفی)۔ تُبْدُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَبْدٰی، یُبْدِیْ۔ تَكْتُمُوْنَ: تم چھپاتے ہو (مضارع جمع حاضر) كَتَمَ، یَكْتُمُ۔ اُسْجُدُوْا: سجدہ کرو (امر حاضر جمع) سَجَدَ، یَسْجُدُ۔ اَبٰی: انکار کیا (ماضی واحد غائب)۔ اِسْتَكْبَرَ: تکبر کیا (ماضی واحد غائب)۔ كَانَ: تھا، كَانَ، یَكُوْنُ۔

اسماء: جَاعِلٌ: بنانے والا ہوں (اسم فاعل)۔ الدِّمَآءَ: خون۔ نَحْنُ: ضمیر منفصل جمع متکلم۔ حَمْدٌ: تعریف۔ هُمْ: ان کو۔ كُلَّهَا: سب کے سب۔ هٰٓؤُلَآءِ: اسم اشارہ قریب، ان کے۔ صٰدِقِیْنَ: سچے۔ سُبْحٰنَ: پاک ہے۔ عِلْمٌ: علم۔ لَنَا (ل + نا): ہم کو۔ اِنَّكَ: بے شک تو۔ حَكِیْمٌ: حکمت والا۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ: فرشتوں کے لئے۔

حروف: ثُمَّ: پھر۔ ل: لئے۔ اِلٰی: طرف۔ لَا: نہیں۔ اِلَّا: سوائے۔ لَمَّا: جب۔ ل: لئے۔ مِنْ: سے۔ اِلَّا: سوائے۔

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

اور کھاؤ | اُس سے | جی بھر کے | جہاں سے | چاہو | اور | قریب نہ جاؤ | اس درخت کے

اور جہاں سے چاہو خوب کھاؤ اور (یاد رکھو) اس (خاص) درخت کے نزدیک

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٥ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

(ورنہ) ہو جاؤ گے | ظالموں میں سے | پس دھوکہ دیا ان کو | شیطان نے | اُس سے | پس نکال دیا ان کو

مت جانا ورنہ ظالم قرار پاؤ گے پھر شیطان نے انہیں ڈگمگایا اور اس مقام سے

مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اُس (جنّت) سے | کہ وہ دونوں تھے | جس میں | اور ہم نے کہا | تم سب نیچے اُترو | تم میں سے بعض | بعض کے

ان کو نکلوا دیا جہاں وہ تھے اور ہم نے حکم دیا کہ اُتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝٣٦

دشمن (رہیں گے) | اور تمہارے لئے | زمین میں | ٹھکانا (ہے) | اور سامانِ زندگی | ایک وقت مقرر تک

اور (اب) تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت تک فائدہ حاصل کرنا ہے

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

پھر سیکھ لئے | آدمؑ نے | اپنے رب سے | کچھ کلمات | پس توجہ فرمائی | اس پر اللہ نے | بیشک | وہی ہے بڑا توبہ قبول کرنے والا

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلماتِ (استغفار) حاصل کئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۝٣٧ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

نہایت رحم والا | ہم نے کہا | اُتر جاؤ | اُس سے | سب کے سب | پس اگر | آئے تمہارے پاس

رحم والا ہے ہم نے حکم دیا کہ تم سب اس (جنّت) سے (زمین پر) اُتر جاؤ اور اگر تمہارے پاس

مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

میری طرف سے | کوئی ہدایت | تو جو (کوئی) پیروی کرے گا | میری ہدایت کی | تو نہ کوئی خوف ہوگا | ان پر

میری طرف سے کوئی (پیغام) ہدایت پہنچے تو وہ لوگ جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اور جنہوں نے | انکار کیا | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | وہی ہیں

اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٩ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

جہنم والے | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | اے اولادِ یعقوب! | یاد کرو

وہ جہنمی ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے اے بنی اسرائیل! میرے ان احسانات کو

نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ

میری نعمتیں | جو | میں نے کیں | تم پر | اور پورا کرو | میرا عہد | میں پورا کروں گا

یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور اس عہد (اطاعت) کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۳۵) حضرت آدمؑ وحوا جنت میں اور شیطان کی کارستانیاں: حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہُوا کہ تم اور تمھاری بیوی (حوا) جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو خوب کھاؤ پیو لیکن ایک خاص درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم اپنے اوپر ظلم کرو گے۔

(۳۶) پس شیطان نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو بہکا کر اس درخت میں سے کچھ کھلا دیا اور یہ وسوسہ ڈالا کہ اس کے کھانے سے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہو گے اور اس طرح انھیں جنت کی نعمتوں سے نکلوا دیا۔ اس پر اللہ نے حکم دیا کہ تم سب (حضرت آدم وحوا اور ابلیس) زمین پر اُتر جاؤ اب سے تم (ایمان اور کفر کی بناء پر) ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اس لیے کہ شیطان نے تمھیں جنت سے نکلوایا ہے اور واپس یہاں آنے سے بھی تمھاری نسل کو روکتا ہی رہے گا۔ اور ایک وقتِ مقررہ تک زمین پر ہی تمھیں رہنا اور زندگی بسر کرنا ہوگا۔

(۳۷) پھر زمین پر حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے مدت تک گریہ وزاری اور افسوس کرنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں اللہ کی طرف سے توبہ کے چند کلمات ڈالے گئے اور انھوں نے توبہ کی جو اللہ نے قبول کر لی۔ بلاشبہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ وہ کلمات یہ تھے: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

(۳۸) پھر اللہ نے کہا تم سب کے سب جنت سے نیچے زمین پر اُتر جاؤ اور وہاں میری طرف سے اگر کوئی رسول ہدایت لے کر آئے تو جو کوئی اس کی پیروی کرے گا اُسے کوئی خوف وغم نہ ہوگا۔

(۳۹) اور جو لوگ ہمارے رسولوں کا انکار کر کے ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

افعال: اُسْكُنْ: رہو (امر واحد حاضر) سَكَنَ، يَسْكُنُ - كُلَا: کھاؤ (امر حاضر تثنیہ) اَكَلَ، يَاْكُلُ - شِئْتُمَا: تم دونوں نے چاہا (ماضی حاضر) شَآءَ، يَشَآءُ - لَا تَقْرَبَا: نہ قریب جاؤ قرب، يقرب - اَزَلَّ: لغزش دی (ماضی) - اِهْبِطُوْا: نیچے اترو (امر جمع حاضر) هَبَطَ، يَهْبِطُ - تَلَقّٰى: سیکھ لیا (ماضی واحد غائب) تَلَقّٰى، يَتَلَقّٰى - تَابَ: معاف کرنا تَابَ، يَتُوْبُ - يَاْتِيَنَّ: آئے گی (مضارع واحد غائب) - تَبِعَ: پیروی کرے (ماضی) مضارع يَتْبَعُ - يَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع غائب) حَزِنَ، يَحْزَنُ - كَذَّبُوْا: جھٹلایا۔

اسماء: اَنْتَ: تیری (ضمیر واحد حاضر) - مِنْهَا (مِنْ + هَا): اس سے - رَغَدًا: بافراغت - حَيْثُ: جہاں سے - الظّٰلِمِيْنَ: ظالم کی جمع - بَعْضُكُمْ: تم میں سے بعض - عَدُوٌّ: دشمن - مُسْتَقَرٌّ: ٹھکانا ٹھہرنا - جَمِيْعًا: سب کے سب - اِمَّا: اگر - مِنِّيْ (مِنْ + نِيْ): میری طرف سے - عَلَيْهِمْ (عَلٰى + هِمْ): ان پر - الَّذِيْنَ: جو لوگ اَلَّذِيْ کی جمع ہے۔

حروف: اِلٰى: تک - لَا: نہیں - يَا: اے - عَلٰى: اوپر - اِلٰى: تک - عَلٰى: اوپر۔

بِعَهْدِكُمْ ۚ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ

تمہارا عہد | اور مجھ ہی سے | ڈرتے رہو | اور ایمان لاؤ | اُس (کتاب) پر | جو میں نے نازل کی

میں بھی تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری

مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ

تصدیق کرتی ہے | اُس کی جو | تمہارے پاس ہے | اور نہ بنو (تم ہی) | سب سے اوّل منکر | اُس کے

کتابوں کی تصدیق میں نازل کی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بنو

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

اور نہ لو | میری آیتوں پر | قیمت تھوڑی | اور مجھ ہی سے | ڈرتے رہو | اور نہ ملاؤ

اور میری آیات (میں تحریف کر کے ان) کے عوض حقیر معاوضہ نہ لو اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو اور سچ کو

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَأَقِيمُوا

سچ کو | جھوٹ کے ساتھ | اور (نہ) چھپاؤ | سچی بات | اور | تم خوب جانتے ہو | اور | قائم کرو

جھوٹ میں مت ملا ڈالو اور سچ کو مت چھپاؤ اس حال میں کہ تم حقیقت کو جانتے ہو۔ اور نماز قائم کرو

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ

نماز | اور دیا کرو | زکوٰۃ | اور رکوع کرو | ساتھ رکوع کرنے والوں کے | کیا تم حکم کرتے ہو | لوگوں (کو)

اور زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ کے حضور) جھکنے والوں کے ساتھ (تم بھی) جھکا کرو۔ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کی ہدایت

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ

نیکی کا | اور بھول جاتے ہو | اپنے آپ کو | حالانکہ تم | تلاوت کرتے ہو | کتاب کی

کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے حالانکہ تم کتابِ الٰہی پڑھتے ہو کیا تم

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ | اور مدد مانگو | صبر | اور نماز (کے ساتھ) | اور یقیناً وہ | بھاری (عمل) ہے

سمجھتے نہیں۔ اور (مشکلات میں) صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کیا کرو اور یقیناً یہ کام مشکل ہے

إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ

مگر | عاجزی کرنے والوں پر (نہیں) | جو یقین رکھتے ہیں | کہ وہ | ملنے والے ہیں | اپنے رب سے

مگر ان عاجزی کرنے والوں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اسی کے

وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾ ع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ

اور کہ وہ | اُسی کی طرف | واپس جانے والے ہیں | اے بنی اسرائیل! | یاد کرو | میری نعمتیں

حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اولادِ یعقوب! میرے وہ احسانات یاد کرو جو میں نے

الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾

جو | میں نے کی تھیں | تم پر | اور کہ میں نے | فضیلت دی تھی تمہیں | تمام عالم پر

تم پر کئے تھے اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام اہلِ جہاں پر فضیلت دی تھی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) بنی اسرائیل کا پس منظر: سورۂ بقرہ میں یہاں سے تقریباً پہلے پارے کے آخر تک بنی اسرائیل سے خطاب کیا گیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نزولِ قرآن کے وقت بنی اسرائیل ہی وہ جماعت تھی جن کے پاس سابقہ انبیاء کرام کی کتابیں اور علوم کسی نہ کسی شکل میں محفوظ چلے آرہے تھے۔ باقی دنیا انبیاء کرام کے علوم سے نا آشنا تھی اور کفر و شرک کی مختلف شکلوں میں مبتلا تھی۔

بنی اسرائیل کے دو بڑے گروہ یہودی اور عیسائی ہیں اور وہ اپنا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جوڑتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ ۲۱۰۰ ق م میں عراق کے علاقے سے ارضِ کنعان (فلسطین) میں تشریف لائے تھے۔ اور عرب کے شہر مکہ میں آپ نے خدائے واحد کی عبادت کیلئے کعبہ شریف کی تعمیر نو فرمائی اور عقیدہ توحید کو پوری دنیا میں پھیلایا اور اس کیلئے عظیم الشان قربانیاں دیں۔ جن میں اپنے پیارے نونہال اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر اللہ کے حکم سے چھری پھیر دینا اور نمرود کی جلائی ہوئی آگ میں داخل ہو جانا اور اللہ کا آپ کو بچالینا شامل ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ نبی بنے اور انہی دو شخصیات کی نسل میں آئندہ سلسلہ نبوت و رسالت چلا۔

حضرت اسحاقؑ کے بیٹے حضرت یعقوبؑ فلسطین میں ۲۰۰۰ ق م میں پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب اسرائیل تھا۔ آپؑ کو اللہ نے ۱۲ بیٹوں سے نوازا جو بنی اسرائیل (اسرائیل کے بیٹے) کہلائے۔ ان میں سے حضرت یوسفؑ نبی بنے۔ بھائیوں کی شرارت اور حسد سے حضرت یوسفؑ ۱۷ سال کی عمر میں مصر لے جائے گئے۔ بعد میں انہیں نبوت اور مصر میں عظیم الشان وزارت ملی۔ لہٰذا آپ کے والدین، بھائی اور خاندان کے تمام (۶۷) افراد مصر منتقل ہو کر وہیں آباد ہو گئے۔

مصر میں اس خاندان کو خوب عروج حاصل ہوا اور پھر زوال آیا اور فرعونیوں کے غلام بن گئے۔ آخر کار ۴۳۰ سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں فرعونیوں کی غلامی سے نجات پا کر تقریباً چھ لاکھ کی تعداد میں مصر سے نکل کر شام اور مصر کے درمیان صحرائے تیہ کے علاقے میں آگئے اور دو صدیوں تک جزیرہ نمائے سینا کے بیابانوں میں بھٹکنے اور مسلسل کشمکش کے بعد واپس فلسطین کی سرزمین پر قابض اور آباد ہوئے۔

بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ پر تورات نازل ہوئی۔ آپؑ کے علاوہ حضرت ہارونؑ، داؤدؑ، سلیمان علیہم السلام اور بہت سے دیگر نبی آئے۔ ان سب کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جن پر انجیل نازل ہوئی۔ تورات، انجیل اور دیگر صحیفوں کو ملا کر "بائبل" یا کتاب مقدس کہا جاتا ہے۔ اور اس کے ماننے والے اہلِ کتاب کہلاتے ہیں۔ چونکہ یہ انبیاء کرام کی نسل سے تعلق رکھتے تھے اور کتاب کا علم ان کے پاس تھا۔ اس لئے قرآن مجید نے سب سے پہلے انہی کو اللہ کے نازل کردہ دین، اسلام کی طرف دعوت دی۔

حضرت ابراہیم کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں آخری نبی سردارِ انبیاء محمد رسول اللہ کو مکہ میں مبعوث فرمایا۔ اور آخری کتاب قرآن مجید آپ پر نازل فرمائی اور تمام دنیا کے انسانوں کو عام طور پر اور بنی اسرائیل کو خاص طور پر آخری نبی پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن بنی اسرائیل کی اکثریت نے بنی اسماعیل کے ساتھ اپنے نسلی تعصب کی بنیاد پر آخری نبی کی علامات کو اچھی طرح جاننے کے باوجود آپ کا انکار کیا اور اسلام کو مٹانے کے درپے ہوئے۔ جبکہ قرآن مجید انہیں ان کی تاریخ و علوم یاد دلاتے ہوئے مسلسل، راہِ راست کی طرف بلانے کی دعوت جاری رکھی اور مسلمانوں کو ان کی ظالمانہ سازشوں سے بچنے کی ہدایت کی۔

آیت (۴۰) میں بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے آباؤ اجداد کی تاریخ یاد دلاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان بے شمار انعامات واحسانات کو یاد کر کے، آخری نبی پر ایمان لانے کا وعدہ پورا کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کی کامیابیاں عطا کرنے کا وعدہ پورا کرے۔

(۴۱) اور جو قرآن میں نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا اور وہ تورات کی بھی تصدیق کرتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور چونکہ اہلِ کتاب ہونے کی وجہ سے تم یہ ساری باتیں اچھی طرح جانتے ہو اس لیے تم ہی سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور ساری دنیا کی دولت کے عوض بھی میری آیات میں تبدیلی اور کمی بیشی نہ کرو اور میری نافرمانی اور گرفت سے بچتے رہو۔

(۴۲) اور دین کی سچی باتوں میں اپنی مرضی کی جھوٹی باتیں مت ملاؤ اور جان بوجھ کر سچی بات نہ چھپاؤ۔ بلکہ آخری نبیؐ اور قرآن کی واضح تصدیق کا اعلان کرو۔

(۴۳) اور نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جایا کرو یعنی نماز باجماعت پڑھا کرو اور مسلمانوں میں شامل ہو جاؤ۔

(۴۴) یہود کی بداخلاقیاں: کیا تم اور لوگوں (مشرکین) کو تو نصیحت کرتے ہو کہ آخری نبی سچا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ حالانکہ تورات کی تلاوت کرتے ہو اور آخری نبی کی حقیقت کو خوب جانتے ہو۔ کیا تمھیں عقل نہیں؟

(۴۵) اور تم اپنے ہر کام میں صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرو اور یہ نماز ضرور ایک بھاری عمل ہے مگر اللہ سے ڈرنے والوں اور عاجزی کرنے والوں کے لیے آسان ہے۔

(۴۶) اور اللہ کے آگے عاجزی وہی لوگ کرتے ہیں جنھیں یقین ہے کہ وہ ایک روز ضرور دوبارہ زندہ ہو کر اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

(۴۷) اے بنی اسرائیل! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے کہ میں نے نبوت اور سلطنت دے کر تمھیں اپنے زمانے کے تمام لوگوں پر برتری بخشی تھی۔ اس لئے کہ دین کا علم بڑی فضیلت کی چیز ہے۔ (بقیہ افعال، اسماء، حروف صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ کیجئے)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
اور ڈرو | اُس دن سے | کہ کام نہ آئے گا | کوئی شخص | کسی کے | کچھ بھی | اور قبول نہ کی جائے گی
اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾
اُس سے | (کوئی) سفارش | اور نہ | لیا جائے گا | اُس سے (کوئی) معاوضہ | اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی
اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انہیں کوئی مدد ملے گی

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
اور جبکہ نجات دی ہم نے تم کو | قوم فرعون سے | جو دیتے تھے تمہیں | سخت عذاب
اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ
کہ ذبح کرتے تھے | تمہارے بیٹوں کو | اور زندہ رہنے دیتے تھے | تمہاری عورتوں کو | اور اس میں تمہاری | آزمائش تھی
تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ
تمہارے رب کی طرف سے | بہت بڑی | اور جب | پھاڑ دیا ہم نے | تمہارے لئے | سمندر (کو)
بڑی بھاری آزمائش تھی۔ اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کے پانی کو پھاڑ کر

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ
پس ہم نے نجات دی تم کو | اور ہم نے غرق کردیا | قوم فرعون کو | اور تم | دیکھ رہے تھے | اور جب
تم کو بچا لیا اور آلِ فرعون کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے غرق کر دیا اور (یاد کرو) جب

وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وعدہ لیا ہم نے | موسیٰ سے | چالیس | رات کا | پھر | بنالیا تم نے | بچھڑے کو (معبود) | اُس کے بعد
ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا پھر تم نے اس کے چلے جانے کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ
اور تم | ظالم تھے | پھر معاف کردیا ہم نے | تم کو | بعد اس کے | تاکہ تم
(اس طرح) تم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ
شکر کرو | اور جب دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | اور فیصلہ کن قانون | تاکہ تم
شکر کرو۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فیصلہ کن قانون دیا تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ
ہدایت پاؤ | اور جب | کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | اے میری قوم! | بلاشبہ تم نے | ظلم کیا
ہدایت پاؤ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بیشک تم نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور اس قیامت کے دن سے ڈرتے رہو جس میں کوئی بھی کسی کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور نہ وہاں کسی کی کوئی سفارش چلے گی اور نہ کسی سے کوئی جرمانہ یا تاوان وصول کر کے چھوڑا جائے گا اور نہ انھیں کسی اور جانب سے مدد مل سکے گی۔

(۴۹) اللہ تعالیٰ کی بنی اسرائیل پر نعمتیں اور انکی نافرمانیاں: اور یاد کرو جب کہ ہم نے تمھیں قوم فرعون سے نجات دلائی جو تم پر ظلم کرتے تھے کہ وہ تمھارے لڑکوں کو قتل کرتے اور تمھاری عورتوں کو خدمت کے لیے زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں اللہ کی طرف سے تمھارے لیے سخت آزمائش تھی۔ تفصیل یہ ہے کہ فرعون نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر اسے یہ دی گئی کہ بنی اسرائیل کا ایک لڑکا تیری سلطنت کو تہس نہس کر دے گا۔ بنی اسرائیل اس دور میں فرعون کی حکومت میں مصر میں رہائش پذیر تھے۔ بس پھر کیا تھا فرعون نے حکم دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اسے مار ڈالو۔ اللہ کی قدرت اسی زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اللہ نے انھیں بچالیا اور خود فرعون ہی کے گھر ان کی پرورش ہوئی۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر فرعونیوں کی ہدایت کے لیے بھیجا لیکن انہوں نے آپؑ کو نبی ماننے سے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ چھپ کر راتوں رات مصر سے نکل آئے۔ فرعونیوں نے ان کو گرفتار کرنا چاہا راستے میں دریا حائل ہو گیا۔ اللہ نے ان کے لئے بحر قلزم کے پانی میں سے معجزاتی طور پر خشک راستے بنا کر صحیح سلامت پار کرا دیا، اور جب فرعونیوں نے ان کا پیچھا کیا تو اللہ نے انھیں دریا کے درمیان لے جا کر پانی کو دوبارہ چلا دیا اور فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

(۵۰) اور (یاد کرواے بنی اسرائیل) ہم نے تمھارے لیے سمندر کو پھاڑ کر راستہ بنا دیا اور تمھیں فرعون سے نجات دے کر اُسے اس کے لشکر سمیت تمھارے دیکھتے دیکھتے غرق کر دیا۔

(۵۱) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ لیا تھا کہ چالیس رات کوہ طور پر اعتکاف کرو تمھیں لوگوں کی ہدایت کے لیے کتاب دیں گے چنانچہ وہ کوہ طور پر چلے گئے تو قوم نے سونے کے بنے ہوئے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی جو سامری نامی شخص نے بنی اسرائیل سے زیورات لے کر ڈھالا تھا جس میں سے بچھڑے جیسی آواز نکلتی تھی۔ بنی اسرائیل نے اس عجوبے سے متاثر ہو کر اس کی عبادت شروع کر دی اور اس طرح شرک و بت پرستی میں مبتلا ہو گئے اور یہ بہت بڑا ظلم تھا۔ کہ اللہ کو چھوڑ کر مخلوق کی عبادت شروع کر دی۔

(۵۲) پھر اس شرک اور بچھڑے کی عبادت پر یہ سزا مقرر ہوئی کہ جن لوگوں نے بچھڑے کی عبادت کی، باقی لوگ انھیں قتل کر دیں۔ پھر کچھ لوگوں کے قتل ہو جانے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے باقی ماندہ لوگوں کو معافی دے دی گئی تاکہ تم اللہ کا شکر کرو۔

(۵۳) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس رات کوہ طور پر اعتکاف کرنے کے بعد تورات اور حق و باطل میں فرق بتانے والے احکام عطا کیے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

افعال: تَجْزِیْ: کام آئے گا جَـزیٰ' یَجْزِیْ (مضارع واحد مونث)۔ لَا یُقْبَلُ: نہ قبول کی جائے گی (مجہول مضارع منفی) قَبِلَ' یَقْبَلُ ۔ یُؤْخَذُ: لیا جائے گا (مضارع مجہول) اَخَذَ' یَاْخُذُ ۔ نَجَّیْنَا: نجات دی ہم نے (ماضی جمع متکلم)۔ یَسُوْمُوْنَ: مبتلا کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) سَامَ' یَسُوْمُ ۔ یُذَبِّحُوْنَ: ذبح کرتے ہیں ذَبَّحَ' یُذَبِّحُ ۔ یَسْتَحْیُوْنَ: زندہ رکھتے ہیں (مضارع جمع غائب) اِسْتَحْیٰ' یَسْتَحْیِیْ ۔ فَرَقْنَا: پھاڑا ہم نے (ماضی جمع متکلم) فَرَقَ' یَفْرِقُ ۔ اَغْرَقْنَا: ہم نے غرق کیا (ماضی جمع متکلم) اَغْرَقَ' یُغْرِقُ ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے تھے نَظَرَ' یَنْظُرُ (مضارع جمع حاضر)۔ وٰعَدْنَا: ہم نے وعدہ کیا (جمع متکلم ماضی) وَاعَدَ' یُوَاعِدُ ۔ اِتَّخَذْتُمْ: تم نے بنالیا (ماضی جمع حاضر)۔ اِتَّخَذَ' یَتَّخِذُ ۔ عَفَوْنَا: ہم نے معاف کیا (ماضی جمع متکلم) عَفَا' یَعْفُوْ ۔ تَشْکُرُوْنَ: تم شکر کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) شَکَرَ' یَشْکُرُ ۔

اسماء: نَفْسٌ: شخص کسی ۔ شَیْئًا: کچھ ۔ عَدْلٌ: بدلہ ۔ اَبْنَآءَ کُمْ: تمہارے بیٹے ۔ لَیْلَۃً: رات ۔ اَلْعِجْلَ: بچھڑا ۔ لِقَوْمِہٖ: اپنی قوم سے۔

أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا

اپنے آپ پر | (معبود) بنا کر | بچھڑے کو | پس رجوع کر | اپنے خالق کی طرف | پھر قتل کرو

بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا پس اپنے خالق کی طرف رجوع کرو اور اپنوں کو قتل کرو

أَنفُسَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ

اپنے آپ کو | یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | تمہارے خالق کے ہاں | پھر توجہ فرمائی اللہ نے | تم پر

(جنہوں نے شرک کیا) کہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے نزدیک یہی بات بہتر ہے پھر اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی

إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ

بیشک وہی ہے | بڑا توبہ قبول کرنیوالا | نہایت رحم والا | اور جبکہ کہا تم نے | اے موسیٰ! | ہم ہرگز یقین نہیں کرینگے

بیشک وہ درگزر کرنے والا مہربان ہے اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان

لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ

تیرا | جب تک کہ دیکھ (نہ) لیں | اللہ کو | ظاہراً | سو پکڑ لیا تم کو | آسمانی بجلی (نے) | اور تم

نہ لائیں گے جب تک اللہ کو اپنی آنکھوں سے ظاہر نہ دیکھ لیں پس تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تم پر

تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾

دیکھ رہے تھے | پھر ہم نے تمہیں زندہ کیا | تمہاری موت کے بعد | تاکہ تم | شکر کرو

بجلی گری (اور تم مر گئے) پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمہیں پھر زندہ کر دیا تاکہ تم شکر بجا لاؤ

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ

اور سایہ کیا ہم نے | تم پر | بادل کا | اور اُتارا ہم نے | تم پر | من | اور بٹیر

اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور من و سلویٰ اُتارا (اور کہا) کہ جو

كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا

(کہ) کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | جو ہم نے تمہیں عطا کیں | اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا | لیکن وہ تھے

پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ پھر انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا

اپنے اوپر | ظلم کرتے۔ | اور جبکہ ہم نے کہا | داخل ہو جاؤ | اس بستی میں | پھر کھاؤ | اس میں سے

بلکہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے رہے۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے

حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ

جہاں سے | چاہو تم | جی بھر کر | اور داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے | اور | کہتے جاؤ | توبہ

چاہو خوب کھاؤ اور (شہر کے) دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور بخشش طلب کرنا

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ

ہم معاف کر دیں گے تمہیں | تمہاری خطائیں | اور زیادہ دیں گے بدلہ | نیکی کرنے والوں کو | پس بدل لیا

(تاکہ) ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں اور نیکی کرنے والوں کو ہم اور زیادہ بدلہ دیں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی عبادت کر کے اپنے اُوپر بڑا ظلم کیا پس اب اللہ کے حضور توبہ کرو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو خود قتل کرو۔ (یعنی جو لوگ شرک سے بچے رہے وہ اپنے ان عزیزوں کو قتل کریں جنھوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا) تمھارے لیے اللہ کے نزدیک یہی بہتر ہے۔ تاکہ تم آخرت کے دائمی عذاب سے بچ سکو۔ پھر تمھاری توبہ منظور ہوئی۔ بلاشبہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم والا ہے۔

(۵۵) اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے تم میں سے ستر (۷۰) آدمیوں کو منتخب کر کے کلامِ الٰہی سنانے کے لیے کوہِ طور پر لے گئے تھے تو انھوں نے اللہ کا کلام سن کر موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ اس طرح پردہ میں اللہ کا کلام سننا کافی نہیں۔ ہمیں آنکھوں سے اللہ دکھاؤ تو مانیں گے۔ اس پر اللہ نے اُن ستر آدمیوں کو آسمانی بجلی سے ہلاک کردیا۔ اس لئے کہ یہ ممکن نہیں کہ ضعیف و کمزور انسان، اس دنیا میں اللہ کو دیکھ سکے، اور ان لوگوں کا یہ مطالبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بے اعتمادی اور شک کو ظاہر کرتا تھا۔

(۵۶) پھر ہم نے تمھیں آسمانی بجلی سے ہلاک ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے دوبارہ زندہ کردیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

(۵۷) فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل کو مصر اور شام کے درمیانی علاقہ میں آگئے تھے۔ وہاں انہیں کفار (بنی عمالقہ) سے جہاد کا حکم ہوا جو بڑے قد آور اور جنگ جو تھے۔ ان کے قد و قامت سے مرعوب ہو کر بنی اسرائیل ہمت ہار بیٹھے اور اس نافرمانی کی سزا میں چالیس سال تک سرگرداں پھرنا پڑا جہاں اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے اُن پر دھوپ سے بچاؤ کے لیے بادل کا سایہ کردیا اور ان کے کھانے کو مَنّ وَسَلوىٰ نازل کیا۔ پھر انھوں نے اس نفیس غذا کے بدلے عام زرعی غذاؤں گیہوں اور مسور وغیرہ کی درخواست کر کے ناشکری کی تو اس سے اپنا ہی نقصان کیا۔
(ف) مَنّ، شہد کی طرح ایک میٹھی چیز تھی جو رات کو برس کر ڈھیر ہو جاتی تھی اور سلویٰ بٹیر کو کہتے ہیں یہ شام کے وقت ہزاروں کی تعداد میں وہاں جمع ہو جاتے تھے اور بنی اسرائیل انھیں سہولت سے پکڑ کر ان کا گوشت کھاتے۔

(۵۸) اور یاد کرو جب کہ تم نے من و سلویٰ کے بدلے گیہوں و مسور وغیرہ ادنیٰ چیزوں کا مطالبہ کیا تو صحرا میں ایک لمبا عرصہ گزارنے کے بعد ہم نے حکم دیا کہ شہر اریحا (یا بیت المقدس) میں داخل ہو جاؤ اور اپنی مطلوبہ اشیاء جہاں سے چاہو خوب کھاؤ مگر شہر کے دروازہ میں اللہ کے آگے عاجزی کے ساتھ جھک کر داخل ہونا اور اللہ کا شکر ادا کرنا کہ اس نے تمہیں چالیس سال تک صحرا میں سرگرداں رہنے کے بعد شہر کی زندگی اختیار کرنے کی توفیق دی اور کہنا کہ (اے اللہ! ہمیں معاف کر) تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ نعمتیں عطا کریں گے۔

افعال: اُقْتُلُوْا: قتل کرو (امر جمع حاضر) قَتَلَ، یَقْتُلُ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ: ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے (مضارع جمع متکلم)۔ نَرٰی: ہم دیکھیں (مضارع جمع متکلم) رَاٰی، یَرٰی۔ اَخَذَتْ: پکڑا (ماضی واحد غائب) اَخَذَ، یَاْخُذُ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے ہو (مضارع جمع حاضر) نَظَرَ، یَنْظُرُ۔ بَعَثْنَا: ہم نے زندہ کیا (ماضی جمع متکلم) بَعَثَ، یَبْعَثُ۔ کُلُوْا: کھاؤ (امر جمع حاضر) اَکَلَ، یَاْکُلُ۔ شِئْتُمْ: تم نے چاہا (ماضی جمع حاضر) شَاءَ، یَشَاءُ۔ سَنَزِیْدُ: ہم زیادہ دیں گے (مضارع جمع متکلم) زَادَ، یَزِیْدُ۔

اسماء: اَلتَّوَّابُ: بخشنے والا۔ جَهْرَةً: علانیہ، برملا۔ اَلصّٰعِقَةُ: بجلی۔ اَلْغَمَامَ: بادل۔ مَنّ: ترنجبین (میٹھی، مرطوب چیز)۔ سَلْوٰی: بٹیر۔ اَلْقَرْيَةَ: بستی۔ رَغَدًا: بافراغت۔ حِطَّةٌ: دور کرنا، ساقط کرنا (کلمہ استغفار) یعنی اے ہمارے رب ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ: احسان کرنے والے۔

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا

اُن ظالموں نے | (ایک اور) کلمہ | بجائے اُس کے | جو کہا گیا تھا | اُنہیں | سو نازل کیا ہم نے

پھر جو کچھ انہیں بتایا گیا تھا ظالموں نے اسے بدل ڈالا تو ہم نے ظلم کرنے والوں پر

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۵۹

اُن ظالموں پر | عذاب | آسمان سے | بوجہ اُن کی نافرمانی کے

آسمان سے عذاب نازل کیا۔ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ

اور جبکہ | پانی مانگا | موسیٰ نے | اپنی قوم کے لئے | تو ہم نے کہا | مارو | اپنی لاٹھی سے | پتھر کو

اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی سے چٹان کو مارو

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

پس پھوٹ پڑے | اُس سے | بارہ | چشمے | پہچان لیا | ہر گروہ نے | اپنے پینے کی جگہ (کو)

تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اور ہر گروہ کو اپنا اپنا گھاٹ معلوم تھا۔ اور (ہم نے

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۶۰

کھاؤ | اور پیو | اللہ کے رزق سے | اور نہ پھرو | زمین میں | فساد مچاتے ہوئے

حکم دیا کہ) اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ مچاؤ

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ

اور جبکہ کہا تم نے | اے موسیٰ | ہم ہرگز صبر نہ کریں گے | کھانے پر | ایک ہی (قسم کے) | پس دعا کر

اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے پس آپ

لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا

ہمارے لئے | اپنے رب سے | کہ پیدا کرے | ہمارے لئے | جو چیزیں اُگاتی ہے | زمین | (جیسے) ساگ

اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کریں کہ ہمارے لئے زمین میں سے اُگنے والی چیزیں مثلاً ساگ پات

وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

اور کھیرا | اور گندم | اور مسور | اور پیاز | (موسیٰ نے) کہا | کیا تم لینا چاہتے ہو

کھیرے گندم مسور اور پیاز پیدا کرے۔ (موسیٰ نے) کہا کیا تم ایک بہتر چیز

الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

اُس کو | جو ادنیٰ ہے | بدلے میں اُس کے | جو بہتر ہے | جاؤ | کسی شہر میں | وہاں ہوگا تمہارے لئے

کے بدلے ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو؟ پس جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے مانگا ہے

مَّا سَاَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ

جو تم مانگتے ہو | اور ڈال دی گئی | اُن پر | ذلّت | اور محتاجی | اور وہ مبتلا ہو گئے | غضب میں

تمہیں مل جائے گا اور اُن پر ذلّت اور محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ غضب الٰہی کے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۹) سو اُن ظالموں نے شکر اور استغفار کے اس حکم اور قول کو بدل ڈالا کہ حطة کی جگہ حنطة کہنے لگے اور سجدہ کی جگہ شرارت کی وجہ سے زمین پر بیٹھے بیٹھے سرکنا شروع کر دیا اور اللہ کے حکم کو مذاق بنالیا تو اس نافرمانی کی سزا میں اللہ نے اُن پر آسمانی عذاب نازل کیا۔

(۶۰) اور یاد کرو جب صحرائے تیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو انھیں حکم ہُوا کہ پتھر پر اپنی لاٹھی مارو' انھوں نے مارا تو اللہ کے حکم سے اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اس لیے کہ بنی اسرائیل کے بارے ہی قبیلے تھے۔ چنانچہ ہر ایک قبیلہ کو اپنا علیحدہ پانی کا گھاٹ دکھا دیا گیا تاکہ ان میں پانی پر جھگڑا نہ ہو اور حکم ہُوا کہ اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ پیو اور اللہ کی زمین میں نافرمانی اور جھگڑوں سے فساد نہ پھیلاؤ۔

افعال: بَدَّلَ: بدل ڈالا (ماضی واحد غائب) بَدَّلَ' یُبَدِّلُ۔ کَانُو یَفْسُقُوْنَ: وہ فسق کرتے تھے' اس کا مادہ فسق ہے' حکم نہ ماننا' نافرمانی کرنا' فَسَقَ' یَفْسُقُ۔ اِسْتَسْقٰی: اس نے پانی مانگا (ماضی واحد غائب) مضارع یَسْتَسْقِیْ۔ اِنْفَجَرَتْ: پھوٹ بہنا (ماضی واحد غائب) اِنْفَجَرَ' یَنْفَجِرُ۔ قَدْ عَلِمَ: جان لیا (ماضی قریب)۔ لَا تَعْثَوْا: مت تباہی کرو (نہی جمع حاضر)۔

اسماء: قَوْلًا: قول یعنی بات۔ رِجْزًا: عذاب سخت۔ عَصَا: لاٹھی۔ اَلْحَجَرُ: پتھر۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ: بارہ۔ عَیْنًا: چشمے۔

بقیہ از صفحہ 10

افعال: اُذْکُرُوْا: یاد کرو (امر جمع حاضر) ذَکَرَ' یَذْکُرُ' اُذْکُرْ۔ اَنْعَمْتُ: میں نے انعام کیا (ماضی واحد متکلم)۔ اُوْفُوْا: پورا کرو (امر حاضر جمع)۔ اُوْفِ: میں پورا کروں گا (مضارع واحد متکلم) اَوْفٰی' یُوْفِیْ۔ اِرْهَبُوْنِ: مجھ سے ڈرو (امر جمع حاضر)۔ اَنْزَلْتُ: میں نے نازل کی (ماضی واحد متکلم) اَنْزَلَ' یُنْزِلُ۔ لَا تَکُوْنُوْا: نہ ہو جاؤ (نہی جمع حاضر) کَانَ' یَکُوْنُ۔ لَا تَشْتَرُوْا: مت خریدو (نہی جمع حاضر)۔ اِشْتَرٰی' یَشْتَرِیْ۔ لَا تَلْبِسُوْا: مت ملاؤ (نہی جمع حاضر) لَبَسَ' یَلْبِسُ۔ اِرْکَعُوْا: رکوع کرو (امر جمع حاضر) رَکَعَ' یَرْکَعُ۔ تَأْمُرُوْنَ: تم حکم کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَمَرَ' یَأْمُرُ۔ تَنْسَوْنَ: بھول جاتے ہو (مضارع جمع حاضر) نَسِیَ' یَنْسٰی۔ تَتْلُوْنَ: تلاوت کرتے ہو تم (مضارع جمع حاضر) تَلَا' یَتْلُوْا۔ اِسْتَعِیْنُوْا: مدد چاہو (امر جمع حاضر) اِسْتَعَانَ' یَسْتَعِیْنُ۔ یَظُنُّوْنَ: سمجھتے ہیں (مضارع جمع غائب) ظَنَّ' یَظُنُّ۔ فَضَّلْتُ: میں نے فضیلت دی (ماضی) فَضَّلَ' یُفَضِّلُ۔

اسماء: اَلَّتِیْ: جو اَلَّذِیْ کا مونث۔ عَهْدِیْ: میرے عہد۔ مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والی۔ ثَمَنًا: معاوضہ' قیمت۔ مَعَکُمْ (مَعَ + کُمْ): تمہارے ساتھ۔ اَلْبِرُّ: نیکی۔ اَنْفُسَ: جانے جمع نفس واحد۔ اَلْخٰشِعِیْنَ: خشوع کرنے والے' عاجزی کرنے والے (اسم فاعل)۔ مُلٰقُوْا: ملنے والے۔ رَاجِعُوْنَ: لوٹنے والے (اسم فاعل)۔

حروف: بِ: ساتھ۔ فَ: پس۔ اَ: کیا۔ اِلٰی: طرف۔

مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

اللہ کے | یہ | اِس لئے کہ وہ | انکار کرتے تھے | اللہ کی آیتوں کا | اور قتل کرتے تھے

مستحق ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام سے انکار کرتے اور نبیوں کو ناحق

النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

نبیوں کو | ناحق | یہ | اس لئے کہ | انہوں نے نافرمانی کی | اور حد سے بڑھ جاتے تھے

قتل کیا کرتے تھے اور یہ اس لئے کہ وہ گناہ کرتے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ

بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور جو یہودی کہلائے | اور نصرانی (عیسائی) | اور صابی (لامذہب)

بیشک جو لوگ مؤمن ہیں اور وہ جو یہودی نصرانی اور صابی ہوئے

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

جو (بھی) ایمان لایا | اللہ پر | اور یوم آخر پر | اور عمل کیا | نیک | سو اُن کے لئے | اُن کا اجر ہے

اِن میں سے جو کوئی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے لئے ان کے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

اُن کے رب کے پاس | اور نہ کچھ خوف ہوگا | اُن پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اور جب | لیا ہم نے

اجر ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور (یاد کرو) جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

تم سے اقرار | اور بلند کیا ہم نے | تمہارے اُوپر | کوہِ طور کو | (کہ) پکڑو | جو (ہدایت) ہم نے دی تم کو

تم سے عہد لیا اور تمہارے اُوپر کوہِ طور کو اُٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا تھا کہ) جو ہدایت نامہ ہم نے تمہیں دیا ہے

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

مضبوطی سے | اور یاد رکھو | جو کچھ اس میں ہے | تاکہ تم | پرہیزگار بن جاؤ | پھر | تم نے منہ موڑ لیا

اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو (ہدایت) اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم متقی بن جاؤ پھر تم نے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ

بعد | اس کے | پس اگر نہ ہوتا | فضل | اللہ کا | تم پر | اور اس کی رحمت | تو ہو جاتے تم

اس کے بعد منہ موڑ لیا پس اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی تو تم ضرور

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ

نقصان اُٹھانے والوں میں سے | اور تم تو جان چکے ہو | اُن کو (جنہوں نے) | زیادتی کی | تم میں سے

نقصان اُٹھاتے اور یقیناً تم کو ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو چکا ہے جنہوں نے تم میں سے

فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا

سبت کے بارے میں | سو ہم نے کہا | اُن سے | کہ بن جاؤ | بندر | ذلیل | پھر بنایا ہم نے اس (واقعہ) کو

ہفتہ کے دن (سے متعلق احکام الٰہی سے) تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ (جاؤ اب) ذلیل وخوار بندر بن جاؤ پس ہم نے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۱) یہود کی بے صبری اور حرص دنیا: اور جب تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم ہر روز ایک ہی جیسا کھانا من وسلویٰ نہیں کھا سکتے۔ آپؑ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمارے لیے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین سے اُگتی ہیں جیسے ساگ، سبزیاں، کھیرا، ککڑی، گندم، مسور اور پیاز وغیرہ، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا اعلیٰ درجہ کے انعام الٰہی یعنی من وسلویٰ کے بدلے تم ادنیٰ درجہ کی چیزیں گیہوں، پیاز وغیرہ لینا چاہتے ہو؟ جب کہ یہ نعمتیں تمھیں معجزانہ طور پر بغیر محنت ومشقت کے مل رہی ہیں۔ اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو تم ایک زرعی آبادی والے شہر میں اُتر پڑو۔ تم جو کچھ مانگتے ہو وہاں سب کچھ مل جائے گا۔ اور اللہ نے اُن کی ناشکری کی وجہ سے انھیں ذلیل اور محتاج کر دیا اور وہ محنت ومشقت میں پھنس کر رہ گئے اور آیات الٰہی کے انکار اور انبیاء کرام کے ناحق قتل اور اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گئے۔

(۶۲) اللہ پر ایمان اور نیک اعمال کا بدلہ: یہود کا دعویٰ تھا کہ ہم انبیاء کی اولاد ہیں اور صرف ہم ہی ثواب آخرت کے حقدار ہیں۔ اُن کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے کہ ثواب آخرت کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں بلکہ مسلمان، یہود ونصاریٰ اور صابی (ستارہ پرست) کوئی بھی ہو، جو صدق دل سے اللہ اور یوم آخر پر ایمان لا کر نیک اعمال کرے گا اُسے اللہ کے ہاں اپنے اعمال کا ثواب ضرور ملے گا اور اُسے کوئی خوف وغم نہ ہوگا۔ (ف) صابی سرزمین عراق کا ایک فرقہ تھا جو ستارہ پرستی میں مبتلا تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قائل تھے اور ہر دین سے اپنی سمجھ کے موافق انھوں نے کچھ باتیں اختیار کر لی تھیں۔

(۶۳) یہود کے بعض جرائم اور ان کی سزا: تورات کے ملنے پر یہود نے اس احکام کے مشکل اور ناقابل عمل ہونے کا بہانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے طور پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر چھتری کی طرح ان کے سروں پر فضا میں معلق کر کے فرمایا کہ تورات کے حکموں پر پوری طرح سے عمل کرو اور جو احکام اس میں لکھے ہیں ان کو یاد رکھو ورنہ ابھی اُوپر سے پہاڑ گرا کر تمھیں ہلاک کر دیا جائے گا تو انھوں نے ڈر کر اقرار کر لیا۔

(۶۴) پھر ایسا سخت اقرار کر کے بھی تم اس عہد سے پھر گئے، تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی اور تمھیں توبہ کا موقع نہ دیا جاتا تو تم پر کوئی عذاب نازل کر دیا جاتا۔ جس سے تم دنیا وآخرت میں سخت خسارہ اٹھاتے۔

(۶۵) اور اے بنی اسرائیل! تمھیں اپنے آباؤ اجداد میں سے اُن لوگوں کا حال تو معلوم ہے جنھوں نے تمھاری قوم میں سے ''ہفتہ'' کے دن کے احکام کے بارے میں اللہ کے حکم کی نافرمانی کی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دن صرف عبادت کرنے اور کوئی دنیوی کاروبار نہ کرنے کا حکم دیا لیکن انھوں نے حیلے بہانے بنا کر اس روز مچھلی کا شکار کرنا شروع کر دیا تھا تو اس نافرمانی کی پاداش میں ہم نے ان کی صورتیں مسخ کر کے، ان کو ذلیل بندر بنا دیا، جو صرف تین روز تک بندروں کی شکل میں زندہ رہ کر مر گئے اور ان کی نسل نہیں چلی۔ یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ہُوا۔

افعال: لَنْ نَّصْبِرَ: ہرگز صبر نہ کریں گے (مضارع منفی)۔ قُلْتُمْ: تم نے کہا (ماضی جمع حاضر) قَالَ، یَقُوْلُ۔ تُنْبِتُ: اگاتی ہے (ماضی واحد مونث) اَنْبَتَ، یُنْبِتُ۔ تَسْتَبْدِلُوْنَ: تم بدلتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ اِھْبِطُوْا: اترو (جمع امر حاضر) ھَبَطَ، یَھْبِطُ۔ سَاَلْتُمْ: مانگا تم نے (ماضی جمع حاضر) سَاَلَ، یَسْاَلُ۔ ضُرِبَتْ: مسلط کی گئی (ماضی مجہول)۔ بَآءُوْ: وہ لپیٹ میں آ گئے (ماضی جمع مذکر غائب) بَاءَ، یَبُوْءُ۔ عَصَوْا: انہوں نے نافرمانی کی (ماضی جمع غائب)۔ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ: زیادتی کرتے تھے، حد سے گزرتے تھے (ماضی استمراری)۔ یَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع غائب) حَزِنَ، یَحْزَنُ۔ اَخَذْنَا: لیا ہم نے (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ، یَاْخُذُ۔ رَفَعْنَا: اٹھایا ہم نے (ماضی جمع متکلم) رَفَعَ، یَرْفَعُ۔ خُذُوْا: پکڑو (جمع امر حاضر) اَخَذَ، یَاْخُذُ۔ تَوَلَّیْتُمْ: تم پھر گئے (ماضی جمع حاضر) تَوَلّٰی، یَتَوَلّٰی۔ لَقَدْ عَلِمْتُمْ: علم ہو چکا، جانتے ہو تم (ماضی قریب) عَلِمَ، یَعْلَمُ۔ اِعْتَدَوْا: زیادتی کی (ماضی جمع غائب) اِعْتَدٰی، یَعْتَدِیْ۔ کُوْنُوْا: ہو جاؤ (جمع امر حاضر) کَانَ، یَکُوْنُ۔

اسماء: بَقْلِھَا: ساگ اس کا۔ قِثَّآءِ: ککڑی، سبزی۔ فُوْمِ: گندم۔ عَدَسِ: مسور۔ بَصَلِ: پیاز۔ اَلَّذِیْ: وہ چیز۔ مِصْرًا: شہر۔ اَلذِّلَّةُ: ذلت، خواری۔ اَلْمَسْکَنَةُ: محتاجی، مسکنت۔ بِغَیْرِ الْحَقِّ: ناحق۔ صَابِئِیْ: ستارہ پرست۔ عِنْدَ: نزدیک۔ مِیْثَاقَ: پکا عہد۔ فَوْقَ: اوپر۔ مِنْ م بَعْدِ: بعد۔ اَلْخٰسِرِیْنَ: خسارہ پانے والے۔ مِنْکُمْ: تم میں سے۔ اَلسَّبْتَ: ہفتہ کا دن۔ قِرَدَةً: بندر۔ خٰسِئِیْنَ: ذلیل وخوار۔

حروف: اِنَّ: بے شک۔ لَا: نہ۔ لَعَلَّ: تاکہ۔ ثُمَّ: پھر۔ فِیْ: میں۔ فَ: پس، تو۔ اِنْ: اگر۔ اَنْ: یہ کہ، کہ۔

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً

عبرت | اُن کے لئے | جو اس وقت (موجود) تھے | اور جو بعد میں آنے والے تھے | اور نصیحت

اس واقعہ کو اس زمانے کے لئے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے ذریعہ عبرت اور عذابِ الٰہی سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت

لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۶۶﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖٓ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ

ڈرنے والوں کے لئے | اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | کہ بیشک اللہ | حکم دیتا ہے تم کو

بنا دیا اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ

أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوٓا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ

کہ ذبح کرو | ایک گائے | وہ بولے | کیا تو ہمارا مذاق اڑاتا ہے؟ | کہا | میں پناہ مانگتا ہوں | اللہ کی

ایک گائے ذبح کرو وہ کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں؟ (موسیٰ نے) کہا خدا مجھے (اس بات سے) پناہ

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اس بات سے کہ ہو جاؤں | جاہلوں میں سے | اُنہوں نے کہا | دُعا کر | ہمارے لئے | اپنے رب سے

میں رکھے کہ جاھلوں میں میرا شمار ہو۔ اُنہوں نے کہا (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے رب سے کہو کہ ہمیں

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

کہ بتادے | ہمیں | کیسی ہے وہ (گائے) | کہا | وہ | فرماتا ہے | کہ وہ | ایک گائے ہے | نہ بوڑھی

واضح کر کے بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ گائے ایسی ہو جو نہ بوڑھی ہو

وَّلَا بِكْرٌ ۖ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ

اور نہ بچی | جوان (ہے) | درمیان اس کے | پس کر ڈالو | جو | تم کو حکم دیا جاتا ہے | وہ بولے | دُعا کر

اور نہ بچی درمیانی عمر کی ہو پس تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو اُنہوں نے کہا اپنے رب سے کہو کہ

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا

ہمارے لئے | اپنے رب سے | کہ بتادے | ہمیں | کہ کیسا ہے اُس کا رنگ | کہا | وہ | فرماتا ہے | کہ وہ

ہمیں (یہ بھی) بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ (موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ

بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِينَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ

ایک گائے ہے | زرد | خوب گہرا ہے | اس کا رنگ | بھلی لگتی ہے | دیکھنے والوں کو | وہ بولے | دعا کر

نمایاں زرد رنگ کی گائے ہو جو دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ اپنے رب سے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

ہمارے لئے | اپنے رب سے | کہ بتادے | ہمیں | کہ کس قسم کی ہے وہ | یقیناً | وہ گائے | مشتبہ ہوگئی ہے

کہو کہ وہ ہمیں صاف صاف بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ بیشک اس گائے کی پہچان ہمارے لئے

عَلَيْنَا ۖ وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿۷۰﴾ قَالَ إِنَّهٗ يَقُولُ إِنَّهَا

ہم پر | اور ہم | اگر اللہ نے چاہا | راستہ پالیں گے | کہا | وہ | فرماتا ہے کہ وہ

مشکل ہو گئی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو (اب) ہم کو ضرور صحیح پتہ مل جائے گا (موسیٰ نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۶) پھر جن لوگوں نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جو لوگ بعد میں آنے والے تھے ان سب کے لیے ہم نے اس کو عبرت بنا دیا کہ اللہ کی نافرمانی کرنے کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اس میں نصیحت ہے کہ وہ نافرمانی نہ کریں۔

(۶۷) **بنی اسرائیل میں ایک قاتل کا پتہ چلانے کیلئے گائے ذبح کرنے کا حکم:** اور یاد کرو جب کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو رہا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو اس سے قاتل معلوم ہو جائے گا۔ وہ بولے کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہو؟ کہ گائے ذبح کرنے سے قاتل کا پتہ لگ جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: دین کے معاملے میں مذاق کرنا جاہلوں کا کام ہے اور میں تو جہالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۸) تب انھوں نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں بتا دے کہ اس گائے کی عمر کیا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے درمیانہ عمر کی ہے، نہ بوڑھی نہ بہت چھوٹی، بلکہ خوب جوان ہے، اب تم اللہ کے حکم میں بحث نہ کرو اور اُسے ذبح کر ہی ڈالو۔ یعنی کمال کسی خاص گائے کا نہیں، کوئی بھی گائے ذبح کر سکتے ہو، یہ اللہ کا حکم ہے۔

(۶۹) وہ بولے، اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں اچھی طرح سمجھا دے کہ اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہے جو دیکھنے والوں کو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

(۷۰) وہ پھر بولے، اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں واضح کر کے بتا دے کہ وہ گائے کس قسم کی اور کس کام کی ہے کیوں کہ اس گائے کا پہچاننا ہمارے لیے مشکل ہو گیا ہے اور اگر اللہ کو منظور ہوا تو اب کی دفعہ ہم اس کا ضرور پتہ لگا لیں گے۔

افعال: تَذْبَحُوْا: ذبح کرو گے (مضارع جمع حاضر) ذَبَحَ، یَذْبَحُ۔ یَأْمُرُ: حکم دیتا ہے (مضارع)۔ اُدْعُ: دعا کرو (امر واحد حاضر) دَعَا یَدْعُوْ۔ یُبَیِّنْ: بیان کرے (مضارع) ماضی بَیَّنَ۔ اِفْعَلُوْا: تم کرو (جمع امر حاضر) فَعَلَ، یَفْعَلُ۔ تُؤْمَرُوْنَ: تمہیں حکم دیا جاتا ہے (مضارع مجہول)۔ تَسُرُّ: خوش کرتی ہے (مضارع واحد مونث غائب) سَرَّ، یَسُرُّ۔ تَشَابَهَ: شبہ پڑنا، (ماضی)۔

اسماء: نَکَالًا: عبرت۔ بَیْنَ یَدَیْهَا: ہاتھوں ان کے میں یعنی ان کے سامنے والے۔ مَوْعِظَةً: نصیحت۔ مَاهِیَ: وہ کیسی ہے وہ۔ فَارِضٌ: بوڑھی، بوڑھا۔ بِکْرٌ: جوان۔ عَوَانٌ: میانہ سال۔ بَیْنَ: درمیان۔ مَا: جو، جس کا۔ لَوْنٌ: رنگ۔ صَفْرَآءُ: زرد۔ فَاقِعٌ: گہرا زرد۔ مُهْتَدُوْنَ: ہدایت پانے والے (اسم فاعل)۔

حروف: اَنْ: یہ کہ۔ لَا: نہیں۔ فِیْ: میں۔

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ

ایک گائے ہے | کہ جوتی نہیں گئی | کہ ہل چلاتی ہو | زمین میں | اور | نہ پانی دیتی ہو | کھیتی کو | صحیح وسالم

ایسی گائے ہو کہ نہ تو ہل میں جوتی گئی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو، صحیح و سالم

لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا

نہیں (کوئی) داغ | اُس میں | وہ بولے | اب | تُو لایا | ٹھیک بات | پھر اُنہوں نے اُس کو ذبح کیا

اور بے داغ ہو انہوں نے کہا کہ اب آپ نے ٹھیک بات کہی ہے چنانچہ انہوں نے اسے ذبح کیا

وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ

اور قریب نہ تھے | کہ (ایسا) کرلیں گے | اور جب کہ قتل کر ڈالا تھا تم نے | ایک شخص کو | پھر تم جھگڑنے لگے | اس میں

اگرچہ وہ (ایسا) کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔ اور یاد (کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے

وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ

اور اللہ | ظاہر کرنے والا تھا | جو تم چھپاتے تھے | پھر ہم نے کہا | مارو اس (مقتول) کو

اور اللہ ان باتوں کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپا رہے تھے تو ہم نے حکم دیا کہ اس (مقتول) کو اس (ذبح شدہ گائے) کے

بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

اس (ذبیحہ) کے ایک حصہ سے | اسی طرح | زندہ کرتا ہے | اللہ | مُردوں کو | اور دکھاتا ہے تم کو | اپنی نشانیاں | تاکہ تم

ایک ٹکڑے سے مارو اللہ اسی طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

سمجھو | پھر سخت ہو گئے | تمہارے دل | بعد | اس کے | سو وہ | پتھر جیسے ہیں

سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں یا اس سے بھی

أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ

یا اُس سے بھی زیادہ سخت | اور پتھروں میں سے تو بعض (ایسے بھی) ہیں | کہ پھوٹتی ہیں | اُن سے نہریں

بڑھ کر سخت ہیں اور بے شک پتھروں میں بعض (ایسے پتھر بھی) ہیں جن سے پانی کی نہریں پھوٹ پڑتی ہیں

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا

اور اُن میں سے بعض | وہ بھی ہیں | کہ پھٹ جاتے ہیں | اور نکلتا ہے | اُن سے پانی | اور اُن میں سے تو بعض | وہ بھی ہیں

اور ان میں یقیناً ایسے پتھر بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی رِستا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ

جو گر پڑتے ہیں | اللہ کے خوف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے جو | تم کرتے ہو | کیا تم توقع رکھتے ہو

جو خدا کے خوف سے لڑھک پڑتے ہیں اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں (اے مسلمانو!) کیا اب بھی تمہیں توقع ہے

أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

کہ وہ ایمان لائیں گے | تمہارے کہنے سے | حالانکہ ہو چکا ہے | ایک گروہ | اُن میں سے (ایسا بھی) | جو سنتے | کلام

کہ یہ (اہل کتاب) تمہاری بات تسلیم کر لیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کلام الٰہی کو سنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس گائے نے نہ تو ہل چلایا ہے اور نہ اس سے کھیتی کو پانی دینے کا کام لیا گیا ہے۔ وہ صحیح سالم اور صحت مند ہے۔ کوئی داغ دھبہ اس میں نہیں ہے۔ تب وہ بولے، اب تُو نے صحیح بات بتائی۔ پھر انھوں نے وہ گائے ایک نیک لڑکے سے جو اپنی والدہ کی بہت خدمت کرتا تھا بہت بڑی قیمت ادا کر کے خریدی اور ذبح کر دی حالانکہ ان کے حیلوں بہانوں اور بے جا بحث سے یہ توقع نہیں ہو رہی تھی کہ گائے ذبح کریں گے۔

(۷۲) اور یاد کرو جب کہ تم نے اپنے ایک مالدار شخص کو قتل کر ڈالا پھر تم ایک دوسرے پر قتل کا الزام لگانے لگے اور اللہ کو وہ قاتل ظاہر کرنا تھا، جسے تم چھپا رہے تھے۔

(۷۳) پھر جب وہ گائے ذبح کر چکے تو ہم نے حکم دیا کہ مقتول کو اس ذبح شدہ گائے کے کسی ٹکڑے سے مارو، تو زندہ ہو جائے گا اور خود اپنا قاتل بتا دے گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا تو وہ مُردہ جی اُٹھا اور اس نے بتا دیا کہ خود اس کے وارثوں نے ہی مال کے لالچ سے اُسے قتل کیا تھا۔ اس واقعہ میں ایک بڑا سبق یہ بھی پوشیدہ تھا کہ اللہ اسی طرح مُردے زندہ کر سکتا ہے۔ اور قیامت کے دن سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور وہ تمھیں اپنی قدرت کے نشان دکھاتا ہے کہ تم غور کرو۔

(۷۴) یہود کے دلوں کی سختی اور بدبختی: (اے بنی اسرائیل) مقتول کے اس طرح دوبارہ جی اٹھنے کے بعد مناسب تھا کہ تمھارے دل اللہ کے احکام کے آگے نرم پڑ جاتے لیکن تمھارے دل پتھر کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے اس لیے کہ پتھروں میں تو بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں اور بعض سے پانی پھوٹ نکلتا ہے اور بعض خوف الٰہی سے گر پڑتے ہیں لیکن تم پتھروں سے بھی زیادہ سخت دل نکلے کہ تم پر کوئی بات اثر ہی نہیں کرتی اور اللہ تمھارے اعمال سے ہرگز بے خبر نہیں۔

افعال: تَسۡقِیۡ: پانی دیتی ہے، سیراب کرتی ہے (مضارع واحد مونث غائب) سَقٰی، یَسۡقِیۡ۔ جِئۡتَ: تو لایا (ماضی واحد حاضر) جَاءَ، یَجِیۡءُ۔ کَادُوۡا: نزدیک تھے، کَادَ، یَکَادُ۔ قَتَلۡتُمۡ: تم نے قتل کیا (ماضی حاضر جمع) قَتَلَ، یَقۡتُلُ۔ تَکۡتُمُوۡنَ: چھپاتے تھے (مضارع جمع حاضر) کَتَمَ یَکۡتُمُ۔ اِضۡرِبُوۡا: مارو (امر حاضر) ضَرَبَ، یَضۡرِبُ۔ یُحۡیِ: زندہ کرتا ہے (مضارع)۔ یُرِیۡکُمۡ: دکھاتا ہے تم کو، اَرٰی یُرِیۡ۔ تَعۡقِلُوۡنَ: تم عقل رکھتے (مضارع جمع حاضر) عَقَلَ یَعۡقِلُ۔ قَسَتۡ: سخت ہو گئی (ماضی واحد مونث) قَسَا، یَقۡسُوۡ۔ یَتَفَجَّرُ: پھوٹ نکلتا ہے (مضارع) ماضی تَفَجَّرَ۔ یَشَّقَّقُ: پھٹ جاتا ہے، ماضی اِشَّقَّقَ۔ یَخۡرُجُ: خارج ہوتا ہے۔ یَهۡبِطُ: وہ گرتا ہے (مضارع)۔

اسماء: ذَلُوۡلٌ: جوتی ہوئی۔ اَلۡحَرۡثَ: کھیتی۔ اَلۡـٰٔنَ: اب۔ نَفۡسًا: ایک آدمی۔ مُخۡرِجٌ: خارج، ظاہر کرنے والا۔ بِبَعۡضِهَا: اس کا ایک حصہ۔ اَلۡمَوۡتٰی: مردے۔ اٰیٰتِ: نشانیاں۔ قُلُوۡب: جمع قلب، دل۔ اَشَدُّ قَسۡوَةً: سختی میں بہت شدید۔ مِمَّا (مِنۡ+مَا): اس سے۔ لَمَا: ایسے بھی ہیں۔ خَشۡیَةِ: ڈر۔ عَمَّا (عَنۡ+مَا): اس سے۔

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵ وَاِذَا
اللہ کا | پھر | بدل ڈالتے تھے اس کو | بعد اس کو سمجھ لینے کے | اور وہ خوب جانتے تھے | اور جب
کرتے تھے پھر خوب سمجھ لینے کے بعد اس میں تبدیلی کر دیتے تھے حالانکہ وہ جانتے تھے۔ اور جب

لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا
وہ ملتے ہیں | اُن لوگوں سے | جو ایمان لا چکے ہیں | تو کہتے ہیں | ہم بھی ایمان لائے ہیں | اور جب وہ علیحدگی میں ہوتے ہیں
یہ لوگ مؤمنوں سے ملتے ہیں تو کہتے کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب آپس میں تنہائی میں

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
ایک دوسرے کے پاس | تو کہتے ہیں | کیا تم بتا دیتے ہو اُنہیں | وہ (راز) | جو کھولے ہیں اللہ نے | تم پر
ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اے بھائیو!) کیا تم اُن کو وہ باتیں بتا دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ
تاکہ یہ حجت کریں تم سے | اُس کی وجہ سے | تمہارے رب کے پاس | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | کیا وہ نہیں جانتے
تاکہ تمہارے پروردگار کے سامنے انہی باتوں کی بناء پر تمہارے ساتھ مباحثہ کریں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ
کہ اللہ | جانتا ہے | جو (کچھ) وہ چھپاتے ہیں | اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں | اور بعض ان میں سے | اَن پڑھ ہیں
کہ اللہ کو ہر اُس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور ان میں بعض اَن پڑھ بھی ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝۷۸
جو نہیں جانتے | کتاب (کو) | سوائے جھوٹی آرزوؤں کے | اور وہ (اور کچھ) نہیں | صرف | گمان سے کام لیتے ہیں
جن کو جھوٹی آرزوؤں کے سوا کتابُ اللہ کا علم حاصل نہیں اور وہ صرف خیالی باتوں میں مگن ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا
پس خرابی ہے | اُن کے لئے | جو لکھتے ہیں | تحریر | اپنے ہاتھوں سے | پھر کہتے ہیں | (کہ) یہ
پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ
اللہ کی طرف سے ہے | تاکہ لیں | اُسکے بدلے | دام | تھوڑے | سو خرابی ہے | اُن کیلئے | اُسکی وجہ سے | جو لکھا
اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیں پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ ان کے لئے

اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝۷۹ وَقَالُوْا
اُن کے ہاتھوں نے | اور خرابی ہے | اُن کے لئے | بسبب اُس کے | جو وہ کماتے ہیں | اور وہ کہتے ہیں
بربادی (کا باعث) ہے اور جو کچھ کہ وہ (اس طرح سے) کماتے ہیں وہ بھی اُن کے لئے افسوس کا سامان ہوگا اور کہتے ہیں کہ

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں | آگ | مگر | چندروز | گنتی کے | کہہ دیجئے | کیا لے لیا ہے تم نے | اللہ کے ہاں سے
ہم کو گنتی کے چند ایام کے سوا ہرگز آگ نہ چھوئے گی کہہ دو تم نے اللہ سے ایسا کوئی عہد لے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۵) یہود سے ایمان کی توقع: اے مسلمانو! یہود سے توقع نہ رکھو کہ وہ تمھارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سن کر اسے خوب سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف اور تبدیلیاں کر دیتا تھا۔ (ف) یہود نے تورات میں لکھی ہوئی آخری نبی حضرت محمد ﷺ سے متعلق پیشین گوئیوں اور نشانیوں کو تبدیل کر دیا تھا اور احکام شریعت میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیلیاں کر دی تھیں۔

(۷۶) مدینہ میں اہم یہودی خاندان بھی آباد تھے' اور ان میں تورات کے عالم بھی موجود تھے۔ لیکن ان میں اکثر منافقت اور دوغلی پالیسی سے کام لیتے تھے چنانچہ فرمایا کہ جب وہ منافق یہودی' مسلمانوں سے ملتے ہیں تو زبان سے اسلام کی تصدیق کرتے ہیں لیکن جب اپنے لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی جو صفت تورات میں ہے تم مسلمانوں سے کیوں بیان کر دیتے ہو وہ قیامت کے دن اسے تمھارے خلاف' اللہ کے سامنے پیش کریں گے کہ تم آنحضرت ﷺ کو جانتے ہوئے اُن پر ایمان نہیں لائے تھے کیا تمھیں اتنی بھی عقل نہیں؟ (حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: کہ جب یہ یہودی مدینہ میں مسلمانوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں لیکن وہ ہم بنی اسرائیل کے لئے نہیں' صرف تم عربوں کیلئے نبی ہیں)۔

(۷۷) کیا وہ احمق اتنا بھی نہیں جانتے اللہ ان کے ظاہر و باطن سب اعمال کو خود ہی جانتا ہے۔ ان کے بتانے نہ بتانے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

(۷۸) اور یہودیوں میں بعض لوگ ان پڑھ ہیں جنھیں تورات کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو صرف اپنے عالموں سے سنی ہوئی محض خیالی باتوں اور جھوٹی آرزوؤں میں مگن ہیں' مثلاً یہ بات کہ یہود کے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا اور یہ کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں وہ ہمیں ضرور بخشوالیں گے وغیرہ۔

(۷۹) اللہ کے احکام میں یہود کی تحریف: ہلاکت اور خرابی ہے ان کے لئے' جو تورات میں نبی آخر الزمان ﷺ کی تعریف والی آیات اور دیگر احکام کو بدل کر اپنے ہاتھوں سے کچھ اور لکھ دیتے اور پھر عوام سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے تاکہ اُن سے دنیوی فائدہ حاصل کریں۔ پس ان کا یہ عمل اور حرام کی کمائی قابل مذمت ہیں کہ دنیوی فائدے کی خاطر اللہ کے کلام کو تبدیل کر رہے ہیں۔

افعال: تَطْمَعُوْنَ: طمع کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) طَمِعَ' یَطْمَعُ۔ قَدْ کَانَ: بے شک تھا (کَانَ' یَکُوْنُ)۔ عَقَلُوْا: انہوں نے سمجھ لیا (ماضی جمع غائب) عَقَلَ یَعْقِلُ۔ خَلَا: اکیلا' تنہا (ماضی)۔ تُحَدِّثُوْنَ: تم باتیں کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) حَدَّثَ یُحَدِّثُ۔ یُحَاجُّوْا: بحث کریں (جمع امر حاضر) حَاجَّ' یُحَاجُّ۔ یُسِرُّوْنَ: وہ چھپاتے ہیں (مضارع جمع غائب) اَسَرَّ یُسِرُّ۔ یَظُنُّوْنَ: وہ ظن کرتے ہیں' گمان کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) ظَنَّ یَظُنُّ۔ یَکْتُبُوْنَ: وہ لکھتے ہیں (مضارع جمع غائب) کَتَبَ یَکْتُبُ۔ یَشْتَرُوْا: وہ خریدیں (امر جمع غائب) اِشْتَرٰی' یَشْتَرِیْ۔ یَکْسِبُوْنَ: کماتے ہیں (مضارع جمع غائب) کَسَبَ یَکْسِبُ۔

اسماء: کَلَامَ اللّٰهِ: اللہ کا کلام (مرکب اضافی)۔ اَمَانِیَّ: آرزوئیں۔ وَیْلٌ: افسوس' تباہی۔ اَیْدِیْ: ہاتھوں۔ ثَمَنًا: قیمت۔ قَلِیْلًا: تھوڑی۔

عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا
کوئی عہد | کہ ہرگز خلاف نہیں کرے گا | اللہ | اپنے اُس عہد کے | یا تم کہتے ہو | اللہ کے بارے میں | وہ باتیں جو
لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم (یونہی) اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جو

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ
تم نہیں جانتے | ہاں | جس نے کیا | (کوئی) گناہ | اور گھیر لیا | اُسے | اُس کے گناہ نے
تمہیں معلوم نہیں، ہاں جس کسی نے برائی کی اور اس کو اس کے گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا ہو

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
سو وُہی ہیں | اہل | دوزخ | (کہ) وہ اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور وہ لوگ | جو ایمان لائے
تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع
اور کئے (کام) | نیک | وُہی ہیں | اہل جنت | (کہ) وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے
اور نیک عمل کئے وہ لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف
اور جب | ہم نے لیا | اقرار | بنی اسرائیل سے (کہ) | عبادت نہ کرنا | مگر صرف | اللہ کی
اور (یاد رکھو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے ایک پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا
اور ماں باپ سے | نیک سلوک کرنا | اور رشتہ داروں | اور یتیموں | اور محتاجوں سے | اور کہنا
اور والدین کے ساتھ احسان کرنا اور رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (سلوک سے پیش آنا)

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا
لوگوں سے | نیک بات | اور قائم رکھنا | نماز | اور دیتے رہنا | زکوٰۃ | پھر تم منہ موڑ گئے | سوائے
اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر چند آدمیوں کے

قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ
چند لوگوں کے | تم میں سے | اور تم ہو ہی | منہ موڑنے والے | اور جب ہم نے لیا | اقرار تم سے | کہ تم نہ بہانا
سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم ہو ہی منہ پھیرنے والے اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں

دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ
خون اپنے | اور نہ نکالنا | اپنوں کو | اپنے گھروں سے | پھر | تم نے اقرار کرلیا
خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے بھائی بندوں کو گھروں سے نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ
اور تم (خود) گواہ تھے | پھر تم ہی وہ ہو | کہ قتل کرتے ہو | اپنے لوگوں کو | اور نکالتے ہو
اور تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو اور پھر تم وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۰) اور وہ یہودی جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس لیے ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی اور اگر چھوئے گی بھی تو صرف گنتی کے چند دن (سات یا چالیس دن) اُن سے کہہ دیجیے کیا تم نے اللہ سے اس کے متعلق کوئی اقرار لے لیا ہے جس کے خلاف وہ نہیں کرے گا اور تمھیں بُرے اعمال کی سزا نہیں دے گا یا اللہ پر تم بہتان لگاتے اور جھوٹ بولتے ہو جس کی تمھارے پاس کوئی دلیل نہیں؟

(۸۱) ہاں! اصل قانونِ الٰہی یہ ہے کہ جس کسی نے گناہ کیا اور گناہ سے توبہ نہ کی بلکہ اس کے گناہ اس پر اس طرح چھا جائیں کہ پھر کوئی نیکی کر ہی نہ سکے اور اسی حالت میں مر جائے تو ایسے ہی لوگ اہل دوزخ ہیں' جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۸۲) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں وہی جنتی ہیں' جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۸۳) یہودیوں کی اللہ سے کئے ہوئے وعدوں کی مخالفت: اور یاد کرو جب کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تورات میں یہ حکم دیا تھا۔ کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے نیک سلوک کرنا اور نماز پابندی سے پڑھتے رہنا اور زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہنا تو چند لوگوں کے سوا سب نے اس کی خلاف ورزی کی اور اللہ کے حکموں سے منہ موڑ لینا' تمھاری عادت بن چکی ہے

افعال: لَنْ تَمَسَّنَا: ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں (واحد مونث مضارع نفی) مَسَّ یَمَسُّ۔ اَتَّخَذْتُمْ: کیا تم نے اختیار کیا (ماضی) یَتَّخِذُ۔ لَنْ یُّخْلِفَ: ہرگز خلاف نہ کرے گا' (واحد غائب مضارع نفی) اَخْلَفَ یُخْلِفُ۔ کَسَبَ: کمائی کی' مضارع یَکْسِبُ۔ اَحَاطَتْ: احاطہ کر لیا (ماضی واحد مونث غائب) اَحَاطَ یُحِیْطُ۔ اَخَذْنَا: ہم نے پکڑ لیا (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ یَاْخُذُ۔ لَا تَعْبُدُوْنَ: تم نہ عبادت کرو (منفی مضارع جمع حاضر)۔ قُوْلُوْا: بات کرو' کہو' (امر حاضر جمع) قَالَ' یَقُوْلُ۔ تَوَلَّیْتُمْ: پھر گئے تم' (ماضی جمع حاضر) تَوَلّٰی' یَتَوَلّٰی۔

اسماء: مَعْدُوْدَۃً: گنے ہوئے۔ عَھْدَہٗ: اس کا عہد۔ عِنْدَ: نزدیک۔ سَیِّئَۃً: بدی۔ خَطِیْٓئَتُہٗ: جمع خطایا قصور۔ خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے۔ الصّٰلِحٰتِ: نیک۔ مِیْثَاقَ: پختہ عہد۔ ذِی الْقُرْبٰی: رشتہ دار۔ حُسْنًا: نیکی۔ مِنْکُمْ: تم میں سے۔ مُعْرِضُوْنَ: پھرنے والے (اسم فاعل)۔

حروف: اِلَّا: سوائے۔ ثُمَّ: پھر۔ اَمْ: یا۔ بَلٰی: ہاں۔ اِلَّا: مگر۔

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ
ایک گروہ کو | اپنے میں سے | ان کے گھروں سے | مدد کرتے ہو | ان کے خلاف | گناہ سے
ان کے گھروں سے نکالتے ہو اور گناہ اور سرکشی سے ان کے مخالفین کی

وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
اور ظلم سے | اور اگر وہ آئیں تمہارے پاس | قید (ہوکر) | تو ان کا تاوان بھر دیتے ہو
مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو پھر فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ
حالانکہ حرام ہے | تم پر | اُن کا نکال دینا (بھی) | تو کیا تم مانتے ہو | بعض (حکم)
حالانکہ ان کو گھروں سے نکال دینا ہی سرے سے تم پر حرام تھا کیا تم کتابِ الٰہی کے بعض حصوں

الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ
کتاب کا | اور انکار کرتے ہو | بعض کا | پس کیا سزا ہے | اس کی | جو کرے | ایسا
کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے اس کی سزا دنیا کی

مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ
تم میں سے | سوائے رسوائی کے | دنیا کی زندگی میں | اور قیامت کے روز | وہ دھکیلے جائیں گے
زندگی میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کو

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ
سخت عذاب کی طرف | اور نہیں اللہ | بے خبر | اس سے | جو تم کرتے ہو | یہی
شدید ترین عذاب میں ڈالا جائے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں یہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ
وہ (لوگ) ہیں | جنہوں نے خریدا | دنیا کی زندگی کو | بدلے آخرت کے | سو ہلکا نہ کیا جائے گا
وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو خریدا، پس ان کے عذاب میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
ان سے | عذاب | اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی | اور بیشک | ہم نے دی | موسیٰ کو
کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی اور ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
کتاب | اور متواتر بھیجے | اس کے بعد | رسول | اور دیئے ہم نے | عیسیٰ بن مریم کو
کتاب دی اور ان کے بعد کئی رسول پے در پے بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ
کھلے معجزے | اور تائید کی ہم نے اُس کی | روح القدس (جبرئیل) سے | پھر کیا جب کبھی | لایا تمہارے پاس
نشانیاں دیں اور روح القدس (جبرئیل) کے ذریعے اس کی مدد کی (کیا یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے کہ) جب کبھی تمہارے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۴) اور اے یہود مدینہ! اس عہد کو بھی یاد کرو جو تورات میں تم سے لیا گیا تھا کہ آپس میں خون ریزی نہ کرنا اور اپنے ہم مذہب لوگوں کو جلاوطن نہ کرنا، اور تم نے اس کا اقرار کرلیا تھا اور تم خود اس بات کے گواہ ہو۔

(۸۵) تورات میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ اپنی قوم کے افراد کو جلاوطن کرنا، گھروں سے نکالنا یا قتل کرنا' ان کے لیے حرام ہوگا۔ پھر عہد نبوی ﷺ میں مدینہ کے یہود کے تین مشہور قبائل نے مسلمانوں کے خلاف' مشرکین سے مختلف جنگی معاہدے کرلیے تھے۔ (یہود کے قبیلہ بنی قینقاع نے مدینہ کے قبیلہ خزرج کے ساتھ اور بنی نضیر و بنی قریظہ نے قبیلہ اوس کے ساتھ جنگی تعاون کے معاہدے کر رکھے تھے۔) جس کی وجہ سے انھیں اپنے ہی یہودی قبائل کے خلاف جنگیں لڑنی پڑتی تھیں۔ ایسے موقع پر وہ مشرکین سے تعاون کرتے ہوئے اپنی ہی قوم کے افراد کو قتل کرنے اور ان کو گھروں سے نکالنے سے نہیں جھجکتے تھے۔ لیکن جب ان میں سے کوئی جنگی قیدی بن جاتا تو تورات کے احکام پر عمل کرتے ہوئے وہ تاوانِ جنگ (فدیہ/ جرمانہ) ادا کرکے اپنے مخالف قبیلہ کے یہود کو بھی مشرکوں کی قید سے چھڑا لیتے تھے۔ اس موقع پر انھیں یاد دلایا جارہا ہے کہ تم تورات کے ایک حکم (جنگی قیدیوں کی آزادی) پر تو عمل کرتے ہو لیکن باقی احکامات کی شدید خلاف ورزیاں کررہے ہو۔ پس تم میں سے جو بھی ایسا کرے کہ کتاب اللہ کا ایک حکم مانے اور دوسرا نہ مانے' اس کی سوائے اس کے اور کیا سزا ہوسکتی ہے کہ دنیا میں اُسے رسوا کیا جائے اور آخرت میں اُسے سخت عذاب دیا جائے اور اللہ تمھارے ان کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی موجودگی میں عہد شکنی کی وجہ سے بنی قریظہ تو لڑائی میں قید و قتل ہوئے اور بنی نضیر شام کی طرف جلاوطن کردیے گئے۔...... یہ حکم صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص نہیں بلکہ جو قوم بھی ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود دین کے کچھ حصے پر تو عمل کرے' اور کچھ کو ترک کردے' اسے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صرف لفظی یا جزوی ایمان کارآمد نہیں ہوتا۔

(۸۶) جو لوگ اللہ کے بعض حکموں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے یہ وہ لوگ ہیں جو آخرت کی نجات کے بدلے دنیا کا عارضی اطمینان و آرام خریدتے ہیں پس قیامت میں نہ تو اُن سے عذاب کم کیا جائے گا نہ انھیں کوئی مدد مل سکے گی۔

افعال: لَا تَسْفِكُوْنَ: تم نہ بہاؤ گے (مضارع) سَفَكَ يَسْفِكُ۔ تُخْرِجُوْنَ: نکالو گے (مضارع جمع حاضر) اَخْرَجَ يُخْرِجُ۔ تَقْتُلُوْنَ: تم قتل کرتے ہو (مضارع جمع حاضر) قَتَلَ' يَقْتُلُ۔ تَظٰهَرُوْنَ: تم مدد دیتے ہو' (مضارع جمع حاضر) تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ۔ يَاْتُوْا: وہ آتے ہیں (مضارع جمع غائب) اَتٰى يَاْتِىْ۔ تُفٰدُوْنَ: تم فدیہ دیتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ يَفْعَلُ: وہ کرتا ہے (مضارع واحد غائب)۔ يُرَدُّوْنَ: وہ لوٹائے جاتے ہیں (مضارع مجہول) رَدَّ يَرُدُّ۔ تَعْمَلُوْنَ: تم کرتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ اِشْتَرَوُا: انہوں نے خریدا (ماضی جمع غائب)۔ يُخَفَّفُ: ہلکا کیا جائے گا (مضارع مجہول)۔

اسماء: دِمَآءَ: خون۔ هٰٓؤُلَآءِ: اسم اشارہ۔ اَلْاِثْمُ: گناہ۔ اُسٰرٰى: قیدی۔ اَلْعُدْوَانِ: ظلم' تعدی۔ مُحَرَّمٌ: حرام کیا ہوا (اسم مفعول)۔ ذٰلِكَ: وہ (اسم اشارہ)۔ خِزْىٌ: رسوائی۔ اَشَدِّ الْعَذَابِ: سخت عذاب۔

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

کوئی رسول | وہ حکم | جو نہ چاہتے تھے | تمہارے نفس | تو تم نے غرور کیا | پھر ایک جماعت کو

پاس کوئی رسول تمہاری مرضی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم نے سرکشی کی پھر کچھ انبیاء کو

كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

تم نے جھٹلا دیا | اور ایک گروہ کو | قتل کر دیا | اور وہ کہتے ہیں | ہمارے دل | غلافوں میں ہیں

تم نے جھٹلایا اور کچھ کو تم نے قتل کر دیا اور (یہود) کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾

(نہیں) بلکہ | لعنت کی ان پر | اللہ نے | ان کے کفر کی وجہ سے | پس بہت تھوڑا ہے | جو یہ ایمان لاتے ہیں

(نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی بدولت ان پر لعنت کر دی ہے یہ بہت کم ہی ایمان لائیں گے

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا

اور جب | آ چکی ان کے پاس | ایک کتاب | اللہ کی طرف سے | جو تصدیق کرتی ہے | اُس کی

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب آئی جو اُن (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اُن کے پاس

مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ

جو اُن کے پاس ہے | اور اس سے پہلے | وہ کامیابی مانگا کرتے تھے | ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا

موجود تھیں اور (جس کی اُمید پر) یہ لوگ اس (کے نزول) سے پہلے کافروں کے مقابلے میں فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ

پس جب | آ چکا اُن کے پاس | وہ جس کو انہوں نے پہچان لیا | تو اُس کا انکار کر دیا | سو لعنت ہے اللہ کی

پس جب اُن کے پاس وہ (ہدایت) آ پہنچی جس کو وہ پہچان گئے تو اس کا انکار کر دیا پس کافروں پر

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا

کافروں پر | بُری ہے وہ چیز | جس کے بدلے بیچ ڈالا انہوں نے | اپنے آپ کو | کہ انکار کرتے ہیں

خدا کی لعنت ہو کیسی بُری چیز انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے خرید لی ہے (اور وہ) یہ کہ اپنی سرکشی کی وجہ سے

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اس کا | جو نازل کیا | اللہ نے | اس حسد سے | کہ اُتارے | اللہ | اپنا فضل

اُس ہدایت سے انکار کر دیا جو اللہ نے نازل کی تھی (صرف) اس حسد کی بناء پر کہ اللہ اپنے بندوں میں سے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

جس پر | چاہے | اپنے بندوں میں سے | پس مبتلا ہوئے | غضب پر غضب میں

جس پر چاہتا ہے فضل نازل کر دیتا ہے پس وہ غضب در غضب کے مستحق ہوئے

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

اور کافروں کے لئے | عذاب ہے | رُسوا کن | اور جب کہا جاتا ہے | اُن سے | کہ ایمان لاؤ

اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے

(۸۷) **یہود کی اللہ کے رسولوں اور کتابوں کی مخالفت اور بے حرمتی:** اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب تورات عطا کی اور اس کے بعد متواتر کئی رسول بھیجے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو کھلے معجزے (بحکم الٰہی مُردوں کو زندہ کرنا' مادرزاد اندھوں کو بینا کر دینا اور جذام کے مریضوں کو اچھا کرنا وغیرہ) بخشے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ان کی تائید کی' مگر تم نے انھیں بھی نہ مانا، سو کوئی تعجب نہیں' تمھاری تو عادت ہی یہی ہے کہ جو رسول بھی تمھاری مرضی کے خلاف احکام لایا' تم اکڑ گئے اور انکار کر دیا پھر ان میں سے کئی ایک مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خاتم النبیین ﷺ کو تو تم نے جھٹلا دیا اور کئی ایک جیسے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام وغیرہ کو قتل کر ڈالا۔

(۸۸) اور یہود جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں ان میں کسی دوسرے مذہب یعنی اسلام کا اثر ہو ہی نہیں سکتا یہ کوئی اچھی بات نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اُن پر اللہ کی لعنت ہو گئی ہے۔ اس لئے اسلام کی روشنی ان کے تاریک دلوں میں داخل نہیں ہو رہی۔ اور وہ تھوڑا ہی ایمان لاتے ہیں۔ اللہ کے کچھ حکم مانتے ہیں، کچھ سے انکار کرتے ہیں اور ان میں کم لوگ ہی صحیح ایمان والے ہیں' جنھوں نے کھلے دل سے اسلام قبول کر لیا ہے۔

(۸۹) اور جب اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آ چکی جو اس کتاب (تورات) کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے سے یہود کے پاس ہے اور اس سے پہلے وہ کفار پر فتح یابی کے لیے' آخری نبی کے آنے اور اس کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کرنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ پس جب وہ کتاب (قرآن) اور نبی آخرالزمان ﷺ جس کو وہ اچھی طرح پہچان چکے تھے' ان کے پاس آ چکا' تو انہوں نے نسلی تعصب اور حسد کی بناء پر اس سے انکار کر دیا۔ تو ایسے منکروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۹۰) **یہودیوں کا نسلی تعصب اور انبیاء کا قتل:** یہودی' اللہ کی کتاب (قرآن) کا' جو اس نے رسول اللہ ﷺ پر نازل کی محض اپنے اس حسد کی بناء پر انکار کرتے ہیں کہ اللہ اپنے فضل سے' اپنے بندوں میں سے جسے چاہے' نبی بنا کر اس پر اپنا کلام نازل کر دیتا ہے اور انھیں غصہ یہ ہے کہ آخری نبی ﷺ بنی اسرائیل کی بجائے عربوں میں بنی اسمٰعیل کی نسل میں کیوں آیا۔ ان کا یہ انکار بہت بُرا ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی دنیا و آخرت کو بیچ ڈالا ہے۔ تو ان پر ان کے اس انکار کی بدولت اللہ کا غضب ہُوا۔ اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب مقرر ہے۔

افعال: **قَفَّیْنَا**: ہم نے پیچھے بھیجا (ماضی جمع متکلم)۔ **اَیَّدْنَا**: ہم نے تائید کی (ماضی جمع متکلم)۔ **لَا تَھْوٰی**: نہیں چاہتے ہیں (مضارع منفی واحد مونث) **ھَوٰی یَھْوٰی**۔ **اِسْتَکْبَرْتُمْ**: تم نے تکبر کیا' (ماضی جمع حاضر) **اِسْتَکْبَرَ یَسْتَکْبِرُ**۔ **کَذَّبْتُمْ**: جھٹلایا تم نے (ماضی جمع حاضر)۔ **لَعَنَ**: لعنت کی (ماضی)۔ **یَسْتَفْتِحُوْنَ**: فتح مانگتے تھے (ماضی استمراری) **اِسْتَفْتَحَ یَسْتَفْتِحُ**۔ **عَرَفُوْا**: انہوں نے پہچان لیا (ماضی جمع غائب) **عَرَفَ یَعْرِفُ**۔ **بِئْسَ**: برا ہے (افعال ذم)۔ **اَنْ یُّنَزِّلَ**: کہ نازل کرتا ہے (مضارع منصوب)۔ **یَشَآءُ**: چاہتا ہے (مضارع)۔ **بَآءُوْا**: وہ مستحق ہوئے (ماضی جمع غائب) **بَآءَ' یَبُوْءُ**۔

اسماء: **اَلْبَیِّنٰتِ**: روشن نشانیاں۔ **اَنْفُسُکُمْ**: تمہارے نفس۔ **غُلْفٌ**: غلاف۔ **مُصَدِّقٌ**: تصدیق کرنے والا۔ **فَلَمَّا** (فَ+لَمَّا): پس جب۔ **لَمَّا**: جب۔ **مَا**: جو۔ **بَغْیًا**: بغاوت کی وجہ' ضد۔ **مُھِیْنٌ**: رسوا کرنے والا۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ
اُس پر | جو نازل کیا | اللہ نے | (تو) کہتے ہیں | ہم تو مانتے ہیں | اُسی کو | جو اُترا ہے
اس پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر تو ایمان لائیں گے

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
ہم پر | اور وہ انکار کرتے ہیں | اُس کا | جو اُس کے سِوا ہے | حالانکہ وہ (قرآن) برحق ہے | تصدیق کرتا ہے
اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ (یہ قرآن) سچا ہے اور جو کچھ (سابق آسمانی علم)

لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ
اُس کی | جو اُن کے پاس ہے | کہہ دیجئے پھر | تم کیوں قتل کرتے تھے | نبیوں کو | اللہ کے | اس سے پہلے
ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے (ان سے) پوچھو بھلا اس سے پہلے تم نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
اگر تم تھے | مؤمن | اور آ چکا تمہارے پاس | موسیٰؑ | کھلے معجزے لے کر
اگر تم مؤمن ہو اور بے شک موسیٰؑ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾
پھر تم نے بنالیا | بچھڑے کو (معبود) | اُس کے بعد | اور تم تھے | ظالم
پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے ہو

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا
اور جب ہم نے لیا | تم سے اقرار | اور بلند کیا ہم نے | تمہارے اُوپر | کوہِ طور کو | کہ پکڑو
اور (یاد رہے) جب ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور تم پر کوہِ طور کو اٹھا کر معلّق کر دیا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ جو حکم

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
جو ہم نے دی تمہیں (کتاب) | مضبوطی سے | اور سنو | وہ بولے | ہم نے سن لیا | اور نہ مانا ہم نے
ہم نے تم کو دیا ہے اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ اور خوب سن لو اُنہوں نے کہا ہم نے سن لیا لیکن مانتے نہیں

وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا
اور رچ گیا تھا | اُن کے دلوں میں | بچھڑا | اُن کے کفر کی وجہ سے | کہہ دیجئے | بُری ہے وہ بات
اور ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی محبت اُن کے دلوں میں رچ بس گئی تھی (اے نبیؐ) کہہ دو کہ

يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ
جس کا حکم دیتا ہے تمہیں | تمہارا ایمان | اگر | تم ہو | مؤمن | کہہ دیجئے | اگر ہے
تمہارا یہ (ناقص) ایمان تمہیں بہت ہی برا حکم دے رہا ہے اگر تم واقعی مؤمن ہو کہہ دیجئے کہ اگر

لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ
تمہارے لئے | گھر | آخرت کا | اللہ کے ہاں | خصوصیت کے ساتھ | سوائے
آخرت کا گھر اللہ کے ہاں دوسروں کے بجائے تمہارے لئے ہی مخصوص ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۱) اور جب ان یہود سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم اس قرآن پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اسی کتاب (تورات) کو مانتے ہیں جو ہم پر اُتری ہے اور اس کے سوا ہم کچھ نہیں مانتے۔ حالانکہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے جو اس کتاب (تورات) کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تورات پر تمھارا واقعی ایمان ہے تو اسی تورات کی تائید کرنے والے انبیاء مثلاً حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام وغیرہ کو کیوں قتل کرتے رہے ہو؟ موجودہ یہود کو یہ بات اس لئے کہی جارہی ہے کہ وہ اپنے آباء واجداد کی ان غلطیوں پر نادم ہونے کی بجائے' اسی روش پر چل رہے ہیں۔ اس لئے گویا موجودہ یہود بھی ان جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔ ورنہ توبہ کرکے ایمان لے آتے۔

(۹۲) یہود کا دعویٰ ایمان اور شرک کرنا: اور یہ تو کیا، خود حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تمھارے پاس کھلے معجزات لے کر آئے تو ان کے کوہِ طور پر کلام الٰہی سننے کے لیے چلے جانے کے بعد تم نے بچھڑے کی عبادت شروع کردی تھی۔ کیا مؤمنوں کے یہی کام ہیں؟ گویا ظلم اور سرکشی تو تمھاری پرانی عادت بن چکی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ فرعونیوں کی غلامی سے نکل آنے کے بعد' حضرت موسیٰ علیہ السلام' صحرائے سینا میں اللہ کے حکم سے' کوہ طُــــــور نامی پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اور چالیس دن وہاں پر اعتکاف کیا اور وہاں انہیں تورات شریف عطا کی گئی۔ لیکن ان کی غیر حاضری میں قوم نے سونے کا بچھڑا بنا کر اس کی عبادت شروع کردی۔

(۹۳) اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے وعدہ لیا اور کوہِ طور کو تمھارے سروں پر فضا میں معلق کرکے تمھیں حکم دیا کہ اس کتاب تورات پر پورے طور پر عمل کرو اور حکم الٰہی کو توجہ سے سنو' ورنہ یہ پہاڑ تم پر گرا کر تمھیں ہلاک کردیا جائے گا' تو تمھاری قوم کے وہ لوگ بولے: ہم نے سن لیا اور دل میں کہا: ہم مانیں گے نہیں۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے (بُت) کی محبت رچ بس گئی تھی۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو تمھارا ایمان تمھیں ایسی بُری باتیں کیوں سکھاتا ہے؟ یعنی تمہارا دعویٰ ایمان غلط ہے۔

افعال: اِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے (ماضی مجہول)۔ نُؤْمِنُ: ہم ایمان لاتے ہیں (مضارع جمع متکلم)۔ اِتَّخَذْتُمْ: تم نے اختیار کیا' بنالیا' اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ۔ اَخَذْنَا: ہم نے لیا' پکڑا (ماضی جمع متکلم) اَخَذَ يَاْخُذُ۔ رَفَعْنَا: ہم نے بلند کیا (ماضی جمع متکلم) رَفَعَ يَرْفَعُ۔ اِسْمَعُوْا: سنو (امر جمع حاضر) سَمِعَ يَسْمَعُ۔ عَصَيْنَا: نافرمانی کی ہم نے (ماضی جمع متکلم) عَصٰى يَعْصِيْ۔ يَاْمُرُكُمْ: حکم کرتا ہے تم کو (مضارع)۔

اسماء: وَرَآءَ: سوا۔ فَوْقَكُمْ: تمہارے اوپر۔

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

(اور) لوگوں کے | تو تم آرزو کرو | موت کی | اگر تم ہو | سچے

تو ذرا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ

اور وہ ہرگز آرزو نہ کریں گے اس کی | کبھی | بوجہ اُن (گناہوں) کے | جو آگے بھیج چکے | اُن کے ہاتھ

اور (یاد رکھو) وہ اپنے ان (برے) اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھوں سرزد ہوئے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ

اور اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | اور آپ پائیں گے انہیں | زیادہ لالچی

اس کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے اور یقیناً تم ان (اہل کتاب) کو

النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛۚ

(سب) لوگوں سے | زندگی پر | اور اُن سے (بھی زیادہ حریص) | جو مشرک ہیں

تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے بلکہ مشرکوں سے بھی زیادہ

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

چاہتا ہے ہر ایک اُن میں | کاش اُسے عمر ملے | ہزار | برس | اور نہیں | نجات دلانے والا اُس کو

ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ اگر وہ لمبی عمر پا لیں

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع

عذاب سے | (لمبی) عمر کا ملنا | اور اللہ | دیکھتا ہے | جو وہ | کرتے ہیں

تو بھی عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے اور اللہ اُن کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

کہہ دیجئے | جو کوئی ہو | دشمن | جبرئیل کا | سو اُسی نے | اُتارا ہے (قرآن)

(اے نبی! آپ) کہہ دیں کہ جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے (وہ ہوا کرے) بیشک اُس نے تو اللہ کے حکم سے

عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

آپ کے دل پر | اللہ کے حکم سے | جو تصدیق کرتا ہے | اُن (کتابوں) کی | جو اِس سے پہلے ہو چکیں

آپ کے دل پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ان کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرتی ہے

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ

اور ہدایت | اور خوشخبری ہے | ایمان والوں کے لئے | جو کوئی ہو | دشمن | اللہ کا

اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و بشارت ہے جو کوئی اللہ کا

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور اُس کے فرشتوں | اور اُس کے رسولوں | اور جبرائیل | اور میکائیل کا | سو بلا شبہ | اللہ (بھی)

اس کے فرشتوں اور رسولوں کا جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے تو یقیناً اللہ بھی

آیت نمبر　　　　　آسان تفسیر

(۹۴) دنیوی زندگی پر یہود کا مر مٹنا: کہہ دیجیے کہ (اے یہود!) اگر تمھارے سوا اور کوئی جنت کا حق دار نہیں ٗ جیسا کہ تمھارا خیال ہے ٗ تو تمھیں موت کی تمنا کرنی چاہیے تا کہ جلد از جلد جنت میں جا کر ابدی سرور حاصل کرو ٗ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

(۹۵) لیکن وہ اپنے بُرے اعمال کے نتائج کے ڈر سے کبھی بھی موت کی آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

(۹۶) اور آپ دیکھیں گے کہ یہ یہودی موت کی تمنا کبھی نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ انھیں آخرت پر یقین نہیں ٗ اور نہ ہی اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے انھیں جنت میں جانے کا یقین ہے ٗ اس لیے یہ آخرت سے انکار کرنے والے مشرکین ٗ سے بھی بڑھ کر دنیا کی زندگی کے حریص ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اسے ہزار برس کی عمر دی جائے فرض کریں اگر انہیں اتنی لمبی عمر بھی دے دی جائے تو وہ بھی انھیں عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتی اور انہیں بالآخر اپنے برے انجام کا سامنا کرنا ہی پڑے گا۔ اور اللہ ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

(۹۷) حضرت جبرئیلؑ ٗ دیگر فرشتوں اور رسولوں سے یہود کی دشمنی: اور یہود ٗ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ پر اس لئے ایمان نہیں لاتے ٗ کہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام جو آپ ﷺ پر وحی لاتا ہے وہ ہمارا سخت دشمن ہے اس لئے کہ وہ کئی مرتبہ ہمارے بزرگوں پر عذاب لایا۔ اُن سے کہہ دیجیے کہ جو کوئی جبرائیل علیہ السلام سے عداوت رکھتا ہے اسے جاننا چاہیئے کہ حضرت جبرئیلؑ نے یہ قرآن آپؐ کے دل پر اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے اپنی طرف سے نہیں۔ اور یہ قرآن تمہارے پاس موجود پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت وخوشخبری ہے۔ اس لئے جبرئیلؑ کی دشمنی کا بہانہ بنا کر ٗ قرآن سے انکار کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

افعال: كَانَتْ: وہ ہے (ماضی واحد مونث غائب)۔ تَمَنَّوْا: تمنا کرو (جمع امر حاضر) تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى ۔ قَدَّمَتْ: آگے بھیجا ہے (ماضی مونث غائب) قَدَّمَ يُقَدِّمُ ۔ لَتَجِدَنَّ: البتہ ضرور پاؤ گے (مضارع) وَجَدَ يَجِدُ ۔ اَشْرَكُوْا: انہوں نے شرک کیا (ماضی جمع غائب) اَشْرَكَ ٗ يُشْرِكُ ۔ يُعَمَّرَ: عمر دیا جائے (مضارع مجهول) عَمَّرَ يُعَمِّرُ ۔ نَزَّلَ: اس نے نازل کیا (ماضی) مضارع ٗ يُنَزِّلُ۔

اسماء: اَحْرَصَ: زیادہ حریص۔ اَلْفَ: ہزار۔ مُزَحْزِحِهٖ: دور کرنے والا (اسم فاعل)۔ بَيْنَ يَدَيْهِ: پہلے سے موجود ہے۔ بَيْنَ اَيْدِيْ: ہاتھوں کے درمیان یعنی سامنے۔

عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ
دُشمن ہے | کافروں کا | اور ہم نے اُتاری ہیں | آپؐ کی طرف | آیتیں | کھلی
ایسے کافروں کا دُشمن ہے اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپؐ پر کھلے احکام نازل کیے ہیں

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا
اور نہیں انکار کرتے | اُن کا | مگر صرف | فاسق (لوگ) | کیا جب کبھی (بھی) | باندھا اُنہوں نے
اور فاسقوں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کرتا کیا (یہ سچ نہیں کہ) جب کبھی اُنہوں نے کوئی

عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
کوئی عہد | تو پھینک دیا اُس کو | ایک گروہ نے | اُن میں سے | بلکہ | اکثر لوگ اُن میں سے
عہد باندھا تو اُس کو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے پس پشت ڈال دیا؟ بلکہ اکثر ان میں سے

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان ہی نہیں رکھتے | اور جب | آیا اُن کے پاس | رسولؐ | اللہ کی طرف سے
ایمان ہی نہیں لاتے اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسولؐ آیا

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ
(جو) تصدیق کرنے والا ہے | اُس کی | جو اُن کے پاس ہے | تو پھینک دیا | ایک گروہ نے
جو ان کتابوں کی جو پہلے سے اُن کے پاس تھیں، تصدیق کرتا ہے تو اہلِ کتاب

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
ان لوگوں میں سے | جن کو دی گئی تھی | کتاب | اللہ کی کتاب کو | پیچھے | اپنی پیٹھ کے
میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ
گویا کہ وہ | جانتے ہی نہیں | اور پیروی کی انہوں نے | اُس چیز کی جو پڑھتے تھے | شیطان
گویا وہ جانتے ہی نہیں اور وہ اس (جادو) کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمانؑ

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
سلیمانؑ کی حکومت میں | اور کفر نہیں کیا تھا | سلیمانؑ نے | لیکن شیطانوں نے (ہی)
کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے راہِ کفر اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی کفر کے

كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ
کفر کیا تھا | سکھاتے تھے | لوگوں کو | جادو | اور وہ جو اُتارا گیا | دو فرشتوں پر
مرتکب ہوئے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے نیز (وہ اس جادو کے بھی پیچھے پڑ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ
بابل میں | ہاروت اور ماروت پر | اور وہ نہیں سکھاتے تھے | کسی ایک کو | حتیٰ کہ کہہ دیتے
ہاروت و ماروت پر نازل کیا گیا تھا اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک ان سے نہ کہہ دیتے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۹۸) تو جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں خاص کر جبرائیل اور میکائیل سے عداوت رکھتا ہے تو اللہ بھی ایسے کافروں سے عداوت رکھتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کے فرشتے جو کچھ کرتے ہیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے کرتے ہیں۔

(۹۹) یہود کی وعدہ خلافی اور قرآن سے انکار: اور ہم نے جو آپ ﷺ پر قرآن کی آیات نازل کی ہیں، یہ احکام کے بیان کرنے میں بالکل واضح ہیں' اُن سے تو صرف نافرمان لوگ ہی انکار کر سکتے ہیں۔

(۱۰۰) یہود کی تو عادت ہے کہ جب کبھی وہ کوئی اقرار یا معاہدہ کر لیتے ہیں' تو ایک جماعت ان میں سے ضرور اس کی خلاف ورزی کرتی ہے بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اس لئے یہ نہ اللہ سے کئے ہوئے وعدوں کا پاس رکھتے ہیں' نہ بندوں کے۔

(۱۰۱) اور جب اُن یہود کے پاس اللہ کا رسول (محمد ﷺ) آیا' جو تصدیق کرتا ہے اس کتاب کی' جو اُن کے پاس ہے' تو ان میں سے ایک گروہ نے تورات کو اس طرح پس پشت ڈال دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ تورات میں آخری نبیؐ پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔

افعال: عٰهَدُوْا: انہوں نے عہد کیا (ماضی جمع غائب) عَاهَدَ' يُعَاهِدُ۔ نَبَذَ: توڑ دیا (ماضی)۔ جَآءَ: آیا (ماضی)۔ اُوْتُوْا: وہ دیئے گئے (ماضی مجہول) جمع اتٰی يُؤْتِيْ۔

اسماء: كُلَّمَا: جب کبھی۔ ظُهُوْرُ: پشت۔ كَاَنَّهُمْ: جیسا کہ۔

إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا

کہ ہم تو | امتحان (کے لئے) ہیں | سو تُو کافر نہ بن (جادو کر کے) | پس وہ سیکھتے تھے | اُن دونوں سے

کہ ہم تو ایک ذریعہ آزمائش ہیں پس تم کافر نہ بنو (باوجود اس کے) یہ لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے

مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ

وہ چیز | جس سے جدائی ڈالیں | درمیان خاوند | اور اُس کی بیوی کے | اور وہ نہیں تھے

جن سے خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے اور وہ اللہ کے

بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ

ضرر پہنچانے والے | اُس سے | کسی کو بھی | بغیر | حکم | اللہ کے | اور وہ سیکھتے تھے

حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے اور ان لوگوں نے وہ باتیں سیکھیں

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ

وہ جو ضرر دے اُن کو | اور نفع نہ دے | اور وہ خوب جانتے تھے | کہ جس نے | لے لیا وہ (جادو)

جو خود ان کے لئے مضر تھیں اور انہیں کوئی نفع نہیں پہنچاتی تھیں اور یقیناً انہیں معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس مضر

مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا

نہیں ہے | اُس کے لئے | آخرت میں | کچھ حصّہ | اور بہت بُری ہے | وہ چیز

علم کو لے لیا اُن کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہوگا اور یقیناً بری ہے وہ چیز (یعنی کفر)

شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ

جس کے بدلے بیچا اُنہوں نے | اپنے آپ کو | کاش | وہ جانتے | اور اگر

جس کے بدلے اُنہوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا کاش اُنہیں علم ہوتا اور اگر

أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ

وہ | ایمان لے آتے | اور پرہیزگاری کرتے | تو ثواب | اللہ کے ہاں | بہت بہتر تھا

وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں ان کے لئے بہتر اجر ہوتا

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا

کاش | وہ جانتے | اے ایمان والو! | نہ کہا کرو | رَاعِنا

کاش! اُنہیں معلوم ہوتا اے ایمان والو! لفظ رَاعِنا نہ کہا کرو

وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾

اور کہا کرو | اُنظرنا | اور سنا کرو | اور کافروں کے لئے | عذاب ہے | دردناک

بلکہ اُنظرنا کہا کرو اور (بات غور سے) سنا کرو اور نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ

نہیں چاہتے | وہ (لوگ) | جو کافر ہیں | اہل کتاب میں سے | اور نہ مشرکین (ہی)

نہ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اس بات کو پسند کرتے ہیں اور نہ مشرک

(۱۰۲) یہود کا کلام الٰہی کو چھوڑ کر، جادو ٹوٹکوں اور مُضر علوم کے پیچھے پڑ جانا: بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کی سچی تعلیمات اور آسمانی کتابیں عطا کیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں اپنی دنیا اور آخرت کو بہتر بنا سکیں۔ لیکن انہوں نے اللہ کی کتابوں کو بھلا کر، جادو منتر جیسے نقصان دہ اور کافرانہ علوم پر توجہ دی۔ بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زبردست حکومت اور معجزات دیئے تھے اور جنوں، پرندوں اور حیوانات پر بھی ان کو حکومت حاصل تھی۔ لیکن اس زمانے کے بنی اسرائیل کے شیطان صفت لوگوں نے یہ بات مشہور کردی کہ حضرت سلیمانؑ نبی نہیں، بلکہ جادوگر ہے۔ حالانکہ جادو کرنا، کرانا، کفر ہے۔ اور حضرت سلیمانؑ کا اس کافرانہ عمل سے کوئی تعلق نہ تھا۔ تاہم یہود، حضرت سلیمانؑ کے معجزات پر یقین کرنے اور آپ کی تعلیمات کو اپنانے کی بجائے، جادو منتر کے پیچھے پڑے رہے۔

دوسرا واقعہ قدیم عراق کے شہر بابل کا ہے۔ یہ شہر بھی جادوگری کا مرکز رہا۔ جس کی وجہ سے جادوگر، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے اور ان کے مال بٹورتے۔ اس موقع پر دو فرشتے، ھاروت اور ماروت نامی، انسانی شکل میں اس شہر میں آئے۔ وہ لوگوں کو انبیاء کرام کے معجزات اور جادوگروں کے جادو کا فرق سکھاتے (اس لئے کہ دونوں چیزیں بظاہر عجیب وغریب ہوتی ہیں)۔ تو اگر کوئی جادو سیکھنا چاہتا تو وہ فرشتے کہتے کہ ہم تمہارے امتحان کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ہم صرف اس شرط پر تمہیں جادو سکھا سکتے ہیں، کہ تم معجزے اور جادو کا فرق جان سکو، نہ کہ خود جادو کرنے لگو، بنی اسرائیل کے لوگ اس شرط پر ان سے جادو سیکھ لیتے، لیکن بعد میں خود جادوگر بن کر، لوگوں کے درمیان فساد ڈالتے، اور فرشتوں کی موجودگی سے ہدایت کا فائدہ اٹھانے کی بجائے معمولی دنیاوی فائدے کے لئے، جادو کے کافرانہ علوم پر عمل شروع کردیتے اور گمراہی پھیلاتے۔

یہاں بتایا گیا ہے کہ جادو کی مثال بھی زہر کی سی ہے۔ جس میں حقیقی اثر، اللہ کے حکم کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ اگر اللہ نہ چاہے تو یہ چیزیں بے اثر اور بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم اگر کوئی اپنی بدنیتی اور کفر کی وجہ سے ان چیزوں سے لوگوں کو نقصان دینا چاہے تو ان کے برے اثرات دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں، اور جادو کرنے یا کرانے والوں کی آخرت برباد ہوجاتی ہے۔

لہٰذا، ایسے علوم سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے، جو فائدے کی بجائے، دنیا و آخرت کی بربادی کا ذریعہ بنیں۔
فائدہ مند علوم وہ ہیں جو اللہ کی کتابوں، رسولوں اور ان کی تعلیمات کی روشنی میں کام میں لائے جائیں۔

(۱۰۳) اور اگر وہ یہودی جادو کی بجائے اللہ پر صحیح ایمان لاکر تقویٰ اختیار کر لیتے تو انھیں اللہ کے ہاں جو ثواب ملتا، وہ ان کے لیے بہت بہتر تھا۔ کاش وہ اس حقیقت کو جانتے۔

(۱۰۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے آداب: حضور ﷺ کی مجلس میں آنے والے یہودی، جب آپ ﷺ سے کوئی بات دوبارہ پوچھنا چاہتے تو راعــنــا کا لفظ کہتے، جس کے معنی ہیں: ہماری رعایت کیجیے۔ لیکن وہ شرارت سے راعیــنــا کہتے تھے جس کے معنی ہیں: اے ہمارے چرواہے، نیز یہ کلمہ یہود کی زبان میں گالی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس لیے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ تم راعنا کی جگہ اُنظرنا کہا کرو جس کے معنی ہیں: ہماری طرف توجہ کیجیے، نظر کیجیے۔ اس طرح یہود کو بے ادبی کا موقع نہ مل سکے گا اور دین کی بات توجہ سے سنتے رہا کرو کہ دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے، اور دین کا فروں کے لیے، جو اللہ کے رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا چاہتے ہیں، دردناک عذاب ہے۔

افعال: تَتْلُوْا: انہوں نے پڑھا (ماضی جمع غائب) (تَلٰی یَتْلُوْا ۔ یُعَلِّمٰنِ: سکھاتے ہیں (مضارع)۔ یُعَلِّمَانِ: سکھاتے ہیں (مضارع) (عَلَّمَ یُعَلِّمُ ۔ یَتَعَلَّمُوْنَ: وہ علم حاصل کرتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ یُفَرِّقُوْنَ: وہ جدائی ڈالتے ہیں (مضارع) (فَرَّقَ یُفَرِّقُ ۔ یَضُرُّ: وہ نقصان پہنچاتا ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا: نہ کہو (نہی)۔ اُنْظُرْنَا: ہماری طرف نگاہ کیجئے۔ اِسْمَعُوْا: سنو (امر حاضر جمع)۔

اسماء: اَلْمَلَکَیْنِ: دو فرشتے۔ مَرْءٌ: مرد۔ ضَآرِّیْنَ: ضرر پہنچانے والے۔ اِذْن: اجازت، حکم۔ خَلَاقٍ: حصہ۔ مَثُوْبَۃٌ: ثواب۔ رَاعِنَا: ہماری طرف توجہ فرمائیے، ہماری رعایت کریں (یہودیوں کی زبان میں اس کا مطلب احمق اور متکبر کے ہیں)۔

حروف: اِنَّمَا: صرف، سوائے اس کے نہیں۔

أَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

کہ اُتاری جائے | تم پر | کوئی اچھی بات | تمہارے رب کی طرف سے | اوراللہ

کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو اور اللہ

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

خاص کرلیتا ہے | اپنی رحمت کے ساتھ | جسے | چاہے | اوراللہ | بڑے فضل والا ہے

تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ

جومنسوخ کرتے ہیں ہم | کوئی آیت | یا اُسے بھلا دیتے ہیں | تو ہم لاتے ہیں | اُس سے بہتر

اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اُسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسا ہی (اور حکم)

اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

یا اُس جیسی | کیا آپ نہیں جانتے | کہ اللہ تعالیٰ | ہر چیز پر قادر ہے

صادر فرما دیتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

کیا آپ نہیں جانتے | کہ اللہ کے لئے ہے | سلطنت | آسمانوں | اور زمین کی

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

اور نہیں | تمہارے لئے | سوائے | اللہ کے | کوئی دوست | اور نہ مددگار

اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہو سکتا ہے اور نہ مددگار

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى

کیا تم چاہتے ہو | کہ سوال کرو | اپنے رسول سے | جیسے | سوال کئے گئے تھے موسیٰ سے

(اے مسلمانو!) کیا تمہارا ارادہ ہے کہ تم بھی اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جس طرح کہ

مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

اس سے پہلے | اور جو (کوئی) | بدل لے | کفر کو | ایمان سے | سو وہ گمراہ ہوا

اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے اور جو کوئی ایمان کو کفر سے تبدیل کر لے تو وہ راہِ راست

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

سیدھے رستے سے | چاہتے ہیں | اکثر | لوگ | اہل کتاب میں سے | کہ کاش وہ پھیر دیں تمہیں

سے بھٹک گیا اکثر اہلِ کتاب اپنے ذاتی حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ

مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

تمہارے ایمان لانے کے بعد | کفر میں | بوجہ حسد کے | جو اُن کے دلوں میں ہے

کسی طرح تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں

(۱۰۵) اللہ جسے چاہے، نبوت عطا کرتا ہے: اے مسلمانو! کفار، اہل کتاب ہوں یا مشرکینِ مکہ، یہ نہیں چاہتے کہ تمھاری ہدایت کے لیے رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک گروہ یہی چاہتا ہے کہ نبی آخرالزمان ﷺ انھی میں سے ہونا چاہیے مگر اللہ نے حضور ﷺ کو اپنی رحمت اور نبوت سے خاص طور پر نواز دیا ہے۔ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت کیلئے مخصوص کر لیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

(۱۰۶) شریعت کے احکام میں نسخ اللہ کا اختیار ہے: نسخ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اپنی حکمت کے مطابق مؤمنوں کے لیے وقتاً فوقتاً احکامِ شریعت نازل کرتا ہے۔ پھر جب ان کے حالات میں تبدیلی آ جاتی ہے تو حسب ضرورت پہلا حکم منسوخ کر کے، دوسرا مناسب اور بہتر حکم دے دیا جاتا ہے۔ اس آیت میں احکام کے نسخ اور تبدیلی پر اعتراض کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اگر اپنے علم و حکمت کے تحت کسی آیت کی تلاوت یا اس کے حکم کو منسوخ یا تبدیل کرتے ہیں اور اس کی جگہ دوسرا حکم نافذ کر دیتے ہیں تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے؟ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۰۷) آپ تو جانتے ہی ہیں کہ آسمان و زمین کا مالک اللہ ہی ہے وہ جو چاہے اپنے بندوں کو حکم دے سکتا ہے۔ اور اس کے سوا تمھارا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار، کفار کا کام صرف اعتراضات کرنا ہے، جبکہ اللہ تمہارا حقیقی رہنما اور مددگار ہے۔

(۱۰۸) جب حضور ﷺ کی قوم، قریش نے ایمان لانے کی شرط کے طور پر حضور ﷺ سے طرح طرح کے معجزات طلب کرنا شروع کیے، مثلاً اللہ کو اپنی دنیوی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ، یا آسمان سے قرآن کتاب کی شکل میں نازل ہوتے دیکھنے کا مطالبہ، یا کوہ صفا کو سونے کا بنا دینے کا مطالبہ، تو انھیں سمجھایا گیا کہ اس طرح کے معجزات طلب کرنے کا انجام اچھا نہیں ہوتا، جیسا کہ قومِ موسیٰ نے اللہ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کیا تھا تو ان پر اس بے ادبی کی وجہ سے آسمانی بجلی آ گری تھی۔ (جس کا ذکر سورہ بقرہ آیت ۵۵ میں گزر چکا ہے۔) تو اے اہل مکہ کیا تم بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سوال کرنا چاہتے ہو، جیسے یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا کرتے تھے؟ اس میں تو کفر کا اندیشہ ہے اور جو شخص بجائے ایمان کے کفر اختیار کرے وہ سیدھے راستہ سے بھٹک جاتا ہے۔

افعال: مَا یَوَدُّ: نہیں پسند کرتے (مضارع جمع متکلم) وَدَّ ـ یَخْتَصُّ: خاص کر لیتا ہے (مضارع)۔ نَنْسَخْ: ہم منسوخ کرتے ہیں (مضارع جمع متکلم) نَسَخَ یَنْسَخُ ـ نُنْسِ: بھلا دیتے ہیں (مضارع جمع متکلم) اَنْسٰی یُنْسِیْ ـ نَاْتِ: لے آتے ہیں (مضارع جمع متکلم)۔ لَمْ تَعْلَمْ: تم علم نہیں رکھتے (مضارع منفی بہ لَمْ)۔ تُرِیْدُوْنَ: تم چاہتے ہو (مضارع جمع حاضر) اَرَادَ یُرِیْدُ ـ تَسْئَلُوْا: سوال کرو ـ سُئِلَ: سوال کیا گیا (ماضی مجہول) سَاَلَ یَسْاَلُ ـ یَتَبَدَّلُ: وہ بدلے گا (مضارع) تَبَدَّلَ یَتَبَدَّلُ ـ ضَلَّ: گمراہ ہوا (ماضی)۔

اسماء: ذُوْ: صاحب ـ مِنْ دُوْنِ: سوائے ـ وَلِیٌّ: دوست ـ نَصِیْرٌ: مددگار ـ کَمَا (کَ + مَا): جیسا کہ ـ سَوَآءَ: برابر، سیدھا۔ السَّبِیْلِ: راستہ۔

مِّنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ

بعد اُس کے | کہ ظاہر ہو چکا | اُن پر | حق | سو معاف کرو | اور درگزر کرو | جب تک کہ | بھیجے

اس کے بعد (بھی) کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے پس تم (انہیں) معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ

اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ

اللہ | اپنا حکم | بیشک اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے | اور قائم کرو | نماز

اللہ اپنا حکم نازل فرمائے یقین جانو کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے اور نماز قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ

اور دیا کرو | زکوٰۃ | اور جو (کچھ) | آگے بھیجو گے | اپنے لئے | نیکی میں سے | پاؤ گے اُسے

اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنے لئے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں (موجود) پاؤ گے

عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ

اللہ کے ہاں | بیشک | اللہ | جو (کچھ) | تم کرتے ہو | (سب) دیکھتا ہے | اور وہ کہتے ہیں | ہرگز داخل نہ ہوگا

اللہ یقیناً تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ

الۡجَـنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا

جنت میں | سوائے اس کے جو ہو | یہودی یا نصرانی | یہ اُن کی جھوٹی خواہشات ہیں | کہہ دیجئے | لے آؤ

یہود یا نصاریٰ کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا یہ فقط اُن کی آرزوئیں ہیں آپ کہہ دیں اگر تم

بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ

اپنی دلیل | اگر تم ہو | سچے | ہاں | جس نے جھکا دیا | اپنا چہرا | اللہ کے سامنے

سچے ہو تو (اس بات کی) دلیل پیش کرو ہاں! جو کوئی اپنی پیشانی کو اللہ کے سامنے جھکا دے

وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ

اور وہ مخلص (بھی) ہو | تو اس کے لئے | اُس کا اجر ہے | اس کے رب کے پاس | اور نہ کوئی خوف ہوگا | اُن پر

اور وہ نیک بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے اجر ہوگا اور ایسے لوگوں کو نہ خوف ہوگا

وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ لَيۡسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىۡءٍ ۖ

اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اور یہود کہتے ہیں کہ | نہیں نصاریٰ (عیسائی) | کسی راہ پر

اور نہ وہ غم کھائیں گے اور یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی (حق) بات پر (قائم) نہیں

وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيۡسَتِ الۡيَهُوۡدُ عَلٰى شَىۡءٍ ۙ وَّهُمۡ يَتۡلُوۡنَ

اور کہتے ہیں | نصاریٰ | نہیں یہود | کسی راہ پر | اور وہ (سب) پڑھتے ہیں

اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی (حق) بات پر (قائم) نہیں حالانکہ وہ دونوں (آسمانی) کتابیں

الۡكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ۚ فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ

کتاب | ایسا (ہی) | کہتے ہیں | وہ لوگ | جو علم نہیں رکھتے | اُنہی کی سی بات | پس اللہ | فیصلہ کریگا

پڑھتے ہیں اسی طرح کی بات وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں (یعنی مشرکین) تو قیامت کے دن اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۹) مومنوں کے بارے میں اہلِ کتاب کا معاندانہ رویہ: اکثر اہل کتاب' باوجود اس کے کہ اُن پر حق واضح ہو چکا ہے' مومنوں کے ساتھ اپنے بغض وحسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمھیں اسلام سے ہی پھیر دیں تو جب تک اُن یہود کے متعلق اللہ کا حکم (حکم جہاد) نہ آ جائے اُن کی باتوں پر صبر کرو اور ان سے درگزر کرو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر' قادر ہے۔

(۱۱۰) اور ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور تم جو بھی نیکی کرو گے اللہ کے ہاں اس کا ضرور ثواب ملے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(۱۱۱) یہود اور نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے: یہود و نصاریٰ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا یہ تو ان کی خیالی باتیں ہیں' آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے دعوے کی کوئی سند لاؤ۔

(۱۱۲) حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کردے' اور وہ نیک عمل کرنے والا بھی ہو' تو اللہ کے ہاں' اُس کو اپنے نیک عمل کا ثواب ملے گا اور ایسے لوگوں کو نہ تو عذاب کا خوف ہوگا' اور نہ دنیا میں ہونے والے نقصانات کا کوئی غم ہوگا۔ بلکہ وہ ہمیشہ اطمینان اور خوشیوں میں رہیں گے۔

افعال: یُرَدُّوْنَ: وہ لوٹاتے ہیں (مضارع) رَدَّ' یَرُدُّ۔ اِصْفَحُوْا: درگزر کرو (امر حاضر) صَفَحَ یَصْفَحُ۔ اُعْفُوْا: تم معاف کرو (امر حاضر) عَفَا یَعْفُوْ۔ تُقَدِّمُوْا: تم آگے بھیجو گے (مضارع جمع حاضر) قَدَّمَ یُقَدِّمُ۔ تَجِدُوْنَ: تم پاؤ گے (مضارع حاضر) وَجَدَ یَجِدُ۔ لَنْ یَّدْخُلَ: وہ ہرگز داخل نہ ہوں گے (مضارع منفی)۔ ھَاتُوْا: تم لاؤ (امر حاضر)۔ اَسْلَمَ: اس نے تسلیم کیا (ماضی) مضارع یُسْلِمُ۔ یَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے (مضارع جمع مذکر) حَزِنَ یَحْزَنُ۔

اسماء: لِاَنْفُسِکُمْ: تمہارے نفس کے لئے (ل + انفس + کم)۔ بَصِیْرٌ: دیکھنے والا۔ اَمَانِیُّ: آرزوئیں' زعم باطل۔ بُرْھَانٌ: دلیل۔ وَجْھَهٗ: چہرہ اس کا۔ مُحْسِنٌ: نیکوکار (اسم فاعل)۔

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ

اُن کے درمیان | قیامت کے دن | جس بات میں | وہ جھگڑتے تھے | اور کون ہے

ان کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

بڑھ کر ظالم | اُس سے | جو منع کرے | اللہ کی مسجدوں سے | کہ یاد کیا جائے اُن میں | اُس کا نام | اور کوشش کرے

بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے منع کرے اور ان (مساجد) کی

فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ

اُن کی ویرانی کی | ایسے لوگوں کا حق نہیں | کہ داخل ہوں اُن (مساجد) میں | مگر ڈرتے ہوئے

بربادی میں کوشش کرے ان لوگوں کے لئے تو مناسب تھا اُن مقامات میں ہیبت اور خوف کے ساتھ داخل ہوتے

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

اُن کے لئے | دُنیا میں | رسوائی ہے | اور ان کے لئے ہے | آخرت میں | عذاب

(یاد رکھو) ان کے لئے دنیا میں ذلت و خواری اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا

عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ

بہت بڑا | اور اللہ ہی کا ہے | مشرق | اور مغرب | سو جدھر (بھی) | تم رُخ کرو | اُدھر (ہی) ہے

اور مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں پس جس طرف تم رُخ کرو اسی طرف اللہ کا

وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

رُخ اللہ کا | بیشک اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے | اور وہ کہتے ہیں | بنا رکھا ہے اللہ نے | بیٹا

رُخ ہے اللہ یقیناً بڑی وسعت اور علم والا ہے اُنہوں نے یہ (بھی) کہا کہ اللہ کے ہاں بیٹا ہے

سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ

وہ تو پاک ہے | بلکہ | اُسی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں | اور زمین میں ہے | سب | اُسی کے

(حالانکہ) وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے سب اُس کے

قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

فرمانبردار ہیں | ایجاد کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اور جب وہ ارادہ کرتا ہے | (کسی) کام کا

فرمانبردار ہیں (وہی تو ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

تو کہہ دیتا ہے | اُسے | کہ ہو جا | پس وہ ہو جاتا ہے | اور کہتے ہیں | وہ (لوگ) | جو علم نہیں رکھتے

تو بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (فوراً) ہو جاتا ہے اور اُن لوگوں نے جنہیں کوئی علم نہیں

لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ

کہ کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے | اللہ | یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس | (کوئی) نشانی | ایسے ہی | کہا کرتے تھے

(یہاں تک) کہہ دیا کہ اللہ ہم سے کیوں ہمکلام نہیں ہوتا؟ یا کوئی نشانی کیوں ہمارے پاس نہیں آتی؟ ان سے پہلے لوگ

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۱۳) یہود کہتے ہیں کہ عیسائی گمراہ ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود گمراہ ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں گروہ، اللہ کی کتاب پڑھنے کے دعوے دار اور اہل کتاب ہیں۔ اسی طرح عرب کے جاہل مشرک، جن کے پاس کوئی علم یا آسمانی کتاب نہیں، دوسروں کو طعنہ دیتے ہیں کہ وہ صحیح دین پر نہیں، پس جس بات میں وہ سب آپس میں جھگڑ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ خود قیامت کو اُن کے درمیان فیصلہ کردے گا کہ حق پر کون تھا۔

(۱۱۴) مسجدوں کو ویران کرنے والے ظالم: اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو لوگوں کو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کی یاد سے روکے یا ان کی عمارتوں کو برباد کرے یا ان کے اندر عبادت یا تعلیم دین میں رکاوٹیں کھڑی کرے۔ جیسے کفارِ قریش مسلمانوں کو بیت اللہ میں نماز پڑھنے یا حج وعمرہ ادا کرنے سے روکتے رہے یا جیسے عیسائیوں نے یہود کی مخالفت میں بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا۔ ان کو تو مسجدوں میں ادب اور عاجزی کے ساتھ داخل ہونا چاہیے تھا۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۱۵) تحویل کعبہ (نماز میں بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف رخ کر لینے) کا حکم جو اگلی آیات میں آیا ہے، اس کی تمہید ہے کہ اللہ کی عبادت کسی خاص سمت یا طرف سے مخصوص نہیں، مشرق و مغرب سب اُسی کے ہیں۔ جدھر بھی تم رخ کرو گے اُدھر ہی اللہ کی ذات متوجہ اور موجود ہے۔ بلاشبہ وہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

(۱۱۶) اہل کتاب اور مشرکین کا بہتان، کہ مخلوق کو اللہ کی اولاد کہتے ہیں: یہود و نصاریٰ حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کی اولاد بتاتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ اللہ کی ذات تو ان باتوں سے پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اس کی مخلوق اور اسی کے حکم پر چلنے والے ہیں۔

(۱۱۷) اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ایسی قدرت والا ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا ہی کہہ دیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔

افعال: لَيْسَ: نہیں ہے۔ يَتْلُوْنَ: وہ تلاوت کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) تَلَا يَتْلُوْ۔ يَحْكُمُ: وہ حکم کرتا ہے (مضارع) ماضی حَكَمَ۔ يَخْتَلِفُوْنَ: وہ اختلاف کرتے ہیں (مضارع جمع غائب) اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ۔ مَنَعَ: روکا (ماضی)۔ يُذْكَرَ: ذکر کیا جائے (مضارع مجہول) معروف ذَكَرَ يَذْكُرُ۔ سَعٰى: کوشش کی۔ يَدْخُلُوْنَ: وہ داخل ہوتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ تُوَلُّوْا: تم پھرو (امر حاضر) وَلّٰى يُوَلِّيْ۔ اِتَّخَذَ: بنالیا (ماضی)۔ يَكُوْنُ: ہوجاتا ہے (مضارع) ماضی كَانَ۔

اسماء: كَذٰلِكَ: اسی طرح۔ بَيْنَهُمْ: ان کے درمیان۔ اَظْلَمُ: زیادہ ظالم۔ فِيْ خَرَابِهَا: اس کی تباہی میں۔ خِزْيٌ: رسوائی۔ مَا كَانَ: نہیں ہے۔ خَآئِفِيْنَ: ڈرنے والے۔ وَلَدًا: بیٹا۔

حروف: بَلْ: بلکہ۔

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ

وہ (لوگ) | جو ان سے پہلے تھے | اُنہی کی سی بات | ایک جیسے ہیں | اُن کے دل | بیشک

بھی ایسی ہی باتیں کہہ چکے ہیں ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے (اور) ہم تو یقین رکھنے والوں

بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿١١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ

ہم نے بیان کردی ہیں | نشانیاں | یقین کرنے والوں کے لئے | بیشک ہم نے بھیجا آپؐ کو | سچائی کے ساتھ

کے لئے اپنی نشانیاں اچھی طرح ظاہر کر چکے ہیں (اے نبی!) بیشک ہم نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ

بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۙ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾

خوشخبری سنانے | اور ڈرانے کے لئے | اور آپ سے سوال نہ ہوگا | اہلِ دوزخ کے متعلق

خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے اہل جہنم کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ

اور ہرگز راضی نہ ہوں گے | آپ سے | یہود | اور نہ | نصاریٰ | جب تک کہ | آپ پیروی نہ کریں

اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اُس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک کہ آپ اُن کے مذہب کی پیروی

مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

اُن کے دین کی | کہہ دیجئے | کہ ہدایت | اللہ ہی کی | اصل ہدایت ہے | اور اگر آپ پیروی کریں

نہ کریں کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم کے

أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

اُن کی خواہشوں کی | بعد اُس کے | کہ آچکا آپ کے پاس | علم | تو نہیں ہوگا آپ کے لئے

باوجود ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو (پھر) اللہ کے ہاں

مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ

اللہ کے ہاں | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | وہ لوگ (جن کو) | دی ہم نے | کتاب | وہ اُسے پڑھتے ہیں

آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار، وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے

حَقَّ تِلَاوَتِهِ ۗ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ

جیسا کہ حق ہے | اُس کے پڑھنے کا | وہی لوگ | ایمان لاتے ہیں | اُس پر | اور جو کوئی | اُس سے انکار کرتا ہے

وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس سے انکار

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾ ع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي

سو وہی لوگ ہیں | خسارہ اُٹھانے والے | اے بنی اسرائیل! | یاد کرو | میری نعمتیں | جو

کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں اے اولادِ یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے

أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا

میں نے کیں | تم پر | اور میں نے بزرگی دی تم کو | جہانوں پر | اور ڈرو

تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام اہل جہاں پر فضیلت دی اور اس دن سے ڈرو

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۱۸) کفار کا ناجائز مطالبہ کہ اللہ خود ہم سے کلام کرے: جاہل یہود ومشرکین یوں کہتے ہیں کہ ہم تو آپ ﷺ کو اس وقت مانیں گے جب اللہ خود براہ راست ہم سے بات کرے یا کوئی زبردست علامت آپ ﷺ کی نبوت کی ہمارے پاس آئے، تو بات یہ ہے کہ اُن سے پہلے ان کے باپ دادا بھی بالکل ایسی ہی بے کار باتیں کہا کرتے تھے۔ حق بات کے نہ ماننے میں ان کے اور اُن گزشتہ کافروں کے دل یکساں ہیں اور حق بات پر یقین کرنے والوں کے لیے تو ہم نے آپ ﷺ کی سچائی کی بڑی نشانیاں بیان کر دی ہیں جیسے آپ ﷺ پر قرآن کا نزول، جو روز قیامت تک آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ ضدی لوگ نہ مانیں تو یہ ان کی اپنی غلطی ہے۔

(۱۱۹) یہود ونصاریٰ کی پیروی کی ممانعت: اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو سچی کتاب (قرآن) دے کر اس لیے بھیجا ہے کہ مؤمنین کو جنت کی خوش خبری سنا دیں اور منکرین کو عذابِ دوزخ سے ڈرائیں، اور جو نہ مانے اور دوزخ میں چلا جائے تو ایسے دوزخیوں کے متعلق آپ ﷺ سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔

(۱۲۰) اور یہ یہودی اور عیسائی تو اس وقت تک آپ ﷺ سے خوش نہ ہوں گے جب تک آپ ﷺ ان کے باطل دین کی پیروی نہ کریں، آپؐ کہہ دیجیے! دینِ حق تو اللہ ہی کا دین (اسلام) ہے اور آپؐ کے پاس علمِ الٰہی (قرآن) آچکنے کے بعد بھی اگر آپ ﷺ ان کی بے ہودہ خواہشوں کی پیروی کریں گے تو اللہ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے آپ کی امت کو کفار کے طور طریقوں کی پیروی سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲۱) وہ اہل کتاب جو اس قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے یعنی دیانتداری سے، جیسے عہد رسالت کے اہل کتاب کے مشہور عالم عبد اللہ بن سلام یہودیوں میں سے، اور نجاشی، بادشاہِ حبشہ عیسائیوں میں سے، وہ لوگ اس قرآن اور نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور جو نہیں مانتے، وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

(۱۲۲) بنی اسرائیل کو نعمتیں یاد دلا کر خوفِ آخرت کی تاکید کا بیان: اے یہودیو! میں نے تم پر جو احسان کیے (جیسے فرعون سے نجات اور صحرائے تیہ میں بادل کا سایہ اور مَنّ وسلویٰ کا نزول وغیرہ اور یہ کہ تم کو اپنے زمانہ میں سب قوموں پر نبوت وسلطنت سے برتری بخشی) ان کو یاد کر کے نبی آخر الزمان ﷺ اور دینِ اسلام کے ماننے میں دیر نہ کرو۔

افعال: یُکَلِّمُ: وہ کلام کرتا ہے (مضارع) ماضی کَلَّمَ۔ تَأْتِیْ: وہ آتی ہے (مضارع مونث غائب) اَتٰی یَاْتِیْ۔ قَدْ بَیَّنَّا: ہم نے بیان کر دیں (ماضی قریب) بَیَّنَ یُبَیِّنُ۔ یُوْقِنُوْنَ: وہ یقین کرتے ہیں (مضارع)۔ اَرْسَلْنَا: ہم نے ارسال کیا (ماضی متکلم)۔ لَا تُسْئَلُ: تم سے سوال نہ کیا جائے گا (مضارع مجہول واحد حاضر)۔ لَنْ تَرْضٰی: ہرگز راضی نہ ہوں گے (مضارع منفی)۔ تَتَّبِعَ: پیروی کرے تو (مضارع)۔ جَآءَ: آیا (ماضی)۔ یَکْفُرْ: کفر کرتے ہیں (مضارع)۔

اسماء: مِنْ قَبْلِهِمْ: ان سے پہلے۔ کَذٰلِكَ: اسی طرح۔ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ: اہل دوزخ۔ عَنْكَ (عَنْ+كَ): تجھ سے۔ اَهْوَآءَ: خواہشیں۔ وَلِیّ: دوست۔ نَصِیْرٌ: مددگار۔

يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ

اُس دن سے | کہ کام نہ آئے گا | کوئی شخص کسی کے | کچھ بھی | اور قبول نہ کیا جائے گا | اُس سے | تاوان

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا نہ اُس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا

وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

اور نفع نہ دے گی اُسے | کوئی سفارش | اور نہ ان کی مدد کی جائے گی | اور جب آزمایا | ابراہیمؑ کو

اور نہ اُس کو سفارش فائدہ دے گی اور نہ ہی اُن کو مدد مل سکے گی اور (یاد کرو) جب ابراہیمؑ کو

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

اُس کے رب نے | کچھ باتوں میں | پھر اُس نے انہیں پورا کردیا | تو فرمایا | میں (ضرور) بنادوں گا تجھے | سب لوگوں کا

ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور اُنھوں نے ان کو پورا کر دکھایا تو اللہ نے فرمایا میں تمھیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں

اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

پیشوا | کہا | اور میری اولاد میں سے (بھی)؟ | فرمایا | نہیں پہنچے گا | میرا عہد | ظالموں کو

(ابراہیمؑ نے) کہا اور میری اولاد کو بھی؟ (اللہ نے) فرمایا کہ ظلم کرنے والے میرے عہد میں داخل نہیں ہیں

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا

اور جب بنایا ہم نے | کعبہ کو | عبادت گاہ | لوگوں کے لئے | اور امن (کی جگہ) | کہ بناؤ

اور (یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے عبادت کا مرکز اور امن کا مقام بنا دیا اور (حکم دیا کہ)

مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

مقام | ابراہیمؑ کو | نماز کی جگہ | اور ہم نے حکم دیا | ابراہیمؑ کو | اور اسماعیلؑ کو

مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

کہ تم پاک رکھنا | میرے گھر کو | طواف کرنے والوں | اور اعتکاف کرنے والوں | اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے

تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھوا دیا کرو

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

اور جب کہا | ابراہیمؑ نے | اے میرے رب! | بنادے | اس کو شہر | امن والا | اور روزی دے

جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے ربّ! اس کو ایک پُرامن شہر بنا دے اور اس میں رہنے والوں میں سے

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اُس کے رہنے والوں کو | پھلوں میں سے | جو کوئی | ایمان لایا | اُن میں سے | اللہ | اور یوم

جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں اُن کو کھانے کے لئے پھل دے

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ

آخرت پر | فرمایا | اور جو انکار کرے گا | سو اُسے بھی فائدہ پہنچاؤں گا | تھوڑا | پھر | دھکیل دوں گا اسے

(اللہ نے) فرمایا اور جو کافر ہوگا اُسے بھی کچھ عرصہ فائدہ اُٹھانے دوں گا پھر اُسے جہنم کے

(۱۲۳) اور قیامت کے دن سے ڈرو، جس میں ایمان وعمل کے بغیر کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا، اور نہ کسی سے کوئی تاوان یا مالی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش ہی مفید ہوگی اور نہ کوئی مدد ملے گی۔

(۱۲۴) حضرت ابراہیمؑ کا امتحان اور مکہ و بیت اللہ شریف کے فضائل: اور یاد کرو جب کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو کئی حکم دے کر آزمایا اور انھوں نے پوری طرح ان احکام کی تعمیل کی تو اللہ نے فرمایا کہ اس تعمیلِ حکم کے صلہ میں، میں تمھیں سب لوگوں کا امام اور پیشوا بنا دوں گا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں بھی نبوت عطا کیے جانے کی درخواست کی، تو حکم ہوا کہ تمھاری نسل میں بھی نبوت جاری رہے گی لیکن نافرمانوں کو یہ رتبہ عطا نہ کیا جائے گا۔

(۱۲۵) اور اس مہربانی کو یاد کرو، جب ہم نے کعبہ کو پورے عالم کے لیے مرکزی عبادت خانہ اور امن کی جگہ بنا دیا اور اس پتھر کے پاس، جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر کعبہ کی دیواریں چنتے تھے، اور اُسے مقام ابراہیم کہتے ہیں، نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، دونوں کو طواف و اعتکاف و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے خانۂ کعبہ کو ہر طرح سے پاک صاف رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

افعال: لَا تَجْزِیْ: نہ کام آئے گا (مضارع منفی)۔ لَا تَنْفَعُ: نہ نفع دے گا (مضارع منفی) نَفَعَ یَنْفَعُ۔ لَا یُقْبَلُ: نہ قبول کیا جائے گا (مضارع منفی مجہول)۔ اِبْتَلٰی: مبتلا کیا (ماضی)۔ لَا یَنَالُ: نہیں پہنچے گا (مضارع منفی)۔ اِتَّخِذُوْا: مقرر کرو، بناؤ۔ عَهِدْنَا: ہم نے حکم دیا۔ طَهِّرَا: تم دونوں پاک صاف رکھو۔

اسماء: نَفْسٌ: کوئی آدمی۔ مِنْهَا (مِنْ + هَا): اس سے۔ عَدْلٌ: بدلہ۔ هُمْ: ان کو (ضمیر)۔ جَاعِلٌ: بنانے والا (اسم فاعل)۔ مَثَابَةً: مرکز، اکٹھا ہونے کی جگہ۔ اَمْنًا: امن کی جگہ۔ ذُرِّیَّتِیْ: میری اولاد۔ مُصَلًّی: نماز کی جگہ۔ بَیْتِیَ: میرا گھر۔

إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٢٦﴾ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ
عذاب دوزخ میں | اور وہ بُری | جگہ ہے | اور جب اُٹھا رہے تھے | ابراہیمؑ | بنیادیں
عذاب میں پہنچاؤں گا اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے اور یاد کرو جب ابراہیمؑ اور اسماعیل

مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ
گھر کی | اور اسماعیلؑ | اے ہمارے رب! | قبول کر | ہم سے | بیشک تو ہی ہے | بڑا سننے والا
بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے) اے ہمارے رب! ہماری محنت قبول فرما بیشک تو سننے اور

الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا
جاننے والا | اے ہمارے رب | اور بنائے رکھ ہم کو | فرمانبردار | تیرے | اور ہماری اولاد میں سے (بھی)
جاننے والا ہے اور اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت (پیدا کر)

أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ
ایک جماعت کو | فرمانبردار | تیری | اور بتا ہم کو | ہمارے حج کے طریقے | اور توبہ قبول فرما ہماری | بیشک تو ہی ہے
جو تیری فرمانبردار ہو اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تُو

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو
بڑا توبہ قبول کرنیوالا | نہایت رحم والا | اے ہمارے رب! | اور بھیج دے | اُن میں | ایک رسول | اُنہی میں سے | جو پڑھے
توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے ہمارے رب! انہیں میں سے ایک (عظیم الشان) رسول بھیج دے جو ان کو تیرے

عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ
اُن پر | تیری آیتیں | اور سکھائے اُنہیں | کتاب | اور دانائی | اور پاک کرے اُنہیں | بیشک تو ہی ہے
احکام سنائے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان (کے دلوں) کو پاکیزہ بنائے بیشک تو

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ
غالب | حکمت والا | اور کون ہے | جو منہ موڑے | ملّت ابراہیم سے | سوائے | اُسکے | جو خود ہی احمق ہو
غالب اور حکمت والا ہے اور ملت ابراہیمی سے کون منہ موڑ سکتا ہے سوائے اُس شخص کے جو خود کو احمق بنا لے

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾
اور بیشک | ہم نے منتخب کرلیا اُس کو | دُنیا میں | اور بلاشبہ وہ | آخرت میں (بھی) | صالح لوگوں میں سے ہوگا
اور ہم نے (ابراہیمؑ) کو دنیا میں (بھی) پسندیدہ بنایا تھا اور آخرت میں (بھی) وہ بلاشبہ صالحین میں سے ہوں گے

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّىٰ
جب کہا | اُس سے | اُسکے رب نے | فرمانبردار ہو جا | تو کہا | میں فرمانبردار ہوں | جہانوں کے پروردگار کا | اور وصیّت کی
یاد کرو جب (ابراہیمؑ کو) اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا' تو اس نے کہا میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوں اور ابراہیمؑ

بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ
اسی بات کی | ابراہیمؑ نے | اپنے بیٹوں کو | اور یعقوبؑ نے بھی | (کہ) اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے | چن لیا
اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی کہ بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۶) (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی غیر آباد اور بے آب و گیاہ سرزمین میں' اللہ کے حکم سے' اپنی زوجہ اور چھوٹے سے بچے حضرت اسماعیل' کو رہائش کے لئے چھوڑ دیا اور بعد میں وہاں کعبۃ اللہ کی تعمیر نو کی' تو اس موقع پر اس شہر کی آبادی اور اس کے رہنے والوں کے لئے سامانِ رزق مہیا کرنے کی دعا کی' جو اللہ نے قبول فرمائی)۔ اور یاد کرو جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب! اس بستی (مکہ) کو امن کا شہر بنا دیجیے۔ اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ان کو پھلوں سے روزی عطا کیجیے۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ ایمان لانے والوں کے ساتھ ساتھ' ایمان نہ لانے والوں کو بھی دنیا میں کچھ موقع اور فائدے دوں گا۔ پھر ان کے کفر کی وجہ سے آخرت میں انھیں دوزخ میں دھکیل دوں گا اور وہ رہنے کیلئے بڑی بُری جگہ ہے۔

(۱۲۷) بیت اللہ کی تعمیر اور ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی دعا: (مکہ شہر میں کعبہ شریف کی عبادت گاہ حضرت آدمؑ کے زمانے سے قائم تھی۔ پھر طوفانِ نوح میں اس کی عمارت باقی نہیں رہی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ نے نشان دہی کی' اور حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل نے ان بنیادوں پر نئے سرے سے یہ چوکور عمارت تعمیر کی' جو آج تک تمام دنیا کے مومنوں کی نمازوں کا قبلہ ہے)۔ اور یاد کرو جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام دونوں باپ بیٹے اللہ کے حکم سے کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو ہی سننے جاننے والا ہے۔

(۱۲۸) اور اے ہمارے رب! ہمیں زندگی بھر اپنا حکم ماننے والا بنا اور ہماری نسل میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا حکم ماننے والی بنائے رکھ اور ہمیں حج کے طریقے سکھا اور ہماری دعا قبول فرما، بے شک تُو بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس موقع پر حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو طواف' میدانِ عرفات' منیٰ' مزدلفہ وغیرہ کے مقامات اور عبادتِ حج کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ جن پر آج تک عمل جاری ہے۔

(۱۲۹) اور اے ہمارے رب! میری اولاد میں سے (ان مکہ والے بنی اسمٰعیل میں) انھی کی نسل (عرب) کا وہ عظیم الشان رسول بھیج دے جو انھیں تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتابِ الٰہی کی تعلیم دے اور دانائی کی باتیں سکھائے اور انھیں نیک سیرت بنا دے، بے شک تُو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ (ف) یہ دعا حضورﷺ کے متعلق تھی جو حرف بحرف قبول ہوئی کہ آپﷺ بنی اسمٰعیل میں خاتم النبیین بنا کر بھیجے گئے۔

(۱۳۰) ملتِ ابراہیمی سے منہ موڑنا' حماقت ہے: اور ملتِ ابراہیم علیہ السلام (یعنی ایک اللہ کی اطاعت کا پیغام) جو دینِ فطرت ہے' اس سے تو وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو احمق ہو اور بلاشبہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں اپنا رسول اور دوست بنا لیا تھا اور اس کے خاندان کو نبوت اور نبی آخر الزمانؐ کی بعثت کے لیے منتخب کر لیا اور آخرت میں اسے بلند درجہ عطا کیا۔

(۱۳۱) جب اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا ہی حکم ماننے والا ہو جا' تو انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں! میں تو سارے جہانوں کے پروردگار ہی کا حکم ماننے والا ہوں۔

افعال: اُرْزُقْ: رزق دے (امر حاضر)۔ اُمَتِّعُ: میں فائدہ پہنچاؤں گا' بہرہ مند کروں گا (مضارع متکلم) مَتَّعَ یُمَتِّعُ۔ اَضْطَرُّ: میں مجبور کرتا ہوں' کھینچوں گا (مضارع واحد متکلم) اِضْطَرَّ' یَضْطَرُّ۔ تَقَبَّلْ: قبول کر (امر حاضر) تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ۔ اَرِنَا: دکھا ہمیں (امر)۔ تُبْ: معاف فرما (امر حاضر)۔ اِبْعَثْ: بھیج۔ یَرْغَبُ: روگردانی کرتا ہے (مضارع)۔ سَفِهَ: جاہل ہوا' نادان بنایا (ماضی)۔ اِصْطَفَیْنٰهُ: ہم نے انتخاب کیا (ماضی جمع متکلم) اِصْطَفٰی' یَصْطَفِیْ۔ اَسْلَمْتُ: میں فرماں بردار ہوا۔

اسماء: بَلَدًا: شہر۔ مَصِیْرُ: ٹھکانا۔ اَلْقَوَاعِدَ: بنیادیں۔ مِنَّا: ہم سے۔ اِنَّكَ: بے شک تو۔ ذُرِّیَّةٌ: اولاد۔ مَنَاسِكَ: حج کی عبادتیں۔ اَلتَّوَّابُ: توبہ قبول کرنے والا۔ بَنِیَّ: بیٹے۔ مِلَّةَ: مذہب۔ الصّٰلِحِیْنَ: نیک لوگ۔

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ۱۳۲

تمہارے لئے | یہ دین | سو تم ہرگز نہ مرنا | مگر (اُس حال میں کہ) تم | مسلمان ہو

دین کو پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک مسلمان رہنا

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ

کیا تم تھے حاضر | جب آئی | یعقوبؑ کو | موت | جب اُس نے کہا | اپنے بیٹوں سے

پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کا آخری وقت آیا جب اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ

کس کی عبادت کروگے تم؟ | میرے بعد | اُنہوں نے کہا | ہم عبادت کرینگے | آپ کے معبود

کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسی خدائے واحد

وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

اور آپ کے باپ دادا کے معبود کی | (جو) ابراہیمؑ | اور اسماعیلؑ | اور اسحاقؑ (تھے) | جو معبود ہے | ایک

کی عبادت کریں گے جس کی عبادت آپ اور آپ کے بزرگ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے

وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۱۳۳ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

اور ہم | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | یہ ایک جماعت تھی | جو گزر چکی | اُن کے لئے ہے | جو

اور ہم اسی اللہ کے فرمانبردار ہیں یہ ایک اُمّت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال اُن

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۳۴

کیا انہوں نے | اور تمہارے لئے | جو تم نے کیا | اور تم سے پرسش نہ ہوگی | اس بارے میں | جو وہ کرتے تھے

کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے اُن کے اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

اور وہ کہتے ہیں | کہ ہوجاؤ | یہودی | یا نصرانی | (تاکہ) تم ہدایت پاؤ | کہہ دیجئے | (نہیں) بلکہ | (ہم تو) ملّت ابراہیمؑ (پر رہینگے)

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے آپ کہہ دیجئے کہ ملّت ابراہیمی (کی پیروی میں ہدایت ہے)

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۱۳۵ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

جو ایک خدا کو ماننے والا تھا | اور نہیں تھا | شرک کرنے والوں میں سے | تم کہہ دو | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور اُس پر جو

جو ایک اللہ کے بندے تھے اور (تمہاری طرح) مشرک نہ تھے کہدیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس کتاب پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اُتارا گیا ہم پر | اور جو | اُتارا گیا | ابراہیمؑ | اور اسماعیلؑ | اور اسحٰقؑ | اور یعقوبؑ

ہماری طرف نازل ہوئی اور اُن (تعلیمات) پر جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحٰقؑ یعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ

اور (اُس کی) اولاد پر | اور جو دیا گیا | موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ کو | اور جو دیا گیا | (دوسرے) نبیوں کو | اُنکے رب کی طرف سے

اور اُن کی اولاد پر نازل ہوئی تھیں اور اُن کتابوں پر جو موسیٰؑ عیسیٰؑ اور تمام انبیاء کو اپنے پروردگار کی طرف سے دی گئی تھیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳۲) اور اسی توحید کی وصیت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی اور اسی کی (ان کے پوتے) حضرت یعقوب علیہ السلام نے (اپنی اولاد بنی اسرائیل کو) بھی، کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمھارے لیے یہ دینِ اسلام منتخب کیا ہے سو تم مرتے دم تک اسی اسلام پر قائم رہنا۔

(۱۳۳) یہود کے اس دعوے کی تردید کہ وہ ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کے دین پر ہیں: یہودیو! کیا تم اس موقع پر موجود تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت قریب آیا، تو انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ ہم تو اس ایک معبود کی عبادت کریں گے جو آپؑ اور آپؑ کے باپ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا معبود (ایک اللہ) ہے۔ اور ہم تو صرف اسی کے فرماں بردار ہیں۔

(۱۳۴) تو اے بنی اسرائیل! یہ انبیاءؑ کی ایک جماعت تھی، جو گزر چکی صرف ان کی نسل سے ہونا تمھیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا۔ ان کے لیے ان کے اعمال کا بدلہ ہے اور تمھارے لیے تمھارے اعمال کا، جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ ان کے اعمال کی نسبت تم سے کچھ نہ پوچھا جائے گا۔ تم سے صرف تمہارے عقیدے اور عمل کا حساب ہوگا۔

(۱۳۵) مسلمانوں کو یہودی کہتے ہیں کہ تم یہودی بن جاؤ اور عیسائی کہتے ہیں عیسائی بن جاؤ تاکہ تم ہدایت پاؤ، آپ ﷺ کہہ دیجیے ہرگز ایسا نہ ہوگا ہم تو ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر ہی رہیں گے جو پکے توحید پرست تھے۔ اور شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ جبکہ یہودی اور عیسائی شرک میں مبتلا ہو کر حضرت ابراہیمؑ کے دکھائے ہوئے راستے سے بھٹک چکے ہیں۔

افعال: وَصّٰی: وصیت کی۔ لَا تَمُوْتُنَّ: ہرگز نہ مرو تم۔ حَضَرَ: حاضر ہوئی۔ تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کروگے (مضارع جمع حاضر)۔ قَدْ خَلَتْ: جو گزر چکی ہے (ماضی قریب واحد مونث غائب) خَلَا یَخْلُوْ۔ کَسَبَتْ: اس نے کمایا (ماضی واحد مونث) کَسَبَ یَکْسِبُ۔ کُوْنُوْا: ہو جاؤ (امر حاضر)۔ تَهْتَدُوْا: تم ہدایت پاؤگے (مضارع)۔

اسماء: مَا: کس کا۔ تِلْكَ: یہ وہ (اسم اشارہ بعید)۔ لَهَا: ان کے لئے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا

ہم تفریق نہیں کرتے | کسی ایک میں | اُن میں سے | اور ہم تو | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | پس اگر وہ (بھی) ایمان لے آئیں

ہم ان میں سے کسی کے درمیان کچھ تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمانبردار ہیں پس اگر یہ لوگ اسی طرح

بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ

جس طرح کہ تم ایمان لائے ہو | اس (کتاب) پر | تو وہ بھی ہدایت پا گئے | اور اگر | وہ رُوگردانی کریں | تو پھر وُہی ہیں

ایمان لے آئیں جس طرح آپ لوگ اس کتاب پر ایمان لائے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہدایت پائی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو پھر یہ ان

فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ؕ

بے جا ضد پر | پس کافی ہے آپ کیلئے اللہ ان کے مقابلے میں | اور وُہی | سننے والا | جاننے والا ہے

کی بے جا ضد ہے اور آپ کے لئے ان کے مقابلے میں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللہ کا رنگ! | اور کون | بہتر ہے | اللہ سے | رنگ دینے میں | اور ہم تو | اُسی کی عبادت کرتے ہیں

ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا

کہہ دیجئے | کیا تم جھگڑا کرتے ہو ہم سے | اللہ کی نسبت | حالانکہ وُہی ہے رب ہمارا | اور رب تمہارا | اور ہمارے لئے | ہمارے اعمال ہیں

کیا تم اللہ کے معاملہ میں ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا (بھی) ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ۙ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ

اور تمہارے لئے | تمہارے اعمال | اور ہم تو | (خالص) اُسی کی عبادت کرتے ہیں | یا تم کہتے ہو | کہ | ابراہیمؑ

اور تمہارے لئے تمہارے اعمال اور ہم اسی کے مخلص (بندے) ہیں کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ

اور اسماعیلؑ | اور اسحاقؑ | اور یعقوبؑ | اور (اُس کی) اولاد | تھے | یہودی | یا نصرانی | کہہ دیجئے

اسماعیلؑ، اسحٰقؑ یعقوبؑ اور اُن کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے بتاؤ کیا تم

ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ

کیا تم | زیادہ جانتے ہو | یا اللہ | اور کون | بڑھ کر ظالم ہے | اُس سے | جو چھپائے | گواہی | جو اُس کے پاس ہے

زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ؟ اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اس گواہی (اور علم) کو چھپائے

مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا

اللہ کی طرف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے جو تم کرتے ہو | وہ ایک جماعت تھی | جو گزر چکی | اُن کیلئے ہیں

جو اللہ کی طرف سے اُس کے پاس ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں وہ ایک اُمت تھی جو گزر چکی اُن کے اعمال اُن

مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

اُن کے عمل | اور تمہارے لئے ہیں | تمہارے عمل | اور نہ پوچھا جائے گا تم سے | اس سے متعلق | جو وہ کرتے تھے

کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے اُن کے اعمال کے متعلق کچھ نہیں پوچھا جائے گا

(۱۳۶) مسلمانو! تم کہہ دو کہ ہم تو ایمان لائے ہیں اللہ پر' اور قرآن پر' جو ہم پر نازل ہوا اور اُن تمام صحیفوں پر' جو حضرت ابراہیم' واسمٰعیل واسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے اور اُن کتابوں پر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں (تورات وانجیل)' اور جو احکام دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیے گئے۔ اور ہم سب نبیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی امتیاز اور فرق نہیں کرتے سب سچے نبیوں کو اللہ کی طرف سے مانتے ہیں اور ہم تو اسی ایک اللہ کے فرمان بردار ہیں۔

(۱۳۷) پس اگر یہود ونصاریٰ بھی ویسے ہی ایمان لے آئیں جیسے (اے مسلمانو!) تم ایمان لائے ہو تو وہ راہِ حق پر آجائیں گے ورنہ وہ ناحق ضد پر ہیں۔ تو ان کی ضد اور دشمنی کی کچھ بھی پرواہ نہ کیجیے' اللہ آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہ سب کچھ سننے' جاننے والا ہے۔

(۱۳۸) اللہ کی اطاعت کے رنگ میں خود کو رنگنا ضروری ہے' رسم ورواج کی پیروی کو دین سمجھنا' غلط ہے: (کہہ دیجیے کہ) ہم تو اللہ کا رنگ (دین اسلام) اختیار کر چکے ہیں اور اللہ سے اچھا کس کا رنگ (دین) ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ عیسائی' اپنے نومولود بچوں کو پیدائش کے ساتویں دن' رنگین پانی سے نہلا کر کہتے ہیں کہ اب یہ سچا عیسائی بن گیا ہے۔ یہاں بتایا گیا کہ ظاہری رسم ورواج یا رنگ وغیرہ کی اللہ کے ہاں کوئی قیمت نہیں اصل بات تو اللہ کے سچے رسولوں کی اطاعت ہے۔

(۱۳۹) کہہ دیجیے کہ اللہ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمھارا بھی اور ہمارے لیے ہمارے اعمال کا بدلہ ہے اور تمھارے لیے تمھارے اعمال کا، اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں پھر اس کے باوجود تمھارا ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑنا اور اس کی رحمت کو اپنے لیے مخصوص سمجھنا بالکل بے کار بات ہے۔

(۱۴۰) یا اے اہل کتاب! تم یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی (عیسائی' مسیحی) تھے کہہ دیجیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تو فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی' بلکہ پکے مسلمان تھے اور تم سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اپنی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کی نسبت موجود شہادت اور معلومات کو چھپاتے ہو۔

(۱۴۱) یہ مذکورہ بالا انبیاء کی ایک جماعت تھی' جو گزر چکی۔ ان کے لیے ان کے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال' اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت کوئی سوال نہ ہوگا۔ (ف) یہ آیت اس بات کی تاکید کے لیے دوبارہ آئی ہے کہ صرف بزرگوں کی نسل سے ہونا ہی مفید نہیں بلکہ ہر ایک شخص کے اپنے عمل ہی اس کے کام آئیں گے۔

افعال: اُوْتِیَ: دیا گیا (ماضی مجہول)۔ لَا نُفَرِّقُ: ہم تفریق نہیں کرتے۔ اُوْتِیَ: دیا گیا۔ سَیَکْفِیْ: اب کفایت کرے گا۔ اَتُحَآجُّوْنَ: کیا تم جھگڑتے ہو۔ تَقُوْلُوْنَ: تم کہتے ہو۔ کَتَمَ: چھپایا (ماضی)۔ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ: وہ عمل کرتے تھے۔

اسماء: اَلْاَسْبَاطُ: حضرت یعقوبؑ کی اولاد۔ شِقَاقٌ: مخالفت۔ صِبْغَۃٌ: رنگ۔ عٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے۔ لَهٗ: اسی کے لئے۔ اَنْتُمْ: تم۔ اَعْلَمُ: زیادہ جاننے والے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

اب کہیں گے | نادان | لوگوں میں سے | کس چیز نے پھیر دیا اُنہیں | اُن کے اُس قبلہ سے

اب تو یہ بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اپنے اس قبلہ (بیت المقدس سے)

كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ

جس پر وہ تھے | کہہ دیجئے | اللہ ہی کا ہے | مشرق | اور مغرب | ہدایت کرتا ہے | جسے

پھیر دیا جس کی طرف وہ رُخ کیا کرتے تھے کہہ دیجئے (کہ) مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں وہ جسے چاہتا

يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

چاہے | سیدھے راستہ کی | اور اسی طرح | ہم نے بنایا تم کو | اُمت درمیانی | تاکہ تم ہو جاؤ

ہے سیدھی راہ پر ڈال دیتا ہے اور اسی طرح (اے مسلمانو!) ہم نے تم کو ایک متوسط گروہ بنایا تاکہ تم

شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ

گواہ | لوگوں پر | اور ہو جائے | رسولؐ | تم پر | گواہ

لوگوں پر گواہی دینے والے بنو اور (اللہ کا) رسولؐ تمہارا گواہ ہو اور اس قبلہ کو

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

اور نہیں بنایا تھا ہم نے | قبلہ وہ | کہ آپ تھے جس پر | مگر | اس لئے کہ ہم معلوم کریں | اُس کو

جس کی طرف تم (پہلے) متوجہ تھے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ (تحویل قبلہ کے وقت) ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون

يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً

جو پیروی کرتا ہے | رسول کی | اُس سے | جو پھر جاتا ہے | اُلٹے پاؤں | اور بیشک یہ بات بھاری ہے

رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور یقیناً یہ بات (بہت ہی) مشکل تھی

اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ

سوائے | اُن کے | جن کو ہدایت دی | اللہ نے | اور اللہ ضائع نہیں کرے گا | تمہارے ایمان کو

مگر ان لوگوں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور (یاد رکھو) اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے (سابقہ) ایمان

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

بیشک اللہ | لوگوں پر | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | بیشک | ہم دیکھ رہے ہیں | پھرنا | آپ کے چہرے کا

(واعمال) کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت و رحم کرنے والا ہے (اے پیغمبر!) ہم آپ کے منہ کا آسمان کی

فِي السَّمَاۗءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ

آسمان کی طرف | سو ہم پھیر دینگے آپ کو | اُسی قبلہ کی طرف | جس کو آپ پسند کرتے ہیں | بس اب پھیر لیجئے

طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں پس یقیناً آپ کو ہم اسی قبلہ کی طرف پھیر دینگے جسے آپ پسند کرتے ہیں (اور اب) آپ اپنا رخ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ

اپنا رخ | طرف | مسجد حرام (کعبہ) کے | اور جہاں کہیں | تم ہوا کرو | پھیر لیا کرو | اپنے رخ

مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو اپنے رخ اسی طرف

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۴۲) **بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کی تمہید:** ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے اس طور پر نماز پڑھا کرتے تھے کہ کعبہ بھی آپ کے سامنے رہتا۔ مگر ہجرت مدینہ کے ۱۶یا ۱۷ ماہ بعد تک، چونکہ کعبہ اس طرف سے سامنے نہ آ سکتا تھا۔ اس لئے صرف بیت المقدس ہی کی طرف رخ فرمایا کرتے تھے، اس کے بعد، جب نماز میں، بیت المقدس کی بجائے کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا تو یہود و مشرکین نے اعتراض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اب احمق لوگ اعتراض کریں گے کہ مسلمانوں کو کیا ہوا کہ بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف رخ کرنے لگے۔ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے وہ جدھر رُخ کرنے کا حکم دے، وہی قبلہ ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اور سیدھا راستہ وہی ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہو۔

(۱۴۳) اے مسلمانو! جس طرح ہم نے کعبہ کو، جو آدمؑ اور ابراہیمؑ کا قبلہ ہونے کی وجہ سے، سب قبلوں سے افضل ہے، تمہارا قبلہ مقرر کیا۔ اسی طرح تمہیں درمیانی (اعتدال والی) یعنی افضل امت بنایا ہے تاکہ تم سب امتوں پر گواہ رہو کہ تمام انبیاء کرامؑ نے ایک ہی سچے دین کی تبلیغ کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری گواہی دیں۔ اور بیت المقدس کو چند ماہ کے لئے بطورِ امتحان مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا تھا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون شخص رسولؐ کی سچی پیروی کرتا ہے اور کون کفر کی طرف لوٹ کر مرتد ہو جاتا ہے اور بے شک تحویل قبلہ کا یہ حکم کمزور ایمان والوں کو بہت مشکل لگے گا۔ البتہ ان لوگوں کے لئے آسان ہوگا جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور تم نے جو اللہ اور رسول پر ایمان اور اطاعت کی وجہ سے، کچھ مدت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی، اللہ تمہارے اُس ایمان اور نمازوں کا اجر ضائع نہ کرے گا۔ بلاشبہ وہ لوگوں پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: يَقُوْلُ: وہ کہتا ہے، مضارع واحد غائب (قَالَ، يَقُوْلُ)۔ وَلّٰي: اس نے پھیر دیا (تَوْلِيَةٌ) واحد مذکر غائب مضارع يُوَلِّ۔ يَهْدِيْ: (هِدَايَةٌ) وہ ہدایت دیتا ہے، مضارع واحد مذکر غائب، ماضی هَدٰى۔ كَانُوْا. تَكُوْنُوْا. يَكُوْنُ: ہو، دیکھو لغت پارہ اول۔ كُنْتَ: تو تھا (ماضی واحد حاضر)۔ كَانَتْ: وہ تھی (ماضی واحد مونث غائب)۔ نَعْلَمَ: ہم جانتے ہیں، مضارع جمع متکلم (عَلِمَ يَعْلَمُ، مصدر عِلْمٌ)۔ يَنْقَلِبُ: وہ پلٹ جاتا ہے، مضارع واحد غائب، ماضی اِنْقَلَبَ (مصدر اِنْقِلَابٌ)۔ هَدٰى: اس نے راہ دکھائی، ماضی واحد غائب، مضارع يَهْدِيْ (ہدایت)۔ يُضِيْعُ: وہ ضائع کرتا ہے، واحد غائب، ماضی اَضَاعَ۔ (اَضَاعَة) مشتق از ضَيَاعَ۔

اسماء: مَنْ: جس کو، جو (موصولہ)۔ مَنْ: کون (استفہامیہ) صِرَاطَ. مُسْتَقِيْمٍ. ذٰلِكَ. امّة. دیکھو پارہ اول کی لغت۔ وَسَطًا: درمیانہ۔ شُهَدَآءَ: شاہد، نگران۔ الرَّسُوْلُ: پیغمبر۔ شَهِيْدًا: گواہ۔ مِمَّنْ (مِنْ + مَنْ): اس سے جو۔ عَقِبَيْ: دو ایڑیاں واحد عَقِبٌ۔ كَبِيْرَةً: بڑی۔ رَءُوْفٌ: مشفق۔ رحيم: مہربان۔

حروف: مِنْ: سے۔ عَنْ: سے۔ عَلٰى: اوپر، پر۔ ل: لئے۔

شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

اُسی کی طرف | اور بیشک وہ لوگ | جنہیں دی گئی | کتاب (تورات) | یقیناً جانتے ہیں | کہ وُہی برحق ہے

کیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ (تحویل قبلہ) ان کے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ

اُن کے رب کی طرف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے | جو وہ کررہے ہیں | اور اگر | آپ لے آئیں

بالکل برحق ہے اور اللہ اُن باتوں سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں اور اگر آپ ان لوگوں کے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ

اُن کے (پاس) | جن کو دی گئی | کتاب | تمام دلیلیں | تو (بھی) وہ نہیں مانیں گے | آپ کے قبلہ کو | اور نہ آپ (ہی)

پاس جن کو کتاب دی گئی ہے سب دلیلیں بھی لے آئیں تو بھی وہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے اور نہ آپ (ہی)

بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ

ماننے والے ہیں | اُن کے قبلہ کو | اور نہ | اُن میں سے کوئی | ماننے والا ہے | دوسرے کے قبلہ کو | اور اگر

اُن کے قبلہ کو مان سکتے ہیں اور نہ وہ خود ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور اب جبکہ

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ

آپ پیروی کرینگے | اُن کی خواہشوں کی | بعد اس کے کہ | آچکا آپ کے پاس | علم | تو بیشک آپ (بھی)

آپ کو علم حاصل ہو چکا ہے اگر آپ نے اُن کی خواہشوں کی پیروی کی تو البتہ آپ بھی

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ

(ہو جاینگے) ظالموں میں سے | وہ لوگ | جنہیں دی تھی ہم نے | کتاب | وہ اُس (رسول ﷺ) کو پہچانتے ہیں

ظالموں میں شمار ہوں گے جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (نبی ﷺ) کو اس طرح پہچانتے ہیں

كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ

جیسے وہ پہچانتے ہیں | اپنے بیٹوں کو | اور بیشک | کچھ لوگ | اُن میں سے | چھپاتے ہیں | حق بات کو | اور وہ

جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور پھر بھی ان میں سے کچھ لوگ جان بوجھ کر صداقت کو

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

جانتے ہیں | حق ہے | آپ کے رب کیطرف سے | پس نہ ہوجانا | شک کرنیوالوں میں سے

چھپاتے ہیں (بہر حال یہ معاملہ) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے پس آپ کو شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا چاہئے

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

اور ہر ایک کیلئے | ایک جانب (مقرر) ہے | جس طرف وہ رخ کرتا ہے | پس آگے بڑھو | نیکیوں میں

اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے پس تم نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت کرو

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جہاں کہیں تم ہوگے | (اکٹھا کر) لائیگا | اللہ تم سب کو | بیشک | اللہ تعالیٰ | ہر چیز پر

خواہ کسی جگہ بھی ہو اللہ تم سب کو لا اکٹھا کرے گا بیشک اللہ کو ہر بات کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۴) **کعبہ کی طرف رُخ پھیرنے کا حکم:** مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم' اس وحی کے انتظار میں رہتے تھے کہ کب آپ کو بیت المقدس کی بجائے' کعبہ شریف کو قبلہ بنانے کا حکم ملے گا۔ اس بارے میں ارشاد ہے کہ بیشک ہم آپ کا قبلہ' بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ' مقرر کرانے کے لئے آسمان کی طرف رخ کر کے وحی کا انتظار کرنا دیکھ رہے ہیں تو جو قبلہ (خانہ کعبہ) آپؐ کو پسند ہے' ہم وہی مقرر کر دیں گے۔ سو اب آپؐ نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کر لیا کیجئے' اور سب مسلمان بھی جہاں کہیں ہوں اسی کی طرف رُخ کر لیا کریں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل کتاب یقیناً جانتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم حضورؐ کے لئے درست اور ضروری ہے اس لئے کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ آخری نبیؐ اپنے جدِ امجد حضرت ابراہیمؑ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے گا۔ اور جو کچھ وہ نافرمان لوگ کر رہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

(۱۴۵) اور اے نبیؐ! آپؐ اہل کتاب کے سامنے جتنے بھی دلائل تحویلِ قبلہ کے حق میں لے آئیں' یہ مانیں گے نہیں۔ خود ان کا آپس میں اس درجہ اختلاف ہے کہ یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے قبلہ کو تسلیم نہیں کرتے' یہود بیت المقدس کی طرف رخ کرتے ہیں اور نصاریٰ (عیسائی) مشرق کی طرف رخ کرتے ہیں' اور علمِ قبلہ آ چکنے کے بعد آپؐ بھی ان کے قبلہ کو تسلیم نہیں کر سکتے' پھر آپؐ میں اور ان میں اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر آپؐ نے محض ان کو ساتھ ملانے کے لئے ان کی خواہشات کی پیروی کی اور ان کا قبلہ دوبارہ تسلیم کر لیا تو (نعوذ باللہ) آپ کا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔ اس میں دراصل امت کیلئے تنبیہ ہے کہ کہیں یہود و نصاریٰ کے رُعب یا چکنی چپڑی باتوں میں آ کر' کسی وقت اپنے قبلے کو نہ چھوڑ بیٹھیں۔

(۱۴۶) اہل کتاب رسول اللہ کو اپنی کتاب کی پیشنگوئیوں اور نشانیوں کی بدولت ایسے پہچانتے ہیں' جیسے انسان اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے مگر ان میں سے ایک گروہ حق کو قصداً چھپاتا ہے۔ اور وہ گروہ ان کے علماء ہیں جو جان بوجھ کر انکار کر رہے ہیں۔

(۱۴۷) کعبہ' جو اللہ کی طرف سے قبلہ مقرر ہوا ہے' وہی حق ہے اس میں آپؐ کو ذرا بھی شک نہ کرنا چاہئے۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔

افعال: نَرٰی: (رُؤْيَةٌ) ہم دیکھتے ہیں' مضارع جمع متکلم (اَرٰی' یُرِیُ)۔ نُوَلِّیَنَّ: (تَوْلِيَةٌ) ہم ضرور پھیر دیں گے مضارع (وَلّٰی یُوَلِّ)۔ تَرْضٰی: (رَضَاء) تو راضی ہوگا' مضارع واحد حاضر (رَضِیَ' یَرْضٰی)۔ اُوْتُوا: (اِيْتَاءٌ) دیئے گئے' ماضی مجہول جمع غائب (اٰتٰی یُؤْتِیُ)۔ یَعْلَمُوْنَ: دیکھو لغت پارہ اول۔ اَتَیْتَ: (ایتان) تو آیا' لایا' ماضی واحد حاضر (اَتٰی' یَاْتِیُ)۔ اتَّبَعُوْا: (تَبَعٌ) انہوں نے پیروی کی' ماضی جمع غائب (تَبِعَ' یَتْبَعُ)۔ اِتَّبَعْتَ: دیکھو لغت پارہ اول۔ یَعْرِفُوْنَ: یہ عِرْفَانٌ سے ہے' وہ پہچانتے ہیں' جمع مذکر غائب مضارع' عَرَفَ' یَعْرِفُ۔ یَكْتُمُوْنَ: جمع غائب مضارع' كَتَمَ' یَكْتُمُ چھپاتے ہیں۔

اسماء: قَدْ: تحقیق' کبھی ماضی پر کبھی مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ تَقَلُّبُ: مصدر' پھر جانا' بار بار اٹھنا۔ وَجْهَكَ (وَجْهٌ+كَ): تیرا چہرہ۔ شَطْرٌ: طرف۔ حَیْثُ: جہاں۔ اَهْوَآءَ: خواہشات' واحد هَوًى۔ اِذًا: اس وقت' جب' اسم ظرف۔ اَبْنَاءَ: اِبْنٌ کی جمع' بیٹے۔ مُمْتَرِيْنَ: شک کرنے والے۔

حروف: اِنَّ: بے شک۔ بِ: ساتھ۔ فَ: پس' پھر۔

قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ

قادر ہے | اور جہاں سے | آپ نکلیں | پھیر لیا کریں | اپنا رخ | طرف | مسجد حرام کی

قدرت حاصل ہے اور (اے نبی) آپ جہاں کہیں بھی نکل جائیں (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف رُخ کر لیا کریں

وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾

اور بیشک وہی | برحق ہے | آپ کے رب کی طرف سے | اور نہیں اللہ | بے خبر | اُس سے | جو تم کرتے ہو

اور (یقین رکھیں کہ) یہ حکم آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ

اور جہاں سے | آپ نکلیں | پھیر لیا کریں | اپنا مُنہ | بہ طرف | مسجد حرام

اور (اے نبیؐ) آپ جہاں کہیں بھی جائیں مسجد حرام کی طرف رخ کر لیا کریں

وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ

اور جہاں کہیں | تم سب ہوا کرو | پھیر لیا کرو | اپنے مُنہ | اُسی کی طرف | تا کہ نہ رہے | لوگوں کیلئے

اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہوا کرو اسی کی طرف اپنا رُخ کر لیا کرو (تحویل قبلہ کا حکم اس لئے دیا جاتا ہے)

عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

تم پر | (کوئی) دلیل | سوائے | اُن کے | جو بے انصاف ہیں | اُن میں | سو اُن سے نہ ڈرو

کہ تم پر سوائے ان لوگوں کے جو اِن میں سے بے انصاف ہیں کسی کا کوئی اعتراض نہ رہے پس تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو

وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا

اور ڈرو مجھ ہی سے | تا کہ میں پوری کروں | اپنی نعمت | تم پر | اور تا کہ تم | راہ پاؤ (سیدھی) | جیسا کہ

اور صرف مجھ سے ڈرو تا کہ میں تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کروں اور اس لئے کہ تم ہدایت پاؤ (یہ تحویل قبلہ بھی ایک ایسی نعمت ہے)

أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

ہم نے بھیجا | تم میں | ایک رسول | تم ہی میں سے | جو پڑھتا ہے | تم پر | ہماری آیتیں | اور پاک کرتا ہے تم کو

جیسا کہ وہ رسول جو ہم نے تم ہی میں سے تمہاری جانب بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیتیں سناتا تمہیں پاکیزہ بناتا

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

اور سکھاتا ہے تمہیں | کتاب | اور دانائی | اور سکھاتا ہے تمہیں | وہ جو تم نہیں | جانتے تھے

قرآن و حکمت سکھاتا اور ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تمہیں معلوم ہی نہ تھیں

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

پس یاد کرو مجھے | میں یاد رکھونگا تمہیں | اور شکر کرتے رہو | میرا | اور ناشکری نہ کرو | اے ایمان والو!

پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار رہو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان والو!

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا

تم مدد مانگو | صبر | اور نماز کے ساتھ | بیشک اللہ | صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے | اور نہ | کہو

صبر اور نماز کے ساتھ (اللہ سے) مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴۸) **قبلوں کا اختلاف اور تحویل قبلہ کے اسباب:** دنیا میں یہود' نصاریٰ اور دیگر قوموں کے اپنے اپنے قبلے ہیں' تاہم اصل مقصد نیکی کرنا ہے' لہٰذا تم نیکیوں میں سبقت کرو۔ اور قبلوں کے جھگڑوں میں مت پڑو کیونکہ آخر کار روز قیامت اللہ تمہیں اکٹھا کر کے اپنے سامنے لے آئے گا۔ خواہ تم کہیں بھی ہو۔ اور وہاں ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا اس لئے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۹) دوبارہ تاکید ہے کہ اے مسلمانو! اگر آپ سفر کے لئے بھی نکلیں تو نماز میں کعبہ ہی کی طرف رُخ کیجئے۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے یہی قبلہ مقرر ہوا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

(۱۵۰) تیسری بار تاکید ہے کہ آپ ﷺ اور سارے مسلمان خواہ دُنیا کے کسی حصہ پر ہوں ان کو نماز میں کعبہ ہی کی طرف رخ کرنا چاہئے۔ جس وقت تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تھا اس وقت آپ ﷺ مقیم تھے۔ اس لئے شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید سفر میں یہ حکم باقی نہ رہے' اس شک کو مٹانے کے لئے دو مرتبہ فرمایا کہ سفر میں بھی کعبہ ہی قبلہ رہے گا اور یہ حکم سارے مسلمانوں کے لئے سفر اور حضر (قیام) میں یکساں ہے تاکہ مخالفوں کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی علامت تو یہ تھی کہ ان کا قبلہ کعبہ ہوگا۔ یہ کیسے نبی آخر الزمان ہیں کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں گو ضدی لوگ تو اب بھی باز نہ آئیں گے اور بجائے پہلے اعتراض کے اب کہیں گے کہ انہوں نے بیت المقدس کو چھوڑ کر بعض گذشتہ انبیاء کی مخالفت کی ہے اس لئے ان کی پیروی نہیں کرنی چاہئے سو تم ایسے بے جا اعتراضات کرنے والوں سے مت ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔ تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں اور تم راہ حق پا سکو۔

(۱۵۱) تمہارے لئے تحویل قبلہ بھی ہمارا ویسا ہی اہم انعام ہے جیسا کہ ہم نے تم میں تمہاری ہی قوم میں سے محمد ﷺ رسول اللہ کو بھیجا۔ جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور تمہیں برے عقائد و اخلاق سے پاک کرتے ہیں اور قرآن اور دانائی اور وہ باتیں' جو تم نہیں جانتے تھے تمہیں سکھاتے ہیں۔

(۱۵۲) پس اے مومنو! مجھے یاد کرتے رہا کرو میں بھی تمہیں اپنے انعامات اور ثواب و مغفرت میں یاد رکھوں گا اور میرے احسانات کا شکر کرتے رہا کرو اور ناشکری نہ کیا کرو۔

(۱۵۳) **مشکلات پر صبر کا حکم:** مسلمانو! اپنے ہر کام میں صبر اور نماز و دعا کے ذریعے سے اللہ کی مدد طلب کیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

افعال: اِسْتَبِقُوْا: تم سبقت کرو' امر جمع حاضر (اِسْتَبَقَ' يَسْتَبِقُ)۔ خَرَجْتَ: خروج سے' تو نکلے' ماضی واحد حاضر (خَرَجَ' يَخْرُجُ)۔ لَا تَخْشَوْا: یہ خَشْيَة سے ہے' تم نہ ڈرو' نہی حاضر جمع' (خَشِيَ' يَخْشٰى)۔ اِخْشَوْا: تم ڈرو۔ اُتِمَّ: تَمَّ' تَمَامٌ' اِتْمَامٌ سے' میں پورا کروں گا' مضارع واحد متکلم (اَتَمَّ' يُتِمُّ)۔ تَهْتَدُوْنَ: ہدایت اور اہتدا سے' تم ہدایت پاؤ گے' مضارع جمع حاضر (اِهْتَدٰى يَهْتَدِيْ)۔ اَرْسَلْنَا: ارسال سے' ہم نے بھیجا' ماضی جمع متکلم (اَرْسَلَ يُرْسِلُ)۔ يَتْلُوْا: (تلاوت) وہ تلاوت کرتا ہے' مضارع واحد غائب (تَلٰى يَتْلُوْ)۔ يُزَكِّيْ: (تَزْكِيَة) وہ پاک کرتا ہے' مضارع واحد' ماضی زَكّٰى۔ لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ: تم نہیں جانتے تھے' ماضی استمراری۔ اُشْكُرُوْا: (شُكْرٌ) تم شکر کرو (شَكَرَ يَشْكُرُ)۔ لَا تَكْفُرُوْا: (كُفْرٌ) ناشکری نہ کرو' نہی جمع حاضر (كَفَرَ يَكْفُرُ)۔ اِسْتَعِيْنُوْا: (اسْتِعَانَة) مدد چاہو' امر جمع حاضر (اسْتَعَانَ' يَسْتَعِيْنُ)۔

اسماء: مُوَلِّيْ: منہ پھیرنے والا' اسم فاعل۔ اَيْنَ مَا: جہاں کہیں۔ حَيْثُ مَا: جس جگہ۔ لِيْ: مجھ سے' میرا۔ كَمَا: (كَ+مَا) مانند اس کی کہ۔

حروف: لَعَلَّ: تاکہ' شاید۔ يٰاَيُّهَا: اے۔

لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اُن کو | جو شہید ہو جائیں | اللہ کی راہ میں | مُردے | بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں | لیکن | تم نہیں سمجھتے

جو خدا کی راہ میں مارے جائیں مُردہ نہ کہو (حقیقتاً) وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کو) نہیں سمجھتے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

اور ہم ضرور آزمائیں گے تم کو | کچھ | خوف | اور بھوک | اور نقصان سے | مالوں

اور ضرور ہم خوف و ہراس، بھوک کی تکلیف اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

اور جانوں | اور پھلوں کے | اور خوشخبری دید یجئے | صبر کرنے والوں کو | وہ لوگ | کہ جب پہنچتی ہے اُنہیں

تمہارا کچھ امتحان لیں گے (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے

مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ؕ اُولٰٓئِكَ

(کوئی) مصیبت | تو کہتے ہیں | ہم تو اللہ کے (بندے) ہیں | اور ہم اُسی کی طرف | لوٹ کر جانیوالے ہیں | یہی وہ لوگ ہیں

تو کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگ ہیں

عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

جن پر | مہربانیاں ہیں | اُن کے رب کی طرف سے | اور رحمت | اور یہی ہیں | ہدایت پانے والے

جن پر اللہ کی بخششیں اور رحمتیں ہوتی ہیں اور صرف یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

بیشک | صفا | اور مروہ | اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں | پس جو (کوئی) | حج | بیت اللہ کرے یا عمرہ کرے

بیشک صفا اور مروہ (کی چٹانیں) اللہ کے (مقرر کردہ) نشانات ہیں پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ ادا کرے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

تو نہیں گناہ | اُس پر | کہ طواف کرے | اُن دونوں میں | اور جو (کوئی) | خوشی سے نیکی کرے | تو بیشک | اللہ

تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں میں سعی کرے اور جو کوئی خوشی سے نیکی کا کام کرے تو اللہ اسے یقیناً

شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

بڑا قدردان ہے | جاننے والا ہے | بیشک | وہ لوگ | جو چھپاتے ہیں | وہ جو | اُتاریں ہم نے | (روشن) دلیلیں

قبول کرنیوالا اور جاننے والا ہے بیشک وہ لوگ جو اللہ کے کھلے احکام اور اس کی ہدایت کو اس کے بعد بھی

وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ

اور ہدایت (کی باتیں) | بعد اس کے | کہ ہم نے کھول کر بیان کر دیا انہیں | لوگوں کے لئے | کتاب میں

چھپا رہے ہیں جبکہ ہم نے لوگوں کے واسطے کتاب میں ہر ایک حکم وضاحت کے ساتھ

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

یہی (وہ لوگ) ہیں | کہ لعنت کرتا ہے اُن پر | اللہ | اور لعنت کرتے ہیں | لعنت کرنے والے | مگر | وہ لوگ

بیان کر دیا ہے تو اُن پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں لیکن وہ لوگ

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۵۴) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں انہیں عام مُردے نہ سمجھو بلکہ وہ تو روحانی طور پر زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی اور اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

(۱۵۵) اور ہم تمہیں دنیا میں کچھ دشمن کے خوف اور بھوک' اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے کہ کون ان مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے' کہ انہیں بلند درجے ملیں گے۔

(۱۵۶) اور حقیقی صابر وہ ہیں کہ جب انہیں کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو فوراً کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے بندے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ لہٰذا اس کے ہر فیصلے پر راضی ہیں۔

(۱۵۷) ایسے ہی صبر کرنے والوں پر اللہ کی مہربانیاں اور اس کی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

(۱۵۸) **صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم:** بلاشبہ وہ صفا و مروہ جو مکہ کی دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ جن کے درمیان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں سات مرتبہ دوڑی تھیں۔ یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں' اس لئے جو کوئی حج یا عمرہ کے وقت ان کے درمیان میں طواف (سعی) کرے اس پر کوئی گناہ نہیں جیسا کہ بعض مسلمان غلطی سے سمجھنے لگے تھے اس لئے کہ عہد جاہلیت میں ان کا طواف دو بتوں "اِساف" اور "نائلہ" کی تعظیم کے لئے کیا جاتا تھا جو کفار نے ان پہاڑیوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اس لئے شاید صفا و مروہ کا طواف بت پرستی میں داخل ہوا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ تو حضرت ہاجرہ کی سنت ہے اور حضورؐ کے تشریف لانے کے بعد وہ بت بھی اُٹھ چکے ہیں' تو جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کے کام (عمرہ' طواف و سعی وغیرہ) کرے تو اللہ ایسے بندوں بڑا قدردان ہے اور وہ تمام مخلوق کے حالات سے واقف ہے۔

(۱۵۹) **اللہ کے احکام و آیات کو چھپانے کی سزا:** یہودی' جو اللہ کی نازل کی ہوئی روشن دلیلیں اور ہدایت کی باتیں (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور تحویل قبلہ کی تصدیقات' آسمانی کتب تورات وغیرہ میں) واضح طور پر بیان ہو چکنے کے بعد لوگوں سے چھپاتے ہیں تو اس جرم کی سزا کے طور پر' ان پر اللہ' اور سب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

افعال: لَا تَقُوْلُوْا: (قَوْل) مت کہو' نہی' (قَالَ يَقُوْلُ)۔ يُقْتَلُ: قتل کیا جاتا ہے' مضارع مجہول واحد غائب' (قَتَلَ يَقْتُلُ)۔ تَشْعُرُوْنَ: (شعور) تم شعور رکھتے ہو' مضارع جمع حاضر' (شَعَرَ يَشْعُرُ)۔ لَنَبْلُوَنَّ: (بَلَاءٌ) ہم ضرور آزمائیں گے' مضارع جمع متکلم (بَلٰى يَبْلُوْ)۔ بَشِّرْ: (بَشَارَةٌ) خوشخبری دو' امر واحد حاضر (بَشَّرَ يُبَشِّرُ)۔ اَصَابَتْ: (صَوْبٌ' اَصَابَةٌ) وہ پہنچتی' ماضی واحد مونث غائب (اَصَابَ يُصِيْبُ)۔ يَطَّوَّفَ: وہ طواف کرے' مضارع واحد غائب (تَطَوَّفَ' يَطَوَّفُ)۔ تَطَوَّعَ: اس نے خوشی سے نیکی کی' ماضی' مضارع يَتَطَوَّعُ۔ بَيَّنَّا: (تَبْيِيْنٌ) ہم نے بیان کیا' ماضی جمع متکلم (بَيَّنَ يُبَيِّنُ)۔ يَلْعَنُ: وہ لعنت کرتا ہے' مضارع' ماضی لَعَنَ۔

اسماء: سَبِيْل: راہ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: اللہ کی راہ میں۔ اَمْوَاتٌ: مَيِّت کی جمع مردے۔ اَحْيَاءٌ: حَيٌّ کی جمع زندہ۔ جُوْعٌ: بھوک (مصدر)۔ رَاجِعُوْنَ: (رجوع) لوٹنے والے' اسم فاعل۔ مُهْتَدُوْنَ: (اِهْتِدَاء) راہ پانے والے' اسم فاعل۔ شَعَائِرِ: (شَعِيْرَةٌ) کی جمع' نشانیاں' عبادتیں' حج کی قربانیاں۔ جُنَاحَ: گناہ۔ شَاكِرٌ: شکر کرنے والا' قدردان' اسم فاعل۔ عَلِيْمٌ: جاننے والا۔

حروف: فِيْ: میں۔ بَلْ: بلکہ۔ اَنْ: کہ۔ اَوْ: یا۔ اِذَا: جب۔ اِنَّ: بے شک۔

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ج

جنہوں نے توبہ کی | اور اپنے آپ کو درست کرلیا | اور ظاہر کردیا (حق کو) | پس یہی لوگ ہیں | کہ میں توبہ قبول کرتا ہوں اُن کی

جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور (احکام الٰہی کو) بیان کیا تو میں ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں

وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

اور میں بڑا توبہ قبول کرنیوالا | نہایت رحم والا ہوں | بلاشبہ | جو لوگ | انکار کرتے رہے | اور مر گئے | اس حال میں کہ وہ کافر تھے

اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالتِ کفر میں ہی چل بسے

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ لا خٰلِدِيْنَ

یہی (وہ لوگ) ہیں | جن پر ہے لعنت | اللہ کی | اور فرشتوں | اور سب لوگوں کی | اور ہمیشہ رہیں گے

ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اسی لعنت میں

فِيْهَا ج لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

اُسی (لعنت) میں | نہ ہلکا کیا جائے گا | اُن سے | عذاب | اور نہ وہ | مہلت دیے جائینگے

وہ ہمیشہ رہیں گے نہ تو اُن پر عذاب کم کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ ع

اور تمہارا معبود | ایک ہی معبود ہے | نہیں کوئی عبادت کے لائق | مگر وہی | بڑا مہربان | نہایت رحم والا

اور (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ

بیشک | پیدا کرنے میں | آسمانوں | اور زمین کے | اور مختلف رہنے میں | رات | اور دن کے | اور اُن کشتیوں میں

بلاشبہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں، رات اور دن کے بعد دیگرے آتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو ان چیزوں کو

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

جو چلتی ہیں | سمندر میں | وہ (چیزیں) لیکر | جو نفع دیتی ہیں | لوگوں کو | اور اُس میں | جو نازل کیا | اللہ نے

سمندر میں لے کر چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور اس بارش میں جسے اللہ نے آسمان سے پانی کی شکل میں

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ

آسمان (کی طرف) سے | پانی | پھر زندہ کیا | اُس سے | زمین کو | اُس کی موت (خشکی) کے بعد | اور پھیلائے

نازل کیا اور اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ (یعنی خشک) ہونے کے بعد زندہ کیا اور اس میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ

اس میں | ہر قسم کے | جانور | اور ہواؤں کے بدلنے میں | اور بادل میں | جو قابو میں ہے | درمیان

ہر قسم کے جانوروں کو پھیلایا اور ہواؤں کے رُخ پھراتے رہنے میں، اور بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ

آسمان | اور زمین کے | البتہ نشانیاں ہیں | ان لوگوں کیلئے | جو عقل رکھتے ہیں | اور بعض لوگ وہ ہیں | جو بناتے ہیں

قابو رکھنے میں ان لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقلمند ہیں اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۶۰) مگر جو لوگ ان میں سے توبہ کر کے اپنا عقیدہ و عمل درست کر لیں اور حق بات کو ظاہر کر دیں' اللہ ان پر رحمت کی نظر سے توجہ فرماتا اور توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور ایسے اہل کتاب کو دُگنا اجر ملے گا۔

(۱۶۱) اور جو لوگ مرتے دم تک حق سے انکار کرتے رہے' ان پر اللہ اور فرشتوں' اور سب لوگوں کی پھٹکار اور لعنت ہے۔

(۱۶۲) وہ ہمیشہ اسی لعنت میں رہیں گے۔ نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مزید کوئی مہلت ملے گی۔

(۱۶۳) **اللہ کی وحدانیت' رحمت اور قدرت کے مظاہر:** اور تمہارا حقیقی معبود تو صرف ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(۱۶۴) بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے بدل بدل کر آنے اور وہ بحری جہاز' جو لوگوں کے نفع کی چیزیں لے کر سمندر میں چلتے ہیں اور وہ پانی جو اللہ نے بادل سے پیدا کر کے اس کے ذریعہ بے آب و گیاہ زمین کو سرسبز کر دیا اور اس زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے اور ہواؤں کی رُخ اور کیفیتوں کے بدلنے' اور وہ بادل' جو زمین و آسمان کے درمیان لٹکے رہتے ہیں۔ ان سب میں عقلمندوں کے لئے توحید کے زبردست دلائل موجود ہیں کہ یہ سارے کام ایک اللہ کی قدرت کی وجہ سے ہی ممکن ہیں۔

افعال: **تَابُوْا:** (تَوْبَۃٌ) انہوں نے توبہ کی' ماضی جمع غائب (تَابَ یَتُوْبُ)۔ **اَصْلَحُوْا:** (اِصْلَاحٌ) انہوں نے اصلاح کی' ماضی جمع غائب' (اَصْلَحَ یُصْلِحُ)۔ **اَتُوْبُ:** (تَوْبَۃٌ) میں نے رجوع کیا' کروں گا' مضارع واحد متکلم' (تَابَ یَتُوْبُ)۔ **مَاتُوْا:** (مَوت) وہ مرے' ماضی جمع غائب (مَاتَ یَمُوْتُ)۔ **یُخَفَّفُ:** تخفیف' ہلکا کیا جائے گا' مضارع مجہول۔ **یُنْظَرُوْنَ:** (انظارٌ) مہلت دیئے جائیں گے' مضارع مجہول۔ **تَجْرِیْ' جَرٰی:** وہ بہتی ہے' مضارع واحد مونث غائب' (جَرٰی یَجْرِیْ)۔ **یَنْفَعُ:** (نفع) وہ نفع پہنچاتا ہے' مضارع' ماضی نَفَعَ۔ **اَنْزَلَ:** اِنْزَال سے' اس نے اتارا' ماضی' مضارع یُنْزِلُ۔ **بَثَّ:** اس نے پھیلایا' ماضی' مضارع یَبُثُّ۔ **یَعْقِلُوْنَ:** (عقل) وہ سمجھتے ہیں' مضارع جمع غائب' (عَقَلَ' یَعْقِلُ)۔

اسماء: **تَوَّابٌ:** بڑا توبہ قبول کرنے والا۔ **خٰلِدِیْنَ:** خَالِدٌ کی جمع' ہمیشہ رہنے والے۔ **فُلْكٌ:** کشتی' کشتیاں' واحد جمع یکساں۔ **خَلْقِ:** پیدا کرنا۔ **مَاءٍ:** پانی۔ **دَآبَّۃٍ:** زمین پر چلنے والے جانور۔ **تَصْرِیْف:** پھیرنا' بدلنا۔ **رِیَاحٌ:** جمع رِیْحٌ ہوائیں۔ **سَحَابٌ:** بادل۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

غیراللہ کو | اس کے شریک | محبت کرتے ہیں اُن سے | محبت اللہ کی سی | اور جو | ایمان والے ہیں

اس کے شریک بنا لیتے ہیں اور اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہئے اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ

وہ سب سے بڑھ کر ہیں اللہ کی محبت میں | اور کاش دیکھ سکتے | وہ لوگ | جو ظالم ہیں | جب وہ دیکھیں گے | عذاب کو

وہ اللہ سے زبردست محبت رکھتے ہیں اور کاش ظالموں کو اس حالت کا اندازہ ہو جاتا جب وہ عذاب کو دیکھ کر مان لیں گے

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ

کہ (سب) قدرت اللہ ہی کی ہے | اور | یہ کہ | اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | جب بیزار ہو جائیں گے

کہ تمام قوت اور طاقت صرف اللہ ہی کو حاصل ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے اس وقت (کو ذرا یاد کرو)

الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ

وہ لوگ | جن کی پیروی کی گئی تھی | ان لوگوں سے | جنھوں نے پیروی کی تھی | اور وہ دیکھ لیں گے | عذاب کو

جبکہ وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کرینگے اور جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا

اور ٹوٹ جائیں گے | اُن کے | تعلقات | اور بول اُٹھیں گے | وہ جنھوں نے پیروی کی تھی | کہ کاش ہمیں مل جائے

دیکھ لیں گے اور اُن کے تمام رشتے اور وسیلے بھی ٹوٹ جائیں گے اور پیروی کرنے والے پکار اُٹھیں گے کہ اگر ہم ایک بار لوٹ کر

كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ

ایک اور موقع | تو ہم بھی ویسے ہی بیزار ہونگے | اُن سے | جیسے وہ بیزار ہوئے | ہم سے | اسی طرح | دکھائے گا انہیں

(دنیا میں) جاسکیں تو اُن سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کریں جس طرح کہ انہوں نے آج ہم سے کیا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع

اللہ | اُن کے اعمال | حسرت دلانے کو | انہیں | اور وہ نہیں | نکلنے والے | دوزخ سے

اُن کے اعمال کو اُن کے لئے سراپا حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ کبھی آگ سے چھٹکارا نہیں پائینگے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

اے لوگو! | کھاؤ | ان (چیزوں) میں سے | جو زمین میں ہیں | حلال پاکیزہ | اور پیروی نہ کرو

اے لوگو! زمین میں جس قدر حلال اور صاف ستھری چیزیں ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور شیطان کے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ

شیطان کے قدموں کی | بیشک وہ | تمہارا | دشمن ہے کھلا | وہ تو تمہیں حکم دیتا ہے | برائی

نقش قدم پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں برائی اور بے حیائی کی ہی ترغیب

وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

اور بے حیائی کا | اور یہ کہ | کہو (اپنی طرف سے) | اللہ پر | وہ باتیں | جو تم نہیں جانتے

دے گا اور یہ کہ تم سے اللہ کے متعلق وہ باتیں کہلوائے گا جن کا تمہیں علم تک نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٦٥) مشرکوں اوران کے معبودوں کی باہمی حالت: بعض لوگ اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اوران جھوٹے معبودوں سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہئے' حالانکہ ایمان والے سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں اور کاش! ظالم مشرک' قیامت کا وہ ہولناک منظر دیکھ پاتے۔ جب عذابِ الٰہی کو دیکھ کر یقین کرلیں گے کہ ہاں! سب قدرت اللہ ہی کو ہے اوراس کا عذاب بڑا سخت ہے۔

(١٦٦) قیامت کے دن جب مشرکوں کے وہ سردار' جن کی گمراہ کن باتوں پر عام مشرک چلتے تھے خود اپنے پیروکاروں سے ہی بیزار ہوجائیں گے اور عذاب الٰہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اوران کے آپس کے تعلقات بھی کٹ جائیں گے۔

(١٦٧) اور پیروی کرنے والے مشرک' اپنے سرداروں کی بیزاری دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تاکہ وہ بھی اپنے لیڈروں سے بیزاری کا اظہار کریں۔ اسی طرح اللہ ان مشرکین کے اعمال کو خود انہی کے لئے حسرت وافسوس کا باعث بنادے گا اور وہ دوزخ سے نہ نکل سکیں گے۔

(١٦٨) حلال وپاکیزہ اشیاء کھانے اور شیطان کی پیروی سے بچنے کا حکم: اے لوگو! زمین میں جو چیزیں' حلال اور پاکیزہ ہیں' انہیں کھاؤ' اور شیطان کے گمراہ کرنے سے' بعض حلال چیزوں کو حرام مت جانو۔ بلاشبہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

(١٦٩) شیطان تو تمہیں برائی اور بے حیائی اور خدا پر جھوٹ باندھنا ہی سکھائے گا۔

افعال: يَتَّخِذُ: (اتخاذ) وہ پکڑتا ہے' مضارع' ماضی اِتَّخَذَ۔ يُحِبُّوْنَ: (محبت سے) وہ محبت کرتے ہیں' مضارع جمع غائب' (اَحَبَّ يُحِبُّ)۔ يَرٰى: وہ دیکھتا ہے' مضارع واحد غائب۔ تَبَرَّاَ: وہ بیزار ہوا۔ تَبَرَّؤُا: وہ بیزار ہوئے (ہوں گے) (بَرَاءت)۔ اِتُّبِعُوْا: (اتباع) وہ جن کی پیروی کی گئی' مضارع مجہول۔ تَقَطَّعَتْ: (قطعٌ) کٹ گئے' ماضی واحد مؤنث غائب' (تَقَطَّعَ' يَتَقَطَّعُ)۔ نَتَبَرَّاَ: (بَرَاءَت) ہم بیزار ہوئے۔ كُلُوْا: (اکل) کھاؤ' جمع حاضر (اَكَلَ يَاْكُلُ)۔ لَا تَتَّبِعُوْا: (اتباع) مت پیروی کرو' نہی جمع حاضر (اِتَّبَعَ' يَتَّبِعُ)۔ يَاْمُرُ: (اَمْرٌ) وہ حکم کرتا ہے' مضارع۔ تَقُوْلُوْا: (قَوْل) تم کہتے ہو' مضارع جمع حاضر (قَالَ يَقُوْلُ)۔

اسماء: دُوْنَ: سوائے۔ اَنْدَادًا: نِدٌّ کی جمع' شریک۔ اَشَدُّ: (شدت) زیادہ سخت۔ كَرَّةً: ایک بار پھرنا۔ خُطُوٰتِ: واحد خطوۃٌ' قدم۔ مُبِيْنٌ: صریح' کھلا۔ سُوْٓءُ: بدی۔ فَحْشَاءِ: بے حیائی۔

حروف: بَلْ: بلکہ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا

اور جب کہا جاتا ہے | ان سے | کہ پیروی کرو | اس کی | جو نازل کیا | اللہ نے | تو کہا انہوں نے | بلکہ ہم تو پیروی کرینگے | اس کی

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس راہ پر چلیں گے

أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا

کہ پایا ہم نے | جس پر | اپنے باپ دادا کو | کیا اگرچہ ہوں | اُن کے باپ دادا | کہ نہ سمجھتے ہوں | کچھ بھی

جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو چلتے ہوئے پایا تو کیا اگر اُن کے بڑے کسی بات کو نہ سمجھتے ہوں اور راہ راست پر بھی

وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا

اور نہ سیدھی راہ پر ہوں | اور مثال | اُن کی جو | کافر ہیں | اس شخص کی سی ہے | جو پکارتا ہے | اس چیز کو

نہ رہے ہوں (تو بھی یہ انہی کے طریق پر چلیں گے) اور کافروں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے

لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾

جو نہیں سنتی | سوائے پکار | اور آواز کے | وہ بہرے ہیں | گونگے ہیں | اندھے ہیں | پس وہ | عقل نہیں رکھتے

جو سوائے پکارنے اور چلانے کے کچھ نہیں سنتی (سمجھتی) یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں سو یہ کچھ نہیں سمجھتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ

اے ایمان والو! | کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | جو ہم نے تمہیں دیں | اور شکر کرو اللہ کا

اے ایمان والو! اُن پاکیزہ اور حلال چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں (جو چاہو) کھاؤ اور اللہ کا شکر بجا لاؤ

إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

اگر تم | اسی کی | عبادت کرتے ہو | بیشک | اُس نے تو حرام کیا تم پر | مردار | اور خون | اور گوشت

اگر تم صرف اسی کی بندگی کرنے والے ہو اُس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا

الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

خنزیر کا | اور وہ جانور | جس پر پکارا جائے (نام) | غیر اللہ کا | پس جو | مجبور ہو جائے | نہ کہ سرکشی کرنے والا ہو

گوشت اور ایسے جانور حرام کئے ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے ہوں پس جو کوئی نافرمانی کرنے

وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اور نہ حد سے بڑھنے والا | پس نہیں گناہ | اُس پر | یقیناً اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | یقیناً | جو لوگ

اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو (بحالت مجبوری اگر ان کا استعمال کرے) تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

چھپاتے ہیں | جو چیز | اُتاری | اللہ نے | کتاب میں سے | اور لیتے ہیں | اُس کے بدلے | معاوضہ | قلیل

جو لوگ اُن احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں، چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے دنیا کے حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ

یہ لوگ | نہیں ڈالتے | اپنے پیٹوں میں | مگر آگ | اور نہیں کلام کریگا اُن سے | اللہ

یہی لوگ ہیں جو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور اُن لوگوں سے اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷۰) اور جب مشرکین سے کہا جاتا ہے کہ قرآن کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو انہی باتوں پر چلیں گے جن پر ہمارے باپ دادا چلتے آئے ہیں' چاہے ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور راہ راست پر بھی نہ ہوں؟ ایسی اندھی تقلید تو کچھ عقلمندی نہیں۔

(۱۷۱) کفار کی مثال ان جانوروں کی سی ہے جو محض آواز و پکار تو سنتے ہیں مگر اس کا معنی و مطلب کچھ نہیں سمجھتے' کہ رسول اللہؐ انہیں حق کی طرف بلائے جا رہے ہیں اور وہ سوائے آواز کے کچھ بھی نہیں سنتے' سمجھتے' گویا کہ وہ بہرے' گونگے' اندھے ہیں اور ان میں کچھ سننے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

(۱۷۲) خوراک میں حلال وحرام کی تمیز کے احکام: مسلمانو! جو پاک وحلال چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم حقیقت میں اسی کا حکم مانتے ہو۔

(۱۷۳) بیشک اللہ نے تم پر بعض چیزوں کو کھانا حرام کیا ہے جیسے مُردار (جو جانور ذبح کئے بغیر خود مر جائے) اور جو خون ذبح کے وقت بہہ نکلتا ہے۔ اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت اللہ کی بجائے غیر اللہ (کسی مخلوق) کا نام لیا جائے۔ پس جو شخص بھوک سے لاچار ہو جائے اور نافرمانی اور زیادتی کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اور ان میں سے بقدر حاجت زندگی بچانے کیلئے کھالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

افعال: اتَّبِعُوْا: (اتباع) پیروی کرو۔ اَلْفَیْنَا: (اَلْفَوْنَا) ہم نے پایا' ماضی جمع متکلم' (اِلْفَاءٌ)۔ یَنْعِقُ: (نعق) وہ چلاتا ہے مضارع' ماضی نَعَقَ۔ یَسْمَعُ: (سَمْعٌ) وہ سنتا ہے' مضارع واحد غائب' ماضی سَمِعَ۔ تَعْبُدُوْنَ: (عبادۃ) تم عبادت کرتے ہو' جمع حاضر (عَبَدَ یَعْبُدُ)۔ حَرَّمَ: (حرامٌ) اس نے حرام کیا' ماضی یُحَرِّمُ مضارع۔ اُهِلَّ: (اِهْلَالٌ) پکارا گیا' وہ ذبح کیا گیا' ماضی مجہول۔ اضْطُرَّ: اِضْطِرَارًا' وہ مجبور کیا گیا' ماضی مجہول۔

اسماء: اِیَّاهُ: اس کی ضمیر۔ اَلْمَیْتَةَ: مردار۔ اَلدَّمَ: خون۔ لَحْمَ: گوشت۔ عَادٍ: حد سے تجاوز کرنے والا۔ اِثْمٌ: گناہ۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ

قیامت کے دن | اور نہ پاک کریگا انہیں | اور اُن کے لئے | عذاب ہے | دردناک | یہی وہ (لوگ) ہیں

قیامت کے دن کلام تک نہ کریگا اور نہ اُن کو پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ

جنہوں نے | خریدا | گمراہی کو | بدلے ہدایت کے | اور عذاب کو | بدلے بخشش کے | پس کتنا

جنہوں نے گمراہی کو ہدایت اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے سو یہ لوگ

اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ

بڑا صبر ہے اُن کو | آتشِ دوزخ پر | یہ | اس لئے کہ اللہ نے | اُتاری | کتاب | سچائی کے ساتھ

آتشِ دوزخ پر کس قدر راضی ہو گئے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل کر دی

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع

اور | بیشک | جنہوں نے | اختلاف کیا | کتاب میں | البتہ جا پڑے ضد میں | بہت دُور

اور وہ لوگ جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا بے شک وہ پرلے درجے کی ضد پر اڑے ہوئے ہیں

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

یہی نیکی نہیں | کہ پھیرو تم | اپنے منہ | مشرق اور مغرب کی طرف

صرف یہی نیکی نہیں کہ تم نے مشرق کی طرف مُنہ کر لیا یا مغرب کی طرف

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ

لیکن نیکی (تو یہ ہے) | جو ایمان لائے | اللہ | اور روزِ قیامت | اور فرشتوں | اور کتابوں

ہاں! نیکی تو یہ ہے کہ کوئی اللہ پر روزِ آخرت پر فرشتوں پر کتابوں

وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اور نبیوں پر | اور | دے | مال | اس کی محبت میں | رشتہ داروں | اور یتیموں

اور نبیوں پر ایمان لایا اور جس شخص نے اللہ کی محبت میں اپنے قریبی رشتہ داروں، یتیموں،

وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ

اور مسکینوں | اور مسافروں | اور سوال کرنے والوں کو | اور گردنوں (کے چھڑانے) میں

مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور غلاموں کے آزاد کرانے میں مال خرچ کیا

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

اور قائم کرے | نماز | اور دے | زکوٰۃ | اور جو پورا کرنے والے ہیں | اپنے اقراروں کو

اور جو نماز کی پابندی کرتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور جو (لوگ) عہد کر کے

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ

جب وہ کوئی اقرار کرلیں | اور صبر کرنے والے ہیں | تنگدستی | اور بیماری میں | اور لڑائی کے وقت

اسے پورا کرنے والے ہیں اور تنگدستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۴) اہلِ کتاب' کا اللہ کے احکام کو چھپانا: یقیناً جو لوگ اللہ کی آیتوں اور احکام کو معمولی دُنیاوی فوائد حاصل کرنے کی غرض سے چھپاتے ہیں' وہ گویا اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور قیامت کے روز اللہ' نہ تو ان سے رحمت و شفقت کی بات کرے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۷۵) یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی' اور بخشش کے بدلے عذاب' اختیار کرلیا ہے۔ تو ان کا دوزخ کی آگ ہولناک پر صبر کرنا اور راضی ہوجانا' کتنا حیرت انگیز اور افسوسناک ہے۔

(۱۷۶) یہ عذاب اس لئے ہوگا کہ اللہ نے سچی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں انہوں نے محض اپنی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا اور اس ضد اور مخالفت میں سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑے۔

افعال: یُکَلِّمُ: (کَلَّمَ) وہ کلام کرتا ہے' مضارع' ماضی کَلَّمَ۔ یَشْتَرُوْنَ. یَاْکُلُوْنَ: (پہلا پارہ)۔ یُزَکِّیْ: (پہلے گزر چکا ہے)۔ اِشْتَرَوْا: (پہلا پارہ)۔ اخْتَلَفُوْا: (اختلاف) انہوں نے اختلاف کیا' ماضی جمع غائب (اِخْتَلَفَ' یَخْتَلِفُ)۔ لَیْسَ: نہیں ہے' فعل ناقص۔

اسماء: ثَمَنًا: قیمت۔ بُطُوْن: جمع بطن' پیٹ۔ اَلِیْمٌ: دردناک (پہلے گزر چکا ہے)۔ ضَلٰلَة: گمراہی' (گزر چکا)۔ شِقَاق: مخالفت۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

یہی لوگ ہیں ۔ سچے ۔ اور یہی ہیں ۔ پرہیزگار

یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ

اے ایمان والو! ۔ فرض کیا گیا ۔ تم پر ۔ بدلہ ۔ مقتولوں میں

اے مومنو! مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ ۚ

آزاد ۔ آزاد کے بدلے ۔ اور غلام ۔ غلام کے بدلے ۔ اور عورت ۔ عورت کے بدلے

اس طرح کہ آزاد کے بدلے آزاد' غلام کے بدلے غلام' عورت کے بدلے عورت (یعنی قاتل جس طبقہ سے بھی ہو اسے قتل کیا

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ

پس جس کو معاف کیا جائے ۔ اس کے بھائی کی طرف سے ۔ کچھ بھی ۔ تو مطالبہ کرنا (چاہئے) ۔ دستور کے مطابق

جائے) پھر اگر قاتل کو اسکے (مقتول) بھائی (کے ورثاء) کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو چاہئے کہ دستور کے موافق

وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ

اور ادا بھی کرنا چاہئے اس کو ۔ نیکی کے ساتھ ۔ یہ ۔ کمی ہے ۔ تمہارے رب کی طرف سے

خون بہا طلب کیا جائے اور وہ اسے خوش خلقی کے ساتھ ادا کر دے یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی سہولت اور

وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾

اور مہربانی ۔ پس جو کوئی ۔ زیادتی کرے ۔ بعد اس کے ۔ تو اس کے لئے ۔ عذاب ہے ۔ دردناک

رحمت ہے پس جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾

اور تمہارے لئے ۔ قصاص میں ۔ زندگی ہے ۔ اے عقل والو! ۔ تاکہ تم ۔ بچو

اور اے عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے) باز رہو

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

فرض کیا گیا ۔ تم پر ۔ کہ جب ۔ آ پہنچے ۔ کسی کو تم میں سے ۔ موت

(مسلمانو!) تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا اخیر وقت آ جائے

إِن تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

اگر وہ چھوڑے مال ۔ تو وصیت کرے ۔ ماں باپ ۔ اور رشتہ داروں کے لئے ۔ مناسب طور پر

او وہ (وراثت میں) مال و دولت چھوڑے جا رہے ہو تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں منصفانہ وصیت کر جائے

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ

یہ حق ہے ۔ پرہیزگاروں پر ۔ پس جو ۔ بدل دے اس کو ۔ بعد اس کے ۔ سننے کے

متقی لوگوں کو ایسی وصیت کرنا ضروری ہے پس جو شخص وصیت سن لینے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی کر دے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷۷) نیکی کی حقیقت: نیکی صرف یہی نہیں کہ تم نماز میں اپنے رخ، رسم ورواج کے طور پر مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو۔ بلکہ اصلی نیکی اس شخص کی ہے جو اللہ اور قیامت' فرشتوں' کتابوں اور نبیوں پر ایمان لا کر محض اللہ کی رضامندی کے لئے رشتہ داروں' یتیموں محتاجوں' مسافروں' مانگنے والوں' اور غلاموں' قرضداروں اور قیدیوں کو آزادی دلانے میں' اپنا مال خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔ اور جو اقرار کرے اسے پورا کرے۔ اور تنگ دستی' بیماری اور جنگ جیسے مشکل حالات میں صبر کرے۔ یہی لوگ سچے اور متقی ہیں۔

(۱۷۸) قتل کے معاملے میں قصاص کا حکم اور اس کی حکمت: مسلمانو! قتل ہو جانے والوں کے معاملے میں' تم پر قصاص (قاتل کو سزائے موت دینا) فرض کیا گیا ہے۔ آزاد قاتل' آزاد مقتول کے بدلے' اور غلام قاتل غلام مقتول کے بدلے اور قاتلہ عورت' مقتولہ عورت کے بدلے قتل کئے جائیں یعنی ہر انسان کا خون قابل احترام ہے خواہ وہ کسی بھی انسانی طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔ اور جو کوئی اس کا احترام نہ کرے' اسے پوری سزا دی جائے۔ پھر جس قاتل کو (مقتول کے وارثوں) کی طرف سے قصاص معاف کر دیا جائے' یا دیت (مالی معاوضہ' خون بہا) قبول کر لی جائے۔ تو دیت طلب کرنے والوں کو دیت کی رقم کا مطالبہ مناسب طریقے سے اور قاتل کے مالی حالات کے مطابق کرنا چاہئے۔ اور قاتل کو بھی چاہئے کہ وہ ملنے والی معافی کا احترام کرے اور دیت کی ادائیگی میں بے جا تاخیر نہ کرے۔ یعنی ان معاملات کو خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ نبھانا چاہئے۔ یہ قصاص وخون بہا معاف کرنے کی اجازت' اللہ کی طرف سے ایک خاص سہولت (تخفیف) ہے اور اس کی مہربانی ہے ورنہ گذشتہ آسمانی مذاہب میں ایسی کوئی سہولت نہ تھی بلکہ قتل کا بدلہ صرف قتل ہی تھا۔ پھر جو شخص اس تخفیف کے بعد زیادتی کرے گا مثلاً مقتول کا وارث' قصاص یا خون بہا معاف کر کے' پھر خون یا خون بہا کا مطالبہ کرے یا قاتل' قصاص معاف ہونے پر خون بہا بھی ادا نہ کرے' تو اسے دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۷۹) اے عقلمندو قصاص (یعنی قتل کے بدلے سزائے موت) کے قانون میں تمہارے لئے زندگی کا پیغام ہے تاکہ قتل اور جنگ وجدل کی وارداتیں نہ ہونے پائیں۔

(۱۸۰) وصیت کا حکم: جو صاحب مال شخص مرنے کے قریب ہو اس پر فرض کر دیا گیا ہے کہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ اپنے متروکہ مال میں وصیت کر جائے' یہ حکم پرہیزگاروں پر لازم ہے (ف) میراث کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے وصیت کرنا فرض تھا اب وصیت کرنا' مستحب ہے (یعنی پسندیدہ اور اچھا عمل ہے' فرض نہیں) کہ ورثاء کے علاوہ مزید جس کسی کے لئے چاہے' اپنے تمام مال کے زیادہ سے زیادہ تہائی حصہ تک میں وصیت کر دے۔ یہ وصیت' تجہیز وتکفین کے اخراجات اور قرض کی ادائیگی کے بعد بقیہ مال کے تہائی حصہ میں سے پوری کی جائے گی۔ اس کے بعد بقیہ مال ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

افعال: تُوَلُّوْا: آتے۔ اَقَامَ: (پارہ اول)۔ عٰهَدُوْا: (عهد) انہوں نے عہد کیا' ماضی جمع غائب' عَاهَدَ۔ کُتِبَ: لکھا گیا' ماضی مجہول۔ عُفِیَ: معاف کیا گیا' ماضی مجہول۔ اِعْتَدٰی: اس نے زیادتی کی' ماضی' مضارع یَعْتَدُوْا۔ حَضَرَ: (حضور) حاضر ہوا' ماضی' مضارع' یَحْضُرُ۔ تَرَکَ: (تَرْکٌ) اس نے چھوڑا' یَتْرُکُ۔

اسماء: بِرٌّ: نیکی۔ اِبْنُ السَّبِیْلِ: راستے کا بیٹا یعنی مسافر' مرکب اضافی۔ الرِّقَابِ: واحد رَقَبَةٌ غلام' گردن۔ مُوْفُوْنَ: (وَفَا) پورا کرنے والے۔ بَأْسَآءِ: تنگدستی۔ ضَرَّآءِ: بیماری۔ حِیْنَ: وقت۔ حُرٌّ: آزاد۔ اُنْثٰی: عورت۔ اَخٌ: بھائی۔ اَدَآءٌ: ادا کرنا' مصدر۔ اَلْبَابِ: لُبٌّ کی جمع' عقل۔

حروف: یَا: اے (حرف ندا)۔

فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ ﴿۱۸۱﴾

تو اُس کا گناہ | انہی پر ہے | جو اُس کو بدلتے ہیں | بیشک | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے

تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے اس میں تبدیلی کی بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ

پس جو کوئی | خوف کرے | وصیت کرنے والے سے | طرف داری | یا گناہ کا | پھر اصلاح کردے

ہاں! جو شخص اس بات کے خوف سے کہ وصیت کرنیوالے نے کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے

بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾

ان کے درمیان | تو نہیں کوئی گناہ | اُس پر | بیشک اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

اور وہ وارثوں میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

اے ایمان والو! | فرض کئے گئے | تم پر | روزے | جس طرح فرض کئے گئے تھے

اے مسلمانو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ

اُن لوگوں پر | جو تم سے پہلے تھے | تا کہ تم | پرہیزگار بن جاؤ | چندروز | گنتی کے

لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ (روزے) گنتی کے چند دن ہیں

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

پھر جو کوئی | ہو تم میں سے | بیمار | یا | سفر پر | تو گنتی (پوری کرلے)

پھر تم میں سے اگر کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اس گنتی کو

مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ

دوسرے دنوں میں | اور اُن پر | جو (فدیہ کی) طاقت رکھتے ہیں | فدیہ ہے | کھانا کھلانا

بعد میں پورا کر لے اور جو اس امر کی طاقت رکھیں کہ (وہ) فدیہ دے سکیں ان کے ذمہ ایک مسکین کو

مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

ایک مسکین کو | پھر جو کوئی | خوشی سے کرے نیکی | تو وہ بہتر ہے | اُس کے لئے | اور روزہ رکھنا ہی

کھانا کھلانا ہے پھر اگر کوئی شخص خوشی سے نیکی کا کام (زیادہ) کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم علم رکھتے ہو | مہینہ رمضان کا ہے | وہ جس میں اُتارا گیا

تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا بشرطیکہ تم اس بات کو سمجھو رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

قرآن | جو ہدایت ہے | لوگوں کے لئے | اور (روشن) دلیلیں | ہدایت کی | اور فرق کرنے والا ہے

نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے رہنمائی اور ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے کا ذریعہ ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۸۱) پس اگر وصی (جس کو وصیت کی گئی ہے) وصیت سن لینے کے بعد اس کو اپنی طرف سے بدل دے، تو اس وصیت کے بدلنے کا گناہ اُسی پر ہے بیشک اللہ سننے جاننے والا ہے۔

(۱۸۲) اگر وصی کو اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے زیادتی کی ہے یا حکم الٰہی کے خلاف وصیت کی ہے اور وصی اپنی طرف سے وصیت میں اصلاح کر کے، وارثوں میں شریعت کے مطابق صلح کرا دے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں بلکہ یہ بہتر طریقہ ہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۸۳) **ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت:** مسلمانو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۱۸۴) رمضان کے مہینے کے گنتی کے دن (۲۹ یا ۳۰) روزے رکھنا فرض ہے، ہاں اگر کوئی ایسا بیمار ہو جس کی بیماری روزے سے بڑھ جانے کا خطرہ ہو یا شرعی سفر (کم از کم ۴۸ میل یا ۸۹ کلومیٹر) پر ہو تو وہ صحت یابی اور سفر سے واپسی پر، رمضان کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے یعنی اتنے ہی روزے رکھ لے۔ اور جن لوگوں کے لئے روزہ رکھنا بہت مشکل ہو جیسے بہت بوڑھا مرد و عورت، یا بچے کو دودھ پلانے والی ماں، تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کریں (جو کہ پونے دو کلو گندم یا کھجور یا اس کی قیمت ہے) اور جو مریض یا مسافر باوجود اس رخصت کے، اپنی خوشی سے روزہ رکھے تو یہ زیادہ بہتر ہے اگر تم دین کی سمجھ رکھتے ہو۔

افعال: بَدَّلَ: اس نے تبدیل کیا، ماضی۔ يُبَدِّلُوْنَ: (بدل) وہ تبدیل کرتے ہیں، مضارع جمع غائب، واحد يُبَدِّلُ۔ خَافَ: (خوف) اس نے خوف کیا، ماضی، مضارع يَخَافُ۔ اَصْلَحَ: اس نے اصلاح کی، ماضی، مضارع يُصْلِحُ۔ يُطِيْقُوْنَهٗ: (از طاقت) وہ طاقت رکھتے ہیں، مضارع جمع غائب، (اَطَاقَ يُطِيْقُ)۔ تَطَوَّعَ: از طوعٌ، اس نے نیک کام خوشی سے کیا، ماضی، مضارع يَتَطَوَّعَ۔ تَصُوْمُوْا: یہ صَوْمٌ سے ہے، تم روزہ رکھو گے، مضارع جمع حاضر (صَامَ يَصُوْمُ)۔

اسماء: مُوْصٍ: وصیت کرنے والا، اسم فاعل۔ جَنَفًا: طرف داری۔ صِيَامٌ: روزہ رکھنا، مصدر۔ مَعْدُوْدٰتٍ: یہ عَدٌّ سے ہے، اسم مفعول، جمع مونث، گنی ہوئی، عِدَّةٌ گنتی شمار۔ اُخَرَ: دوسرے۔ فِدْيَةٌ: یہ فداء سے ہے، وہ چیز جو کسی کے عوض لی جائے۔

حروف: لَعَلَّ: تاکہ۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا

سو جو کوئی | پالے | تم میں سے | اس مہینہ کو | تو اُس کے روزے رکھے | اور جو کوئی ہو | بیمار

پس جو کوئی یہ مبارک مہینہ پائے اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو

اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ

یا سفر پر | تو گنتی (پوری کرلے) | دوسرے دنوں سے | چاہتا ہے | اللہ | تم پر

یا سفر میں ہو تو وہ بعد میں اتنے ہی دن روزے رکھے اللہ تمہارے لئے آسانی

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

آسانی | اور نہیں چاہتا | تم پر | تنگی | اور اس لئے کہ تم پوری کرو | گنتی

چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا اور یہ (رعایت اس لئے بھی ہے) تاکہ تم یہ گنتی پوری کر سکو

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

اور تاکہ تم بڑائی (بیان) کرو | اللہ (کی) | اس پر کہ ہدایت کی اُس نے تم کو | اور تاکہ تم | شکر کرو

اور تاکہ اللہ کی عظمت بیان کرو کہ اُس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کا احسان مانو

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۗ اُجِيْبُ

اور جب سوال کریں آپ سے | میرے بندے | میرے متعلق | تو (کہئے) میں تو | نزدیک ہوں | قبول کرتا ہوں

اور (اے نبی!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ ان سے فرما دیجئے کہ) میں تمہارے پاس ہی ہوں

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

دُعا | دُعا کرنے والے کی | جب وہ مجھے پکارتا ہے | تو چاہئے کہ حکم مانیں | میرا | اور ایمان لائیں مجھ پر

پکارنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری دعوت تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان لائیں

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ

تا کہ وہ | ہدایت پائیں | حلال کیا گیا | تمہارے لئے | روزوں کی راتوں میں | مشغول ہونا

تاکہ انہیں راہ ہدایت ملے روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے

اِلٰى نِسَآئِكُمْ ۗ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ

اپنی عورتوں سے | وُہ پردہ ہیں | تمہارے لئے | اور تم | پردہ ہو | اُن کے لئے

حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم اُن کا پردہ ہو

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ

اللہ کو معلوم ہے | کہ تم | کرتے تھے | خیانت | اپنے نفسوں سے | پس توبہ قبول کر لی

اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنے ساتھ خیانت کیا کرتے تھے پس اُس نے تمہاری توبہ

عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا

تمہاری | اور معاف کر دیا | تم کو | سو اب | مل لیا کرو اُن سے | اور طلب کیا کرو

قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا لہٰذا اب سے تم (روزہ میں رات کے وقت) اپنی بیویوں سے بخوشی خلوت کرو

(۱۸۵) رمضان وہ برکت اور فضیلت والا مہینہ ہے جس کی شب قدر میں تمام قرآن اکٹھا' ایک ہی دفعہ' لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ اور پھر حضورؐ پر ضرورت کے مطابق بتدریج تقریباً ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا جو لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ اور راہ حق کی روشن دلیل ہے تو جو شخص رمضان کے مہینہ کا چاند دیکھ لے یا اسے اطلاع ملے تو وہ اس میں روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ بیماری اور سفر کے بعد' دوسرے دنوں میں سے اتنے ہی دن گن کر قضا روزے رکھے اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔ اور اس ہدایت کے ملنے پر اللہ کی بڑائی بیان کرو اور شکر ادا کرو۔

(۱۸۶) اے نبیؐ! جب آپؐ سے میرے بندے میرے نزدیک یا دور ہونے سے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دو کہ میں نزدیک ہی ہوں۔ دُعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے' تو ان کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ راہ ہدایت پائیں۔

افعال: شَهِدَ: یہ شہادت سے ہے' اس نے گواہی دی' پایا' ماضی' مضارع یَشْهَدُ۔ لِیَصُمْ: (صَوْم) چاہئے کہ وہ روزہ رکھے' امر واحد غائب۔ یُرِیْدُ: (اِرَادَۃٌ) وہ ارادہ کرتا ہے' مضارع' ماضی اَرَادَ۔ تُکْمِلُوْا: (کمال) تم پورا کرتے ہو' مضارع جمع حاضر (اَکْمَلَ یُکْمِلُ)۔ تُکَبِّرُوْا: (کَبِیْرٌ) تم تکبیر کرو گے' بڑائی بیان کرو' مضارع جمع حاضر (کَبَّرَ' یُکَبِّرُ)۔ سَاَلَ: (سُؤَال) اس نے سوال کیا' ماضی' مضارع یَسْاَلُ۔ اُجِیْبُ: (اجابت) میں قبول کرتا ہوں' مضارع واحد متکلم (اَجَابَ یُجِیْبُ)۔ دَعَا: (دَعْوَت) اس نے بلایا' ماضی' یَدْعُوْا۔ اِذَا دَعَا: جب وہ بلاتا ہے۔ یَسْتَجِیْبُوْا: (اِسْتَجَابَۃٌ) انہیں چاہئے کہ وہ مانیں' امر جمع غائب' (اِسْتَجَابَ یَسْتَجِیْبُ)۔ یَرْشُدُوْنَ: (رُشد) وہ ہدایت پاتے ہیں' مضارع جمع غائب' (رَشَدَ یَرْشُد)۔

اسماء: شَهْرٌ: مہینہ' جمع شُهُوْرٌ۔ یُسْرٌ: آسان۔ عُسْرٌ: یُسْرٌ کی ضد' مشکل۔ عَنِّیْ: مجھ سے۔ بِیْ: (بِ+ی) میرے ساتھ' مجھ پر۔

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

جولکھ دیا اللہ نے | تمہارے لئے | اور کھاؤ | اور پیؤ | جب تک کہ صاف ظاہر ہو جائے

اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دی ہے اس کے خواہشمند رہو اور (رات کو) کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف

لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

تمہارے لئے | دھاری | سفید | دھاری سیاہ سے | فجر کے وقت

معلوم ہو جائے کہ صبح کی سفید لکیر اندھیرے کی کالی دھاری سے الگ ہو کر صبح ہو گئی ہے

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ

پھر پورا کیا کرو | روزوں کو | رات تک | اور مباشرت نہ کیا کرو اُن سے

پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور مساجد میں اعتکاف کرنے

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ

جبکہ تم معتکف ہوا کرو | مسجدوں میں | یہ | حدیں ہیں اللہ کی | سو پاس بھی نہ پھٹکو ان کے

کے ایام میں (رات کو) بھی اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | اپنی آیتیں | لوگوں کے لئے | تاکہ وہ | بچتے رہیں

ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ اللہ اسی طرح وضاحت کے ساتھ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ برائیوں سے بچیں

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ

اور نہ کھاؤ | اپنے اموال | آپس میں | ناجائز طور پر | اور نہ پہنچاؤ | اُن کو

اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال کو حکام تک اس نیت سے

اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ

حاکموں تک | تاکہ کھا جاؤ | کچھ حصہ | لوگوں کے مال کا | گناہ سے (ناحق)

پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ

ع وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ

حالانکہ تم | جانتے ہو | پوچھتے ہیں آپ سے | چاندوں کے متعلق | کہہ دیجئے | یہ

حالانکہ تم جانتے ہو اے نبیؐ! لوگ آپ سے چاند (اور اس کی مختلف تبدیلیوں کے) متعلق سوال کرتے ہیں

مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

اندازے ہیں وقت کے | لوگوں کے لئے | اور حج کے لئے | اور نہیں ہے | نیکی | کہ آؤ تم

کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے وقت اور حج کے حساب کا پیمانہ ہے اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا

گھروں میں | اُن کی پچھلی طرف سے | لیکن بھلائی (تو اس کی) ہے | جو پرہیزگاری کرے | اور آؤ تم

گھروں میں پچھواڑے سے آؤ، ہاں! نیکی اُس نے کی جو پرہیزگار بنا، اور گھروں میں

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۸۷) اسلام کے ابتدائی دور میں، رمضان میں افطار کے بعد رات کے وقت ایک دفعہ سو جانے پر اگلا روزہ شروع ہو جاتا، اب نیند سے بیدار ہو کر سحری کھانا پینا اور بیوی سے ملنا منع تھا۔ بعض صحابہ سے اس حکم میں کوتاہی ہوئی اور انہوں نے شرمندہ ہو کر حضورؐ کو اطلاع کی، اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ کے لئے رات کے وقت، طلوع فجر تک ان باتوں کی اجازت ہو گئی۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ تمہارے لئے رمضان میں رات کے وقت اپنی عورتوں سے ملنا حلال کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ تمہارا اور ان کا اتنا قریبی تعلق ہے جتنا کہ کپڑے کا جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ تم ان سے علیحدہ نہیں رہ سکتے، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اس حکم کی مخالفت سے اپنے آپ کو گنہ گار کر رہے تھے۔ تو اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ اب تمہیں اجازت ہے کہ ان سے مل کر، وہ اولاد جو تمہارے مقدر میں ہے، حاصل کیا کرو اور آسمان کے مشرقی کنارے پر صبح کی سفید لکیر، رات کی سیاہ لکیر سے صاف علیحدہ ہونے تک (یعنی صبح صادق) ہونے تک کھاؤ پیو اور سورج کے غروب ہو جانے تک روزہ کو پورا کیا کرو۔ البتہ اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو تو حالت اعتکاف میں اپنی بیویوں سے نہ ملو۔ یہ اللہ کے قوانین اور ضابطے ہیں، ان کی مخالفت کا ارادہ بھی نہ کرو۔ اللہ اپنی آیتیں اسی طرح لوگوں کے لئے کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ وہ گناہوں سے بچتے رہیں۔

(۱۸۸) ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے کھا جانے کی ممانعت: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں مثلاً حرام کی کمائی، غصب، چوری، دغا بازی، خیانت وغیرہ سے نہ کھاؤ اور جان بوجھ کر لوگوں کا مال، ناحق طور پر کھا جانے کے لئے حکام کو رشوت نہ دو۔ اس لئے کہ حاکم کے ظالمانہ فیصلے سے، وہ ناجائز تمہارے لئے حلال نہیں بن سکتا۔

افعال: اُحِلَّ: حلال کیا گیا، ماضی مجہول۔ تَخْتَانُوْنَ: (خیانت) خیانت کرنا، ماضی استمراری۔ عَفَا: (عفو) اس نے معاف کیا ماضی، مضارع یَعْفُوْ۔ بَاشِرُوْا: (مباشرت) تم قریب لگو، امر حاضر۔ اِشْرَبُوْا: (شرب) پیو، امر حاضر، (شَرِبَ یَشْرَبُ)۔ اَتِمُّوْا: (تمام) پورا کرو، امر حاضر۔ تُدْلُوْا: پہنچاؤ۔

اسماء: رَفَثٌ: جماع اور اس کے متعلق بات چیت۔ عَاکِفُوْنَ: اعتکاف کرنے والے۔

الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾

گھروں میں | اُن کے دروازوں سے | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | تاکہ تم تمہیں | کامیاب ہو جاؤ

دروازوں ہی سے داخل ہوا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ

اور لڑو | اللہ کی راہ میں | اُن سے | جو لڑیں تم سے | اور زیادتی نہ کرو

اور اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کریں اور زیادتی نہ کرو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ

بیشک اللہ | نہیں پسند کرتا | زیادتی کرنے والوں کو | اور قتل کر دو انہیں | جہاں | پاؤ انہیں

بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور دشمنوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو

وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ

اور نکال دو اُن کو | جہاں سے | نکالا اُنہوں نے تم کو | اور فتنہ انگیزی | زیادہ سخت ہے

اور جہاں سے اُنہوں نے تمہیں نکالا ہے تم بھی اُن کو نکال دو اور فتنہ کا قائم رہنا جنگ و جدل سے بھی

مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ

قتل سے | اور نہ لڑو اُن سے | پاس مسجد حرام (کعبہ) کے | جب تک کہ

بڑھ کر (بُرا) ہے اور مسجد حرام کے قرب و جوار میں ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ

يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ

وہ (نہ) لڑیں تم سے | اُس میں | پس اگر | وہ لڑیں تم سے | تو قتل کرو اُن کو | یہی | سزا ہے

وہ خود تم سے وہاں نہ لڑیں پھر اگر اُنہوں نے تم سے لڑائی شروع کر دی تو تم بھی ان کو مار دو منکروں کی یہی

الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٢﴾

کافروں کی | پس اگر وہ باز آ جائیں | تو یقیناً | اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

سزا ہے پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

اور لڑو اُن سے | یہاں تک کہ | نہ رہے | فتنہ | اور (قائم) ہو جائے | دین

اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین

لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٩٣﴾

اللہ کا | پس اگر | وہ باز آ جائیں | تو نہیں سختی | مگر صرف | ظالموں پر (ہے)

قائم ہو جائے پس اگر وہ رُک جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر سختی نہ کی جائے

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ

مہینہ | حرمت والا | بدلے میں ہے مہینے | حرمت والے کے | اور سب حرمتوں میں

اگر حرمت کے مہینوں کا لحاظ رکھا جائے تو تمہیں بھی یہ لحاظ رکھنا چاہئے اور حرمت کی ہر چیز

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۸۹) **قمری مہینوں سے حساب کتاب اور نیکی کی حقیقت:** اور اے نبیؐ! لوگ آپؐ سے مہینے کے مختلف دنوں میں چاندوں کے گھٹنے بڑھنے کی نسبت دریافت کرتے ہیں' کہ ایسا کیوں ہوتا ہے' آپؐ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے معاملات مثلاً خرید وفروخت' طلاق' عِدّت اور عبادات مثلاً روزہ' زکوٰۃ اور خاص طور پر حج کے اوقات و ایام معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں اور ان کے ذریعے دنیاوی اور دینی کاموں کی تاریخیں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ایک غلط رسم' دین کے نام پر یہ رائج ہوگئی تھی کہ کچھ لوگ ایام حج کے بعد اپنے گھر کے دروازے سے اندر نہیں جاتے تھے۔ بلکہ گھروں کی دیواریں پھاند کر پیچھے سے یا چھت سے داخل ہوتے تھے انہیں بتایا گیا کہ نیکی یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے نہ کہ اپنی طرف سے فضول رسمیں گھڑ لے۔ لہٰذا گھروں میں ان کے عام دروازوں ہی سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرو۔

(۱۹۰) **جہاد فی سبیل اللہ کے اصول و ضوابط:** اے مومنو! اور اگر دشمن تم سے لڑتے ہیں تو تم بھی اللہ کی رضامندی کے لئے ان سے جہاد کرو اور (دوران جنگ عورتوں' بوڑھوں' بچوں وغیرہ کو قتل کر کے) زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۱) لڑائی شروع ہوجانے پر دشمن کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں (مکہ) سے انہوں نے تمہیں نکال دیا تھا۔ تم بھی انہیں وہاں سے نکال دو' اور فتنہ وفساد اور ایمان لانے والوں پر مظالم ڈھانا تو قتل سے بھی زیادہ برا ہے اور مسجد حرام (بیت اللہ شریف) کے پاس جب تک کفار خود ہی تم سے نہ لڑیں تم ان سے نہ لڑو۔ ہاں اگر وہ لڑائی شروع کریں' تو بے شک انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔

(۱۹۲) پس اگر باوجود ان سب باتوں کے کفار' شرک سے باز آجائیں اور اسلام لے آئیں تو یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۹۳) اور جب تک کفار کا فتنہ وفساد ختم ہو کر' اللہ کا دین غالب نہ ہوجائے' کفار سے برابر لڑتے رہو' ہاں اگر وہ شر وفساد سے باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی اور پر سختی جائز نہیں۔

افعال: يَسْئَلُوْنَ: (سُؤَالٌ) وہ سوال کرتے ہیں' پوچھتے ہیں' مضارع جمع غائب۔ اِتَّقٰى: (اِتِّقَاءٌ) وہ ڈرا' پرہیزگار رہا' ماضی' مضارع يَتَّقِيْ۔ تُفْلِحُوْنَ: (فلاح) تم کامیاب ہوگے' نجات پاؤ گے' مضارع جمع حاضر' اَفْلَحَ يُفْلِحُ۔ لَا تَعْتَدُوْا: (عُدْوَانٌ) حد سے بڑھنا' حد سے تجاوز مت کرو' نہی جمع حاضر' (اِعْتَدٰى يَعْتَدِيْ)۔ ثَقِفْتُمُ: (ثَقْفٌ) تم نے ڈھونڈ نکالا' ماضی جمع حاضر (ثَقِفَ يَثْقِفُ)۔ اِنْتَهَوْا: (نهيٌ) وہ رک گئے' ماضی جمع غائب (اِنْتَهٰى يَنْتَهِيْ)۔

اسماء: اَهِلَّة: نئے چاند' یہ هِلَال کی جمع ہے۔ مَوَاقِيْتُ: (وقت) اوقات کے اندازے' ميقات کی جمع۔ بُيُوْت: گھر واحد بَيْتٌ۔ ظُهُوْر: پشت' پچھواڑا' واحد ظَهْرٌ۔ اَبْوَابٌ: دروازے' واحد بَابٌ۔ عُدْوَان: مصدر' زیادتی۔

قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

برابری ہے | پھر جو کوئی | زیادتی کرے | تم پر | تو تم بھی سختی کرو

برابری پر قائم ہے پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تم بھی اس کی زیادتی کا جواب دو

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اُس پر | جیسی کہ زیادتی کی اُس نے | تم پر | اور ڈرو | اللہ سے

جس طرح کہ اُس نے تم پر زیادتی کی اور (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور جان لو | کہ اللہ | پرہیزگاروں کے ساتھ ہے | اور خرچ کرو | اللہ کی راہ میں

اور یقین جانو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ

اور نہ ڈالو (اپنے آپ کو) | اپنے ہاتھوں | ہلاکت میں | اور نیکی کرو | بے شک

اور (بخل کر کے) اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو یقیناً

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اللہ دوست رکھتا ہے | نیکی کرنے والوں کو | اور پورا کرو | حج | اور عمرہ | اللہ کے لئے

اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور حج و عمرہ کو اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا

پس اگر | روکے جاؤ تم | تو جو میسر ہو | قربانی (کرلو) | اور نہ منڈاؤ

پس اگر تم راہ میں روک دیئے گئے تو جو جانور میسر آجائے اس کی قربانی کر دینی چاہئے اور تم اپنے سر کے بال

رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ

اپنے سروں کو | یہاں تک کہ | پہنچ جائے | قربانی | اپنے ٹھکانے پر | پھر جو کوئی ہو

اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے (ارضِ حرم) پر نہ پہنچ جائے پس تم میں سے اگر کوئی

مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

تم میں سے | بیمار | یا ہو اُسے تکلیف | سر میں | تو فدیہ دے | روزوں سے

شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (تو سر کے بال منڈوا دے مگر) چاہئے کہ بطور فدیہ روزہ رکھے

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۟ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

یا صدقے سے | یا قربانی سے | پھر جب تم امن میں ہو جاؤ | تو جو کوئی فائدہ اُٹھائے | عمرہ سے

یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں امن حاصل ہو تو جو شخص عمرہ

اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

حج تک | تو (وہ دے) جو میسر ہو | قربانی سے | پھر جو | نہ پائے (قربانی)

اور حج ملا کر فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ بھی جیسا جانور میسر آئے قربانی دے اور جسے (قربانی کا جانور) نہ ملے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹۴) حرمت والے (قابل احترام) مہینے، جن میں جنگ منع ہے چار ہیں: ذی قعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب، ذی قعدہ کے مہینے میں کفار مکہ نے مدینہ سے عمرہ کے لئے آنے والوں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور مسلمان، صلح حدیبیہ کا معاہدہ کر کے عمرہ کی ادائیگی کے بغیر واپس مدینہ چلے گئے تھے۔ اس کا بدلہ اللہ نے یوں دیا کہ اگلے سال مسلمانوں کو ذی قعدہ ہی کے مہینے میں سابقہ عمرہ کی قضاء کا حکم دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ: حرمت والا مہینہ ذیقعدہ جس میں تم اب عمرہ کی قضا کرنے جا رہے ہو۔ اُس حرمت والے مہینے ذیقعدہ سال گذشتہ کا بدلہ ہے، جس میں کفار مکہ نے تمہیں عمرہ کے لئے مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا اور اس محترم مہینے اور سرزمین حرم کی حرمت کا کوئی خیال نہ رکھا تھا۔ جبکہ حرمت کی چیزیں، دوطرفہ برابری کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتی ہیں۔ تو اگر وہ حرمت کا خیال رکھیں تو تم بھی حرمت کا خیال رکھو اور اگر کوئی تم پر حرمت والے مہینے اور سرزمین حرم میں زیادتی کرے تو تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جتنی انہوں نے کی ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور کوئی کام اس کی اجازت اور مرضی کے خلاف نہ کرو اور یقین جانو کہ اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔

(۱۹۵) اور اللہ کی رضاجوئی کے لئے، جہاد میں مال خرچ کرو اور خود اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، یعنی جہاد اور اس میں مال خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو کہ دشمن غلبہ پا کر تمہیں ہلاک نہ کر دے اور ہمیشہ نیکی کرو، یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

افعال: اَنْفِقُوْا: (اِنْفَاق) تم خرچ کرو، امر جمع حاضر (اَنْفَقَ، يُنْفِقُ)۔ لَا تُلْقُوْا: (اِلْقَاء) مت ڈالو، نہی جمع حاضر (اَلْقٰى يُلْقِىْ)۔
اسماء: اَيْدِىْ: ہاتھ، واحد يَدٌ۔ تَهْلُكَة: ہلاکت، مصدر۔

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

تو روزے رکھے | تین | دن | حج میں | اور سات (روزے) | جب تم لوٹ جاؤ

وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے واپسی پر رکھے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

یہ (ہیں) | دس (روزے) | پورے | یہ (حکم) | اُس کے لئے ہے | کہ نہ ہوں اُس کے گھر والے

یہ پورے دس (روزے) ہو گئے یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال

حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

رہائشی | مسجد حرام کے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو

مسجد حرام کے قرب و جوار میں نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے رہو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ

کہ اللہ تعالیٰ | سخت | عذاب والا ہے | حج (ہے) | چند مہینے | معلوم

اور یقین جانو کہ اللہ (نافرمانوں کو) سخت عذاب دینے والا ہے حج کے مہینے معلوم ہیں

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ

سو جو (کوئی) | ارادہ کرلے | اُن میں | حج کرنا | تو نہیں (جائز) کوئی فحش بات | اور نہ گناہ کرنا

پس جس شخص نے ان مہینوں میں حج کا عزم کر لیا تو وہ ایام حج میں کوئی فحش بات کرے

وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ

اور نہ لڑائی جھگڑا | حج (کے ایام) میں | اور جو کچھ تم کرتے ہو | نیکی میں سے | اللہ اس کو جانتا ہے

نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ لڑائی جھگڑے اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوْنِ

اور زادِ راہ لے لیا کرو | اور بہتر | زادِ راہ تو | پرہیزگاری ہے | اور مجھ سے ڈرو

اور زادِ سفر ساتھ لے کر چلا کرو اور بہترین زادِ راہ اللہ کا خوف ہے اور اے عقلمندو!

يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

اے عقل والو! | نہیں ہے | تم پر | (کوئی) گناہ | کہ تلاش کرو

صرف مجھ ہی سے ڈرو اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر (ایام حج میں) اللہ کا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا

فضل (رزق) | اپنے رب کا | پھر جب نکلو تم | عرفات سے | تو یاد کرو

فضل (یعنی مال و دولت بذریعہ تجارت) طلب کرو پس جب تم عرفات سے لوٹو تو (مزدلفہ میں) مشعر الحرام

اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ

اللہ کو | پاس مشعر الحرام (مزدلفہ) کے | اور یاد کرو اُس کو | جیسا کہ اُس نے ہدایت دی تم کو

کے پاس ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح اسے یاد کرو جیسا کہ اُس نے تمہیں سکھا دیا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۶) حج و عمرہ کے احکام: اور حج و عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد اس کو ضرور پورا کرو' ہاں اگر کوئی شخص دشمن کے خوف یا مرض کی وجہ سے راستے میں رک جائے تو اس کو جانور کی جو قربانی میسر ہو سکے' دینی لازم ہے' جسے **دم احصار** کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی حاجی کے ہاتھ کم سے کم ایک بکری مکہ مکرمہ بھیج دے کہ وہ اسے قربانی کے روز وہاں ذبح کردے اور جب غالب گمان ہو جائے کہ اب اس کا بھیجا ہوا جانور ذبح ہو گیا ہوگا تو قربانی بھیجنے والا شخص' یہاں سر منڈائے یا بال کٹا کر احرام کھول دے اور اس حج و عمرہ کی بعد میں جب بھی موقع ملے قضا کرے' پھر جو حاجی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں زخم یا جوؤں کی تکلیف ہو جائے اور سر منڈانے کی ضرورت ہو تو حج کی قربانی کرنے سے پہلے ہی سر منڈا دے اور اس کے بدلے **فدیہ** ادا کرے جو کہ تین روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک بکری کی قربانی ہے' مکہ کے باہر سے حج کے لئے آنے والوں کیلئے حج کی دو قسمیں ہیں (۱) **حج تمتع**: یعنی حاجی مکہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرلے' اور احرام کھول دے' اور جب ایام حج شروع ہو جائیں تو **میقات** پر جا کر نیا احرام باندھے اور حج کرے۔ (۲) **حج قِران**: جب حاجی عمرہ و حج کی یکجا نیت باندھے' پھر حرم میں داخل ہو کر عمرہ کرے لیکن نہ احرام کھولے نہ سر منڈائے اور ایام حج تک اسی حالت میں رہتے ہوئے حج کرے اسے **حج قِران** کہتے ہیں۔ حج کی ان دونوں قسموں میں حرم کی حدود میں ایک جانور کی قربانی دینا واجب ہے اگر قربانی مہیا نہ ہو سکے تو تین روزے وقوف عرفات سے پہلے ایام حج میں رکھے اور سات روزے حج کی ادائیگی کے بعد وطن واپس لوٹنے پر رکھے اس طرح قربانی کے بدلے اس کے دس روزے مکمل ہو جائیں گے۔ یہ حج (قران و تمتع کے احکام ان کے لئے ہیں' جن کے اہل خانہ مکہ سے باہر باہر آباد ہوں اور حاجی مسافر کی حیثیت سے حرم میں داخل ہو)۔ جبکہ مکہ کا رہائشی باشندہ صرف حج ادا کرے گا اس کے ساتھ عمرہ نہیں ملائے گا۔ اسے **حج افراد** کہتے ہیں۔

(۱۹۷) حج کی نیت کرنے کے' چند معلوم اور مقررہ مہینے ہیں (شوال' ذیقعد اور پہلے دس روز ذی الحجہ کے) تو جو شخص ان میں حج کا احرام باندھ لے۔ اُسے مباشرت کرنا اور گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں اور تم جو بھی نیک کام کرتے ہو' اللہ کو معلوم ہے اور حج کے لئے دنیاوی زادِ راہ ساتھ لے لینا چاہئے (تاکہ دوسروں سے مانگنے پر مجبور نہ ہو جائیں) اور بہتر زادِ راہ تو پرہیز گاری و تقویٰ ہے اور اے عقل والو! صرف اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔

افعال: اُحْصِرْتُمْ: (حَصْر) تم روکے گئے' ماضی مجہول۔ اِسْتَيْسَرَ: (يُسْرٌ) وہ آسان ہوا' میسر آئے' ماضی۔ لَا تَحْلِقُوْا: (حَلْق) مت مونڈو' نہی۔ اَمِنْتُمْ: (اَمْنٌ) تم امن میں ہو' ماضی جمع حاضر (اَمِنَ يَاْمَنُ)۔ تَمَتَّعَ: (تَمَتُّعٌ) اس نے فائدہ اٹھایا' ماضی' مضارع يَتَمَتَّعُ۔ لَمْ يَجِدْ: (وَجْد) اس نے نہ پایا' مضارع منفی (وَجَدَ يَجِدُ)۔ تَزَوَّدُوْا: (زاد) تم توشہ حاصل کرو' امر حاضر۔

اسماء: رُءُوْسٌ: (واحد رَاْسٌ) سر۔ مَحِلٌّ: (حِلٌّ) قربانی کی جگہ۔ نُسُكٍ: (نسيكةٌ)' قربانی۔ عِقَابٍ: (عَقب) سزا' عذاب۔ فُسُوْقٌ: گناہ کرنا' فَسَقَ يَفْسُقُ کا مصدر ہے۔

وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا

اور اگر چہ تم تھے | اس سے پہلے | گمراہوں میں سے | پھر تم بھی لوٹ کر آؤ

اور اس سے پہلے تم لوگ یقیناً بے خبر تھے پھر (میدانِ عرفات) جہاں

مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ

جہاں سے | لوٹ کر آتے ہیں | دوسرے لوگ | اور بخشش مانگو | اللہ سے | بیشک

سے ہو کر باقی لوگ لوٹتے ہیں تم بھی (اے قریش) وہیں سے ہو کر لوٹو اور اللہ سے مغفرت چاہو اللہ

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | پس جب | تم ادا کر چکو | اپنے حج کے ارکان

یقیناً بخشنے والا رحم کرنے والا ہے پس جب تم حج کے ارکان پورے کر چکو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ

تو یاد کرو | اللہ کو | جیسے تم یاد کیا کرتے تھے | اپنے باپ دادا کو | یا اس سے بھی بڑھ کر یاد کرنا

تو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے اسی طرح اللہ کو (منیٰ میں) یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جذبہ کے ساتھ) ہو

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا

پھر لوگوں میں سے | (کوئی) وہ ہے جو کہتا ہے | اے رب ہمارے! | دے ہم کو | دُنیا میں

پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا ہی میں دے (جو کچھ دینا ہے)

وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

اور نہیں ہے اُس کے لئے | آخرت میں | کوئی حصہ | اور ان میں سے | (بعض) وہ ہے

ایسے شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بعض وہ ہیں

يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ

جو کہتا ہے | اے رب ہمارے | دے ہم کو | دُنیا میں | نیکی | اور آخرت میں

جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھی بہتر زندگی دے اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ

(بھی) نیکی | اور بچا ہم کو | عذاب دوزخ سے | یہی ہیں | جن کے لئے | حصہ ہے

بھی بہتری عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا ان ہی لوگوں کو ان کی کمائی کا حصہ

مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا

اُس میں سے | جو اُنہوں نے کمایا | اور اللہ | جلد حساب لینے والا ہے | اور ذکر کرو

آخرت میں ملے گا اور اللہ جلد (اعمال کا) حساب کرنے والا ہے اور اللہ کو ان

اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ

اللہ کا | چند گنتی کے دنوں میں | پھر جو کوئی جلدی کرے | دو دن میں

چند (قیامِ منیٰ کے) دنوں میں یاد کرتے رہو پھر جو دو ہی دن میں جلدی (منیٰ سے) چلا آئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۸) اور سفرِ حج کے دوران اگر تم اللہ کا فضل تلاش کرو یعنی تجارت کر لو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں' پھر جب تم حج کے دن میدان عرفات سے غروبِ آفتاب کے بعد نکلو' تو مزدلفہ میں مشعر الحرام (جبل قُزَح) کے پاس اللہ کو یاد کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں یاد کرنے کی ہدایت فرمائی' اگرچہ اس سے پہلے تم راستہ (دین اور حج کے احکام) بھول چکے تھے۔ (ف) عرفات' مکہ سے تقریباً بارہ میل کے فاصلہ پر پہاڑوں کے درمیان ایک وسیع میدان ہے جہاں حضرت آدم و حوا نے توبہ قبول ہونے کے بعد ایک دوسرے کو پہچانا تھا' اور وہاں حج کا ایک بڑا رکن وقوف (کھڑے ہو کر دعا مانگنا) ادا کیا جاتا ہے اور مشعر الحرام' عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک مقام ہے جسے مزدلفہ کہتے ہیں۔ میدان عرفات سے واپسی پر وہاں عبادت اللہ کی یاد میں رات گزاری جاتی ہے۔

(۱۹۹) عام عرب زمانۂ جاہلیت میں میدان عرفات میں جا کر وقوف کرتے تھے لیکن قبیلہ قریش کے لوگ ان سے دور مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے۔ اور خود کو عام لوگوں سے ممتاز جانتے تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے فرمایا ہے کہ تم (اہل قریش بھی) سب لوگوں کے ساتھ جا کر عرفات میں وقوف کیا کرو' اور سب کے ساتھ واپس آیا کرو یہ حکم سب مومنوں کیلئے یکساں ہے۔ اور پہلی گذشتہ غلطیوں پر نادم ہو کر اللہ سے مغفرت مانگو وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲۰۰) عہد جاہلیت میں جب عرب اپنے مناسک حج ادا کر چکتے' تو پھر جمرہ کے پاس کھڑے ہو کر اپنے زمانہ جاہلیت کے آباؤ اجداد کے تذکرے اور کارنامے سناتے تھے یہاں ان کی اصلاح کے لئے فرمایا کہ جب تم حج کے ارکان ادا کر چکو تو منیٰ میں ایام تشریق (۱۱' ۱۲' ۱۳ ذی الحج) میں جس طرح تم جاہلیت میں اپنے باپ دادا کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھ کر ان کے تذکرے کیا کرتے تھے' ویسے ہی' بلکہ اس سے بڑھ کر' اب تکبیرات اور شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہوئے اللہ کی یاد میں مشغول رہا کرو' اور اللہ کی باتیں کیا کرو۔ پھر بعض لوگ ایام حج میں اللہ سے صرف دنیا ہی طلب کرتے ہیں' تو ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں' کوئی حصہ نہیں۔

(۲۰۱) اور بعض وہ ہیں جو اللہ سے دُنیا و آخرت میں بھلائی اور عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۰۲) ان دین و دنیا کی بھلائی چاہنے والوں کو ان کے اعمال کا ضرور بہت بڑا اجر ملے گا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

افعال: تَبْتَغُوْنَ: (بَغْيَةٌ) تم تلاش کرتے ہو' مضارع جمع حاضر' (اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ)۔ اَفَضْتُمْ: تم نے کوچ کیا' واپس ہوئے' ماضی جمع حاضر (اَفَاضَ يُفِيْضُ)۔ اَفِيْضُوْا: (اَفَاضَةٌ) تم واپس روانہ ہو' امر جمع حاضر۔ قَضَيْتُمْ: (قَضَاء) تم نے پورا کیا' ادا ہوا' حکم کیا' ماضی جمع حاضر (قَضٰى يَقْضِيْ)۔ قِ: (وِقَايَة) تو بچا' امر حاضر' وَقٰى يَقِيْ۔

اسماء: مَشْعَرِ الْحَرَامِ: مقام مزدلفہ' حاجی عرفات سے لوٹ کر اسی جگہ رات کو قیام کرتے ہیں۔ مَنَاسِكَ: عبادات حج۔ خَلَاقَ: حصہ۔ نَصِيْبٌ: حصہ۔ سَرِيْعٌ: (سُرْعَة) جلدی' جلدی کرنے والا' مصدر (صفت مشبہ)۔

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ

تو نہیں | (کوئی) گناہ | اُس پر | اور جو | تاخیر کرے | تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں

اُس پر کوئی گناہ نہیں اور جو (ایک دن) زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں

لِمَنِ اتَّقٰى ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

جوڈرتا ہے (اللہ سے) | اور ڈرو | اللہ (سے) | اور جان لو | کہ تم | اُسی کی طرف

یہ اُس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ تم کو اسی کے پاس

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

جمع کئے جاؤ گے | اور بعض آدمی | وہ ہے | کہ تعجب میں ڈالتی ہے آپ کو | اُس کی بات

جمع ہونا ہے اور بعض آدمی ایسا ہے جس کی باتیں آپ کو دنیوی زندگی کے بارے میں

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ

دُنیا کی زندگی میں | اور وہ گواہ کرتا ہے | اللہ کو | اس بات پر | جو اُس کے دل میں ہے

نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے خلوص دل پر گواہ بھی کرتا ہے

وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ

حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے | اور جب وہ لوٹتا ہے | تو دوڑتا پھرتا ہے | ملک میں

حالانکہ (فی الحقیقت) وہ مخالفت میں بڑا ہی سخت ہے اور جب وہ لوٹتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ

لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ

تاکہ فساد ڈالے | اُس میں | اور تباہ کرے | کھیتیوں | اور جانداروں کو | اور اللہ

ملک میں فساد پھیلائے اور کھیتوں اور جانداروں کو برباد کرے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ

نہیں پسند کرتا | فساد کو | اور جب کہا جاتا ہے | اُس سے | کہ ڈر | اللہ سے | تو آمادہ کرتا ہے اُس کو

فساد (پھیلانے والوں) کو دوست نہیں رکھتا اور جب اُس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو غرور میں آ کر

الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۗ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

غرور | گناہ پر | سو اس کیلئے کافی ہے | دوزخ | اور یقیناً وہ بُرا | ٹھکانا ہے

مزید گناہ کرتا ہے اُس کے لئے جہنم ہی مناسب ہے اور وہ نہایت بُرا ٹھکانا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ

اور لوگوں میں سے بعض | وہ ہے | جو بیچ دیتا ہے | اپنے آپ کو | اللہ کی رضا کی طلب میں

اور بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان تک صرف کرتے ہیں

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ

اور اللہ | بڑا مہربان ہے | بندوں پر | اے ایمان والو! | داخل ہو جاؤ | اسلام میں

اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو پوری طرح اسلام میں داخل

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۰۳) اور مقررہ ایامِ تشریق (گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں ذی الحج) میں تکبیر اور رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنے) سے اللہ کا ذکر کیا کرو۔ پھر جو حاجی جلدی سے دو دن (۱۱، ۱۲ تاریخ کو) رمی کر کے منیٰ سے مکہ واپس آجائے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو حاجی تین روز تک وہیں ٹھہر کر رمی کرے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، جبکہ وہ یہ نیک عمل اللہ کی رضا کیلئے کرے، اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بیشک تم اسی کے حضور میں قیامت کے دن جمع کئے جاؤ گے۔

(۲۰۴) منافق اور مخلص کا فرق: یہاں ایک بڑے منافق اخنس بن شریق (اور اس جیسے اور لوگوں) کی طرف اشارہ ہے، جس نے حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر اللہ اور رسولؐ سے محبت کی قسمیں کھائیں، لیکن واپس جاتے ہوئے اس نے اپنے شدید بغض و حسد کی وجہ سے مسلمانوں کے کھیتوں میں آگ لگا دی اور ان کے جانور ہلاک کر دیئے تھے۔ ارشاد ہے کہ بعض شخص آپ کے سامنے بظاہر ایسی باتیں کہتا ہے جو آپ کو بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں اور اپنے دلی اخلاص اور محبت اسلام پر، خدا کو گواہ بناتا ہے۔ حالانکہ وہ اندر سے منافق اور سخت دشمن ہے۔

(۲۰۵) اور جب وہ آپؐ کی مجلس سے واپس لوٹتا ہے تو ملک میں فساد مچانے، اور کھیتوں کے تباہ کرنے، اور جانوروں کو مار ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ اللہ کو فساد پسند نہیں۔

(۲۰۶) اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور فساد نہ کرو تو وہ اپنے غرور و تکبر کی وجہ سے اور بھی فساد پر آمادہ ہوتا ہے۔ پس اس کی سزا جہنم ہے جو بہت برا مقام ہے۔

(۲۰۷) حضرت صہیبؓ رومی صحابی، ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ جانا چاہتے تھے مشرکین مکہ نے انہیں گھیر لیا، تو انہوں نے اپنا سارا مال و اسباب مشرکین کو دے دیا تاکہ وہ انہیں مدینہ جانے دیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ بعض آدمی ایسا ہے جو اللہ کی رضامندی کے لئے جان و مال قربان کر دیتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ جب حضورؐ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا ''کہ ابو یحییٰ صہیبؓ نے فائدے کا سودا کیا ہے'' یعنی دنیاوی مال دے کر ہجرت کی سہولت حاصل کی اور آخرت کمائی ہے۔

افعال: تَعَجَّلَ: (عُجْلَتْ) اس نے جلدی کی، ماضی، مضارع یَتَعَجَّلُ۔ تَأَخَّرَ: (اَخَر) اس نے تاخیر کی، ماضی مضارع یَتَاَخَّرُ۔ تُحْشَرُوْنَ: (حَشر) تم جمع کئے جاؤ گے، مضارع مجہول۔ یُعْجِبُ: (عجب) وہ بھاتا ہے، مضارع ماضی اَعْجَبَ۔ تَوَلّٰی: (ولایۃ) وہ حاکم ہوا، ماضی، مضارع یَتَوَلّٰی۔ سَعٰی: (سَعْیَ) اس نے کوشش کی، ماضی، مضارع یَسْعٰی۔ یُفْسِدَ: (فساد) وہ فساد کرتا ہے، مضارع، ماضی اَفْسَدَ۔ یُهْلِكَ: (هِلَاك) وہ ہلاک کرتا ہے، مضارع، ماضی اَهْلَكَ۔ اَخَذَتْ: (اَخْذٌ) اس نے پکڑا لیا، ماضی واحد مونث غائب (اَخَذَا یَأْخُذُ)۔ یَشْرِیْ: (شَرْیٌ) وہ بیچتا ہے، مضارع، ماضی شَرٰی۔

اسماء: اَلَدُّ: سخت۔ اَلْخِصَامِ: جھگڑالو۔ حَرْثٌ: کھیتی۔ بِئْسَ: سخت، بہت برا۔ مِهَادٌ: واحد مَهْدٌ گہوارہ، ٹھکانا۔ اِبْتِغَآءَ: مصدر، تلاش، طلب کرنا۔ مَرْضَاتِ: (رضا) رضامندی۔

كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۲۰۸

پورے | اور پیروی نہ کرو | شیطان کے قدموں کی | بلاشبہ وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا

ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا

پھر اگر تم لغزش کھا جاؤ | بعد اس کے | کہ آ چکیں تمہارے پاس | (روشن) دلیلیں | تو جان لو

اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس کھلے احکام آ چکے ہیں تو یقین جانو

اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۰۹ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ

کہ اللہ | زبردست | حکمت والا ہے | کیا | وہ انتظار کرتے ہیں | صرف اس کا | کہ آئے اُن کے پاس

کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے، کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے

اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ

اللہ | سایوں میں | بادلوں کے | اور فرشتے | اور ختم ہو جائے

سائبانوں میں اللہ اور اس کے فرشتے نمودار ہو جائیں اور تمام باتوں کا

الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۲۱۰ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

سارا معاملہ | اور اللہ ہی کی طرف | رجوع کیے جائینگے | (سب) کام | پوچھیے | بنی اسرائیل سے

فیصلہ ہو جائے (یاد رہے) کہ اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جائیں گے اولاد یعقوبؑ سے پوچھو

كَمْ اٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ

کہ کتنی دیں ہم نے انہیں | دلیلیں واضح | اور جو کوئی | بدل دیتا ہے | اللہ کی نعمت

کہ ہم نے انہیں کس قدر واضح نشانیاں دیں اور جو کوئی اللہ کی نعمت مل جانے کے بعد اسے بدل ڈالے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۱۱ زُيِّنَ

بعد اس کے | کہ وہ آ چکی اُسکے پاس | تو بیشک اللہ | سخت سزا دینے والا ہے | بھلی لگتی ہے

تو (یاد رہے) کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے جن لوگوں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کافروں کو | زندگی | دُنیا کی | اور وہ مذاق اڑاتے ہیں | اُن لوگوں کا | جو ایمان لائے

نے کفر اختیار کیا اُنہیں دنیوی زندگی خوبصورت دکھائی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

حالانکہ جو لوگ | پرہیزگار ہیں | وہ بالاتر ہونگے اُن سے | قیامت کے دن | اور اللہ | رزق دیتا ہے

حالانکہ اللہ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۱۲ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ

جسے | چاہے | بے حساب | تھے | سب لوگ | ایک دین پر

بے حساب روزی عطا کرتا ہے (ابتداء میں) لوگ ایک ہی دین پر تھے (پھر جب اختلاف ہونے لگا)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۰۸) اسلام کو مکمل طور پر اپنانے کا حکم اور اس کی مخالفت کی سزا: مسلمانو! تمام عقائد و اقوال و اعمال میں اسلام کا پورا پورا اتباع کرو یعنی یہ نہ ہو کہ اپنی مرضی کے مطابق، اسلام کے جو احکام پسند آئیں ان پر عمل کرو، اور جو مشکل نظر آئیں وہ چھوڑ دو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۲۰۹) پھر ہماری واضح دلیلوں کے پہنچنے کے بعد بھی اگر کوئی غلطی کرے گا تو جان لو کہ خدا بڑا زبردست قوت والا اور حکمت والا ہے۔

(۲۱۰) کفار جب پیغمبرؐ اور قرآن کے روشن دلائل پر ایمان نہیں لاتے تو وہ گویا صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ خود اللہ اور فرشتے بادل کے سایوں میں آکر ان کا فیصلہ کر دیں تو یہ بھی اپنے وقت پر ہو جائے گا اور تمام معاملوں کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

(۲۱۱) بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ کے زمانے میں ید بیضا (روشن ہاتھ) اور عصا (لاٹھی سے سانپ بن جانا) یا دریا میں خشک راستے بن جانا وغیرہ، بہت سے معجزات دکھائے گئے تھے۔ مگر اس پر بھی انہوں نے احکام خداوندی کو بدل ڈالا۔ جس کی خدا انہیں سخت سزا دے گا۔

(۲۱۲) کفار دنیا کی نعمتوں پر مرمٹتے ہیں اور مسلمانوں پر جو آخرت کی زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں، ہنستے ہیں۔ حالانکہ مؤمن متقی قیامت کے روز ان سے بالاتر ہوں گے اور اللہ جسے چاہے بے شمار رزق عطا کرتا ہے۔ لہٰذا دنیا میں رزق کی کمی بیشی پر کسی کا مذاق اڑانا درست نہیں۔

افعال: اُدْخُلُوْا: (دخول) تم داخل ہو جاؤ، امر جمع حاضر (دَخَلَ یَدْخُلُ)۔ زَلَلْتُمْ: (زَلَلٌ) تم پھسل گئے، ڈگمگائے، ماضی جمع حاضر۔ جَآءَ تْ: وہ آئی، ماضی مونث غائب۔ یَنْظُرُوْنَ: (نظر) وہ انتظار کرتے ہیں، دیکھتے ہیں، مضارع جمع غائب (نَظَرَ یَنْظُرُ)۔ یَاْتِیَ: (ایتان) وہ آتا، آجائے، مضارع، ماضی اَتٰی۔ قُضِیَ: (قضاء) وہ پورا ہوا، تمام ہوا (ماضی مجہول)۔ سَلْ: (سوال) تو دریافت کر، پوچھ، امر (سَاَلَ یَسْئَلُ)۔ زُیِّنَ: زینت دی گئی، ماضی مجہول۔ یَسْخَرُوْنَ: (سَخَرٌ) وہ تمسخر کرتے ہیں، مضارع جمع غائب، سَخِرَ یَسْخَرُ۔ اِتَّقَوْا: (دیکھو پارہ اول ۱۰۳)۔

اسماء: کَآفَّۃً: پورے کے پورے، سب کے سب۔ کَمْ: کتنی، کتنا (اسم استفہام)۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ

پھر مبعوث کئے اللہ نے | انبیاء | بشارت دینے والے | اور ڈرانے والے | اور نازل کیں

تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو (ایمان والوں کو) بشارت دیتے تھے اور (شریروں کو) ڈراتے تھے اور اللہ نے

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا

ان کے ساتھ | کتابیں | برحق | تاکہ فیصلہ کرے | لوگوں میں | اس بات میں

ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کرے جن

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

جس میں اختلاف کرتے تھے | اور اختلاف نہ کیا | اس میں | مگر انہی لوگوں نے | جنہیں دی گئی تھی وہ (کتاب)

میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں (کتاب) ملی تھی

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى

بعد اس کے کہ | آچکی تھیں انکے پاس | (روشن) دلیلیں | آپس کی ضد کی وجہ سے | پھر ہدایت کی

اور انہیں واضح احکام پہنچ چکے تھے اُنہوں نے محض ضد کی بناء پر (اختلاف کیا) پس

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ

اللہ نے | اُن کو | جو ایمان والے ہیں | اُس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کررہے تھے | اپنے حکم سے

اللہ نے اپنے فضل سے ایمان والوں کی اس سچی بات میں رہنمائی کی جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

اور اللہ | ہدایت کرتا ہے | جسے | چاہے | سیدھے راستے کی | کیا تم خیال کرتے ہو

اور اللہ جسے چاہتا ہے راہِ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے کیا تم سمجھ بیٹھے

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا

کہ | داخل ہو جاؤ گے | جنت میں | حالانکہ نہیں پیش آئی تم کو | حالت ان لوگوں کی | جو گزر چکے

ہو کہ تم جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم ان حالات سے ابھی تک دوچار نہیں ہوئے جو تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى

تم سے پہلے | پہنچی اُنہیں | تنگی | اور سختی | اور ہلا ڈالے گئے | یہاں تک کہ

پہلے لوگوں کو پیش آچکے ہیں اُنہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں پیش آئیں اور اُنکے پاؤں لڑکھڑا گئے حتی کہ

يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ

بول اُٹھے | رسول | اور جو لوگ | ایمان لائے تھے | ان کے ساتھ | کہ کب ہوگی | مدد | اللہ کی

(ان اُمتوں کے) رسول اور ان کے مؤمن ساتھی پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب پہنچے گی؟

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ

سنو! | بلاشبہ | امداد | اللہ کی | قریب ہے | پوچھتے ہیں آپ سے | کہ کیا خرچ کریں

(جواب ملا) کہ یاد رکھو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے (اے نبیؐ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱۳) **انبیائے کرامؑ کی ضرورت اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات:** آدم علیہ السلام کے زمانے سے ایک مدت تک لوگ ایک ہی دین توحید پر رہے۔ پھر لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ بھیجے کہ ایمان داروں کو خوشخبری دیں اور نافرمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور ان پر سچی کتابیں نازل فرمائیں کہ کتاب ان کے آپس کے اختلافات کا فیصلہ کرے۔ پھر جنہیں وہ کتابیں دی گئی تھیں (یہود و نصاریٰ) وہی واضح دلائل آنے کے باوجود محض ضد و حسد کی وجہ سے ان میں تحریف کرکے اختلاف ڈالنے لگے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو اس صراط مستقیم (اسلام) کی ہدایت کی۔ جس میں وہ اہل کتاب اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے۔ راہ راست کی ہدایت کرتا ہے۔

(۲۱۴) مسلمانو! کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان مصیبتوں کے پیش آئے بغیر ہی تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جو تم سے پہلی امتوں کو پیش آئی تھیں۔ انہیں تو ایسی تکالیف آتی رہیں کہ رسول اور مومنین گھبرا کر بول اٹھے کہ اللہ کی امداد کب پہنچے گی؟ اور انہیں تسلی دی گئی کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔

افعال: **بَعَثَ:** (پارہ اول آیت ۵۶)۔ **يَحْكُمُ:** (پارہ اول آیت ۱۱۳)۔ **حَسِبْتُمْ:** تم نے خیال کیا' گمان کیا' ماضی جمع حاضر (حَسِبَ يَحْسِبُ)۔ **لَمَّا يَأْتِ:** وہ ابھی تک نہیں آیا' مضارع منفی بہ لَمَّا۔ **خَلَوْا:** (خَلَاءٌ) وہ گزرے' اکیلے ہوئے' ماضی جمع غائب' (خَلَا يَخْلُوا)۔

اسماء: **بَغْيٌ:** سرکشی' (مصدر) ضد۔ **مَتٰى:** کب (اسم استفہام)۔

حروف: **اَمْ:** یا۔

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

کہہ دیجئے | جو بھی تم خرچ کرو | مال میں سے | (وہ) ماں باپ کے لئے | اور رشتہ داروں

کیا خرچ کریں اُن سے کہدیجئے کہ جو کچھ بھی اپنے مال میں سے خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ

اور یتیموں | اور محتاجوں | اور مسافروں (کیلئے ہے) | اور جو کچھ تم کرتے ہو | نیکی | سو بلاشبہ

یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو (درجہ بدرجہ) دو اور تم نیکی کا جو بھی کام کرو گے

اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ

اللہ | اسے | خوب جانتا ہے | فرض کر دیا گیا ہے | تم پر | جہاد | اور وہ تمہیں ناگوار ہے

وہ اللہ کے علم میں ہے، تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا

اور ممکن ہے | کہ تم ناگوار سمجھو | کسی چیز کو | اور وہ بہتر ہو | تمہارے لئے | اور ممکن ہے | کہ پسند کرو تم

اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو

شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

کسی چیز کو | اور وہ | مضر ہو | تمہارے لئے | اور اللہ ہی جانتا ہے | اور تم نہیں جانتے

پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بُری ہو اور ہر بات کا حقیقی علم اللہ ہی کو ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ

پوچھتے ہیں آپ سے | حرمت والے مہینے میں | لڑائی کے متعلق | کہہ دیجئے | (کہ) لڑائی | اس میں

(اے نبیؐ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینے میں جنگ کرنا کیسا ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اس مہینے میں جنگ کرنا

كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ

بڑا (گناہ ہے) | اور روکنا | اللہ کے راستہ سے | اور اس سے انکار کرنا | اور مسجد حرام سے (روکنا)

بہت بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا اور

وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ

اور نکالنا اس کے رہنے والوں کو | اس میں سے | اس سے بھی بڑھ کر (گناہ) ہے | اللہ کے نزدیک | اور فتنہ (انگیزی تو)

اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر بُرا ہے اور فتنہ پھیلانا

اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ

قتل سے بھی بڑا جرم ہے | اور | وہ ہمیشہ | لڑتے رہیں گے تم سے | یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو

خونریزی سے بھی بڑا گناہ ہے اور یہ لوگ تم سے جنگ کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں

عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

تمہارے دین سے | اگر | ان کا بس چلے | اور جو پھر جائے | تم میں سے | اپنے دین سے

ہو تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱۵) **اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے اصول وضوابط:** بعض اصحاب نے حضورؐ سے دریافت کیا تھا کہ راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ اس پر ارشاد ہوا کہ جو کچھ بھی کم وبیش تم خرچ کرنا چاہو۔ اس کے حقدار پہلے تمہارے ماں باپ' پھر رشتہ دار' یتیم' ضرورت منداور مسافرلوگ ہیں۔ اور جو نیک عمل بھی تم کرتے ہو۔ اللہ خوب جانتا ہے۔

(۲۱۶) **قتال کی فرضیت اور محترم مہینوں میں اس کی اجازت:** اے مومنو! تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے جو تمہیں ناگوار معلوم ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ تم جس چیز کو ناگوار سمجھو وہ تمہارے لئے مفید ہو۔ اور جسے تم پسند کرو وہ تمہارے حق میں نقصان دہ ہو اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

افعال: عَسٰی: عنقریب ہے' شاید' ہوسکتا ہے۔ تَكْرَهُوْا: (كُرْهٌ) ناگوار ہونا' کراہت کرنا' مضارع جمع غائب (كَرِهَ يَكْرَهُ)۔
اسماء: كُرْهٌ: (مصدر) ناگوار۔

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا
پھر مر جائے | اور وہ کافر ہی ہو | پس یہی وہ لوگ ہیں | (کہ) ضائع ہوگئے | اُن کے عمل | دنیا میں
اور کفر ہی کی حالت میں مر گیا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع

وَالْأٰخِرَةِ ۚ وَأُولَٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٢١٧﴾
اور آخرت میں | اور وہی ہیں | دوزخی | جو اس میں ہمیشہ رہیں گے
جائیں گے اور یہی دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں (اور) انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ
بیشک جو لوگ | ایمان لائے | اور جنہوں نے ہجرت کی | اور جہاد کیا | اللہ کی راہ میں
یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا

أُولَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾
وہی ہیں | اُمیدوار | اللہ کی رحمت کے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے
وہی رحمت خداوند کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ
پوچھتے ہیں آپ سے | شراب | اور جوئے (کے متعلق) | کہہ دیجئے | اُن میں | گناہ ہے | بڑا
(اے نبیؐ!) لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق سوال کرتے ہیں اُن سے کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ
اور (کچھ) فائدے (بھی) ہیں | لوگوں کے لئے | اور اُن کا گناہ | بہت بڑا ہے | اُن کے نفع سے
اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں لیکن اُن کے نقصانات اُن کے فائدوں سے بہت زیادہ ہیں

وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ
اور پوچھتے ہیں آپ سے | کہ کیا خرچ کریں (راہِ خدا میں) | کہہ دیجئے | (کہ) جو کچھ زائد ہے | ایسے ہی
اور لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں کہہ دیجئے کہ (جس قدر تمہاری) ضروریات سے زیادہ ہو اسی طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ ۙ
(کھول کر) بیان کرتا ہے | اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تا کہ تم | غور کرو
اللہ اپنے احکام کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم غور و فکر کرو

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۖ قُلْ
دنیا اور آخرت کے بارے میں | اور پوچھتے ہیں آپ سے | یتیموں کے متعلق | کہہ دیجئے
دُنیا اور آخرت کے امور میں اور لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے

إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ
ان سے بھلائی کرنا | بہتر ہے | اور اگر | تم اُن کو ساتھ ملا لو | تو وہ تمہارے بھائی ہیں
کہ اُن کے ساتھ بھلائی کرنا بہتر ہے اور اگر اُن کو خرچ میں شریک کر لو (تو کوئی حرج نہیں) وہ تمہارے بھائی ہیں

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۱۷) ایک دفعہ جمادی الثانی کی آخری یا رجب کی پہلی تاریخ کو مسلمانوں نے کفار سے لڑائی کی تھی۔ جس پر کفار نے ان پر الزام لگایا تھا کہ مسلمانوں نے ابتدائے رجب میں قتال کیا ہے جو اُن حرمت والے مہینوں میں سے ہے جن میں جنگ منع ہے۔ اس کے متعلق جب آنحضرتؐ سے پوچھا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حرمت والے مہینے میں لڑنا' واقعی گناہ ہے مگر جو لوگ (کفارِ مکہ) اللہ کے دین سے لوگوں کو روکیں اور اس کا انکار کریں اور بیت اللہ کے باشندوں کو اس میں سے نکال دیں اور فتنہ فساد برپا کریں تو ان کفار کے یہ اعمال قتل و جنگ سے بھی بڑھ کر حرام ہیں۔ تو پھر ان جیسے کفار سے لڑنا کوئی گناہ نہیں۔ یہ تو تم سے ہمیشہ لڑتے ہی رہیں گے۔ حتیٰ کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو دینِ حق سے پھیر دیں اور جو کوئی دینِ حق سے مرتد ہو کر مر جائے۔ اس کے سب اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو جائیں گے۔ اور اس کی سزا دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ لہٰذا ان کفار کی مرتدانہ کوششوں سے ہوشیار رہو۔

(۲۱۸) بلاشبہ جو لوگ صدقِ دل سے ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی رضا جوئی کے لئے کفار سے جہاد کیا وہی لوگ اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(۲۱۹) شراب اور جوے کی مرحلہ وار ممانعت: شراب پینے میں ایک عارضی خوشی اور جوا کھیلنے میں' بغیر محنت کے اچانک کسی مال کے مفت مل جانے سے عارضی نفع تو ہوتا ہے مگر ان دونوں کا گناہ ان کے سرور اور نفع سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ ان کا نتیجہ اخلاقی اور مالی تباہی ہے اور راہ خدا میں خرچ کرنے کے متعلق یہ اصول فرما دیا گیا ہے کہ جو مال بھی تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ اسے مستحقین پر خرچ کر دو۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم سوچ سمجھ سے کام لیا کرو۔

افعال: لَا یَزَالُوْنَ: وہ ہمیشہ رہیں گے۔ زَالَ: وہ باقی نہیں رہا' زائل ہوا' (زَالَ یَزَالُ)۔ یَرُدُّوْنَ: (رَدٌّ) وہ لوٹاتے ہیں' مضارع جمع غائب (رَدَّ یَرُدُّ)۔ اِسْتَطَاعُوْا: (اِسْتِطَاعَۃ) یہ طوع سے ہے' ان کو قدرت تھی' ماضی جمع غائب (اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ)۔ یَرْتَدِدْ: وہ لوٹتا ہے' پھرے گا' مضارع۔ یَرْتَدُّ: وہ لوٹتا ہے' مصدر اِرْتِدَاد از رَدَّ۔ یَمُتْ: (موت) وہ مرتا ہے' مضارع۔ حَبِطَتْ: (حَبْط) وہ زائل ہو گئی' ماضی واحد مونث غائب (حَبِطَ یَحْبِطُ)۔

اسماء: صَدٌّ: روکنا (مصدر)۔ خَمْرٌ: شراب۔ مَیْسِر: جوا۔ مَاذَا: کیا (اسم استفہام)۔ عَفْوَ: (مصدر) معاف کرنا' مال جو حاجت سے زائد ہو۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اور اللہ جانتا ہے | بگاڑنے والے کو | اصلاح کرنے والے سے | اور اگر | اللہ چاہتا
اور اللہ کو معلوم ہے کہ کون خرابی پیدا کرتا ہے اور کون اصلاح کرنے والا ہے اور اگر اللہ چاہتا

لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ
تو تکلیف میں ڈالتا تم کو | بیشک | اللہ | غالب | حکمت والا ہے | اور نہ | نکاح کرو | مشرک عورتوں سے
تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
جب تک وہ ایمان (نہ) لائیں | اور البتہ کنیز | مومنہ | بہتر ہے | شرک کرنے والی سے
جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یاد رکھو کہ ایک مومن لونڈی مشرکہ عورت سے کہیں بہتر ہے

وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ
گو وہ تمہیں بھلی ہی لگے | اور نکاح نہ کرو | مشرک مردوں سے | حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں
اگرچہ مشرکہ تمہیں بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہو اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ
اور البتہ مومن غلام | بہتر ہے | مشرک سے | اگرچہ | وہ تمہیں اچھا ہی لگے | یہ لوگ | بلاتے ہیں
یاد رکھو کہ ایک غلام مومن، آزاد مشرک سے کہیں بہتر ہے خواہ یہ مشرک تمہیں بھلا ہی کیوں معلوم نہ ہو یہ (مشرکین) تو

اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ
دوزخ کی طرف | اور اللہ | بلاتا ہے | جنت | اور بخشش کی طرف | اپنے حکم سے
دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے

وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ
اور (کھول کر) بیان کرتا ہے | اپنی آیتیں | لوگوں کیلئے | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور پوچھتے ہیں آپ سے
اور لوگوں کے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور (اے نبیؐ) لوگ آپ سے

عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ
حیض کے بارے میں | کہہ دیجئے | وہ ناپاکی ہے | پس علیحدہ رہو | عورتوں سے | حیض میں
حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں اُن سے کہہ دیجئے کہ یہ ناپاک چیز ہے ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ
اور نہ | مقاربت کرو اُن سے | جب تک کہ وہ پاک (نہ) ہولیں | پھر جب وہ پاک ہو جائیں | تو جاؤ اُن کے پاس
اور اُن کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ پاک ہو جائیں پھر جب وہ نہا کر پاک ہو جائیں تو جس (فطری)

مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
جہاں سے | حکم دیا تم کو اللہ نے | بلاشبہ | اللہ | دوست رکھتا ہے
طریقے سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اُن کے پاس آؤ بیشک اللہ انہی کو دوست رکھتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲۰) **یتیم کے مال کی حفاظت:** جب یہ حکم آ چکا کہ یتیموں کا مال کھانا گویا اپنے پیٹ میں انگارے بھرنا ہے۔ تو ان صحابہؓ نے‘ جن کی نگرانی میں یتیم پرورش پا رہے تھے‘ یتیموں کا کھانا‘ اپنے کھانے سے الگ تیار کرنا شروع کر دیا تھا‘ تا کہ یتیموں کے مال کا کوئی حصہ ان کے پیٹ میں نہ چلا جائے۔ اس علیحدگی سے یتیموں کا خرچ بڑھ جانا لازمی تھا۔ جس سے یتیموں کا نقصان ہوتا تھا‘ آنحضورؐ سے پوچھا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اصل مقصد تو یتیم کے مال کی حفاظت اور ان کی اصلاح ہے‘ اگر تم انہیں اپنے ساتھ شامل کر لو اور ان کے حصہ کے مطابق ان کے مال میں سے اپنا خرچ لے لیا کرو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خدا بگاڑنے اور اصلاح کرنے والے کو خوب پہچانتا ہے کہ کس کی نیت کیا ہے؟ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں یتیموں کے ساتھ اصلاح اور نیک نیتی کے ساتھ شرکت کرنے سے بھی روک دیتا جس میں تمہیں سخت تکلیف ہوتی۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۲۱) **مسلمان مرد کا مشرکہ عورت سے نکاح:** ابتدائے اسلام میں عربوں کے ایک ہی قوم ہونے کی وجہ سے آپس کے رشتے ناطے مذہب کا لحاظ کئے بغیر ہو جایا کرتے تھے ان کے روکنے کے لئے یہ حکم ہوا کہ کوئی مسلمان مشرکہ عورت سے‘ جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے‘ نکاح نہ کرے۔ اور نہ کوئی مسلمان عورت‘ مشرک مرد سے نکاح کرے‘ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے گو کہ وہ مشرک مرد و عورت حسن و جمال اور مال و خاندان میں کتنے ہی اونچے درجے کے ہوں اور چونکہ مشرک مرد و عورت دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اس لئے مشرک عورت و مرد کے مقابلے میں مؤمن کنیز اور غلام رشتہ داری کے لئے بہتر ہیں اور اللہ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

افعال: تُخَالِطُوْا: (خلط) تم ملاتے ہو‘ مضارع جمع حاضر۔ اَعْنَتَ: (اعنات) اس نے مشقت میں ڈالا‘ ماضی۔ اَعْجَبَتْ: (اِعْجَابٌ) اس عورت نے خوش کیا‘ بھلی لگی‘ ماضی (اَعْجَبَ یُعْجِبُ) وہ اچھی لگی۔

اسماء: اَمَةٌ: لونڈی۔

التوابين ويحب المتطهرين ﴿۲۲۲﴾ نساؤكم

توبہ کرنے والوں کو | اور دوست رکھتا ہے | (بہت) پاک رہنے والوں کو | تمہاری بیویاں

جو توبہ کرنے والے اور پاکیزہ رہنے والے ہیں تمہاری بیویاں

حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم وقدموا

تمہاری کھیتیاں ہیں | پس آؤ تم | اپنی کھیتیوں میں | جیسے | چاہو | اور آگے بھیجو

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں پس جس طرح چاہو اپنی کھیتی کی طرف آؤ اور اپنے لئے

لأنفسكم واتقوا الله واعلموا أنكم ملاقوه وبشر

اپنے واسطے (نیک عمل) | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | اور جان لو | کہ تم ضرور اس کو ملوگے | اور خوشخبری دیجئے

آئندہ کا سامان کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس بات کا یقین رکھو کہ تم ضرور (ایک دن) اس سے ملنے والے ہو اور (اے پیغمبر!)

المؤمنين ﴿۲۲۳﴾ ولا تجعلوا الله عرضة لأيمانكم

ایمان والوں کو | اور نہ بناؤ | اللہ کو | نشانہ | اپنی قسموں کا

ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اور اللہ کے نام کو اپنی قسموں کی آڑ نہ بناؤ کہ (ناجائز قسم کو بہانہ بنا کر)

أن تبروا وتتقوا وتصلحوا بين الناس والله

کہ (رُک جاؤ) نیکی سے | اور پرہیزگاری سے | اور اصلاح کرنے سے | لوگوں کے درمیان | اور اللہ

کسی کے ساتھ بھلائی نہ کرو یا پرہیزگاری کی راہ اختیار نہ کرو یا لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کرانے سے رُکے رہو (یاد رکھو) اللہ

سميع عليم ﴿۲۲۴﴾ لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم

سُنتا | جانتا ہے | نہیں پکڑے گا تمہیں | اللہ | تمہاری لغو قسموں پر

سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے یاد رہے اللہ تمہارا لایعنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا

ولكن يؤاخذكم بما كسبت قلوبكم والله غفور

لیکن | وہ مؤاخذہ کریگا تم سے | اُن (قسموں) پر جن کا ارادہ کیا ہو | تمہارے دلوں نے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا

لیکن تمہاری اُن قسموں پر ضرور مؤاخذہ کریگا جو تمہارے دلی ارادہ سے ہوں (بہرحال) اللہ بخشنے والا

حليم ﴿۲۲۵﴾ للذين يؤلون من نسائهم تربص

بردبار ہے | اُن کے لئے | جو قسم کھا لیتے ہیں | اپنی عورتوں سے | مہلت (ہے)

اور بردبار ہے جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے سے قسم کھا لیں انہیں

أربعة أشهر فإن فاءو فإن الله غفور رحيم ﴿۲۲۶﴾

چار مہینے کی | پھر اگر | وہ رجوع کر لیں | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

چار مہینے کی مہلت ہے پھر اگر وہ اس دوران میں رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وإن عزموا الطلاق فإن الله سميع عليم ﴿۲۲۷﴾

اور اگر | اُنہوں نے پختہ ارادہ کر لیا | طلاق کا | تو بیشک | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے

اور اگر وہ طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیں تو بھی اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۲۲۲) حیض اوراس کے احکام: حیض اس خون کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ماہواری آتا ہے اس کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ ان دنوں میں عورتوں سے فقط مقاربت نہ کرو' ہاں جب وہ پاک ہوجائیں تو جیسے مقاربت کا اللہ نے حکم دیا ہے ان سے مقاربت کرو' اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (یہود ان ایام میں عورتوں کے ساتھ ملنا جلنا اور مل کر کھانا پینا تک بند کردیتے تھے۔ لہٰذا اس غلط رسم کی اصلاح کردی گئی)

(۲۲۳) نکاح کا مقصد' اولاد کا حصول ہے: تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ جس طرح کھیتی میں بیج ڈالنے کا مقصد پیداوار حاصل کرنا ہوتا ہے اسی طرح اپنی بیویوں سے صحیح طریق پر' اولاد حاصل کرنے کی غرض سے' جس طرح چاہو' مقاربت کرو اور نیک عمل کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم ضرور اس کے دربار میں حاضر ہوگے۔ اور ہر عمل کی پوچھ گچھ ہوگی اور نیک مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے۔

(۲۲۴) اللہ کی قسم کا غلط استعمال نہ کرو: نیکی کا کام نہ کرنے کی قسم کھالینا جائز نہیں' مثلاً کوئی یہ کہہ بیٹھے کہ میں محتاجوں کی مدد نہیں کروں گا۔ یا بخدا میں دو بھائیوں کے درمیان صلح نہیں کراؤں گا۔ اگر کوئی ایسی قسم کھالے تو اسے توڑنا اور قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

(۲۲۵) دِلی ارادہ کے بغیر' بھول کر منہ سے فضول یا غلط بات پر قسم نکل جائے تو کوئی مؤاخذہ (گرفت) نہیں لیکن جو کوئی دلی ارادہ سے جھوٹی قسم کھائے اس پر مواخذہ ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔

(۲۲۶) طلاق (ایلاء) کے مسائل: جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیتے ہیں۔ (اور اسے ''ایلاء'' کہتے ہیں) ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے اس مدت کے اندر مرد عورت سے صلح کرکے رجوع کرلے' تو اسے قسم کفارہ دینا ہوگا۔ اور نکاح بحال رہے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھا کر دو دو سال تک بیوی کو غیر یقینی صورتحال میں معلق رکھتے۔ نہ اس سے ملتے نہ طلاق دیتے۔ ان آیات کریمہ میں شوہر کی قسم (ایلاء) کے لئے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی مدت مقرر کردی گئی۔

(۲۲۷) اگر وہ اس مدت میں رجوع کرکے قسم نہ توڑے بلکہ بیوی کو چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرلے تو اس مدت کے گزرتے ہی طلاق پڑجائے گی۔ اللہ بے شک سنتا جانتا ہے۔

افعال: اِعْتَزِلُوْا: (عزل) تم ہٹ جاؤ' الگ ہوجاؤ' امر جمع حاضر (اِعْتَزَلَ يَعْتَزِلُ)۔ لَا تَقْرَبُوْا: (ترب) قریب مت جاؤ' نہی' قَرَبَ يَقْرُبُ۔ يَطْهُرْنَ: (تَطَهَّرْ) وہ پاک ہوتی ہیں' مضارع مونث غائب۔ تَطَهَّرْنَ: وہ پاک ہوجائیں' ماضی جمع غائب۔ قَدِّمُوْا: (قدوم) تم آگے بھیجو' امر جمع حاضر' (قَدَّمَ يُقَدِّمُ)۔ تَبَرُّوْا: (بِرٌّ) نیکی کرو۔ يُؤْلُوْنَ: (ایلاء) وہ ایلا کرتے ہیں' قسم کھاتے ہیں' مضارع۔ فَآءُوْ: (فَيْءٌ) وہ لوٹے' ماضی جمع غائب۔

اسماء: مَحِيْضِ: حیض (تشریح دیکھو لغت)۔ اَنّٰى: جس طرح۔ عُرْضَةً: (عرض) نشانہ' آڑ۔ تَرَبُّصُ: انتظار کرنا۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ

اور طلاق دی ہوئی عورتیں | روکے رکھیں | اپنے آپ کو | تین | حیض تک | اور نہیں جائز

اور وہ عورتیں جنہیں (رجعی) طلاق دی گئی ہو وہ تین حیض تک انتظار کریں اور اُن کے لئے یہ جائز

لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

ان کے لئے | کہ چھپائیں | جو | پیدا کیا اللہ نے | اُن کے پیٹوں میں | اگر وہ ہیں

نہیں کہ وہ اُس چیز کو جو اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کی ہے چھپائے رکھیں اگر وہ

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

ایمان رکھتی | اللہ پر | اور یوم | آخر پر | اور اُن کے خاوند | زیادہ حقدار ہیں | ان کو لوٹا لینے کے

اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہوں اگر اس دوران میں صلح صفائی کرنا چاہیں

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

اس (مدت) میں | اگر وہ ارادہ رکھتے ہیں | اصلاح کا | اور اُن (عورتوں) کا | ویسا ہی (حق) ہے | جیسا

تو اُن کے شوہروں کو انہیں زوجیت میں واپس لینے کا زیادہ حق ہے اور عورتوں کے حقوق اسی طرح مردوں کے ذمہ ہیں

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ

اُن پر ہے (مردوں) کا | دستور کے مطابق | اور مردوں کو | اُن پر | فضیلت ہے | اور اللہ

جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے اور اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٢٨ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ

غالب | حکمت والا ہے | طلاق (رجعی) دوبارہ ہے | پھر روک لینا ہے | بھلائی کے ساتھ

غالب اور حکمت والا ہے طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو (مطلقہ) کو حسنِ سلوک کے ساتھ روک

اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ

یا چھوڑ دینا ہے | نیکی کے ساتھ | اور نہیں جائز | تمہارے لئے | کہ لے لو تم | اُس میں سے

لیا جائے یا اچھے طریقے سے الگ کر دیا جائے اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ (مہر وغیرہ) تم انہیں دے

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْــــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا

جو دیا تم نے اُن کو | کچھ | مگر (اس صورت میں) | کہ دونوں ڈریں | کہ | قائم نہ رکھ سکیں گے وہ

چکے ہو اس میں کچھ واپس لے لو مگر اس صورت میں جب کہ دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کے حدود

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ

اللہ کی حدیں | پھر اگر | تم کو خوف ہو | کہ وہ دونوں قائم نہ رکھ سکیں گے | حدیں | اللہ کی

قائم نہ رکھ سکیں گے پس اگر تمہیں ڈر ہو کہ مرد و عورت اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہ رکھیں گے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ

تو نہیں (کوئی) گناہ | اُن دونوں پر | اس میں | کہ عورت معاوضہ دے (کر جان چھڑا لے) | یہ حدیں ہیں

تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے دلا کر (شوہر سے) اپنا پیچھا چھڑا لے یہ اللہ کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۲۸) طلاق یافتہ عورت کی عدت اور خواتین کے حقوق: جس عورت کو صرف ایک طلاق دی گئی ہو تو وہ تین حیض آنے تک کسی اور شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، تا کہ حمل معلوم ہو جائے۔ اور بچے کا نسب واضح طور پر معلوم ہو سکے، اسی لئے عورت پر اپنے حمل کا ظاہر کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس مدت انتظار کو عدتِ طلاق کہتے ہیں اور اس عدت میں، مرد کو اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ بشرطیکہ صلح اور حسن سلوک کے لئے ہو۔ کیونکہ عورت کے بھی، مرد پر ویسے ہی باہمی حسن سلوک کے حقوق ہیں۔ جیسے مرد کے عورت پر۔ مگر اس معاملہ میں اللہ نے مرد کو عورت پر ذمہ دارانہ برتری دی ہے اور اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو اسے دستور کے مطابق اپنے نکاح میں رکھ لے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اسماء: بُعُوْلَتُهُنَّ: ان عورتوں کے شوہر، خاوند۔ بُعُوْلَةٌ: بَعْلٌ کی جمع ہے۔ هُنَّ: ضمیر مجرور متصل باضافت جمع مونث غائب۔ قُرُوْٓءٍ: حیض۔ اَرْحَامٌ: (واحد رحم) بچہ دان۔ بُعُوْلَةٌ: شوہر۔ رِجَالٌ: واحد۔ رَجُلٌ: مرد۔

اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ کی | سوتجاوز نہ کرواُن سے | اور جوکوئی تجاوز کرے گا | اللہ کی حدوں سے | سو وُہی ہیں

حد بندیاں ہیں پس ان سے باہر مت جاؤ اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا وہی ظالموں میں

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ

ظالم | پھر اگر (تیسری) طلاق دیدی اُس کو | تو وہ حلال نہ ہوگی | اُس کیلئے | اس کے بعد

شمار ہوگا پھر اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے چکا تو وہ اس کے لئے پھر حلال نہیں ہو سکتی

حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

جب تک کہ وہ نکاح نہ کرلے | کسی اور خاوند سے | پھر اگر وہ بھی اسکو طلاق دیدے | تو نہیں گناہ | اُن دونوں پر

تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ (دوسرا شوہر اپنی مرضی سے) اس کو طلاق دیدے تو اب اُن پر کوئی گناہ نہیں

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ

کہ آپس میں رجوع کرلیں | اگر اُنہیں یقین ہو | کہ وہ دونوں قائم رکھ سکیں | حدیں | اللہ کی

کہ وہ پھر آپس میں (عدت گزرنے کے بعد) شادی کرلیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم رکھ سکیں گے

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

اور یہ | حدیں ہیں | اللہ کی | وہ (کھول کر) بیان کرتا ہے ان کو | اُن لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں

اور یہ اللہ کی حدود ہیں جنہیں وہ سمجھدار لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اور جب طلاق دے چکو | عورتوں کو | پھر وہ پہنچ جائیں | اپنی عدت کو | تو روک لو اُنہیں

اور جب تم عورتوں کو (رجعی) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں عزت سے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

مناسب طریقے سے | یا چھوڑ دو انہیں | مناسب طریقے سے | اور نہ روکے رہواُن کو | تکلیف دینے کو

روک لو یا شرافت سے علیحدہ کردو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے روکے نہ رکھو

لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

تاکہ تم سختی کرو | اور جوکوئی | ایسا کرے | تو اس نے ظلم کیا | اپنے اوپر | اور نہ اڑاؤ

(کہیں ایسا نہ ہو) کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاؤ اور جو شخص ایسا کریگا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کریگا اور اللہ کے

اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ

اللہ کی آیتوں کا | مذاق | اور یاد کرو | اللہ کے احسان کو | جو اس نے تم پر کیا ہے | اور وہ جو

احکام کو ہنسی مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی ان نعمتوں کو یاد رکھو جو تم پر ہیں اور اس کتاب و حکمت کو بھی یاد رکھو

اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ

اُتاری تم پر | کتاب | اور دانائی | کہ نصیحت کرے تم کو | اُس سے

جو اس نے تم پر اُتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ نصیحت فرمائے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۲۹) طلاق، رجوع، اور خلع کے احکام: زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ مرد عورت کو محض تنگ کرنے کے لئے بار بار طلاق دے کر اس سے عدت کے اندر رجوع کرتا رہتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس ظالمانہ دستور کو بند فرما دیا ہے کہ رجعی طلاق صرف دو دفعہ دے سکتا ہے، اس کے بعد یا تو اسے آخری طلاق دے دے یا رجوع اور صلح کر کے اچھے طریقے سے اس کو رکھ لے اور طلاق کی صورت میں مرد کو جائز نہیں کہ بیوی کا مہر واپس لے۔ ہاں اگر کسی طرح سے میاں بیوی میں صلح نہ ہو سکے اور اللہ کے احکام کی مخالفت کا خطرہ ہو تو عورت اپنا کچھ مال دے کر یا حق مہر چھوڑ کر، مرد سے طلاق لے لے تو اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں ایسی طلاق کو خُلع کہتے ہیں یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ ان کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہئے اور جو خلاف ورزی کرے وہ ظالم ہے۔

(۲۳۰) طلاقِ مغلظّہ کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کے احکام: تیسری طلاق کے بعد وہ عورت، اپنے سابقہ خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی، جب تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص اس سے ہمبستر ہو کر اپنی مرضی سے طلاق دے دے، اس طرح وہ عورت دوبارہ پہلے خاوند کے ساتھ مصالحت کر کے نکاح کر سکتی ہے۔ اسے "حلالہ" کہتے ہیں۔ بشرطیکہ قوانین الٰہی کی پابندی کرنے کا خیال ہو اور یہ حلالہ، خلع، رجعت اور طلاق وغیرہ حدود اور قوانین الٰہی ہیں۔ ان کی پابندی لازم اور خلاف ورزی جرم ہے اس لئے اللہ ان احکام کو اہل علم کے لئے کھول کر بیان فرماتا ہے۔

افعال: مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ: جو تم نے ان (عورتوں) کو دیا (اٰتٰی یُؤْتِیْ)۔ اِفْتَدَتْ: (افتداء) اس (عورت) نے فدیہ یعنی بدلہ دیا، ماضی واحد مونث غائب (اِفْتَدٰی یَفْتَدِیْ)۔ یَتَعَدَّ: (تَعَدِّیْ سے عدد) وہ حد سے تجاوز کرتا ہے، مضارع۔ یَتَرَاجَعَا: (رَجُوْعٌ) وہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، مضارع تثنیہ غائب۔

اسماء: مَرَّتَانِ: دو مرتبہ، یہ مَرَّۃٌ کا تثنیہ ہے۔ اِمْسَاکٌ: روکنا۔ مَعْرُوْفٌ: اچھے طریقہ سے، بہتر، مناسب۔ تَسْرِیْحٌ: چھوڑنا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾

اور ڈرو اللہ سے | اور جان لو | کہ | اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے

اور خدا کا خوف ہر وقت پیش نظر رکھو اور یقین جانو کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

اور جب طلاق دے دو تم | عورتوں کو | اور وہ پہنچ جائیں | اپنی عدت کو | تو نہ روکو انہیں

اور جب تم عورتوں کو رجعی طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت بھی ختم کر لیں تو پھر انہیں اس سے نہ روکو

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ

نکاح کرنے سے | اپنے شوہروں سے | جب کہ راضی ہوں | آپس میں | دستور کے مطابق | اس سے

کہ وہ باہمی رضامندی سے مناسب طور پر اپنے ہی مرد (یا کسی اور) سے نکاح کر لیں ان احکام کے

يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نصیحت کی جاتی ہے | اس کو | جو ہو | تم میں سے | ایمان رکھتا | اللہ | اور روز آخر پر

ساتھ تم میں سے ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

یہ تمہارے لئے پاکیزگی ہے | اور صفائی | اور اللہ | جانتا ہے | اور تم | نہیں جانتے

یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

اور مائیں | دودھ پلائیں | اپنے بچوں کو | دو برس | پورے | اس کیلئے

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (مدت) اس کے لئے ہے

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ

جو چاہے | پورا کرنا | دودھ (پلانے) کی مدت کو | اور والد پر | ان کا کھانا

جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے اور باپ پر فرض ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے پہننے کا (مطلقہ ہونے کی حالت میں بھی)

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا

اور کپڑا ہے | دستور کے مطابق | تکلیف نہیں دی جاتی | کسی کو | مگر | اس کی طاقت کے مطابق

مناسب انتظام کرے کسی شخص کو بھی اس کی بساط سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ

تکلیف نہ دی جائے | ماں کو | اس کے بچے کی وجہ سے | اور نہ والد کو | اسکے بچہ کی وجہ سے

ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے یا باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

اور وارث کیلئے بھی | ایسا ہی (حکم) ہے | پھر اگر دونوں چاہیں | دودھ چھڑانا | دونوں رضامندی سے

اور یہی احکام بچوں کے وارثوں پر بھی عائد ہوتے ہیں پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورہ سے (قبل از وقت) دودھ چھڑانا چاہیں

آیت نمبر

(۲۳۱) **مطلقہ عورت کے معاملے میں مرد کی ذمہ داری:** ایک یا دو طلاق کی عدت کے ختم ہونے تک مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہے کہ چاہے تو حسن سلوک سے بیوی کو پاس رکھ لے، یا چاہے بھلائی کے ساتھ رخصت کر دے اور محض تنگ کرنے کے لئے بار بار رجعت ہرگز درست نہیں۔ یہ ظلم ہے اور اللہ کے احکام اور آیات کا مذاق نہ اڑاؤ۔ اور اس کا یہ احسان یاد رکھو کہ اس نے تمہیں اسلام جیسی نعمت دی اور تمہاری ہدایت اور نصیحت کے لئے قرآن نازل فرمایا اور یہ تمام احکام سکھا دیئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۲۳۲) **طلاق کے بعد، عورت کا نکاح ثانی کا حق:** جب عورتوں کو رجعی طلاق مل جائے اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو عورتوں کے شرعی اولیاء (والدین وغیرہ) سے خطاب ہے کہ تم انہیں واپس اپنے شوہروں سے نکاح سے نہ روکو، اگر وہ میاں بیوی آپس میں راضی ہو جائیں یا سابقہ شوہر کو ہدایت ہے کہ طلاق دے چکنے کے بعد اپنی سابقہ بیوی کو دوسری جگہ شریعت کے مطابق نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یہ نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے پاکیزگی اور صفائی بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جن مصلحتوں کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

افعال: بَلَغْنَ: (بلوغ) وہ پہنچیں، ماضی جمع مونث غائب (بَلَغَ يَبْلُغُ)۔ سَرِّحُوا: (تَسْرِيْحٌ) تم چھوڑ دو، امر حاضر (سَرَّحَ يُسَرِّحُ)۔
لَا تَعْضُلُوا: (عَضل) مت روکو، نہی جمع حاضر۔ تَرَاضَوْا: (رَضِی) وہ راضی ہوئے، ماضی۔

اسماء: اَجَلَ: مدت، میعاد۔ هُزُوًا: تمسخر، مذاق۔ اَزْكٰى: بہت پاکیزہ۔

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوٓا

اور باہمی مشورہ سے | تو (کچھ) گناہ نہیں | اُن دونوں پر | اور اگر | تم چاہو | کہ | تم دودھ پلواؤ

تو اس میں بھی ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلواؤ

أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ

اپنے بچوں کو | تو بھی کوئی حرج نہیں | تم پر | جبکہ | دے دو تم (دایہ کو) | جو دینا مقرر کیا ہے تم نے

تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ دینا مقرر کیا تھا وہ دستور کے مطابق

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ

موافق دستور کے | اور ڈرو | اللہ سے | اور جان لو | کہ | اللہ | اُس کو | جو تم کرتے ہو

انہیں دے دو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان اعمال کو جو تم کر رہے ہو

بَصِيرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

خوب دیکھتا ہے | اور جو لوگ | مرجائیں | تم میں سے | اور چھوڑ جائیں | اپنی بیویاں

خوب دیکھ رہا ہے اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ جائیں

يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ

(وہ بیوائیں) انتظار کریں | اپنے اُوپر | چار | مہینے | دس دن | پھر جب | وہ پوری کرلیں

(اُن کی بیواؤں کو چاہئے کہ) وہ چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں پھر جب یہ عدت پوری

أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِيٓ أَنْفُسِهِنَّ

اپنی عدت | تو (کوئی) گناہ نہیں | تم پر | اُس میں جو فیصلہ وہ کریں | اپنے حق میں

کر چکیں تو تم پر اس کاروائی میں کوئی گناہ نہیں جو وہ جائز طریقے سے (نکاح کے لئے) کریں

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

دستور کے مطابق | اور اللہ | اُس سے | جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | اور نہیں گناہ | تم پر

اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے اور اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں

فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ

اس میں | کہ اشارہ کرو | نکاح کا | ان (بیوہ) عورتوں سے | یا چھپاؤ تم اس کو

اگر تم (عدت کے اندر) ایسی عورتوں سے اشارۃً نکاح کا خیال ظاہر کرو یا اپنے دل میں (نکاح کی خواہش)

فِيٓ أَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلٰكِنْ

اپنے دل میں | اللہ جانتا ہے | کہ تم | ضرور ذکر کرو گے اُن کا | لیکن

پوشیدہ رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تمہیں ان کا خیال ضرور آئے گا لیکن

لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا

نہ کرو وعدہ (نکاح کا) اُن سے | مخفی طور پر | مگر | یہ کہ کہو | بات | مناسب | اور تم عزم نہ کرو

مخفی طور پر اُن سے کوئی وعدہ نہ لو ہاں جائز طور پر ان سے کوئی بات کہہ سکتے ہو اور اُس وقت تک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳۳) **بچے کو دودھ پلوانے کی مدت اور اخراجات کی ادائیگی:** عورت کا نان نفقہ (کھانا کپڑا) مرد کے ذمے لازمی ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) جب عورت اس کے نکاح میں ہو۔ (۲) جب عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ عدت میں ہو۔ (۳) عدت ختم ہو جائے' اور عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو اس صورت میں چونکہ بچہ' شوہر کی ملکیت ہے اس لئے دودھ پلانے کی اجرت کے طور پر عورت کو معاوضہ دیا جائے گا۔ اور دودھ پلانے کی اجرت زیادہ سے زیادہ دو سال تک بچے کے باپ سے طلب کی جا سکتی ہے۔ البتہ ماں باپ کی باہمی رضامندی سے دودھ پلانے کی مدت دو سال سے کم بھی مقرر کی جا سکتی ہے اور بچہ کی وجہ سے ماں باپ ایک دوسرے کو اذیت نہ دیں۔ مثلاً ماں دودھ پلانے کی بہت زیادہ اجرت مانگے یا باپ بالکل ناکافی اجرت دے یا انکار کرے۔ یا ماں بلاوجہ دودھ پلانے سے انکار کرے یا باپ خواہ مخواہ ماں سے بچہ کو جدا کر کے کسی اور خاتون سے دودھ پلوائے۔ البتہ اگر باپ' اپنے بچے کے مفاد کی خاطر یا کسی مصلحت کے تحت دوسری عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو دودھ پلانے والی کو اس کا جائز معاوضہ دے اور اگر بچے کی اصل ماں سے کوئی معاوضہ طے ہو چکا ہو تو وہ بھی نہ روکے۔ اور اگر بچے کا باپ مر جائے تو دودھ پلوانے اور خرچ برداشت کرنے کی ذمہ داری اس کے وارثوں پر ہوگی' اور یہاں وارث سے مراد وہ وارث ہے جو محرم بھی ہو۔ (تفسیر عثمانی)

(۲۳۴) **بیوہ عورت کی عدت کے احکام:** عدت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) **عدت طلاق:** اگر کسی عورت کو طلاق مل جائے تو اس کی عدت (انتظار) تین حیض آنے تک ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ اسے حمل نہیں ہے اور اگر اسے حمل ہو تو پھر وضع حمل (اولاد پیدا ہونے تک) اس کی عدت ہوگی۔ لیکن اگر عورت کو اس وجہ سے حیض نہ آتا ہو کہ وہ بہت چھوٹی ہے یا بہت بوڑھی ہو چکی ہے تو اس کی عدت طلاق تین ماہ ہوگی۔ (۲) **عدت وفات:** جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور اسے حمل ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی یا اگر حمل نہ ہو تو اس کی عدت کی مدت ۴ ماہ دس دن ہوگی۔ اس کے بعد اگر وہ مناسب جگہ نکاح کرنا چاہیں تو انہیں نہ روکا جائے۔

انعال: **يُرْضِعْنَ:** (رضاعت) وہ دودھ پلائیں' مضارع جمع مونث غائب۔ **يُتِمَّ:** وہ تمام کرتا ہے' مضارع۔ **تَسْتَرْضِعُوْا:** (رِضَاعَة) تم دودھ پلواتے ہو' مضارع۔ **سَلَّمْتُمْ:** (تَسْلِيْمٌ) تم نے سپرد کیا' ماضی (سَلَّمَ يُسَلِّمُ)۔ **يُتَوَفَّوْنَ:** (وفاء) وہ مر جائیں' مضارع (تَوَفِّى' يَتَوَفّٰى)۔ **يَذَرُوْنَ:** (وَذَرَ) وہ چھوڑ جائیں' مضارع جمع غائب' واحد يَذَرُ۔

اسماء: **حَوْلَيْنِ:** دو برس' حَوْل کا تثنیہ ہے۔ **كِسْوَةٌ:** کپڑا۔ **فِصَالٌ:** دودھ چھڑانا۔ **تَرَاضٍ:** آپس میں رضامندی سے۔ **مَوْلُوْدٌ لَهٗ:** اس کو جس کا بچہ ہے' یعنی باپ۔

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

عقدِ نکاح کا | اس وقت تک | کہ پہنچ جائے | عدت | مقررہ وقت تک | اور جان لو | کہ

عقدِ نکاح کا قصد نہ کرو جب تک کہ عدت پوری نہ ہوجائے اور اس بات کو اچھی طرح جان رکھو کہ

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ج وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | تمہارے دلوں میں ہے | پس اُس سے ڈرتے رہو | اور جان لو | کہ | اللہ

اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں پس اس سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ع ۲۳۵ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا

بڑا بخشنے والا | بُردبار ہے | نہیں (کوئی) گناہ | تم پر | اگر تم طلاق دے دو | عورتوں کو | جبکہ

بخشنے والا اور نہایت تحمل کرنے والا ہے، تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا

لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً صلے وَّمَتِّعُوْهُنَّ ج

انہیں ہاتھ بھی نہ لگایا ہو | اور (نہ) مقرر کیا ہو | اُن کے لئے | کچھ مہر | اور انہیں کچھ سامان دے دو

اُن کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو البتہ انہیں کچھ مالی فائدہ دے دو،

عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ج مَتَاعًا

وسعت والے پر | اپنی طاقت کے مطابق | اور مفلس پر | اپنی حیثیت کے مطابق | کچھ سامان

مالدار اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق، یہ مالی تعاون مناسب طریقے سے

بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۲۳۶ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

حسب دستور | (یہ) حق (ہے) | نیک لوگوں پر | اور | اگر | تم طلاق دو ان کو

ہونا چاہئے نیک لوگوں کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ

پیشتر اسکے | کہ انہیں ہاتھ لگاؤ | حالانکہ | مقرر کر چکے ہو | ان کیلئے | مہر | تو نصف

طلاق دے دو اور اُن کا مہر مقرر کر چکے ہو تو چاہئے کہ نصف مہر ادا کرو

مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ

اس کا جو | تم نے مقرر کیا تھا | مگر | یہ کہ وہ عورتیں معاف کریں | یا معاف کر دے | وہ شخص | جس کے ہاتھ میں ہے

جو تم نے مقرر کیا تھا ہاں اگر عورت خود اپنا حق معاف کر دے یا وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کا اختیار ہے نرمی سے کام لے

عُقْدَةُ النِّكَاحِ ط وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ط وَلَا تَنْسَوُا

گرہ | نکاح کی | اور اگر تم درگزر کرو | تو یہ زیادہ قریب ہے | پرہیز گاری سے | اور نہ بھلاؤ

کر (پورا مہر دے دے) اور اگر تم درگزر کرو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۳۷ حٰفِظُوْا

احسان کرنا | آپس میں | بیشک | اللہ | اُس کو جو | تم کرتے ہو | خوب دیکھتا ہے | حفاظت کیا کرو

احسان کرنے سے غفلت نہ کرو بیشک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے نمازوں کی حفاظت

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۳۵) **عدت کے دوران پیغام نکاح کے احکام:** عدت وفات میں اشارہ کنایہ سے نکاح کا پیغام پہنچانا تو درست ہے، مگر نکاح کا خفیہ وعدہ کر لینا' یا نکاح کی پکی بات ٹھہرانا یا نکاح کے بارے میں صریح گفتگو' عدت کے اختتام تک درست نہیں۔ کیونکہ عدت کے بعد ہی حمل کا پتہ لگ سکتا ہے اور جان لو کہ اللہ دلوں کی بات کو جانتا ہے اس سے ڈرتے رہنا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور حلم والا ہے۔

(۲۳۶) **عورت کی رخصتی سے پہلے طلاق' اور اس کے مالی حقوق:** اگر عورت کو خلوت صحیحہ سے قبل' یا مہر مقرر کرنے سے پہلے' طلاق دی جائے' تو کچھ گناہ نہیں اور مہر کی ادائیگی بھی ضروری نہیں۔ طلاق واقع ہو جائے گی۔ لیکن فقیر یا امیر کو اپنی مالی حیثیت کے مطابق مطلقہ عورت کو کچھ مناسب تحفہ یا سامان دینا چاہئے جس کی مقدار کم سے کم تین کپڑے ہیں اور زیادہ جتنا دے' اس کی نیکی ہے' مطلقہ عورت کی یہ عزت اور دلجوئی کرنا نیک لوگوں کیلئے ضروری ہے۔

(۲۳۷) اگر مہر مقرر ہو چکنے کے بعد' لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دے تو آدھا مہر' عورت کو دینا واجب ہوگا البتہ اگر عورت یہ نصف مہر بھی معاف کر دے یا مرد (نصف مہر) کی بجائے اسے پورا ادا کر دے تو یہ بھی درست ہے اور بندوں کے آپس میں ایک دوسرے کو حقوق معاف کر دینا' تقویٰ کے زیادہ قریب ہے' اور آپس میں احسان کرنا ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے۔ اس کا بڑا ثواب ہے' اللہ تمہارے سب اعمال کو دیکھتا ہے۔

افعال: عَرَّضْتُمْ: (تَعْرِیْض) تم نے اشارہ میں کہا' ماضی۔ اَکْنَنْتُمْ: (اِکْنَان) تم نے چھپایا' ماضی۔ مَکْنُوْن: پوشیدہ۔ لَا تُوَاعِدُوْا: (وَعْدٌ) وعدہ مت کرو' نہی (وَعَدَ یَعِدُ)۔ لَا تَعْزِمُوْا: (عزم) مت عزم کرو' پکا کرو' (عَزَمَ' یَعْزِمُ)۔ اِحْذَرُوْا: (حَذَر) تم ڈرو' امر (حَذِرَ یَحْذَرُ)۔ لَمْ تَمَسُّوْا: (مَسّ) تم نے نہ چھوا' مضارع منفی (مَسَّ یَمَسُّ)۔ تَفْرِضُوْا: (فَرْض) تم مقرر کرتے ہو' مضارع (فَرَضَ یَفْرِضُ)۔ مَتِّعُوْا: تم فائدہ پہنچاؤ' امر حاضر (مَتَّعَ یُمَتِّعُ)۔ یَعْفُوْنَ: (عَفْو) وہ معاف کرتے ہیں' مضارع' (پہلے بھی آ چکا ہے) عَفَا یَعْفُوْا۔ لَا تَنْسَوْا: (نِسْیَان) مت بھولو' نہی' (نَسِیَ یَنْسٰی)۔

اسماء: خِطْبَةِ: پیغام نکاح۔ فَرِیْضَةً: مہر کے مقرر کرنے کو کہتے ہیں۔ مُوْسِعٌ: وسعت والا' اسم فاعل۔ قَدَرُ: حیثیت۔ مُقْتِرِ: تنگدست۔

عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾
سب نمازوں کی | اور درمیانی نماز کی | اور کھڑے رہا کرو اللہ کیلئے | عاجزی سے
اور پابندی کرو خصوصاً درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
پھر اگر تم کو خوف ہو | تو پیدل | یا سوار ہی (پڑھ لیا کرو) | پھر جب | امن پاؤ | تو یاد کیا کرو | اللہ کو
پھر اگر تمہیں (دشمن کا) خوف ہو (تو نماز پڑھ لو) کھڑے کھڑے یا سوار، پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو

كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
جیسا | اُس نے سکھایا تم کو | جو | تم نہ جانتے تھے | اور جو لوگ | مر جائیں
جس طرح کہ اُس نے تمہیں تعلیم دی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اور جو لوگ تم میں سے

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا
تم میں سے | اور چھوڑ جائیں | بیویاں | (وہ) وصیت (کر جایا) کریں | اپنی بیویوں کے لئے | خرچ (کی)
فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں

اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
ایک سال تک | بغیر (گھر سے) نکالے ہوئے | پھر اگر وہ خود نکل جائیں | تو نہیں گناہ | تم پر
کہ ایک سال تک انہیں خرچہ دیا جائے اور گھروں سے نہ نکالا جائے پھر اگر وہ خود بخود نکل جائیں تو انہوں نے جائز طور پر

فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ
اُس میں | جو (فیصلہ) وہ (بیوائیں) کریں | اپنے حق میں | مناسب طریقے سے | اور اللہ
اپنے لئے جو فیصلہ کیا تم (ورثاء) پر اس سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا
زبردست | حکمت والا ہے | اور مطلقہ عورتوں کو | کچھ فائدہ (دینا چاہئے) | دستور کے موافق | (یہ) حق ہے
غالب اور حکمت والا ہے، اور مطلقہ عورتوں کو کچھ مناسب مالی فائدہ دینا چاہئے، یہ متقی لوگوں کے لئے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
پرہیزگاروں پر | اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تاکہ تم
ضروری ہے اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
سمجھ لو | کیا نہیں دیکھا تو نے | ان لوگوں کو | جو نکل گئے تھے | اپنے گھروں سے
سمجھ سکو (اے پیغمبر!) کیا آپ نے اُن لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جو موت کے ڈر سے گھروں سے نکل بھاگے تھے

وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۟ ثُمَّ
اور وہ ہزاروں تھے | موت سے ڈر کر | پھر کہا | انہیں | اللہ نے | کہ مرجاؤ | پھر
اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے پھر اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ (چنانچہ وہ مر گئے) پھر

آسان تفسیر

آیت نمبر

(٢٣٨) ہر حال میں نماز کی پابندی اور حفاظت: تمام نمازوں کا اور خاص طور درمیانی نماز (عصر) کا خیال رکھا کرو۔ اور اللہ کے آگے نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع سے کھڑے ہوا کرو۔

(٢٣٩) اور خوف یا جنگ کے وقت کھڑے کھڑے یا سواری پر، قبلہ رو ہوسکیں یا نہ ہوسکیں، صرف اشارے سے نماز جائز ہے یعنی نماز کے اذکار، قرأت، تشہد وغیرہ پڑھ لے۔ لیکن جب امن ہوجائے تو اسی طریقہ سے نماز باقاعدہ پڑھنی چاہئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔

نوٹ: طلاق کے احکام کے درمیان، جنگ وامن کی حالت میں نماز کی پابندی وحفاظت کرنے کے حکم، شاید اس لئے ہے کہ دنیا کے ان معاملات اور جھگڑوں میں، وہی شخص، اعتدال کے راستے پر قائم رہ سکتا ہے، جو ہر حال میں ذکر ونماز کے ذریعے اللہ سے اپنا بندگی کا تعلق جوڑتا اور تروتازہ کرتا رہے۔

(٢٤٠) بیوہ کیلئے وصیت: یہ میراث کے تفصیلی احکام آنے سے پہلے، شروع زمانے کا حکم ہے کہ بیوہ کو ایک سال تک گھر سے نہ نکالنا چاہئے۔ اور اس کے نان ونفقہ کی ذمہ داری بھی وارثوں پر ہے لیکن اگر وہ خود جا کر اپنے نکاح کا شریعت کے مطابق انتظام کرلے تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، بعد میں جب میراث میں بیوہ اور اس کی اولاد کے باقاعدہ حصے شریعت میں مقرر ہوچکے اور عدت وفات کی مدت چار ماہ دس دن مقرر ہوگئی تو یہ ایک سال والا حکم منسوخ ہوگیا۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(٢٤١) ہر مطلقہ سے کچھ حسنِ سلوک کرنا اور جوڑا کپڑے وغیرہ دے دینا تقویٰ میں داخل اور مستحب ہے۔ البتہ آیت نمبر ٢٣٦ میں جس طلاق کا ذکر ہے کہ اس میں ابھی نہ مہر مقرر ہو، نہ ملاقات ہوئی ہو اور اس سے پہلے ہی طلاق ہوجائے تو ایسی عورت کو جوڑا تحفہ دینا ضروری ہے۔

(٢٤٢) اللہ تعالیٰ نے نکاح وطلاق وعدت وغیرہ کے احکام تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو۔

افعال: لَمْ تَرَ: (رُؤْيَة) تو نے نہ دیکھا، مضارع منفی۔ (رَاٰیَ، يَرٰى)۔
اسماء: قٰنِتِيْنَ: فرمانبردار۔ رِجَالٌ: پیدل۔ رِجْلٌ: پاؤں رَاجِلٌ۔ رُكْبَانًا: سوار۔ رَاكِبٌ کی جمع۔

أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

زندہ کر دیا اُن کو | بے شک | اللہ | فضل والا ہے | لوگوں پر | لیکن | اکثر

(اپنے فضل و کرم سے) انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنیوالا ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا

لوگ | شکر نہیں کرتے | اور جہاد کرو | اللہ کے راستہ میں | اور جان لو

لوگ شکر ادا نہیں کرتے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور یقین جانو

أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | کون ہے | جو قرض دے | اللہ کو | قرض | اچھا

کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے

فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ

پھر وہ بڑھا دے اسے | اس کیلئے | کئی گنا | زیادہ | اور اللہ (ہی) | (روزی) تنگ کرتا | اور فراخ کرتا ہے | اور اسی کی طرف

تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر بدلہ دے اور اللہ (ہی) رزق روکتا اور عطا کرتا ہے اور (یاد رکھو) تمہیں اسی کی

تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ

تم لوٹائے جاؤ گے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | ایک گروہ کو | بنی اسرائیل میں سے | بعد | موسیٰ کے

طرف لوٹ کر جانا ہے کیا آپ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے اس واقعہ پر غور نہیں کیا جو حضرت موسیٰ کے (زمانے کے)

إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

جب کہا انہوں نے | اپنے پیغمبر سے | کہ مقرر کیجئے | ہمارے لئے | ایک بادشاہ | تاکہ ہم لڑیں | اللہ کی راہ میں

بعد پیش آیا جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کے راستے میں جنگ کریں

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا

فرمایا | کیا بعید ہے تم سے | کہ اگر فرض کر دیا جائے تم پر | جہاد | تو تم نہ لڑو | وہ بولے

اس نبی نے کہا کہ یہ نہ ہو تم پر جہاد فرض کر دیا جائے اور تم نہ لڑو، کہنے لگے

وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا

کیا عذر ہو گا ہمارے لئے | کہ ہم نہ لڑیں | اللہ کی راہ میں | حالانکہ | ہم نکال دیئے گئے ہیں | اپنے گھروں سے

کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں گے حالانکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکالا گیا

وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ

اور اپنے بچوں سے | پھر جب فرض کر دیا گیا | اُن پر | جہاد | تو سب منہ موڑ گئے | چند لوگوں کے سوا | ان میں سے

اور اولاد سے علیحدہ کر دیا گیا ہے لیکن جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو چند لوگوں کے سوا سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ

اور اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | اور کہا | اُن سے | اُن کے نبی نے | بیشک اللہ نے | مقرر کر دیا ہے | تمہارے لئے

اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴۳) بہادری اور سخاوت میں زندگی جبکہ بزدلی میں موت ہے: یہاں بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا حال بیان ہوا ہے کہ وہ طاعون یا جہاد سے ڈر کر اپنے وطن سے نکل بھاگے تھے۔ راستہ میں بحکم الٰہی سب کے سب مر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے، اس وقت کے ایک پیغمبرؑ کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ فرما دیا اور اللہ اپنے بندوں پر بہت فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (ف) اس واقعہ کے یہاں بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ جہاد سے موت کے خوف سے نہ بھاگیں اور موت و حیات سب اللہ کے قبضہ میں سمجھیں۔

(۲۴۴) دینِ حق کی حفاظت کے لئے جہاد کرنا فرض ہے، اللہ ہر بات کو سنتا جانتا ہے۔

(۲۴۵) اس آیت میں جہاد کے لئے مال خرچ کرنے کی ترغیب ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے گا اللہ اس کے مال میں کئی گنا برکت دے گا۔ تنگی، فراخی، سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے (ف) راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کو قرض سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اللہ بھی اس مال کو بہت نفع کے ساتھ اپنے بندوں کو دنیا و آخرت میں واپس کر دیتا ہے۔

(۲۴۶) بنی اسرائیل کے لئے مجاہد بادشاہ کا تقرر: حضرت موسیٰ کے بعد حضرت شمـوئیـل پیغمبر کے زمانہ میں بنی اسرائیل پر ایک کافر بادشاہ جالوت نے حملہ کر کے، غلبہ پا کر ان کو شہر سے نکال دیا اور بہت سے آدمی پکڑ کر لے گیا۔ تو بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ بیت المقدس میں جمع ہوئے اور اپنے پیغمبر سے درخواست کی کہ ان کیلئے ایک بادشاہ مقرر کیا جائے، جس کی قیادت میں وہ کفار سے جہاد کریں۔ پیغمبر نے فرمایا کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو۔ تو وہ بولے: جب کفار نے ہمیں اپنے گھروں اور اولاد سے جدا کر دیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم نہ لڑیں گے۔ مگر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو واقعی سوائے چند لوگوں کے باقی سب اپنے وعدے سے پھر گئے۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: يُضَاعِفُ: (ضِعْفٌ) وہ دگنا کرتا ہے، مضارع۔ يَقْبِضُ: (قَبْضٌ) وہ تنگدست کرتا ہے، مضارع۔ يَبْصُطُ: (بَصْطٌ) وہ کشادہ کرتا ہے، مضارع۔ اِبْعَثْ: (دیکھو پہلا پارہ)۔ عَسَيْتُمْ: (عَسٰى) تم نے امید کی۔

اسماء: دِيَار: واحد۔ دَار: گھر۔ اُلُوْفٌ، اَلْفٌ: ہزار۔

حروف: هَلْ: کیا، کلمۂ استفہام۔

طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ

طالوت کو | بادشاہ | وہ بولے | کیونکر ہوسکتی ہے | اس کی | حکومت | ہم پر | اور ہم | زیادہ حقدار ہیں

مقرر کیا ہے کہنے لگے بھلا اسے ہم پر کیونکر حکومت کا حق حاصل ہو سکتا ہے حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکمرانی کے حقدار

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ

حکومت کے | اس سے | اور اُسکو نہیں دی گئی | فراخی | مال سے | فرمایا | بلاشبہ اللہ نے | چُنا ہے اُسے | تم پر

ہیں اور اُسے تو مال و دولت کی وسعت بھی حاصل نہیں (نبی نے) کہا اللہ نے تمہارے اُوپر حکومت کے لئے اسی کو منتخب کیا ہے

وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ

اور زیادہ دی اُسے | فراخی | علم میں | اور جسم میں | اور اللہ | دیتا ہے | اپنا ملک

اور اُسے علم کی فراوانی اور جسمانی طاقت عطا کی ہے اور اللہ تو اسی کو حکمرانی عطا کرتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ

جسے چاہے | اور اللہ | بڑا وسعت والا | جاننے والا ہے | اور | کہا | اُن سے | اُنکے نبی نے | کہ یقیناً

جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑا وسعت بخشنے والا اور جاننے والا ہے اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ دیکھو

اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

علامت | اُسکی حکومت کی (یہ ہے) | کہ آجائیگا تمہارے پاس | وہ صندوق | جس میں | تسلی ہے | تمہارے رب کی طرف

طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین قلبی ہے

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ

اور باقی ماندہ چیزیں | ان میں سے | جو چھوڑ گئی تھی | موسیٰ کی اولاد | اور ہارونؑ کی اولاد | اٹھالائینگے اسے

اور بقیہ اشیاء بھی ہیں جو آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون چھوڑ گئے تھے اُس کو فرشتے اُٹھائے ہوں گے

الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا

فرشتے | بلاشبہ | اس میں | نشانی ہے | تمہارے لئے | اگر تم ہو | مؤمن | پھر جب

یقیناً تمہارے لئے اس میں بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو پس جب

فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ

باہر نکلا | طالوت | لشکر سمیت | (تو) کہا | بلاشبہ | اللہ | آزمائے گا تمہیں | ایک دریا سے

طالوت لشکر سمیت چل کھڑا ہوا تو اُس نے کہا کہ اللہ ایک نہر کے ذریعہ سے تمہارا امتحان لینے والا ہے

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ

پس جو شخص پی لے گا | اسمیں سے (سیر ہوکر) | وہ میرا ساتھی نہیں | اور جو | نہ چکھے گا اسکو | تو وہ بیشک میرا ہے

پس جس کسی نے اس میں سے (سیر ہوکر) پانی پیا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا اور جو نہ پیئے گا وہ میری جماعت میں سے ہے

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا

مگر | جو | بھرلے | چلو بھر | اپنے ہاتھ سے | پھر پی لیا | اس سے | (سب نے) سوائے | تھوڑے (لوگوں) کے

ہاں اپنے ہاتھ سے چلو بھر (پی) لینے میں کوئی حرج نہیں پھر ان میں سے چند لوگوں کے سوا سب نے (سیر ہو کر پانی)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴۷) بنی اسرائیل کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر فرمادیا اور وہ چونکہ کوئی خاندانی رئیس اور مالدار نہ تھے اس لئے قوم کے سرداروں نے اپنے آپ کو اس سے زیادہ حکومت کا مستحق قرار دیا۔ اس پر ان کو جواب دیا گیا کہ وہ تم سے زیادہ مستحق ہے۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے علم اور جسمانی قوت، تم سے زیادہ بخشی ہے اور بادشاہت و قیادت کے لئے ان صفات کا ہونا ضروری ہے اور اللہ کو اختیار ہے جسے چاہے حکومت دے، اور اللہ بہت وسعت والا جاننے والا ہے۔

(۲۴۸) ان لوگوں کے اطمینان کے لئے حضرت شموئیلؑ نے بحکم الٰہی ان سے کہا کہ طالوت کے اللہ کی جانب سے بادشاہ مقرر ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے تمہیں وہ تابوت سکینہ واپس ملے گا۔ جس میں تورات کی کچھ تختیاں اور حضرت موسیٰ و ہارونؑ وغیرہ پیغمبروں کے تبرکات تھے اور بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھا کرتے اور اس کی برکت سے کفار پر فتح حاصل کیا کرتے تھے اور فلسطینی بادشاہ جالوت یہ صندوق بنی اسرائیل سے چھین کر لے گیا تھا۔ فرشتے یہ صندوق اٹھا کر طالوت کے گھر میں لے آئیں گے۔ واقعی ایمان والوں کے لئے اس واقعہ میں طالوت کے مقبول بندہ ہونے کی کافی نشانی ہے۔ چنانچہ کفار کے ہاں جہاں وہ صندوق رکھا تھا اللہ نے وہاں وبا پھیلا دی، ناچار کفار نے بیلوں پر لاد کر اسے ہانک دیا، پھر فرشتے بیلوں کو ہانک کر، طالوت کے دروازے پر پہنچا گئے اور بنی اسرائیل نے مطمئن ہو کر طالوت کو بادشاہ تسلیم کرلیا۔

افعال: يُؤْتِ: (اِيْتَاءٌ) وہ دیتا ہے، مضارع، (پہلے بھی گزر چکا ہے)۔ اِصْطَفٰى: (اِصْطِفَاءٌ) اس نے پسند کیا، انتخاب کیا، ماضی۔
تَحْمِلُ: (حَمْلٌ) وہ اٹھاتی ہے، مونث غائب مضارع۔ فَصَلَ: (فَصْلٌ) وہ جدا ہوا، روانہ ہوا، ماضی۔

اسماء: سَعَةٌ: (وَسْعٌ) فراخی، کشادگی۔ سَكِيْنَةٌ: چین، سکون۔

مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ

ان میں سے | پھر جب | عبور کیا اس (دریا) کو | اس (طالوت) نے | اور ایمان والوں نے | اس کے ہمراہ

پی لیا پھر جب طالوت اور اس کے ایماندار ساتھی نہر کے اس پار ہو گئے تو (باقی اکثریت نے) کہا کہ

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

تو (باقی) کہنے لگے | نہیں | طاقت | ہمیں | آج | جالوت | اور اُس کے لشکروں سے (مقابلہ کی) | کہا اُن لوگوں نے

ہم میں تو آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت نہیں (اور) وہ لوگ جو (قیامت میں) اللہ سے

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ

جن کو یقین تھا | کہ وہ | ملنے والے ہیں | اللہ سے | کتنی مرتبہ | چھوٹی جماعت | غالب رہی ہے | بڑی جماعت پر

ملاقات کرنے کا یقین رکھتے تھے کہنے لگے کہ بارہا چھوٹی جماعتیں حکم الٰہی سے بڑی بڑی جماعتوں پر

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ

اللہ کے حکم سے | اور اللہ | ساتھ ہے | صبر والوں کے | اور جب | وہ سامنے ہوئے | جالوت | اور اس کے لشکروں کے

غالب آئی ہیں اور اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے پر آئے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

تو بولے | اے ہمارے رب | ڈال دے | ہم پر | صبر | اور ثابت رکھ | ہمارے قدم | اور مدد کر ہماری

تو کہنے لگے اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ ۭ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ڜ وَقَتَلَ

کافر قوم پر | پھر شکست دیدی (کفار کو) اُنہوں نے | اللہ کے حکم سے | اور قتل کیا

نصرت عطا فرما، پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دی

دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ

داؤد نے جالوت کو | اور دی اسکو | اللہ نے | بادشاہی | اور دانائی | اور سکھا دیا اُسکو | جو کچھ | چاہا

اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا اسے سکھایا

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ

اور اگر مدافعت نہ کرتا | اللہ | لوگوں کی | ایک دوسرے سے | تو ضرور برباد ہو جاتی | زمین | لیکن

اور اگر اللہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعہ دوسرے گروہ کو ہٹاتا نہ رہے تو ضرور زمین میں فساد پھیل جائے

اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

اللہ | بڑے فضل والا ہے | اہل عالم پر | یہ | آیتیں ہیں | اللہ کی

لیکن اللہ مخلوقات پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

جو ہم پڑھ کر سناتے ہیں | آپ کو | ٹھیک ٹھیک | اور بلاشبہ آپ ہیں | رسولوں میں سے

جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں اور بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں

(۲۴۹) **مومنوں کا امتحان اور اہل ایمان کی مختصر جماعت کی کامیابی:** پھر طالوت جب لشکر سمیت شہر سے باہر کفار کے مقابلے کے لئے نکلے تو جفاکش بہادروں کو معلوم کرنے کے لئے فرمایا کہ بیشک اللہ راستے میں آنے والے دریا (نہر اردن) سے تمہارا امتحان کرے گا تو جو شخص اس سے سیر ہو کر پانی پئے گا۔ وہ کم حوصلہ اور بے صبر شخص ہمارا ساتھی نہیں ہوگا اور جو کوئی باوجود پیاس کی شدت کے' اس سے ایک آدھ چلّو پانی پی کر' صبر سے کام لے گا' وہ صابر شخص ہمارا ساتھی ہوگا۔ چنانچہ سوائے چند لوگوں کے سب نے خوب سیر ہو کر پی لیا۔ اس کے بعد طالوت اور اس کے بہادر ہمراہی مسلمان دریا پار ہو گئے تو جو لوگ کم حوصلہ اور بے صبر تھے اور خوب پانی پی کر سیر ہو چکے تھے وہ کہنے لگے۔ ہمیں تو آج جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں' اور جو لوگ ان میں سے مستقل مزاج اور بلند حوصلہ اور اللہ سے آخرت میں ملاقات کا یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا اکثر اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ اللہ کے حکم سے کوئی چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے اور اللہ ثابت قدم رہنے والے لوگوں کی مدد کیا کرتا ہے۔

نوٹ: جہاد کے لئے گھروں سے نکلنے والے ہزاروں کی تعداد میں تھے' مگر پیاس پر صبر کرنے والے (اصحاب جنگ بدر' کی طرح) صرف تین سو تیرہ نکلے۔ اور انہی نے دشمن کو شکست دی۔

(۲۵۰) جب جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ ہوا تو وہی مستقل مزاج جنہوں نے دریا سے پیٹ بھر کر پانی نہ پیا تھا۔ یوں دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں صبر ڈال دے اور دشمن کے مقابلہ میں ہمارے قدم ثابت رکھ اور کفار کے مقابلہ میں ہماری امداد فرما۔

(۲۵۱) پھر انہی بہادروں نے کفار کو شکست دی۔ اور حضرت داؤد نے (جو کہ اس وقت طالوت کے لشکر میں سپاہی کی حیثیت سے شامل تھے اور ابھی نبوت نہ ملی تھی) جالوت کو قتل کر دیا۔ اور اس کے بعد اللہ نے طالوت کی زندگی ہی میں داؤد علیہ السلام کو بادشاہی اور نبوت عطا کی اور جو چاہا (مثلاً جنگی زِرھیں بنانا' یا پرندوں کی بولی سمجھنا) سکھایا' اور اللہ اگر لوگوں کی ایک دوسرے کے ذریعے مدافعت نہ کرتا تو دنیا برباد ہو جاتی۔ لیکن اللہ' اپنے بندوں پر بڑے فضل والا ہے۔

(۲۵۲) یہ حالات جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ سب صحیح اور اللہ کی آیتیں اور نشانیاں ہیں اور اے محمدؐ آپ بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہیں۔

افعال: لَمْبَسَ: فعل ناقص' نہیں ہے۔ يَطْعَمْهُ: (طَعْمٌ) وہ کھاتا ہے' مضارع' ماضی طَعِمَ۔ اِغْتَرَفَ: (غُرْفٌ) اس نے چلو سے پانی لیا' ماضی۔ جَاوَزَ: (جَوْزٌ) وہ آگے بڑھا' گزرا' ماضی۔ بَرَزُوْا: (بروز) وہ نکلے' ظاہر ہوئے' ماضی۔ اَفْرِغْ: (فَرَاغٌ) امر حاضر' تو ڈال۔ هَزَمُوْا: (هَزَمٌ) انہوں نے شکست دی' ماضی۔

اسماء: مُبْتَلِيْ: (بَلَاء) آزمانے والا' اسم فاعل۔ مِنِّيْ: (مِنْ + بِيْ) مجھ سے۔ غُرْفَة: چلو۔ يَدٌ: ہاتھ۔ فِئَةٌ: گروہ' جماعت۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ

یہ | (سب) رسول ہیں کہ | بزرگی دی ہم نے | اُن میں سے بعض کو | بعض پر | اُن میں سے بعض

یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ان میں سے

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا

وہ ہیں جن سے کلام کیا | اللہ نے | اور بلند کئے | بعض کے | درجے | اور دیئے ہم نے

بعض ایسے تھے جن سے اللہ ہمکلام ہوئے اور بعضوں کو اس نے کئی (اور بلند) درجے دیئے اور عیسٰی ابن مریم

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ

عیسٰی ابن مریم کو | معجزے | اور تائید کی اُس کی | روح القدس (جبرئیل) سے | اور اگر چاہتا

کو ہم نے کھلے معجزات دیئے اور جبرئیل کے ذریعہ ان کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ

اللہ | تو آپس میں نہ لڑتے | وہ لوگ | جو اُن کے بعد ہوئے | بعد اس کے | کہ آ چکیں اُن کے پاس

تو لوگ ان پیغمبروں کے آنے کے بعد جب کہ لوگوں کے پاس واضح احکام آ چکے تھے ایک دوسرے سے نہ لڑتے

الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ

(روشن) دلیلیں | لیکن | اُنہوں نے اختلاف کیا | پس کوئی ان میں سے | ایمان لایا | اور کسی نے کفر کیا

لیکن (باوجود اس کے) لوگوں میں باہمی اختلاف پیدا ہوا تو ان میں بعض تو ایمان پر قائم رہے اور بعض نے کفر اختیار کر لیا

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ٢٥٣ ۧ

اور اگر چاہتا | اللہ | تو وہ آپس میں نہ لڑتے | لیکن | اللہ | کرتا ہے | جو چاہتا ہے

اور اگر اللہ چاہتا تو (یہ لوگ) ایک دوسرے سے نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

اے ایمان والو! | خرچ کرو (راہِ خدا میں) | اس مال میں سے | جو ہم نے دیا تم کو | پہلے اس کے

اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ (اللہ کی راہ میں)

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ

کہ آ جائے | (وہ) دن | کہ نہ خرید و فروخت ہوگی | اُسمیں | اور نہ دوستی (کام آئیگی) | اور نہ سفارش

اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کر لو جس دن نہ تو خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٢٥٤ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ

اور کافر لوگ ہی | ظالم ہیں | اللہ وہ ہے | کہ نہیں کوئی معبود | سوائے | اس کے | ہمیشہ زندہ ہے

اور انکار کرنے والے ہی ظالم ہیں (لوگو!) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ

الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سب کو قائم رکھنے والا | نہ آتی ہے اُسے | اونگھ | اور نہ نیند | اسی کا ہے | جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے

اور قائم رہنے والا ہے اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۵۳) انبیائے کرام کے درجات: انبیاء کرام کو اللہ نے ایک دوسرے پر خاص فضیلتیں عطا کی ہیں ان میں سے بعض سے تو اللہ نے فرشتے کے واسطے کے بغیر کلام کیا جیسے حضرت آدمؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض کے اور لحاظ سے درجے بلند فرمائے۔ اکثر انبیاء کرامؑ کو خاص قوموں، علاقوں اور خاص زمانوں کیلئے رہنما بنایا۔ جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے لئے، سارے جہان کا نبی اور خاتم الرسل بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو مردوں کو زندہ کرنا اور کوڑھی (جذام و برص کے مریضوں) اور پیدائشی اندھوں کو شفا بخشنا وغیرہ معجزات عطا ہوئے اور روح القدس (جبرئیلؑ) سے ان کی تائید اور مدد کی گئی اور جو لوگ واضح دلائل آچکنے کے باوجود باہم اختلاف کرتے رہے کہ کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر رہا۔ تو یہ سب اللہ کا اختیار ہے۔ اگر وہ چاہتا تو ان کو جبری طور پر ہدایت دے دیتا اور یہ ہرگز آپس میں نہ لڑتے۔ مگر وہ خود مختار ہے جو چاہے کرے، اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے جو اسی کو معلوم ہے۔

(۲۵۴) نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کا حکم: اے ایمان والو! اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں اس دن (قیامت) کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور سفارش کام آئے گی اور جو لوگ خدا اور رسول کے منکر ہیں وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

افعال: فَضَّلْنَا: ہم نے فضیلت/بزرگی دی، (ماضی جمع متکلم)۔ اٰتَیْنَا: اِیْتَاءٌ سے ہے، ہم نے دیا (ماضی جمع متکلم)۔ اُقْتَتَلَ: از قَتْلٌ اُس نے لڑائی کی/جنگ کی (ماضی واحد مذکر غائب)۔ جَاءَتْ: وہ آئی (ماضی، واحد مؤنث غائب)۔ اَنْفِقُوْا: (اِنفاق سے ہے) تم خرچ کرو (امر حاضر جمع مذکر)۔ یَاْتِیَ: (اِتْیَان سے) وہ آتا ہے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تِلْكَ: یہ، اسم اشارہ۔ هُمْ: وہ لوگ۔ هُوَ کی جمع، (ضمیر مذکر غائب)۔ بَیِّنَاتِ: (بیان سے مشتق بَیِّنَۃٌ کی جمع) کھلی/روشن دلیلیں۔ مَنْ: جو شخص۔ اَلَّذِیْنَ: اَلَّذِیْ کی جمع وہ لوگ۔ بَیْعٌ: خریدنا۔ بیچنا۔ سودا کرنا۔

حروف: عَلٰی: پر۔ مِنْ سے۔ لَوْ: اگر۔ مَا: نہ/نہیں۔ اَنْ: تاکہ۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

اور جو کچھ زمین میں ہے | کون ہے | وہ جو | سفارش کرے | اُسکے ہاں | مگر صرف | اُس کی اجازت سے

سب اُسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے؟

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ

وہ جانتا ہے | جو کچھ اُن کے سامنے ہے | اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے | اور وہ نہیں | احاطہ کر سکتے | کسی چیز کا

جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے اللہ کو سب معلوم ہے اور لوگ اس کے (بے انتہا) علم میں سے کسی چیز پر حاوی

مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ

اس کے علم میں سے | مگر جو وہ چاہے | گھیرے ہوئے ہے | اُس کی کرسی | آسمانوں | اور زمین کو

نہیں ہو سکتے البتہ وہ جس قدر علم ان کو دینا چاہے دے دے، اور اس کی کرسی آسمانوں اور زمین (کی وسعت) پر چھائی ہوئی ہے

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ

اور نہیں تھکاتی اسے | ان کی حفاظت | اور وہ | اُونچی شان والا | اور عظمت والا ہے | زبردستی نہیں | دین میں

اور ان کی حفاظت و نگرانی اسے تھکاتی نہیں اور وہ ہی بلند اور عظمت والا ہے دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ

ظاہر ہو چکی ہے | ہدایت | گمراہی سے | پس جو | نہ مانے | شیطان کو | اور ایمان لائے

یقیناً ہدایت کی راہ گمراہی سے واضح طور پر الگ ہو گئی ہے پس جو شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان

بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ

اللہ پر | پس یقیناً | اُس نے پکڑ لیا | حلقہ | مضبوط | جو ٹوٹنے والا نہیں | اور اللہ

لے آئے اُس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط (رسی کا) حلقہ تھام لیا ہے جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ (تمام باتوں کو)

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ

سب سُننے والا | جاننے والا ہے | اللہ | دوست ہے اُن کا جو | ایمان لائے | نکالتا ہے اُنہیں | اندھیروں سے

سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لے آئے وہ اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر

إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ

روشنی کی طرف | اور جو | کافر ہیں | اُن کے دوست | شیطان ہیں | وہ اُنہیں نکالتے ہیں

(ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کریں شیاطین ان کے دوست ہیں وہ اُن کو

مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

روشنی سے | اندھیروں کی طرف | یہی لوگ ہیں | جہنمی | وہی | اُس میں

(ہدایت کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) یہ ہمیشہ دوزخ میں

خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ

ہمیشہ رہیں گے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُس شخص کو جس نے | جھگڑا کیا | ابراہیم سے | اُسکے رب کے بارے میں

رہیں گے کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم سے اسکے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا (اس نخوت

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۵۵) آیت الکرسی: یہ آیت الکرسی صحیح مسلم کی حدیث کی رو سے' قرآن کی سب سے بڑی آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور عظیم الشان صفات بیان کی گئی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ سے موجود ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے ہر عیب اور کمزوری جیسے غفلت' اونگھ یا نیند سے پاک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہی سب کا مالک ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی کسی امر کی سفارش نہیں کرسکتا۔ وہ ذرّہ ذرّہ کا جاننے والا ہے اور جب تک وہی نہ چاہے کوئی مخلوق اس کی معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جان سکتی۔ اس کی کرسیٔ اقتدار اور بے پناہ علم اور قدرت' آسمانوں اور زمین پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان سب چیزوں کی حفاظت سے وہ نہیں تھکتا۔ وہ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

(۲۵۶) کسی کو دین اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا: جب توحید الٰہی کے دلائل اچھی طرح سے بیان ہو چکے' اور کافروں کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہا تو جبراً کسی کو اسلام میں داخل کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو شخص شیطان کا کہنا نہ مانے اور اللہ پر پورا' مکمل ایمان لائے اس نے ایک ایسی مضبوط زنجیر کو تھام لیا ہے جو کسی بھی آندھی یا طوفان میں نہ ٹوٹے اور تھامنے والے شخص کو گرنے سے بچائے رکھے۔ توحید پر ایمان وہ مضبوط رسی اور کڑی ہے جو گرنے سے بچاتی ہے۔ ایسا شخص ضرور ابدی سعادت اور کامیابی حاصل کرے گا۔ اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۲۵۷) اللہ ایمان والوں کا دوست اور ولی ہے کہ انہیں کفر و شرک کی اندھیروں سے نکال کر ایمان اور اسلام کی روشنی میں داخل کرتا ہے اور شیطان جو کفار کے دوست ہیں وہ انہیں ایمان کی روشنی اور توحید الٰہی سے نکال کر کفر و شرک کی اندھیروں میں داخل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کا ایندھن بن جائیں گے۔

افعال: تَاْخُذُ' (از اَخَذَ) لیتا ہے۔ مضارع واحد مؤنث غائب۔ عَلِيُّ: (عُلُوٌّ سے)۔ برتر۔ بلند مرتبہ والا۔ اللہ کا اسم صفت ہے۔ قَدْ تَبَيَّنَ: وہ ظاہر ہوا ہے' ماضی قریب۔ قَدِ اسْتَمْسَكَ: اس نے مضبوط پکڑ لیا' ماضی قریب۔

اسماء: خُلَّة: دوستی۔ اِلٰـهٌ: معبود۔ حَيّ: زندہ و جاوید ہے اس کے لئے فنا و زوال نہیں۔ قَيُّوم: تھامنے والا' ہمیشہ رہنے والا (از قیام) وہ ذات جو اپنے بل پر خود قائم ہے اور دوسروں کے قیام و بقاء کا ذریعہ ہے۔ سِنَةٌ: اونگھ۔ نوم: نیند۔ اِكْرَاهٌ: (مصدر) زبردستی کرنا۔ قَدْ: کبھی تحقیق' ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ اور تحقیق کے معنی دیتا ہے۔ مضارع پر ''کبھی'' کے معنوں میں آتا ہے۔ رُشْد: (مصدر) ہدایت۔ الغَيُّ: (مصدر)۔ گمراہی۔ طَاغُوت: شیطان۔ سرکش۔ عُرْوَة: قبضہ' زنجیر کی کڑی۔ وہ چیز جس سے پکڑا جائے۔ وُثْقٰى: مضبوط۔ اِنْفِصَام: (مصدر) ٹوٹنا۔ سَمِيْعٌ: سننے والا۔ عَلِيْمٌ: جاننے والا۔ اَوْلِيَاءُ: ولی کی جمع۔ رفیق' مددگار۔

اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ
اسلئے کہ دی تھی اُسکو | اللہ نے | حکومت | جب کہا | ابراہیمؑ نے | میرا رب | تو وہ ہے جو | زندہ کرتا ہے | اور
کے باوجود) کہ اللہ نے اس کو بادشاہت دے رکھی تھی' جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو (مخلوق کو) زندگی اور

يُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ
مارتا ہے | تو اُس نے کہا | میں بھی زندہ کرتا ہوں | اور مارتا ہوں | کہا | ابراہیمؑ نے | کہ بیشک | اللہ (تو)
موت دیتا ہے تو اُس نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں' ابراہیمؑ نے کہا کہ اچھا اللہ

يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ
لاتا ہے | سُورج کو | مشرق سے | تُو لے آ | اس کو | مغرب سے | تو حیران رہ گیا
تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تُو مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا' پس (یہ بات سن کر) وہ کافر حیران

الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ
وہ کافر | اور اللہ نہیں ہدایت کرتا | اُن لوگوں کو | (جو) ظالم ہیں | یا جیسا کہ وہ شخص جو | گزرا
رہ گیا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا' یا (آپ نے اس شخص کے واقعہ پر غور نہیں کیا) جو ایک (تباہ شدہ) گاؤں کے پاس

عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ
ایک بستی پر | اور وہ | گر پڑی تھی | اپنی چھتوں پر | وہ بولا | کیسے زندہ کرے گا | اس کو
سے گزرا جس کی دیواریں چھتوں پر گری پڑی تھیں (اور اسے دیکھ کر) کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس برباد شدہ گاؤں کو اس کی ہلاکت

اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ
اللہ | اس کی ہلاکت کے بعد | پھر اُسے موت دیدی | اللہ نے سو سال تک | پھر دوبارہ زندہ کر دیا اُسے
کے بعد کس طرح زندہ کریں گے پس اللہ تعالیٰ نے اُسے سو سال کیلئے موت دے دی پھر اُسے زندہ کیا

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ
تب پوچھا تو کتنی دیر | یہاں رہا؟ | وہ بولا | میں رہا | ایک دن | یا کچھ حصہ | دن کا | فرمایا | بلکہ
(اور) پوچھا کہ کتنا عرصہ تم اس حالت میں رہے' کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا (کہ نہیں) بلکہ

لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ
تو ٹھہرا | سو | برس | پس دیکھ | اپنے کھانے کو | اور | اپنے مشروب کو | وہ ہرگز نہیں سڑا
تو سو سال تک (اس حالت میں) رہا ہے تو اپنے کھانے اور پینے کی چیزیں دیکھ لے جو گلی سڑی نہیں ہیں

وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ
اور نظر ڈال | اپنے گدھے کی طرف | اور تا کہ ہم بنائیں تجھے | ایک نمونہ | لوگوں کے لئے | اور دیکھ
اور اپنے گدھے کی طرف بھی نظر کر (یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا ہے) کہ ہم تجھے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور (گدھے کی)

اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا
ان ہڈیوں کی طرف | کس طرح | ہم انہیں جوڑ دیتے ہیں | پھر | اُن کو پہناتے ہیں | گوشت | پس جب
ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ کس طرح ہم انہیں جوڑتے ہیں پھر (کس طرح) ان کو گوشت پہناتے ہیں پھر جب

آیت نمبر

(۲۵۸) حضرت ابراہیمؑ اور نمرود بادشاہ کا واقعہ: اس آیت میں **نمرود** بن کنعان' بادشاہ کا ذکر ہے جو حضرت ابراہیم کے زمانہ میں عراق کے شہر **بابل** پر حکمران تھا جو اپنی سلطنت اور حکومت کے غرور سے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے آپ کو سجدہ کراتا تھا۔ جب ابراہیمؑ نے غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو کہنے لگا خدا تو میں ہی ہوں انہوں نے فرمایا۔ خدا تو وہ ہے جو سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ بولا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں اور ایک بے گناہ کو پکڑ کر قتل کر ڈالا اور جس شخص پر قتل کا حکم ہو چکا تھا اسے آزاد کر دیا۔ جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ یہ بے وقوف میرا مقصد نہیں سمجھا تو انہوں نے یہ دلیل پیش کی کہ اللہ تو ہر روز سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو خدا ہے تو اس کو مغرب سے نکال یہ سن کر وہ کافر حیران اور لا جواب ہو کر رہ گیا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

افعال: اَلَمْ تَرَ: کیا تو نے نہیں دیکھا؟ (ماضی)۔ فَبُهِتَ: مبہوت ہو گیا۔ حیران ہو گیا۔
اسماء: اُولٰئِكَ: وہ لوگ (اسم اشارہ)۔ اِذَا: جب (اسم ظرف)۔ ماضی کا معنی دیتا ہے۔

تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۵۹﴾

(خوب) ظاہر ہوگیا اُس پر | تو بولا | میں جانتا ہوں | کہ اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

یہ ساری بات اُس پر واضح ہو گئی تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیۡ كَیۡفَ تُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ قَالَ

اور جب کہا | ابراہیمؑ نے | اے رب! | مجھے دکھادے | تو کیسے زندہ کریگا | مُردوں کو | فرمایا

اور (پھر اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرے گا؟ فرمایا

اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنۡ لِّیَطۡمَىِٕنَّ قَلۡبِیۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ

کیا تجھے یقین نہیں؟ | کہا | کیوں نہیں | لیکن | اسلئے کہ میرے دل کو اطمینان ہو | فرمایا | تو پکڑ لے

کیا تجھے اس بات پر یقین نہیں ہے عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن چاہتا ہوں کہ دل کو اطمینان ہو جائے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّیۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَیۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

چار | پرندے | پھر مانوس کرلے اُنہیں | اپنے ساتھ | پھر رکھ دے | ہر پہاڑ پر

کوئی سے چار پرندے لے لو اور اُنہیں اپنے آپ سے مانوس کرو پھر (ان کو ذبح کر کے) ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ

مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ یَاۡتِیۡنَكَ سَعۡیًا ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ

اُن کا | ایک حصہ | پھر | بُلا اُن کو وہ آ جائیں گے | تیرے پاس | دوڑ کر | اور جان لے | کہ

پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان لو کہ

اللّٰهَ عَزِیۡزٌ حَكِیۡمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ

اللہ | زبردست | حکمت والا ہے | مثال | اُن (لوگوں) کی | جو خرچ کرتے ہیں | مال اپنے | راہ میں

اللہ غالب اور حکمت والا ہے ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں

اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ

اللہ کی | (ایسی ہے) جیسے | ایک دانہ | کہ اُگیں جس سے | سات | بالیں (خوشے) | ہر خوشے میں (ہوں)

ایسی ہی ہے جیسا کہ (بیج کا) ایک دانہ ہو جس سے سات خوشے پیدا ہوں

مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۱﴾

سو | دانے | اور اللہ | بڑھاتا ہے | جس کیلئے | چاہے | اور اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے

اور ہر ایک خوشے میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے (اجر) بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ

جولوگ | خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | راہ میں | اللہ کی | پھر | نہیں پہنچاتے (تکلیف)

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد

مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ

خرچ کرنے (کے بعد) | احسان جتانے سے | اور نہ اذیت (دینے سے) | اُن کیلئے ہے | اُن کا ثواب

نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے رب کے ہاں

آیت نمبر

(۲۵۹) **حضرت عزیرؑ کی وفات اور دوبارہ زندگی:** یہاں بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت عزیرؑ کا ذکر ہے۔ جن کو شاہ بخت نصر بیت المقدس کو ویران کرنے کے بعد' بنی اسرائیل کے بہت سے افراد کے ساتھ قید کر کے بابل لے گیا تھا۔ جب حضرت عزیرؑ قید سے رہا ہو کر آئے تو بیت المقدس کا شہر ویران دیکھ کر دل میں کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس شہر کے رہنے والوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اور یہ شہر دوبارہ کیسے آباد ہو گا چنانچہ اللہ کے حکم سے وہیں ان کی روح قبض ہوئی اور ان کی سواری کا گدھا بھی مر گیا۔ اور وہ (۱۰۰) سو سال تک اسی حال میں رہے' اس دوران میں بخت نصر بادشاہ بھی مر گیا اور وہ شہر بھی دوبارہ آباد ہو گیا۔ تب اللہ نے حضرت عزیرؑ کو دوبارہ زندہ کر کے پوچھا کہ تو اس جگہ کتنی مدت رہا؟ انہوں نے سوچا شاید میں کچھ دیر کے لئے سو گیا تھا اس لئے کہا ایک دن یا کچھ کم۔ ارشاد فرمایا تُو تو یہاں سو برس تک پڑا رہا' اور اپنی کھانے پینے کی وہ اشیاء' جو سو سال پہلے تمہارے پاس تھیں' اُن کو دیکھو اللہ کی قدرت سے وہ اب تک خراب نہیں ہوئیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں گدھے جیسا مضبوط جانور' اس عرصہ میں مٹی میں مل چکا ہے۔ اب تم دیکھو کہ اس گدھے کی بوسیدہ ہڈیوں کو کس طرح اٹھا کر ہم جوڑ دیتے ہیں اور ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں' پھر جب اللہ کی قدرت سے یہ سب حال ان پر واضح ہو گیا' تو انہوں نے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۶۰) **حضرت ابراہیمؑ کا سوال کہ مُردے کس کیفیت سے زندہ ہوں گے؟:** اور وہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے جب حضرت ابراہیمؑ دل کا اطمینان حاصل کرنے کے لئے مردوں کے زندہ ہونے کی کیفیت معلوم کی تو اللہ نے حکم دیا کہ چار مختلف قسم کے پرندے لے کر اُن کو اپنے ساتھ مانوس کر لو اور پھر ذبح کر کے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو آپس میں ملا کر چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر ان کے گوشت کا ایک ایک حصہ رکھ دو۔ پھر ہر ایک جانور کو علیحدہ علیحدہ بلاؤ تو وہ اللہ کی قدرت سے آپؑ کے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اسی طرح اللہ مٹی میں مل جانے والے انسانوں کو دوبارہ روزِ قیامت زندہ کر دے گا اور جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۶۱) **اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ثواب اور اس کے آداب:** اللہ کی رضامندی کے لئے مال خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سے سات بالیں (سٹے) نکلیں اور ہر بال میں' سو (۱۰۰) دانے ہوں غرض ایک دانہ سے سات سو دانے پیدا ہو جائیں اور اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ کر دے (یعنی ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے) اور اللہ بڑا وسعت والا جاننے والا ہے۔

افعال: مَرَّ: (مُرُوْر) وہ گزرا' ماضی۔ لَبِثْتَ: (لَبْثٌ سے) تو ٹھہرا۔ اتنی دیر رہا۔ یَتَسَنَّهْ: (تَسَنِّیٌ جو سَنَةٌ سے ہے) سڑا ہوا بُسا ہوا (مضارع ہے)۔ نَجْعَلَ: (جَعَل سے) ہم بنائیں گے۔ مضارع۔ نُنْشِزُ (انشار ازنشر) جوڑتے ہیں۔ نَكْسُوْ: (از کِسْوٌ) پہناتے ہیں' چڑھاتے ہیں۔ مضارع۔ صُرْ: (صور سے) بلا' آواز دے' (امر حاضر)۔ یُضٰعِفُ: (مضاعفة از ضِعْف) کئی گنا۔ وہ دگنی کرتا ہے۔ (مضارع)۔

اسماء: قَرْیَة: گاؤں۔ آبادی۔ خَاوِیَةٌ: ویران۔ خالی' گری ہوئی۔ عُرُوْشٌ: عرش کی جمع۔ چھت۔ اَنّٰی: کیسے' کیونکر۔ مِائَةَ: سو (۱۰۰) (اسم عدد)۔ عَامٌ: سال۔ کَمْ: کتنے؟ عِظَام: ہڈیاں۔ کَیْفَ: کیسے۔ کس طرح۔ (اسم استفہام)۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ

اُن کے رب کے ہاں | اور نہ اُنہیں کوئی خوف ہوگا | اور نہ | وہ | غمگین ہوں گے | بات

سے اجر ملے گا' ان پر نہ کسی طرح خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے' خوش کلامی (سے جواب دے دینا)

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ

اچھی | اور درگزر کرنا | بہتر ہے | (ایسے) صدقے سے | جس کے بعد ہو | تکلیف دینا | اور اللہ

اور (سائل کے اصرار پر) درگزر کرنا اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جسکے بعد دُکھ پہنچایا جائے اور اللہ

غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ

بے پرواہ ہے | تحمل والا | اے ایمان والو! | نہ ضائع کرو | اپنے صدقے

بڑا بے نیاز تحمل والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

احسان جتانے | اور ایذا پہنچانے سے | اُس شخص کی طرح (جو) | خرچ کرتا ہے | اپنا مال | دکھانے کیلئے | لوگوں کو

احسان جتانے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ

اور نہیں ایمان رکھتا | اللہ پر | اور یوم | آخر پر | پس اُس کی مثال | (ایسی ہے) جیسے | صاف پتھر

اور اللہ اور روزِ آخرت پر یقین نہیں رکھتا سو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹان ہو

عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ

جس پر (پڑی) ہو | گرد | پھر برس جائے اُس پر | موسلا دھار بارش | پس کر جائے اُس کو بالکل صاف

جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو اور پھر اس پر زور کی بارش ہو جو چٹان کو بالکل صاف کر دے

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

نہیں حاصل کر سکتے وہ | کچھ (ثواب) | اُس کا | جو اُنہوں نے کیا | اور اللہ | نہیں ہدایت کرتا | قوم

(اسی طرح) اُنہیں ان کی کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہیں لگے گا اور اللہ ناشکری کرنے والوں کو ہدایت

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

کفار کو | اور مثال | اُن کی (جو) | خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | اللہ کی رضا جوئی کے لئے

نہیں دیتا اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضامندی حاصل کرنے اور اپنے دلوں کو

وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا

اور مضبوط کرنے کے لئے | اپنے دلوں کو | (ایسی ہے) جیسے | ایک باغ (ہے) | اونچی زمین پر | کہ پہنچی اس کو

مضبوط بنانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اُس باغ کی طرح ہے جو بلند جگہ پر واقع ہو (اگر) اس پر

وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

زور کی بارش | تو وہ (باغ) پھل لایا | دوچند | اور اگر | نہ بھی پڑے اُس پر | زور کی بارش

زور کی بارش ہو تو وہ دوگنا پھل لاتا ہے اور اگر زور کی بارش نہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶۲) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب صرف اسی کو ملتا ہے جو خرچ کر کے نہ احسان جتائے (بار بار یاد کرواتا پھرے) اور نہ بعد میں بُرا بھلا کہہ کر ذہنی اذیت پہنچائے۔ ایسے مخلص لوگوں کو آخرت میں نہ کوئی ڈر ہوگا نہ غم۔

(۲۶۳) سائل کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی ضد بدخوئی اور بدمزاجی پر درگذر کرنا، ایسی خیرات دینے سے بہتر ہے جس کے بعد سائل کو طعنہ دے کر تکلیف واذیت دی جائے۔ اور اللہ بے نیاز اور بڑے حلم اور صبر والا ہے۔

(۲۶۴) صدقہ خیرات کر کے احسان جتانا اور طعنہ دینا، اپنی خیرات کو برباد کرنا ہے جیسے ریا کار محض دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اس کو اس کی خیرات کا کچھ ثواب نہیں ملتا اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے چکنے پتھر پر کچھ گردوغبار پڑا ہو اور زور کی بارش پڑ جانے سے، گردوغبار ڈھل کر بہہ جائے اور پتھر بالکل صاف رہ جائے، اسی طرح ریا کار کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ ضدی کفار کو ہدایت نہیں کرتا۔

افعال: اَصَابَ: (از صوب) وہ پہنچا۔ برسا۔ (ماضی)

اسماء: مَنٌّ: احسان کرنا۔ احسان جتانا۔ اَذیٰ: تکلیف۔ ناپسندیدہ۔ صَفْوَانٌ: پتھر۔ چٹان۔ تُرَابٌ: مٹی۔ وَابِلٌ: موسلا دھار بارش۔ صَلْدًا: صاف اور سخت چٹان۔

فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

تو پھوار ہی (کافی ہے) | اور اللہ | جو (کچھ) | تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | کیا پسند کرتا ہے | کوئی تم میں سے

تو ہلکی پھوار ہی کافی ہوتی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

یہ کہ ہو | اُس کا | ایک باغ | کھجور کا | اور انگور کا | (کہ) بہہ رہی ہوں | اُس کے نیچے

کرتا ہے کہ وہ کھجوروں اور انگوروں کے ایک ایسے باغ کا مالک ہو جس کے نیچے نہریں بہہ رہی

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ

نہریں | اُس کو میسر ہوں اُس میں | ہر قسم کے | میوے | اور آ گیا ہو اُس پر | بڑھاپا | اور اُس کی اولاد ہو

ہوں اس میں اُس کے لئے ہر قسم کے میوے مہیا ہوں اور وہ ایسی حالت میں بوڑھا ہو جائے کہ اس کے بچے

ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

کمزور | پھر آ پڑے اُس پر | آندھی | جس میں ہو | آگ | پس وہ جل جائے | اسی طرح | بیان کرتا ہے

کمزور ناتواں ہوں پھر (اچانک) تیز و تند ہوا چلے جس میں آگ ہو اور (اس کا) باغ جل کر راکھ ہو جائے اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ | تمہارے لئے | آیتیں | تاکہ تم | سوچو | اے ایمان والو!

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔ اے ایمان والو!

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ

خرچ کرو (راہِ حق میں) | پاکیزہ چیزیں | اپنی کمائی میں سے | اور اُن میں سے | جو پیدا کیں ہم نے | تمہارے لئے

اپنی حلال کمائی میں سے اور ان (حلال) اشیاء میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہیں (ہماری راہ میں) خرچ کرو

مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

زمین سے | اور ارادہ نہ کرو | ردی چیز کا | (کہ) اُس میں سے | خرچ کرو | اور | (حالانکہ) تم خود نہیں

اور ناقص و ناپاک (چیزیں دینے) کا ارادہ نہ کرو کہ راہِ خدا میں ایسی چیزیں دینے لگو' حالانکہ تم ایسی چیزیں دوسروں سے خوشدلی کے ساتھ

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

لینے والے اسکے | مگر | یہ کہ | تم چشم پوشی کر لو | اُس میں | اور جان لو | کہ | اللہ | بے پرواہ ہے

قبول نہیں کرتے' ہاں چشم پوشی کر کے لے لو تو دوسری بات ہے' جان لو کہ اللہ بے نیاز

حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ

تعریف کے لائق ہے | شیطان (ہی) | تمہیں ڈراتا ہے | محتاجی سے | اور حکم کرتا ہے تم کو | بخل یا بے حیائی کا

اور حمد و ثنا کے لائق ہے' شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بُرے کام کی ترغیب دیتا ہے

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اور اللہ | وعدہ کرتا ہے تم سے | اپنی بخشش | اور فضل کا | اور اللہ | بڑا وسعت والا

اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور (یاد رکھو) اللہ بڑی وسعت

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۶۵) **اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنے کا ثواب:** اور جو لوگ محض اللہ کی رضامندی، ثواب پر یقین اور ثابت قدمی کے ساتھ خیرات کرتے ہیں۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہے۔ جیسے ایک باغ، جو اونچی زرخیز زمین پر ہو اور اس پر زور کی بارش ہو جائے۔ تو وہ دُگنی مقدار میں پھل دے۔ اور اگر بارش نہ ہو تو اس کے لئے ہلکی پھوار ہی کافی ہو جائے۔ یعنی ہر حال میں ایسے رضائے الٰہی طلب کرنے والے لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہوتا اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔

(۲۶۶) **نیک اعمال کو ضائع کرنا:** نیک اعمال کر کے، ضائع کر دینے کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کسی شخص کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس کے علاوہ اس باغ میں اور بھی ہر قسم کے پھل ہوں اور اس شخص کا بڑھاپا آ جائے اور اس کی اولاد کم عمر اور کمزور ہو۔ جن میں کمانے اور حفاظت کی طاقت نہ ہو۔ غرض صرف اسی ایک باغ کا سہارا ہو، پھر ایسی حالت میں اس باغ کو شدید گرم آندھی سے آگ لگ جائے اور وہ جل کر خاک ہو جائے۔ اور اس کے پاس کچھ نہ رہے، ایسا برا انجام کون پسند کرے گا؟ تو صدقات کے بعد احسان جتلانے اور تکلیف دینے سے اس کو ضائع کرنا کیوں پسند کرتے ہو؟ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔

(۲۶۷) **اللہ کی راہ میں اچھی اور پاکیزہ چیز خرچ کرنی چاہئے:** اللہ کی راہ میں حلال اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرو اور ردّی اور خراب چیز، جسے تم خود بھی خوشی سے قبول نہیں کرتے۔ اس کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ تک نہ کرو۔ اس کا کچھ اجر نہیں۔ اللہ غنی ہے تمہارے صدقہ وخیرات کا محتاج نہیں اور حمد کے لائق ہے۔

افعال: **یَوَدُّ:** (وُدٌّ سے) وہ چاہتا ہے۔ پسند کرتا ہے۔ (مضارع)۔ **اِحْتَرَقَتْ:** (احتراق از حرق) وہ جلی۔ جل جائے (ماضی، مونث غائب)۔ **لَا تَيَمَّمُوْا** (تیمُّمٌ)۔ تم ارادہ مت کرو۔ قصد نہ کرو۔ (نہی)۔ **لَسْتُمْ:** (از لیس) تم نہیں ہو۔ (فعل ناقص)۔ (ماضی جمع مذکر حاضر)

اسماء: **اِبْتِغَآءَ:** تلاش۔ طلب کرنا۔ **مَرْضَاتِ:** رضامندی۔ **رَبْوَةٌ:** بلندی۔ اونچی جگہ۔ ٹیلہ۔ **اُكُلُ:** پھل۔ رزق۔ **طَلٌّ:** شبنم۔ **اِعْصَار:** تیز وتند ہوا۔ بگولا

عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ

جاننے والا ہے | دیتا ہے | دانائی | جسے چاہے | اور جسے | دی جائے | دانائی

اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے علم و حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت و دانائی دی گئی

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ

اُسے دی گئی | بھلائی | بہت | اور نصیحت نہیں قبول کرتے | مگر صرف | عقلمند لوگ | اور جو کچھ بھی

اسے بلاشبہ بڑی خیر و برکت عطا کی گئی اور نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں اور تم جو کچھ

اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا

تم خرچ کرو (اللہ کی راہ میں) | یا مانو تم | کوئی نذر | تو بیشک | اللہ | اُس کو جانتا ہے | اور نہیں ہے

خرچ کرو یا (اللہ کی) نذر کے طور پر دے دو وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور ظالموں کا

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ

ظالموں کا | کوئی مددگار | اگر تم ظاہر کر کے دو | خیرات | تو (بھی) اچھی بات ہے | اور اگر

(جو ناجائز طریقوں سے خرچ کریں) کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اگر تم اعلانیہ خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر

تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ

تم اُسے چھپاؤ | اور دے دو | محتاجوں کو | تو وہ | بہتر ہے | تمہارے لئے | اور دُور کرے گا | تم سے

خفیہ طور پر حاجتمندوں کو دے دو تو وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تم سے گناہوں کو

مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ

تمہارے گناہ | اور اللہ | اُس سے | جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | نہیں ہے | آپ کے ذمے

دور کر دے گا اور (یاد رکھو) اللہ اُن تمام باتوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو (اے نبیؐ!) آپ ان (لوگوں)

هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا

اُن کو راہ پر لانا | لیکن | اللہ (ہی) | راہ پر لاتا ہے | جسے چاہے | اور جو (کچھ بھی) | تم خرچ کرتے ہو

کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت کی توفیق دے اور (اے لوگو!) جو کچھ تم (اللہ کی راہ میں)

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ

مال سے | (وہ) اپنے ہی لئے (کرتے ہو) | اور نہیں تم خرچ کرتے | مگر صرف | مانگنے کے لئے | اللہ کی رضا

خرچ کرو گے وہ خود تمہیں فائدہ دے گا اور تم تو صرف اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾

اور جو کچھ بھی | تم خرچ کرو گے | مال میں سے | پورا دے دیا جائے گا | تم کو | اور تم پر | ظلم نہیں کیا جائے گا

اور (یاد رکھو) تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اُس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(یہ خیرات) اُن محتاجوں کے لئے ہے | جو | روکے جائیں | اللہ کی راہ میں

(صدقے خیرات کا مال) ان حاجت مندوں کو دو جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں

آیت نمبر

(۲۶۸) اللہ کی راہ میں خرچ اور شیطانی وسوسے: راہ خدا میں خرچ کرنے سے شیطان تمہیں تنگ دستی اور محتاجی سے ڈراتا ہے اور بخل کا حکم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سے اس خرچ کے مقابلے میں اپنے فضل و بخشش کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا' جاننے والا ہے۔

(۲۶۹) اللہ جسے چاہے دین کی باتوں میں عقل اور سمجھ دے دیتا ہے اور جسے سمجھ عنایت ہو جائے اسے بڑی نعمت مل گئی اور نصیحت قبول کرنا صرف عقلمند کا کام ہے۔

(۲۷۰) خفیہ اور علانیہ طور پر اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا: تم جو کچھ تھوڑا بہت راہ حق میں خرچ کرتے ہو یا اللہ کی نذر مانتے ہو۔ (یعنی اپنے اوپر خود ایسی نفلی نیکی لازم کرتے ہو جو لازم نہیں) تو پھر اس کا پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے اللہ کو سب کا علم ہے اور جو لوگ ان احکام الٰہی کو نہیں مانتے وہ ظالم ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

(۲۷۱) محض اللہ کی رضا کے لئے خیرات کو ظاہر کر کے دینا بھی اچھا ہے تاکہ دوسروں کو شوق اور رغبت ہو اور وہ بھی نیکی پر آمادہ ہوں اور خفیہ طور پر دینا بھی بہتر ہے کہ لینے والا شرمندہ نہ ہو اور دینے والا ریاکاری سے بھی بچ سکے۔ غرض صدقہ و خیرات کو چھپانا یا ظاہر کرنا' اپنے اپنے موقع پر دونوں بہتر ہیں۔ اور اس سے گناہ دور ہوتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

(۲۷۲) خیراتَ وصدقات کے مستحق لوگ: صحابۂ کرام کفار سائلین کو صدقہ اس لئے نہیں دیتے تھے کہ وہ خیرات حاصل کرنے کی غرض سے اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان کو راہ پر لانا آپ کے ذمہ فرض نہیں۔ خیرات میں مسلم و غیر مسلم کی تخصیص نہیں ہونی چاہئے اللہ کی راہ میں جس کو بھی تم خیرات دو گے ثواب ضرور ملے گا۔ البتہ شرط یہ ہے کہ محض (اللہ کی رضا کے لئے) دیا جائے اور تمہارا اجر و ثواب ضائع نہیں ہوتا۔ (ف) ذِمّی (اسلامی ملک میں رعایا کی حیثیت سے رہنے والے کافر) کو زکوٰۃ و عشر وغیرہ' واجب صدقات دینا جائز نہیں' جبکہ ہر قسم کے نفلی صدقات دینا جائز ہے۔

افعال: تُبْدُوْنَ (ابداء از بدءٌ) تم ظاہر کرتے ہو۔ نِعِمَّا: (انعال مدح سے ہے) اچھا ہے۔ کیا ہی خوب ہے۔
اسماء: اُوْلُوْا: والے (ذو کی جمع) اَلْاَلْبَاب: (لُب کی جمع) عقل۔ عقلمند لوگ۔ سَیِّاٰت' سَیِّئَۃٌ کی جمع۔ گناہ۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ

کہ چل پھر نہیں سکتے | ملک میں | سمجھتا ہے انہیں | ناواقف شخص | مالدار

اور (معاش کے لئے) زمین میں دوڑ دھوپ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے' ناواقف آدمی انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے

مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ

سوال سے بچنے کی وجہ سے | تم پہچان سکتے ہو انہیں | اُن کے چہرے سے | وہ سوال نہیں کرتے | لوگوں سے

دولت مند سمجھتا ہے تم اُن کو چہرے سے پہچان سکتے ہو وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر سوال نہیں

اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ

چمٹ کر | اور جو تم خرچ کرتے ہو | مال سے | پس بیشک اللہ تعالیٰ | اُس کو | خوب جانتا ہے | جو لوگ

کرتے اور (یاد رکھو) تم جو کچھ خرچ کرو گے اپنے مال میں سے وہ بیشک اللہ کے علم میں ہے۔ وہ لوگ جو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ

خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | رات | اور دن کو | پوشیدہ | اور | ظاہر طور پر | سو اُن کے لئے ہے

اپنا مال دن رات (اللہ کی راہ میں) پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے لئے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾

اُن کا اجر | اُن کے رب کے ہاں | اور نہ کوئی خوف ہوگا | اُنہیں | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے

اُن کے رب کے پاس اجر ہے اور اُنہیں نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ

جو لوگ | کھاتے ہیں | سُود | وہ نہیں اُٹھیں گے | مگر | جیسے کہ | اُٹھتا ہے | وہ شخص

وہ لوگ جو سُود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرح (اپنے پاؤں پر) کھڑے نہ ہو سکیں گے

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

جسے دیوانہ کر دیا ہو | شیطان نے | چھو کر | یہ | اس لئے کہ | کہا اُنہوں نے | کہ

جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو۔ یہ انہیں اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے کہہ دیا کہ

الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ

تجارت (بھی) | (تو) مثل | سُود کے ہے | حالانکہ حلال کیا | اللہ نے | تجارت کو | اور حرام کیا | سُود

تجارت بھی تو سُود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سُود کو حرام قرار دیا ہے

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا

پھر جس کو پہنچی | نصیحت | اپنے رب کی طرف سے | اور وہ باز آ گیا | تو اُس کے لئے ہے | جو

تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی یہ نصیحت پہنچ چکی اور وہ (آئندہ کے لئے سود سے) باز آ گیا تو جو کچھ وہ لے چکا ہے

سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ

پہلے ہو چکا | اور اُس کا معاملہ | اللہ کے سپرد ہے | اور جو کوئی | پھر (سُود لے) | سو وہی ہیں

وہ اُس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے بعد بھی سود لے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷۳) صدقات ان حاجتمندوں کا حق ہیں جو دین کی خدمت میں مصروفیت کی وجہ سے بازاروں میں چل پھر کر روزی کمانے سے رک رہے ہوں اور باوجودیکہ ان کے چہروں سے مفلسی کے آثار ظاہر ہیں۔ مگر خودداری کی وجہ سے وہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں اور اسی لئے ان کے حالات سے ناواقف آدمی انہیں غنی سمجھتا ہے۔ جیسے اصحابِ صُفّہ جنہوں نے گھر بار چھوڑ کر محض دین سیکھنے اور کفار سے جہاد کرنے کی خاطر حضورؐ کی صحبت اختیار کر لی تھی اور مسجد نبوی کے ایک چبوترے (صُفّہ) پر رہتے تھے۔ جن کی تعداد چار سو تک رہتی تھی۔ ایسے لوگوں کو جو کچھ تم اللہ کی راہ میں دو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (ف) آیت کا مقصود یہ ہے کہ خوب تلاش کر کے حقیقی حاجتمندوں کو صدقات پہنچانے چاہئیں۔

(۲۷۴) جو لوگ راہ خدا میں رات یا دن کو ظاہری یا خفیہ طور پر اپنا مال محض اس کی رضامندی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کو اپنے اس صدقہ کا اللہ کے ہاں سے ضرور اجر ملے گا۔ اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

افعال: تَعَفُّفِ: (عِفّت سے) پاک دامنی۔ خودداری کی وجہ سے سوال نہ کرنا' مراد ہے۔
اسماء: سِیْمٰا: نشانی۔ علامت۔ قیافہ۔ چہرے کی حالت۔ اِلْحَافَ: لپٹنا۔ جھگڑا کرنا۔

أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي

جہنمی | جو | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | مٹاتا ہے | اللہ | سُود کو | اور بڑھاتا ہے

تو یہی لوگ دوزخی ہیں (اور یہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو

الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٢٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا

صدقات کو | اور اللہ | نہیں دوست رکھتا | ہر | ناشکرے | گناہ گار کو | بیشک | وہ لوگ جو کہ | ایمان لائے

بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے، گنہگار لوگوں کو پسند نہیں کرتا، وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

اور عمل کئے | نیک | اور پڑھتے رہے | نماز | اور دیتے رہے | زکوٰۃ | اُن کے لئے ہے

اور (انہوں نے) نیک عمل کئے اور نماز کے پابند رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اُن کے لئے

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾

اُن کا اجر | ان کے رب کے پاس | اور نہ (کوئی) خوف ہوگا | اُنہیں | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے

اُن کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا إِنْ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور چھوڑ دو | جو کچھ باقی رہ گیا ہے | سُود میں سے | اگر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہے تو جس قدر سود باقی ہے

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٧٨﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ

تم ہو | مؤمن | پھر اگر | تم ایسا نہیں کرو گے | تو تیار ہو جاؤ | لڑنے کو | اللہ

اُسے چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے

وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ

اور اُس کے رسول سے | اور اگر تم توبہ کرو | تو تمہارے لئے ہیں | اصل | مال تمہارے | نہ تم ظلم کرو

کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کر لو تو تم اپنی اصل رقم کے حقدار ہو نہ تم ظلم کرو

وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٩﴾ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ

اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا | اور اگر | وہ ہو | تنگدست | تو مہلت دینی چاہئے | سہولت تک

نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر (مقروض) تنگ دست ہو تو اُس کے لئے آسودگی تک مہلت ہے

وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوا

اور اگر تم صدقہ کر دو | بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر | تم | جانتے ہو | اور ڈرو

اور اگر (قرضہ) صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھو اور (اے لوگو!) اُس دن سے

يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

(اُس) دن سے | کہ لوٹائے جاؤ گے | اُس میں | اللہ کی طرف | پھر | پورا دے دیا جائے گا | ہر | شخص کو

ڈرو جب تم اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے پھر تم میں سے ہر ایک شخص کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷۵) سود خوری اور اس کے انفرادی و اجتماعی نقصانات: قیامت میں سود خور قبر سے اس طرح اٹھیں گے جیسے کوئی آسیب زدہ یا پاگل شخص، مدہوش و حیران ہو کر اٹھے گا۔ کیونکہ وہ دنیا میں سُود اور تجارت کو یکساں سمجھتا تھا۔ حالانکہ سود حرام ہے اور بیع (تجارت) حلال ہے۔ ان دونوں کو برابر سمجھنا دیوانگی ہے۔ اور حرمت سود کا حکم آ چکنے کے بعد، جو کوئی سُودی کاروبار کو چھوڑ دے اس کو گذشتہ کاروبار معاف کر دیا جائے گا اور اس کا آئندہ کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گا اور جو دوبارہ سود لینا شروع کر دے۔ تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں۔ جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۲۷۶) سُود کے مال میں اللہ برکت نہیں دیتا۔ بلکہ اسے برباد کرتا ہے، اگرچہ بظاہر وہ بہت زیادہ نظر آئے۔ حدیث میں آیا ہے سود کا مال کتنا ہی بڑھ جائے انجام اس کا کمی ہے اور جس مال میں سے صدقہ و خیرات دیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے اور ثواب زیادہ دیا جاتا ہے اور اللہ ہر ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔

(۲۷۷) بلاشبہ جو مسلمان باقاعدہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے اور نیک اعمال کرتے رہتے ہیں۔ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا اور انہیں کسی قسم کا خطرہ و غم نہ ہو گا۔

(۲۷۸) مسلمانو! اللہ سے ڈرو۔ اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو جو کچھ سُود میں سے بقایا لوگوں کے ذمہ ہے، اسے چھوڑ دو۔

(۲۷۹) پھر اس حرمت سود کے بعد اگر تم بقیہ سود نہ چھوڑو گے تو اللہ و رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہاں جو اس گناہ سے توبہ کر لے۔ اس کو اصل مال ملے گا کہ کسی کی بھی حق تلفی نہ ہو، نہ قرض لینے والے کی، نہ دینے والے کی۔

(۲۸۰) اگر مقروض تنگ دست ہو تو قرضہ کی اصل رقم کی وصولی کے لئے اس کے آسودہ حال ہونے تک مہلت دینی لازم ہے اور اگر قرض بالکل ہی معاف کر دیا جائے تو یہ بہت بہتر ہے۔

افعال: يَأْكُلُوْنَ: (اَكْلٌ) وہ کھاتے ہیں (مضارع)۔ يَتَخَبَّطُ: (از خبط) وہ دیوانہ کرتا ہے (مضارع)۔ اِنْتَهٰى: (نَهْيٌ سے) ہے وہ رک گیا۔ باز آ گیا ماضی۔ يَمْحَقُ: (مَحق سے) وہ مٹاتا ہے۔ نابود کرتا ہے۔ (مضارع)۔ يُرْبِىْ: (رِبٰو سے) وہ بڑھاتا ہے (مضارع)۔ ذَرُوْا (وَذَر) تم چھوڑ دو۔ (امر حاضر، جمع)

اسماء: رُءُوْس: یہ راس کی جمع ہے۔ معنی سر۔ مراد اصل رقم۔

مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ

جو کچھ | اُس نے کمایا | اور اُن پر | ظلم نہیں کیا جائے گا | اے ایمان والو! | جب آپس میں معاملہ کرو

جو کچھ کہ اُس نے کیا ہے' اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر بالکل ظلم نہ ہوگا اے مسلمانو! جب کبھی تم ایک دوسرے کے ساتھ

بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ

اُدھار کا | کسی میعاد معین تک | تو لکھ لیا کرو اُس کو | اور چاہئے کہ لکھ دے | تمہارے درمیان | (کوئی) لکھنے والا

مقررہ میعاد کے لئے لین دین کا معاملہ کرو تو اُسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان ایک کاتب

بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

انصاف سے | اور انکار نہ کرے | کاتب | کہ لکھے | جیسا کہ | سکھایا اُسے | اللہ نے | سو اُس کو چاہئے کہ لکھ دے

عدل وانصاف سے (معاملہ) لکھے اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اُسے لکھنا سکھا دیا ہے اُسے چاہئے کہ وہ لکھ دے

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

اور لکھواتا جائے | وہ شخص | جس پر | قرض ہے | اور ڈرتا رہے | اللہ سے | جو اُس کا رب ہے

اور مضمون وہ شخص بولے جس کے ذمے حق ہے اور اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے

وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

اور کم نہ کرے | اُس میں سے | کچھ | پھر اگر وہ شخص | جس پر ہے | قرض

اور (اپنی طرف سے) اس عبارت میں کوئی کمی نہ کرے۔ ہاں اگر وہ شخص کہ جس کے ذمے حق (قرض) ہے

سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

نادان ہو | یا | ضعیف | یا طاقت نہیں رکھتا | کہ وہ خود لکھوائے | تو لکھوا دے

نادان یا کمزور (بچہ یا بوڑھا) ہو یا خود لکھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ اس کا ولی (یا وکیل)

وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ

اُس کا مختار | انصاف سے | اور بنا لیا کرو | دو گواہ | اپنے مردوں میں سے

انصاف سے (دستاویز) لکھائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

پھر اگر نہ ہوں | دو مرد | تو ایک مرد | اور دو عورتیں | جنہیں تم پسند کرو

اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور (ایسی) دو عورتیں کافی ہوں گی جنہیں تم شہادت کے لئے

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا

گواہوں میں سے | تا کہ اگر | بھول جائے | ایک اُن میں سے | تو یاد دلا دے | ایک اُن میں سے

پسند کرو کہ (اگر) ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد

الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْئَمُوْٓا

دوسری کو | اور نہ | انکار کریں | گواہ | جب بلائے جائیں | اور سستی نہ کرو

دلا دے اور گواہوں کو چاہئے کہ جب وہ (گواہی کے لئے) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں

١٠

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸۱) اور قیامت کے دن سے ڈرو جس میں اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر ہر شخص اپنے ہر نیک و بد عمل کی پوری جزا و سزا پائے گا۔ اور کسی کا حق نہیں مارا جائے گا۔

اَنۡ تَكۡتُبُوۡهُ صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمۡ

لکھنے میں | (معاملہ) چھوٹا ہو | یا بڑا | اس کی میعاد تک | تمہارا یہ کام

اور معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے وقت مقررہ تک لکھنے میں سستی نہ کرو یہ کارروائی

اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدۡنٰٓى

بہت منصفانہ ہے | نزدیک | اللہ کے | اور زیادہ قائم رکھنے والا ہے | شہادت کو | اور زیادہ نزدیک ہے

اللہ کے نزدیک بہت انصاف پر مبنی ہے اور شہادت کے لئے بھی بہت موزوں ہے اور اس بات کے قریب یہ ہے کہ

اَلَّا تَرۡتَابُوۡٓا اِلَّآ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيۡرُوۡنَهَا

اس سے کہ تم شک نہ کرو | مگر | یہ کہ | ہو | تجارت | دست بدست | کہ لیتے دیتے ہو

تم شک و شبہ میں نہ پڑو ہاں اگر تجارت نقد ہو جس میں تم ہاتھوں ہاتھ لین دین

بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَكۡتُبُوۡهَا ؕ وَاَشۡهِدُوۡٓا

آپس میں | تو نہیں | تم پر | کوئی گناہ | کہ نہ لکھو تم اس کو | اور گواہ بنالیا کرو

کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور خرید و فروخت کے وقت

اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ۬ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا

جب تم باہم سودا کیا کرو | اور نہ | تکلیف دی جائے | کاتب کو | اور نہ گواہ کو | اور اگر تم ایسا کرو

گواہ کر لیا کرو اور کاتب یا گواہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اگر تم نے ایسا کیا

فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌۢ بِكُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ

تو یہ بے شک | گناہ ہے | تم پر | اور ڈرو | اللہ سے | اور سکھاتا ہے تم کو | اللہ

تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں تعلیم دیتا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ عَلٰى سَفَرٍ

اور اللہ | ہر چیز کو | جانتا ہے | اور اگر | تم ہو | سفر پر

اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو

وَّلَمۡ تَجِدُوۡا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ ؕ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُكُمۡ

اور نہ | مل سکے | کوئی کاتب | تو رہن کی چیز | قبضہ میں دیدی جائے | پھر اگر امانت رکھے | تم میں سے کوئی

اور کاتب نہ ملے تو باقبضہ گروی کا معاملہ کرو اگر تم میں سے کوئی شخص کوئی

بَعۡضًا فَلۡيُؤَدِّ الَّذِى اؤۡتُمِنَ اَمَانَـتَهٗ وَلۡيَتَّقِ

کسی کے پاس | تو چاہیے کہ ادا کرے | وہ جس کے پاس | امانت رکھی گئی تھی | امانت اس کی | اور ڈرے

کسی پر اعتماد کرے تو جس پر اعتماد کیا گیا اُسے چاہیے کہ وہ اس کی امانت کو ادا کر دے

اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكۡتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنۡ يَّكۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ

اللہ سے | جو اس کا رب ہے | اور نہ چھپایا کرو تم | شہادت کو | اور جو کوئی | چھپائے اُس کو | تو بے شک

اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپاتا ہے تو وہ دل کا

آسان تفسیر

آیت نمبر (۲۸۲) قرض معاملات کی حفاظت کے لئے تحریری دستاویز یا گواہوں کی موجودگی: معاملہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا' اس کی میعاد مقررہ تک' لکھ لینے میں ہرگز سستی اور کاہلی نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس طرح معاملہ لکھ لینے سے انصاف بھی قائم رہ سکتا ہے اور گواہی بھی صحیح ہوسکتی ہے' اور جانبین شک وشبہ میں پڑنے سے بھی بچ سکتے ہیں اور اگرچہ نقد اور دست بدست تجارتی معاملہ' لکھنے کی ضرورت نہیں لیکن اس پر بھی گواہ رکھنا زیادہ مناسب ہے تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا فساد نہ ہو اور گواہ اور کاتب کو گواہی دینے اور دستاویز لکھنے میں کسی قسم کی بے جا تکلیف دینا یا مجبور کرنا نہیں چاہئے۔ ورنہ گناہ ہوگا۔ اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (ف) اگر بڑا معاملہ مثلاً کوئی بڑا سودا یا اراضی یا مکان وغیرہ کی خرید وفروخت کا نقد یا دست بدست معاملہ بھی ہو تو آئندہ اختلافات سے بچنے کے لئے بیعنامہ وغیرہ لکھ لینا زیادہ بہتر ہے' باہمی معاملات خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کے لکھ لینے میں کاہلی نہ کیا کرو اگرچہ یہ لکھ لینا مستحب ہے' فرض نہیں۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ سے مراد بیع سلم یعنی اُدھار تجارتی معاملہ ہے۔ مدینہ والے' حضورؐ کی تشریف آوری سے پہلے اپنی کھجوروں کی پیداوار کی خرید وفروخت دو یا تین برس کے وعدے پر کیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وزن۔ وقت پیمانہ وغیرہ مقرر کرلیا کرو۔ اس پر اللہ نے اس کی اور بھی حفاظت کردی ہے کہ ان سب باتوں کو ایک کاغذ پر منصف کاتب سے لکھوا بھی لیا کرو۔ مدیون (مقروض) کمی بیشی کے بغیر معاملہ لکھوا دیا کرے یا اگر وہ نہ لکھوا سکتا ہو۔ تو اس کا مختار یا وکیل (اور وارث) انصاف سے لکھوا دیا کرے' اور دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں' بھروسے کے قابل' گواہ کرلیا کرو' اور گواہوں کو اگر بلایا جایا جائے تو انہیں انکار نہ کرنا چاہئے' کاتب کو بھی لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ نے اسے لکھنے پڑھنے کی نعمت سے نوازا ہے اور تم باہمی معاملات خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کے لکھنے میں سستی اور کاہلی نہ کیا کرو۔ اگرچہ یہ لکھ لینا مستحب ہے' فرض نہیں۔

افعال: تَدَایَنْتُمْ: (دَیْنٌ سے ہے) تم قرض کا لین دین کرتے ہو۔ آپس میں معاملہ کرتے ہو۔ (ماضی)۔ یَأْبَ (از اِبَاءٌ) وہ انکار کرے۔ (مضارع)۔ یُمْلِلِ: (اِمْلَالٌ مصدر) وہ لکھوائے۔ (واحد مذکر غائب' مضارع)۔ یَبْخَسْ. (بَخْسٌ کمی یا نقصان دینا)۔ وہ کم کرتا ہے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَرْتَابُوْا: از رَیْبٌ تم شک کرتے ہو۔ مضارع۔ تَبَایَعْتُمْ: تم خرید وفروخت کرتے ہو۔ سودا کرتے ہو۔ ماضی کا صیغہ (جمع حاضر مذکر)۔ تُدِیْرُوْنَ: (از دَوْرٌ گھمانا) تم گھماتے ہو۔ لین دین کرتے ہو۔

اسماء: دَیْنٌ: قرض۔

اِثْمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع لِلّٰهِ مَا

گنہگار ہے | اُس کا دل | اور اللہ | اُس کو | جو تم کرتے ہو | خوب جانتا ہے | اللہ کا ہی ہے | جو (کچھ)

مجرم ہوتا ہے اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے آسمان اور زمین میں جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ

آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) | زمین میں ہے | اور خواہ ظاہر کرو | جو تمہارے دلوں میں ہے

کچھ ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے اور خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کرو

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

خواہ چھپاؤ اُس کو | حساب لے گا تم سے | اُس کا | اللہ | پس بخش دے گا | جسے | چاہے

یا پوشیدہ رکھو (ہر حال میں) اللہ ضرور تم سے اس کا محاسبہ کرے گا جس کو چاہے گا بخش دے گا

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾

اور عذاب دے گا | جسے چاہے | اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ایمان لایا | رسول | اُس پر جو | نازل کیا گیا | اُس کی طرف | اُس کے رب کی طرف سے

جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول اور ایمان لانے والوں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

اور سب مومن (بھی) | ہر ایک | ایمان لایا | اللہ | اور اُس کے فرشتوں | اور اُس کی کتابوں

نے یقین کر لیا' اُن میں سے ہر ایک اللہ پر' اُس کے فرشتوں پر' اُس کی کتابوں اور رسولوں پر

وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا

اور اُس کے رسولوں پر | ہم فرق نہیں جانتے | ایک میں بھی | اُس کے رسولوں میں سے | اور کہا اُنہوں نے

ایمان لایا (اور انہوں نے کہہ دیا کہ) ہم تو اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہیں سمجھتے اور یہ بھی کہا اے اللہ!

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾

ہم نے سن لیا | اور ہم نے مان لیا | ہم تیری بخشش مانگتے ہیں | اے ہمارے رب! | اور تیری طرف | لوٹ کر جانا ہے

ہم نے (تیرے حکموں کو) سنا اور مان لیا ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا

نہیں | تکلیف دیتا | اللہ | کسی شخص کو | مگر | اُس کی طاقت کے مطابق | اُسی کے لئے ہے

اللہ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص وہی کچھ پائے گا

مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ

جو نیک عمل کیا | اور | اُسی کے ذمے ہے | جو بُرا عمل کیا | اے ہمارے رب! | نہ پکڑ ہم کو

جو اُس نے کمایا اور جواب دہ بھی اسی کے لئے ہے جو اُس نے کیا (ایمان والے تو یہی کہتے ہیں) اے ہمارے رب! اگر ہم سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۸۳) گواہ یا کاتب موجود نہ ہوں تو کوئی چیز گروی رکھی جاسکتی ہے: اگر سفر کی حالت میں تمہیں معاملہ لکھنے کے لئے کاتب نہ مل سکے تو کوئی چیز قرض کے بدلے بطور رہن (گروی) رکھ دینا چاہئے اور اگر قرض خواہ' قرض دار پر اعتماد کر کے اس سے رہن رکھنے کا تقاضا نہ کرے تو مدیون (قرض دار) کو چاہئے کہ قرض خواہ کا پورا پورا حق ادا کر دے جو اس کے پاس بطور امانت ہے' اس میں خیانت نہ کرے' ایسے ہی ہر امین کے لئے لازم ہے کہ امانت کو پوری طرح مالک تک پہنچائے۔ اور گواہ وغیرہ کو کوئی بات جتنی معلوم ہو' پوچھنے پر' صاف صاف بیان کر دے۔ ورنہ اللہ کے ہاں مجرم ہوگا اور اللہ تمہارے ہر کام سے خوب واقف ہے۔

(۲۸۴) روز قیامت ہر نیت اور عمل کا حساب ہوگا: جو کچھ زمین و آسمان میں ہے' سب کا اللہ ہی مالک ہے۔ اور تم اپنی دلی نیت و ارادہ کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ وہ تم سے ذرہ ذرہ کا حساب لے گا۔ اور جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۸۵) انبیاء اور کتابوں پر ایمان کی اہمیت: جو کچھ اللہ کی طرف سے رسولؐ پر نازل ہوا خود رسول بھی اس پر ایمان لایا اور سارے مومن بھی۔ وہ سب' اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں (اونچ نیچ کا) فرق نہیں کرتے کہ کسی نبی کو مانیں اور کسی کا انکار کر دیں اور یوں کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کا ہر حکم خوشی سے سن لیا اور اس کو بسر و چشم قبول کیا۔ اے ہمارے رب! ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اسماء: اٰثِمٌ: گنہگار (اِثْمٌ سے فاعل)۔ مَصِیْر: لوٹنے کی جگہ۔ لوٹ کر جانا۔

إِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا

اگر | ہم بھول جائیں | یا غلطی کرلیں | اے ہمارے رب! | اور نہ رکھ | ہم پر | بوجھ (بھاری)

بھول چوک ہو جائے تو اس پر ہمیں سزا نہ دے اے اللہ! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

جیسا کہ | رکھا تو نے | اُن پر جو | ہم سے پہلے ہوئے | اے ہمارے رب! | اور نہ اُٹھوا ہم سے

جیسا کہ تُو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے اے ہمارے رب! ہم سے ایسا بوجھ نہ اُٹھوا

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۫ وَاغْفِرْ لَنَا ۫

وہ چیزیں کہ نہیں | طاقت | ہم کو | اُس (کے اُٹھانے) کی | اور درگزر کر ہم سے | اور بخش دے | ہم کو

جس کی ہمیں طاقت نہیں ہم سے درگزر فرما اور ہمارے گناہ بخش دے

وَارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

اور رحم کر ہم پر | تو ہی ہے | ہمارا مالک | پس مدد کر ہماری | قوم | کفار پر

اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا آقا ہے پس تو ہی نافرمانوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ

الٓمّٓ | اللہ ہی ہے | کوئی معبود نہیں | سوائے | اُس کے | وہ ہمیشہ زندہ | سب کو قائم رکھنے والا | اُتاری اُس نے

اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اُسی نے (اے نبی!)

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

آپ پر | کتاب | برحق | جو تصدیق کرنے والی ہے | اُن (کتابوں) کی | جو اُس سے پہلے ہوئیں

آپ پر برحق کتاب نازل کی جو ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے تھیں

وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ

اور نازل کی اُس نے | تورات | اور انجیل | اس سے پہلے | ہدایت | لوگوں کے لئے

اور اُس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو نازل کیا اس سے پہلے جن میں لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا اور اسی اللہ نے

وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور نازل کیا | (حق و باطل میں) فرق کرنے والا | بیشک | جو لوگ | منکر ہیں | اللہ کی آیتوں کے

(اب) حق و باطل میں امتیاز کرنے والا (قرآن) نازل کیا بیشک جن لوگوں نے (باوجود اس سامان ہدایت کے) اللہ کے احکام سے انکار کیا

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اُن کے لئے | عذاب ہے | سخت | اور اللہ | زبردست ہے | بدلہ لینے والا | بیشک | اللہ ہی ہے

اُن کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ بڑا غالب اور سزا دینے والا ہے یقیناً اللہ سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۸۶) اللہ سے سہولت اور بخشش کی دُعا: اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ انسان جو نیک عمل کرے گا۔ اس کو اس کا اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا تو اسی پر اس کا وبال ہوگا، ہمیں یہی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری بھول چوک پر ہماری پکڑ نہ کر، اور ہم پر پہلی اُمتوں کا سا بھاری بوجھ نہ رکھ۔ (ان جیسے مشکل احکام ہم پر نافذ نہ فرما) اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جو ہم اٹھا نہ سکیں۔ ہم سے درگذر کر۔ ہمارے گناہ معاف فرما ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کفار پر غلبہ اور فتح نصیب فرما۔

سورۂ آل عمران

ا چونکہ حضرت مریم کے والد کا نام **عمران** تھا اور اس سورت میں زیادہ تر حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اس لئے اس سورت کا نام **آل عمران** ہے۔ فضیلت: صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ **سورۂ بقرہ** اور **آل عمران** ان کے آگے آگے چل رہی ہوں گی۔

(۱) **الٓمٓ** حروف مقطعات (علیحدہ علیحدہ پڑھے جانے والے حروف) میں سے ہیں ان کے اصلی معنیٰ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۲) اس سورۃ کی ابتدائی تقریباً نوے آیتیں نجران کے مسیحی علماء اور سرداروں کے وفد کے جواب میں نازل ہوئیں جو کہ حضورؐ کی خدمت میں مذہبی مباحثہ کے لئے مدینہ آئے تھے۔ چونکہ مسیحیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ تین خداؤں (باپ، بیٹا، روح القدس) میں ایک خدا ہے اس لئے اس آیت میں ان کے اس باطل عقیدہ کی تردید کی گئی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

(۳) اللہ کی کتابوں کا نزول: اس اللہ نے آپؐ پر سچی کتاب (قرآن) نازل کی، جو پہلی تمام آسمانی کتب کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات و انجیل۔

(۴) اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کی اور اس کے بعد حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن نازل فرمایا اور جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں انہیں سخت عذاب ہوگا۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے۔

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ | شَيْءٌ | فِي الْاَرْضِ | وَلَا | فِي السَّمَآءِ ۝٥
(کہ) چھپی نہیں اُس سے | کوئی چیز | زمین میں | اور نہ | آسمان میں
کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں

هُوَ | الَّذِيْ | يُصَوِّرُكُمْ | فِي الْاَرْحَامِ | كَيْفَ يَشَآءُ ؕ
وہی ہے | جو | صورت بناتا ہے تمہاری | (ماں کے) پیٹ میں | جیسی چاہے
اللہ (وہی ہے) جو ماں کے رحم میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے

لَآ اِلٰهَ | اِلَّا هُوَ | الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ ۝٦ | هُوَ الَّذِيْٓ
نہیں ہے کوئی معبود | سوائے اس کے | (جو) غالب | حکمت والا (ہے) | وہی ہے (جس نے)
(یاد رکھو) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے اللہ ہی (وہ ذات ہے)

اَنْزَلَ عَلَيْكَ | الْكِتٰبَ | مِنْهُ اٰيٰتٌ | مُّحْكَمٰتٌ | هُنَّ | اُمُّ الْكِتٰبِ
نازل کی آپ پر | (یہ) کتاب | جس کی بعض آیتیں | محکم ہیں | (کہ) وہی (ہیں) | اصل کتاب
جس نے (اے نبیؐ!) آپ پر یہ کتاب نازل کی اس کی بعض آیتیں واضح اور محکم ہیں یہی اس کتاب کے اُصول ہیں اور

وَاُخَرُ | مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ | فَاَمَّا الَّذِيْنَ | فِيْ قُلُوْبِهِمْ | زَيْغٌ
اور دوسری | متشابہ (ہیں) | سو جن لوگوں کے | دلوں میں | کجی (ہے)
بعض آیتیں متشابہ یعنی متعدد معنوں والی ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) ہے

فَيَتَّبِعُوْنَ | مَا تَشَابَهَ | مِنْهُ | ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ | وَابْتِغَآءَ
وہ تو پیروی کرتے ہیں | اُن کی جو متشابہ ہیں | اُس میں سے | فتنہ انگیزی کی غرض سے | اور اُس کی
وہ اس میں سے ان آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فتنہ کھڑا کریں اور ان (میں اپنی مرضی) کے

تَاْوِيْلِهٖ ۚ | وَمَا يَعْلَمُ | تَاْوِيْلَهٗٓ | اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ | وَالرّٰسِخُوْنَ
تاویل معلوم کرنے کے لئے | اور نہیں جانتا | اُس کی تاویل کوئی بھی | سوائے اللہ کے | اور جو پختہ ہیں
معانی تلاش کرتے ہیں حالانکہ ان آیتوں کے اصلی معنیٰ و مقصود اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور جو لوگ علم

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف غفران
وقف منزل

فِي الْعِلْمِ | يَقُوْلُوْنَ | اٰمَنَّا بِهٖ ۙ | كُلٌّ | مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ
علم میں | وہ کہتے ہیں | ہم ایمان لائے اُس پر | سب | ہمارے رب کی طرف سے (ہے)
میں ماہر ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے؟

وَمَا يَذَّكَّرُ | اِلَّآ | اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧ | رَبَّنَا | لَا تُزِغْ
اور نہیں نصیحت قبول کرتے | مگر صرف | عقلمند لوگ | اے ہمارے رب! | نہ پھیر
اور وعظ و نصیحت کو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو عقل و بصیرت والے ہیں (ان کی یہی دعا ہوتی ہے) اے اللہ! ہدایت

قُلُوْبَنَا | بَعْدَ | اِذْ هَدَيْتَنَا | وَهَبْ لَنَا | مِنْ لَّدُنْكَ
ہمارے دلوں کو (راہِ حق سے) | بعد اس کے کہ | تو ہدایت کر چکا ہم کو | اور عطا کر ہم کو | اپنے ہاں سے
دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) نہ پیدا کر اور ہمیں اپنی رحمت

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) بیشک یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔

(۶) اسی کی یہ صفت ہے کہ (ماں کے پیٹ) رَحِمْ کے اندر جیسی چاہے صورت بناتا ہے، پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جوزبردست حکمت والا ہے۔

(۷) **قرآن مجید کی محکم اور متشابہ آیات:** اسی نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی، جس کی بعض آیات **محکم** ہیں (جن کے معنی معلوم اور واضح ہیں، اور ایک سے زیادہ معانی کا ان میں احتمال نہیں۔ اور وہی اس قرآن کی ساری تعلیمات کا نچوڑ ہیں کہ دین کے تمام مسائل انہی سے معلوم ہوتے ہیں) اور دوسری قسم کی آیتیں **متشابہ** ہیں (جن کی مراد معلوم و متعین نہیں اور ان میں کئی معنے کا احتمال ہے۔ جیسے قیامت کے دن کا تعین، روح کی حقیقت، یا اللہ کی صفات وغیرہ) تو جن لوگوں کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض ہے وہ **متشابہات** کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق غلط تاویلیں کر کے لوگوں میں فتنہ ڈال دیں حالانکہ ان کی تاویل اور حقیقی معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جن لوگوں کا علم راسخ وسیع اور پختہ ہے، وہ ان متشابہ آیات وامور کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہمارا ان محکم اور متشابہ سب آیات پر ایمان ہے یہ سب اللہ کی نازل کردہ آیات ہیں اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

اسماء: هُنَّ: ضمیر جمع مونث غائب۔ زَيْغٌ: کجی۔ ٹیڑھا پن۔

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ رَبَّنَآ اِنَّكَ

رحمت | بیشک تو ہی ہے | بڑا عطا کرنے والا | اے ہمارے رب! | بیشک تو ہی ہے

عطا فرما، بیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تُو بیشک لوگوں کو ایک ایسے دن

جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

جمع کرنے والا (سب) لوگوں کو | اُس دن | جس میں شک نہیں | بیشک | اللہ | نہیں توڑتا

(ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے جس (کے واقع ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں، یقین رکھو کہ اللہ

الْمِيعَادَ ⑨ اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

(اپنا) وعدہ | یقیناً وہ لوگ جو | کافر ہیں | ہرگز کام نہ آئیں گے | انہیں | اُن کے مال

وعدہ خلافی نہیں کرتا، (یاد رکھو) وہ لوگ جو راہِ کفر اختیار کریں انہیں اللہ کے عذاب سے نہ اُن کی دولت

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ⑩

اور نہ اولاد اُن کی | اللہ کے ہاں | کچھ (بھی) | اور وہی ہیں | ایندھن | دوزخ (کا)

بچا سکے گی اور نہ اولاد اور وہ یقیناً آگ کا ایندھن بنائے جائیں گے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا

جیسا کہ معاملہ تھا | قوم فرعون کا | اور اُن لوگوں کا | جو اُن سے پہلے ہوئے | (کہ) انہوں نے جھٹلایا

ان لوگوں کی حالت آلِ فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑪

ہماری آیتوں کو | سو پکڑ لیا اُن کو | اللہ (نے) | اُن کے گناہوں کے بدلے | اور اللہ | سخت عذاب دینے والا (ہے)

آیتوں کو جھٹلایا پس اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑ لیا اور (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے

قُلْ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ

کہہ دیجئے | اُن کو جو | کافر ہیں | عنقریب تم مغلوب کئے جاؤ گے | اور اکٹھے کئے جاؤ گے

(اے پیغمبرؐ!) جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں انہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی بہت جلد مغلوب ہو جاؤ گے

اِلٰى جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑫ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ

دوزخ کی طرف | اور وہ بُرا | ٹھکانا (ہے) | یقیناً تھا | تمہارے لئے | نشان

اور جہنم کی طرف اکٹھے کر دیئے جاؤ گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے تمہارے لئے (جنگ بدر میں)

فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اُن دو گروہوں میں | جو مقابل ہوئے ایک دوسرے کے | کہ ایک گروہ | لڑ رہا تھا | اللہ کی راہ میں

دو گروہوں کے باہمی مقابلہ پر آنے کا واقعہ ایک نمونہ تھا ایک گروہ اللہ کی راہ میں جنگ کر رہا تھا

وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۚ

اور دُوسرا (گروہ) | کافروں (کا تھا) | جو دیکھتے تھے اپنے آپ کو | اُن سے دوچند | دیکھنا | آنکھوں کا

اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا جو مسلمانوں سے بظاہر اپنے آپ کو تعداد میں دُگنا دیکھتے تھے

آیت نمبر

(۸) وہی راسخ علم (پختہ علم) والے یوں دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! (ان آیات کی مراد اور معنی کے تعین میں) راہ راست دکھلانے کے بعد ہمیں غلط راستہ پر چلنے سے بچا اور ہم کو اپنی جانب سے رحمت عطا فرما۔ تُو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے۔

(۹) یہ بھی **راسخین فی العلم** کی دعا کا حصہ ہے کہ اے ہمارے رب! بیشک تو سب لوگوں کو قیامت کے روز' جس کا آنا یقینی ہے جوابدہی کے لئے جمع کرے گا اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(۱۰) کافروں کو ان کے اموال اور اولاد' عذاب سے نہیں بچا سکیں گے: اور کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اللہ کے دین سے منکر ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

(۱۱) ان منکرین اسلام کا معاملہ بھی فرعون کی قوم اور ان سے پہلی قوموں کے مثل ہے۔ جن پر آیات الٰہی کو جھٹلانے اور گناہوں کے سبب عذاب الٰہی نازل ہوا اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

(۱۲) کفار سے کہہ دیجئے کہ تم سب عنقریب اہل اسلام سے مغلوب ہو جاؤ گے اور آخرت کے روز دوزخ میں جھونکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا مقام ہے۔

اسماء: لَدُنْ: پاس۔ نزدیک۔ وَهَّاب: (از وھب) زیادہ دینے والا۔ عطا فرمانے والا۔

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

اور اللہ | تائید کرتا ہے | اپنی مدد سے | جس (کی) چاہے | بیشک | اس میں | عبرت ہے

اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہے تائید کرتا ہے بیشک ان (واقعات) میں بصیرت رکھنے والے

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ⑬ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ

دیکھنے والوں کے لئے | بھلی معلوم ہوتی ہے | لوگوں کو | محبت | نفسانی خواہشوں (کی)

لوگوں کے لئے عبرت ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کی محبت، سونے

مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ

جیسے عورتیں | اور بیٹے | اور خزانے | جمع کئے ہوئے | سونے

اور چاندی کے انباروں (سے الفت)، عمدہ عمدہ گھوڑوں سے (لگاؤ)

وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ

اور چاندی (کے) | اور گھوڑے | نشان دار | اور مویشی | اور کھیتی | یہ (تو)

اور مال مویشی اور کھیتی (سے شغف) کی خواہشیں آراستہ ہیں۔ یہ چیزیں

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ⑭ قُلْ

سامان (ہے) | دنیاوی زندگی (کا) | اور اللہ (ہی) کے پاس ہے | اچھا ٹھکانا | کہہ دیجئے

اس دنیا کی زندگی کا سرمایہ ہیں اور (آخرت کی) بہتر زندگی تو اللہ ہی کے پاس ہے (اے پیغمبر!) ان سے

اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کیا میں بتاؤں تمہیں | (جو) بہتر (ہے) | اس سے | اُن لوگوں کے لئے جو | پرہیزگار ہیں

فرما دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس (چند روزہ زندگی) سے بہتر کوئی چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اُن کے رب کے نزدیک | باغ ہیں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں

(آنے والی زندگی میں) اللہ کے پاس ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اور بیویاں (ہیں) | پاک صاف | اور رضامندی | اللہ کی | اور اللہ | خوب دیکھنے والا (ہے)

اور ان کو پاک و صاف بیویاں میسر آئیں گی اور اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی (یاد رکھو) اللہ اپنے بندوں کے (اعمال)

بِالْعِبَادِ ⑮ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

بندوں (کو) | وہ لوگ جو | کہتے ہیں | اے ہمارے رب! | بیشک ہم ایمان لے آئے ہیں

کو دیکھنے والا ہے (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو کہتے ہیں اے اللہ! ہم تجھ پر (صدق دل سے) ایمان لائے ہیں

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ⑯ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ

پس بخش دے ہم کو | ہمارے گناہ | اور بچا ہم کو | عذاب | دوزخ سے | جو صبر کرنے والے | اور سچ بولنے والے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا (یہ لوگ) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳) جنگ بدر میں اللہ کی مدد کا نظارہ: جنگ بدر میں مسلمانوں اور کافروں کی فوجوں کے مقابلہ کے وقت' قدرتِ الٰہی کا زبردست مظاہرہ ہوا کہ ان میں سے ایک گروہ اہل اسلام کا تھا' جو اللہ کے لئے لڑ رہا تھا۔ دوسرا کفار مکہ کا' جو کھلی آنکھوں دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ یعنی ۳۱۳ کے مقابلے میں ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔ مگر پھر بھی شکست کھائی۔ یہ اسلام کی سچائی کی بہت بڑی نشانی تھی۔ اس سے ہر ایک عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان ہی حق پر ہیں کہ باوجود کم تعداد اور بے سروسامانی کے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد سے انہیں فتح دی۔ اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہے تائید فرماتا ہے بلاشبہ اس میں غور کرنے والوں کے لئے عبرت ہے۔

(۱۴) عارضی دنیاوی چیزوں کی محبت: انسان کی فطرت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ نفس کی مرغوبات' خواہشات مثلاً عورتیں' بال بچے' سونے چاندی کے خزانے' گھوڑے' مویشی اور کھیتی وغیرہ کو بہت پسند کرتا ہے' حالانکہ یہ سب چیزیں صرف اس دنیا کی چندروزہ زندگی کا سامان ہیں اور عمدہ ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے' پس اس کو نہ بھولنا چاہئے۔

(۱۵) جنت کی خوشیاں دائمی اور ابدی ہیں: کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بدرجہا بہتر چیز' جو پرہیزگاروں کو اللہ کے ہاں ملنے والی ہے نہ بتادوں؟ وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔

(۱۶) اللہ کی یہ نعمتیں آخرت میں ان ایمان والوں کو ملیں گی' جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم تیرے سچے مومن بندے ہیں۔ ہمارے گناہ بخش دے اور عذاب دوزخ سے بچا۔

افعال: اِلْتَقَتَا: (از مصدر لِقاء) دونوں جماعتیں ملیں' بھڑ گئے۔ (ماضی' تثنیہ مونث غائب)۔ اُنَبِّئُ: میں خبر دوں گا۔ (مضارع واحد متکلم)۔ قِ: (مصدر وقایہ) تو بچا۔ محفوظ رکھ۔ (امر حاضر)۔

اسماء: فِئَتَيْنِ. فِئَةٌ کا تثنیہ' دو جماعتیں۔ گروہ

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

اور فرمانبردار | اور خرچ کرنے والا (اللہ کی راہ میں) | اور استغفار کرنے والے ہیں | اوقات سحر میں

فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے اور آخر شب (اپنے پروردگار سے) گناہوں کی بخشش چاہنے والے (ہوتے ہیں)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

گواہی دے دی اللہ (نے) کہ | نہیں کوئی معبود | سوائے اُس کے | اور فرشتوں | اور علم والوں (نے بھی کہ)

(لوگو!) اللہ شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں نیز ملائکہ اور اصحاب علم بھی (یہی) شہادت دیتے ہیں (وہ ہی ہے جو)

قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

(وہ) قائم (ہے) | انصاف کے ساتھ | نہیں کوئی معبود | سوائے اُس کے | (وہ) زبردست | حکمت والا (ہے)

حق و انصاف کے ساتھ کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب اور حکمت والا ہے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

بیشک دین (تو) | اللہ کے نزدیک | اسلام (ہی ہے) | اور نہیں اختلاف کیا | اُن لوگوں نے

بیشک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دینِ (حق) ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا ۢ بَيْنَهُمْ ؕ

جنہیں دی گئی تھی کتاب | مگر | بعد اس کے (کہ) | آچکا ان کے پاس | علم | محض آپس کی ضد سے

جو اختلاف ظاہر ہوا وہ باہمی ضد کی بناء پر ہوا اور اس وقت (ہوا) جب ان کے پاس حقیقی علم پہنچ چکا تھا

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ

اور جو کوئی | انکار کرے | اللہ کی آیتوں کا | سو بیشک اللہ | جلد حساب (لینے والا ہے) | پھر اگر

اور جو کوئی اللہ کے احکام سے انکار کرے تو (اسے یاد رہے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (اے نبی!) اگر لوگ

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ

وہ جھگڑیں آپ سے | تو کہہ دیجئے | میں نے تو جھکا دیا | اپنا چہرہ | اللہ کے سامنے | اور انہوں نے (بھی)

آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ میں اور میرے پیروکار سب اللہ کے

اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ

جو میرے پیرو ہیں | اور کہہ دیجئے | اُن کو (جنہیں) | دی گئی کتاب | اور ان پڑھوں کو | کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟

فرمان بردار ہیں اور اہل کتاب اور ان پڑھ (کفارِ عرب) لوگوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار ہو؟

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

پس اگر | وہ بھی اسلام لے آئے | تو | راہ پا گئے | اور اگر | اُنہوں نے منہ پھیر لیا | تو بے شک

پھر اگر وہ اطاعت کریں تو یقیناً راہِ ہدایت پر ہو گئے اور اگر نافرمانی کریں تو آپ پر تو

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آپ کے ذمے | (صرف) پہنچا دینا (ہے) | اور اللہ | دیکھنے والا ہے | بندوں کو | بیشک وہ لوگ (جو)

صرف (احکام) پہنچانا فرض ہے اور اللہ بندوں (کے حال) کو خوب دیکھتا ہے۔ یقیناً جو لوگ

(۱۷) جو ہر مصیبت میں صبر کرنے والے اور ہمیشہ ہر معاملہ میں سچ بولنے والے اور عاجزی کرنے والے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کے آخری حصوں میں اپنے گناہوں سے مغفرت مانگنے والے ہیں۔

(۱۸) توحید باری تعالیٰ پر گواہی: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور علم والوں نے یہ گواہی دے دی ہے کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ انصاف پر قائم ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

(۱۹) اللہ کے ہاں مقبول دین، صرف اسلام ہے: اللہ کا سچا دین، تو صرف اسلام ہی ہے اور اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کو بھی اس بات کا علم ہے کہ دین حق، اسلام ہی ہے مگر پھر بھی وہ محض ضد وحسد کی وجہ سے اس بات میں اختلاف ڈالتے ہیں۔ ایسے منکروں سے اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۲۰) اگر اس واضح بیان کے بعد بھی اہل کتاب ومشرکین، جھگڑا کرنے سے باز نہ آئیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں نے اور میرے پیروکاروں نے تو اپنا سر، اللہ کے سامنے جھکا دیا ہے تو کیا تم بھی ہماری طرح اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ اسلام لے آئیں تو راہِ راست پر آجائیں گے ورنہ آپ کے ذمے تو صرف حکم پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ

انکار کرتے ہیں | اللہ کی آیتوں (کا) | اور قتل کرتے رہے | نبیوں (کو) | ناحق | اور قتل کرتے رہے

اللہ کے احکام سے انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ حق و انصاف

الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

اُن لوگوں کو (جو) | حکم کرتے تھے | انصاف (کرنے کا) | لوگوں میں سے | پس خوشخبری دیجئے اُن کو

کی تلقین کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں، پس انہیں ایک دردناک عذاب

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

عذاب | دردناک (کی) | یہی | وہ لوگ ہیں | کہ ضائع ہوئے | اُن کے اعمال | دُنیا

کی خبر سنا دیجئے یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے)

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اور آخرت میں | اور نہ ہوگا اُن کا | کوئی بھی مددگار | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو

کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ (اے نبی!) کیا آپ نے (ان لوگوں کے حال پر) غور نہیں کیا

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ

(جنہیں) دیا گیا تھا | ایک حصہ | کتاب کا | اُن کو بلایا جاتا ہے | اللہ کی کتاب کی طرف

جنہیں کتاب (کے علم) کا کچھ حصہ دیا گیا ہے جب وہ کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ (اس کی رُو سے)

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾

تاکہ وہ فیصلہ کرے | اُن میں | پھر | منہ پھیر لیتا ہے | ایک گروہ | اُن میں سے | بے رُخی کرتے ہوئے

ان میں فیصلہ کیا جائے تو ان میں سے ایک گروہ منحرف ہو کر منہ پھیر لیتا ہے اور درحقیقت وہ انکار کرنے والے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ

یہ | اس لئے کہ وہ | کہتے ہیں | ہرگز نہ | چھوئے گی ہمیں | آگ | مگر | چند دن گنتی کے

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جہنم کی آگ ہرگز نہ چھوئے گی ہاں (اگر چھوئے گی بھی تو) گنتی کے چند روز

وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا

اور دھوکہ دیا اُنہیں | اُن کے دین میں | اُن کی خودساختہ باتوں نے | پس کیا (حال ہوگا) | جب

اور دین کے معاملہ میں اُن کو اُن باتوں نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے جو وہ خود تراش لیتے ہیں (غور کرو) اُن کا کیا حال ہوگا جب

جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ

ہم اُنہیں جمع کریں گے | اُس دن | کہ ذرا شک نہیں | جس میں | اور پورا دیا جائے گا | ہر شخص کو

ہم اُنہیں قیامت کے دن جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شک ہی نہیں اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا

مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ

جو اُس نے عمل کیا | اور اُن (پر) | ذرا ظلم نہیں ہوگا | کہہ دیجئے اے اللہ | ملک کے مالک

پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیں کہ اے اللہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۱) انبیاء کے دشمنوں کی سزا: حدیث میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک دن میں ۴۳ نبی اور ایک سو بارہ نیک لوگوں کو قتل کیا تھا۔ یہاں ان کی سخت دلی اور بدبختی کا ذکر فرما کر یہود کو عذاب شدید کی وعید سنائی گئی ہے کہ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے اور نبیوں اور ان صالحین کو قتل کرتے رہے جو لوگوں کو انصاف کا حکم دیتے تھے۔ انہیں عذاب دردناک کی خبر سنا دیجئے۔

(۲۲) یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(۲۳) بنی اسرائیل کا اللہ کے کلام اور کتاب سے انکار کرنا: ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے کہ حضور نے یہود کی ایک جماعت کو تبلیغ کی تو نعیم بن عمرو وغیرہ نے کہا کس دین کی طرف؟ آپ نے کہا ملت (دین) ابراہیم کی طرف، انہوں نے کہا وہ تو یہودی ہی تھے۔ آپ نے کہا کہ آؤ توراۃ سے اس کا فیصلہ کرلیں۔ اس پر وہ انکار کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اہل کتاب کو دیکھو جب انہیں کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو انحراف اور بے رُخی کرنے لگتے ہیں۔

(۲۴) یہود کا یہ انکار اس بنا پر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آگ صرف چند دن کے لئے چھوئے گی حالانکہ انہیں دین میں ان کی من گھڑت باتوں کی وجہ سے دھوکا ہوا ہے۔

(۲۵) ان کی خود ساختہ باتوں کا پتہ اس روز چلے گا جب اگلے پچھلے سب جرائم جمع کر کے ان کے اعمال کا جائزہ لے کر ہر ایک شخص کو اس کے عملوں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔

افعال: حَبِطَتْ: (از حبط) وہ ضائع ہو گئے۔ برباد ہو گئے۔ (ماضی، مونث، غائب)۔ غَرَّ: (از غُرُوْرٌ) اس نے فریب دیا۔ دھوکہ دیا۔
اسماء: نَصِیْبٌ: حصہ

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز

تو (ہی) دیتا ہے | حکومت | جسے چاہے | اور چھین لیتا ہے | حکومت | جس سے | چاہے

بادشاہی کے مالک، تو جسے چاہے بادشاہی دے دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ

اور عزت دیتا ہے | جسے چاہے | اور ذلت دیتا ہے | جسے چاہے | تیرے ہی ہاتھ میں (ہے)

جسے چاہے عزت دے دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے، تیرے ہاتھ میں ساری

الْخَيْرُ ط إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ الَّيْلَ

سب بھلائی | بیشک تو ہی (ہے) | ہر چیز پر | قادر ہے | تو داخل کرتا ہے | رات (کو)

خیر و برکت ہے، بیشک تو ہر بات پر قادر ہے تو رات کو دن میں

فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ

دن میں | اور داخل کرتا ہے | دن (کو) | رات میں | اور نکالتا ہے | زندہ (کو)

داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو بے جان سے

مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

مُردے سے | اور نکالتا ہے | مُردہ (کو) | زندہ سے | اور تو رزق دیتا ہے | جسے چاہے

نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَآءَ

بے حساب | نہ چاہئے | مسلمانوں کو کہ بنائیں | کفار (کو) | دوست

روزی عطا فرماتا ہے اہلِ ایمان کو چاہئے کہ مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست

مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ج وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ

چھوڑ کر مسلمانوں کو | اور جو ایسا کرے گا | نہیں (اُسے) | اللہ سے

نہ بنائیں اور (یاد رہے) جس کسی نے ایسا کیا اُس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں

فِي شَيْءٍ إِلَّآ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ

کوئی واسطہ | مگر | (اس صورت میں) کہ تم کو بچنا ہو ان سے | کسی خوف سے | اور ڈراتا ہے تم کو

مگر صرف اس صورت میں (ظاہری تعلق رکھ سکتے ہو) کہ تمہیں ان کی طرف سے خوف ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی

اللَّهُ نَفْسَهُ ط وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا

اللہ | اپنی ذات (سے) | اور اللہ ہی کی طرف (ہے) | لوٹ کر جانا | کہہ دیجئے | اگر | تم چھپاؤ

ذات (کی عظمت) سے ڈراتا ہے اور (بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (ایسے لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ تم اپنے

مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا

جو کچھ | تمہارے سینوں میں (ہے) | یا اُس کو تم ظاہر کرو | جانتا ہے اُسے اللہ | اور وہ جانتا ہے | جو کچھ

دل کے رازوں کو چھپاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ کو بہرحال ان کا علم ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ

(۲۶) اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کے دلائل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت روم اور سلطنت فارس فتح ہو جانے کا وعدہ فرمایا تو منافقین و یہود نے مذاق اڑایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزت و ذلت وغیرہ سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جسے وہ عزت دے کوئی اسے ذلیل نہیں کر سکتا اور جسے وہ ذلت دے کوئی اسے عزت نہیں دے سکتا، جسے چاہے فقیر کر دے۔ جسے چاہے بادشاہ بنا دے بھلائی سب اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۷) اللہ ہی رات گھٹا کر، دن بڑھا دیتا ہے اور دن گھٹا کر، رات بڑھا دیتا ہے اور بے جان سے جاندار اور جانداروں سے بے جان چیزیں پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(۲۸) کفار سے دِلی محبت کی ممانعت: مسلمان کو مسلمان کے سوا کسی کافر سے ہرگز دلی دوستی کا تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ورنہ اللہ سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہاں جس صورت میں کفار سے جان و مال کا اندیشہ ہو، ان سے ظاہری تعلق رکھ سکتا ہے (قلبی محبت نہیں)، مسلمان کو صرف اللہ ہی سے ڈرنا چاہئے جس کے حضور میں اسے جوابدہی کے لئے حاضر ہونا ہے۔

افعال: تُوْلِجُ: (اِیْلَاجٌ) تُو داخل کرتا ہے (مضارع)

اسماء: تُقٰۃً: بچنے کے لئے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں میں (ہے) | اور جو (کچھ) | زمین میں (ہے) | اور اللہ | ہر چیز پر

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر بات پر قدرت

قَدِيْرٌ ۝۲۹ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

قادر ہے | (جس) روز | پائے گا | ہر شخص | جو کچھ | کیا اُس نے | نیکی میں سے

حاصل ہے وہ دن (یاد رہے) جب ہر ایک نفس اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود

مُّحْضَرًا ښ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ

حاضر اپنے سامنے | اور جو (کچھ) کیا اُس نے | بُرائی میں سے | (تو) وہ تمنا کرے گا | کاش (ہوتا)

پائے گا اور بُرے کاموں کا نتیجہ بھی اور آرزو کرے گا کہ کاش اُس برائی

اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ

اُس (برائی) اور اُس کے درمیان | فاصلہ | دراز | اور ڈراتا ہے تم کو | اللہ | اپنی ذات (سے)

اور اس شخص کے درمیان ایک عرصہ دراز (حائل) ہو جاتا (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات (کی عظمت) سے ڈراتا ہے

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۳۰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

اور اللہ | نہایت مہربان (ہے) | بندوں پر | کہہ دیجئے | اگر تم | محبت رکھتے ہو | اللہ سے

اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے

فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

تو میری پیروی کرو | محبت کرے گا تم سے اللہ | اور بخش دے گا تمہیں | تمہارے گناہ | اور اللہ | بڑا بخشنے والا

تو میری پیروی کرو (اس صورت میں) اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝۳۱ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

نہایت رحم والا ہے | کہہ دیجئے | حکم مانو اللہ (کا) | اور رسُول (کا) | پھر اگر | (وہ) منہ پھیر لیں | تو بیشک

اور رحم کرنے والا ہے (انہیں) کہہ دیجئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ روگردانی کریں تو (یاد رہے کہ)

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا

اللہ | دوست نہیں رکھتا | کافروں (کو) | بلاشبہ اللہ (نے) | فضیلت دی | آدم | اور نوح

اللہ انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بیشک اللہ نے تمام دُنیا میں سے آدمؑ اور نوحؑ

وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۳ ذُرِّيَّةًۢ

اور خاندان ابراہیم | اور عمران کے گھرانے (کو) | اہل عالم پر | جو نسل تھی

اور خاندان ابراہیمؑ اور خاندان عمران کو منتخب کیا جو ایک دوسرے

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۴ اِذْ قَالَتِ

ایک دوسرے کی | اور اللہ | بڑا سننے والا | جاننے والا (ہے) | جب کہا

نسل سے تھے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے (اس واقعہ کو یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

آیت نمبر

(۲۹) اللہ ہر ظاہر و باطن کو جانتا ہے لہٰذا گناہوں سے بچو: اللہ سے تمہارا کوئی راز چھپا نہیں ہے وہ تمہاری ظاہری اور دلوں کی چھپی باتوں اور آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے سب کو جانتا ہے۔ اس کے احاطۂ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

(۳۰) قیامت کے روز ہر شخص اپنے نیک و بد اعمال کو اعمال نامہ میں موجود پا کر اللہ کے غضب سے ڈر کر اپنی برائی سے بیزاری ظاہر کرے گا۔ اس لئے اللہ تمہیں اپنا خوف دلاتا ہے کہ اس کی عظمت سے ڈرو اور برائی سے بچے رہو اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

(۳۱) اللہ کی محبت کا راز' رسول ﷺ کی اطاعت میں پوشیدہ ہے: کہہ دیجئے اے نبیؐ! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو ہر معاملے میں میری (نبیؐ کی) اطاعت کرو' اور میری پیروی کرو گے تو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۲) اللہ اور رسول کا حکم ماننا ہر مومن پر فرض ہے جو نہ مانے وہ کافر ہے اور بیشک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۳) اللہ کے برگزیدہ پیغمبروں کا سلسلہ: بیشک اللہ نے حضرت آدمؑ اور نوحؑ کو اور حضرت ابراہیمؑ اور عمران کی اولاد میں سے بعضوں کو نبوت کے لئے منتخب کر لیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے حضرت اسمٰعیلؑ اور اسحٰق علیہما السلام نبی ہوئے پھر حضرت اسحٰقؑ کے خاندان میں بہت سے پیغمبر ہوئے اور حضرت اسمٰعیلؑ کے خاندان سے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔

(۳۴) اور یہ جتنے انبیاء گزرے سب ایک دوسرے کی اولاد تھے اور یہ سب نیک' مصلح اور ایک اللہ کی طرف بلانے والے لوگ تھے اور اللہ سننے جاننے والا ہے۔

افعال: اِصْطَفٰی: (اصطفاءٌ سے مصدر صفا) اس نے پسند کیا۔ منتخب کیا۔ ماضی اس کا مضارع: یَصْطَفِیْ: وہ انتخاب کر لیتا ہے۔
اسماء: ذُرِّیَّۃٌ: اولاد۔ نسل۔

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ

عمران کی بیوی نے | اے میرے رب! | میں نے نذر مانی | تیرے لئے | جو میرے پیٹ میں ہے

کہا تھا کہ اے اللہ! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے (دنیاوی مشاغل سے) آزاد کر کے

مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا

آزاد (رکھ کر) | پس قبول فرما | مجھ سے | بیشک تو (ہی) | بڑا سننے والا جاننے والا ہے | پس جب

تیری نذر کرتی ہوں پس میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما بیشک تو (ہماری باتوں کو) سنتا اور (نیتوں کو) جانتا ہے

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

جنا اُس کو | (تو) بولی | اے میرے رب | میں نے تو جنی | لڑکی | حالانکہ اللہ | خوب جانتا ہے

(چنانچہ) جب وہ لڑکی پیدا ہوئی تو (ماں) بولی اے میرے رب! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے اور اللہ کو بخوبی علم تھا

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ

جو (کچھ) اُس نے جنا | اور نہیں | لڑکا | لڑکی جیسا | اور میں نے اُس کا نام رکھا | مریم

اس بچی کا' جو اس نے جنی تھی۔ اور مرد عورت کی طرح نہیں' اور میں نے اس (بچی) کا نام مریمؑ

وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾

اور میں | پناہ میں دیتی ہوں اُس کو | تیری | اور اُس کی اولاد کو (بھی) | شیطان مردود سے

رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ

پھر قبول کرلیا اُسے | اُس کے رب نے | قبول کرنا | اچھی طرح سے | اور اُٹھایا اُسے | اُٹھان | اچھی

پس اس کے پروردگار نے اس کی نذر (کردہ بچی) کو اچھی طرح قبول فرمایا اور اس کی نہایت عمدہ تربیت اور نشوونما کی

وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ

اور سونپ دیا اُسے | زکریا (کو) | جب (کبھی) | داخل ہوتے | اُس کے پاس | زکریا | حجرے میں

اور زکریاؑ کو اس کا کفیل بنا دیا' جب کبھی زکریاؑ حجرے میں (مریمؑ) کے پاس جاتے

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ

تو پاتے | اُس کے پاس | (کچھ) کھانے (کی چیز) | کہا | اے مریم! | کہاں سے ملا تجھے | یہ

تو اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے (ایک موقع پر) بولے اے مریمؑ! یہ تجھے کہاں سے مل گئیں

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ

وہ بولی | یہ | اللہ کے پاس سے (آیا) ہے | بیشک اللہ | رزق دیتا ہے | جسے چاہے

وہ بولی یہ اللہ کی طرف سے ہیں' بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

بے حساب | وہیں | دُعا کی | زکریا نے | اپنے رب سے | کہا | اے میرے رب!

عطا فرماتا ہے اس وقت زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہا اے اللہ!

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) عمران کی بیوی کی اللہ کے لئے بچے کی نذر ماننا: یاد کرو جب عمران کی بیوی **حنہ بنت فاقوذ** نے حمل کی حالت میں اس زمانے کے رواج کے مطابق یہ نذر مانی تھی کہ خدایا! جو بچہ میرے پیٹ میں ہے جب یہ پیدا ہو جائے تو اس کو میں صرف تیری عبادت اور تیرے عبادت خانہ کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی۔ تُو اس کو قبول فرما تُو سننے جاننے والا ہے۔ عمران' حضرت زکریاؑ کے زمانے میں بیت المقدس کے امام تھے' آپ حضرت داؤدؑ کی نسل سے تھے اور حضرت بی بی مریم کے باپ اور حضرت عیسیٰؑ کے نانا ہوئے۔

(۳۶) جب بچے کی پیدائش پر بی بی حنہ کو معلوم ہوا کہ یہ تو لڑکی ہے اور اس قابل نہیں کہ مسجد (بیت المقدس) میں رہ کر خدمت کر سکے۔ (حالانکہ اللہ کو خوب معلوم تھا کہ وہ لڑکی ہے اور جس لڑکے کی اسے توقع تھی وہ اس بلند رتبہ لڑکی کے برابر نہیں ہو سکتا تھا' جو اللہ نے اسے عنایت کر دی تھی) پس اس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی۔ کہ اے اللہ! یہ تو لڑکی ہے میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ اور اسے اور اس کی آئندہ نسل کو' شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

(۳۷) اللہ نے **حنہ** کی نذر کو قبول کر لیا اور مریم کی نہایت عمدہ پرورش فرمائی اور اسے حضرت زکریاؑ کے حوالہ کر دیا جو مریم کے خالو تھے۔ وہ جب کبھی مریم کے حجرہ میں جاتے تو کچھ بے موسمی میوے اور پھل اس کے پاس موجود پاتے آخر ایک بار فرمایا کہ اے مریم! یہ رزق تیرے پاس کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کہ اللہ کی طرف سے۔ بیشک وہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

افعال: **تَقَبَّلْ**: (از قبولٌ) تو قبول کر' (امر)۔ تَقَبَّلَ يتقبَّلُ۔ **وَضَعَتْ**: (وضع حمل سے) اس نے جنا' ماضی مونث غائب۔ **وَضَعْتُ**: میں نے جنا۔ (ماضی متکلم)۔ **سَمَّيْتُ** (تَسْمِيَة) میں نے نام رکھا' (ماضی واحد متکلم) سَمّٰى يُسَمِّيْ۔ **اُعِيْذُ** (از عَوْذ. معاذ) میں پناہ دیتی ہوں۔ **اَنْبَتَ**: (مصدر نبات)۔ اس نے پیدا کیا۔ اُگایا۔ (ماضی)۔ مضارع يُنْبِتُ۔

اسماء: **اِمْرَءَة**: عورت (جمع نِساءٌ)۔ **مُحَرَّرًا**: آزاد کیا ہوا۔ **اُنْثٰى**: لڑکی۔ عورت۔ **ذَكَرٌ**: (جمع ذکور)۔ لڑکا۔ مرد۔ **اَنّٰى**: کہاں سے۔

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾
عطا فرما مجھے | اپنی جانب سے | اولاد | پاکیزہ | بیشک تو (ہی) | سننے والا ہے | دُعا کا
مجھے اپنے ہاں سے نیک اولاد عطا فرما بیشک تو دُعاؤں کا سننے والا

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
سو پکارا اُسے | فرشتوں نے | اور وہ | کھڑا | نماز پڑھ رہا تھا | محراب میں | کہ بیشک اللہ
پس ملائکہ نے انہیں پکار کر کہا جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے کہ اللہ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
خوشخبری دیتا ہے تجھے | یحییٰ کی | جو تصدیق کرے گا | اللہ کے ایک کلمہ (عیسیٰ) کی | اور سردار (ہوگا)
آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی مسیحؑ) کی تصدیق کرے گا اور (قوم کا) پیشوا

وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ
اور (نفس کو) روکنے والا | اور نبی | صالحین میں سے | عرض کی | اے میرے رب!
پاکباز اور (اللہ کے) نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوگا۔ (زکریاؑ) کہنے لگے اے اللہ!

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ
کیسے ہوگا | میرا | بیٹا | اور پہنچ چکا ہے مجھ کو | بڑھاپا | اور میری بیوی | بانجھ ہے
میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے

قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ
فرمایا | اسی طرح اللہ | کرتا ہے | جو چاہتا ہے | کہا | اے میرے رب! | مقرر کر
فرمایا: اسی طرح اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے کہنے لگے اے اللہ! میرے لئے کوئی نشانی

لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ
میرے لئے | (کوئی) نشانی | فرمایا | تیری نشانی (یہ) ہے | کہ تُو بات نہ کرے گا | لوگوں سے | تین
مقرر فرما، فرمایا تیرے لئے (بس) یہی نشان ہے کہ تُو لوگوں سے اشارے کے سوا تین دن تک

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
دن | مگر اشارے سے | اور یاد کر | اپنے رب کو | بہت | اور تسبیح کر | (اُس کی) شام کو
کوئی بات چیت نہ کر سکے گا اور (بطور شکریہ) اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرتا رہ اور صبح و شام اس کی

وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ
اور صبح | اور جب | کہا | فرشتوں نے | اے مریم | بیشک | اللہ نے | تجھے چن لیا
تسبیح بیان کر اور (یہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے تجھے منتخب فرمایا

وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ
اور پاکیزہ کردیا | اور تجھے منتخب کرلیا | دُنیا جہان کی عورتوں پر | اے مریم! | فرمانبردار رہ
اور تجھے پاک و صاف کر دیا ہے اور تجھے دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اے مریم! تو اپنے رب کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۸) حضرت زکریاؑ کی دعا اور حضرت یحیٰیؑ کی پیدائش: حضرت زکریاؑ اس وقت تک بے اولاد تھے، جب آپؑ نے مریم کے پاس بے موسمی پھل دیکھ کے اپنے لئے اللہ کے دربار میں دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے (بھی بڑھاپے میں، خلاف عادت، بے موسم) اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک! تو دعا کا سننے والا ہے۔

(۳۹) حضرت زکریا کی دعا قبول ہوئی اور جب وہ محراب میں نماز و دعا میں مشغول تھے تو فرشتوں نے انہیں بیٹے یحیٰیؑ کی پیدائش کی خوشخبری دی کہ وہ اللہ کے ایک کلمہ یعنی عیسیٰ ابن مریمؑ کی تصدیق کرے گا اور نفس کو خواتین کے تعلق سے روکنے والا صالح نبی ہوگا۔

(۴۰) چونکہ حضرت زکریاؑ بہت بوڑھے تھے اور آپؑ کی بیوی بانجھ تھی اس لئے حیران ہو کر عرض کی کہ یا اللہ! میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا۔ میں تو بہت بوڑھا ہوں اور میری اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ حکم ہوا اللہ کی قدرت حاصل ہے جو چاہے سو کرے۔

(۴۱) حضرت زکریاؑ نے اس بشارت کا نشان طلب کیا تو اللہ کی طرف سے بچہ ہونے کا یہ نشان مقرر ہوا کہ تم تین روز تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات کر سکو گے اور عام باتوں میں تمہاری زبان نہیں چلے گی البتہ تم اللہ کا ذکر کر سکو گے تو جب یہ موقع آ جائے تو تم اللہ کے شکر کے طور صبح و شام تسبیح بیان کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو۔

(۴۲) حضرت مریم بنت عمران کا واقعہ: اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا کہ اللہ نے تجھے اپنی عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کے لئے قبول فرمایا ہے اور برے اخلاق و عادات سے پاک کر دیا ہے اور دنیا جہان کی عورتوں پر ایک خاص فضیلت عطا فرمائی ہے اور وہ اس طرح کہ ایک اولوالعزم پیغمبر بغیر باپ کے محض اللہ کے حکم سے تیرے بطن سے پیدا ہوگا۔

نوٹ: درمیان میں ضمنی مناسبت کی وجہ سے حضرت زکریا و یحیٰی علیہما السلام کا تذکرہ آ گیا تھا۔ یہاں سے دوبارہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریمؑ کا تذکرہ شروع ہوا۔ (تفسیر عثمانی)

افعال: بَلَغَنِیُ: (مصدر بلوغ) مجھے پہنچا (ماضی واحد غائب) بَلَغَ یَبْلُغُ۔

اسماء: هُنَالِكَ: وہیں، اسی وقت۔ وہاں۔ (اشارہ بعید)۔ حَصُورًا: پاکباز۔ ضبط کرنے والا۔ بدی سے باز آنے والا۔ لغوی اعتبار سے اپنے آپ کو گھیرے میں رکھنے والا اور اپنے آپ کو کامل ضبط میں رکھنے والا۔ غُلٰمٌ: بیٹا۔ لڑکا۔ کِبَرٌ: بڑھاپا۔ عَاقِرٌ: بانجھ۔ رَمْزًا: اشارہ۔ عَشِیٌّ: شام کا وقت۔ اِبْکَارِ: صبح۔ دن کا پہلا حصہ۔

لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

اپنے رب کی | اور سجدہ کر | اور رکوع کیا کر | رکوع کرنے والوں کے ساتھ | یہ | خبریں ہیں

اطاعت کر' اسی کو سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر' (اے پیغمبرؐ!) یہ غیب کی

الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ

غیب کی | جو ہم وحی کررہے ہیں | آپ کی طرف | اور آپ نہیں تھے | اُن کے پاس | جب وہ پھینک رہے تھے

خبریں ہیں جو ہم آپؐ کی طرف وحی کر رہے ہیں اور آپؐ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے)

اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

اپنی قلمیں | کہ کون | کفیل ہو | مریمؑ کا | اور آپ نہیں تھے | اُن کے پاس

پھینک رہے تھے کہ (دیکھیں) کون مریمؑ کا کفیل ہوتا ہے اور آپؐ اُس وقت بھی ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ

اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

جب وہ (باہم) جھگڑ رہے تھے | جب | کہا | فرشتوں نے | اے مریمؑ! | بیشک اللہ | بشارت دیتا ہے تجھے

(اس کفالت کی خاطر) آپس میں جھگڑ رہے تھے (نیز) جب فرشتوں نے کہا تھا اے مریمؑ! اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ڰ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

اپنے ایک حکم کی | جس کا نام | مسیح | عیسیٰ بن مریمؑ ہے | مرتبہ والا (ہوگا)

جو اس کی جانب سے ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ ہوگا (وہ) دُنیا اور آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ

دُنیا اور آخرت میں | اور اللہ کے مقربوں میں سے | اور وہ کلام کرے گا لوگوں سے

میں معزز ہوگا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا اور وہ جھولے میں اور بڑی عمر میں

فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ

گہوارے میں | اور پکی عمر کا ہوکر (بھی) | اور | ہوگا بڑے نیک بخت لوگوں میں سے | اُس نے کہا | اے میرے رب!

(یکساں طور پر) لوگوں سے باتیں کرے گا اور صالحین میں سے ہوگا (مریمؑ نے) کہا اے میرے رب!

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ

کیسے | ہوگا | میرا | لڑکا | حالانکہ | نہیں | چھُوا مجھے | (کسی) انسان نے | فرمایا

میرے ہاں کیسے بچہ پیدا ہوگا حالانکہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں فرمایا

كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

اسی طرح اللہ | پیدا کرتا ہے | جو چاہے | جب فیصلہ کرلیتا ہے | (کسی) کام کا | تو بس | کہتا ہے

اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

اُسے | (کہ) ہوجا | پس وہ ہوجاتا ہے | اور وہ سکھائے گا اُسے | کتاب | اور دانائی | اور تورات

"ہوجا" پس وہ ہو جاتا ہے اور (اللہ) اُسے کتاب و حکمت اور تورات

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۳) اور اے مریم! اللہ کے اس احسان کے شکریہ میں تُو اللہ کی فرمانبردار رہ، اور اللہ کی عبادت میں نماز ادا کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجود کیا کر۔

(۴۴) اے محمدؐ! یہ زکریاؑ اور مریمؑ کے متعلق، جو ہم آپؐ پر وحی کر رہے ہیں یہ سب غیب کی خبریں ہیں، آپؐ ان علمائے بنی اسرائیل کے پاس اُس زمانے میں نہیں تھے۔ جب وہ آپس میں حضرت مریمؑ کی کفالت کے لئے بحث کر رہے تھے اور ہر ایک اس خدمت کے لئے اپنا حق ثابت کر رہا تھا۔ بالآخر سب نے قرعہ ڈالنے کا فیصلہ کیا اور جن قلموں سے وہ تورات لکھتے تھے وہ قلمیں چلتے پانی میں ڈال دی تھیں کہ جس کا قلم پانی کے الٹے رخ پر چلنے لگے تو قرعہ اس کے نام نکلے اور وہ مریم کی پرورش کا شرف حاصل کرے گا چنانچہ حضرت مریم کے خالو، پیغمبرِ وقت، حضرت زکریاؑ کے نام قرعہ نکلا۔

(۴۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام: جب حضرت مریمؑ جوان ہوئیں تو اللہ کے حکم سے فرشتے انہیں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی خوشخبری سنانے کے لئے آئے انہوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اس لڑکے کی جو محض اللہ کے حکم (کُــنْ یعنی ہوجا) سے تیرے ہاں پیدا ہوگا۔ لقب اس کا مسیح اور نام عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا اور دنیا و آخرت میں بڑا مرتبہ والا اور اللہ کا مقرب ہوگا۔

(۴۶) اور وہ لوگوں سے ماں کی گود یا پنگوڑے میں اور پکی عمر میں نہایت فصیح کلام کرے گا اور صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

(۴۷) حضرت مریمؑ نے عرض کی کہ اے اللہ! جب کسی مرد نے شوہر کے طور پر مجھے ہاتھ نہیں لگایا، میرا کوئی شوہر نہیں تو لڑکا کیونکر پیدا ہوگا۔ حکم ہوا کہ ایسے ہی ہوگا اللہ بغیر باپ کے صرف ماں کے ہاں بھی بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ جب اللہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف یہی کہتا ہے کہ ''ہوجا'' اور وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

افعال: اُقْنُتِیْ: (مصدر قَنُوْت) تُو راضی ہوجا۔ فرمانبردار ہوجا۔ قَانِتٌ: فرمانبرداری کرنے والا۔ نُوْحِیْ: (مصدر وحی) ہم وحی نازل کرتے ہیں۔ یُلْقُوْنَ: (مصدر اِلْقَا) وہ ڈالتے ہیں۔ (مضارع) اَلْقٰی یُلْقِیْ۔ یَخْتَصِمُوْنَ: (مصدر خصم)۔ وہ جھگڑا کرتے تھے۔ اختَصَمَ یَخْتَصِمُ۔ قَضٰی: (از قضاءَ) اس نے فیصلہ کیا۔ (ماضی)۔ مضارع: یَقْضِیْ۔

اسماء: اَلْبَاءِ: واحد نَبَأ۔ خبر۔ لَدَیْ: پاس۔ نزدیک۔ اَقْلَام: واحد قلم۔ خامہ۔ کَھْلًا: ادھیڑ عمر۔ بڑی عمر۔

وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۝٤٨ وَرَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ
اور انجیل | (اور بنائے گا اسے) رسول | بنی اسرائیل کی طرف | کہ میں
و انجیل کی تعلیم دے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا جو کہے گا

قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۙ اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَكُمۡ
آیا ہوں تمہارے پاس | ایک نشان لے کر | تمہارے رب کی طرف سے | کہ میں | بناتا ہوں | تمہارے لئے
میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے نشانی لے کر آیا ہوں (وہ یہ کہ) میں تمہارے لئے

مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَیۡـــَٔةِ الطَّيۡرِ فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًا
گارے (مٹی) سے | ایک صورت پرندے کی سی | پھر پھونکتا ہوں | اُس میں | تو وہ ہو جاتا ہے | پرندہ
مٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بنا دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مار دیتا ہوں تو اللہ کے حکم سے

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡىِ الۡمَوۡتٰى
اللہ کے حکم سے | اور میں شفا دیتا ہوں | مادرزاد اندھے | اور برص والے کو | اور زندہ کرتا ہوں مُردوں کو
وہ اُڑنے لگتا ہے (اور اللہ کے حکم سے) مادر زاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ ؕ
اللہ کے حکم سے | اور بتا دیتا ہوں | جو تم کھاتے ہو | اور جو | تم ذخیرہ کرتے ہو | اپنے گھروں میں
مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو یا گھروں میں جمع رکھتے ہو اس کی خبر دیتا ہوں

اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝٤٩ۚ
بیشک | اس میں | (کافی) دلیل ہے | تمہارے لئے | اگر | تم ہو | ایمان لانے والے
بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے (میری صداقت کی) بڑی نشانی ہے اگر تم یقین رکھتے ہو

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ
اور تصدیق کرتا ہوں | اُس کی جو | آ چکی مجھ سے پہلے | تورات | اور تاکہ میں حلال کروں | تمہارے لئے
اور (اس لئے آیا ہوں کہ) تورات کی تصدیق کروں جو مجھ سے پہلے (نازل کی گئی) تھی نیز اس لئے کہ بعض وہ چیزیں

بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ وَجِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ
بعض وہ (چیزیں) جو | حرام کی گئی تھیں | تم پر | اور میں آیا ہوں تمہارے پاس | دلیل لے کر
جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں تمہارے لئے حلال کر دوں۔ اور میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝٥٠ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ
تمہارے رب کی طرف سے | پس ڈرو اللہ سے | اور میرا حکم مانو | بلاشبہ | اللہ (ہی) میرا رب
لے کر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا

وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝٥١ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ
اور تمہارا رب ہے | پس عبادت کرو اُسی کی | یہی ہے | سیدھا راستہ | پس جب | محسوس کیا
پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰ نے ان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۸) اور اللہ تعالیٰ اسے آسمانی کتابیں اور دانائی کی باتیں اور تورات اور انجیل سکھادے گا۔

(۴۹) پھر اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا جو اُن کے پاس جا کر، اپنی رسالت کا یہ ثبوت پیش کرے گا کہ میں مٹی سے پرندے کی صورت بنا کر اس میں پھونکتا ہوں تو وہ زندہ پرندہ بن جاتا ہے اور پیدائشی اندھے اور کوڑھ (برص) کے مریض کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے اور گھر میں ذخیرہ کرتے ہو۔اس کے بارے میں تمہیں بتا سکتا ہوں اور بلاشبہ مومن کے لئے میری نبوت کی یہ کافی دلیل ہے۔

(۵۰) اور میں تصدیق کرتا ہوں **تورات** کی اور تمہارے لئے بعض وہ چیزیں حلال قرار دیتا ہوں جو تم پر پہلے حرام تھیں۔ جیسے جانوروں کا گوشت، چربی وغیرہ پہلے بنی اسرائیل کے لئے ممنوع تھے۔اور تمہارے سمجھانے کے لئے معجزات لے کر آیا ہوں۔پس اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(۵۱) بیشک میرا اور تمہارا سب کا رب اللہ ہی ہے اسی کی عبادت کیا کرو۔سیدھا سچا دین یہی ہے۔

افعال: جِئْتُ: میں آیا، جِئْتُ بِاٰیَۃٍ: میں آیات لایا۔اَنْفُخُ: (نفخ مصدر) میں پھونکتا ہوں۔(مضارع) نَفَخَ یَنْفُخُ۔اُبْرِئُ: (اِبراءٌ مصدر) میں اچھا، تندرست کرتا ہوں۔تَدَّخِرُوْنَ: (اِدّخار از دخر مصدر) تم جمع کرتے ہو۔

اسماء: ھَیْئَۃ: شکل۔صورت۔طَیْر: پرندہ۔اَکْمَہَ: مادرزاد اندھا۔بُیُوْتِ: واحد، بیت: گھر۔

عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

عیسیٰ نے | اُن کی طرف سے | انکار | (تو) کہا | کون ہیں میرے مددگار | اللہ کے لئے | تو کہا

کفر و انکار کو محسوس کیا تو کہا کہ اللہ کے راستے میں کون میرا مددگار ہے؟ (اس پر) حواریوں نے

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا

حواریوں نے | ہم (ہیں) | اللہ کے مددگار | ہم ایمان لائے | اللہ پر | اور تم گواہ رہو | کہ ہم (اُس کے)

کہا کہ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا

فرمانبردار ہیں | اے ہمارے رب! | ہم ایمان لائے | اُس پر جو | نازل کیا تو نے | اور ہم نے پیروی کی

فرمانبردار ہیں اے اللہ! جو کچھ تُو نے نازل کیا ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور ہم نے رسول کی پیروی اختیار کر لی ہے

الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ

رسول کی | پس لکھ لے ہم کو | گواہوں میں | اور انہوں نے چھپی تدبیر کی | اور اللہ نے بھی چھپی تدبیر کی

پس ہمیں (بھی حق کی) شہادت دینے والوں میں لکھ لے۔ اور (یہودیوں نے عیسیٰؑ کے متعلق) مخالفانہ تدبیریں اختیار کیں

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ

اور اللہ | سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے | جب کہا اللہ نے | اے عیسیٰ! | میں پورا لے لوں گا تجھے

اور اللہ نے (انکے خلاف) تدبیر اختیار کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے (وہ واقعہ یاد کرو) جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ!

وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ

اور اُٹھالوں گا تجھے | اپنی طرف | اور پاک کردوں گا تجھے | کافروں سے | اور بناؤں گا

میں تجھے اپنی مکمل حفاظت میں لینے والا اور اپنی طرف (زندہ) اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

اُن لوگوں کو (جو) | تیری پیروی کریں گے | غالب | اُن پر | جو کافر ہوئے | قیامت کے دن تک

اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی انکار کرنے والوں پر قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

پھر | میری ہی طرف | تمہارا لوٹ کر آنا ہے | پھر میں فیصلہ کروں گا | تمہارے درمیان | جس بات میں کہ تم

پھر تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہارے درمیان اس بات کا فیصلہ کروں گا جس میں تمہیں ایک دوسرے

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

اختلاف کرتے تھے | پس | جو (لوگ) | کافر ہیں | انہیں عذاب دوں گا | عذاب سخت

سے اختلاف تھا پس ان لوگوں کو جنہوں نے (تیری پیروی کرنے سے) انکار کر دیا دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور نہیں ہوگا | اُن کا | کوئی (بھی) مددگار | لیکن | جو لوگ

سخت عذاب دوں گا اور انہیں (اس عذاب سے بچانے والا) کوئی مددگار نہیں ملے گا اور وہ لوگ جو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۲) حضرت عیسیٰ اور ان کی قوم کے مومن اور کافر: جب عرصہ تک بنی اسرائیل میں دین حق کی تبلیغ کرنے کے بعد عیسیٰ نے محسوس کیا کہ وہ انکار پر تلے ہوئے ہیں تو اپنے حواریوں (ساتھیوں، شاگردوں) سے یوں کہا کہ کون ہے جو دین حق کی تبلیغ میں میری مدد کرے؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لا چکے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

(۵۳) حواریوں نے دعا کی اے ہمارے رب! جو کتاب (انجیل) تو نے اپنے رسول پر نازل کی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اس رسول کی پیروی اختیار کر لی ہے پس ہمیں گواہی دینے والوں (تصدیق کرنے والوں) میں لکھ لے۔

(۵۴) اس زمانے میں یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے ان کے بچانے کی خفیہ تدبیر کی اور انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اللہ کی تدبیر بہتر ہے۔ جو ٹل نہیں سکتی۔

(۵۵) اس آیت میں اسی تدبیر الٰہی کا ذکر ہے۔ جو اللہ نے عیسیٰ کی حفاظت کے لئے یہود کے مقابلہ میں فرمائی کہ اے عیسیٰ! میں تجھے اپنی خاص حفاظت میں لے لوں گا اور اپنی طرف آسمان پر جسم و روح کے ساتھ پورا زندہ اٹھا لوں گا اور یہ تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکیں گے۔ اور جو لوگ تجھے اللہ کا سچا رسول مان کر تیری پیروی کریں گے ان کو دین حق کے منکروں پر قیامت تک دلیل کے لحاظ سے غالب کروں گا۔ حضرت عیسیٰ کے بعض سچے پیروکار، یا امت محمدیہ کے افراد، جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو زندہ، جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت عیسیٰ قرب قیامت میں، امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت سے آسمان سے اُتر کر، دجال کے خلاف، مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے۔

(۵۶) اور منکران دین حق کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

افعال: اَحَسَّ: (مصدر حِسّ) اس نے جو محسوس کیا۔ ماضی۔ مَکَرُوْا: (مصدر مَکْرٌ) انہوں نے تدبیر کی مَکَرَ یَمْکُرُ۔

اسماء: مُتَوَفِّیْ: (مصدر وفا) پورا کرنے والا، قرآن مجید میں "توفی" کا لفظ، موت اور نیند دونوں کیلئے اپنے اپنے موقع پر آیا ہے۔ یہاں مراد ہے: "جسم و روح" کو اکٹھا لے لینا، یعنی زندہ اٹھا لینا جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے۔ رَافِعٌ: (مصدر رفع) اٹھانے والا۔ اِلَیَّ (اِلی۔یَ) اپنی طرف۔ جَاعِلٌ: بنانے والا۔ کرنے والا۔ فَوْقَ: اوپر۔ مَرْجِعٌ: لوٹنا۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

ایمان لائے | اور عمل کئے نیک | سو (اللہ) پورا دے گا انہیں | اُن کا اجر | اور اللہ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں اللہ (ان کی محنتوں کا) پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ ظلم

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ

نہیں دوست رکھتا | ظالموں کو | یہ (جو) | ہم پڑھ کر سناتے ہیں | آپ کو | آیتیں ہیں

کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (اے پیغمبر!) جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں یہ (ہماری) آیتیں

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ

اور ذکر ہے | حکمت والا | بلاشبہ | مثال عیسیٰؑ کی | اللہ کے نزدیک | آدمؑ کی سی ہے

اور پُر حکمت نصیحتیں ہیں۔ دراصل عیسیٰؑ کی مثال بھی اللہ کے نزدیک آدمؑ کی مثال

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

(کہ) اُس کو پیدا کیا | مٹی سے | پھر | کہا | اُسے | (کہ) ہوجا | سو وہ (زندہ) ہوگیا

کی طرح ہے اللہ نے اسے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا ''ہو جا'' پس وہ (زندہ) ہو گیا

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ

یہ (امر) حق ہے | آپ کے رب کی طرف سے | پس نہ ہوں آپ | شک کرنے والوں میں سے | پھر جو (شخص)

(یہ) سچی باتیں تیرے رب کی جانب سے ہیں، سو آپ کو شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا چاہئے، پس آپؐ کے

حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

بحث کرے آپ سے | اُس میں | بعد اس کے | کہ آ چکا آپ کے پاس | علم | تو کہہ دیجئے

پاس (مسیحؑ کے متعلق صحیح) علم آ جانے کے بعد بھی لوگ اس بارے میں آپ سے جھگڑے کریں تو اُن سے کہہ دیجئے کہ

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ

آؤ | ہم بلالیں | اپنے بیٹوں کو | اور تمہارے بیٹوں کو | اور اپنی عورتوں کو | اور | تمہاری عورتوں کو

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو بُلا لیں اور تم اپنی عورتوں کو

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ

اور اپنے آپ کو | اور تمہیں | پھر | ہم گڑگڑا کر دعا کریں | اور کریں ہم | لعنت | اللہ کی

اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو پھر ہم (اللہ سے) التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی

عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

جھوٹوں پر | بیشک | یہی ہے | بیان | سچا | اور کوئی معبود نہیں

لعنت بھیجیں۔ یقین جانو کہ یہی خبر سچی ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت

اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

سوائے اللہ کے | اور بیشک اللہ (ہی) ہے | زبردست | حکمت والا | پھر اگر وہ منہ موڑ لیں | تو بلاشبہ اللہ

کے لائق نہیں اور اللہ بیشک غالب اور حکمت والا ہے پس (اے پیغمبر!) اگر یہ (اس بات سے) منہ موڑ لیں تو بیشک اللہ

آیت نمبر

(۵۷) اور جو لوگ اللہ و رسول پر ایمان لا کر نیک عمل کریں گے اللہ انہیں پورا پورا اجر دے گا اور ظالموں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

(۵۸) اے محمدؐ! یہ جو کچھ عیسیٰؑ کے متعلق ہم آپؐ کو وحی کر رہے ہیں یہ واضح دلائل اور حکمت سے بھرپور بیان ہے۔

(۵۹) عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ماننے والوں کی تردید اور مباھلہ کی دعوت: بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کا بے باپ پیدا کر دینا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آدمؑ کا محض مٹی سے پیدا کرنا' کہ اسے کہا ''ہو جا'' تو وہ فوراً ہو گیا۔

(۶۰) عیسیٰؑ کا محض حکم **کُن** سے پیدا ہو جانا اور بغیر قتل و صلیب اللہ کے حکم سے زندہ آسمان پر چڑھنا اللہ کی طرف سے ایک حق بات ہے اس میں ہرگز شک نہ کرنا۔

(۶۱) اس میں حضورؐ کو وفد نجران سے **مباھلہ** کا حکم ہوا ہے کہ اگر وہ مذکورۃ دلائل سننے پر بھی عیسیٰؑ کا بندہ ہونا' نہ مانیں تو ان سے کہئے کہ آ ؤ ہم اور تم اہل و عیال سمیت نہایت عاجزی سے درگاہ الٰہی میں دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ اسے مباھلہ کہتے ہیں۔

(۶۲) عیسیٰؑ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا بیشک یہی حق ہے اور اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: تَعَالَوْا: (مصدر عَلُوٌّ) تم بلند ارادے سے آؤ۔ (امر جمع حاضر)۔ نَدْعُ: (از مصدر دَعْوَۃٌ) ہم بلائیں مضارع: (نَدْعُوْ) دَعَا یَدْعُوْ سے۔ نَبْتَهِلْ: ابتہال (مصدر بهل) ہم عجز و نیاز سے دعا کریں۔

اسماء: مُمْتَرِیْنَ: شک کرنے والا

عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ

خوب جانتا ہے مفسدوں کو | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب | آؤ | ایک بات کی طرف

ایسے مفسدوں سے خوب واقف ہے (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ

سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ

جو یکساں ہے | ہمارے درمیان | اور تمہارے درمیان | کہ ہم عبادت نہ کریں | (کسی کی) سوائے اللہ کے | اور

ایک بات پر (متفق ہو جائیں) جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں' نہ کسی کو اس کا

لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

نہ شریک ٹھہرائیں | اُس کا | کسی کو | اور نہ ٹھہرائے | ہم میں سے کوئی | کسی کو | رب | سوائے اللہ کے

شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

پس اگر وہ منہ موڑ لیں | تو کہہ دو | گواہ رہو | کہ ہم (تو اللہ کے) فرمانبردار ہیں | اے اہل کتاب

پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب!

لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ

کیوں جھگڑتے ہو تم | ابراہیم کے متعلق | حالانکہ نہیں اُتری | تورات | اور انجیل

تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا

مگر اس کے بعد | پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے | ہاں تم تو | وہ لوگ ہو کہ | جھگڑا کیا تم نے | اس بات میں

کی گئی تھیں کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ (دیکھو!) تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ

جس کا تمہیں علم تھا | پس کیوں جھگڑتے ہو | اُس میں | کہ نہیں تمہیں | جس کا علم

قدرے علم تھا اس میں تو تم نے جھگڑے کئے مگر جن باتوں کا تمہیں بالکل علم نہیں' ان میں کیوں جھگڑتے ہو

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا

اور اللہ (ہی) جانتا ہے | اور تم نہیں جانتے | نہ تھا | ابراہیمؑ | یہودی

اور اللہ (ہر بات) جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے

وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ

اور نہ نصرانی | بلکہ وہ تھا | سیدھی راہ پر | حکم ماننے والا | اور نہ | تھا

اور نہ نصرانی' بلکہ وہ حق پرست اور فرمانبردار بندے تھے اور وہ مشرکوں

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

شرک کرنے والوں میں سے | بلاشبہ | سب لوگوں سے قریب تر | ابراہیم سے | وہ لوگ ہیں

میں سے نہ تھے ابراہیم کے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۳) پس اگر وہ علمائے دین مسیح **مباھلہ** نہ کریں تو سمجھ لو کہ حقیقت میں وہ آپؐ کے دلائل کا جواب نہیں رکھتے۔ سوایسے فساد کرنے والوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔

(۶۴) **اللہ کی توحید اور عبادت کی دعوت اور ملت ابراہیمؑ**: اے نبیؐ! آپؐ اہل کتاب کو اس امر کی دعوت دیجئے کہ آ ؤ ایک ایسی بات پر عمل کریں جسے ہم اور تم متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں، نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں، اور نہ ہم میں سے کوئی آپس میں ایک دوسرے کو اللہ کے سوا مالک جانے، جیسے بنی اسرائیل نے حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو معبود بنالیا اپنے مذہبی پیشواؤں کو حلال وحرام کے قوانین وضع کرنے کا اختیار دے دیا تھا۔ پھر اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو صاف کہہ دیجئے کہ تم گواہ رہو ہم تو ظاہر و باطن میں اسی اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

(۶۵) اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے یہودی ونصرانی ہونے میں کیوں بحث کرتے ہو؟ حالانکہ یہ دونوں کتابیں تورات و انجیل، ابراہیمؑ کے بہت زمانہ بعد نازل ہوئیں۔ پھر وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہوئے؟ کیا تمہیں عقل نہیں؟

(۶۶) اے یہود ونصاریٰ! جن باتوں کا تم کو تورات وانجیل کی بدولت تھوڑا بہت علم تھا۔ گو سرسری ہی سہی اس میں تو تمہارا جھگڑنا کچھ بات بھی تھی۔ مگر جس بات کو تم بالکل نہیں جانتے کہ ابراہیمؑ تمہارے موجودہ دین پر تھا۔ حالانکہ اس وقت یہودی اور نصرانی فرقوں کا وجود ہی نہ تھا تو پھر اس میں خواہ مخواہ جھگڑنا سراسر نادانی ہے اس بات کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۶۷) ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھا، نہ نصرانی (عیسائی)، بلکہ وہ سب جھوٹے معبودوں سے بیزار، صرف ایک اللہ، وحدہٗ لاشریک کا فرمانبردار تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

افعال: لَا نُشْرِكَ (مصدر اِشْرَاكٌ) ہم شریک نہ بنائیں۔

اسماء: اَرْبَابً: واحد رَبّ۔ دُوْنِ: سوائے۔ ھٰٓؤُلَآءِ: وہ لوگ (ھَا حرف تنبیہ اور اولآءِ اسم اشارہ)۔

اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا ۗ وَاللّٰهُ

جنھوں نے اس کی پیروی کی | اور یہ نبی (محمدؐ) | اور جولوگ ایمان لائے | اور اللہ

پیروی کی اور یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اللہ

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ

دوست ہے ایمان والوں کا | چاہا | بعض لوگوں نے | اہل کتاب میں سے | کہ کاش وہ تمھیں گمراہ کردیں

مؤمنوں کا دوست ہے اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ (کسی طرح) تمھیں گمراہ کر دے

وَمَا يُضِلُّونَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اورنہیں | گمراہ کرسکتے وہ | مگر صرف | اپنے آپ کو | اور وہ نہیں سمجھتے | اے اہل کتاب!

(حالانکہ وہ اس طرح) صرف اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

کیوں انکار کرتے ہو | آیات الٰہی کا | (حالانکہ) تم | گواہ ہو | اے اہل کتاب!

تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم (اس کی صداقت پر) گواہ ہو۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾

کیوں ملاتے ہو | سچ کو | جھوٹ کے ساتھ | اور چھپاتے ہو | سچی بات | اورتم (خوب) جانتے ہو

تم حق و باطل کو آپس میں کیوں ملا دیتے ہو اور صداقت کو کیوں چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم حقیقت کو جانتے ہو

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ

اورکہا | ایک گروہ نے | اہل کتاب میں سے | کہ ایمان لاؤ | اُس پر (جو) | نازل ہوا

اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں پر جو (کلام) نازل ہوا ہے

عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهُ لَعَلَّهُمْ

مسلمانوں پر | دن کے شروع میں | اور انکار کرو | (دن) کے آخر میں | تاکہ وہ

دن کے شروع میں اس پر ایمان لے آؤ اور دن کے آخر میں اس کا انکار کردو ممکن ہے کہ (وہ مسلمان تمہاری اس چال سے اپنے

يَرْجِعُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۗ قُلْ

(بھی) پھر جائیں (دین سے) | اور نہ | یقین کرو | مگر | اس کا | جو پیروی کرے | تمہارے دین کی | کہہ دیجئے

دین سے) پلٹ جائیں اور صرف اسی کی بات مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ (اصل) ہدایت تو

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

بیشک | ہدایت (تو) | اللہ کی ہدایت ہے | یہ کہ دیا جائے | کسی (اور) کو (بھی) | جیسا کہ | دیا گیا ہے تم کو

وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے (یہ انکار تم یہود اس حسد کی وجہ سے کرتے ہو) کہ کسی اور کو بھی ویسا دین دیا جا رہا ہے جیسا کہ تمھیں

اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ

یا وہ غالب آجائیں تم پر | تمہارے رب کے پاس | کہہ دیجئے | بیشک | فضل | اللہ کے ہاتھ میں ہے

دیا گیا تھا یا یہ کہ (یہ مسلمان) تم پر اللہ کے ہاں غالب آجائیں گے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۸) بیشک دین کے معاملے میں ابراہیمؑ سے قریب تر تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اُن کے بعد اُن کی پیروی کی اور یہ نبی محمدؐ اور ان پر ایمان لانے والے مسلمان' اُن کے پیغام توحید کے قریب تر ہیں' لہٰذا حضرت ابراہیمؑ کے حقیقی پیروکار' اب مسلمان ہی ہیں۔ اور اللہ ایسے ہی لوگوں کا دوست اور مددگار ہے۔

(۶۹) اہل کتاب کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں: بعض اہل کتاب' مسلمانوں کو اسلام سے مرتد کرنا چاہتے تھے مگر مسلمان اللہ کے فضل سے' ان کے جال میں ہرگز نہیں پھنس سکتے' بلکہ وہ ان گمراہانہ کوششوں سے خود اپنی ہی گمراہی میں اضافہ کر رہے ہیں' جس کو وہ نہیں سمجھتے۔

(۷۰) اے اہل کتاب! سابقہ آسمانی کتب کی' جن آیتوں میں' نبی آخرالزمانؐ کی بشارت موجود ہے جان بوجھ کر ان سے کیوں انکار کرتے ہو؟

(۷۱) اے اہل کتاب! کلام الٰہی میں جھوٹ کیوں ملاتے ہو اور سچی باتوں کو جان بوجھ کر کیوں چھپاتے ہو؟

(۷۲) یہودی سردار اپنے لوگوں کو یہ پٹی پڑھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت' مسلمانوں کے پاس جا کر بظاہر قرآن پر ایمان لے آیا کرو اور شام کو انکار کر دیا کرو تاکہ جو لوگ پہلے مسلمان ہو چکے ہیں وہ بھی بددل ہو کر' دینِ حق سے مرتد ہو جائیں۔

افعال: وَدَّتْ: (از وُدٌّ. مصدر مَوَدَّۃٌ) اس نے پسند کیا (ماضی مونث غائب) وَدَّ یَوَدُّ۔ یُضِلُّوْنَ: (اِضلال) وہ گمراہ کرتے ہیں اَضَلَّ یُضِلُّ۔ تَلْبِسُوْنَ: (ازلبس) تم خلط ملط کرتے ہو۔ مضارع لَبَسَ یَلْبِسُ۔ تَکْتُمُوْنَ: (ازمصدر کِتمان) تم چھپاتے ہو۔ (مضارع) کَتَمَ یَکْتُمُ۔

اسماء: اَوْلٰی: قریب ترین۔ زیادہ قریب۔ وَجْہ: چہرہ۔ پہلا حصہ۔ وَجْہَ النَّھَارِ: دن کا پہلا حصہ۔ صبح۔

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

دیتا ہے وہ | جسے چاہے | اور اللہ | بڑا وسعت والا | علم والا ہے | وہ مخصوص کر لیتا ہے | اپنی رحمت سے

جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے

مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

جسے چاہے | اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | اور | اہل کتاب میں سے (بعض)

خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں

مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ

وہ ہے کہ اگر آپ امانت رکھیں اُس کے پاس | ڈھیر مال کا | (تو) وہ ادا کرے گا اُسے | آپ کو | اور بعض (وہ) ہے

جنہیں اگر کسی خزانے کا امین بنا دو تو وہ (بعینہٖ) تمہیں واپس دے دیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ

مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا

کہ اگر آپ امانت رکھیں اُس کے پاس | ایک دینار | تو وہ ادا نہیں کرے گا | آپ کو | مگر یہ کہ

اگر تم ان کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس نہ دیں جب تک

مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا

کہ آپ اُس (کے سر) پر کھڑے رہیں | یہ | اس لئے کہ وہ | کہتے ہیں | نہیں | ہم پر

کہ ان کے سر پر کھڑے نہ رہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ بے علم لوگوں (غیر یہود)

فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ

ان پڑھوں کے بارے میں | (کوئی) گناہ | اور وہ بولتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | اور وہ

کے بارے میں ہم سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا اور (ایسا کہہ کر) وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں حالانکہ وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

جانتے ہیں | ہاں | جو | پورا کرے | اپنا عہد | اور ڈرتا رہے (اللہ سے) | تو بیشک | اللہ

(اصل بات کو) جانتے ہیں، ہاں جو اپنا قول و اقرار پورا کرے اور اللہ سے ڈرے تو یقین جانو اللہ ایسے

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

پسند کرتا ہے | پرہیزگاروں کو | بیشک | وہ لوگ | جو لیتے ہیں | اللہ کے عہد | اور اپنی قسموں کے بدلے

پرہیزگاروں کو محبوب رکھتا ہے بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور قسموں پر قلیل (دنیاوی)

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

قیمت | تھوڑی (سی) | یہی (لوگ) ہیں | جن کا کوئی حصہ نہ ہوگا | آخرت میں | اور نہ ہی کلام کرے گا اُن سے

معاوضہ لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ان سے اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ

اللہ | اور نہ دیکھے گا | اُن کی طرف | قیامت کے روز | اور نہ ہی | پاک کرے گا اُنہیں | اور | انہیں (ہوگا)

قیامت کے دن بات کرے گا اور نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور اُن کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۳) اور یہودی سردار اپنے لوگوں سے یہ بھی کہتے تھے کہ یہودیت کے سوا کسی اور کی بات نہ ماننا' یعنی آخری نبیؐ پر ایمان مت لاؤ۔ اے نبیؐ! ان سے کہہ دیجئے کہ ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہو۔ اپنے جھوٹے خیالات کو دین حق سمجھنا' نادانی ہے اور بزرگی (نبوت) اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ جیسا کہ پہلے نبوت بنی اسرائیل کو ملی تھی۔ اور اب آخری نبیؐ بنی اسماعیل (عربوں) میں سے آیا ہے۔ وہ وسعت والا علم والا ہے۔

(۷۴) اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے' اپنی رحمت (نبوت) کے لئے چن لیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

(۷۵) اہل کتاب میں سے اہل دیانت اور اہل خیانت: اہل کتاب میں سے بعض شخص تو ایسا دیانت دار ہے کہ اگر مال کا ڈھیر بھی اس کے پاس امانت رکھا جائے تو جوں کا توں واپس کر دے گا اور بعض ان میں سے ایسے بددیانت ہیں کہ ایک دینار بھی اگر امانت کے طور پر اس کے پاس رکھو تو جب تک تم مسلسل تقاضا کرتے نہ رہو گے۔ وہ کبھی واپس نہ کرے گا' اور اس بددیانتی کی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ عرب اُمیوں (جاہلوں) کا مال کھا جانے پر اہل کتاب سے قیامت میں کوئی باز پرس نہیں ہوگی' اور یہ بات کر کے' وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ نے ایسا کوئی نامناسب حکم نہیں دیا۔

(۷۶) ہاں! جو کوئی اللہ اور بندوں کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتا ہے اور ہر کام میں اللہ سے ڈرتا رہتا ہے۔ تو بیشک اللہ ایسے پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔

افعال: تَأْمَنْ: (امن۔ مصدر امانت) تو امانت رکھتا ہے' مضارع اَمِنَ یَأْمَنُ۔ یُؤَدِّ: (تَأْدِیَۃٌ۔ مصدر اَدَاءٌ) ادا کرے گا (مضارع)۔
دُمْتَ: (مصدر دوام) تو ہمیشہ رہا۔ (ماضی)۔

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

عذاب | دردناک | اور بلاشبہ | ان میں سے | ایک گروہ ہے | جو موڑتے ہیں | اپنی زبانیں

دردناک عذاب ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان و زبان سے

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ

کتاب (پڑھتے ہوئے) | تاکہ تم جانو اُن کے کہے کو | کتاب میں سے | اور نہیں | وہ (حصہ) | کتاب کا

کتاب کو اس طرح الجھا دیتا ہے کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون کتاب الٰہی میں ہے حالانکہ وہ کتاب الٰہی میں نہیں ہوتا

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

اور کہتے ہیں | (کہ) یہ | اللہ کی طرف سے ہے | اور نہیں | وہ | اللہ کی طرف سے | اور بولتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ یہ (تبدیلی) اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں۔ وہ اور

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ

اللہ پر | جھوٹ | اور وہ | جانتے ہیں | نہیں (حق) | کسی بشر کا | کہ دے اُس کو

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کسی انسان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ

اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

اللہ | کتاب | اور حکمت | اور پیغمبری | پھر وہ کہے | لوگوں سے | کہ ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ اس کو کتاب، حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ

میرے بندے | سوائے اللہ کے | لیکن (وہ تو کہے گا) | کہ ہو جاؤ | اللہ والے | بوجہ اُسکے کہ تم سکھاتے تھے لوگوں کو

میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) تم خدا پرست بن جاؤ اس لئے کہ تم کتاب الٰہی کی

الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا

کتاب | او بسبب اس کے کہ تم | (خود) پڑھتے تھے | اور وہ تمہیں حکم نہ دے گا | کہ بناؤ

تعلیم دیتے ہو اور تم اُس کو پڑھتے ہو۔ اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم

الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

فرشتوں | اور نبیوں کو | رب | کیا وہ تمہیں حکم کرے گا | کفر کا | بعد اس کے | کہ تم (ہو چکے)

فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب سمجھو کیا وہ تمہیں کفر کی تلقین کرے گا اس کے بعد کہ تم اسلام

مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ ٨ ع ٩ ١٦

مسلمان | اور جب کر لیا | اللہ نے | عہد | نبیوں سے | کہ جو کچھ میں دوں تم کو | کتاب

قبول کر چکے ہو اور (اے لوگو! اس واقعہ کو یاد کرو) جب اللہ نے (عالم ارواح میں) نبیوں سے عہد لیا کہ میں تمہیں کتاب

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

اور حکمت | پھر آئے تمہارے پاس | ایک رسول | جو تصدیق کرے اُس (کتاب) کی جو | تمہارے پاس ہے

و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے جو ان چیزوں کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۷) جولوگ کسی دنیوی غرض سے جھوٹی قسم کھاتے اور اللہ کا عہد توڑ دیتے ہیں نہ تو آخرت کی نجات میں ان کا کوئی حصہ ہوگا اور نہ اللہ ان سے مشفقانہ کلام کرے گا اور نہ ان پر نظر رحمت ڈالے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔

(۷۸) **اہل کتاب کی کلام الٰہی میں تحریف وتبدیلی:** بلاشبہ اہل کتاب میں سے ایک گروہ ایسا ہے کہ کتاب الٰہی میں کچھ کم زیادہ کرکے اس طرح زبان توڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں کہ سننے والا اس بات کو کتاب (تورات) کا حصہ سمجھے۔ حالانکہ وہ کتاب الٰہی کا حصہ نہیں ہوتا اور وہ زبان سے کہتے ہیں کہ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتا اور وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(۷۹) **انبیاء کرامؑ پر اہل کتاب کے بہتان:** بعض یہود نے آنحضرتؐ سے کہا تھا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری عیسیٰؑ کی طرح پرستش اور عبادت کریں۔ ان کو یہ جواب دیا گیا ہے کہ کوئی شخص جس کو اللہ کی طرف سے کتاب اور سمجھ اور نبوت ملی ہو۔ ایسا نہیں کہہ سکتا کہ تم مجھے خدا مانو اور میری عبادت کرو۔ بلکہ وہ تو حکم دے گا کہ تم انہی احکام الٰہی کے مطابق جو تم خود پڑھتے اور لوگوں کو پڑھاتے ہو (اور اب چونکہ تم اپنی کتاب میں تبدیلیاں کر چکے ہو تو صرف آخری نبی کی اطاعت اور آخری کتاب قرآن کی درس وتدریس سے ہی مخلص اور ربانی عالم بن سکتے ہو)۔ لہٰذا صرف ایک اللہ کے مخلص (ربانی) بندے بن جاؤ۔

(۸۰) اور یہ بھی ناممکن ہے کہ کوئی نبی تم کو سچا مسلمان بنانے کے بعد دوبارہ شرک وکفر کا حکم دے اور فرشتوں یا نبیوں کی عبادت کا حکم دے۔

افعال: یَشْتَرُوْنَ: (مصدر اشتراء) وہ خریدتے ہیں (مضارع) اشتری یَشْتَرِیْ۔ یَلْوُوْن: (مصدر لَیٌّ): رسی بٹنا۔ زبان پھیرنا۔ وہ الٹ پھیر کرتے ہیں (مضارع) لَوٰی یَلْوِیْ۔ تَحْسَبُوْنَ: تم خیال کرتے ہو، تم جانتے ہو۔ تم سمجھتے ہو۔ (مضارع) حَسِبَ یَحْسَبُ

اسماء: اَیْمان: واحد یَمِین: قسم۔ حلف۔ ثَمَن: قیمت۔ خَلَاق: حصہ۔ اَلْسِنَةٌ۔ واحد لِسَان: زبان۔

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا | اور اُس کی مدد کرنا | فرمایا (اللہ نے) | کیا تم نے اقرار کیا؟ | اور قبول کیا تم نے
تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور (تبلیغ حق میں) اُس کی مدد کرنا (پھر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور میرا یہ

عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
اس بات پر | میرا عہد؟ | وہ بولے | ہم نے اقرار کیا | فرمایا | تو اب گواہ رہو | اور میں خود تمہارے ساتھ
عہد قبول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: کہ ہم اقرار کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم (سب ایک دوسرے کے) گواہ رہنا اور میں بھی

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾
گواہوں میں ہوں | پھر جو | روگردانی کرے | اس کے بعد | سو وہی ہیں | نافرمان
تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں' پھر جو کوئی اس کے بعد بھی منہ موڑ لے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَ لَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
پھر کیا وہ اللہ کے دین کے سوا (کوئی اور دین) | چاہتے ہیں | حالانکہ | اُسی کے فرمانبردار ہیں | جو آسمانوں
تو کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا یہ کوئی اور راستہ چاہتے ہیں حالانکہ جو کوئی بھی زمین اور

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا
اور زمین میں ہیں | خوشی سے | اور مجبوری سے | اور اُسی کی طرف | وہ سب لوٹائے جائیں گے | کہہ دیجئے | ہم ایمان لائے
آسمان میں ہے' چاہے یا نہ چاہے' اسی کا فرمانبردار ہے اور (بالآخر سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اے نبیؐ!) کہہ دیجئے

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
اللہ پر | اور اُس (کتاب) پر جو نازل ہوئی ہم پر | اور اُس پر جو نازل ہوا | ابراہیمؑ | اور اسماعیلؑ
کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اُس پر اور جو کچھ ابراہیمؑ' اسماعیلؑ

وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی
اور اسحٰقؑ | اور یعقوبؑ | اور اُس کی اولاد پر | اور اُس پر جو دیا گیا | موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ
اسحٰقؑ' یعقوبؑ اور اُس کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور دوسرے

وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ
اور سب نبیوں کو | اُن کے رب کی طرف سے | ہم فرق نہیں کرتے | کسی ایک میں | اُن میں سے | اور ہم
نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے (ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں) ہم اُن میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں سمجھتے

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ
اُسی کا | حکم ماننے والے ہیں | اور جو کوئی چاہے | سوائے اسلام کے | (کوئی اور) دین | تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا
اور ہم اسی اللہ کے تابع فرمان ہیں اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہو تو وہ اس سے کبھی قبول نہ

مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ
اُس سے | اور وہ | آخرت میں | خسارہ پانے والوں میں سے (ہوگا) | کس طرح | ہدایت کرے گا | اللہ
کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان میں رہے گا' اللہ ان لوگوں کو کیسے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۱) **تمام انبیاء کرامؑ کو ایک دوسرے پر ایمان اور تصدیق کا حکم:** یاد کرو جبکہ اللہ نے ہر ایک نبی سے فرداً فرداً یہ اقرار لیا تھا کہ اپنے بعد آنے والے نبی پر، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرے خود بھی (اگر وہ موجود ہو تو آنے والے نبی اس پر ایمان لائے) اور اپنے بعد اپنی امت کو اس پر ایمان لا کر اس کی مدد کرنے کی وصیت بھی کر جائے، اور اللہ نے سب انبیاء کو فرمایا کہ کیا تم نے اس بات کا اقرار کرلیا ہے؟ اور میرا عہد اس کے متعلق قبول کرلیا ہے، وہ بولے۔ ہم نے اقرار کیا۔ تب فرمایا۔ اچھا اب گواہ رہو اور میں (اللہ) خود تمہارے ساتھ گواہوں میں شامل ہوں۔ قرآن مجید ہی میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا کی تھی کہ آخری نبیؐ ان کی اولاد میں سے ہو اور حضرت عیسیٰؑ نے خاص طور پر اپنے بعد آپؐ کے تشریف لانے اور اپنی اُمت کو ان پر ایمان لانے کی تاکید کی تھی۔

(۸۲) پھر جو لوگ اس عہد سے پھر جائیں، وہی اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۸۳) اللہ کا دین تو بس اس کے ہر حکم کو ماننا ہے۔ تو کیا یہ لوگ اس دین حق کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ زمین و آسمان کی ہر مخلوق کا دین یہی ہے کہ اپنے رب کی اطاعت میں مشغول رہی ہے۔ اور سب مخلوقات اللہ کے قوانین قدرت کی جبری یا اختیاری طور پر فرمانبردار ہیں۔ اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۸۴) **تمام انبیاءؑ پر یکساں ایمان لانے کا حکم:** اے مسلمانو! کہہ دیجئے کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم مسلمانوں پر (قرآن) نازل ہوا اور جو حضرت ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوا، تسلیم کرتے ہیں اور جو کچھ موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا، اسے بھی مانتے ہیں، اور ہم ان کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھتے۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کچھ نبیوں کو مانا اور کچھ کا انکار کردیا۔ اور ہم ایک اللہ کے ماننے والے ہیں۔

(۸۵) **اللہ کے ہاں صرف اسلام ہی قابل قبول دین ہے:** دین اسلام کے سوائے اور کوئی دین نبوت کے لحاظ سے اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔ جو شخص، اس کے سوائے کوئی اور دین اختیار کرے گا وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔

افعال: یَبْغُوْنَ: بَغْیٌ وہ چاہتے ہیں۔ بغاوت کرتے ہیں۔ تلاش کرتے ہیں (مضارع) بَغٰی یَبْغِیْ۔ اَسْلَمَ: (مصدر اسلام) وہ فرمانبردار رہا۔ (ماضی) یُسْلِمُ مضارع۔ لن یُقْبَلَ: (مصدر قبول) ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مضارع) قَبَلَ یَقْبِلُ۔

اسماء: اِصْرٌ: بوجھ۔ عہد شکنی کا گناہ۔ ذمہ۔ طَوْعًا: فرمانبرداری، یعنی رضا و رغبت سے۔ کَرْھًا: زبردستی۔ اَسْبَاطٌ: واحد سبط "اولاد" مراد حضرت یعقوب کی اولاد اور نسل۔ خٰسِرِیْنَ: خسارہ اٹھانے والے، نقصان اٹھانے والے۔

قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

ایسے لوگوں کو | جو کافر ہوگئے | بعد اُن کے ایمان لانے کے | اور انہوں نے گواہی دی تھی | کہ یہ | رسول | برحق ہے

ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو اقرار کر چکے تھے کہ رسول برحق ہے

وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور | آ چکیں اُن کے پاس | واضح دلیلیں | اور اللہ | ہدایت نہیں دیتا | ظالم قوم کو

اور ان کے پاس نشانیاں بھی آ گئی تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

ایسے (ہی لوگوں) کی سزا یہ ہے | کہ اُن پر ہو | لعنت | اللہ کی | اور فرشتوں | اور سب لوگوں کی

ایسے لوگوں کی سزا یہی ہے کہ اُن پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور ہمیشہ رہیں گے | اُس میں | ہلکا نہ کیا جائے گا | اُن سے | عذاب | اور نہ | انہیں | مہلت دی جائے گی

اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اُن کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ

مگر | جنہوں نے | توبہ کر لی | بعد اس کے | اور اصلاح کر لی | تو بیشک

ہاں البتہ جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | بلاشبہ | جو لوگ | کافر ہوگئے | بعد | اپنے ایمان لانے کے

اللہ بخشنے والا مہربان ہے یقین جانو کہ جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ

پھر | بڑھتے رہے | کفر میں | ہرگز قبول نہ کی جائے گی | اُن کی توبہ | اور وہی ہیں

پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

گمراہ | بیشک | جو لوگ | کافر ہوگئے | اور مر گئے | اس حال میں کہ کافر ہی تھے

گمراہ ہیں یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا | کسی ایک سے بھی | زمین بھر | سونا | اور اگرچہ | فدیہ میں دینا چاہے

اگر وہ پوری زمین کے برابر سونا بھی بطور فدیہ دینا چاہیں تو اُن سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا

بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۱۱ ۱۷

اس کو | یہی لوگ ہیں | جنہیں | عذاب دردناک ہوگا | اور نہیں ہوگا ان کا | کوئی مددگار

اُن لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار نہ ملے گا

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸۶) توبہ کے لحاظ سے کفار کی قسمیں: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دے گا جو ایمان لانے' اور رسول کو سچا تسلیم کرنے اور واضح دلائل دیکھنے کے بعد پھر سے مرتد ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۸۷) ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

(۸۸) ہمیشہ لعنت میں گرفتار رہیں گے نہ ان کا عذاب کم ہوگا نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

(۸۹) ہاں وہ شخص ضرور بخشا جائے گا جو توبہ کر کے اپنے اعمال درست کر لے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۹۰) بیشک جو لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے۔ اور کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہ سخت گمراہ ہیں۔

(۹۱) جو کافر کفر کی حالت میں مر جائے۔ اگر وہ زمین (کرۂ ارض) کے برابر سونا' فدیہ (بدلہ' جرمانہ) میں دے کر اللہ کے عذاب سے نجات حاصل کرنا چاہے تو بھی وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ عذاب سے نجات نہیں پائے گا اور کوئی اس کا مددگار بھی نہ ہوگا۔

افعال: يُنْظَرُوْنَ: (از مصدر انظار) وہ مہلت دیے جائیں گے (مضارع مجہول)۔ ازدادوا: (اِزْدِيَاد از زِيَادَتٌ) وہ زیادہ ہوئے (ماضی)۔ مَاتُوْ: (مصدر موت) وہ مرے (ماضی) مَاتَ يَمُوْتُ۔

اسماء: مِلْءُ الْاَرْضِ: جس سے زمین بھر جائے مِلْءٌ: بھر جائے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬

تم ہرگز حاصل نہیں کرسکو گے | نیکی | تاوقتیکہ | تم خرچ کرو | اُس میں سے | جس سے تم محبت کرتے ہو

تم ہرگز نیکی (کی حقیقت تک نہیں) پہنچ سکتے جب تک کہ اس چیز میں سے (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ

اور جو (بھی) | تم خرچ کرتے ہو | کوئی چیز | تو بیشک | اللہ | اُس کو | جانتا ہے | سب کھانے (کی چیزیں)

اور تم جو کچھ بھی (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے، کھانے کی

كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ

حلال تھیں | بنی اسرائیل کے لئے | مگر جو حرام کیا تھا | (خود) یعقوبؑ نے | اپنے اُوپر

تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں سوائے اُن اشیاء کے جو یعقوبؑ نے خود اپنے اُوپر حرام ٹھہرا لی تھیں

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ

پہلے (اس سے) | کہ اُترے | تورات | کہہ دیجئے | کہ لے آؤ | تورات | پھر پڑھو اُسے

تورات کے نزول سے پہلے (اے پیغمبرؐ!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ

اگر | ہو تم | سچے | پھر جو | باندھے | اللہ پر | جھوٹ

تورات لے آؤ اور اسے پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹ

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟

بعد اس کے | سو وہی (ہیں) | ظالم لوگ | کہہ دیجئے | سچ فرمایا | اللہ نے

باندھے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچ فرمایا۔

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾

پس پیروی کرو | دین ابراہیم (کی) | جو یکسُو تھا | اور نہ تھا | مشرکوں (میں) سے

پس تم ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو حق پرست تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

بلاشبہ | پہلا | گھر | (جو) مقرر کیا گیا (تھا) | لوگوں کے لئے | وہ ہے (جو) | مکہ میں (ہے) | برکت والا

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے مقرر کیا گیا، وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا

وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ج فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ

اور ہدایت | جہان والوں کے لئے | اُس میں | نشانیاں (ہیں) | ظاہر | (جیسے) مقام ابراہیم

اور اہل جہان کے لئے (مرکز) ہدایت ہے۔ اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ہیں جن میں ایک مقام ابراہیمؑ ہے

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ

اور جو | داخل ہوا اُس میں | وہ ہو گیا | امن میں | اور اللہ کے لئے | لوگوں پر (فرض ہے) | حج | اس گھر کا

اور جو بھی اس (کی حدود) میں داخل ہو جائے وہ امن و حفاظت میں ہے اور اللہ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو کوئی

(۹۲) بہت بڑا ثواب اس میں ہے کہ اپنی محبوب ترین چیزوں میں سے کچھ راہ حق میں خرچ کرو، ورنہ یوں تو جو نیکی بھی کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے اس کا اجر دے گا۔

(۹۳) یہودی مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم دینِ ابراہیمؑ کے پیرو کیونکر ہو سکتے ہو حالانکہ اونٹ کا گوشت اور دودھ جو ابراہیمؑ کے خاندان میں حرام تھا تم کھا لیتے ہو یہ اس اعتراض کا جواب ہے کہ حضرت موسیٰؑ پر تورات کے نازل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل پر سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے جو خود یعقوبؑ نے اپنے اوپر نذر کے طور پر حرام کر لیا تھا کہ اگر مرض عرق النساء سے میں صحت یاب ہوا تو میں اپنی محبوب غذا یعنی اونٹ کا گوشت اور دودھ بالکل چھوڑ دوں گا اس قسم کا کوئی حکم تورات میں موجود نہیں۔ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ تورات لا کر پڑھو کہ کیا اس میں ایسا کوئی حکم موجود ہے؟ اگر تم سچے ہو۔ (مگر وہ ایسا نہ کر سکے اور شرمندہ ہوئے)۔

(۹۴) ایسے زبردست ثبوت کے بعد بھی جو شخص کہے کہ اللہ نے ابراہیمؑ کے وقت سے اونٹ کا گوشت اور دودھ حرام کر رکھا ہے تو وہ اللہ پر تہمت لگاتا ہے اور بڑا ظالم ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ تو بنی اسرائیل کے خاندان کی ابتداء سے بھی پہلے کا ہے۔

(۹۵) کہہ دیجئے کہ حلال و حرام کی نسبت جو کچھ اللہ نے فرمایا وہی حق ہے۔ اس لئے ابراہیمؑ کا اتباع کرو جو شرک سے بیزار اور پکے توحید پرست تھے اور کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے تھے۔

(۹۶) ملت ابراہیمؑ کے احکام میں سے یہ بھی ہے کہ نماز کے وقت کعبہ کی طرف رخ کیا جائے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ بیشک سب سے پہلا عبادت خانہ جو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے مقرر فرمایا وہ کعبہ ہے جو مکہ شہر میں ہے جسے سب سے پہلے اللہ کے حکم سے آدمؑ نے بنایا اور پھر اسی بنیاد پر ابراہیم کو تعمیر کرنے کا حکم ہوا اور وہ مقدس مقام انسانوں کے لئے باعث برکت ہدایت ہے۔

افعال: تَنَالُوْا: تم پاؤ گے، تم پہنچو گے۔ یہ نَیْلٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ تُنَزَّلُ: وہ اتاری جائے، اتاری جاتی ہے۔ تَنْزِیْلٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (واحد مؤنث غائب) ہے۔ اِءْتُوْا: تم لاؤ۔ اتیان سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اِفْتَرٰی: اس نے جھوٹ باندھا۔ بہتان تراشے۔ یہ اِفْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ وُضِعَ: ایجاد و خلق کیا گیا، بنایا گیا۔

اسماء: مُبَارَکًا: بڑی خیر والا، بابرکت۔ اسم مفعول۔

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

جو کوئی | طاقت رکھے | اس کی طرف | راہ چلنے کی | اور جو کوئی | انکار کرے | تو بیشک | اللہ | بے پرواہ ہے

اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے، وہ اس گھر کا حج کرے۔ اور جو کوئی انکار کر دے تو (یاد رہے) کہ اللہ تمام

عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

اہل عالم سے | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب | کیوں | انکار کرتے ہو | آیات

مخلوق سے بے نیاز ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں

اللّٰهِ ڰ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

الٰہی کا | اور اللہ | گواہ (ہے) | اس کا جو تم کرتے ہو | کہہ دیجئے | اے اہل | کتاب

کرتے ہو حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس پر گواہ ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب!

لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا

کیوں | روکتے ہو | اللہ کے راستہ سے | اُن کو | جو ایمان لائے | تم ڈھونڈتے ہو اس میں

تم اس شخص کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لا چکا ہے تم اس (راہ) میں عیب

عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاۗءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾

ٹیڑھا پن | اور تم (خود) | گواہ ہو | اور نہیں | اللہ | بے خبر | اُس سے | جو تم کرتے ہو

تلاش کرتے رہتے ہو حالانکہ تم (حقیقت سے) باخبر ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اے ایمان والو! | اگر تم اطاعت کرو گے | ایک گروہ کی | اُن لوگوں میں سے | (جن کو) دی گئی کتاب

اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت قبول کر لو گے

يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ

تو وہ تم کو پھر لوٹا دیں گے | بعد تمہارے ایمان لانے کے | کفر میں | اور کیسے | تم انکار کر سکتے ہو

تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں گے۔ اور تم کس طرح کفر اختیار کرو گے

وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ

اور تمہارا حال یہ ہے کہ پڑھی جاتی ہیں | تم پر | آیتیں | اللہ کی | اور تمہارے درمیان | اُس کا رسول (ہے)

حالانکہ تمہیں اللہ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور اس کا رسولؐ بھی تم میں موجود ہے

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾

اور جو کوئی | مضبوطی سے تھام لے | اللہ کو | پس | وہ ہدایت پا گیا | ایسی راہ کی طرف | جو سیدھی ہے

اور (یاد رکھو) جس نے اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ یقیناً اسے سیدھی راہ مل گئی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | (جیسا) حق (ہے) | اُس سے ڈرنے کا | اور ہرگز نہ مرنا

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۷) اس میں برکت وہدایت کی بہت سی نشانیاں ہیں جیسے مقام ابراہیمؑ (وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کھڑے ہوکر کعبہ کی دیواریں چنتے تھے) اور حجر اسود' صفا ومروہ' زمزم کا کنواں وغیرہ اور جو کوئی کعبۃ اللہ کی حدود میں داخل ہوگیا اسے امن حاصل ہوگیا اور مسلمانوں میں سے جو مرد وعورت استطاعت رکھتے ہوں ان کے لئے عمر بھر میں کم از کم ایک مرتبہ اس کی زیارت (حج) کے لئے جانا فرض کردیا گیا ہے۔ استطاعت سے مراد یہ ہے کہ اس کے آنے جانے کا سفر خرچ گھر پر بال بچوں کا خرچ اور راستہ پرامن اور قرض سے فراغت اور صحت حاصل ہو اور جو کوئی استطاعت کے باوجود اس حکم کو نہ مانے تو اللہ کو ایسے لوگوں کے برے انجام کی کچھ پرواہ نہیں۔

(۹۸) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم تورات کی ان آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ جن میں نبی آخر الزمان کی خوشخبری ہے۔ اللہ تمہاری ان حرکات سے خوب واقف ہے۔

(۹۹) کہہ دیجئے۔ اے اہل کتاب! جو لوگ ایمان لے آئے ہیں۔ تم انہیں اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو؟ کیا تم اس دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ کا دین خالص توحید ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

(۱۰۰) مسلمانو! اہل کتاب کی بات بالکل نہ ماننا ورنہ وہ تمہیں دین اسلام سے مرتد کردیں گے (واپس لوٹا دیں گے)۔

(۱۰۱) مسلمانو! جن کو اللہ کی آیتیں روزانہ پڑھ کر سنائی جائیں اور اللہ کا رسول بھی ان میں موجود ہو۔ پھر بھلا وہ کیونکر مرتد ہوسکتے ہیں؟ اور جو شخص مضبوطی سے اللہ کے دین پر عمل کررہا ہو' وہ صراط مستقیم پر ہے۔

افعال: دَخَلَهٗ: وہ اس میں داخل ہوا' اندر آیا۔ دَخَلَ دُخُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اِسْتَطَاعَ: کرسکا۔ اِسْتِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یعنی ان باتوں کا موجود ہونا' جن کی وجہ سے کوئی کام سرانجام پاتا ہے' استطاعت کہلاتا ہے۔ یَرُدُّوْکُمْ: وہ تم کو پھیر دیں گے۔ (مضارع)۔ یَعْتَصِمْ: وہ مضبوطی سے پکڑتا ہے۔

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

مگر (اُس حال میں کہ) | تم (سچے) مسلمان (ہو) | اور (مضبوط) پکڑو | رسی | اللہ کی | سب (مل کر)

اور مرتے دم تک مسلمان رہو اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو

وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

اور نہ | ہونا الگ الگ | اور یاد کرو | احسان اللہ کا | (جو اُس نے) تم پر (کیا) | جب کہ تم تھے | دشمن آپس میں

اور آپس میں اختلاف نہ کرو اور اللہ کے تم پر جو انعامات ہیں انہیں یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

پھر اُس نے اُلفت ڈال دی | درمیان | تمہارے دلوں کے | پھر ہو گئے تم | اُس کی مہربانی سے | بھائی بھائی

پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی سو تم اس کی مہربانی سے بھائی بن گئے

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

اور تم تھے | کنارے پر | آگ کے گڑھے کے | پھر بچالیا تم کو | اُس سے | اسی طرح | بیان کرتا ہے

اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

اللہ | تمہارے لئے | اپنی آیتیں | تا کہ تم | ہدایت پاؤ | اور ہونی چاہئے | تم میں سے | ایک جماعت

اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہئے

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(جو) بلاتے رہیں | نیکی کی طرف | اور حکم کرتے رہیں | نیکی کا | اور روکتے رہیں | برائی سے

جو نیکی کی طرف بلائے اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے باز رکھے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا

اور وہی ہیں | مراد پانے والے | اور مت ہو جانا | اُن لوگوں کی طرح | جو فرقہ فرقہ ہو گئے

اور ایسے ہی لوگ کامیاب رہیں گے۔ اور تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جو فرقوں میں

وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور (باہم) اختلاف کرنے لگے | بعد اس کے (کہ) | آ چکیں اُن کے پاس | (روشن) دلیلیں | اور یہی (لوگ) ہیں | جن کے لئے

بٹ گئے اور واضح احکام پالینے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

عذاب (ہوگا) | بہت بڑا | جس دن | سفید ہوں گے | (بعض) چہرے | اور سیاہ ہوں گے | (بعض) چہرے

بہت بڑا عذاب ہے۔ جس روز بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے تو وہ لوگ جن کے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

پس وہ لوگ | کہ سیاہ ہوں گے | چہرے اُن کے | کیا تم نے انکار کیا (تھا) | بعد | ایمان (لانے کے)؟

چہرے سیاہ پڑ جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا تھا؟

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۲) مسلمانو! اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو۔

(۱۰۳) اللہ کی رسی یعنی قرآن کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی نہ کرو۔ کیونکہ یہ نا اتفاقی اور فرقہ بازی قوموں کی تباہی کا سبب ہے اور اللہ کا احسان یاد کرو کہ اس نے اسلام کے ذریعہ تمہاری پرانی دشمنیاں اور آپس کی مخالفتیں مٹا کر تمہارے دلوں میں محبت اور الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے اور اسلام سے پہلے تم اپنے جھوٹے عقیدوں شرک و کفر کی وجہ سے دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے کہ اس نے تمہیں دین اسلام اور توحید الٰہی کی برکت سے اس میں گرنے سے بچالیا اللہ اسی طرح اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

(۱۰۴) مسلمانو تم میں ایک جماعت مبلغین کی ضرور رہنی چاہئے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے رہا کریں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکا کریں۔ یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(۱۰۵) اور تم یہود و نصاریٰ کی طرح نہ ہو جاؤ جو واضح دلائل آ چکنے کے باوجود اپنی نفسانی خواہشات کی وجہ سے فرقوں میں بٹ گئے۔ اور باہم اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کو بہت بڑا عذاب ہوگا۔

افعال: اِعْتَصِمُوْا: تم مضبوطی سے پکڑو۔ یہ اِعْتِصَام سے ہے۔ معنیٰ مضبوط پکڑنے کے ہیں۔ (امر کا صیغہ)۔ اَلَّفَ: اس نے محبت الفت ڈالی۔ یہ تَالِیْفٌ سے ہے معنیٰ جمع کرنے۔ الفت پیدا کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔ تَکُنْ: وہ ہوتی ہے، ہوگی۔ یہ کَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ ہے۔ اَنْقَذَ: اس نے بچایا۔

اسماء: اَعْدَاءً: دشمن (جمع) واحد: عَدُوٌّ۔ حَبْلِ اللّٰہِ: اللہ کی رسی۔ شَفَا: کنارہ۔ یہ لفظ ہلاکت کے قریب ہونے کے لئے ضرب المثل ہے۔ حُفْرَۃٌ: گڑھا۔ یہ حُفْرٌ سے مشتق ہے۔ معنیٰ کھودنے کے ہیں۔

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ
پس چکھو (تم) | عذاب | اس کے بدلے | جو تم کفر کیا کرتے تھے | لیکن وہ لوگ کہ | روشن ہوں گے
پس اپنے کفر کی وجہ سے (اب) عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے روشن

وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ آيَاتُ
جن کے چہرے | سو (وہ) اللہ کی رحمت میں ہوں گے | (کہ) وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | یہ | آیات
ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی

اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾
الٰہی (ہیں جو) | ہم پڑھ کر سناتے ہیں | آپ کو | صداقت سے | اور اللہ نہیں چاہتا | ظلم (کرنا) | اہل عالم پر
آیتیں ہیں جو ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ مخلوق پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾
اور اللہ (ہی) کا ہے جو (کچھ) آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) زمین میں ہے | اور اللہ ہی کی طرف | لوٹائے جائینگے (سب) کام
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور (آخرکار) سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ
تم بہترین اُمت ہو | جو پیدا کی گئی | لوگوں کے لئے | تم حکم کرتے ہو | نیک کاموں کا | اور روکتے ہو
(اے مسلمانو!) تم بہترین جماعت ہو جسے لوگوں کی (ہدایت) کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا
بُرے کاموں سے | اور ایمان لاتے ہو | اللہ پر | اور اگر | ایمان لے آتے اہلِ کتاب (بھی) | تو بہتر تھا
برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو اُن کے لئے بہت

لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَضُرُّوكُمْ
ان کے لئے | اُن میں سے | (بعض) مومن ہیں | اور اکثر اُن میں | نافرمان ہیں | اور ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکیں گے تم کو
بہتر ہوتا ان میں کچھ تو مومن ہیں لیکن اکثر نافرمان ہیں، وہ سوائے معمولی اذیت کے تمہیں

إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ
سوائے (عارضی) تکلیف کے | اور اگر وہ تم سے جنگ (بھی) کریں گے | (تو) تم کو دکھائیں گے | پیٹھ
کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ اُٹھیں گے

ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا
پھر اُن کو مدد (بھی) نہ ملے گی | ڈالی گئی | اُن پر | ذلت | جہاں (کہیں) وہ پائے جائیں | مگر
پھر انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی۔ ان لوگوں پر، جہاں کہیں بھی پائے جائیں، ذلت مسلط ہے ہاں اگر

بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ
بوجہ عہد کر لینے کے | اللہ سے | اور معاہدہ کر لینے کے | لوگوں سے | اور وہ آ گئے | غضب میں | اللہ کے
اللہ کی پناہ میں یا لوگوں کی پناہ میں رہیں اور یہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۶) یہ عذاب‘ قیامت کے روز ہوگا۔ جس میں نیک لوگوں کے منہ روشن اور بدکاروں کے سیاہ ہوں گے تو جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم دنیا میں ایمان لانے کے بعد مرتد اور منکر ہو گئے تھے؟ اب اس کے بدلے عذابِ الٰہی کا مزہ چکھو۔

(۱۰۷) اور جن ایمانداروں کے چہروں پر نور برس رہا ہوگا۔ وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۱۰۸) یہ جو ہم آپؐ کو پڑھ کر سناتے ہیں یہ اللہ کی سچی آیتیں ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

(۱۰۹) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب اللہ ہی کا ہے اور سب کا آغاز و انجام اسی کے ہاتھ میں ہے۔

(۱۱۰) مسلمانو! جتنی قومیں دنیا میں آج تک پیدا ہوئیں تم ان سب میں افضل اور بہتر امت ہو کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اہل کتاب بھی اگر اسی طرح ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا۔ کچھ لوگ تو ان میں سچے ایماندار بھی ہیں۔ جنہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اکثر کافر ہیں‘ جو جان بوجھ کر حق کو قبول نہیں کرتے۔

(۱۱۱) سو وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ سوائے عارضی تکلیف دینے کے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے بھی‘ تو شکست کھا کر بھاگیں گے۔ اور کسی طرح سے بھی ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

افعال: تَبْيَضُّ: وہ سفید ہوگی‘ درخشاں ہوگی۔ بَيَضَ سے مضارع کا صیغہ۔ تَسْوَدُّ: وہ سیاہ ہوگی‘ کالی ہوگی۔ اِسْوَدَّ سے مضارع کا صیغہ۔ اِبْيَضَّتْ: سفید ہوگئیں‘ ہوئے۔ دمکنے لگے۔ یہ بَيَضَ سے ہے۔ (ماضی) یہاں معنی چہروں کے دمکنے اور روشن ہونے کے ہیں۔ تَأْمُرُوْنَ: تم حکم دیتے ہو‘ کرتے ہو۔ یہ اَمْرٌ سے مضارع ہے۔

اسماء: اَلْمَعْرُوْفِ: نیک کام۔ اَلْمُنْكَرِ: برا کام۔ اَذًى: تکلیف۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور ڈال دی گئی | اُن پر | محتاجی | یہ | اس لئے کہ وہ | انکار کیا کرتے تھے | آیاتِ الٰہی کا

اور اُن پر محتاجی مسلط کر دی گئی ہے یہ اس لئے ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے

وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

اور قتل کیا کرتے تھے | نبیوں (کو) | ناحق | یہ اس وجہ سے | (کہ) انہوں نے نافرمانی کی

اور نبیوں کو بے قصور مار ڈالتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۱۱۲ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ

اور حد سے نکل جاتے تھے | وہ سب برابر نہیں | اہل کتاب میں سے | کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو (حق پر) قائم ہیں

اور حد سے گزر چکے تھے۔ وہ سب یکساں نہیں، اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (راہ ہدایت پر) قائم ہیں۔

يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝۱۱۳ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

پڑھتے ہیں | اللہ کی آیتیں | رات کے اوقات میں | اور وہ | سجدہ میں ہوتے ہیں | وہ ایمان لاتے ہیں | اللہ (پر)

جو رات کے اوقات میں کلامِ الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ وہ اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور یوم | آخر پر | اور حکم کرتے ہیں | نیک کاموں کا | اور روکتے ہیں | بُرے کاموں سے

اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کرنے کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں

وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۴ وَمَا يَفْعَلُوْا

اور جلدی کرتے ہیں | نیک کاموں میں | اور یہی ہیں | نیک لوگوں میں سے | اور جو (بھی) وہ کریں گے

اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہی نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اور (یہ لوگ) جو بھی

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵ اِنَّ

نیکی (میں سے) | ہرگز محروم نہ کئے جائیں گے اس (کے اجر) سے | اور اللہ خوب جانتا ہے | پرہیزگاروں کو | بلاشبہ

نیکی کے کام کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ پرہیزگاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ

جو (لوگ) | کافر ہیں | ہرگز کام نہ دیں گے | اُن کو | اُن کے مال | اور نہ | اُن کی اولاد | اللہ کے ہاں

جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اُنہیں ان کی دولت اور ان کی اولاد اللہ (کے عذاب کے مقابلہ میں) کچھ بھی

شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱۶ مَثَلُ مَا

کچھ (بھی) | اور یہی (لوگ) ہیں | دوزخی | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | مثال اُس کی جو کچھ

کام نہ آئے گی اور یہ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس دُنیا میں جو کچھ

يُنْفِقُوْنَ فِيْ ھٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ

وہ خرچ کرتے ہیں | اس دنیا کی زندگی میں | اُس ہوا جیسی (ہے) | جس میں | سخت سردی ہو | جو جا لگے

خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس آندھی کی سی ہے جس میں شدید سردی ہو اور وہ ایسے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۲) یہود کہیں پر بھی ہوں' اللہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ان پر ذلت ڈال دی گئی ہے' اور وہ اس رسوائی سے صرف اسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ وہ اللہ کے عہد یا بندوں کے کسی معاہدے کی بناء پر وقتی طور پر محفوظ ہو جائیں' اور وہ آیات الٰہی سے انکار کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور اللہ کی نافرمانی میں حد سے نکل جانے کی وجہ سے غضب الٰہی میں آ گئے۔

(۱۱۳) ان میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جنہیں اللہ نے حق کو قبول کرنے کی توفیق دی اور اسلام قبول کر لیا اور راتوں کو نماز کے اندر آیاتِ الٰہی پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی۔

(۱۱۴) وہ اللہ اور قیامت کے دن پر پورا یقین رکھتے اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے علاوہ خود بھی نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور یہی نیک لوگ ہیں۔

(۱۱۵) ایسے صالح لوگ جو بھی نیکی کریں گے اللہ کے ہاں سے اس کا ضرور بدلہ پائیں گے اور اللہ پرہیزگاروں کو جانتا ہے۔

(۱۱۶) اور جو لوگ اللہ کے دین کے منکر ہیں قیامت کے روز ان کے مال و اولاد ان کے ہرگز کچھ کام نہ آئیں گے۔ اور یہی لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں پڑے جلتے رہیں گے۔

افعال: ثُقِفُوْا: وہ پائے گئے۔ یہ ثَقْفٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ' جمع مذکر غائب۔ یُوَلُّوْا: پھیر لئے جائیں گے۔ بَاءُوْا: مستحق ہوئے۔ لوٹے۔ (ماضی کا صیغہ)۔ عَصَوْا: انہوں نے نافرمانی کی' اطاعت نہ کی۔ مَعْصِيَةٌ اور عِصْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یُسٰرِعُوْنَ: دوڑتے ہیں۔ لپکتے ہیں۔ یہ مُسَارَعَةٌ مصدر سے ہے۔ جلدی کرتے ہیں۔ مضارع (جمع مذکر غائب) تُغْنِیَ: وہ کام آئی' آئے گی۔ وہ کفایت کرتی' کرے گی۔ یہ اِغْنَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)

اسماء: اٰنَآءَ: وقت' اوقات۔

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

کھیتی (کو) | (کسی) قوم کی | جنہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | پھر اُس کو برباد کردیا | اور نہیں ظلم کیا اُن پر | اللہ نے

لوگوں کی کھیتی تک جا پہنچی جنہوں نے (شرک وکفر کی راہ اختیار کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو اور وہ اسے تباہ وبرباد کردے۔ اور (اس میں)

وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

لیکن | (وہ) اپنی جانوں پر | (خود) ظلم کرتے تھے | اے ایمان والو! | نہ بناؤ

اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔ اے ایمان والو! اپنے (مومن بھائیوں) کو چھوڑ کر

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ

رازدار (کسی کو) | سوائے اپنوں کے | وہ کمی نہیں کرتے | (تمہیں) نقصان (دینے) میں | وہ چاہتے ہیں | کہ تمہیں تکلیف پہنچے

غیروں کو رازدار نہ بناؤ وہ تمہیں برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ

ظاہر ہوچکی ہے | دشمنی | اُن کے مُنہ سے | اور جو کچھ | چھپا ہوا ہے | اُن کے دلوں (میں)

اُن کی دشمنی تو ان کے اپنے مُنہ سے ظاہر ہے اور جو کچھ (بغض و حسد) ان کے سینوں میں چھپا ہے

اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ

(وہ اس سے بھی) بڑھ کر ہے | ہم نے (کھول کر) بیان کردی ہیں | تمہارے لئے | آیتیں | اگر تم

وہ اس سے بھی زیادہ ہے ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ

عقل رکھتے ہو | سنو! تم تو | وہ ہو (کہ) | اُن سے محبت کرتے ہو | اور وہ محبت نہیں کرتے تم سے | اور تم مانتے ہو

سمجھ بوجھ رکھتے ہو۔ (دیکھو!) تم ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں کو

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڰ

سب کتابوں کو | اور وہ جب ملتے ہیں تم سے | (تو) کہتے ہیں | ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں

مانتے ہو (اور وہ نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ

اور جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں | تو کاٹ کھاتے ہیں | تم پر | (اپنی) انگلیاں | غصے کے مارے | کہہ دیجئے

اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں آپ کہہ دیجئے

مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ

مرجاؤ | اپنے غصہ میں | بیشک | اللہ | خوب جانتا ہے | دلوں کے راز | اگر

کہ اپنے غم و غصے میں ہلاک ہو جاؤ بیشک اللہ سینوں کے راز جاننے والا ہے۔ اگر تمہیں

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

پہنچے تمہیں | (کوئی) بھلائی | (تو) بُری لگتی ہے اُن کو | اور اگر پہنچے تمہیں | (کوئی) تکلیف

کوئی فائدہ پہنچے تو انہیں ناگوار گزرتا ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۷) کافر لوگ اس دنیوی زندگی میں جو مال و دولت اپنے خیال میں نیکی سمجھ کر خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس آندھی کی سی ہے۔ جس میں سخت سردی اور پالا ہو اور کسی ظالم قوم کی کھیتی پر چلے اور اسے برباد کر ڈالے۔ اور یہ بربادی کچھ اس لئے نہیں ہوئی کہ اللہ نے ان پر ظلم کیا بلکہ خود ان کے اپنے ہاتھوں ان کے کفر کی وجہ سے ہوئی۔

(۱۱۸) مسلمانو! مسلمانوں کے سوا تم کسی اور کو اپنا راز دار اور گہرا دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ اسلام کی دشمنی ان کی زبانوں سے ظاہر ہوتی رہتی ہے اور جو کینہ اور دشمنی ان کے دل میں پوشیدہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ ہم تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

(۱۱۹) تم تو یہود کو اہل کتاب سمجھ کر ان سے محبت کرتے اور ان کا احترام کرتے ہو لیکن وہ منافقانہ طور پر جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو حسد اور بغض کی بدولت سے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے تم اپنے غصہ میں جلتے رہو تم ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ بلا شبہ اللہ دلوں کے رازوں سے خوب واقف ہے۔

افعال: اَصَابَتْ: وہ جا لگی، پہنچی۔ یہ اِصَابَۃٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ اَھْلَکَتْہُ: اس کو تباہ کر گئی۔ اِھْلَاکٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ وَدُّوْا: وَدٌّ اور مَوَدَّۃٌ مصدر۔ انہوں نے تمنا کی، دل سے چاہا۔ (ماضی جمع مذکر غائب)۔ بَدَتْ: ظاہر ہوئی۔ بَدْوٌ اور بَدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ عَنِتُّمْ: تم کو ایذا پہنچی۔ عَنَتٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ عَضُّوْا: کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں، دانتوں میں دباتے ہیں۔ یہ عَضٌّ سے ہے معنی دانتوں سے کسی چیز کو پکڑنے کے ہیں۔ (جمع مذکر غائب، ماضی)۔

اسماء: حَرْثٌ: کھیتی۔ خَبَالًا: تباہ کرنا۔ خرابی مچانا۔ فساد۔ تباہی۔ یہ خَبَلَ یَخْبُلُ کا مصدر ہے۔ بَغْضَاءَ: بغض۔ نفرت۔ مصدر ہے۔ حُبٌّ کی ضد۔ بِطَانَۃً: راز دان۔ اَنَامِلَ: انگلیاں۔ اَنْمِلَۃٌ کی جمع ہے، انگلی کے پور کو کہتے ہیں۔ غَیْظٌ: غصہ۔

يَّفْرَحُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ

(تو) خوش ہوتے ہیں | اُس سے | اور اگر | تم صبر کرو | اور پرہیزگاری کرو | تو ضرر نہ پہنچا سکے گی تمہیں

خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو تو ان کا مکر و فریب تمہیں

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ

اُن کی مکاری | کچھ (بھی) | یقیناً | اللہ | ان کے اعمال پر | محیط ہے | اور جب | آپ صبح کو نکلے

کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا' بیشک اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور (یاد کرو اے پیغمبر!)

مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ

اپنے گھر سے | کہ بٹھا رہے تھے | مسلمانوں کو | مورچوں میں | جنگ کے لئے | اور اللہ

جب آپؐ اپنے گھر سے صبح کے وقت نکل کر مؤمنوں کو (میدانِ) جنگ کے موقعوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢١﴾ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ

سننے والا | اور جاننے والا ہے | جب ارادہ کیا | دو گروہوں نے | تم میں سے | کہ | ہمت ہار دیں | اور اللہ

سننے اور جاننے والا ہے۔ جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہارنے کا ارادہ کر لیا تھا حالانکہ اللہ

وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ

اُن کا دوست (تھا) | اور اللہ پر (ہی) | توکل کریں | ایمان والے | اور فتح دے چکا ہے تم کو

ان کا مددگار تھا۔ اور مؤمنوں کو تو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے اور بے شک بدر میں اللہ نے

اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اللہ | بدر میں | اور تم کمزور تھے | پس ڈرتے رہو | اللہ سے | تاکہ تم | شکر ادا کرو

تمہاری مدد کی تھی حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ ہی سے ڈرو تاکہ تم شکر ادا کرو

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ

جب (کہ) آپؐ کہہ رہے تھے | مسلمانوں سے | کیا کافی نہیں ہوگا تمہارے لئے | کہ | تمہاری مدد کرے

(بدر ہی کا یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب آپؐ مومنوں سے کہہ رہے تھے کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ اللہ

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ ۭ بَلٰٓى

تمہارا رب | تین | ہزار | فرشتوں سے | جو نازل کئے گئے ہوں | ہاں! کیوں نہیں

تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے کیوں نہیں

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ

اگر تم صبر کرو | اور بچتے رہو | اور (دشمن) تم پر حملہ کر دیں | اپنے اس جوش میں | تو مدد کرے گا تمہاری

اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو اور پھر آکر وہ (دشمن) اسی جوش میں تم پر چڑھ آئیں

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾

تمہارا رب | پانچ | ہزار | فرشتوں سے | (جو) خاص نشان رکھتے ہوں گے

تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو اپنے گھوڑوں کو نشان دار کئے ہوں گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۰) کفار و منافقین کو تمہاری بہتری ایک آنکھ نہیں بھاتی پسند نہیں آتی وہ تو تمہاری تکلیف اور مصیبت پر ہی خوش ہوتے ہیں لیکن اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کئے رہو تو ان کی سازشیں تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ بلاشبہ اللہ ان کی سب کارروائیوں سے اچھی طرح واقف ہے۔

(۱۲۱) یہاں جنگ اُحد کا واقعہ یاد دلایا ہے اور اس میں یہود کو بھی نصیحت کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں سے جنگ کرنے سے باز رہیں اور مسلمانوں کو بھی دشمنوں سے ہوشیار رہنے اور ہر حال میں اللہ اور رسول کی اطاعت پر جمے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور یہ بیان تقریباً اگلی ۶۰ آیتوں پر مشتمل ہے۔ کہ اے رسولؐ یاد کرو جب کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر آپ صبح کے وقت گھر سے نکلے اور مسلمانوں کو احد کے میدان میں لڑائی کے مورچوں میں بٹھا رہے تھے اللہ اسے سنتا اور خوب جانتا ہے۔

(۱۲۲) اس موقعہ پر عبداللہ بن ابی منافق کے بہکانے سے تم میں سے انصار کے دو قبیلوں بنو حارثہ (اوس) و بنو سلمہ (خزرج) نے میدان جنگ سے خوف کھا کر چلے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو ان کا دوست اور مددگار تھا ان کے دلوں کو مضبوط فرما کر رسولؐ اللہ کے ساتھ کفار سے لڑنے پر آمادہ کر دیا تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے۔

(۱۲۳) اور یاد رکھو کہ جنگ بدر میں باوجود تمہاری کم تعداد اور بے سروسامانی اور کمزوری کے کہ تم صرف (۳۱۳) اور کفار مکہ ایک ہزار مسلح جوان تھے۔ اللہ تمہیں ان پر فتح دے چکا ہے کہ ستر سرداران قریش قتل اور ستر گرفتار ہوئے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم صحیح طریقے سے اس کی مدد کا شکر ادا کر سکو۔

(۱۲۴) اور یاد کرو جب جنگ بدر کے دوران آپؐ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے فرما رہے تھے کہ کیا تمہیں کافی نہیں کہ اللہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے تین ہزار فرشتے نازل کرے۔

(۱۲۵) اس دوران کفار کی کثرت سے گھبراہٹ ہوئی تو فرمایا کہ اگر تم حوصلہ کر کے جمے رہو اور حکم الٰہی کی مخالفت سے بچتے رہو اور دشمن ایک دم تم پر حملہ کر دے تو اللہ پانچ ہزار خاص (فاتحانہ و بہادرانہ) علامتوں والے فرشتوں کی جماعت کے ذریعے جنگ میں تمہاری مدد فرمائے گا۔

افعال: تَسُؤْهُمْ: وہ ان کو بری لگتی ہے، ناخوش لگتی ہے۔ تُبَوِّئُ: تُو جگہ دیتا ہے، متعین کرنا، ٹھکانا دینا۔ تَبْوِيَةٌ سے مضارع کا صیغہ۔ تُصِبْكُمْ: تم کو پہنچے۔ (واحد مؤنث غائب)۔ تَفْشَلَا: وہ دونوں بزدلی کریں، نامردی کریں۔ جی چھوڑ دیں۔ فَشْلٌ سے معنی بزدلی۔ (مضارع کا صیغہ)۔ يُمِدَّكُمْ: تمہاری مدد کرے۔

اسماء: مُحِيطٌ: حَوْطٌ مادہ۔ ہر طرف سے گھیرنے والا۔ (اسم فاعل)۔ اِحَاطَةٌ مصدر۔ اَذِلَّةٌ: کمزور، نرم دل۔ یہ ذليلٌ کی جمع ہے۔ مُسَوِّمِينَ: نشان لگے ہوئے، یا اپنے گھوڑوں کا خصوصی (فاتحانہ) نشان بنانے والے۔ اسم فاعل۔ مُسَوِّمٌ واحد۔ تَسْوِيمٌ مصدر۔ یہ سُوْمَةٌ سے بنا ہے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ
اور نہیں بنایا اُس (مدد) کو اللہ نے | مگر صرف | خوشخبری (بنایا) | تمہارے لئے | تا کہ مطمئن ہو جائیں | تمہارے دل
اور یہ (امداد) تو اللہ نے صرف تمہیں خوش کرنے کو کی ہے اور اس لئے کہ تمہارے دلوں کو

بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِۙ ﴿۱۲۶﴾
اُس سے | اور نہیں (ہے) مدد | مگر صرف | اللہ کی طرف سے ہے | (جو) زبردست حکمت والا (ہے)
اطمینان ہو اور نصرت تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔

لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْ یَكْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآىِٕبِیْنَ ﴿۱۲۷﴾
تا کہ کاٹ کر رکھ دے ایک حصہ | اُن کا' جو کافر ہیں | یا ذلیل کر دے اُنہیں | پھر وہ لوٹ جائیں ناکام
(اور یہ) اسلئے کہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی یا انہیں ذلیل ورسوا کر دے کہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں۔

لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ
نہیں ہے | آپ کو اس امر میں | کچھ (دخل) | یا (تو اللہ) توبہ نصیب کرے | اُنہیں | یا اُنہیں عذاب دے
آپ کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے (اللہ) انہیں معاف کر دے' چاہے انہیں عذاب دے

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
کیونکہ وہ (بڑے) ظالم ہیں | اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ) آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ | زمین میں (ہے)
کیونکہ وہ ظالم ہیں۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
معاف کر دیتا ہے | جسے چاہے | اور عذاب دیتا ہے | جسے چاہے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا
جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً
نہایت رحم والا ہے | اے | ایمان والو! | نہ کھاؤ | سُود | کئی گُنا | زیادہ کر کے
مہربان ہے۔ اے ایمان والو! تم سود نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل کر) دگنا' چوگنا (ہو جائے)

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ
اور ڈرو | اللہ سے | تا کہ تم | نجات پاؤ | اور ڈرو | اُس آگ سے | جو
اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب رہو اور اس آگ سے بچو جو

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تیار کی گئی ہے | کافروں کے لئے | اور حکم مانو | اللہ (کا) اور رسولؐ (کا) | تا کہ تم پر
کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
رحم کیا جائے | اور دوڑو | اپنے رب کی بخشش کی طرف | اور جنت (کی طرف)
رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۶) اور یہ فرشتوں کی مدد کا وعدہ صرف مسلمانوں کی تسلّی کے لئے تھا ورنہ اصل نصرت اور کامیابی تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جو غالب اور حکمت والا ہے۔

(۱۲۷) اللہ نے بدر میں تم کو غلبہ اس لئے دیا تا کہ کفار قریش کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے یا ان کو شکست فاش دے کر ذلیل کر دے اور وہ اپنے گھروں کو نامراد ہو کر لوٹیں (چنانچہ دونوں باتیں ہوئیں۔ قریش اپنے ستر سردار قتل اور ستر آدمی قید کرا کے بری طرح بھاگے)

(۱۲۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن ضرب لگنے سے آپؐ کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک نچلا دانت ٹوٹ گیا اور سر مبارک زخمی ہوا اور آپؐ کا چہرہ خون آلود ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے کہ جو اپنے نبیؐ سے یہ سلوک کریں حالانکہ وہ انہیں اللہ کی طرف بلا رہا ہے؟ اس موقع پر اللہ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ آپؐ کو ہدایت کے معاملے میں کچھ اختیار نہیں۔ اللہ چاہے تو کفار کو توبہ نصیب کر دے اور چاہے تو عذاب دے اور یہ کفار بڑے ظالم ہیں۔ اس آیت میں یہ اشارہ تھا کہ اہل قریش بالآخر اسلام قبول کر لیں گے اور ایسا ہی ہوا۔

(۱۲۹) اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، سب کا مالک اللہ ہے جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۳۰) چونکہ سود اصل مال سے زیادہ لینے کا نام ہے اور اس کی عادت پڑ جانے سے بخل اور بزدلی پیدا ہوتے ہیں جبکہ غلبہ اور جہاد کے لئے سخاوت اور بہادری کی ضرورت ہے اس لئے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! سود در سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ نجات پا جاؤ۔

(۱۳۱) اور اس آگ سے ڈرو جو کفار کے لئے تیار کی گئی ہے یعنی سود کھانے والا جہنمی ہے لہٰذا سود نہ کھاؤ۔ تا کہ دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ۔

(۱۳۲) اور ہر کام میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننا تم پر فرض ہے ورنہ اللہ کی رحمت سے محروم رہو گے۔

افعال: يَنْقَلِبُوْا: یہ انقلاب سے ہے۔ وہ پھر جائیں، لوٹیں، مغلوب کر دیں۔ مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَكْبِتَهُمْ: انہیں ذلیل کر دے۔ مضارع (جمع مذکر غائب)۔ أُعِدَّتْ: تیار کی گئی۔ ماضی کا صیغہ۔

اسماء: خَائِبِيْنَ: نامراد، ناکام ہو کر۔ خَيْبَةٌ سے اسم فاعل

عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِيْنَ

جس کی چوڑائی | آسمانوں اور زمین کے (برابر) ہے | تیار کی گئی ہے | پرہیزگاروں کے لئے | جو (لوگ)

جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (اور) اُن پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو

يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

خرچ کرتے ہیں | خوشحالی (میں) | اور سختی میں | اور پی جاتے ہیں | غصے (کو) | اور معاف کردیتے ہیں

خوشحالی اور تنگدستی میں (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے ہیں اور لوگوں (کے قصور)

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

لوگوں کو | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | نیکی کرنے والوں کو | اور وہ (لوگ) | (کہ) جب کر بیٹھتے ہیں

معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ کہ جب کوئی بُرا کام

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا

(کوئی) بُرا کام | یا ظلم کرلیں وہ | اپنے آپ پر | (تو) یاد کرلیتے ہیں | اللہ کو | پھر معافی مانگتے ہیں

کر گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو (فوراً) اللہ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی

لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ۚ وَلَمْ يُصِرُّوْا

اپنے گناہوں کی | اور کون | معاف کرسکتا ہے | گناہ | سوائے | اللہ کے | اور اصرار نہیں کرتے

معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور یہ لوگ جو گناہ کر چکے

عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اپنے کئے پر | اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں | یہی (لوگ) ہیں | جن کی جزاء | بخشش ہے

ہوں اس پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے اللہ کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اُن کے رب کی طرف سے | اور باغ ہیں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | (وہ) ہمیشہ رہیں گے

مغفرت ہے اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ

فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ

اُن میں | اور بہت اچھا ہے | بدلہ عمل کرنے والوں کا | یقیناً گزر چکے ہیں | تم سے پہلے | واقعات

ہمیشہ رہیں گے اچھے عمل کرنے والوں کے لئے (بہت) عمدہ اجر ہے۔ بیشک تم سے پہلے بھی (بہت سے) واقعات گزر چکے ہیں

فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾

پس گھومو | زمین میں | پھر (غور سے) دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | جھٹلانے والوں کا

پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

یہ (قرآن) بیان ہے | لوگوں کے لئے | اور | ہدایت | اور نصیحت | پرہیزگاروں کے لئے

(قرآن) تمام انسانوں کے لئے ایک بیان اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳۳) اور اعمال صالحہ‘ نماز پنجگانہ‘ روزہ‘ حج‘ زکوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ کے ذریعے اللہ کی بخشش کی تلاش میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ تاکہ تمہیں اللہ کی بخشش اور ایسی جنت ملے جس کا عرض و وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے اور پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۱۳۴) پرہیزگار وہ ہیں جو آسانی اور مشکل ہر حال میں راہ خدا میں مال خرچ کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی اذیت پہنچائے تو غصہ کو پی جاتے ہیں اور ان کا جرم معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے ہی نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۳۵) اور جو لوگ کہ صغیرہ یا کبیرہ گناہ کے مرتکب ہو جانے پر شرمندہ ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور جان بوجھ کر اپنے گناہ پر اصرار بھی نہیں کرتے اور اللہ کے سوا گناہ معاف بھی کون کر سکتا ہے؟

(۱۳۶) ایسے ہی لوگوں کا بدلہ اللہ کے ہاں اس کی بخشش اور جنتیں ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے اور یہ بخشش اور جنت نیک عمل کرنے والوں کا بہت ہی اچھا بدلہ ہے۔

(۱۳۷) تم سے پہلی امتوں میں سنت الٰہی (اللہ کے قوانین) کے مطابق عذاب کے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں‘ پس زمین میں چل پھر کر ان واقعات اور تاریخی آثار کو غور سے دیکھو کہ دین حق کے جھٹلانے والوں کا انجام کیسا برا ہوا۔

(۱۳۸) یہ قرآن تمام انسانوں کے لئے سچی بات بیان کرنے والا ہے‘ پرہیزگاروں کے لئے رہنمائی اور نصیحت کا ذریعہ ہے کہ وہی غور سے سنتے اور نفع اٹھاتے ہیں۔

افعال: لَمْ یُصِرُّوْا: اِصْرَارٌ مصدر۔ انہوں نے اصرار نہیں کیا‘ اڑے نہیں۔ مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ اُنْظُرُوْا: تم دیکھو‘ غور کرو۔ نَظَرٌ سے امر کا صیغہ۔

اسماء: اَلسَّرَّآءِ: نعمت‘ فراخی‘ آسودگی‘ خوشحالی۔ فَاحِشَۃ: حد سے بڑھی ہوئی ایسی برائی‘ جس کا اثر دوسروں پر پڑے۔ کَاظِمِیْنَ: روکتے ہیں‘ دبا لیتے ہیں۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣٩

اور نہ سُست بنو | اور نہ غم کھاؤ | اور تم (ہی) | غالب رہو گے | اگر تم مؤمن ہو

اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (سچے) مؤمن

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ

اگر پہنچے تمہیں | (کوئی) صدمہ | تو پہنچ چکا (ہے) | قوم (مخالف) کو (بھی) | صدمہ | ایسا ہی

اگر تمہیں (اس جنگِ احد کی بدولت) زخم لگا ہے تو اس قوم (کفارِ قریش) کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

اور یہ | (فتح و شکست کے) دن | ہم پھراتے رہتے ہیں | لوگوں کے درمیان | اور اس لئے (بھی) کہ جان لے اللہ

اور یہ تو حالات ہیں جنہیں ہم (باری باری) لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس لئے بھی ہے کہ اللہ تم میں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

ایمان والوں کو | اور بنائے | (بعض کو) تم میں سے | شہید | اور اللہ | دوست نہیں رکھتا

اُن لوگوں کو آزمالے جو ایمان والے ہیں اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت نصیب کرے اور اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٤٠ۙ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ

ظالموں (کو) | اور تاکہ پاک صاف کرے | اللہ | مومنوں کو | اور مٹادے

دوست نہیں رکھتا۔ اور اس لئے بھی کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف کر دے اور کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ ۝١٤١ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ

کافروں کو | کیا | تم نے خیال کرلیا | کہ تم داخل ہو جاؤ گے | جنت میں | حالانکہ (ابھی تک) ظاہر نہیں کیا

مٹا دے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی

اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٤٢

اللہ نے | اُن کو | (جنہوں نے) جہاد کیا | تم میں سے | اور (نہیں) معلوم کیا | صبر کرنے والوں کو

تم میں سے جہاد کرنے والوں کو آزمایا ہی نہیں اور نہ صبر کرنے والوں کو آزمایا ہے

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ

اور تم (تو) آرزو کیا کرتے تھے | موت (کی) | اس سے پہلے | کہ | تم ملاقات کرو اس سے

اور تم تو موت کے سامنے آنے سے پہلے مرنے (یعنی شہادت) کی آرزو کیا کرتے تھے سو اب تم نے

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝١٤٣ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

سو (اب تو) دیکھ لیا تم نے اس کو | اور تم دیکھ رہے تھے (اپنی آنکھوں سے) | اور نہیں ہے محمدؐ | مگر صرف | ایک رسول ہے (معبود نہیں)

اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

گزر چکے ہیں | اُس سے پہلے | بہت سے رسول | پھر کیا اگر | فوت ہو جائیں | یا شہید ہو جائیں

آپ سے پہلے بھی (بہت سے) رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۳۹) غزوۂ اُحد میں شکست سے مسلمان غمزدہ ہوگئے۔ تو اللہ نے ان کی تسلی اور غلبہ کا وعدہ فرمایا، کہ تم وقتی شکست سے سُست اور پست ہمت نہ ہو اور شہید ہو جانے والوں پر غم نہ کھاؤ کہ وہ تو کامیاب ہوگئے ہیں اگر تم اللہ و رسول کے حکموں پر جان و دل سے عمل کر کے پورے مومن بن جاؤ گے تو آخر کار تم ہی غالب رہو گے۔

(۱۴۰) اگر **اُحد** میں تمہیں دکھ پہنچا ہے تو اس سے قبل **بدر** میں دوسرے فریق (کفار) کو اس سے کہیں زیادہ صدمہ پہنچ چکا ہے پھر ان کے مقابلہ سے گھبرانے کی کون سی بات ہے؟ فتح اور شکست کے یہ دن تو آنے جانے والی چیز ہیں آج وہ غالب ہیں تو کل تم پھر غالب ہو جاؤ گے اور اس عارضی شکست میں یہ راز بھی پوشیدہ ہے کہ اللہ سچے مومنوں کو ظاہر کرے اور بعض کو تم میں سے شہادت کا درجہ دے ورنہ اللہ ظالم مشرکوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۱۴۱) اور شہادت عطا کرنے کا ایک مقصد مومنین کو گناہوں سے پاک وصاف کرنا اور جہاد کے ذریعے کفار کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا بھی تھا۔

(۱۴۲) اور تم اس وقت جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ ان لوگوں کو ظاہر نہ کر دے جو کہ تم میں سے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے اور مصائب جنگ پر ثابت قدم رہنے والے ہیں۔

(۱۴۳) صحابہ کرامؓ کا جذبہ جہاد اتنا بڑھا ہوا تھا کہ بدر میں جن مسلمانوں کو شہادت نہ ملی وہ شہادت کی تمنا رکھتے تھے اور انہی کے اصرار پر حضورؐ نے غزوۂ احد میں کھلے میدان میں کفار کا مقابلہ کرنا منظور فرمایا تھا۔ پھر جب جنگ شروع ہوئی تو کئی لوگ خوفزدہ ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گئے تو انہیں ملامت کی گئی کہ جنگ سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے پھر جنگ کے موقع پر اپنے بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے دیکھ کر کیوں بھاگ نکلے۔

افعال: **تَهِنُوا**: تم سستی کرو، سست ہو جاؤ۔ **وَهْنٌ** سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ **تَحْزَنُوا**: تم غمگین ہونے لگو۔ **حُزْنٌ** سے مضارع کا صیغہ۔ **لَا تَحْزَنُوا**: تم غم نہ کھاؤ، فعل نہی ہے۔ **نُدَاوِلُهَا**: ہم اس کو باری باری بدلتے ہیں۔ مضارع جمع متکلم۔ **مُدَاوَلَةٌ** مصدر۔ **حَسِبْتُمْ**: تم نے گمان کیا، جانا۔ (ماضی صیغہ جمع مذکر حاضر)۔ **تَلْقَوْهُ**: تم اس سے ملاقات کرو۔ یہ **لِقَاءٌ** سے مضارع کا صیغہ ہے۔ **تَمَنَّوْنَ**: تم تمنا کرتے ہو، آرزو کرتے ہو۔ یہ **تَمَنِّيٌ** سے مضارع کا صیغہ ہے۔

اسماء: **اَعْلَوْنَ**: غالب، بلند مرتبہ، اعلیٰ کی جمع۔ **بَيَانٌ**: بیان۔ بولنا۔ مصدر ہے۔ کسی چیز کو واضح کرنے کا نام "بیان" ہے۔ **قَرْحٌ**: زخم۔ کسی بیرونی چیز سے پہنچنے والا زخم۔ **مَوْعِظَةٌ**: نصیحت۔ اسم مصدر۔ **اَيَّامٌ**: دن، اوقات۔ **يَوْمٌ** کی جمع۔

انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

(تو) تم (دین سے) پھر جاؤ گے | اُلٹے پاؤں | اور جو کوئی | پھر جائے | اُلٹے پاؤں

تم (اسلام سے) واپس (کفر میں) لوٹ جاؤ گے؟ اور جو کوئی واپس لوٹ جائے گا

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا | اللہ کو | کچھ (بھی) | اور جلد بدلہ دے گا | اللہ | شکر کرنے والوں کو

وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ بہت جلد شکر گزاروں کا بدلہ دے گا

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ

اور یہ نہیں ہوسکتا | کہ (کوئی) نفس مرجائے | مگر صرف | اللہ کے حکم سے | لکھا ہے | وقت مقرر

اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا (ہر ایک کے لئے) ایک لکھا ہوا وقت مقرر ہے

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ

اور جو کوئی | چاہتا ہے | ثواب | دنیا کا | ہم دیتے ہیں اُس کو | اُس میں سے | اور جو کوئی

اور جو کوئی دنیا میں (اپنے اعمال کا) اجر چاہتا ہے اُس کو ہم یہیں اس میں سے دے دیتے ہیں اور جو

يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

چاہتا ہے | ثواب | آخرت کا | ہم دیتے ہیں اُس کو | اُس میں سے | اور ہم جلد اجر دیں گے | شکر کرنے والوں کو

آخرت میں اجر چاہتا ہے اُس کو ہم اس میں سے دیں گے اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا

اور کتنے (ہی ہو گزرے) | نبیوں میں سے | کہ جہاد کیا | اُن کے ہمراہ | اللہ والوں نے | بہت (سے) | پھر نہ (تو)

اور کتنے نبی (گزرے) ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والے لوگوں نے جہاد کیا۔ پس اللہ کی

وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا

انہوں نے ہمت ہاری | اُن (مصائب) کی وجہ سے جو پہنچیں اُن کو | اللہ کی راہ میں | اور نہ وہ کمزور پڑے

راہ میں جو مصیبتیں انہیں پیش آئیں اس کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزوری دکھائی

وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ

اور نہ ہی | دبے | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | ثابت قدم رہنے والوں کو | اور نہیں تھا

اور نہ عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اس کے سوا ان کی

قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

اُن کا کہنا | سوائے | (اسکے) کہ | وہ کہتے تھے | اے رب ہمارے! | بخش دے | ہم کو | ہمارے گناہ

کوئی بات نہ ہوتی تھی بس یہ کہ وہ کہتے اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں

وَاِسْرَافَنَا فِىْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اور ہماری زیادتی | ہمارے کام میں | اور ثابت رکھ | ہمارے قدم | اور مدد دے ہم کو

ہماری زیادتیوں کو معاف فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴۴) انہی اصحابؓ نے ملامت کرنے پر جب عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم آپؐ کے قتل کی خبر سن کر دشمن سے مرعوب ہو کر بھاگ نکلے تھے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک رسول ہے اور بہت سے رسول، آپؐ سے پہلے گذر چکے پھر اگر یہ رسول بھی گذشتہ انبیاءؑ کی طرح وفات پا جائے یا شہید ہو جائے تو کیا تم دین حق سے واپس پھر جاؤ گے؟ (رسولؐ تو اللہ کے بندے اور تمہارے قائد اور رہنما ہیں جبکہ عبادت تمہیں اس اللہ کی کرنی ہے جو ہمیشہ کے لئے زندہ و باقی ہے) اور جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا (اپنا ہی نقصان کرے گا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو نیک بدلہ دے گا۔

(۱۴۵) موت سے ڈر کر جنگ سے بھاگنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اس لئے کہ موت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں آ سکتی اس کا وقت مقرر ہے۔ اس سے آگے پیچھے نہیں آ سکتی اور جو کوئی دنیا کا اجر چاہتا ہے ہم اسے دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور جو آخرت کا ثواب چاہتا ہے ہم اسے آخرت میں دیں گے اور شکر کرنے والوں کو ہم اچھا بدلہ دیں گے۔

(۱۴۶) اور گذشتہ زمانوں میں کتنے ہی نبی ہو گذرے ہیں کہ ان کے ہمراہ بہت کثرت سے لوگ کفار سے جہاد کرتے رہے نہ تو وہ مصائب جنگ سے ہمت ہارے نہ کفار کے مقابلہ سے کمزوری دکھائی اور نہ ہی کبھی کفار سے مرعوب ہوئے اور اللہ ایسے ہی جہاد میں ثابت قدم رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

افعال: وَهَنُوْا: یہ وَهْنٌ سے ہے۔ وہ کمزور ہوئے۔ ماضی معروف جمع مذکر غائب۔ ضَعُفُوْا: وہ کمزور ہوئے، سست ہوئے۔ ضُعْفٌ اور ضَعْفٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اِسْتَكَانُوْا: وہ دب گئے، عاجزی کی، بزدلی کی۔ اِسْتِكَانَةٌ سے معنیٰ: دبنے اور عاجزی کرنے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔

اسماء: اَعْقَابِكُمْ: تمہاری ایڑیاں۔ اَعْقَابٌ، عَقِبٌ کی جمع، معنیٰ: ایڑی کے ہیں۔ كَاَيِّنْ: بہت، بکثرت۔

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ

قوم کفار پر | پس دیا اُنہیں | اللہ نے | ثواب | دُنیا کا | اور اچھا

کی جماعت پر ہمیں فتح دے پس اللہ نے انہیں دنیا میں (بھی) اجر دیا اور آخرت

ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

ثواب | آخرت کا | اور اللہ | دوست رکھتا ہے | نیک لوگوں کو | اے | ایمان والو!

میں بھی بہت اچھا اجر دیا اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اے ایمان والو!

اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

اگر تم کہا مانو گے | کافروں کا | تو وہ تمہیں پھیر دیں گے | تمہاری ایڑیوں پر | پھر ہو جاؤ گے

اگر تم نے اُن لوگوں کی بات مان لی جو کفر اختیار کر چکے ہیں تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹا دیں گے پھر تم

خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

نقصان اُٹھانے والے | بلکہ | اللہ (ہی) | تمہارا مالک ہے | اور وہ | (سب سے) اچھا مددگار ہے

سخت نقصان میں پڑ جاؤ گے۔ (ایسا نہ کرنا) کیونکہ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

عنقریب ہم ڈال دیں گے | دلوں میں | اُن کے | جو کافر ہیں | رُعب

دیکھو ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے یہ اس

بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ

بسبب اُس کے جو شریک ٹھہرایا | اللہ کے ساتھ | اُس (چیز کو) | کہ نہیں اُتاری | اُس کی | (اللہ نے کوئی) دلیل

وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک ٹھہرا لیا جن کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ

اور اُن کے رہنے کی جگہ | دوزخ (ہے) | اور بُری ہے | رہنے کی جگہ | ظالموں کی | اور بیشک

اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا ٹھکانا نہایت ہی بُرا ہے اور اللہ نے

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

سچا کر دکھایا تم سے | اللہ نے | اپنا وعدہ | جبکہ تم کاٹ رہے تھے ان کو | اُس کے حکم سے | یہاں تک کہ | جب

تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم (جنگ اُحد کے شروع میں) اُس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ

تم نے کمزوری دکھائی | اور | تم جھگڑنے لگے | اس معاملہ میں | اور تم نے نافرمانی کی | بعد اس کے کہ

تم نے خود ہی ہمت ہار دی اور (رسولؐ کے) حکم کے بارے میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ

اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا

دکھا دی تم کو | وہ (چیز) | جس کو تم (دل سے) چاہتے تھے | تم میں سے (بعض) | وہ (ہے) جو چاہتا ہے | دنیا

اللہ نے تمہیں وہ (فتح) دکھا دی جو تم چاہتے تھے (اور) تم میں سے بعض دنیا کے خواہشمند ہو گئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴۷) اور وہ اللہ کے نیک بندے اللہ سے یہی دعا مانگا کرتے تھے کہ اے رب! دین کے معاملے میں ہم سے جو کمی بیشی ہوئی ہو اسے معاف کر اور جہاد میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

(۱۴۸) تو اللہ نے ان کو دنیا و آخرت میں بہترین اجر دیا اور اللہ ایسے ہی نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۴۹) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اُحد میں شکست کھانے پر کفار و منافقین مسلمانوں کو یہ مشورے دینے لگے کہ یہ مخالفت اور جنگ و جدل چھوڑ دو اور اپنے بھائیوں (کفار مکہ) سے صلح کر کے واپس ان کے دین میں داخل ہو جاؤ۔ اس موقع پر ارشاد ہوا کہ اگر تم نے ان کا کہا مانا تو وہ تمہیں ضرور ہی دین سے مرتد کر دیں گے اور تم خسارہ اٹھاؤ گے۔

(۱۵۰) اللہ ہی تمہارا مددگار ہے اور وہی سب سے اچھا مددگار ہے تمہیں اس کے سوا کسی اور سے فتح و نصرت کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

(۱۵۱) اس میں پیشین گوئی ہے کہ ہم عنقریب کفار کے دلوں میں ان کے کفر و شرک کی وجہ سے مسلمانوں کا رُعب ڈال دیں گے اور ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا یہ ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی کہ کفار اس کے بعد تمام لڑائیوں میں اہل اسلام کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ ان پر مسلمانوں کا رعب چھا گیا تھا۔

افعال: تَنْقَلِبُوْا: تم پھر جاتے ہو جاؤ گے۔ تم پلٹ جاتے ہو جاؤ گے۔ اِنْقِلَابٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ نُلْقِیْ: اِلْقَاءٌ مصدر۔ ہم ڈالے رہتے ہیں ڈالنے کو ہیں۔ مضارع متکلم۔ مَوْلٰکُمْ: تمہارا مددگار، مَوْلٰی مضاف۔ مددگار۔ کارساز۔

اسماء: رُعْبٌ: ہیبت، دھاک، دہشت، خوف۔ یہ رَعَبَ یَرْعَبُ کا مصدر ہے۔ اَلنّٰصِرِیْنَ: مدد کرنے والے۔ نُصْرَۃٌ سے اسم فاعل، جمع مذکر۔

وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ‌ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ

اور (بعض) وہ ہے | جو چاہتا ہے | آخرت | پھر | ہٹا دیا تم کو | اُن سے | تاکہ آزمائے تم کو

اور بعض نے آخرت کی خواہش کی۔ پھر اللہ نے تمہارا رُخ اُن کی طرف موڑ دیا تاکہ تمہارا امتحان لے

وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۲﴾

اور بیشک | اُس نے معاف کر دیا ہے | تم کو | اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | مومنوں پر

اور (اب اللہ نے) تمہیں معاف کر دیا ہے اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے

اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَلَا تَلۡوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوۡلُ

جبکہ | جب تم اوپر (پہاڑ) پر چڑھ رہے تھے | اور مڑ کر نہیں دیکھتے تھے | کسی کی طرف | حالانکہ رسولؐ

(یاد کرو) جب تم پہاڑ کی جانب چڑھ رہے تھے اور مُڑ کر کسی کو دیکھتے تک نہیں تھے اور رسولؐ

يَدۡعُوۡكُمۡ فِىۡۤ اُخۡرٰٮكُمۡ فَاَثَابَكُمۡ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّـكَيۡلَا تَحۡزَنُوۡا

تمہیں بلا رہے تھے | تمہارے پیچھے سے | پھر پہنچایا تم کو | غم پر غم | تاکہ غم نہ کھاؤ تم

تمہیں پچھلی جماعت میں کھڑے پکار رہے تھے پس (اللہ نے تمہاری تربیت کے لئے) تمہیں رنج پہنچایا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ

عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ

اُس پر (جو) | تم سے فوت ہو جائے | اور نہ | اُس پر (جو) | پہنچے تمہیں (مصیبت) | اور اللہ | خوب واقف ہے

سے نکل جائے یا جو مصیبت تم پر نازل ہو جائے تم اس سے غمزدہ نہ ہو۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ

اُس سے | جو تم کرتے ہو | پھر | نازل کیا اُس نے | تم پر | بعد (اُس) | غم کے

خوب واقف ہے۔ پھر اس غم کے بعد اللہ نے تمہاری ایک جماعت پر اطمینان

اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآٮِٕفَةً مِّنۡكُمۡ‌ ۙ وَطَآٮِٕفَةٌ

امن | (یعنی) اونگھ | جو ڈھانپ رہی تھی | ایک گروہ کو | تم میں سے | اور ایک گروہ (وہ ہے) بھی

دینے کے لئے اونگھ طاری کر دی اور ایک گروہ (منافقین) کو اُس وقت

قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ

(کہ) اُن کو فکر پڑی ہوئی تھی | اپنی جانوں کی | اور گمان کر رہے تھے | اللہ پر | ناحق | گمان

اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی جو اللہ کے بارے میں ناحق جاہلوں جیسی بدگمانیاں

الۡجَـاهِلِيَّةِ‌ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ

جاہلیت کا | وہ کہتے تھے | کیا | ہمیں (بھی) | (اس) کام میں | کچھ (اختیار) ہے

کر رہے تھے۔ کہتے تھے کیا ہمیں بھی اس معاملے میں کوئی اختیار حاصل ہے

قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ‌ؕ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ

کہہ دیجئے | بیشک | سب کام اللہ (ہی) کے (اختیار میں) ہے | وہ چھپاتے تھے | اپنے دلوں میں

کہہ دیجئے (اے نبیؐ) کہ یقیناً تمام باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ یہ لوگ دلوں میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۱۵۲) جنگ احد کی ابتدا میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور وہ کفار کو قتل کر رہے تھے۔ اس موقع پر حضورؐ نے ۵۰ تیر اندازوں کو مجاہدین کی پشت پر پہاڑی درّے پر مقرر فرمایا تھا اور ہدایت کی تھی کہ کسی حال میں بھی اس جگہ کو خالی نہ چھوڑیں لیکن کفار کو شکست کھاتا دیکھ کر چند ساتھیوں کے علاوہ درّے کے محافظ بھی مال غنیمت جمع کرنے کی غرض سے درے سے اتر آئے۔ اس پر کفار نے پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں کی فتح کو شکست میں بدل دیا۔ اُحد سے واپسی پر فتح کے وعدے کے باوجود بعض صحابہ نے شکست کی وجہ دریافت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بلاشبہ اللہ نے تو اپنا وعدہ سچ کر دکھایا تھا کہ ابتدائے جنگ میں تم دشمن کو خوب قتل کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ فتح و غلبہ جو تم دل سے چاہتے تھے وہ بھی تمہیں حاصل ہو گیا تھا مگر بعد میں تمہاری بزدلی' اور اختلاف کی وجہ سے کہ بعض تیر انداز حضورؐ کی ہدایات کو بھول کر دنیاوی مال کے شوق میں غنیمت جمع کرنے لگے اور بعض نے آخرت کو ترجیح دی کہ اطاعت رسولؐ میں اپنے مقام پر ڈٹے رہے اور کفار سے لڑ کر شہید ہوئے۔ اس موقع پر اللہ نے امتحان کے طور پر تمہارا غلبہ مشرکین سے اٹھا لیا اور تمہیں امتحان میں ڈال دیا۔ بعد میں اس غلطی پر تمہاری ندامت کی وجہ سے تمہارا قصور معاف فرما دیا اور اللہ مومنوں پر بڑا فضل والا ہے۔

(۱۵۳) یہ شکست اس وقت ہوئی جب تم لوگ اپنے ساتھیوں کو کفار کے نرغہ میں چھوڑ کر دور بھاگے جا رہے تھے اور کسی کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو میدان جنگ میں پیچھے سے بلا رہے تھے کہ اللہ کے بندو! میری طرف آؤ۔ اور تم نے رسولؐ کو اپنے فرار سے غم میں مبتلا کیا تھا تو اس کے بدلے اللہ نے تمہیں بھی مبتلائے غم کر دیا اور اس وقتی شکست میں تمہارے لئے یہ سبق بھی موجود تھا تاکہ تم غم کے عادی ہو کر دنیاوی منافع کے فوت ہو جانے اور مصیبت آ جانے پر زیادہ غمزدہ نہ ہو جایا کرو۔ بلکہ برداشت سے کام لو۔ اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے خوب واقف ہے۔

افعال: تَحُسُّوْنَهُمْ: تم ان کو قتل کرنے' کاٹنے لگے۔ مضارع کا صیغہ۔ تَنَازَعْتُمْ: تم نے جھگڑا کیا' نزاع کیا۔ یہ تَنَازُعٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ اَثَابَكُمْ: اس نے تم کو عوض میں پہنچایا۔ اِثَابَةٌ سے' معنیٰ: عمل کی جزا دینے کے ہیں۔ اچھا ہو یا برا۔ تَلْوٗنَ: پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے۔ مضارع (جمع مذکر حاضر)

اسماء: فَشِلْتُمْ: پست ہمت ہونا۔ فَشَلٌ مصدر۔ بزدلی کے ساتھ کمزور ہونا۔

مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ
جوظاہر نہیں کرتے تھے | آپ کے سامنے | وہ کہتے | (کہ) اگر ہوتا | ہم کو (بھی) | اس معاملہ میں
جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ اختیار حاصل ہوتا

شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ
کچھ (اختیار) | (تو) قتل نہ کئے جاتے ہم | یہاں | کہہ دیجئے | اگر | تم ہوتے | اپنے گھروں میں (بھی)
تو ہم اس جگہ قتل نہ ہوتے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے

لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى
توضرور باہر آجاتے | وہ (لوگ) | (کہ تقدیر میں) لکھا تھا | اُن کا | قتل ہونا | طرف
تو وہ لوگ جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا اپنی موت کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے

مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ
اپنے مقتلوں کے | اور اس لئے کہ آزمائے | اللہ | جو (کچھ) | تمہارے سینوں میں ہے
اور (تمہیں جو کچھ پیش آیا) اس لئے تھا۔ کہ تمہارے سینوں میں جو کچھ پوشیدہ ہے اللہ اس کو آزمائے

وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾
اور تاکہ پاک کردے | جو | تمہارے دلوں میں ہے | اور اللہ | خوب جانتا ہے | سینوں کے راز
اور تمہارے دلوں کو (وسوسوں کی آلائشوں سے) پاک کر دے اور اللہ سینے کے رازوں کو خوب جانتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ
بلاشبہ | وہ لوگ (جو) | واپس لوٹ گئے | تم میں سے | اُس روز | جس میں (باہم) مقابل ہوئے | دو لشکر
بیشک تم میں سے جن لوگوں نے (جنگ احد کے دن) لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جب دو جماعتوں کا سامنا ہوا

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ
اُنہیں (تو) پھسلا دیا تھا | شیطان نے | بسبب اُن کے بعض | اعمال کے جو انہوں نے کئے | اور بیشک
تو یہ اس لئے کہ شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور بیشک

عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع
معاف کر دیا | اللہ نے | اُن کو | بیشک | اللہ بڑا معاف کرنے والا | بردبار ہے
اللہ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور اللہ یقیناً بخشنے والا بردبار

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا
اے ایمان والو! | نہ ہو جاؤ | مانند اُن لوگوں کے (جنہوں نے) | انکار کیا | اور کہا متعلق
اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہیں اور اپنے بھائیوں کے

لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا
اپنے بھائیوں کو | جب اُنہوں نے سفر کیا | زمین میں | یا وہ تھے | جہاد پر | (کہ) اگر وہ ہوتے
کہتے ہیں جبکہ وہ سفر میں یا جہاد میں (جان دے دیں) کہ اگر وہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۴) پھر اللہ نے تمہارا غم اور خوف دور کر دیا اور اپنے فضل سے تم پر اونگھ ڈال دی جس سے تم دشمن کے خوف سے امن میں ہو گئے اور منافقین جو اس نعمت سے محروم تھے بدستور اپنی جانوں ہی کے خوف سے غم زدہ و فکر مند رہے وہ ناحق اہل جاہلیت جیسی بدگمانیوں میں مبتلا تھے وہ کہتے تھے کہ کیا جنگ کے معاملہ میں ہماری رائے کو کچھ بھی دخل ہے؟ کہہ دیجئے کہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے تمہاری رائے کا اس میں کچھ دخل نہیں ان کے دلوں میں ایک بات تھی جسے وہ ڈر کے مارے ظاہر نہیں کرتے تھے۔ وہ دلوں میں کہتے تھے اگر ہماری بات مان لی جاتی (یعنی عبداللہ بن اُبی منافق کی رائے پر میدان اُحد کی بجائے شہر مدینہ کے اندر ہی رہ کر جنگ کی جاتی) تو جو مسلمان اُحد میں شہید ہوئے وہ قتل نہ ہوتے، آپؐ کہہ دیجئے اگر تم اپنے گھروں کے اندر بھی بیٹھ جاتے تو جن کا قتل ہونا مقدر ہو چکا تھا وہ ضرور ہی اپنے مقتلوں (قتل کے لئے مقررہ مقامات) پر آ کر قتل ہو جاتے اور جہاد سے مقصود مسلمانوں کے دلی اخلاص کی آزمائش اور ان کا شیطانی وساوس سے پاک صاف کرنا ہے اور اللہ دل کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۱۵۵) جنگ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب (پانچ مہاجرین یعنی حضرت ابوبکرؓ و علیؓ و طلحہؓ بن عبداللہؓ و عبدالرحمان بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور باقی انصار میں سے میدان میں موجود رہے) باقی سب میدان سے نکل گئے تھے ان میدان چھوڑنے والوں کو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے شیطان نے لغزش دے دی تھی مثلاً بزدلی، غنیمت کی طرف زیادہ توجہ اور حضورؐ کے واضح حکم کے باوجود پہاڑی درے کی حفاظت کے بارے میں باہمی اختلاف وغیرہ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب کفار پر غلبہ پانا تو کیا ان سے جان چھڑانا بھی دشوار ہوا مگر ان کی ندامت اور توبہ کے بعد اللہ نے ان سب کو معاف فرما دیا اور وہ بہت ہی معاف کرنے والا اور بردبار ہے۔

افعال: لَا یُبْدُوْنَ: اِبْدَاءٌ مصدر (وہ چیز) وہ ظاہر نہیں کرتے۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔ بَرَزَ: وہ نکلا۔ یہ بُرُوْزٌ سے ماضی کا صیغہ ہے (واحد مذکر غائب) معنیٰ: کھلم کھلا ظاہر ہونے کے ہیں۔ یُمَحِّصَ: تَمْحِیْصٌ مصدر۔ تاکہ نکھار دے، صاف کر دے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔ کَسَبُوْا: انہوں نے کام کئے۔ کمائے۔ ماضی معروف جمع مذکر غائب۔

اسماء: نُعَاسًا: اونگھ، نیند۔ مَضَاجِعِھِمْ: قتل گاہیں۔ اپنے لیٹنے کی جگہیں۔ اسم ظرف۔ اَلْجَمْعَانِ: دو گروہ، فوجیں، جماعتیں۔ یہ جَمْعٌ کا تثنیہ ہے۔

عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً

ہمارے پاس | (تو) نہ مرتے | اور نہ قتل کئے جاتے | تا کہ بنائے | اللہ | اس کو | ارمان

ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یہ اس لئے ہے) کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں میں حسرت (وغم کا سبب)

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اُن کے دلوں میں | اور اللہ (ہی) زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور اللہ | جو (کچھ) تم کرتے ہو (اُس کو)

بنا دے (ورنہ درحقیقت) اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہ ہی موت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو

بَصِيْرٌ ۝۱۵۶ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

دیکھ رہا ہے | اور اگر | تم قتل کئے جاؤ | اللہ کے راستہ میں | یا مر جاؤ | تو مغفرت

دیکھ رہا ہے اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو جاؤ یا اپنی موت سے مر جاؤ تو (یاد رکھو کہ)

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۱۵۷ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ

اللہ کی طرف سے | اور (اُس کی) رحمت | بہتر ہے اُس سے جو | وہ جمع کرتے ہیں | اور اگر | تم مر جاؤ | یا

اللہ کی بخشش اور اُس کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) تم خواہ اپنی موت سے مرو یا مارے

قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۱۵۸ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

قتل کئے جاؤ | تو اللہ ہی کی طرف | جمع کئے جاؤ گے | پس اللہ کی رحمت سے

جاؤ تمہیں اللہ کے حضور میں ضرور پیش کیا جائے گا (اے نبیؐ) یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ آپؐ

لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

آپؐ نے نرمی کی اُن سے | اور اگر | آپ ہوتے | سخت مزاج | اور سخت دل | تو وہ (سب) اُٹھ جاتے

ان کے لئے (بہت) نرم مزاج ہیں اور اگر آپ سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ لوگ آپؐ کے

مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْھُمْ

آپؐ کے پاس سے | پس درگزر کرو | اُن سے | اور مغفرت طلب کرو اُن کے لئے | اور مشورے لیا کرو اُن سے

پاس سے بھاگ جاتے پس (اب بھی) ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے اور اہم باتوں میں اُن

فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

(اہم) معاملے میں | پھر جب | آپؐ (پختہ) ارادہ کرلیں | تو توکل کیجئے | اللہ پر | بیشک | اللہ

سے مشورہ کر لیا کیجئے پھر جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ کر چکیں تو اللہ پر بھروسہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ توکل

يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝۱۵۹ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ

دوست رکھتا ہے | توکل کرنے والوں کو | اگر | مدد دے تم کو | اللہ | تو کوئی نہیں (جو) غالب ہو سکے

کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اگر اللہ تمہیں مدد دے تو کوئی تم پر غالب نہیں

لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ

تم پر | اور اگر | وہ چھوڑ دے تم کو | تو کون ہے وہ جو | مدد دے (سکے) تم کو | اس کے بعد

آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۶) مسلمانو! تم ان منافقین کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے حضور کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے انکار کیا تھا اور اپنے نسبی مسلمان بھائیوں کی نسبت جو تجارت کے سفر میں مرجاتے یا جہاد میں شہید ہو جاتے یہ کہتے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو موت اور قتل سے بچ جاتے اور یہ بات وہ تقدیر پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے کہتے تھے۔ ان کا یہ باطل خیال، حسرت و ارمان ہو کر ان کے دلوں ہی میں رہ جائے گا اس لئے کہ موت و زندگی تو سب اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ تمہاری ہر بات کو خوب دیکھ رہا ہے۔

(۱۵۷) مسلمانو! تم خود اپنے وقت پر وفات پا جاؤ یا جہاد میں شہید ہو جاؤ، آخرت میں اللہ کی مغفرت اور اس کی رحمت و جنت کہیں زیادہ بہتر ہے، کفار کے دنیا میں مال و دولت جمع کرنے سے۔ (لہٰذا موت کا خوف دل سے نکال دو)۔

(۱۵۸) دوبارہ تاکید ہے کہ اگر تم اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہوئے خود مر جاؤ یا جہاد میں شہید ہو جاؤ تو اللہ ہی کے پاس جمع کئے جاؤ گے وہ تمہیں بہت بڑا اجر دے گا۔

(۱۵۹) اے رسول! آپؐ نے اللہ کی مہربانی سے ان جنگ میں کمزوری دکھانے والے مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کیا اور اگر آپؐ ان سے سخت مزاجی، بدخوئی اور سخت دلی کا اظہار کرتے تو وہ سب آپؐ کے پاس سے چلے جاتے۔ پس ان کے قصور معاف کیجئے اور ان کے لئے مغفرت طلب کیجئے اور تمام کاموں میں ان سے مشورہ لے لیا کیجئے پھر آپ جب کسی امر کا پختہ ارادہ کر لیں تو صرف اللہ ہی پر توکل کیجئے۔ بلاشک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

افعال: ضَرَبُوْا فی الارض: ملک میں چلے، سفر کیا۔ یہ ضَرْبٌ سے ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ مَا قُتِلُوْا: وہ نہ مارے جاتے۔ ماضی مجہول۔ یَجْمَعُوْنَ: یہ جَمْعٌ سے ہے۔ جمع کرتے ہیں۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ اِنْفَضُّوْا: وہ متفرق ہو گئے۔ اِنْفِضَاضٌ سے جس کے معنیٰ متفرق ہو جانے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ جمع مذکر غائب۔ شَاوِرْهُمْ: تو ان سے مشورہ کر۔ شَاوِرْ، مُشَاوَرَةٌ سے ہے۔ معنیٰ باہم مشورہ کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ۔

اسماء: حَسْرَةً: افسوس، پچھتاوا، پشیمانی۔ یہ حَسِرَ یَحْسَرُ کا مصدر ہے۔

هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

(آئی) یہ؟ | کہہ دیجئے | وہ | خود تمہاری طرف سے (آئی) | بیشک | اللہ | ہر چیز پر

آ پڑی ہے؟ کہہ دیجئے یہ خود (تمہاری غلطی) سے آئی بیشک اللہ ہر بات پر

قَدِيْرٌ ۝۱۶۵ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ

قادر ہے | اور جو | پہنچی تمہیں مصیبت | اُس دن (جب) | باہم مقابل ہوئے | دو لشکر

قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر اس دن آئی جب دونوں جماعتیں مقابل ہوئیں (اُحد میں)

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۶۶ۙ وَلِيَعْلَمَ

سو (وہ) اللہ کے حکم سے (تھی) | اور تاکہ وہ ظاہر کرلے | ایمان والوں کو | اور تاکہ ظاہر کرے وہ

تو وہ بھی اللہ ہی کے حکم سے تھی اور تاکہ اللہ مؤمنوں کو ظاہر کر دے اور ان منافقوں

الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

منافقوں کو | اور کہا گیا | اُن سے (کہ) | آؤ | قتال کرو | اللہ کے راستے میں

کو بھی (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو یا (دشمن سے)

اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ

یا دفاع کرو | وہ کہنے لگے | اگر ہم جانتے (اسے) | جنگ | تو ضرور تمہاری پیروی کرتے | وہ لوگ کفر سے

مدافعت کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہم اس کو جنگ سمجھتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے

يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِھِمْ

اُس دن | زیادہ قریب ہوگئے | بہ نسبت ایمان کے | وہ کہتے ہیں | اپنے منہ سے

اس دن وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر سے نزدیک تر تھے وہ اپنے منہ سے

مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِھِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝۱۶۷ۚ

وہ (بات) جو نہیں ہے | اُن کے | دلوں میں | اور اللہ | زیادہ جانتا ہے | اُس کو جو | وہ چھپاتے ہیں

ایسی باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا

یہی (وہ لوگ) ہیں جنہوں نے | کہا تھا | اپنے بھائیوں سے | حالانکہ وہ (خود) بیٹھ گئے تھے | اگر وہ ہمارا (کہا) مانتے

یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو (گھروں میں) بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے

مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

تو وہ قتل نہ کئے جاتے | کہہ دیجئے | تو ٹال دو تم | اپنی (ہی) جانوں سے | موت کو | اگر | تم ہو

تو مارے نہ جاتے کہہ دیجئے اگر تم اس بات میں سچے ہو تو موت کو اپنے اوپر

صٰدِقِيْنَ ۝۱۶۸ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ

سچے | اور ہر گز نہ سمجھنا | اُن کو (جو) | شہید ہوئے | اللہ کے راستے میں | مُردے

ٹال دو اور (اے مخاطب!) اُن لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں مُردہ نہ خیال کرو

آیت نمبر

(۱۶۵) اُحد میں ستر مسلمان شہید ہوئے تو انہوں نے شکایت کی کہ اللہ و رسول کے ماننے والوں پر یہ مصیبت کیسی؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس کے باوجود کہ تم جنگ بدر میں کفار کو اس سے دُگنا نقصان پہنچا چکے تھے، جو تمہیں ان سے اُحد میں پہنچا تھا پھر بھی تم شکایت کرتے ہو کہ ہم پر یہ مصیبت کس وجہ سے آئی؟ سو یہ مصیبت خود تمہارے ہاتھوں ہی آئی کہ تمہارے تیر انداز رسولؐ کے حکم کے خلاف اپنا مقام چھوڑ کر مال غنیمت کو جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۶۶) اُحد میں جو تمہیں شکست ہوئی، وہ تمہاری غلطی کے نتیجے میں اللہ کے حکم سے ہوئی اور اس لئے بھی کہ اللہ مخلص مومنین کو ظاہر کردے۔

(۱۶۷) اور اس لئے کہ منافقوں کو بھی مخلص مسلمانوں سے الگ کرلے اور حال ان کا یہ تھا کہ انہیں جہاد فی سبیل اللہ یا اپنی حفاظت کے لئے کفار سے لڑنے کو کہا گیا تو کہنے لگے کہ ہم تو اسے جنگ نہیں جانتے یہ تو صاف خودکشی ہے کہ اتنے معمولی وسائل کے ساتھ کفار کی اتنی بڑی طاقت کو روکا جائے۔ ورنہ ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے۔ دراصل وہ اس روز ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے وہ زبان سے تو ایمان و اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر دل مومن نہیں اور اللہ ان کے دلی نفاق کو خوب جانتا ہے۔

(۱۶۸) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوجود خود جنگ سے پیچھے ہٹے رہنے کے جنگ میں شہید ہونے والے بھائیوں کی نسبت کہا تھا کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو قتل نہ ہوتے آپ کہہ دیجئے اگر تمہارا یہ دعویٰ صحیح ہے تو تم اپنے آپ ہی سے موت کو ڈال دو۔ جو کہ بہرحال سب کو اپنے وقت پر آنی ہے۔

افعال: اِدْفَعُوْا: تم دفع کرو، ہٹاؤ۔ یہ دَفْعٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ نَعْلَمُ: عِلْمٌ مصدر۔ ہم جانتے ہیں۔ مضارع جمع متکلم۔ اَطَاعُوْنَا: انہوں نے ہماری اطاعت کی، حکم مانا۔ اِطَاعَةٌ سے ماضی کا صیغہ۔ اِدْرَءُوْا: تم دفع کرو۔ تم دور کرو۔ یہ دَرْءٌ سے ہے۔ معنیٰ دفع کرنے کے ہیں۔ امر کا صیغہ۔

اسماء: جَمْعَانِ: دو جماعتیں۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
بلکہ وُہ (تو) زندہ ہیں | اپنے رب کے ہاں | رزق دیئے جاتے ہیں | خوش ہیں | اُس سے جو دیا اُنہیں اللہ نے
بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف سے روزی مل رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو کچھ

مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
اپنے فضل سے | اور وہ خوش ہوتے ہیں | اُن لوگوں (کی نسبت) | جو (ابھی تک) نہیں جا ملے | اُن سے
انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور اُن لوگوں کی نسبت خوش ہو رہے ہیں جو ابھی پیچھے (دنیا میں) ہیں اور اُن سے (عالم برزخ میں)

مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ
اُن کے بعد | کہ نہیں ہے | (کوئی) خوف | اُن پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | وہ خوش ہوتے ہیں
جا نہیں ملے کہ نہ تو اُن پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ کسی طرح کا غم کھائیں گے وہ اللہ کی نعمتوں

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
اللہ کے انعام | اور فضل سے | اور اس (بات سے) کہ اللہ | ضائع نہیں کرتا | اجر
اور اُس کی فضل کی وجہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ ایمان رکھنے والوں کا اجر

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ
ایمان والوں کا | جنہوں نے | حکم مانا | اللہ | اور (اُس کے) رسول کا | بعد اُس کے کہ
ضائع نہیں کرتا۔ وہ لوگ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ
پہنچا اُنہیں | صدمہ | اُن (سب) کے لئے جنہوں نے | نیکی کی | اُن میں سے | اور پرہیزگار رہے | اجر ہے
حکم کو مانا۔ اُن میں سے جن لوگوں نے حسنِ عمل اور تقویٰ اختیار کیا اُن کے لئے

عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا
بہت بڑا | وہ (لوگ) | کہ کہا | جن سے | دوسروں نے | کہ بلاشبہ | (مخالف) لوگوں نے | جمع کیا ہے (لشکر)
بڑا اجر ہے یہ وہ (مومن ہیں) جن سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے خلاف فوج جمع

لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا
تمہارے (مقابلہ) کو | پس ان سے ڈرو | تو وہ اور بڑھ گئے | ایمان میں | اور کہنے لگے | کافی ہے ہمارے لئے
کر رکھی ہے اُن سے ڈرتے رہنا تو اس بات نے اُن کا ایمان مزید بڑھا دیا اور وہ کہہ اُٹھے کہ ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے

اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ
اللہ | اور وہ بہت اچھا کارساز ہے | پھر لوٹے وہ | اللہ کے احسان | اور فضل سے
اور وہی بہترین کارساز ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اُس کے فضل سے کامیاب لوٹے

لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
(اُس حال میں کہ) نہ پہنچی اُنہیں | (کوئی) تکلیف | اور پیروی کی اُنہوں نے | رضائے الٰہی کی | اور اللہ
انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے تابع رہے اور اللہ

(۱۶۹) اور جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو جائیں جیسے شہدائے بدر و اُحد اور گذشتہ و آئندہ تمام شہداء وغیرہ، تم انہیں ہرگز مُردے نہ سمجھنا بلکہ وہ عالم برزخ میں روحانی طور پر زندہ اور اللہ ہاں انہیں خاص رزق بھی ملتا ہے۔

(۱۷۰) اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں ہمیشہ کی زندگی اور اپنا قرب بخشا وہ اس سے خوش ہیں، اور ان مجاہدین کے حال سے بھی وہ خوش ہوتے ہیں جو ابھی تک دنیا میں ہیں اور شہید ہو کر ان سے نہیں آ ملے کہ قیامت کے روز ان کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔

(۱۷۱) وہ اللہ کے فضل و احسان اور اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۱۷۲) جن (۷۰) صحابہ نے اُحد میں سخت شکست کھانے کے باوجود اللہ و رسول کا حکم مان کر فوری طور پر ابوسفیان اور اس کی فوج سے دوبارہ جہاد کرنا بخوشی منظور کر لیا تھا اور حضور کے ہمراہ مقام **حمراء الاسد** (بدر صغریٰ) میں جنگ کے لئے جا پہنچے تھے۔ جس سے مرعوب ہو کر مشرکین مکہ واپس لوٹ گئے اور اس لئے صحابہ کرامؓ بغیر مقابلہ مدینہ واپس آ گئے، ان سب کے لئے اس نیکی اور پرہیزگاری کا بہت بڑا اجر ہے۔

(۱۷۳) انہی صحابہ کے متعلق ہے کہ جنگ اُحد کے بعد کفار کا سپہ سالار ابوسفیان، مقام **روحاء** سے جب مکہ کو واپس لوٹا تو اس نے عبدالقیس کے قافلہ والوں کو، جو مدینہ سامان خوراک لینے جا رہا تھا رشوت دے کر مسلمانوں کو اپنے مقابلہ سے باز رکھنے پر راضی کر لیا چنانچہ ان لوگوں نے مقام حمراء الاسد میں ان صحابہ کو ابوسفیان کے بھاری لشکر کا خوف دلا کر ان کے مقابلہ سے روکنا چاہا لیکن اس بات سے خوفزدہ ہونے کی بجائے صحابہ کا ایمان اور بھی مضبوط ہوا اور انہوں نے جواب دیا کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔

افعال: لَمْ یَلْحَقُوا: لُحُوقٌ مصدر۔ وہ نہیں پہنچے نہیں آ ملے۔ مضارع منفی جمع مذکر غائب۔
اسماء: فَرِحِیْنَ: خوش، اترانے والے۔ جمع ہے۔ واحد فَرِحٌ۔

ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ

بڑے فضل والا ہے | یہ شیطان ہی تو ہے جو تمہیں | ڈراتا ہے | اپنے دوستوں سے

بڑے فضل والا ہے۔ یقین کرلو کہ یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ

پس نہ ڈرنا اُن سے | اور ڈرنا مجھ ہی سے | اگر تم ہو | ایمان والے | اور غمزدہ نہ کریں آپ کو

تو تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو اور (صرف) مجھ ہی سے ڈرو اگر تم واقعی مؤمن ہو اور (اے نبیؐ) اُن لوگوں کو دیکھ کر

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا

وہ لوگ جو | تیزی دکھا رہے ہیں | کفر میں | بے شک وہ ضرر نہیں پہنچا سکیں گے | اللہ کو | کچھ (بھی)

جو کفر اختیار کرنے میں جلدی کر رہے ہیں آپ غمزدہ نہ ہوں وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ

اللہ چاہتا ہے | کہ نہ | رکھے | اُن کے لئے | (کوئی) حصہ | آخرت میں | اور اُن کے لئے

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہ رکھے اور اُن کے لئے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

عذاب ہے بہت بڑا | بلاشبہ | وہ (لوگ) جنہوں نے | خریدا | کفر کو | بدلے ایمان کے

بہت بڑا عذاب ہوگا وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

وہ ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکیں گے | اللہ کو | کچھ (بھی) | اوران کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور ہرگز نہ سمجھیں

وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ

وہ (لوگ) جو | کافر ہیں | کہ ہم جو مہلت دے رہے ہیں | اُنہیں | وہ بہتر ہے | اُن کے لئے

جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی یہ خیال نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں اُن کے حق میں بہتر ہے ؕ

اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

ہم تو مہلت دے رہے ہیں | اُنہیں | تاکہ وہ بڑھ جائیں | گناہ میں | اور اُن کے لئے | عذاب ہے | رسوا کرنے والا

ڈھیل تو ہم انہیں اس لئے دیتے ہیں کہ وہ گناہوں میں اور بڑھ جائیں اور اُن کے لئے رسواکن عذاب ہوگا

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى

اللہ ہرگز نہیں چھوڑے گا | ایمان والوں کو | اُس (حال) پر | کہ جس پر تم ہو | یہاں تک کہ

یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان والوں کو ایسی حالت میں چھوڑے رکھے جو (آج کل) تمہاری ہے یہاں تک کہ

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ

جدا کر دے | ناپاک کو | پاک سے | اور اللہ (ہرگز) نہیں | کہ خبردار کرے گا تم کو

وہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے گا اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غیب

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۷۴) پھر وہ صحابہ اللہ کے فضل واحسان سے، ابوسفیان سے مقابلہ کی تکلیف اٹھائے بغیر، بخیر وخوبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کو واپس لوٹے اور انہوں نے اللہ کی رضا کا اتباع کیا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۱۷۵) مسلمانو! جو تمہیں ابوسفیان اور اس کے بڑے لشکر سے ڈرا رہا تھا وہ شیطان ہی تو ہے (یعنی قافلہ عبدالقیس) سو تم اگر مومن ہو تو ان کفار سے ہرگز نہ ڈرو بلکہ مجھی سے ڈرو۔

(۱۷۶) اے رسولؐ! کفار یا منافقین جو آپؐ کے خلاف کفر کو غالب کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر، ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں وہ اللہ کے دین کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ان کی ان کوششوں سے آپؐ کو غمگین نہیں ہونا چاہئے یہ لوگ اپنا ہی کچھ بگاڑ رہے ہیں کیونکہ آخرت میں رحمت الٰہی سے ان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا بلکہ سخت عذاب ہوگا۔

(۱۷۷) عام کفار کو تنبیہ ہے کہ بلاشبہ جو لوگ ایمان واسلام کے بدلے کفر اختیار کرتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ انہی کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۷۸) کفار کو جو ہم دنیا میں مہلت دے رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ڈھیل ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ ہم تو ان کو اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ اور زیادہ گناہ کریں اور آخرت میں انہیں حد سے زیادہ رسوا کرنے والا عذاب ہو۔

افعال: اِنْقَلَبُوْا: وہ لوٹ گئے، پھر گئے۔ اِنْقِلَابٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یُخْفُوْنَ: اِخْفَاءٌ مصدر۔ وہ چھپاتے ہیں۔ مضارع مثبت جمع مذکر غائب۔ لَمْ یَمْسَسْهُمْ: مَسٌّ مصدر۔ نہیں پہنچا، لگا، چھوا، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ لَنْ یَّضُرُّوْا: ضَرٌّ مصدر۔ وہ ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَحْسَبَنَّ: وہ خیال نہ کرے۔ واحد مذکر غائب۔ لِیَزْدَادُوْا: اِزْدِیَادٌ مصدر، تاکہ بڑھ جائیں، ترقی کریں۔ مضارع منصوب جمع مذکر غائب۔

اسماء: حَظٌّ: حصہ۔ نصیب۔ مقررہ حصہ کو حظ کہتے ہیں۔ حُظُوْظٌ جمع ہے۔

عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

غیب پر | اور لیکن | اللہ | چن لیتا ہے | اپنے رسولوں میں سے | جسے چاہے

کی اطلاع دے دے، ہاں (غیب کی باتوں کا علم دینے کے لئے) وہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ

پس ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اُس کے رسولوں پر | اور اگر | تم ایمان لے آؤ | اور پرہیزگار رہو | تو تمہارے لئے

پس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کر لو تو تمہیں

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

ثواب ہے | بہت بڑا | اور ہرگز خیال نہ کریں | وہ (لوگ) جو | بخل کرتے ہیں | اُس میں جو دیا انہیں | اللہ نے

بڑا اجر ملے گا۔ اور وہ لوگ جو اس چیز (کے خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے

مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ

اپنے فضل سے | کہ وہ (بخل) اچھا ہے | اُن کیلئے | بلکہ | وہ | بُرا ہے | اُن کیلئے | جلد انہیں طوق پہنائے جائیں گے

انہیں دے رکھی ہے یہ خیال نہ کریں کہ (یہ بخل) ان کے لئے بہتر ہے، بلکہ یہ اُن کے لئے بہت بُرا ہے جس (مال) میں

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ

اس (چیز) کا | جس میں اُنہوں نے بخل کیا | قیامت کے دن | اور اللہ ہی کے لئے ہے | میراث

وہ (آج) کنجوسی کر رہے ہیں۔ یقیناً قیامت کے دن اسی کے طوق ان کے (گلوں میں) ڈالے جائیں گے اور زمین و آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ

آسمانوں | اور زمین کی | اور اللہ | اس سے جو | تم کرتے ہو | (خوب) خبردار ہے | یقیناً

کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے بیشک

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

سُن لی ہے | اللہ نے | بات | اُن کی (جنہوں نے) | کہا | کہ اللہ (تو) | محتاج ہے | اور ہم

اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی بات سن لی ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو محتاج ہے اور ہم

اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

غنی ہیں | ہم لکھ لیں گے | جو (کچھ) | اُنہوں نے کہا | اور اُن کا قتل کرنا | نبیوں کو | ناحق

دولت مند ہیں تو ہم ان کے کفریہ کلمات اور نبیوں کے ناحق قتل (کے جرائم) کو لکھ رکھیں گے

وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور ہم کہیں گے | اب چکھو | عذاب | جلانے والا | یہ ہے (بدلہ) | اُس (عمل) کا جو | آگے بھیجا

اور (پھر قیامت کے دن) کہیں گے کہ (اب) دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ اُن (اعمال) کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا

تمہارے ہاتھوں نے | اور یہ کہ | اللہ | ظلم نہیں کرتا | بندوں پر | جنہوں نے | کہا (تھا)

ہاتھوں آگے بھیجے اور باخبر رہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ

آیت نمبر

(۱۷۹) منافقین نے کہا تھا کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر سچا رسول ہے تو ہمیں بتائے کہ ہم میں سے کون ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا یا یہ کہ کون مخلص ہے اور کون منافق؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ مخلص مومنین کو اس حالت میں، کہ مومن و منافق ملے جلے ہیں، اس وقت تک ہرگز نہ چھوڑے گا جب تک کہ ناپاک منافق کو پاک مومن سے علیحدہ نہ کردے۔ جیسا کہ جہاد اور مشکلات کے مواقع میں، مومن اور منافق صاف طور پر علیحدہ نظر آ جاتے ہیں۔ اور اللہ عام لوگوں کو غیب پر مطلع نہیں فرماتا۔ البتہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے، وحی کے ذریعہ غیب کی باتوں سے مطلع کرتا ہے، پس تمہیں اللہ اور اس کے رسولوں پر دل سے ایمان لانا چاہئے اور اگر تم ایمان لے آؤ اور نفاق سے بچو، تو تمہیں بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۱۸۰) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو خبردار فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتے انہیں یہ کبھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ زکوٰۃ نہ دینا ان کے حق میں مفید ہے بلکہ یہ تو ان کے حق میں بہت ہی برا ہے کیونکہ قیامت کے دن وہ مال جس میں سے زکوٰۃ نہ ادا کی ہوگی۔ بخیل کے گلے کا طوق (پھندا) بنا دیا جائے گا۔ جس سے اس کو سخت عذاب ہوگا اور زمین و آسمان کے خزانوں کا حقیقی وارث اللہ ہی ہے اور وہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔

(۱۸۱) جب آیت مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ نازل ہوئی تو یہود نے کہا تھا کہ اللہ جو ہم سے قرض مانگتا ہے تو گویا وہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں، اس پر یہ ارشاد ہوا کہ یہود کے اس قول کو کہ "اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں" اللہ نے سن لیا ہے ان کا یہ بہتان اور نبیوں کو ناحق قتل کرنا، ان کے اعمال نامہ میں لکھ دیا جائے گا اور ہم ان کو عذاب دیتے وقت کہیں گے کہ لو اب دوزخ کا عذاب چکھو۔

(۱۸۲) اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کا یہ عذاب تمہارے کئے کا بدلہ ہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

افعال: لِيُطْلِعَكُمْ: اِطْلَاعٌ مصدر۔ وہ تم کو مطلع کردے گا، آگاہ کردے گا۔ مضارع منصوب واحد مذکر غائب۔ يَمِيْزَ: الگ کردے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ يَجْتَبِيْ: اِجْتِبَاءٌ مصدر۔ چن لیتا ہے۔ مضارع واحد مذکر غائب۔ بَخِلُوْا: انہوں نے کنجوسی کی۔ یہ بُخْلٌ سے ماضی کا صیغہ ہے۔ سَيُطَوَّقُوْنَ: عنقریب انہیں طوق (ہار) پہنایا جائے گا۔

اسماء: ظَلَّامٌ: بہت ظلم کرنے والا۔ ظُلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

کہ اللہ نے (تو) | ہم سے عہد لیا ہے | کہ ہم ایمان نہ لائیں | کسی رسول پر | تاوقتیکہ | وہ لائے ہمارے پاس

بیشک اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر (اس وقت تک) ایمان نہ لائیں جب تک کہ ہمارے پاس ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ

وہ قربانی | کہ کھا جائے اُسے | آگ | کہہ دیجئے | آچکے ہیں تمہارے پاس | کئی رسول | مجھ سے پہلے

قربانی نہ لے آئے جسے آگ کھا جائے' اُن سے کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کئی رسول کھلی نشانیاں لے کر

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ

روشن دلیلیں | اور وہ چیز لے کر بھی | جو تم نے (اب) کہی | پھر تم نے کیوں قتل کر دیا اُنہیں | اگر | تم تھے

تمہارے پاس آئے اور وہ معجزہ بھی لائے' جو تم کہہ رہے ہو' پھر اگر تم سچے تھے تو تم نے کیوں اُن کو

صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

سچے | پھر اگر وہ آپؐ کو جھٹلائیں | تو جھٹلائے جا چکے ہیں | کئی رسول | آپ سے | پہلے

قتل کیا۔ (اے پیغمبر!) اگر ان لوگوں نے آپؐ کو جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کی تکذیب

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

(جو) لائے تھے روشن دلیلیں | اور صحیفے | اور کتابیں | واضح | ہر شخص (کو) | چکھنا ہے (مزہ)

کی جا چکی ہے جو کھلی نشانیاں' صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے (یاد رکھو) ہر کسی کو موت کا

الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ

موت کا | اور تمہیں پورے پورے دیئے جائیں گے | بدلے تمہارے | روزِ قیامت (میں) | پھر جو کوئی

مزہ چکھنا ہے اور یقیناً قیامت کے دن تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تو جو کوئی

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ

دُور رکھا جائے | دوزخ سے | اور داخل کیا جائے جنت میں | سو وہ کامیاب ہو گیا | اور نہیں ہے | زندگی

دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب رہا اور دُنیاوی زندگی تو

الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

دُنیا کی | مگر صرف | سامان | دھوکہ کا | تم ضرور آزمائے جاؤ گے | اپنے مالوں میں

صرف ایک سامانِ فریب ہے۔ تمہیں جان و مال کی آزمائش میں ضرور

وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اور اپنی جانوں میں | اور ضرور (ہی) سنو گے | اُن لوگوں سے | جنہیں دی گئی | کتاب

ڈالا جائے گا اور اُن لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور مشرکوں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ

تم سے پہلے (بھی) | اور اُن سے جو | مشرک ہیں | اذیت (کی باتیں) | بہت | اور اگر

سے تم ضرور بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۸۳) سردارانِ یہود، کعب بن اشرف و مالک وحُیّ وغیرہ، جنہوں نے کہا تھا کہ ہمیں **تورات** میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک کہ ہمارے پاس معجزہ کے طور پر ایک قربانی نہ لائے۔ جسے آسمانی آگ اتر کر کھا جائے، ان سے کہہ دیجئے کہ مجھ سے پہلے کئی رسول تمہارے پاس دیگر معجزوں کے علاوہ یہ ''آسمانی آگ کا قربانی کو کھا جانے کا معجزہ'' بھی لائے تھے پھر اگر تم سچے تھے تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا؟

(۱۸۴) پھر اگر وہ آپ ؐ کو جھوٹا سمجھیں تو اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ آپ ؐ سے پہلے بھی تو کئی رسول، جو صحیفے اور روشن کتابیں لائے تھے۔ ان منکرین کے آباؤ اجداد نے ان کو جھوٹا سمجھا تھا۔

(۱۸۵) ہر شخص کو موت کا مزا چکھنا ہے اور قیامت کے روز ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا یعنی منکرین کو دوزخ میں اور مومنین کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو کوئی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا جائے گا، وہی کامیاب ہے، اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی چیز ہے اس کی خاطر اپنی آخرت کو خراب نہ کرنا چاہئے۔

افعال: تُوَفَّوْنَ: تم کو پورا دیا جائے گا۔ یہ تَوْفِيَةٌ سے ہے۔ معنیٰ پورا پورا دینے کے ہیں۔ مضارع مجہول، جمع مذکر حاضر۔ اُدْخِلَ: وہ داخل کیا گیا۔ اِدْخَالٌ سے ہے۔ معنیٰ داخل کرنے کے ہیں۔

اسماء: الْغُرُوْرِ: دھوکا۔ مَتَاعٌ: فائدہ اٹھانے کا سامان، اسم مفرد۔

تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ

تم صبر کرو | اور بچو تم | تو بلاشبہ | یہ | (بڑی) ہمت کا | کام ہے | اور جب | لیا | اللہ نے

تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو تو بیشک یہ عزم و ہمت کی باتیں ہیں اور (یاد کرو) جب اللہ نے

مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

اقرار | اُن (لوگوں) سے (جنہیں) | دی گئی تھی | کتاب | کہ تم ضرور بیان کرنا اُسے | لوگوں کے لئے

ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہ عہد لیا تھا کہ تم نے اس (کتاب کی تعلیمات)

وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا

اور نہ چھپانا اس کو | تو پھینک دیا اُنہوں نے اُسے | اپنی پیٹھ پیچھے | اور لی اُنہوں نے

کو لوگوں پر واضح کرنا ہے اور چھپانا نہیں، تو اُنہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور کتاب اللہ کو

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ

اُس کے بدلے | قیمت | تھوڑی (سی) | پس (بہت) بُرا ہے | جو (کچھ) | وہ لیتے ہیں | آپ ہرگز خیال نہ کریں

تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالا، سو اُنہوں نے (بہت ہی) بُرا سودا کیا۔ جو لوگ

الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا

اُن کو (جو) | خوش ہوتے ہیں | اس (بات سے) جو | وہ کرتے ہیں | اور پسند کرتے ہیں | کہ اُن کی تعریف کی جائے

اپنے (بُرے) افعال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اُن کے کچھ نہ کرنے پر بھی

بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ

اُس (کام) سے | جو اُنہوں نے نہیں کیا | پس ہرگز نہ خیال کیجئے کہ وہ | نجات پائیں گے | عذاب سے

اُن کی تعریف کی جائے، تو آپ یہ خیال نہ کریں کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پا گئے ہیں

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

اور اُن کے لئے | عذاب ہے | دردناک | اور اللہ (ہی) کے لئے ہے | بادشاہی | آسمانوں | اور زمین کی

(بلکہ) اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ

اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے | بیشک | پیدا کرنے میں | آسمانوں

اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ بیشک زمین و آسمان کی پیدائش میں

وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ج لا

اور زمین کے | اور بدل کر لانے میں | رات | اور دن کے | یقیناً نشانیاں ہیں | عقل والوں کے لئے

اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں

الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ

جو لوگ | یاد کرتے ہیں | اللہ کو کھڑے | اور بیٹھے ہوئے | اور اپنے | پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)

(یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اُٹھتے، بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ ہی کو یاد کرتے ہیں

(۱۸۶) مسلمانو! تمہیں دین کی خاطر جان و مال قربان کرنے پڑیں گے' اور اہلِ کتاب و مشرکین کی طرف سے دین میں طعنے اور رسولؐ کی برائی وغیرہ' بہت سی اذیتیں سہنی ہوں گی۔ اور اگر تم ان مصیبتوں پر صبر اور تقویٰ اختیار کرو گے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے جو دین و دنیا کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔

(۱۸۷) اور یاد کرو جبکہ علمائے اہل کتاب سے عہد لیا گیا تھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کو عام لوگوں سے کھول کر بیان کرنا اور کوئی بات بھی چھپا نہ رکھنا' مگر انہوں نے اپنی نفسانی اغراض سے اس عہد کی کچھ پروا نہ کی اور بہت سی باتوں' خاص کر آخری رسولؐ کی نشانیوں کو لوگوں سے چھپا دیا اور اس کے عوض جو دنیاوی مال و مرتبہ انہیں ملا وہ آخرت کی نعمت کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہے وہ بہت ہی بُرا معاوضہ ہے۔ (ف) اس میں امت مسلمہ کے علماء کو بھی خبردار کیا گیا ہے کہ وہ امر حق کو نہ چھپائیں اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی علم کی بات جان بوجھ کر چھپائے گا اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

(۱۸۸) یہودی علماء' اپنے دنیاوی مفادات کو بچانے اور رشوتیں کھانے کی غرض سے' لوگوں سے آخری نبیؐ کی نشانیاں چھپاتے' اور لوگوں کے سامنے خود کو حق پرست اور دین دار بنا کر پیش کرتے کہ لوگ ان کی تعریفیں کریں اور پھر خوش ہوتے کہ ہماری چالاکیوں کو کوئی پکڑ نہیں سکتا' اللہ فرماتا ہے کہ ایسی باتیں انہیں دوزخ کے دردناک عذاب سے چھٹکارا نہیں دلا سکیں گی۔

(۱۸۹) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۹۰) قریش نے اللہ کی قدرت کی دلیل مانگی تو ارشاد ہوا کہ جو لوگ صحیح العقل ہیں ان کے لئے زمین و آسمان کی پیدائش اور رات کے ادل بدل کر آنے میں اللہ کی قدرت کے بڑے نشانات موجود ہیں۔

افعال: تُبْلَوُنَّ: تم ضرور آزمائے جاؤ گے۔ بَلَاءٌ سے مضارع مجہول۔ زُحْزِحَ: بچالیا گیا۔ ہٹا دیا گیا۔ زَحْزَحَةٌ سے معنیٰ: دور کرنے کے' ماضی مجہول' واحد مذکر غائب۔ فَازَ: کامیاب ہوا۔ فتح پائی۔ فَوْزٌ مصدر مَفَازٌ مصدر۔ ماضی معروف۔ تُبَيِّنُنَّهٗ: تم ضرور بیان کرو گے اس کو۔ تَبْيِيْنٌ سے مضارع کا صیغہ۔ اَتَوْا: وہ لائے' آئے' پہنچے۔ اِتْيَانٌ سے ماضی کا صیغہ۔ (جمع مذکر غائب)

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا

اور غور کرتے ہیں | پیدائش میں | آسمانوں | اور زمین کے | اے ہمارے رب!

اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب

مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾

نہیں پیدا کیا تُو نے | یہ (سب) | عبث | پاک ہے تُو | پس بچا ہمیں | عذاب | دوزخ سے

تو نے اس (کائنات) کو بے فائدہ نہیں بنایا تو (ہر عیب سے) پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا

اے ہمارے رب! | بلاشبہ | وہ (جسے) | تو داخل کردے | دوزخ میں | سو اُسے تو نے رسوا کر دیا | اور نہیں ہے

اے ہمارے رب! جس کو تُو دوزخ میں داخل کر دے تو اُسے تُو نے ذلیل کر دیا اور ظالموں

لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

ظالموں کا | کوئی (بھی) مددگار | اے ہمارے رب! | یقیناً | ہم نے سُنا | ایک پکارنے والے کو

کے لئے کوئی مددگار نہیں، اے اللہ تعالیٰ! ہم نے ایک دعوت دینے والے کو سُنا

يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۖ رَبَّنَا

جو پکار رہا ہے | ایمان کے لئے | کہ | ایمان لاؤ | اپنے رب پر | تو ہم ایمان لے آئے | اے ہمارے رب!

جو ایمان کی دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب!

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا

پس بخش دے | ہمیں | ہمارے گناہ | اور دُور کر | ہم سے | ہماری برائیاں | اور وفات دے ہمیں

ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دُور کر اور نیک لوگوں کے

مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ

نیک لوگوں کے ساتھ | اے ہمارے رب! | اور عطا فرما ہم کو | جو | تُو نے وعدہ کیا ہم سے | اپنے رسُولوں (کی زبان) سے

ساتھ ہمارا خاتمہ فرما اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ کچھ عطا کر جس کا تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا تھا

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ

اور رُسوا نہ کر ہم کو | روزِ قیامت (میں) | بیشک تو | تو خلاف نہیں کرتا | اپنے وعدے کے | پس قبول کرلی

اور قیامت کے دن ہمیں رُسوا نہ کر، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تو اُن کے رب نے

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ

اُن کی دعا | اُن کے رب نے | کہ میں | نہیں | ضائع کروں گا | عمل | کسی عمل کرنے والے کا | تم میں سے

ان لوگوں کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) یقیناً میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے نیک

مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِينَ

مرد (ہو) | یا | عورت | تم ایک دوسرے کے (جزو) ہو | پھر وہ (لوگ) جنہوں نے

اعمال کو ضائع نہیں کرتا، تم سب ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو تو وہ لوگ جنہوں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۱) اہل عقل وہ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں، کھڑے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یعنی ہر حالت میں اور زمین و آسمان کی پیدائش میں غور و فکر کر کے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ کارخانۂ عالم تو نے بے کار نہیں بنایا بلکہ ضرور اس کے پیدا کرنے کی کوئی غرض اور مصلحت رکھی ہے پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ مخلوقات میں درست طریقے سے غور و فکر سے، خالق کی عظمت و قدرت سمجھ میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے۔ جبکہ غیر ایمانی طرز فکر سے، انسان مخلوقات ہی میں الجھ کر، خالق حقیقی سے دور ہو جاتا ہے اور عذاب جہنم کا مستحق بن جاتا ہے)۔

(۱۹۲) اے ہمارے رب! بیشک جسے تُو نے جہنم میں جھونک دیا اسے تو رسوا ہی کر دیا اور یہ رسوائی تیرے نافرمان بندوں ہی کو ہوگی اور ایسے ظالموں کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۹۳) اے ہمارے رب بلاشبہ ہم نے تیرے دین کی طرف بلانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو سنا کہ اپنے اللہ پر ایمان لاؤ۔ سو ہم نے سنا اور دل سے ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش اور خطائیں معاف کر اور نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔

(۱۹۴) اے ہمارے رب! جس نصرت اور نجات آخرت کا، تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں اس سے بہرہ ور فرما اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کر۔ بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

افعال: تُدْخِلَ: تو داخل کرے، داخل کرتا ہے، کرے گا۔ اِدْخَالٌ سے مضارع کا صیغہ۔ اَخْزَیْتَهٗ: رسوا کیا تو نے اس کو۔ لَا تُخْزِنَا: تو ہم کو رسوا نہ کر۔ اِخْزَاءٌ سے، معنیٰ: دور کرنے، خوار اور رسوا کرنے اور ہلاک کرنے کے ہیں۔ نہی حاضر کا صیغہ۔

اسماء: جُنُوْبِهِمْ: لیٹے ہوئے، پہلوؤں پر۔ جَنْبٌ: پہلو، طرف۔

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ

ہجرت کی | اور نکالے گئے | اپنے گھروں سے | اور ایذا دی گئی اُنہیں | میرے راستہ میں

ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں میری راہ میں تکلیف دی

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

اور وہ لڑے | اور قتل ہوئے | میں ضرور دُور کردوں گا | اُن سے | اُن کی برائیاں | اور ضرور داخل کروں گا انہیں

اور جنہوں نے جنگ کی، اور مارے گئے یقیناً میں اُن کی برائیوں کو اُن سے دُور کر دوں گا اور اُنہیں ایسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ

جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | یہ بدلہ ہے | اللہ کے ہاں سے

داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ہے

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ

اور اللہ (ہی) کے ہاں | اچھا | بدلہ ہے | دھوکہ میں نہ ڈالے آپ کو | پھرنا (عیش میں)

اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین اجر ہے۔ اُن لوگوں کا، جو راہِ کفر اختیار کر چکے ہیں،

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ

کافروں کا | شہروں میں | یہ فائدہ ہے | تھوڑا (سا) | پھر | اُن کا ٹھکانا ہے

ملکوں میں (عیش و عشرت سے) چلنا پھرنا، تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، یہ چند روزہ سرمایہ ہے، پھر اُن کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

دوزخ | اور بُرا ہے (وہ) | ٹھکانا | لیکن | جو (لوگ) | ڈرتے رہے | اپنے رب سے | اُن کے لئے

جہنم ہوگا اور وہ (بہت ہی بُرا) ٹھکانا ہے لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈریں اُن کے لئے ایسے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا

جنتیں ہیں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں | (یہ) مہمانی ہوگی

باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اُن میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ

اللہ کی طرف سے | اور جو کچھ | اللہ کے ہاں ہے | (وہ) بہتر ہے | نیکوکاروں کے لئے | اور بلاشبہ

مہمانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے نیک لوگوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔ اور اہل کتاب میں

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

اہل کتاب میں سے | تو وہ (بھی) ہے | جو ایمان لاتا ہے | اللہ پر | اور اس پر جو | نازل کیا گیا (قرآن)

یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل

اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ

تمہاری طرف | اور اُس پر جو | نازل کیا گیا | اُن کی طرف | عاجزی کرتے ہوئے | اللہ کے لئے

کی گئی ہے نیز اُن کتابوں پر جو (تم سے پہلے) نازل کی گئیں ایمان رکھتے ہیں اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹۵) اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی مومن مخلص کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہو۔ لہٰذا حکم بھی دونوں کا ایک سا ہے پھر ان میں سے جنہوں نے دین کی خاطر ہجرت کی، گھر بار چھوڑا۔ اور میری راہ میں اذیت اٹھائی کفار سے جہاد کیا اور شہید ہوئے میں ان کے گناہ معاف کر کے انہیں بہشتوں میں داخل کروں گا جن میں ندیاں بہتی ہیں، یہ راہِ حق میں ان کی جاں نثاری اور فداکاری کا بدلہ ہوگا اللہ کی طرف سے، اور یہ بدلہ جو اللہ کے یہاں ملنے والا ہے، وہ بہت ہی اچھا ہے۔

(۱۹۶) مسلمانوں نے مشرکین کی خوشحالی دیکھ کر عرض کی تھی کہ یہ اللہ ورسول کے دشمن تو ایسے عیش و آرام میں ہیں اور ہم اللہ ورسول کے فرمانبردار ایسی تنگی اور تکلیف میں اس کی کیا وجہ ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ شہروں میں عیش و آرام کے ساتھ تجارت کے لئے کفار کی نقل وحرکت سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔

(۱۹۷) ان کا دنیا میں اس طرح عیش و آرام سے نقل وحرکت کرنا آخرت کی نعمت کے مقابلہ میں بالکل ہی تھوڑا سا فائدہ ہے، اور آخرت میں تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۹۸) لیکن جو مخلص مومن اللہ کے خوف سے برے اعمال سے بچتے رہے۔ ان کو آخرت میں ایسے باغات ملیں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ ان کی اللہ کے ہاں مہمانی ہوگی، اور اللہ کے ہاں جو اجر وانعام ملنے والا ہے وہ نیکوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔

افعال: اِسْتَجَابَ: اس نے قبول کیا، مانا۔ اِسْتِجَابَۃٌ سے معنیٰ قبول کرنے اور ماننے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ۔ اُضِیْعُ: میں ضائع کرتا ہوں یا کروں گا۔ اِضَاعَۃٌ سے معنیٰ ضائع کرنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ اُخْرِجُوْا: وہ نکالے گئے۔ اِخْرَاجٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ۔ اُکَفِّرَنَّ: میں چھپادوں گا، محو کردوں گا، دُور کردوں گا۔ تَکْفِیْرٌ سے، معنیٰ: کسی چیز کو اس طرح چھپانا کہ گویا پہلے تھی ہی نہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ یَغُرَّنَّکَ: تجھے دھوکے میں ڈالا۔ یہ غُرُوْرٌ سے بنا ہے۔ تجھے فریب خوردہ کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)

اسماء: نُزُلًا: مہمانی کا کھانا۔ طعام۔ ضیافت۔ یہ مکانِ نزول کے معنیٰ میں بھی ہے۔

لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

وہ نہیں لیتے | آیاتِ الٰہی کے بدلے | قیمت | تھوڑی (سی) | اُنہی کے لئے ہے | ثواب اُن کا

وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے بدلے میں حقیر (دُنیاوی) معاوضے نہیں لیتے' اُن لوگوں کے لئے اُن کے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا

اُن کے رب کے ہاں | بیشک | اللہ | جلد حساب لینے والا ہے | اے ایمان والو | صبر کرو

اجر ہے یقین رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اے ایمان والو! صبر کرو

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

اور صبر کی تلقین کرو | اور (جہاد میں) لگے رہو | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | تاکہ تم | کامیابی حاصل کرو

ایک دوسرے کو صبر پر آمادہ کرو اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۃ نساء مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو چھتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

اے لوگو! | ڈرو | اپنے رب سے | جس نے | پیدا کیا تم کو | ایک شخص سے

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ

اور پیدا کی | اس سے | اُس کی بیوی | اور پھیلائے | اُن دونوں سے | مرد | بہت سے | اور عورتیں

اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور ڈرو | اللہ سے | کہ باہم سوال کرتے ہو جس کا واسطہ دے کر | اور رشتوں سے | بلاشک | اللہ

اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو یقین جانو

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

ہے | تم پر | نگہبان | اور دے دو | یتیموں کو | اُن کے مال | اور | نہ بدل ڈالو

کہ اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے اور یتیموں کو اُن کا مال دے دو (اور ان کی) اچھی چیزیں (اپنی)

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ

ناپاک کو | پاک سے | اور نہ | کھاؤ | اُن کے مال | (ملاکر) اپنے مالوں میں

نکمی چیزوں سے نہ بدل لو اور نہ اُن کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ

اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا

بیشک یہ | ہے | گناہ | بڑا | اور اگر | تمہیں خوف ہو | کہ تم انصاف نہ کر سکو گے

ایسا کرنا یقیناً بڑا بھاری گناہ ہے اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۹۹) بلاشبہ سب اہل کتاب برابر نہیں۔ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچے دل سے اللہ اور اس کتاب (قرآن) پر، جو تمہاری ہدایت کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور دوسری تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے حضور میں عاجزی کرتے ہیں اور آیات الٰہی کو تحریف کر کے اس کے بدلے دنیا کا معمولی سامان نہیں خریدتے ایسے نیک لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں بہترین اجر ہے اللہ کے یہاں اور اللہ بلاشبہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۲۰۰) مسلمانو! دنیا میں ہر قسم کی تکلیف کو صبر سے برداشت کرو اور جہاد میں مصیبتوں پر ثابت قدم رہو اور امن کی حالت میں بھی کفار کے مقابلہ کے لئے تیار رہو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو۔

سُورۃ النساء

نساء جمع ہے **امراۃ** کی جس کے معنی ہیں عورتیں چونکہ اس سورۃ میں عورتوں کا زیادہ تر بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک شخص (آدمؑ) سے پیدا کیا۔اس طرح کہ اس کو تو مٹی سے اور اس کی بیوی حوا کو اس کی پسلی سے اور پھر دونوں آدم وحوا سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور ڈرو اللہ سے جس کا نام لے کر اور واسطہ دے کر تم آپس میں سوال کیا کرتے ہو۔اور رشتوں کے توڑنے سے بھی ڈرتے رہو اور بیشک تمہارا ہر کام اللہ دیکھ رہا ہے۔

(۲) یتیموں کے ولیوں (نگرانوں) کو حکم ہے کہ جب یتیم بالغ ہو جائیں تو ان کے مالِ وراثت ان کے حوالہ کر دو۔اور ان کا مال جو تمہارے پاس امانت ہے اور تم پر حرام ہے اس میں سے کوئی اچھی چیز، اپنی کسی معمولی چیز سے تبدیل نہ کر ڈالو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا جلا کر نہ کھاؤ، کیونکہ یہ سخت گناہ ہے۔

افعال: صَابِرُوْا: ثابت قدم رہو۔امر کا صیغہ۔رَابِطُوْا: آپس میں منظم رہو۔امر کا صیغہ۔بَثَّ: اس نے پھیلایا، بکھیرا۔بَثٌّ سے ماضی کا صیغہ۔معنیٰ کسی چیز کے پراگندہ کرنے، ابھارنے کے ہیں۔تَسَاءَ لُوْنَ: مانگتے ہو تم۔

اسماء: حُوْبًا: گناہ۔وبال۔

فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

یتیم (لڑکیوں کے حق) میں | تو نکاح کرلو | جو | تمہیں پسند ہوں | عورتوں میں سے

انصاف نہ کر سکو گے تو (اُن کی بجائے) جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا

دو دو | تین تین | اور چار چار | پھر اگر | تمہیں خوف ہو | کہ تم عدل نہیں کرسکو گے

ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار نکاح میں لے آؤ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم (ان کے درمیان) انصاف نہ کرسکو گے

فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا

تو ایک (ہی) سے (نکاح کرو) | یا جو | (کنیز) تمہاری ملکیت میں ہو | یہ بات | زیادہ قریب ہے | (اس سے) کہ

تو ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو، یا کنیز جو تمہاری ملکیت ہو، یہ (طریق کار) تمہیں ناانصافی سے بچانے کے لئے

تَعُوْلُوْا ۝۳ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ

تم ظلم نہ کرو | اور دے دو | عورتوں کو | اُن کے مہر | خوشی سے | پھر اگر | وہ راضی ہوں

قریب تر ہے اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی

لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

تمہارے لئے (چھوڑنے کو) | کچھ | اُس (مہر) میں سے | اپنی جانب سے | تو کھاؤ اُس کو

رضامندی سے تمہیں اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اُسے خوشی اور

هَنِيْۤـًٔا مَّرِيْۤـًٔا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ

ذوق وشوق سے خوب سیر ہوکر | اور نہ دو تم | نادانوں کو | اپنے وہ مال | جن کو | بنایا | اللہ نے

مزے سے کھاؤ، اور وہ مال و دولت جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری روزی کا سہارا بنا دیا ہے، نادانوں کے حوالے

لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ

تمہارے قیام (کا باعث) | اور کھلاؤ اُن کو | اُس میں سے | اور پہناؤ اُن کو | اور کہو | اُن سے

نہ کرو، تم اس میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے نرمی

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

بات | اچھی | اور آزماتے رہو | یتیموں کو | اس وقت تک | کہ جب وہ پہنچیں | نکاح (کی عمر) کو

گفتگو کرو۔ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ

پھر اگر | تم دیکھو ان میں | ہوشیاری | تو دے دو | انہیں | اُن کے مال

پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو اُن کا مال (و اسباب) اُن کے حوالے کر دو

وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ

اور مت کھاؤ اُس کو | فضول خرچی سے | جلدی کرتے ہوئے | (اس خوف سے) کہ وہ بڑے ہوجائیں گے | اور جو کوئی

اور ان کے بڑے ہو جانے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ اور جو دولت مند ہو اُسے چاہئے کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳) عہد جاہلیت میں رواج تھا کہ اگر کسی ولی (وارث) کی نگرانی میں کوئی یتیم لڑکی ہوتی اور وہ خوبصورت ہوتی تو برائے نام مہر مقرر کر کے اس سے خود نکاح کر لیتا اور کوئی اس سے لڑکی کے حق کا مطالبہ کرنے والا نہ ہوتا۔ یا اگر یتیم لڑکی خوبصورت نہ ہوتی لیکن اس کا مال وراثت ہاتھ سے نکل جانے کا خطرہ ہوتا تو رغبت نہ ہونے کے باوجود اس سے خود نکاح کر لیتا۔ یہاں یتیم بچیوں کے ان حقوق کی حفاظت کا حکم ہے کہ اگر تم کو خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں سے شادی کر کے ان کے حقوق ادا نہ کر سکو گے تو اپنی مرضی اور پسند کی دیگر ایک، دو، تین یا چار تک شادیاں کر سکتے ہو، بشرطیکہ تم بیویوں کے حقوق، مساوات کے ساتھ ادا کر سکو، اور اگر بے انصافی کا خطرہ ہو تو پھر ایک ہی نکاح پر اکتفا کرو۔ یا پھر اپنی کنیز پر قناعت کرو۔ یہ احکام اس لئے ہیں کہ تم خواتین کے معاملے میں ناانصافی سے بچو۔

(۴) عورتوں کے مہر جو شوہروں کے ذمے ہوتے ہیں وہ ان کو خوشی سے ادا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں۔ تو تمہارے لئے اس کا کھالینا بالکل درست ہے۔

(۵) اور یتیم بچے جب تک اچھے اور برے میں تمیز نہ کر سکیں ان کے جو مال تمہارے قبضے میں ہیں اور تم لوگوں کے لئے زندگی کے قیام کا باعث ہیں ان کی تحویل میں نہ دو اور باقاعدہ ان کے کھانے پینے کا انتظام کرو اور ان سے مناسب بات کہہ کر ان کی تسلی کر دو کہ وقت آنے پر تمہیں، تمہاری تمام چیزیں مل جائیں گی۔

افعال: طَابَ: خوش آیا۔ بھلا معلوم ہوا۔ طَیِّبٌ سے معنی خوش لگنے اور پاکیزہ ہونے کے ہیں۔ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ نِحْلَةً: خوش دلی کے ساتھ۔ بَطِیبِ خاطر۔ مصدر و اسم۔ اُکْسُوْهُمْ: ان کو پہناتے رہو۔ اُکْسُوْا: پہناؤ۔ امر کا صیغہ۔

اسماء: هَنِیْٓـًٔا: سازگار۔ مَرِیْٓـًٔا: خوش گوار (ذوق و شوق سے)

كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ

غنی ہو | تو بچتا رہے | اور جو | ہو | محتاج | تو وہ کھائے | مناسب طور پر

وہ (مالِ یتیم سے) پرہیز کرے اور جو محتاج ہو اُسے چاہئے کہ وہ بقدر ضرورت کھائے

فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

پس جب | حوالے کرو تم | اُنہیں | اُن کے مال | تو گواہ بنالو | اُن پر | اور کافی ہے | اللہ

پھر جب تم ان کا مال و اسباب اُن کے سپرد کرو تو اس پر (لوگوں کو) گواہ کر لو اور اللہ ہی حساب لینے کے لئے

حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

حساب لینے والا | مردوں کے لئے | حصہ (ہے) | اُس میں سے (جو) | چھوڑا ہو | والدین نے | اور قریبی رشتہ داروں نے

کافی ہے جو کچھ والدین اور قریبی رشتہ دار (بطور ترکہ) چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے

وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

اور عورتوں کے لئے (بھی) | حصہ ہے | اُس میں سے (جو) | چھوڑا ہے | والدین | اور قریبی رشتہ داروں نے

اور (اسی طرح) عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور اقرباء چھوڑ جائیں

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ

اس میں سے خواہ تھوڑا ہو | یا بہت | حصہ | مقرر (ہے) | اور جب | حاضر ہوں | تقسیم کے وقت

خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ' یہ مقرر شدہ حصہ ہے۔ اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور)

أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ

قرابت والے | اور یتیم | اور مسکین | تو دے دو انہیں (کچھ) | اُس میں سے

کے رشتہ دار' یتیم بچے اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دے دو

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا

اور کہہ دو | اُن سے | بات | مناسب | اور ڈرنا چاہئے | اُن (لوگوں) کو | کہ اگر وہ چھوڑ جائیں

اور اُن سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور اُن لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ

اپنے پیچھے | اولاد | کمزور | تو اُنہیں خوف ہو | اُن کی (نسبت) | پس اُن کو ڈرنا چاہئے | اللہ سے

پیچھے (ایسی ہی) کمزور اور ناتوان اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں ان کے متعلق (کتنی) فکر ہوتی' پس انہیں چاہئے کہ

وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ

اور کہنی چاہئے | بات | درست | بلاشک | جو لوگ | کھاتے ہیں | مال | یتیموں کے

اللہ سے ڈریں اور درست بات کریں۔ یقیناً وہ لوگ جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے

ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

ظلم سے | تو وہ | بھرتے ہیں | اپنے پیٹوں میں | آگ | اور وہ داخل ہوں گے | دوزخ میں

ہیں اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور وہ جلد دھکتی ہوئی (جہنم کی) آگ میں داخل ہوں گے۔

(۶) اوران یتیموں کے حد بلوغ کو پہنچنے تک ان کی عقل وتمیز کا امتحان کرتے رہا کرو۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ ان میں نفع ونقصان سمجھنے کی تمیز پیدا ہو گئی ہے تو ان کے مال ان کے حوالہ کردو اور اس عرصہ میں فضول خرچی اور جلدی سے بے جا خرچ نہ کرو کہ کہیں بڑے ہو کر وہ اپنا مال نہ لے لیں اور ہمیں کھانے کا موقعہ نہ ملے' اور ولی اگر مالدار ہو تو یتیموں کا مال کھانے سے پرہیز کرے' ہاں! وہ محتاج ہو تو ضرورت کے مطابق مناسب مقدار سے کھا لے اور جب یتیموں کے بالغ ہو جانے پر' ان کے مال ان کے حوالہ کرنے لگو تو اس پر گواہ کر لیا کرو اور اللہ ہی حساب لینے والا کافی ہے۔

(۷) یہاں سے میراث کے احکام شروع ہوئے کہ ماں باپ یا قریبی رشتہ دار جو مر جائیں اور مال چھوڑ جائیں' وہ تھوڑا ہو یا بہت' اس میں سے اس کے وارثوں میں سے مردوں کو بھی کچھ حصہ مقرر ملے گا اور عورتوں کو بھی' کسی کو محروم نہ رکھا جائے گا۔ اہل جاہلیت' میت کا ترکہ صرف مردوں میں تقسیم کرتے اور عورتوں' بچوں کو محروم رکھتے تھے۔

(۸) اور اگر میراث کی تقسیم کے موقعہ پر' وہ قرابت والے' جن کا کوئی حصہ شریعت میں مقرر نہیں' اور یتیم اور مسکین حاضر ہو جائیں' تو مقررہ حصوں کی تقسیم سے پہلے ان کو بھی بڑوں کے حصہ میں سے کچھ دے دینا چاہئے اور نیک بات کہنی چاہئے مثلاً تمہیں اللہ اس میں برکت دے یا اپنے فضل سے غنی بنا دے وغیرہ کہنی چاہئے جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

(۹) ولیوں کو حکم ہے کہ یتیموں کے بارے میں بے انصافی کرنے سے انہیں ایسا ہی ڈرنا چاہئے جیسے کہ اگر وہ خود مر جائیں اور چھوٹے اور کمزور بچے چھوڑ جائیں تو ان کو اپنے پیچھے ان کے مفلس ہو جانے کا اندیشہ ہو گا پس ان کو اللہ کے خوف سے یتیموں کا حق مارنے سے بچتے رہنا چاہئے اور شفقت ومہربانی سے مناسب بات کہنی چاہئے۔

(۱۰) بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں گویا وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے (یتیم کے مال کو ان کے حق میں جہنم کی آگ سے تشبیہ دی گئی ہے)

افعال: اٰنَسْتُمْ: تم نے دیکھا' محسوس کیا۔ اِیْنَاسٌ سے ماضی کا صیغہ۔ بَلَغُوْا: وہ پہنچے۔ بُلُوْغٌ سے ماضی کا صیغہ۔ یَّکْبَرُوْا: کِبَرٌ مصدر۔ وہ بڑی عمر کے ہو جائیں گے۔ بالغ ہو جائیں گے۔ مضارع جمع مذکر غائب۔ یَسْتَعْفِفْ: اِسْتِعْفَافٌ مصدر۔ وہ بچتا رہے (یتیم کے مال سے) وہ پرہیز کرے۔ امر واحد مذکر غائب۔

اسماء: بِدَارًا: جلدی کر کے۔ یعنی سرعت سے کام لینا۔ بروزن فِعَالٌ۔ مصدر ہے۔ اَقْرَبُوْنَ: قرابت والے۔ رشتہ دار' قریبی۔ اَقْرَبُ کی جمع۔ قَلَّ: تھوڑا۔ کم۔ سَدِیْدًا: پختہ۔ سیدھی۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

حکم دیتا ہے تمہیں | اللہ | تمہاری اولاد (کے حق) میں | کہ مرد کا حصہ | برابر (ہے) | حصے | دو عورتوں کے

تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ مرد کے لئے (وراثت میں) دو عورتوں کے برابر حصہ ہے

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ

پھر اگر | ہوں | صرف لڑکیاں | دو سے زیادہ | تو اُن کے لئے | دو تہائی (ہے) | ترکہ کا

اور اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں، تو ترکے میں ان کا دو تہائی حصہ ہے

وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ

اور اگر | وہ (عورت) ہو | ایک ہی | تو اُس کے لئے ہے | نصف ترکہ | اور اُس کے ماں باپ کے لئے

اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو وہ نصف مال کی مالک ہوگی اور مرنے والے کے ماں باپ

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ

دونوں میں سے ہر ایک کو | چھٹا حصہ | ترکہ کا | اگر | ہو | اُس کی کوئی اولاد

میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اگر وہ (مرنے والا) صاحب اولاد ہو۔

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ

پھر اگر | نہ ہو | اُس کی (کوئی) اولاد | اور اس کے وارث ہوں | اس کے ماں باپ | تو اس کی ماں کے لئے

اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ

الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

ایک تہائی ترکہ ہے | پھر اگر ہوں | اُس کے | بھائی | تو اُس کی ماں کے لئے | چھٹا حصہ (ہے)

ملے گا (اور باقی باپ کو ملے گا) اگر اس کے بہن بھائی ہوں تو پھر ماں چھٹا حصہ لے گی (یہ تقسیم) مرنے والے

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ

بعد (ادا کرنے) وصیت کے | جو وہ کر جائے | یا قرض کے | تمہارے باپ | اور تمہارے بیٹے

کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضہ کی ادائیگی کے بعد (عمل میں لائی جائے)۔ تم نہیں جانتے کہ

لَا تَدْرُوْنَ اَيُّھُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً

تم نہیں جانتے (کہ) | کون اُن میں سے | زیادہ قریب ہے | تم سے | نفع (پہنچانے) میں | (یہ حصے) مقرر ہیں

تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون نفع رسانی کے لحاظ سے تم سے قریب تر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی

مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١ وَلَكُمْ

اللہ کی طرف سے | بیشک | اللہ | ہے | جاننے والا | حکمت والا | اور تمہارے لئے

طرف سے مقرر شدہ (تقسیم) ہے یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جو کچھ تمہاری

نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ

آدھا (ہے) | اُس (مال) کا جو چھوڑا ہو | تمہاری بیویوں نے | اگر | نہ ہو | اُن کی | (کوئی) اولاد

بیویاں (ترکے میں) چھوڑ جائیں اس میں سے نصف کے تم (شوہر) حقدار ہو بشرطیکہ ان سے اولاد نہ ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر (۱۱)

اس آیت میں میت کی میراث میں ورثاء کے مقررہ حصوں کا بیان ہے اور وہ یہ ہیں۔(۱) میت کی اولاد میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے گا۔(۲) اگر صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ تو سب کو ترکہ کی دو تہائی (۲/۳ حصہ)(۳) اور اگر صرف ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو کل ترکہ کا نصف (۱/۲)(۴) اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا۔ بشرطیکہ میت کی کوئی اولاد ہو اور اگر میت کی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کو ترکہ کا ایک تہائی (۱/۳) اور باقی دو تہائی (۲/۳) باپ کو (اور اگر ماں باپ کے ساتھ میت کا خاوند یا بیوی بھی وارث ہوں تو ماں کو تہائی، اس مال کا جو خاوند یا بیوی کا حصہ نکالنے کے بعد بچے اور باقی باپ کو) اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہنیں ہوں (حقیقی ہوں یا سوتیلے) تو ماں کو چھٹا حصہ ترکہ کا اور باقی سب باپ کو ملے گا، بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہ ملے گا مگر یہ تمام مقررہ حصے میت کی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد تقسیم ہوں گے اور تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے لئے تمہارے بعد، والدین یا اولاد میں سے کون زیادہ مفید ہے۔ اس لئے ہر ایک کو وہی حصہ ملنا چاہئے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ بیشک جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: یُوْصِیْ: اِیْصَاءٌ مصدر۔ وصیت کرتا ہے۔ مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُوْصِیْنَ: عورتیں وصیت کریں۔ جمع مؤنث غائب۔

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

پھراگر | ہو | اُن کی | (کوئی) اولاد | تو تمہارے لئے | چوتھائی ہے | اُس کی (جو) | وہ چھوڑ جائیں

اور اگر ان کی اولاد ہو تو جو کچھ وہ پیچھے چھوڑیں، تمہیں اس کا چوتھائی ملے گا

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ

بعد (پورا کرنے) | وصیت کے | جو وصیت وہ کرجائیں | یا (بعد) قرض کے | اوران (بیویوں) کے لئے

(یہ تقسیم) مرنے والی کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) اوران (بیویوں) کیلئے

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ

چوتھائی | اُس کی جو | تم چھوڑ جاؤ | اگر | نہ ہو | تمہاری | (کوئی) اولاد | پھراگر | ہو

جو کچھ تم چھوڑ جاؤ، اس کا چوتھائی حصہ ہے بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

تمہاری | (کوئی) اولاد | توان (بیواؤں) کے لئے | آٹھواں (حصہ) ہے | اُس کا جو | تم چھوڑ جاؤ

اولاد (بھی) ہو تو (بیویوں) کے لئے تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ہوگا

مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ

بعد (ادا کرنے) | وصیت کے | جو وصیت تم کر جاؤ | یا قرض کے | اوراگر | ہو | (کوئی) مرد

(یہ تقسیم) وصیت کی تعمیل یا قرضے کی ادائیگی کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور اگر کوئی (متوفی) مرد یا عورت

يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ

جس کی میراث لی جائے | کلالہ (ہو) | یا (کوئی) عورت (ایسی ہی) | اوراُس کا ہو | بھائی | یا بہن ہو

کلالہ ہو (یعنی نہ اس کے والدین ہوں، نہ اولاد) اور اُس کا صرف ایک بھائی یا بہن ہو

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

تو ہر | ایک کے لئے | اُن میں سے | چھٹا (حصہ) ہے | اوراگر | زیادہ ہوں | اس سے

تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ (بہن بھائی) ایک سے زائد ہوں

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ

تو سب شریک ہیں | ایک تہائی میں | بعد (ادا کرنے) وصیت کے | جو وصیت کی جائے | یا

تو پھر وہ ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت اور اسکے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل

دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ

(بعد) قرض کے | (بشرطیکہ وصیت میں) کسی کا نقصان نہ ہو | یہ حکم ہے | اللہ کا | اوراللہ

میں لائی جائے) بشرطیکہ وہ (وصیت میت کے حقداروں کو) نقصان پہنچانے (کی غرض سے) نہ ہو، یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور

عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۗ (١٢) تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

جاننے والا | بُردبار ہے | یہ | حدیں ہیں | اللہ کی | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ

اللہ (بہتری) کو جاننے والا اور بُردبار ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی حد بندیاں ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

آیت نمبر (۱۲)

اس میں باقی ماندہ حقیقی وارثوں کے مقررہ حصوں کا بیان ہے اور وہ یہ ہیں۔(۱) خاوند کو اپنی بیوی کے ترکہ میں سے اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا اور اگر مرحومہ کی کوئی اولاد بھی ہو تو خاوند کو ترکہ کا چوتھائی (۱/۴) ملے گا۔ (۲) عورت کو اپنے خاوند کے ترکہ میں سے اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو چوتھائی اور اگر اولاد بھی ہو تو ترکہ کا آٹھواں حصہ۔(۳) اگر میت مرد یا عورت لاولد ہو اور اس کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو اسے ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی ترکہ میں شریک ہوں گے اور یہ تمام حصے بھی وصیت کی تکمیل اور قرض ادا کرنے کے بعد تقسیم ہوں گے اور وصیت کی شرط یہ ہے کہ اس میں کسی کا نقصان نہ ہو۔یعنی کل ترکہ کے ایک تہائی (۱/۳) سے زیادہ نہ ہو یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے۔

افعال: تُوْصُوْنَ: تم وصیت کروگے، کرتے ہو۔اِیْصَاءٌ سے مضارع کا صیغہ۔یُوْرَثُ: اِیْرَاثٌ مصدر۔جس کی میراث منتقل کی جارہی ہو۔مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔

اسماء: اَلرُّبُعُ: چوتھا حصہ۔اَلثُّمُنُ: آٹھواں حصہ۔ کَلٰلَۃً: جس کا نہ باپ ہو نہ بیٹا۔اَلسُّدُسُ: چھٹا حصہ۔اَلثُّلُثُ: ایک تہائی۔

وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور اُس کے رسول کا | اُسے داخل کرے گا | جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے

فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں

فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اُن میں | اور یہ ہے | کامیابی | بڑی بھاری | اور جو کوئی | نافرمانی کرے | اللہ | اور اُس کے رسول کی

ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا

اور گزر جائے | اُس کی حدوں سے | اُسے داخل کرے گا | دوزخ میں | (کہ) ہمیشہ رہے گا | اُس میں

اور اس کی حد بندیوں سے تجاوز کر جائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾ ع وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ

اور اُس کو | عذاب ہوگا | رُسوا کرنے والا | اور جو عورتیں | بے حیائی کا کام کریں | تمہاری

اور اس کے لئے رُسوا کن عذاب ہوگا۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام

نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

عورتوں میں سے | تو گواہ طلب کرو | اُن پر | چار آدمی | اپنے میں سے | پھر اگر | وہ گواہی دے دیں

کریں ان پر اپنے آدمیوں میں سے چار کی گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں

فَاَمْسِكُوْھُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىھُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ

تو بند رکھواُن کو | اپنے گھروں میں | تاوقتیکہ | اُٹھا لے اُنہیں | موت | یا بنائے

تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند کر دو یہاں تک کہ موت اُن کا کام تمام کر دے یا اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لَھُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِھَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْھُمَا ۚ

اللہ | اُن کے لئے | کوئی راستہ | اور جو دو (شخص) | ایسا کام کریں | تم میں سے | تو اُن دونوں کو سزا دو

اُن کے لئے کوئی دوسرا راستہ نکالے۔ اور تم میں سے جو دو مرد بے حیائی کا کام کریں تو دونوں کو سزا دو

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا

پھر اگر | وہ توبہ کریں | اور اصلاح کر لیں | تو چھوڑ دو پیچھا | اُن کا | بیشک | اللہ ہے | بڑا توبہ قبول کرنے والا

اور اگر وہ توبہ کر لیں اور (آئندہ کے لئے) اپنی اصلاح کر لیں تو پھر اُنہیں چھوڑ دو یقین رکھو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

نہایت رحم والا | بے شک | توبہ (تو) | اللہ پر | اُنہی کے لئے ہے (جو) | کریں

بڑا رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ توبہ انہی لوگوں کی قبول کرتا ہے جو بُرا کام

السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ

بُرا کام | نادانی کے ساتھ | پھر | توبہ کر لیں | جلدی سے | پس یہی ہیں | کہ توبہ قبول کرتا ہے اللہ

نادانی سے کر بیٹھیں پھر جلد توبہ کر لیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ قبول

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۱۳) یہ احکام جو یتیموں اور ولیوں اور میراث کے بارے میں بیان ہوئے سب اللہ کے مقررہ قوانین ہیں اور جو اللہ و رسول کا حکم مانے۔ اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴) اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کر کے اللہ کے قوانین کو توڑے گا تو اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسے سخت رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔

(۱۵) یہ خاوندوں کو حکم ہے کہ جو عورتیں زنا کریں ان پر چار مسلمان آدمی گواہ طلب کرو اور اگر وہ گواہ ان کا زنا صحیح ثابت کر دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں اس وقت تک قید رکھو کہ یا تو وہ مر جائیں یا اللہ ان کے لئے کوئی اور حکم دے دے۔ (ف) یہ حکم زنا کی سزا کی تفصیل نازل ہونے سے پہلے تھا۔

(۱۶) بعض علماء کے نزدیک پہلی آیت (۱۵) میں شادی شدہ عورتوں کا حکم ہے اور اس میں کنوارے مرد و عورت کا، اور بعض کے نزدیک زنا کی سزا میں، سب سے پہلی یہ آیت (۱۶) نازل ہوئی کہ جو دو افراد تم میں سے زنا یا لواطت کے مرتکب ہوں انہیں لعن طعن اور ذلیل کرو، مارو پیٹو اور توبہ کر لیں تو چھوڑ دو۔ اللہ توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے بعد ازاں عورتوں کو گھروں میں قید کرنے کا حکم ہوا اور اس کے بعد سورۂ نور میں کنوارے مرد و عورت کو سو (۱۰۰) کوڑا مارنا اور شادی شدہ کی حد سنگسار کرنا مقرر ہوئی۔ جبکہ لواطت کی سزا میں اختلاف ہے۔

افعال: یَتَعَدَّ: حد سے نکل جائے گا۔ مضارع۔ اٰذُوْهُمَا: ان دونوں کو ایذا دو۔ اٰذُوْا۔ اِیْذَاءٌ سے امر کا صیغہ۔ یہاں مارنے پیٹنے کی طرف اشارہ ہے۔ اَعْرِضُوْا: تم درگزر کرو، پیچھا چھوڑ دو، کنارہ کرلو۔ اِعْرَاضٌ سے امر کا صیغہ۔

اسماء: مُھِیْنٌ: ذلت کا۔

عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ

جن کی | اور ہے | اللہ | جاننے والا | حکمت والا | اور نہیں ہے | توبہ

کر لیتا ہے اور اللہ ہر بات جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اُن لوگوں کی توبہ (کوئی توبہ) نہیں

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

اُن کے لئے (جو) | کرتے رہتے ہیں | بُرے کام | اس وقت تک | کہ (سامنے) آ جائے | کسی کے اُن میں سے

جو (عمر بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب موت سر پر آ پہنچے

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ

موت | (تو) وہ کہے | کہ میں نے (تو) | توبہ کر لی | اب | اور نہ (ہی) اُن کے لئے | (جو) مرجاتے ہیں

تو کہنے لگے (یارب!) میں اب توبہ کرتا ہوں اسی طرح ان لوگوں کی (بھی معافی) نہیں جو حالت کفر

وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾

کفر کی حالت میں | یہی ہیں | تیار کر رکھا ہے ہم نے | جن کے لئے | عذاب | دردناک

ہی میں مر جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا

اے ایمان والو! | نہیں حلال | تمہارے لئے | (یہ) کہ | بنو وارث تم | عورتوں کے | جبراً

اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں (کو مرنے والے کی میراث سمجھ کر ان) پر زبردستی قبضہ کر لو

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ

اور نہ | روکو تم اُنہیں | اس لئے کہ تم لے لو | (کچھ) اُس میں سے | جو دیا تم نے اُنہیں | مگر (اس صورت میں)

اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو کہ جو کچھ تم انہیں (ایک دفعہ) دے چکے ہو اس کا کوئی حصہ واپس لے لو سوائے اس

اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ

کہ وہ کریں | بے حیائی | کھلم کھلا | اور زندگی گزارو ان کے ساتھ | مناسب طور سے | پھر اگر

صورت کے کہ وہ علانیہ بے حیائی کا کام کریں اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو اور اگر

كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ

تم ناپسند کرو انہیں | تو ممکن ہے | کہ تم ناپسند کرو | (کوئی) چیز | اور رکھے | اللہ | اُس میں

تم انہیں نہیں چاہتے تو یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے

خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿١٩﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ

بھلائی | بہت | اور اگر | تم چاہو | بدلنا | (کسی) عورت کو | دوسری عورت کی جگہ

لئے بھلائی رکھ دے اور اگر تمہارا ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو

وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا

اور تم دے چکے ہو | ایک کو اُن میں سے | ڈھیروں مال | تو واپس نہ لو | اُس میں سے | کچھ (بھی)

اور تم نے اس ایک کو دولت کا انبار بھی دے دیا ہو تو بھی اس سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اس

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷) اس آیت میں مقبول توبہ کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی مومن کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانستہ غلطی سے برا کام کر لے اور فوراً اس سے توبہ کر لے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۸) اس آیت میں غیر مقبول توبہ کا بیان ہے کہ جو شخص مرتے دم تک برائی کرتا رہے اور جب موت اس کے سر پر آ کھڑی ہو تو کہے اب میں اس برائی سے توبہ کرتا ہوں یا جو کافر ہی مر جائے۔ ایسے لوگوں کی توبہ اللہ قبول نہیں کرتا۔ ان کے لئے تو اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۹) جاہلیت کے دستور کے مطابق ابو قیس انصاری مر گیا اور اس کے پیچھے اس کی بیوی کبشہ رہ گئی تو ابو قیس کے لڑکے محصن نے جبراً اس پر چادر ڈال دی اور وارث کے طور پر اس کے نکاح کا مختار ہو گیا پھر اسے یونہی چھوڑ دیا اور نان و نفقہ بند کر دیا تو کبشہ نے حضورؐ کی خدمت میں آ کر شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے مسلمانو! باپ کی عورتوں کے نکاح کا جبراً مالک بن جانا اور ان کا حق مہر خود لے لینے کے لئے، ان کا کسی اور جگہ نکاح کرنے سے روکے رکھنا، تمہارے لئے جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کریں، تو انہیں روک سکتے ہو۔ اور شریعت کے مطابق ان کے ساتھ گذران کیا کرو اور صبر سے کام لو پھر اگر تم ان کی کسی عادت کو ناپسند کرو تو جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو ممکن ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے اس میں بہتری رکھی ہو۔

افعال: تَعْضُلُوْهُنَّ: تم ان کو بند کرو، روکو، منع کرو۔ یہ عَضْلٌ سے ہے۔ معنیٰ سختی سے روکنے کے ہیں۔ مضارع کا صیغہ۔ تَرِثُوْا: تم وارث ہو جاؤ۔ تم میراث میں لے لو۔ تَذْهَبُوْا: تم جاتے ہو، جاؤ گے۔ ذَهَابٌ سے مضارع کا صیغہ۔

اسماء: جَهَالَةٌ: نادانی۔ جَهِلَ یَجْهَلُ کا مصدر ہے۔ حَبْلٌ: رسی۔ عہد و پیمان۔

أَتَأْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ⑳ وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ

کیا تم لینا چاہتے ہو اُس کو | بہتان سے | اور ظاہر گناہ سے | اور تم کیسے لے سکتے ہو اُس کو

بہتان لگا کر اور اعلانیہ گناہ کر کے (دیا ہوا مالِ مہر ان سے واپس) لینا چاہتے ہو اور تم کیونکر (اپنا مال) واپس لے سکتے ہو

وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ㉑

حالانکہ تم قریب رہ چکے ہو | ایک دوسرے کے | اور اُنہوں نے لے لیا | تم سے | اقرار | سخت

جبکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ قربت کر چکے ہو اور وہ تم سے (نکاح کا) پکا قول و اقرار لے چکی ہیں۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

اور نکاح میں نہ لاؤ | جن سے نکاح کیا ہو | تمہارے باپوں نے | عورتوں میں سے | مگر | جو | پہلے ہو چکا

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جنہیں (اس سے پہلے) تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں، جو ہو چکا سو ہو چکا

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ㉒ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ

یہ بات | بڑی بے حیائی | اور غضب (کی ہے) | اور بُرا | طریقہ ہے | حرام کی گئیں | تم پر

یہ بڑی ہی بے حیائی نفرت کی بات اور بُرا دستور تھا۔ (نکاح کے لئے) تم پر حرام ٹھہرائی گئی ہیں

اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

تمہاری مائیں | اور تمہاری بیٹیاں | اور تمہاری بہنیں | اور تمہاری پھوپھیاں | اور تمہاری خالائیں | اور بھتیجیاں

تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اور بھانجیاں | اور وہ مائیں تمہاری | جنہوں نے تمہیں دُودھ پلایا | اور بہنیں تمہاری | رضاعی

تمہاری بھانجیاں، تمہاری دودھ پلانے والی مائیں، تمہاری دودھ شریک بہنیں، تمہاری بیویوں کی

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ

اور مائیں تمہاری بیویوں کی | اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں | جو اَب (پرورش پاتی) ہیں تمہاری گود میں | تمہاری اُن عورتوں (کے بطن) سے

مائیں (ساسیں) نیز تمہاری بیویوں (کے سابقہ شوہروں) کی لڑکیاں جو اَب تمہاری پرورش میں ہیں اور ان کی ماؤں سے تم صحبت

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ

کہ تم صحبت کر چکے | جن سے | پھر اگر (ابھی) | نہ کی ہو | تم نے اُن سے صحبت | تو کوئی گناہ نہیں | تم پر

کر چکے ہو (تو ان لڑکیوں سے نکاح منع ہے) اور اگر بیوی سے ابھی صحبت نہ کی ہو تو (اُسکی بجائے اسکے سابقہ شوہر کی لڑکی کو نکاح

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا

اور بیویاں تمہارے اُن بیٹوں کی | جو | تمہاری پشت سے ہیں | اور (یہ) کہ | تم جمع کرو (نکاح میں)

میں لے آنا) کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہیں (وہ بھی تم پر حرام ہیں) اور یہ بھی حرام ہے

بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ㉓

دو بہنوں کو | مگر جو | اس سے پہلے ہو چکا | بیشک | اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا

کہ تم دو بہنوں کو (یک وقت نکاح میں) جمع کرو ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا، یقین رکھو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی اور عورت نکاح میں لینا چاہتے ہو تو خواہ کتنا ہی مہر پہلی بیوی کو دیا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم اس پر بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر مال واپس لینا چاہتے ہو۔

(۲۱) اور تم ان سے یہ مہر کیسے لے سکتے ہو حالانکہ تم آپس میں انتہائی قریب رہ چکے ہو اور وہ تم سے مہر اور نکاح کا سخت عہد لے چکی ہیں۔

(۲۲) جاہلیت کے دستور کے مطابق اپنے باپ کی بیوہ یا مطلقہ عورتوں سے نکاح نہ کرو' یہ بے حیائی اور غضب الٰہی کا موجب اور برا طریقہ ہے ہاں جو اس سے پہلے ہو چکا معاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت بھی ان تمام نکاحوں کو حرام سمجھتے تھے جو اسلام میں حرام ہیں سوائے دو صورتوں کے (۱) باپ کی بیوی سے نکاح' جس کی اس آیت (۲۲) میں ممانعت کی گئی۔ (۲) دو بہنوں سے بیک وقت نکاح' جس کی ممانعت اگلی آیت (۲۳) میں کر دی گئی۔

(۲۳) مسلمانوں پر ان عورتوں سے نکاح حرام ہے (۱) مائیں (ان میں دادیاں' پردادیاں' نانیاں اور پرنانیاں اوپر تک سب داخل ہیں۔ (۲) بیٹیاں (ان میں پوتیاں' دھوتیاں' پرپوتیاں اور پردھوتیاں نیچے تک سب داخل ہیں)۔ (۳) بہنیں (ان میں علاّتی اور اخافی بہنیں بھی داخل ہیں)۔ (۴) پھوپھیاں (ان میں دادا پردادا کی بہنیں اور نانا پرنانا کی بہنیں بھی اوپر تک داخل ہیں)۔ (۵) خالائیں (ان میں نانی پرنانی اور دادی پردادی کی بہنیں بھی داخل ہیں)۔ (۶) بھتیجیاں (ان میں بھتیجیوں کی بیٹیاں اور پوتیاں نیچے تک داخل ہیں) (۷) بھانجیاں (ان میں بھانجیوں کی بیٹیاں اور پوتیاں نیچے تک داخل ہیں)۔ (۸) رضاعی مائیں (جن کا دودھ پیا ہو) (۹) رضاعی بہنیں (جن کی ماں کا دودھ پیا ہو)۔ (۱۰) خوش دامنیں (بیویوں کی مائیں اور ان میں ان کی دادیاں' نانیاں داخل ہیں) (۱۱) جن عورتوں سے صحبت کر لی ہو۔ ان کی لڑکیاں (پہلے خاوند سے یا رضاعت سے) جو تمہارے پاس پرورش پائیں (اور ان میں داخل ہیں ان عورتوں کی پوتیاں اور دھوتیاں' پرپوتیاں' پردھوتیاں نیچے تک) لیکن اگر ان عورتوں کو قبل از صحبت طلاق دے دے یا وہ مر جائیں تو ان **ربیبہ** لڑکیوں سے نکاح درست ہے۔ (۱۲) صلبی بیٹوں کی بہوئیں (۱۳) دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا' مگر جو اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے ایسے نکاح ہو چکے' وہ معاف ہیں' بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: اِسْتِبْدَالَ: بدلنا' تبدیلی چاہنا۔ مصدر۔ اَفْضٰی: وہ پہنچ گیا' بے حجابانہ ملا۔ یہ اِفْضَاءٌ سے ہے۔ ماضی کا صیغہ۔ سَآءَ: برا ہے۔ فعلِ ذم ہے۔ سَوْءٌ سے ماضی کا صیغہ۔ دَخَلْتُمْ: تم داخل ہوئے' تم نے صحبت کی۔ دُخُوْلٌ سے ماضی کا صیغہ' جمع مذکر حاضر۔ اَرْضَعْنَکُمْ: ان عورتوں نے تم کو دودھ پلایا۔ اَرْضَعْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب باب افعال۔ اِرْضَاعٌ۔

اسماء: غَلِیْظًا: پختہ۔ واثق۔ حَلَآئِلُ: بیویاں۔ واحد: حَلِیْلَةٌ۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ

اور شوہر والی | عورتیں | سوائے | ان کنیزوں کے جو تمہاری ملکیت میں ہیں | حکم ہے اللہ

اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسروں کے نکاح میں ہوں سوائے تمہاری مملوکہ کنیزوں کے اور (یہ حرمتیں) اللہ کی طرف سے

عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

تم پر | اور حلال کی گئیں | تمہارے لئے | جو | علاوہ ان کے ہیں | کہ تم طلب کرو | اپنے مالوں کے بدلے

تم پر فرض کی گئی ہیں اور ان کے سوا جو ہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ مال خرچ کر کے انہیں نکاح میں لاؤ

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

نکاح کرنے کے لئے | نہ کہ خواہش پوری کرنے کے لئے | پھر جو تم نے نفع اٹھایا | ان عورتوں سے | تو دے دو انہیں

پاکبازی مدنظر ہو بدکاری کا ارادہ نہ ہو پھر جو کچھ تم اُن سے فائدہ اُٹھاؤ اس کے بدلے ان کو

اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ

اُن کے مہر | مقررہ | اور نہیں گناہ | تم پر | اُس میں | جس پر تم راضی ہوا آپس میں | بعد

مقررہ مہر انہیں دے دو اور مہر مقرر ہو چکنے کے بعد باہمی رضامندی سے اگر تم کسی (کمی بیشی) پر رضامند ہو جاؤ

الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

مہر (مقرر کر لینے کے) | بلاشبہ | اللہ | ہے | جاننے والا | حکمت والا | اور جو کوئی | نہ رکھتا ہو

تو اس میں کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے اور جو تم میں سے اس بات کی استطاعت

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

تم میں سے | طاقت | اس (بات) کی کہ نکاح کرے | آزاد مؤمنہ عورتوں سے

نہ رکھتا ہو کہ آزاد مؤمن عورتوں کو نکاح میں لاسکے

فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

تو وہ (نکاح کرے) اُن (کنیزوں) سے جن کے تم مالک ہو | تمہاری مؤمنہ کنیزوں میں سے | اور اللہ

تو وہ مومن کنیزوں کو نکاح میں لا سکتا ہے جو تمہارے قبضہ میں آ گئی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

بہتر جانتا ہے | تمہارے ایمانوں کو | تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو | پس نکاح کرو اُن سے | اُن کے مالکوں کی اجازت سے

بہتر جانتا ہے (انسان ہونے کے لحاظ سے) تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو اس لئے تم ایسی کنیز عورتوں کو ان کے مالکوں کی اجازت سے

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا

اور دو انہیں | اُن کے مہر | دستور کے مطابق | پاکدامن ہوں | نہ شہوت پرست بدکردار | اور نہ

نکاح میں لے آؤ اور دستور کے مطابق انہیں ان کے مہر ادا کر دو اس صورت میں کہ وہ پاکدامن ہوں بدکردار نہ ہوں اور نہ چوری چھپے

مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

غلط دوستیاں کرنے والیاں | پھر جب وہ نکاح کر لیں | پھر اگر وہ (کنیزیں) کریں | بے حیائی کا کام | تو ان پر ہے

(غیروں سے) دوستی رکھنے والی ہوں پھر جب یہ (کنیز) عورتیں نکاح میں آجائیں تو اگر ان سے بے حیائی کا کام سرزد ہو

آیت نمبر

(۲۴) (۱۴) اور شوہر والی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ مگر وہ کنیزیں (جن کے کافر شوہر دارالحرب میں زندہ موجود ہوں اور عورتیں جنگی قیدی کی حیثیت سے مسلمانوں کے پاس ہوں' وہ تمہارے لئے حلال ہیں) اللہ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان مذکورہ بالا محرمات کے علاوہ دوسری عورتوں میں سے کسی ایک سے' ان کا مہر ادا کر کے نکاح میں لانے کی غرض سے' نہ کہ شہوت رانی کے لئے' نکاح درست ہے اور جن سے نکاح کر لیا' ان کا مقررہ مہر ادا کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر وہ خوشی سے مقررہ مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں تو کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: مَلَكَتْ: (ملك) وہ مالک ہوئی۔ ماضی مونث غائب مَلَكَ يَمْلِكُ ۔ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ: جن کے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ۔ کفار سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔ کنیزیں۔

اسماء: مُحْصَنٰتُ: (از حصن قلعہ) بیاہی ہوئی عورتیں جو شوہروں کی حفاظت میں ہوتی ہیں۔ مُحْصِنِيْنَ: نکاح کرنے والے مرد۔ مُسَافِحِيْنَ: زنا کار مرد۔ اُجُوْر: دام۔ اجر۔ مزدوری یعنی مہر۔

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
آدھی سزا | اُس سے جو | آزاد عورتوں پر ہے | سزا میں سے | یہ | اُس کے لئے ہے | جو ڈرتا ہے
تو انہیں آزاد عورتوں کے مقابلے میں آدھی سزا دی جائے گی یہ (حکم) ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں تم میں سے

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾
گناہ سے | تم میں سے | اور اگر تم صبر کرو | تو بہتر ہے | تمہارے لئے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے
گناہ میں پڑنے کا خوف ہو اور اگر صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ چاہتا ہے | کہ واضح کردے | تمہارے لئے | اور دکھادے تم کو | راستے | اُن لوگوں کے | جو تم سے پہلے ہوئے
اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے (احکام شرعی) واضح کردے اور تمہیں ان لوگوں کے حالات بتادے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں

وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
اور رحم کرے | تم پر | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور اللہ چاہتا ہے | کہ رحم کرے
اور تم پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا
تم پر | اور چاہتے ہیں | وہ لوگ | جو پیروی کرتے ہیں | خواہشات کی | کہ تم پھر جاؤ (حق سے) | پھر جانا
رحم فرمائے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں چاہتے ہیں کہ تم (راہِ راست سے) بہت دور

عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ
حد سے زیادہ | اللہ چاہتا ہے | کہ وہ ہلکا کردے | تم سے (بوجھ) | اور انسان پیدا کیا گیا ہے
جا پڑو اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور (حقیقت یہ ہے کہ) انسان کمزور

ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
کمزور | اے ایمان والو! | نہ کھاؤ | اپنے مال | آپس میں
پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! آپس میں ناجائز طریقوں سے ایک دوسرے کا مال

بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ
ناجائز طور پر | مگر صرف | (یہ) کہ | ہو | تجارت | رضامندی سے | تمہاری آپس کی
نہ کھاؤ ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت ہو (تو یہ درست ہے)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾
اور نہ قتل کرو | آپس میں (ایک دوسرے کو) | بلاشبہ | اللہ | ہے | تم پر | نہایت رحم والا
اور (آپس میں) ایک دوسرے کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ
اور جو (کوئی) | کرے گا | ایسا | سرکشی | اور ظلم سے | تو جلد ہم ڈال دیں گے اُس کو | دوزخ میں
اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے ایسا کام کرے گا ہم عنقریب اسے آگ میں داخل کر دیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۵) اور جسے آزاد شریف عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو۔ اس کے لئے بہتر ہے کہ مومنہ کنیز سے نکاح کرے۔ تمہارے ایمان کا پورا حال خدا ہی جانتا ہے آزاد اور کنیز سب ایک ہی جنس سے ہیں اور اس کنیز سے نکاح اس کے مالک کی اجازت سے کرنا درست ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان کنیزوں کے مہر دستور کے مطابق ادا کر دیئے جائیں اور وہ باعصمت عورت رہنا چاہتی ہوں۔ نہ شہوت رانی کے ارادہ سے نکاح کرتی ہوں اور نہ یارانہ گانٹھنے کے لئے۔ پھر اگر وہ نکاح کرنے کے بعد زنا کی مرتکب ہوں تو ان کو آزاد عورتوں کی سزا سے نصف (۵۰ کوڑے) سزا ہے۔ اور کنیزوں سے نکاح کرنا اس شخص کے لئے ہے جو زنا کے جرم میں مبتلا ہونے سے ڈرے، ورنہ ضبط اور صبر سے کام لے کر ان سے نکاح نہ کرنا ہی بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

نوٹ: غلام اور کنیز: اسلام سے پہلے پوری دنیا اور تمام مذاہب میں غلامی کا عام رواج تھا۔ لہٰذا مخالف اقوام کے ساتھ برابری کی بنیاد پر اسلام میں جنگی قیدیوں کے لئے تفصیلی قوانین دیئے گئے۔ اور جنگی قیدیوں کی کفالت کا ذمہ دار، قیدیوں کے مالکوں (آزاد، احرار) کو بنایا گیا۔ اور ان غلاموں اور کنیزوں کے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا۔ ساتھ ہی بار بار غلاموں کو آزادی دینے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا جس سے آہستہ آہستہ دنیا سے غلامی کو ختم کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ بالآخر عصر حاضر میں ۱۹۵۲ء سے بین الاقوامی طور پر غلامی کو ختم کرنے کا عہد کیا گیا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ (التفسیر المنیر۔ د۔ وھبۃ زحیلی)

(۲۶) یہ احکام اللہ نے اس لئے نازل فرمائے ہیں کہ تم پر دین کی ضروری باتیں واضح کر کے بیان کر دے اور پہلی امتوں پر جو قوانین اور احکام نازل ہوئے۔ وہ تمہیں بتائے اور تم پر متوجہ ہو اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۷) ان مذکورہ بالا احکام کے بیان کرنے سے، اللہ کو تم پر رحم کرنا مقصود ہے اور جو لوگ خواہش نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کی طرح تم بھی حق سے پھر کر نفسانی خواہشات کے غلام بن جاؤ۔

(۲۸) اللہ تعالیٰ نے جو کنیز مومنہ سے نکاح کی اجازت فرمائی ہے اس کا مقصد تمہارے لئے سہولت پیدا کرنا ہے کیونکہ انسان پیدائشی، فطری طور پر کمزور پیدا ہوا ہے وہ اپنے طبعی جذبات کو روک نہیں سکتا۔ اس لئے اللہ نے تمام جائز رشتے بتا دیئے ہیں۔

(۲۹) مسلمانو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مثلاً چوری، خیانت، جوا، ناجائز قبضہ وغیرہ سے نہ کھاؤ۔ البتہ آپس کی رضامندی سے (بذریعہ) تجارت کے جو مال حاصل کیا جائے وہ درست ہے اور ایک دوسرے کو ناحق قتل نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

افعال: اَھْلِ: مالک۔ سرپرست۔ مُتَّخِذٰتِ: پکڑنے والیاں، (دوست) بنانے والیاں۔ اَخْدَانَ: در پردہ آشنا۔ چھپا دوست۔

اسماء: تَمِیْلُوْنَ: یہ مَیْلٌ سے ہے۔ تم جھکتے ہو۔ مائل ہوتے ہو۔ مضارع (مَالَ یَمِیْلُ)۔
فَتَیٰتِ: لونڈیاں۔ عَنَتْ: گناہ، بدکاری۔ مشقت و ہلاکت۔ سُنَنٌ: (واحد سُنَّۃٌ:) طریقہ، راستہ۔

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ

اور ہے | یہ | اللہ کے لئے | آسان | اگر | تم پرہیز کرو | اُن کبیرہ گناہوں سے

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں

مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ

جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے | تو ہم دُور کردیں گے تم سے | تمہارے چھوٹے گناہ | اور داخل کریں گے تم کو

منع کیا گیا ہے باز رہو تو ہم ضرور تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور معاف کر دیں گے اور تمہیں

مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ

عزت کے مقام میں | اور تمنا نہ کرو | اُس کی | جس چیز سے بزرگی دی اللہ نے | تم میں سے بعض کو

ایک باعزت مقام میں داخل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اس کے بارے میں

عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ

بعض پر | مردوں کے لئے | حصہ ہے | اُس میں سے | جو اُنہوں نے کمایا | اور عورتوں کے لئے (بھی)

آرزوئیں نہ کرو، مردوں کے لئے وہی حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

حصہ ہے | اُس میں سے | جو اُنہوں نے کمایا | اور مانگو | اللہ سے | اُس کا فضل | بیشک | اللہ

وہ جو وہ کمائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو بے شک اللہ تعالیٰ

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

ہے | ہر چیز کو | جاننے والا | اور ہر ایک کے لئے | ہم نے مقرر کئے | وارث

کو ہر چیز کا علم ہے۔ اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو کچھ بطور ترکہ چھوڑ جائیں

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

اس مال کے جو چھوڑا ہو | ماں باپ | اور نزدیکی رشتہ داروں نے | اور وہ لوگ (جن سے) | کوئی وعدہ کیا ہو تم نے

اس سب کے لئے ہم نے حقدار مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد و پیمان کر لو

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع

تو دو انہیں | اُن کا حصہ | بلاشک | اللہ | ہر چیز پر | گواہ (ہے)

انہیں بھی ان کا حصہ دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات پر شاہد ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ

مرد | نگران ہیں | عورتوں پر | بسبب اس کے | کہ بزرگی دی | اللہ نے | بعض کو

مرد عورتوں کے نگران ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو

عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ

بعض پر | اور بسبب اس کے | جو وہ خرچ کرتے ہیں | اپنے مالوں میں سے | پس نیک بیبیاں

بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں (خاوندوں کی)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۰) اور جو کوئی سرکشی اور ظلم سے حرام مال کھائے گا اور ناحق کسی کو قتل کرے گا۔ ہم اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالیں گے۔ اور اللہ کیلئے یہ سزا دینا آسان ہے۔

(۳۱) جو شخص کبیرہ گناہوں جیسے شرک، کفر، زنا، چوری، ناحق قتل، والدین کی نافرمانی، جھوٹ، جھوٹی شہادت اور رحمت الٰہی سے ناامیدی وغیرہ سے پرہیز کرے گا، اللہ اس کے صغیرہ گناہ معاف کرکے اسے عزت سے جنت میں داخل کرے گا۔

(۳۲) اور اللہ نے مختلف انسانوں کو جن فضیلتوں سے نوازا ہے ان کی بے جا تمنا نہ کیا کرو، جیسا کہ بعض خواتین نے یہ تمنا کی تھی کہ کاش ہم بھی مرد ہوتے اور تجارت، جہاد، مال غنیمت اور گواہی و میراث میں نصف کی بجائے پورا حصہ ہمیں بھی ملتا۔ ان سے کہا گیا کہ اللہ کی تقسیم اور فیصلوں پر راضی رہو، اللہ کے ہاں نیک اعمال کے بدلے کے لحاظ سے مرد و عورت برابر ہیں اور تمہیں اللہ نے جو مقام دیا ہے۔ اسی کے مطابق اللہ کا فضل طلب کرتے رہو۔ اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں کے حالات اور حاجات سے اچھی طرح واقف ہے۔

(۳۳) جو مال والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ کر فوت ہو جائیں ہم نے اس کے وارث مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم **عہد موالات** کر چکے ہو ان کو ان کا مقررہ حصہ ادا کرو۔ بلاشک اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ (ف) اسلام سے پہلے عرب میں جو لوگ آپس میں بھائی چارہ کر لیتے تھے اسے **عقد موالات** کہتے تھے اسی طرح حضورؐ نے مدینہ جا کر مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ بنا دیا تھا جسے **عقد مواخات** کہتے ہیں ان کو ایک دوسرے کی میراث ملتی تھی، اس آیت میں ان کا چھٹا حصہ مقرر ہوا۔ بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا اور اب دوستوں اور حلیفوں کے لئے صرف وصیت کی جا سکتی ہے۔ مقررہ حصہ کوئی نہیں۔

افعال: نُصْلِيْ: (اِصْلَاءٌ سے۔ صَلْيٌ)۔ ہم آگ میں ڈالیں گے، ہم داخل کریں گے۔ (مضارع)۔ عَقَدَتْ: اس نے عہد و پیمان باندھا۔ ماضی مونث غائب۔ (عَقَدَ يَعْقِدُ)۔

اسماء: مَوَالِيَ: واحد مَوْلَى۔ وارث۔ آقا۔ آزاد کیا ہوا غلام۔ چچازاد بھائی۔

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۚ وَالّٰتِيْ

(تو) ہوتی ہیں فرمانبردار | حفاظت کرنے والیاں | غیر حاضری میں | اللہ کی حفاظت سے | اور وہ عورتیں

فرمانبردار اور (مردوں کی) غیر حاضری میں اللہ کی عنایت سے (عزت و آبرو کی) حفاظت کرنے وا

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ

کہ تمہیں خوف ہو | اُن کی نافرمانی کا | اُنہیں نصیحت کرو | اور اُن سے الگ رہو | خواب گاہوں میں

ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور ان کو بستر خواب پر تنہا چھوڑ دو ا

وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

اور مارو ان کو (حسب ضرورت) | پھر اگر وہ تمہارا کہا مان لیں | تو تلاش نہ کرو | اُن پر کوئی | راہ

(پھر بھی نہ مانیں تو) انہیں مارو اور اگر مان جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی سختی نہ کر

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

بلاشک | اللہ | ہے | بلند | بڑی شان والا | اور اگر | تم کو خوف ہو | مخالفت کا

یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں ان (میاں بیوی) کے درمیان نااتفاقی

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَحَكَمًا

اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان | تو مقرر کرو | ایک منصف | مرد کے کنبہ والوں میں سے | اور ایک منصف

کا اندیشہ ہو تو ایک ''ثالث'' خاوند کے کنبے سے اور ایک بیوی کے

مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِنْ يُّرِيْدَا إِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا

عورت کے کنبہ والوں میں سے | اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں | تو موافقت پیدا کرے گا | اللہ | ان دونوں میں

کنبے سے مقرر کرو اگر وہ دونوں دل سے اصلاح چاہیں' تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے درمیان باہمی موافقت پیدا کر دے گا۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا

بیشک | اللہ | ہے | (سب کچھ) جاننے والا خبردار | اور عبادت کرو | اللہ کی | اور شریک نہ ٹھہراؤ

بیشک اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا اور (ہر ایک بات کی) خبر رکھنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو

بِهٖ شَيْئًا ۚ وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اس کے ساتھ | کسی کو | اور والدین سے | احسان (کرو) | اور رشتہ داروں سے | اور یتیموں

اس کا شریک نہ بناؤ اور (چاہیے کہ) تم والدین کے ساتھ' رشتہ داروں کے ساتھ' یتیموں کے

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

اور مسکینوں | اور قریبی ہمسایہ | اور اجنبی ہمسایہ

اور مسکینوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ جو رشتہ دار ہوں یا اجنبی اور پاس کے

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور ہم مجلس | اور | مسافر | اور غلاموں سے' جن کے تم مالک ہو

اُٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور لونڈی' غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ

آیت نمبر

(۳۴) مردعورتوں کے منتظم نگران اور ذمہ دار ہیں کیونکہ اللہ نے انہیں عورتوں پر عقل، حزم، قوت، جہاد وقتال، کامل نماز و روزہ، نبوت، خلافت، امامت، اذان، خطبہ، جماعت، جمعہ، تکبیرِ تشریق، شہادت حدود و قصاص و میراث واختیار نکاح و طلاق اور ثبوت نسب میں فضیلت بخشی ہے اس سبب سے کہ وہ اپنے مال کو عورتوں کے مہر ادا کرنے اور نان و نفقہ دینے میں خرچ کرتے ہیں پس چونکہ اللہ نے ان کے حقوق کی حفاظت فرمائی کہ مردوں کو ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کردی ہے۔ اس لئے نیک عورتوں بھی پر واجب ہے کہ اپنے شوہروں کی فرمانبرداری اور ان کی عدم موجودگی میں ان کی عزت اور گھر بار کی حفاظت کریں اور جن عورتوں سے نافرمانی کا اندیشہ ہو اول انہیں نصیحت کرنی چاہئے اور باز نہ آئیں تو بستروں میں ان سے علیحدہ رہنا چاہئے اور مناسب مار پیٹ سے اصلاح کا کام لینا چاہئے، پھر جو مان جائیں تو ان پر کسی قسم کی سختی نہ کرنی چاہئے بلاشک اللہ بلند اور عظمت والا ہے۔

(۳۵) اگر میاں بیوی کے درمیان مخالفت کا اندیشہ ہو تو حکام اور امت کے صالح لوگوں کو حکم ہے کہ ایک آدمی مرد کے خاندان والوں میں سے اور ایک آدمی عورت کے رشتہ داروں میں سے منصف مقرر کریں وہ دونوں منصف اگر میاں بیوی میں صلح کرانی چاہیں گے تو اللہ ضرور ان میں مطابقت پیدا کردے گا، بے شک اللہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز سے واقف ہے۔

اسماء: قَوّٰامُوْنَ: واحد قَوّٰام: محافظ۔ ذمہ دار۔ سرپرست۔ برتر۔ (عورتوں پر مردوں کی فطری برتری و سرپرستی)۔ قٰنِتٰتٌ: فرمانبردار عورتیں۔ نُشُوْز: خاوند کی حکم عدولی کرنا۔ نافرمانی کرنا۔ مَضَاجِعِ: سونے کی جگہ۔ بچھونا۔ شِقَاقٌ: (از شق) عداوت، لڑائی۔ مخالفت۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ

بیشک | اللہ | پسند نہیں کرتا | اُس شخص کو | جو ہو | مغرور | بے جا فخر کرنے والا | جو

اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں اور بڑی بڑی باتیں کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان کو جو

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا

بخل کرتے ہیں | اور حکم کرتے ہیں | لوگوں کو (بھی) | بخل کا | اور چھپاتے ہیں | جو کچھ

بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جو (مال)

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا

دے رکھا ہے انہیں | اللہ نے | اپنے فضل سے | اور | ہم نے تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے | عذاب

انہیں دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کے لئے ہم نے رُسوا کن عذاب

مُّهِينًا ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَ

رُسوا کرنے والا | اور وہ لوگ | جو خرچ کرتے ہیں | اپنے مال | دکھاوے کے لئے | لوگوں کو | اور

تیار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا، جو صرف لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ

نہیں ایمان رکھتے | اللہ پر | اور نہ روز آخرت پر | اور وہ شخص | کہ ہو شیطان

اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا ساتھی

لَهٗ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

اس کا ساتھی | سو وہ بُرا ساتھی ہے | اور کیا (نقصان) تھا اُن کا | اگر وہ ایمان لے آتے | اللہ

ہو جائے تو یقیناً وہ برا ساتھی ہے، اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ تعالیٰ اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۗ

اور روز | آخرت پر | اور خرچ کرتے | اُس میں سے | جو دیا اُنہیں | اللہ نے

آخرت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿٣٩﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ

اور اللہ اُن کو خوب جانتا ہے | بلا شبہ | اللہ | ظلم نہیں کرتا | ذرہ برابر

اور اللہ تعالیٰ ان سے خوب واقف ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر

وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا

اور اگر | ہو | کوئی نیکی | (تو) دُگنا کر دے گا اس کو | اور دے گا | اپنے پاس سے | اجر

(کسی نے) نیکی (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا

عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا

بہت بڑا | پھر کیا (حال) ہوگا | جب ہم لائیں گے | ہر ایک امت سے | گواہ | اور لائیں گے

اجر دے گا پھر کیا حال ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۶) اس آیت میں دین کا خلاصہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اس کی ذات وصفات وعبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار یا اجنبی ہمسایوں، ہمنشینوں، ساتھ بیٹھنے والوں، مسافروں اور غلاموں سے اچھا سلوک کرو۔ کیونکہ بلاشبہ اللہ، مغرور ڈینگیں مارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(۳۷) وہ جو خود کنجوس ہیں اور لوگوں کو بھی کنجوسی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ نے جو مال اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس کو چھپاتے ہیں ایسے متکبر، نعمت کے ناشکروں کے لئے ہم نے سخت رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۳۸) اور جو لوگ ریاکاری سے مال خرچ کرتے ہیں اور دل سے اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے لئے بھی وہی عذاب ہے اور ان کا ساتھی شیطان ہے اور وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔

(۳۹) اور اگر وہ لوگ اللہ اور روز آخر پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا بگڑتا، اور اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔

(۴۰) اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ نیک عمل کرنے والوں کو ان کی نیکی کا دُگنا اجر دے گا اور اپنے پاس سے مزید بھی بہت سا انعام عطا فرمائے گا۔

افعال: اَعْتَدْنَا: (اعتادٌ) ہم نے تیار کیا۔ (ماضی)۔ سَآءَ: (از سُوْء) اس نے برا کیا۔ تَكُ: یہ اصل میں تَكُوْنَ تھا (كَوْنٌ:) ہونا، ہوگی، تو ہوگا۔ (مضارع)۔

اسماء: جَار: ہمسایہ (الجار الجُنُب:) دور کا یا غیر رشتہ دار یا غیر مسلم ہمسایہ۔ جَنْب: پہلو۔ صَاحِب بِالْجَنْبِ۔ رفیق۔ ہم نشین۔ مُخْتَالًا: متکبر۔ مُهِيْنٌ: (از اہانت) ذلیل کرنے والا۔ قَرِيْنٌ: ساتھی، ہم نشین۔

بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
آپ کو | ان پر | گواہ | اس دن | چاہیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے کفر کیا
اور (پھر) آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے، تو جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اور رسول کی

وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ
اور نافرمانی کی | رسول کی | کاش | ہموار کردی جائے | ان پر | زمین | اور وہ نہ چھپا سکیں گے
نافرمانی کی ہے وہ اس دن تمنا کریں گے کہ کاش انہیں مٹی میں ملا دیا جائے اور (اس دن) اللہ تعالیٰ سے کوئی

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ
اللہ سے | کوئی بات | اے ایمان والو! | نزدیک نہ جاؤ | نماز کے
بات پوشیدہ نہ رکھ سکیں گے۔ اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا
اس حال میں کہ تم | نشے میں ہو | یہاں تک کہ | تم جان لو | جو کچھ | تم کہتے ہو | اور نہ
تو نماز کا ارادہ نہ کرو جب تک تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم (نماز میں) کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح

جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ
جنابت کی حالت میں | مگر | عبور کرتے ہوئے | راستہ | جب تک کہ | تم غسل نہ کرلو | اور اگر | تم ہو
جنابت کی حالت میں (نماز نہ پڑھو) جب تک کہ غسل نہ کرلو، سوائے حالت سفر کے اور اگر تم

مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
بیمار | یا | سفر میں | یا آئے | کوئی تم میں سے | قضائے حاجت سے
بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی قضائے حاجت سے ہو کر آ

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
یا قربت کی ہو | بیویوں سے | پھر نہ | پاؤ تم | پانی | تو تیمم کرو | مٹی
یا تم نے بیوی سے قربت کی ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
پاک سے | پھر مسح کرو | اپنے منہ کا | اور اپنے ہاتھوں کا | بیشک | اللہ | ہے
کرلو اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ معاف

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
بڑا معاف کرنے والا | بخشنے والا | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن کو جنہیں | دیا گیا | ایک حصہ
کرنے والا اور بخشش والا ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الٰہی (کے علوم) میں سے

مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
کتاب کا | وہ خرید لیتے ہیں | گمراہی | اور چاہتے ہیں | کہ | تم بھی بہک جاؤ
سے ایک حصہ دیا گیا تھا وہ گمراہی اپنا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۱) قیامت کے روز، جب اللہ تعالیٰ ہر امت کے نبی کو اپنی اُمت پر گواہ کے طور پر پیش کرے گا اور آپ ﷺ کو اپنی اُمت کے کفار پر گواہ لائے گا اور آپ ﷺ ان کے برے عقائد اور برے اعمال کی شہادت دیں گے تو ان کفار کا کیسا برا حال ہوگا۔

(۴۲) اس روز یہ کافر، اللہ ورسول کے نافرمان، آرزو کریں گے کہ کاش! انہیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جائے کہ ان سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہو اور وہ اللہ سے کوئی بات بھی نہیں چھپا سکیں گے کیونکہ اس روز ان کے ہاتھ پاؤں خود انہی کے خلاف گواہی دیں گے۔

(۴۳) اسلام کے شروع میں نشہ کی حرمت کا حکم ابھی نازل نہ ہوا تھا اس وقت کسی صحابی نے نماز میں نشہ کی وجہ سے قرأت غلط پڑھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے مسلمانو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ اس لئے کہ نماز میں جو کچھ تم پڑھتے ہو وہ تمہیں سمجھ بھی آئے، نشے کی حالت میں بندہ بولتا ہے، لیکن سمجھتا نہیں۔ یہ حکم شراب کی حرمت کی طرف پہلا حکم اور قدم تھا۔ بعد میں نشہ کو نماز اور غیر نماز، ہر حال میں حرام کر دیا گیا۔ اور جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک غسل نہ کر لو مگر مسافر ہو تو جائز ہے اور جواز کی صورت یہ ہے کہ اگر بیمار ہو یا مسافر ہو یا پیشاب پاخانہ سے آیا ہو یا عورت سے مباشرت کی ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ اس طرح کہ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو، بیشک اللہ تعاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

اسماء: سُکٰرٰی: (از سُکْرٌ) مست، مدہوش۔ عَابِرِیْ: (عابرین واحد عَابِر) عبور کرنے والا۔ غَآئِطِ: بیت الخلاء۔ صَعِیْدٌ: دھول، زمین کی مٹی۔

السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا

راہ حق سے | اور اللہ | خوب جانتا ہے | تمہارے دشمنوں کو | اور کافی ہے | اللہ (ہی) | دوست

بھٹک جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور

وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

اور کافی ہے | اللہ (ہی) | مددگار | بعض اُن میں سے | جو یہودی ہیں | بدلتے ہیں | کلام کو

اللہ تعالیٰ کی مدد ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی اصل

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ

اس کے مواقع سے | اور کہتے ہیں | ہم نے سُن لیا | اور مانا نہیں | اور سُن | تجھے کچھ نہ سنائی دے

جگہ سے ہٹا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا لیکن ہم مانتے نہیں اور (کہتے ہیں اے نبی!) سنو! (تمہیں) کچھ سنائی نہ دے

وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ

اور (بولتے ہیں) راعنا | مروڑ کر | اپنی زبانوں کو | اور طعن کرتے ہوئے | دین میں | اور اگر وہ

اور راعنا کا لفظ زبانیں مروڑ مروڑ کر کہتے ہیں اور یہ دین میں طعنہ زنی کی غرض سے کرتے ہیں اگر یہ (اس طرح)

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

(یہ) کہتے | کہ ہم نے سن لیا | اور مان لیا | اور آپ سنئے | اور ہماری طرف توجہ فرمایئے | تو بہتر ہوتا

کہتے کہ ''ہم نے سنا اور اطاعت کی''۔ اور آپ (ہماری بات) سنیں اور ہماری طرف توجہ فرمائیں تو یہ ان کے لئے

لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

اُن کے لئے | اور زیادہ درست ہوتا | لیکن لعنت بھیج دی ان پر | اللہ نے | اُن کے کفر کی وجہ سے

یقیناً بہتر اور درست ہوتا لیکن (حقیقت یہ ہے) کہ ان کے (مسلسل) کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا

پس وہ ایمان نہ لائیں گے | مگر تھوڑے سے | اے لوگو! | جنہیں کتاب دی گئی | ایمان لاؤ

ان پر لعنت کر دی پس ایک قلیل تعداد کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے' اے اہل کتاب! جو کتاب (قرآن) ہم نے (اب) نازل

بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اس پر | جو نازل کیا ہم نے | تصدیق کرنے والا | اُس کی جو | تمہارے پاس ہے | پہلے اس کے | کہ

کی ہے جو ان (سابقہ) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں تو تم اس کتاب پر اس وقت سے پہلے ایمان

نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓي اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

ہم مٹا ڈالیں | چہروں کو | پھر اُلٹ دیں ان کو | ان کی پشتوں کی طرف | یا | ہم لعنت بھیج دیں ان پر

لے آؤ کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے ان کو ان کی الٹی جانب کی طرف بنا دیں یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾

جیسا کہ ہم نے لعنت بھیج دی تھی | ہفتہ کے دن (شکار کرنے) والوں پر | اور ہے | اللہ کا حکم | (ضرور) ہونے والا

جس طرح ہم نے ''اصحاب سبت'' پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۴) یہود جنہیں تورات دی گئی تھی وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور تمہیں بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔

(۴۵) اے مومنو! جو لوگ تمہارے دشمن ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے اور اللہ تمہارا کافی دوست اور مددگار ہے۔

(۴۶) یہودی، تورات میں حضورؐ کی بیان شدہ نشانیوں کو تبدیل کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے کہ یہ آخری نبی نہیں ہے۔ اسی طرح **راعنا** کا لفظ بولتے جس کا ظاہری معنی یہ تھا کہ ہماری رعایت اور انتظار کیجئے۔ لیکن درپردہ اس کے اپنی زبان میں غلط معنی نکالتے۔ بظاہر حضورؐ کے سامنے کہتے کہ ہم نے آپ کا پیغام رسالت سن لیا ہے۔ جبکہ دل میں کہتے کہ ہم اسے مانتے نہیں ہیں۔ پھر آپس میں کہتے کہ اگر یہ سچا نبیؐ ہوتا تو ہماری اس بے ادبی کو ضرور جان لیتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے مقابلے میں اگر وہ یوں کہتے کہ ''ہم نے سن لیا اور مان لیا'' یا **راعنا** کا لفظ بدنیتی سے کہنے کی بجائے یوں کہتے ''کہ اے اللہ کے نبیؐ! ہماری بات سنئے اور ہمارا انتظار کیجئے، ہمیں موقع دیجئے کہ ہم بات کو اچھی طرح سمجھ لیں'' تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ اور یہ لوگ ہدایت پا جاتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، لہٰذا اپنے اس کفرانِ نعمت کی وجہ سے لعنت میں گرفتار ہوئے اور ایمان کی دولت سے محروم رہے۔

(۴۷) اے اہل کتاب! قرآن پر جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اور تورات و انجیل کی تصدیق کرتا ہے ایمان لاؤ قیامت سے پہلے جس میں ہم کئی بدبختوں کے چہروں کے خدوخال مٹا کر پیچھے کی طرف الٹ دیں گے یا یوم سبت کی بے حرمتی کرنے والے یہود کی طرح اپنی رحمت سے پھٹکار دیں گے اور اللہ کا حکم ٹل نہیں سکتا۔

افعال: نَطْمِسَ: (از طَمْسٌ) ہم مٹاتے ہیں۔ مسخ کرتے ہیں۔ مضارع (طَمَسَ یَطْمِسُ)۔ نَرُدَّ: (از رَدٌّ) ہم لوٹاتے ہیں، پھیرتے ہیں۔ (مضارع) رَدَّ یَرُدُّ۔

اسماء: غَیْرَ مُسْمَعٍ: تو نہ سنایا جائے، تو کچھ نہ سنے۔ یہود یہ بات بددعا کے طور پر کہتے تھے۔ رَاعِنَا: ہماری طرف متوجہ ہو۔ رَاعِیْنَا: ہمارا چرواہا۔ لَیٌّ: زبان پھیرنا موڑنا۔ اَقْوَمَ: بہت درست، برموقع۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

بلاشبہ | اللہ | نہیں بخشے گا | (اس بات کو) کہ شریک ٹھہرایا جائے | اُس کا | اور بخش دے گا | جو (گناہ) | سوائے

بیشک اللہ تعالیٰ یہ (جرم) نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ' وہ جس کو

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى

اس کے ہے | جس کو | چاہے گا | اور جو کوئی | شریک ٹھہرائے | اللہ کا | تو اس نے باندھا

چاہے بخش دے گا اور جس نے (کسی) کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا اس نے یقیناً

إِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ

جھوٹ | بہت بڑا | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو | جو پاک سمجھتے ہیں | اپنے آپ کو

بہت بڑا گناہ کیا' کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اپنی پاکبازی کی خود تعریف کرتے ہیں

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ

حالانکہ اللہ (ہی) | پاک کرتا ہے | جسے چاہے | اور ظلم نہیں کیا جائے گا ان پر | دھاگے (برابر) | دیکھئے!

حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کر دے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے تو

كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾

کیسا | باندھتے ہیں | اللہ پر | جھوٹ | اور کافی ہے یہی | کھلا گناہ

یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر کس طرح بہتان باندھ رہے ہیں اور صریح مجرم ہونے کے لئے تو یہی کافی ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو | جنہیں دیا گیا (ایک) حصہ | کتاب کا | وہ ایمان لاتے ہیں

کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب الٰہی میں سے کچھ حصہ دیا گیا تھا (باوجود اس کے) وہ بتوں

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ

بتوں پر | اور شیطانوں پر | اور کہتے ہیں | اُن کی نسبت | جو کافر ہیں | کہ یہ لوگ

اور شیطانوں پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں

أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

زیادہ درست ہیں | مؤمنوں کی نسبت | راستے کے (لحاظ سے) | یہی لوگ ہیں | جنہیں

زیادہ تو یہ لوگ راہ راست پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾

لعنت کی ہے ان پر اللہ نے | اور جس پر | لعنت کرے اللہ | آپ ہرگز نہ پائیں گے | اس کے لئے | کوئی مددگار

لعنت کی ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے تو تم کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے

أَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾

کیا اُنہیں کچھ حصہ حاصل ہے | (اللہ کی) حکومت میں؟ | پھر تو وہ نہ دیں گے | لوگوں کو | ذرا بھی

کیا ان کا (اللہ کی) بادشاہت میں کوئی حصہ ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) تو وہ لوگوں کو ذرہ برابر چیز بھی نہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۸) بیشک اللہ شرک کا گناہ ہرگز نہیں بخشے گا اور اس کے سوائے اور دوسرے گناہوں میں سے جو چاہے گا بخش دے گا۔ کیونکہ اس کی ذات وصفات اور عبادت میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا' اس پر بہت بڑا بہتان باندھنا ہے۔

(۴۹) یہود ونصاریٰ کہتے تھے نحن ابناؤُ اللّٰہ و احباؤہٗ یعنی ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں یا ہم تو بچوں جیسے معصوم لوگ ہیں۔ ہم سے کسی جرم پر مواخذہ نہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ اپنے آپ کو پاک و بے گناہ سمجھتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں بلکہ وہی پاک ہوسکتا ہے جسے اللہ پاک کرے انہیں ان کے اعمال کی پوری سزا دی جائے گی اور دھاگے' تار برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۵۰) دیکھئے وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہونے کا دعویٰ کر کے اللہ پر کتنی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ ان کے مجرم ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔

(۵۱) (یہود مدینہ کے بڑے بڑے رہنماؤں نے' کفار قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھارنے اور اپنے ساتھ ملانے کے لئے مکہ میں اُن سے ملاقات کی' اور مشرکین قریش سے کہا کہ تم مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ صحیح دین پر ہو' اس لئے کہ تم حاجیوں کی خدمت کرتے ہو) قرآن مجید فرماتا ہے کہ دیکھو! تورات کا علم رکھنے کے باوجود' صرف بغض و عناد کی وجہ سے' اہل کتاب نے' بت پرستی اور شرک میں مبتلا قریش کو اہل ایمان وتوحید' مسلمانوں کے مقابلے میں بہتر قرار دیا۔ یہ کتنی بڑی خیانت اور ظلم ہے۔

(۵۲) ایسے ہی لوگوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اور جسے اللہ لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں۔

(۵۳) کیا ان یہود کو سلطنت سے کچھ حصہ مل گیا ہے کہ وہ اس میں سے کسی اور کو کچھ بھی دینا نہیں چاہتے؟ یعنی ان کے پاس کچھ اختیار نہیں ورنہ یہ اپنے بخل کی وجہ سے لوگوں کو بھوکا ماردیتے جیسا کہ ان کے پاس سابقہ کتابوں کا علم ہے لیکن یہ آخری نبی کے بارے میں سچی بات کسی کو نہیں بتاتے۔

اسماء: فَتِيلًا: کھجور کی گٹھلی کا دھاگہ۔ ذرہ برابر۔ حقیر چیز کے لئے بولا جاتا ہے۔ جِبْتْ: اوہام۔ ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا پوجی جائے۔ ساحر۔ کاہن۔ یہ سحر کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ طَاغُوت: کاہن۔ شیطان۔ گمراہی کا علمبردار۔ نَقِيرًا: کھجور کی گٹھلی کا چھوٹا سا گڑھا۔ ذرہ برابر۔ کچھ بھی۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

یا وہ حسد کرتے ہیں | لوگوں سے | اس پر جو دیا اُنہیں اللہ نے | اپنے فضل سے | تو

یا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا کیا ہے اس پر یہ جلتے ہیں

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا

ہم نے تو دی ہے | آلِ ابراہیمؑ کو | کتاب | اور دانائی | اور دی ہم نے اُنہیں | حکومت

ہم نے خاندان ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی اور انہیں عظیم الشان سلطنت بھی

عَظِيمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ

بہت بڑی | سو ان میں سے | کوئی تو ایمان لایا | اُس پر | اور کوئی | رُک گیا | اس سے

عطا کی پھر بعض تو ان میں سے ایمان لائے اور بعض نے اس سے روگردانی کی

وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا

اور کافی ہے | دوزخ | بھڑکتا ہوا | بیشک | جنہوں نے انکار کیا | ہماری آیتوں سے

اور (ان کے لئے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا

سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ

جلد ہی ہم ڈال دیں گے انہیں | آگ (میں) | جب | جل جائیں گی | اُن کی کھالیں

ہم عنقریب انہیں (دوزخ کی) آگ میں جھونکیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی

بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ

تو ہم بدل دیں گے ان کی کھالیں | اَور کھالوں سے | تاکہ چکھتے رہیں وہ | عذاب | بیشک | اللہ

تو ہم ان کو دوسری (نئی) کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ (پھر) عذاب کا مزہ چکھیں بیشک اللہ

كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ہے | زبردست | حکمت والا | اور وہ لوگ (جو) | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

بڑا غالب اور حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ

ہم انہیں داخل کریں گے | جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے وہ اُن میں

ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾

ان کے لئے | ان میں | بیویاں (ہوں گی) | پاک صاف | اور ہم داخل کریں گے انہیں | گھنے سائے میں

وہاں ان کے لئے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور ہم (جنت کے) گھنے سائے میں ان کو جگہ دیں گے

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

بلاشبہ | اللہ | حکم دیتا ہے تم کو | کہ ادا کرو | امانتیں | اُن کے مالکوں کو

(یاد رکھو) اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ حق داروں کو ان کی امانتیں لوٹا دیا کرو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۴) یا محض حسد کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ آپؐ کا نبی ہونا' کوئی حیرانی' تعجب کی بات نہیں۔ آپؐ سے پہلے آل ابراہیمؑ میں سے بہت سے لوگوں کو ہم نے نبی بھی بنایا بادشاہ بھی۔ اور آپؐ بھی آل ابراہیمؑ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۵۵) یہود میں سے بعض تو رسولؐ اللہ پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ' اور بعض منکر ہی رہے جیسے حی بن اخطب وکعب بن الاشرف وغیرہ' پس ان کی سزا کے لئے دوزخ کی آگ کافی ہے۔

(۵۶) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اللہ انہیں دوزخ میں ڈال دے گا۔ جب ان کی کھالیں جل جایا کریں گی تو اللہ اور کھال پیدا کر دیا کرے گا تاکہ وہ مسلسل عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بلاشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۵۷) اور وہ لوگ جو ایمان لا کر اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرتے ہیں اللہ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور انہیں وہاں بیویاں ملیں گی ہر طرح کی کمزوریوں سے بالکل پاک ہوں گی اور وہ جنت کے گھنے سایہ میں داخل کئے جائیں گے۔

افعال: صَدَّ: (از صَدٌّ) اس نے روکا یا خود رُکا (لازم و متعدی دونوں معنی ہیں)۔ ماضی۔ صَدَّ یَصُدُّ۔ نَضِجَتْ: (از نَضْجٌ) گل جائیں گی۔ پک جائیں گی۔ ماضی مونث۔

اسماء: سَعِیْرٌ: دوزخ کی آگ۔ جُلُوْدٌ: واحد جلد' کھال۔ ظِلًّا ظَلِیْلًا: ٹھنڈا سایہ۔ گھنا سایہ۔ گھنی چھاؤں۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور جب فیصلہ کرو | درمیان | لوگوں کے | تو فیصلہ کیا کرو | انصاف سے | بلاشبہ | اللہ

اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگے تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو، یہ بہت اچھی

نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

بہت اچھی | نصیحت کرتا ہے تم کو | اس کے ساتھ | بیشک | اللہ | ہے | سننے والا | دیکھنے والا

بات ہے جس کی اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! | حکم مانو اللہ کا | اور حکم مانو | (اس کے) رسول کا

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ

اور حاکموں کا | اپنے میں سے | پھر اگر تم میں اختلاف ہو جائے | کسی بات پر | تو لوٹا دو اس کو

اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب اختیار ہیں پھر اگر کسی بات میں اختلاف کرنے لگو

اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ | اور (اُس کے) رسول کی طرف | اگر تم | ایمان رکھتے ہو | اللہ | اور روزِ

تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر

الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ تَرَ

آخرت پر | یہ کام | بہتر ہے | اور بہت اچھا ہے | انجام (کے لحاظ سے) | کیا نہیں دیکھا آپ نے

ایمان رکھتے ہو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت

اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اُن لوگوں کو | جو دعویٰ کرتے ہیں | کہ وہ | ایمان لائے | اُس پر | جو اُترا | آپ کی طرف (قرآن)

پر غور نہیں کیا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس (کلام) پر ایمان رکھتے ہیں، جو آپ پر نازل ہوا

وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ

اور اس پر جو اُترا | آپ سے پہلے | وہ چاہتے ہیں | کہ مقدمہ لے جائیں | شیطان کی طرف

اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہوا (لیکن) چاہتے یہ ہیں کہ شیطان کو اپنا حاکم بنائیں

وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ

حالانکہ ان کو حکم دیا جا چکا ہے | کہ اس کو نہ مانیں | اور چاہتا ہے | شیطان | کہ انہیں گمراہ کر دے

حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بڑی دور کی

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

گمراہی دور کی | اور جب ان سے کہا جاتا ہے | (کہ) آؤ | اُس کی طرف | جو نازل کیا | اللہ نے

گمراہی میں ڈال دے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے

آیت نمبر

(۵۸) اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن ابی طلحہ سے خانہ کعبہ کی چابی لی تھی اور حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے اپنے لئے کعبہ کی کلید برداری اور دربانی کی درخواست کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ امانتیں ان کے مالکوں کا حق ہیں انہی کے حوالہ کرو چنانچہ چابی واپس عثمان کو دے دی گئی۔ اور وہ اسلام کے اس عدل وانصاف کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ یہاں ارشاد ہے کہ امانتیں' ان کے مالکوں کو پہنچا دیا کرو۔ اور جب کسی کام میں فیصلہ کیا کرو تو عدل وانصاف سے کیا کرو اللہ تمہیں اچھی نصیحت فرماتا ہے اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۵۹) مسلمانو! اللہ و رسول اور مسلم حکام کا حکم مانو اور اگر کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تمہارے لئے یہی بہتر راستہ ہے۔ (ف) اولوالامر میں مجتہدین وفقہاء وعلماء ومسلمان حکام سب داخل ہیں اور جب تک ان کا حکم کتاب وسنت کے مطابق ہو ان کی اطاعت واجب ہے۔

(۶۰) آپؐ نے ان منافقین کو بھی دیکھ لیا ہے جو بظاہر خیال کرتے ہیں کہ وہ قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کے لئے اپنا مقدمہ شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا کہا ماننے سے منع کیا گیا ہے اور شیطان انہیں گہری گمراہی میں ڈالنا چاہتا ہے۔ (ف) اس آیت میں بشر نامی منافق اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ ہے جس کا ایک یہودی سے کچھ جھگڑا تھا یہودی تو اس کا فیصلہ حضور سے کرانا چاہتا تھا لیکن بشر یہ مقدمہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس لے جانا چاہتا تھا مگر یہودی کے اصرار سے مجبوراً اسے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ آپ نے فیصلہ یہودی کے حق میں کیا تو باہر آ کر بشر نے اس کو قبول نہ کیا اور فیصلہ کے لئے یہودی کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا انہوں نے سارا قصہ سن کر اندر سے تلوار نکال کر بشر کی گردن اڑا دی کہ جو رسول کا فیصلہ نہ مانے میں اس کا یہی فیصلہ کرتا ہوں اس پر بشر کے ورثاء و رفقاء حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کے طور پر قسمیں کھانے لگے کہ عمرؓ کے پاس دوبارہ اپیل کرنے سے ہماری غرض آپؐ کی مخالفت نہ تھی بلکہ طرفین میں مطابقت کرانا مقصود تھا۔

افعال: رُدُّوْا: (ازرَدٌّ) پھیر دو تم' واپس کر دو۔ امر حاضر۔ جمع مذکر۔ یَزْعُمُوْنَ: (اززَعْمٌ) وہ گمان کرتے ہیں۔ مضارع زَعَمَ یَزْعُمُ۔
اسماء: نِعْمَ: اچھا ہے۔ نِعِمَّاھِیَ: وہ کتنی اچھی چیز ہے۔ تَاوِیْل: کسی لفظ کا صحیح مصداق یا تعبیر بیان کرنا۔ انجام۔

وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ

اور رسول کی طرف | تو آپ دیکھتے ہیں | منافقوں کو | (کہ) وہ دور رہتے ہیں | آپ سے

اور رسول کی طرف (آؤ) تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ

صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا

بہت دور | پھر کیا حال ہو | جب پہنچے انہیں | کوئی مصیبت | بسبب اس کے جو

دور دور رہتے ہیں، پھر کیسی حالت ہوتی ہے جب ان پر کوئی مصیبت ان کے اپنے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ

کیا انہوں نے اپنے ہاتھوں | پھر آئیں آپ کے پاس | قسمیں اٹھاتے ہوئے | اللہ کی | کہ نہیں تھا ہمارا ارادہ

ہاتھوں آ پڑتی ہے تو یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (ہم نے جو کچھ کیا اس سے)

اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

سوائے بھلائی | اور موافقت کے | یہی ہیں وہ لوگ (کہ) | جانتا ہے | اللہ | جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے

ہمارا مقصود صرف بھلائی اور باہمی تعلق جوڑنا ہی تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

پس آپ اُن سے درگزر فرمائیں | اور نصیحت کریں انہیں | اور کہیں | اُن سے | اُن کے دلوں میں

اس لئے آپ ان سے چشم پوشی فرمائیں اور اُن کو نصیحت کرتے رہیں اور ایسی بات ان سے کہیں جو ان کے

قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ

اثر کرنے والی بات | اور نہیں بھیجا ہم نے | کوئی رسول | مگر اس لئے | کہ اس کی اطاعت کی جائے

دل میں اتر جائے۔ اور ہم نے صرف اس لئے رسول بھیجے ہیں کہ ہمارے حکم کے مطابق ان کی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

اللہ کے حکم سے | اور اگر وہ لوگ | جب انہوں نے ظلم کیا تھا | اپنی جانوں پر | آ جاتے آپ کے پاس

اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، آپ کے پاس آ جاتے

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

پھر معافی مانگتے | اللہ سے | اور بخشش مانگتا | اُن کے لئے | رسول (بھی) | تو وہ ضرور پاتے | اللہ کو

اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول (یعنی آپ) بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو وہ اللہ کو

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

بڑا توبہ قبول کرنے والا | رحم کرنے والا | پس قسم ہے آپ کے رب کی | وہ مومن نہیں ہوں گے | یہاں تک کہ

بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پاتے، پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

حاکم بنائیں آپ کو | اُس معاملہ میں | (کہ) جھگڑا ہو | ان کے درمیان | پھر وہ نہ پائیں

جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں، پھر آپ کے فیصلہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۱) جب ان منافقین سے کہا جاتا ہے کہ اللہ و رسولؐ کے فیصلہ کی طرف رجوع کرو تو وہ لوگ آپؐ کے پاس آنے سے رکتے ہیں۔

(۶۲) پھر ان منافقین کا کیسا برا حال ہو جب انہیں اپنے کئے کی سزا میں مصیبت پہنچے اور آپ کی خدمت میں اللہ کی قسمیں کھا کر یوں معذرت کریں کہ عمرؓ کے پاس مرافعہ کرنے سے ہماری غرض آپؐ کی مخالفت نہ تھی بلکہ جانبین میں مصالحت و موافقت کرانا مقصود تھا۔

(۶۳) اللہ ان کے دلی نفاق کو خوب جانتا ہے پس آپؐ ان کی سزا دہی سے منہ پھیرو۔ اور نصیحت کیجئے۔

(۶۴) اور رسول تو ہم اس لئے بھیجتے ہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اگر وہ لوگ اس جرم کے بعد توبہ کر کے آپؐ کے پاس آ کر اللہ سے مغفرت مانگتے اور رسولؐ بھی ان کی مغفرت کی دعا کرتے تو ضرور اللہ ان کی توبہ قبول کرتا اور ان پر رحم فرماتا۔

افعال: تَعَالَوْا: تم سب آؤ۔ امر۔ یَصُدُّوْنَ: (از صَدٌّ) وہ روکتے ہیں یا رُکتے اور منہ موڑتے ہیں۔ مضارع۔ صَدَّ یَصُدُّ۔
اسماء: صُدُوْدًا: روکنا۔

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵

اپنے دل میں | تنگی | اس سے جو | فیصلہ کردیں آپ | اور وہ تسلیم کرلیں | پوری طرح تسلیم

اپنے دلوں میں تنگی نہ محسوس کریں اور (اسے) پوری طرح تسلیم کر لیں۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا

اور اگر ہم | لکھ دیتے | اُن پر | کہ | قتل کرو | اپنے آپ کو | یا نکل جاؤ

اور اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں

مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا

اپنے گھروں سے | تو وہ نہ کرتے ایسا | مگر تھوڑے (سے) | اُن میں سے | اور اگر وہ | کرلیتے

چھوڑ دو تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر یہ لوگ، جس بات کی ان کو

مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝۶۶ وَّاِذًا

جو انہیں نصیحت کی جاتی ہے | تو ہوتا | بہتر | اُن کے لئے | اور زیادہ مضبوط رکھنے والا (ایمان کو) | اور اُس وقت

نصیحت کی جاتی ہے، اس پر عمل کرتے، تو ان کے لئے بہتر اور ایمان کی پختگی کا ذریعہ ہوتا اور اس

لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۶۷ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ

ہم دیتے انہیں | اپنے یہاں سے | ثواب | بہت بڑا | اور ہدایت کرتے ہم انہیں

صورت میں ہم انہیں یقیناً اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۶۸ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ

راستہ سیدھا | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ | اور (اس کے) رسول کا | پس وہی ہوں گے

پر لگا دیتے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ آخرت

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

اُن لوگوں کے ساتھ | کہ انعام کیا | اللہ نے | جن پر | (یعنی) نبیوں | اور صدیقوں

میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبیوں، صدیقوں

وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝۶۹ ذٰلِكَ

اور شہیدوں | اور صالح لوگوں میں سے | اور بہت اچھے ہیں ان لوگوں کی رفاقت | یہ کرم

شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضل

الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝۷۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فضل | اللہ کی طرف سے | اور کافی ہے | اللہ | جاننے والا | اے ایمان والو!

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو!

خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝۷۱

ساتھ لے لو | اپنی حفاظت کا سامان | پھر چل پڑو | دستے دستے | یا چل پڑو | اکٹھے

(دشمن کے مقابلہ کے لئے) حفاظت کا سامان ساتھ لے لو پھر جماعتوں کی شکل میں نکلو یا سب اکٹھے ہو کر (جہاد کے لئے) نکلو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۵) سچا مومن وہی ہے جو اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو منصف بنائے اور آپ ﷺ کے فیصلہ کو نہایت خوشی سے منظور کرے اور اس سے ذرا بھی دل میں ناراضگی اور رنج کو دخل نہ دے اور پوری پوری اطاعت کرے۔

(۶۶) ان منافقین کی فطرت ہی ایسی ہے کہ اگر ہم ان پر بنی اسرائیل کی طرح توبہ کی قبولیت کے لئے آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اپنے گھروں سے نکل جانا واجب کر دیتے تو تھوڑے ہی اس حکم کو مانتے اور اگر یہ لوگ آپ کی اطاعت اور آپ کے فیصلہ کو ہر امر میں پوری طرح سے تسلیم کر لیتے اور نصیحت کے مطابق عمل کرتے تو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں بہتر تھا اور یہی سب سے بڑھ کر ان کے ایمان کی سچائی اور ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔

(۶۷) اور انہیں اس پر اللہ کے ہاں سے اجر بھی بہت ملتا۔

(۶۸) اور اللہ کی طرف سے راہ راست کی ہدایت پاتے۔

(۶۹) جو لوگ اللہ و رسول کا حکم مانیں وہ لوگ جنت میں ان پاکیزہ ہستیوں یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ کا انعام و اکرام ہوا اور یہ کیسے اچھے ساتھی ہیں۔ (ف) **صِدّیق** جو دین کی ہر بات کی پوری تصدیق کرے جیسے ابوبکر صدیق اور **شہید** جو جہاد میں قتل ہو اور **صالح** جس کے احوال و اعمال صحیح ہوں اور معیت (ساتھ ہونے) سے مراد رحمت و فضل میں ان کے ساتھ شامل ہونا ہے۔

(۷۰) اللہ و رسول کی اطاعت کرنے والوں کو جو اجر دیا جائے گا وہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔

(۷۱) مسلمانو! کفار کے مقابلہ کے لئے سامانِ جنگ اپنے ساتھ رکھو۔ دشمن کی طرف دستے دستے یا اکٹھے مل کر ایک لشکر کی شکل میں آگے بڑھو، جیسا کہ حالات کا تقاضا ہو ویسا ہی طرز عمل اختیار کرو۔

افعال: شَجَرَ: (از شَجر) اختلاف ہوا۔ جھگڑا ہوا۔ ماضی۔ (شَجَرَ یَشْجُرُ)۔ اِنْفِرُوْا: تم نکلو۔ کوچ کرو۔ امر حاضر۔ نَفَرَ۔ یَنْفِرُ۔
اسماء: حَرَجٌ: تنگی۔ تکلیف۔ حِذْرٌ: محفوظ مکان۔ بچاؤ۔ اسلحہ۔ ثُبَاتٌ: دستے۔ منفرد جماعتیں۔

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ
اور بلاشک | تم میں سے | کوئی ایسا بھی ہے | جو سستی کرتا ہے نکلنے میں | پھر اگر | پہنچے تمہیں
اور (یاد رکھو) تم میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو (ایسے موقع پر) ضرور سستی کریں گے پھر اگر تمہیں

مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ
مصیبت | تو وہ کہے گا | اللہ نے فضل کیا | مجھ پر | کہ نہ ہُوا میں | ان کے ساتھ
تکلیف پہنچی تو ایسا منافق کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر

شَهِيۡدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ
حاضر | اور اگر | ملے تمہیں | فضل | اللہ کا | تو وہ ضرور کہے گا | گویا کہ
نہ تھا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا تو ضرور کہے گا گویا

لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ
نہ تھی | تمہارے اور اُس کے درمیان | (کوئی) دوستی | کاش کہ | میں (بھی) ہوتا
تم میں اور اس میں دوستی کا نام و نشان تک نہیں تھا کہ اے کاش! اگر میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو میں

مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۳﴾ فَلۡيُقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
اُن کے ساتھ | تو حاصل کرتا | کامیابی | بڑی | پس لڑنا چاہیے | اللہ کی راہ میں
بھی عظیم الشان کامیابی حاصل کر لیتا' تو چاہیے کہ جو لوگ اس دنیاوی

الَّذِيۡنَ يَشۡرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّقَاتِلۡ
اُن لوگوں کو | جو بیچتے ہیں | زندگی | دنیا کی | بدلے آخرت کے | اور جو کوئی | لڑے
زندگی کو آخرت کی دائمی زندگی کے بدلے فروخت کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کریں

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ نُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا
اللہ کی راہ میں | پھر وہ قتل ہو جائے | یا غالب رہے | جلد ہی ہم دیں گے اُسے | ثواب
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرے پھر (خواہ) قتل ہو جائے یا غالب آئے (ہر حال) میں ہم اسے اجر عظیم

عَظِيۡمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَـكُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
بڑا | اور کیا (عذر) ہے تمہارے لئے | کہ تم قتال نہیں کرتے | اللہ کی راہ میں
عطا کریں گے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان بے بس

وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ الَّذِيۡنَ
اور کمزور | مردوں | اور عورتوں | اور بچوں (کی خاطر) | جو
مردوں' عورتوں اور بچوں (کی آزادی) کے لئے جنگ نہیں

يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ
کہتے ہیں | اے ہمارے رب! | نکال ہمیں | اس بستی سے | کہ ظالم ہیں
کرتے جو کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے جہاں کے باشندے بڑے ظالم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۲) بلاشک تم میں سے بعض منافق ایسے نکلیں گے جو کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے ضرور ہی پیچھے رہیں گے۔ پھر اگر مسلمانوں کو شکست ہو تو خوش ہو کر کہیں گے کہ ہم پر خدا کا فضل ہے کہ ہم ان کے ساتھ شریک نہ تھے ورنہ ہم بھی مارے جاتے۔

(۷۳) اور اگر اللہ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح ہو تو یہ منافقین جنگ میں شرکت نہ کرنے پر حسرت کا اظہار کریں گے کہ کاش ہم مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں ہوتے تو بڑی بھاری کامیابی حاصل کرتے اور مال غنیمت لوٹتے۔ گویا کہ تمہارے اور ان کے درمیان مال غنیمت کے حصول کے علاوہ اور کوئی تعلق ہی نہ تھا۔

(۷۴) پس ایسے مسلمانوں کو جو دنیا کی زندگی کے بدلے آخرت کی زندگی خریدتے ہیں اللہ کی راہ میں ضرور لڑنا چاہئے اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑ کر شہید ہو جائے یا غالب رہے تو اسے ہم بہت بڑا اجر دیں گے۔

افعال: يُبَطِّئَنَّ: (از بطوء) وہ دیر کرتا ہے۔ مضارع۔ اَصَابَ: (از صَوْب) وہ پہنچا۔ ماضی۔ مضارع يُصِيبُ۔ اَفُوْزُ: (از فَوْزٌ) میں کامیاب ہوں گا۔ مضارع (فَازَ يَفُوْزُ)۔

اسماء: شَهِيْدًا: حاضر۔ موجود۔ شریک۔

اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۚۙ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا

جس کے رہنے والے | اور بنا ہمارے لئے | اپنے ہاں سے | کوئی دوست | اور بنا | ہمارے لئے

ہیں، باہر نکال اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا دے اور اپنی طرف

مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ؕ (۷۵) اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ

اپنے ہاں سے | کوئی مددگار | جو لوگ | مومن ہیں | وہ لڑتے ہیں | راہ میں

کسی کو ہمارا یار و مددگار بنا۔ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی راہ

اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ

اللہ کی | اور جو | کافر ہیں | وہ لڑتے ہیں | شیطان کی راہ میں

میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ ۚ اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ كَانَ ضَعِيۡفًا (۷۶)

پس تم لڑو | دوستوں سے | شیطان کے | بیشک | چال | شیطان کی | کمزور ہوتی ہے

تو تم شیطان کے حامیوں کے خلاف جنگ کرو بیشک شیطان کا مکر و فریب (بہت ہی) کمزور ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا

کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن لوگوں کو | جن سے کہا گیا تھا | کہ روک لو | ہاتھ اپنے | اور قائم کرو

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا۔ کہ (جنگ و جدال سے) ہاتھ روکے رہو اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ

نماز | اور ادا کرو | زکوٰۃ | پس جب | فرض کیا گیا | اُن پر | جہاد

قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پھر جب ان لوگوں پر جہاد فرض کر دیا گیا

اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ

(تو) ایک فریق | ان میں سے وہ ہے | جو ڈرتے ہیں لوگوں سے | جیسے ڈرنا چاہئے اللہ سے

تو اچانک ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے

اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ

یا اُس سے بھی زیادہ ڈرنا | اور کہنے لگے | اے رب ہمارے! | کیوں فرض کیا تو نے | ہم پر | قتال

بلکہ اس سے بھی زیادہ (خوف زدہ ہو گئے) اور کہنے لگے اے اللہ! تو نے ہم پر جہاد کو کیوں فرض قرار دے دیا

لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا

کیوں نہ | مہلت دی تو نے ہمیں | تھوڑی مدت تک | کہہ دیجئے | کہ سامان | دنیا کا

کیوں نہ ہمیں کچھ اور مہلت دی کہہ دیجئے کہ دنیا کا فائدہ

قَلِيۡلٌ ۚ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ

تھوڑا ہے | اور آخرت | بہتر ہے | اس کے لئے | جو پرہیزگار رہے | اور نہیں | ظلم کیا جائے گا تم پر

بہت کم ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لئے آخرت بہتر ہے اور تم پر ذرا بھی ظلم

آیت نمبر

(۷۵) مسلمانوں کی ہجرت مدینہ کے زمانے میں کفار مکہ نے بہت سے مومنوں کو ہجرت سے روک کر قید میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ رو رو کر اللہ سے آزادی کی دعائیں مانگتے تھے۔ اس موقع پر مسلمانانِ مدینہ سے کہا جا رہا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کو ان ظالم مشرکین مکہ کے پنجے سے رہائی دلانے کے لئے ان سے لڑائی نہیں کرتے جو ان سے تنگ آ کر ہمیشہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں ان ظالموں کی بستی سے نکال اور غیب سے ہمارا کوئی حمایتی اور مددگار بھیج۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے آزاد مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مظلوموں کو آزادی دلائیں۔

(۷۶) مومن تو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے اور کفار شیطان کو خوش کرنے کے لئے۔ اس لئے مسلمانو! تمہیں کفار سے جو شیطان کے دوست ہیں، جہاد کرنا لازم ہے، اور شیطان کی چال تو ہمیشہ کمزور ہی ہوتی ہے۔ اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ شیطانی ہتھکنڈوں اور شان و شوکت سے خوفزدہ نہ ہوں۔

اسماء: کَیْدٌ: مکر۔ فریب۔ چال۔

فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

ذرا بھی | جہاں کہیں بھی تم ہو گے | پالے گی تمہیں | موت | اگرچہ تم ہو

نہ کیا جائے گا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پا کر رہے گی اگرچہ تم مضبوط

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مضبوط قلعوں میں | اور اگر پہنچے انہیں | (کوئی) بھلائی | تو کہتے ہیں | یہ

قلعوں کے اندر (چھپ کر) رہو۔ اور اگر ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آئے تو کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

اللہ کی طرف سے ہے | اور اگر | پہنچے انہیں | (کوئی) مصیبت | تو کہتے ہیں | یہ

اللہ کی جانب سے ہے۔ اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ

آپ کی طرف سے ہے | کہہ دیجئے | سب | اللہ کی طرف سے ہے | سو کیا (حال) ہے | ان لوگوں کا

آپ کی طرف سے ہے۔ آپ کہہ دیجئے: سب کچھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ

کہ قریب نہیں | (کہ) سمجھیں | (کوئی) بات | جو پہنچتی ہے تجھے | بھلائی میں سے

کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ جو کچھ تجھے بھلائی پیش آتی ہے

فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ

تو وہ اللہ کی طرف سے ہے | اور جو | پہنچتی ہے تجھے | تکلیف کی قسم سے | تو وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے

وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جو تکلیف تجھے پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾

اور بھیجا ہم نے آپ کو | (سب) لوگوں کے لئے | رسول | اور کافی ہے | اللہ (ہی) | گواہ

اور اے پیغمبرؐ! آپ کو تو ہم نے لوگوں کی طرف پیغام رساں بنا کر بھیجا ہے اور (آپؐ کے لئے) اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

جس نے حکم مانا | رسول کا | اُس نے حکم مانا | اللہ کا | اور جو کوئی | منہ موڑے | تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو

جس کسی نے رسول کی اطاعت کی اس نے (درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑ لیا تو (اے پیغمبرؐ!) ہم

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

ان پر | نگہبان | اور وہ کہتے ہیں | مان لیا | پھر جب نکلتے ہیں | آپ کے پاس سے

نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور (یہ لوگ بظاہر تو) کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں مگر جب آپؐ کے پاس سے اٹھ کر باہر

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۗ وَاللّٰهُ

تو رات کو سازش کرتے ہیں | کچھ لوگ | ان میں سے | برخلاف اس کے | جو آپ فرماتے ہیں | اور اللہ

جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ آپؐ کے ارشاد کے خلاف راتوں کو مشورے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۷) ان بعض مسلمانوں کی کمزوری کو آپؐ نے دیکھ لیا جو مکہ میں کفار سے سخت تکلیف اٹھانے کی وجہ سے کہتے تھے کہ ہمیں جہاد کرنے کی اجازت دی جائے لیکن ان سے یہی کہا کہ ابھی اپنے ہاتھوں کو جہاد سے روکے رہو بلکہ نماز اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کرتے رہو یا تو لڑنے پر ایسا اصرار تھا کہ باوجود منع کرنے کے جہاد کی تمنا کرتے تھے لیکن پھر جب مدینہ میں مسلمانوں پر مشرکین سے جہاد کرنا فرض ہوا تو بعض ان میں سے کفار سے ایسے ڈرنے لگے کہ جیسے اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ' اور یوں آرزو کرنے لگے کہ کیوں' ہمیں مزید کچھ عرصہ تک کفار سے جنگ سے بچنے کی مہلت نہیں دی گئی۔ ان سے کہہ دیجئے کہ دنیا کا آرام چندروزہ ہے اور پرہیزگاروں کے لئے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے اور تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ لہٰذا جہاد اور شہادت کی موت سے خوف نہ کھاؤ۔

(۷۸) تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں ضرور آئے گی خواہ مضبوط قلعوں میں بند ہو کے بیٹھ رہو اور منافقین کا یہ حال ہے کہ جب انہیں دنیا میں عیش و آرام ملتا ہے تو اس کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپؐ کی وجہ سے ہے (نعوذ باللہ) کہہ دیجئے کہ آرام ہو یا تکلیف' سب اللہ کی طرف سے ہے' یہ منافقین کیسے بیوقوف ہیں کہ کوئی بات سمجھتے ہی نہیں۔

(۷۹) مومن کو سمجھنا چاہئے کہ جو بھلائی حاصل ہوتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے نفس اور اعمال کی وجہ سے ہے اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر و شر پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اس کی صداقت کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے۔

(۸۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا بعینہٖ اللہ کا حکم ماننا ہے اور جو کوئی نہ مانے تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان اور ذمہ دار نہیں بنایا یعنی آپؐ سے ان کی بابت کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

افعال: کُفُّوا: (از کَفٌّ) تم روکو' روکے رکھو۔ امر حاضر جمع مذکر۔ کَفَّ یَکُفُّ۔ یَخْشَوْنَ: (از خَشْیَۃٌ) وہ ڈرتے ہیں۔ مضارع۔ خَشِیَ یَخْشٰی۔ اَخَّرْتَ: (از تَاخِیْرٌ) تو نے مہلت دی۔ ماضی (اَخَّرَ یُؤَخِّرُ)۔ یُدْرِكُ: (اِدْرَاكٌ از دَرْكٌ) وہ پالے گا۔ مضارع۔ اَدْرَكَ ماضی۔ یَفْقَهُوْنَ: (از فِقْهٌ) وہ سمجھتے ہیں۔ مضارع۔

اسماء: اَیْنَ مَا: جہاں کہیں۔ بُرُوْج: واحد بُرْج' قلعے' عمارتیں۔ مُشَیَّدَۃ: مضبوط۔ حَدِیْث: بات۔

يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

لکھ لیتا ہے | جو سازشیں وہ کرتے ہیں | پس چشم پوشی کیجئے | ان سے | اور بھروسہ کیجئے | اللہ پر

ان (سازشوں) کو لکھتا جاتا ہے جو وہ راتوں کو کرتے ہیں پس آپؐ ان سے چشم پوشی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ

اور کافی ہے | اللہ (ہی) | کارساز | پس کیا نہیں | غور کرتے وہ | قرآن میں | اور اگر وہ ہوتا

اور اللہ تعالیٰ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا

غیر اللہ کی طرف سے | تو ضرور پاتے | اُس میں | اختلاف | بہت | اور جب

قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں لوگ بہت اختلاف پاتے اور جب

جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ

آتی ہے ان کے پاس | کوئی خبر | امن کی | یا خوف کی | تو وہ اُسے مشہور کر دیتے ہیں

ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے (بغیر تحقیق کے) مشہور کر دیتے ہیں

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ

اور اگر وہ اسے لوٹا دیتے | رسولؐ | اور صاحب اختیار لوگوں کی طرف | ان میں سے | تو سمجھ لیتے اسے

اور اگر اسے اللہ کے رسول کے سامنے اور صاحبِ اختیار لوگوں کے سامنے پیش کرتے تو جو حضرات

الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

وہ لوگ جو | تحقیق کر سکتے ہیں | ان میں سے | اور اگر نہ ہوتا | فضل اللہ کا | تم پر

ان میں تحقیق کرنے والے ہیں وہ (اس خبر کی حقیقت) کو معلوم کر لیتے اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ

اور اُس کی رحمت | تو تم پیروی کرتے | شیطان کی | تھوڑے لوگوں کے سوا | پس آپؐ جہاد کریں

رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے چند کے سوا اکثر لوگ شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔ تو (اے پیغمبر!)

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

راہ میں | اللہ کی | ذمہ داری نہیں آپ پر | مگر صرف اپنی جان کی | اور ترغیب دیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو آپؐ پر سوائے اپنی ذات کے کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

مسلمانوں کو (جہاد کی) | قریب ہے کہ | اللہ | روک دے | لڑائی | کفار کی

جنگ کے لئے آمادہ کیجئے اللہ تعالیٰ جلد ہی ان لوگوں کا زور روک دے گا جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے

وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

اور اللہ | بہت سخت ہے | لڑائی میں | اور بہت سخت ہے عذاب دینے میں | جو کوئی سفارش کرے | سفارش

اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ زور والا اور سزا دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے۔ جو کوئی نیکی اور بھلائی کے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۸۱) وہ منافق حضورؐ کے سامنے ہر حکم پر کہتے ہیں ہم نے مان لیا اور اطاعت کی۔ لیکن جب مجلس سے باہر ہوتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ رات کو آپ کے حکم کے خلاف مشورہ کرتے ہیں اور اللہ ان کے رات کے مشورے اور سازشیں سب ان کے اعمال ناموں میں لکھ لیتا ہے پس آپؐ ان سے انتقام لینے کا خیال نہ کیجئے بلکہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیئے اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

(۸۲) کیا وہ منافق قرآن کے معانی میں غور نہیں کرتے کہ وہ کیسا مربوط' منظّم' کامل اور معجزانہ کلام ہے اگر وہ اللہ کے سوائے کسی اور کی طرف سے ہوتا۔ تو ضرور اس میں سخت اختلاف اور تضاد پایا جاتا۔

(۸۳) اور جب بعض کمزور وکم فہم مسلمانوں کو اسلامی جہادی لشکروں کے امن یا خوف (فتح یا شکست) کی کوئی بات معلوم ہوتی تو اسے عام لوگوں میں مشہور کردیتے۔ جس سے کفار کو اسلام کے خلاف' تدبیر کرنے کا موقعہ ہاتھ آجاتا' اگر یہ لوگ اس خبر کو رسولؐ اور آپؐ کے سرکردہ صحابہ سے بیان کرتے تو جو اس کی تہہ تک پہنچ سکتے تھے۔ وہ اس کی صحیح تدبیر معلوم کرلیتے اور انتشار و نقصان نہ پھیلتا اور اگر پیغمبر اور کتاب بھیج کر اللہ تم پر اپنا فضل اور رحمت نہ کرتا رہتا تو چند لوگوں کے سوا تم سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

(۸۴) جنگ اُحد میں وقتی شکست کے فوراً بعد مشکل حالات میں حضورؐ نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے مقابلہ کے لئے وعدہ کے مطابق بدر صغریٰ کی طرف نکلنے کے لئے بلایا تو بعض نے حضورؐ کے ہمراہ جانے کو ناپسند کیا۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ آپ اللہ کی راہ میں کفار سے ضرور جہاد کیجئے خواہ ایک شخص بھی آپؐ کے ساتھ نہ ہو' آپؐ پر سوائے اپنی جان کے اور کسی کی ذمہ داری نہیں' اور مسلمانوں کو جہاد کے لئے ترغیب دیجئے عنقریب اللہ کفار کے دل میں رعب ڈال کر ان کو لڑائی سے روک دے گا' اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضورؐ اپنے ستر ساتھیوں کے ساتھ' ابوسفیان کے ساتھ کئے گئے وعدہ کے مطابق' بدر صغریٰ تک بغرض جہاد تشریف لے گئے' تاہم اللہ نے کفار کو مرعوب کردیا اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

افعال: بَرَزُوْا: (از بُرُوْز) وہ نکلے۔ ظاہر ہوئے۔ نکلتے ہیں۔ ماضی۔ بَیَّتَ: مشورہ کیا۔ اس نے رات کاٹی۔ رات کو مشورہ کیا۔ ماضی۔ یُبَیِّتُ مضارع۔ اَذَاعُوْا: (از اِذَاعَۃٌ) انہوں نے خوب پھیلایا۔ ماضی۔ یَسْتَنْبِطُوْنَ: (از اِسْتِنْبَاطٌ) وہ استخراج کرتے ہیں۔ مخفی معنیٰ نکالتے ہیں۔ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ مضارع۔ حَرِّضْ (از تَحْرِیْض) ترغیب دے۔ امر حاضر۔ عَسٰی: قریب ہے۔ افعال مقاربہ سے ہے۔ یَکُفُّ: (از کَفٌّ) وہ روکتا ہے۔ مضارع۔ کَفَّ ماضی۔

اسماء: وَکِیْلٌ: کارساز۔ بَأْسٌ: جنگ' بَأْسًا: قوت سختی۔ تَنْکِیْلٌ: عذاب۔

حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

نیک | ہوگا | اس کو | حصہ | اس میں سے | اور جو کوئی | سفارش کرے | سفارش

کام کی سفارش کرتا ہے اسے بھی اس نیکی (کے اجر) سے حصہ ملے گا اور جو برے کاموں کی سفارش

سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

بری | ہوگا | اس کے لئے (بھی) | حصہ | اس میں سے | اور ہے | اللہ

کرے گا اس کو اس برائی (کی سزا) میں سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ

ہر چیز پر | نگہبان | اور جب تحفہ دیا جائے تمہیں سلام کا

ہر چیز کا نگہبان ہے اور (اے مسلمانو!) جب تمہیں (دعا دے کر) سلام کیا جائے تو تم اس سے بھی

فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

تو تحفہ دو اچھا اُس سے | یا لوٹا دو وہی کلمہ | بلاشک | اللہ | ہے | ہر چیز کا

بہتر (الفاظ) میں سلام کا جواب دو یا (کم از کم) انہی الفاظ کو لوٹا دو اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات کا

حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

حساب کرنے والا | اللہ ہی ہے | کہ نہیں | کوئی معبود | سوائے | اُس کے | ضرور جمع کرے گا تمہیں

حساب لینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا ہرگز کوئی معبود نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

روز | قیامت میں | جس میں کوئی شک نہیں | اور کون ہے زیادہ سچا | اللہ سے بات میں

کے دن (اپنے حضور) جمع کرے گا جس (دن کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچی بات کس کی ہو سکتی ہے؟

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ

پس تمہیں کیا ہوا | کہ منافقین کے بارے میں | دو گروہ ہو رہے ہو | اور اللہ (ہی) نے انہیں الٹا کر دیا

تو (مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بدعملیوں کی وجہ سے

بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ

اُن کے اعمال کی وجہ سے | کیا تم چاہتے ہو | کہ راہ راست پر لے آؤ | جنہیں | گمراہ کر دیا اللہ نے | اور جسے

ان (کی عقلوں کو) الٹا کر دیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو راہ دکھاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے اور جس کو

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

اللہ گمراہ کر دے | تو ہرگز نہ پائے گا تو | اُس کے لئے | (کوئی) راہ | وہ تو چاہتے ہیں | کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے اس کے لئے آپ کوئی راہ نہ پائیں گے۔ یہ لوگ تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جس طرح

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ

جس طرح وہ خود کافر ہو گئے | پھر تم سب ہو جاؤ | ایک جیسے | پس نہ بناؤ | اُن میں سے | (کوئی) دوست

انہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک جیسے ہو جاؤ تو جب تک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں

آیت نمبر

(۸۵) جو کوئی نیک کام کا حکم دے اس کو بھی اس کے ثواب سے ضرور حصہ ملتا ہے' جیسا کہ خود نیکی کرنے والے کو' اور برائی کا حکم دینے والے پر ایسا ہی وبال ہے' جیسا کہ خود برائی کرنے والے پر۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۸۶) جب کوئی مسلمان تم کو السلام علیکم کہے تو تم اس کے جواب میں اس سے بہتر الفاظ یعنی **وعلیکم السلام رحمة اللّٰه و بركاته** کہو ورنہ وہی لفظ لوٹا دو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔ لہٰذا اسلام اور جواب کو معمولی بات نہ سمجھو۔

(۸۷) اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ ضرور ہی تم سب کو قیامت کے روز جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ دوبارہ زندہ کر کے حساب و کتاب کے لئے جمع کرے گا اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے؟ لہٰذا روزِ قیامت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔

(۸۸) بعض منافقین جنگ اُحد میں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے اور پھر جنگ میں حصہ لئے بغیر واپس مدینہ لوٹ آئے۔ اس پر مسلمانوں میں ان کے متعلق اختلاف ہوا کہ وہ مومن ہیں یا کافر۔ اس کے متعلق ارشاد ہوا کہ وہ قطعی کافر ہیں۔ اللہ نے ان کے برے اعمال کی وجہ سے ان کو کفر میں داخل کر دیا۔ تو تم ان کے متعلق اختلاف کیوں کرتے ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اُس شخص کو راہ پر لے آؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا؟ اور جسے اللہ گمراہ کر دے وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا۔

انعال: حُیِّیۡتُمۡ: (از تَحِیَّة) تم کو سلام کیا جائے۔ ماضی مجہول۔ حَیُّوۡا: (از حَیَاۃ) تم دعا دو' سلام کا جواب دو۔ اَرۡکَسَ: رَکۡس (از اِرۡکَاسٌ) اس نے اوندھا کر دیا۔ لوٹا دیا۔ ماضی۔

اسماء: سَیِّئَةٌ: برائی۔ کِفۡلٌ: حصہ۔ مُقِیۡتًا: (از قوۃ) طاقتور۔ روزی دینے والا۔ تَحِیَّةٌ: دعا۔ سلام۔ فِئَتَیۡنِ: دو گروہ۔ تثنیہ۔ واحد فِئَةٌ۔

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

جب تک | وہ ہجرت (نہ) کریں | اللہ کی راہ میں | پھر اگر | وہ منہ پھیر لیں | تو انہیں پکڑو

ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ انکار کریں تو انہیں پکڑ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا

اور قتل کرو | جہاں | پاؤ انہیں | اور نہ بناؤ | اُن میں سے | (کوئی) دوست

اور جہاں (کہیں تم انہیں) پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ

اور نہ (کوئی) مددگار | مگر وہ لوگ جو | میل ملاپ رکھتے ہیں | ان لوگوں سے

اور مددگار نہ بناؤ۔ سوائے ان لوگوں کے، جو ایسی قوم سے جا ملیں کہ تم میں

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ

کہ تمہارے اور ان کے درمیان | معاہدہ ہے | یا وہ آئیں تمہارے پاس | کہ تنگ ہوں | ان کے دل

اور ان میں معاہدہ ہو یا ایسی حالت میں تمہارے پاس آئیں کہ تم سے

اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ

تمہارے خلاف لڑنے سے | یا | اپنی قوم کے خلاف لڑنے سے | اور اگر | اللہ چاہتا | تو غالب کر دیتا انہیں

یا اپنی قوم سے، لڑنے سے دل برداشتہ ہوں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر

عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا

تم پر | پھر وہ لڑتے تم سے | پس اگر | وہ چھوڑ دیں تمہیں | اور نہ لڑیں تم سے | اور پیش کریں

مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے جنگ کرتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

تمہاری طرف | صلح | تو نہیں رکھا | اللہ نے | تمہارے لئے | ان کے خلاف | (کوئی) راستہ

طرف پیغام صلح بھیجیں تو پھر تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف (لڑنے کی کوئی) راہ (کھلی) نہیں رکھی۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا

ابھی تم پاؤ گے | (کچھ) اور لوگ | جو چاہتے ہیں | کہ امن میں رہیں تم سے | اور امن میں رہیں

(ان کے علاوہ) کچھ لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے جو تم سے بھی امن میں رہنے کے خواہشمند ہوں گے اور اپنے قوم

قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ

اپنی قوم سے (بھی) | جب بھی | وہ لوٹائے جائیں | فساد کی طرف | تو جا پڑتے ہیں اس میں | پھر اگر

سے بھی، (لیکن) جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں تو اس میں جا پڑتے ہیں سو اگر

لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

وہ تم سے کنارہ کش نہ ہوں | اور (نہ) وہ پیش کریں | تمہارے سامنے | صلح | اور نہ وہ روکیں | اپنے ہاتھ

ایسے لوگ تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور نہ پیغام صلح تمہاری طرف بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں

آیت نمبر

(۸۹) یہ آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن رہائش دار الحرب میں کفار قریش کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور صرف اس خوف سے مسلمانوں سے میل جول رکھتے تھے کہ مسلمانوں کی فوج سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔ یہاں بتایا گیا کہ ان منافقین مکہ کی باتوں میں نہ آئیں۔ وہ تو تمہیں بھی اپنی طرح کافر ہی دیکھنا چاہتے تھے تاکہ تم اور وہ سب برابر ہو جائیں پس تم کو یہ لازم ہے کہ جب تک وہ اسلام لا کر ہجرت نہ کریں۔ ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔ پھر وہ نہ مانیں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی ایک کو اپنا دوست و مددگار نہ بناؤ۔

(۹۰) ایسے منافقین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ مگر ان میں سے جو لوگ تمہارے دوستوں اور حلیفوں کے ہاں پناہ لے لیں یا تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ نہ تم سے لڑنا چاہیں اور نہ اپنی قوم سے یعنی غیر جانبدار ہو کر رہیں (تو انہیں پکڑ کر قتل نہ کرو) اور اگر اللہ کو منظور ہوتا۔ تو انہیں تم پر غلبہ دے دیتا۔ اور وہ دشمن سے مل کر تم سے جنگ کرتے بہر حال اگر وہ تم سے الگ رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہارے سامنے صلح پیش کریں تو تمہیں ان سے ہرگز نہ لڑنا چاہئے۔

افعال: یَصِلُوْنَ: (وُصُوْلٌ) وہ ملتے ہیں۔ مضارع (وَصَلَ یَصِلُ)۔ حَصِرَتْ: (از حَصْرٌ) وہ تنگ ہوئی۔ ماضی۔ (حَصِرَ یَحْصَرُ)۔ سَلَّطَ: (تَسْلِیْطٌ) اس نے مسلط کیا ماضی۔ یُسَلِّطُ مضارع۔ اِعْتَزَلُوْا: (اِعْتِزَالٌ) از عَزْلٌ وہ کنارہ کش ہو گئے۔ ماضی۔ (اِعْتَزَلَ یَعْتَزِلُ)۔ اَلْقَوْا: وہ ڈالیں، ہاتھ بڑھائیں۔ ماضی (اَلْقٰی یُلْقِیْ)۔

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا

تو انہیں پکڑ لو | اور قتل کر و انہیں | جہاں | پاؤ ان کو | اور | یہی ہیں وہ لوگ | (کہ) بنا دی ہم نے

تو تم انہیں پکڑ لو اور جہاں (کہیں) بھی پاؤ قتل کر دو اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے خلاف

لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ

تمہارے لئے | ان پر | واضح حجت | اور نہیں | (حق) کسی مسلمان کو | کہ قتل کرے

ہم نے تمہیں کھلی اجازت دے دی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ (کسی دوسرے

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ

(کسی) مسلمان کو | مگر | غلطی سے | اور جو کوئی | قتل کر دے | کسی مسلمان کو | غلطی سے | تو آزاد کرے

مسلمان کو قتل کر ڈالے سوائے غلطی کے، اور جو کوئی کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے (اس کی سزا یہ ہے کہ)

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن

گردن | ایک مسلمان غلام کی | اور خون بہا | ادا کرے | اس کے وارثوں کو | مگر | یہ کہ وہ معاف کر دیں | پس اگر

وہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو خون بہا دے مگر یہ کہ وہ خود خون بہا معاف کر دیں پھر اگر

كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ

وہ ہو | اس قوم میں سے | جو تمہاری دشمن ہے | اور وہ ہو مسلمان | تو آزاد کرے | گردن | مسلمان کی

وہ (مقتول) اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ مؤمن ہو تو (اس صورت میں قاتل کو چاہئے کہ) ایک مؤمن لونڈی یا ایک

وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ

اور اگر | ہو | اس قوم میں سے کہ تمہارے | اور ان کے درمیان | عہد ہو | تو خون بہا

غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو (چاہئے کہ) مقتول کے وارثوں کو

مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ

ادا کیا جائے | اس کے وارثوں کو | اور آزاد کی جائے | گردن | ایک مسلمان کی | پھر جو نہ پائے

خون بہا دیا جائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے، پھر جسے غلام نہ ملے،

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

تو روزے رکھے | دو مہینے | متواتر | یہ توبہ ہے | اللہ کی طرف سے | اور اللہ ہے

وہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے بطور توبہ کے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ

عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

جاننے والا | حکمت والا | اور جو کوئی | قتل کرے | کسی مسلمان کو | قصداً | تو اس کی سزا ہے

جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ

دوزخ | ہمیشہ رہے گا | اس میں | اور ناراض ہوا | اللہ | اس پر | اور اس پر لعنت کی | اور

جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور اس کی لعنت پڑی اور

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۱) قبیلہ اسد وغطفان کے لوگ جب مدینہ آتے تو بظاہر مسلمان ہو جاتے تاکہ مسلمانوں سے امن میں رہیں اور واپس جاتے تو کافر ہو کر قوم میں شامل ہو جاتے ان کے متعلق حکم ہوا کہ اگر وہ تمہارے خلاف لڑنے سے باز نہ آئیں اور نہ صلح کریں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کرو یہی وہ لوگ ہیں جن سے لڑنا تمہارے لئے لازم ہے۔ اس لئے کہ ان کے خلاف تمہارے پاس غداری کی واضح دلیل موجود ہے۔

(۹۲) اس آیت میں قتلِ خطا کے کفارہ کا بیان ہے۔ کہ مسلمانوں کو کسی مسلمان کا عمداً قتل کرنا حرام ہے اور جو کوئی غلطی سے قتل کر بیٹھے اس پر کفارہ لازم آتا ہے۔ ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اور خون بہا مقتول کے وارثوں کو دینا۔ لیکن اگر مقتول کے وارث معاف کر دیں تو کچھ لازم نہیں آتا' پھر اگر وہ مقتولِ خطا' کافروں کی قوم میں سے ہو اور خود مسلمان ہو' لیکن دار الحرب میں رہتا ہو اور ہجرت نہ کی ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے۔ (کیونکہ دیت ورثاء کو دی جاتی ہے اور اس کے ورثاء کفار ہیں ان کو دیت نہیں دی جائے گی) اور اگر وہ مقتول مومن ایسے کفار کی قوم سے ہو جن سے تمہارا معاہدہ ہے خواہ ان سے صلح ہے یا وہ تمہارے ذِمی ہیں' تو اس کے وارثوں کو خوں بہا ادا کرنا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا واجب ہے' اور اگر مسلمان غلام نہ ملے یا طاقت نہ ہو تو قاتل مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے' یہ کفارہ اللہ کی طرف سے قاتل خطا کی توبہ مقرر ہوئی ہے اور اللہ جاننے والا' حکمت والا ہے۔

افعال: يَأْمَنُوا: (از اَمْنٌ) وہ محفوظ رہتے ہیں۔ مضارع (اَمِنَ يَأْمَنُ)۔ يُلْقُوْنَ: (اِلْقَاء) وہ ڈالتے ہیں۔ مضارع۔ ثَقِفْتُمُوْ: (ثَقِفَ) دراصل ثَقِفْتُمْ ہے۔ پایا تم نے' پاؤ تم۔ جمع مذکر فعل ماضی۔ يَصَّدَّقُوْا: (از تصدق) وہ معاف کرتے ہیں۔ خیرات کرتے ہیں۔ مضارع۔

اسماء: اٰخَرِيْنَ: دوسرے لوگ۔ پچھلے لوگ۔ سُلْطَانٌ: دلیل' حاکم' غلبہ۔ دِيَةٌ: خوںبہا۔ اَهْل: وارث۔ مُسَلَّمَةٌ: سپرد کی ہوئی۔ اسم مفعول۔ مُتَتَابِعَيْنِ: متواتر۔ لگاتار۔

اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ

تیار کیا اس کے لئے عذاب | بڑا | اے | ایمان والو! | جب | سفر کرو

اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے مؤمنو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ

اللہ کی راہ میں | تو تحقیق کر لیا کرو | اور نہ | کہو | اُس کو جو | پیش کرے | تم کو

اختیار کرو تو (ہر بات کو) خوب جانچ لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلامِ اطاعت کرے اسے یہ نہ کہو کہ

السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

سلام اطاعت | کہ تو مؤمن نہیں | تم چاہتے ہو | سامان | دُنیا کی زندگی کا

تو مسلمان نہیں (اگر اس بات سے) تمہارا مقصد دُنیا کی زندگی کا ساز و سامان طلب کرنا ہے

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۗ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ

سو اللہ کے ہاں ہیں | غنیمتیں | بہت | ایسے ہی | تم بھی تھے | اس سے پہلے | پھر اللہ نے احسان کیا

تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، پہلے تم بھی تو ایسے ہی (اسلام سے نا آشنا) تھے پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا

عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾

تم پر | پس (ضرور) تحقیق کر لیا کرو | بیشک | اللہ | ان اعمال سے، جو تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے

پس تم خوب تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ

برابر نہیں ہیں | بیٹھ رہنے والے | مؤمنوں میں سے | جنہیں کوئی معذوری نہیں

وہ مؤمن جو (جسمانی لحاظ سے) معذور نہ ہوں اور (آرام سے) گھر بیٹھے رہیں، ان مؤمنوں کے برابر نہیں ہو سکتے

وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ

اور جہاد کرنے والے | اللہ کی راہ میں | اپنے مالوں | اور جانوں سے | فضیلت دی

جو اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اپنے مال و جان سے

اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

اللہ نے | جہاد کرنے والوں کو | اپنے مالوں سے | اور جانوں سے | بیٹھ رہنے والوں پر

جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بیٹھے رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی

دَرَجَةً ۗ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۗ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

درجہ میں | اور ہر ایک سے | وعدہ فرمایا اللہ نے | بھلائی کا | اور فضیلت دی | اللہ نے | جہاد کرنے والوں کو

اور سب ہی سے اللہ تعالیٰ نے اچھے (اجر) کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر

عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً

بیٹھ رہنے والوں پر | اجر عظیم میں | جو درجے ہیں | اُس کی طرف سے | اور بخشش

بہت بڑے اجر کے ذریعے فضیلت دی ہے اُس کی طرف سے (بڑے بڑے) درجے اُس کی بخشش

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۳) اس میں قصداً قتل کی سزا کا ذکر ہے کہ جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور غضب اور بہت بڑا عذاب ہے۔

(۹۴) اسامہؓ بن زید کی قیادت میں جو لشکر کفار کے خلاف بھیجا گیا تھا۔ اس کی خبر پا کر اور کفار تو بھاگ گئے مگر ان میں سے نہیک بن مرداس جو مسلمان ہو چکا تھا' نہ بھاگا' اس نے مسلمانوں کو السلام علیکم کہا۔ اسامہ نے اسے کافر سمجھ کر قتل کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! راہ خدا میں جہاد کے لئے کہیں چڑھائی کرو' تو تحقیق کیا کرو اور جب تک تحقیق نہ کیا کرو کسی کو قتل نہ کر لو اور جو تمہیں سلام دے' اسے کافر کہہ کر مال غنیمت کے لالچ سے قتل نہ کرو۔ اللہ کے ہاں مال کی کمی نہیں وہ تمہیں اس سے کہیں زیادہ دے گا۔ (چنانچہ حضور نے یہ واقعہ سن کر غصہ کا اظہار فرمایا اور اسامہ سے ایک غلام آزاد کروا کر اسے توبہ کی تلقین فرمائی) تم بھی تو اس سے پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے اپنے فضل سے تمہیں اسلام پر استقامت بخشی پس ضرور تحقیق کر لیا کرو اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔

(۹۵) بغیر عذر جہاد میں نہ جانے والے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے' برابر نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ نے جہاد کرنے والوں کو' بیٹھے رہنے والے مومنوں پر فضیلت بخشی ہے اور ہر ایک کو ثواب کا وعدہ فرمایا ہے البتہ جہاد کرنے والوں کو' بیٹھے رہنے والے مومنوں پر بڑے اجر کے ساتھ فضیلت دی۔

افعال: ضَرَبْتُمْ: (از ضَرَبَ) تم نے سفر کیا۔ مارا۔ بیان کیا۔ ماضی (ضَرَبَ' یَضْرِبُ)۔ تَبَیَّنُوْا: (از بَیَان) تحقیق کرو۔ معلوم کرو۔ امر حاضر۔ لَسْتَ: (از لَیْسَ) تو نہیں ہے۔ افعال ناقصہ سے ہے۔ مَنَّ. (مَنٌّ): اس نے احسان کیا۔ ماضی مَنَّ یَمُنُّ۔ یَسْتَوِیْ: (از اِسْتِوَاء) وہ برابر ہوتا ہے۔ مضارع۔ اِسْتَوٰی: ماضی۔ وہ سیدھا ہوا۔ اس نے قصد کیا۔

اسماء: مَغَانِمُ: غنیمت کا مال۔ قَاعِدُوْنَ: (از قُعُوْد) واحد قَاعِدٌ: بیٹھنے والے۔

وَّرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور رحمت | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | بلاشک | وہ لوگ

اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (بڑا ہی) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے وہ لوگ (جو ہجرت نہ کر کے) اپنی

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

جن کی روح قبض کرتے ہیں | فرشتے | (اُس حالت میں) کہ وہ ظلم کرتے تھے | اپنے آپ پر

جانوں پر ظلم کر رہے ہیں فرشتے اُن کی روح قبض کرتے وقت اُن سے

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ

تو کہتے ہیں (اُنہیں فرشتے) | تم کس حال میں تھے | وہ کہتے ہیں | ہم تھے | کمزور

پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم دُنیا میں بے بس اور

فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

زمین میں | وہ کہتے ہیں | کیا نہ تھی | زمین | اللہ | کی فراخ | کہ تم ہجرت کرتے

کمزور تھے فرشتے۔ کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت

فِيْهَا ۭ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾

اُس میں | پس یہی لوگ ہیں | جن کا ٹھکانا | دوزخ ہے | اور وہ بُرا | ٹھکانا ہے

کر جاتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

مگر وہ کمزور | مرد | اور عورتیں | اور بچے | جو نہیں کر سکتے

البتہ وہ ضعیف مرد عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہیں

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى

(کوئی) تدبیر | اور نہیں جانتے | راستہ | پس ایسے (ہی لوگوں) کے لئے | اُمید ہے

کر سکتے اور نہ راستوں سے واقف ہیں۔ اُمید ہے کہ اُن لوگوں کو

اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ

کہ اللہ انہیں معاف کر دے گا | اور ہے اللہ | بڑا معاف کرنے والا | بخشنے والا | اور جو کوئی

اللہ تعالیٰ معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو کوئی

يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا

ہجرت کرے | اللہ کی راہ میں | وہ پائے گا | زمین میں | گنجائش | کافی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے وطن کو چھوڑ دے وہ زمین میں بہت وسعت اور فراخی حاصل

وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور وسعت | اور جو کوئی نکلے | اپنے گھر سے | ہجرت کرتے ہوئے | اللہ اور اُس کے رسول کی طرف

کرے گا اور جو کوئی اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (رضامندی) کے لئے نکلے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹۶) وہ اجر عظیم' اللہ کے ہاں' ان کے بلند درجے اور اس کی بخشش اور رحمت ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۹۷) جو لوگ مکہ میں مسلمان ہو کر پھر مرتد ہو گئے اور ہجرت نہ کی اور بدر میں کفار کے ہمراہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر قتل ہوئے ان کا ذکر ہے کہ بیشک وہ ظالم مرتد جو اہل اسلام کے ہاتھوں بدر میں قتل ہوئے ان کی روحیں قبض کرتے وقت فرشتے ان سے پوچھتے تھے کہ تم کیوں مرتد ہو کر کفار سے جا ملے تھے انہوں نے کہا کہ ہم کمزور تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے اور اپنے دین کو بچا لیتے۔ پس یہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(۹۸) مگر وہ کمزور مسلمان مرد وعورتیں اور بچے جو واقعی کسی بھی بہانے وتدبیر سے مکہ سے ہجرت نہ کر سکتے تھے اور مدینہ کی راہ سے بھی واقف نہ تھے' ان کا عذر قابل قبول ہے۔

(۹۹) پس ہجرت نہ کرنے کے متعلق انہی معذور لوگوں کا عذر سنا جائے گا اور انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

افعال: تَوَفّٰىهُمْ: (از فَوْت) اس نے قبض کیا۔ ماضی۔ (يَتَوَفّٰى مضارع)۔ سَآءَتْ: (از سُوْءٌ) اس عورت نے برا کیا۔ بری۔ (ماضی سَآءَ)۔

اسماء: كُنْتُمْ: تم تھے۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ: کمزور۔ (واحد مُسْتَضْعَفٌ)۔ مَاْوٰى (اَوٰى) ٹھکانا۔ مَصِيْرٌ: (صَيْرٌ) پہنچنے کی جگہ۔

ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

پھر آجائے اُس کو | موت | تو ثابت ہو چکا | اُس کا اجر | اللہ کے ہاں | اور اللہ بڑا بخشنے والا

پھر اُسے موت آجائے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيمًا ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

رحم کرنے والا ہے | اور جب تم سفر کرو | زمین میں | تو نہیں | تم پر | کوئی گناہ

اور رحم کرنے والا ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں

أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ

کہ قصر کر لیا کرو | نماز میں سے | اگر تم کو خوف ہو | کہ | تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے

(بلکہ ضروری ہے) کہ نماز میں قصر کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں کسی

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿١٠١﴾

کافر لوگ | بلاشک | کافر (تو) | ہیں تمہارے | کھلے دشمن

مصیبت میں ڈال دیں گے، بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ

اور جب | آپ موجود ہوں | اُن میں | اور قائم کریں | اُن کے لئے | نماز | تو چاہئے کہ کھڑی ہو

اور (اے نبیؐ!) جب آپؐ ان میں موجود ہوں اور اُن کو نماز پڑھائیں تو چاہئے کہ ان میں سے

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

ایک جماعت | اُن میں سے | آپ کے ساتھ | اور وہ ساتھ لے لیں | اپنے ہتھیار | پھر جب وہ سجدہ کر چکیں

ایک جماعت آپؐ کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور اپنے ہتھیار ساتھ لئے رہیں پھر جب وہ سجدہ

فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا

تو وہ ہو جائیں | پیچھے تمہارے | اور آئے | جماعت | دوسری | جنہوں نے ابھی تک نہیں پڑھی نماز

کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے (ابھی تک) نماز نہیں پڑھی (آجائے)

فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ

پھر وہ پڑھیں نماز | آپ کے ساتھ | اور ساتھ لے لیں | اپنے بچاؤ کا سامان | اور اپنے ہتھیار | چاہتے ہیں

اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور چاہئے کہ ہوشیار رہیں اور ہتھیار لئے رہیں، کافر تو

الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ

وہ لوگ جو | کافر ہیں | کاش! | تم غافل ہو جاؤ | اپنے ہتھیاروں | اور سامان سے

یہی چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان (جنگ) سے غافل ہو جاؤ

فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ

تو وہ حملہ کر دیں | تم پر | حملہ | ایک ہی (بار) | اور نہیں (کوئی) گناہ | تم پر | اگر ہو

اور وہ اچانک تم پر ٹوٹ پڑیں اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اگر تم

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۰۰) اور جو کوئی اللہ کے دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑے' اسے اللہ کی زمین میں رہنے کو جگہ بھی کافی مل جائے گی اور رزق میں بھی فراخی ہوگی اور جو اللہ و رسولؐ کی خوشنودی کے لئے ہجرت کر کے راہ میں مر جائے اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ جو اسے ضرور ملے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۰۱) اے مسلمانو! جب تم سفر میں ہو اور دشمن کا خوف ہو' تو تم پر نماز میں قصر کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ بلاشک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (ف) شروع میں نماز قصر کا حکم خوف کی حالت میں تھا اب امن کی حالت میں بھی مسافر پر قصر (کمی) واجب ہے' قصر میں صرف ظہر و عصر اور عشا کی نمازوں میں چار کی جگہ دو رکعت پڑھے جاتے ہیں (سنتوں میں قصر نہیں)۔ سفر کی کم از کم حد تین منزل یا ۴۸ میل یا ۷۹ کلومیٹر ہے۔

انعال: يُدْرِكْ: (اِدْرَاكٌ' دَرْكٌ) وہ پاتا ہے۔ مضارع۔ قَدْ وَقَعَ: (وَقعٌ) ضرور پڑا۔ ثابت ہو چکا۔ گرا۔ (ماضی)۔ تَقْصُرُوْا: تم (نماز) کم کرو۔ مضارع۔ يَفْتِنَ: (فَتَنٌ) ایذا دیں گے وہ ستاتا ہے۔ مضارع۔ فَتَنَ ماضی۔

اسماء: مَرَاغَمٌ: (رَغمٌ) بھاگنے کی جگہ۔ اقامت گاہ۔ ہجرت کا مقام

بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ

تمہیں | تکلیف | بارش کی | یا ہو تم | بیمار | کہ تم اُتار دو | اپنے ہتھیار

حالت میں اپنے ہتھیار اُتار رکھو جب تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو۔

وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

اور ساتھ رکھو | اپنے بچاؤ کا سامان | بیشک | اللہ نے | تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے | عذاب

اور محتاط رہو بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے رُسوا کن عذاب تیار

مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

رُسوا کرنے والا | پھر جب | ادا کر چکو | نماز | تو یاد کرو | اللہ کو | کھڑے | اور بیٹھے

کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نمازِ (خوف) ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں)

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ

اور | لیٹے | پھر جب | تم کو اطمینان ہو جائے | تو پوری پڑھو | نماز | بیشک

اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو اور جب تمہیں (دشمن سے) اطمینان ہو جائے تو (پوری) نماز ادا کرو۔ بلاشبہ

الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا

نماز | ہے | مسلمانوں پر | فرض | مقررہ (وقتوں میں) | اور ہمت نہ ہارو

نماز مؤمنوں پر اوقات مقررہ کے ساتھ فرض کر دی گئی ہے۔ اور تم دشمنوں کا پیچھا

فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ

قوم (مخالف) کا پیچھا کرنے میں | اگر تم تکلیف اُٹھا رہے ہو | تو وہ بھی | تکلیف اُٹھا رہے ہیں

کرنے میں سستی نہ کرو اگر تمہیں (جنگ میں) دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی اسی طرح دکھ پہنچتا ہے

كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

جیسا کہ تم تکلیف اُٹھا رہے ہو | اور تم اُمید رکھتے ہو | اللہ سے | جو وہ نہیں رکھتے | اور ہے | اللہ

جس طرح تمہیں پہنچتا ہے اور (پھر) تمہیں اللہ تعالیٰ سے ایسے اجر کی اُمید ہے جو اُن کو نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

جاننے والا | حکمت والا | بیشک ہم نے | نازل کی | آپ کی طرف | کتاب | سچی

اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔ (اے نبی) ہم نے (یہ) کتاب آپ کی طرف حق و صداقت کے ساتھ نازل کی ہے

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ

تاکہ آپ فیصلہ کریں | لوگوں کے درمیان | اُس کے مطابق | جو اللہ نے آپ کو دکھایا ہے | اور آپ نہ ہوں

تاکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ بتلا دیا ہے اس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کریں اور آپ خیانت

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

خیانت کرنے والوں کے | طرف دار | اور مغفرت طلب کیجئے | اللہ (سے) | بیشک | اللہ | ہے

کرنے والوں کے طرف دار نہ بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو بیشک اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۲) اس میں صلوٰۃ خوف کا ذکر ہے کہ جب آپؐ مسلمانوں میں موجود ہوں اور دشمن کے اچانک حملے کا خطرہ ہو اور انہیں نماز پڑھانے لگیں تو ایک گروہ آپؐ کے ساتھ جماعت میں کھڑے ہوں اور اپنے ہتھیار اپنے ساتھ اٹھا لیں پھر جب اس رکعت کا سجدہ کر چکیں تو وہ تمہارے پیچھے دشمن کے مقابل جا کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ جنہوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی وہ آئیں اور آپؐ کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہوں اور اپنے بچاؤ یعنی زرہ وغیرہ اور ہتھیار ساتھ رکھیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں جماعتیں اپنی باقی رہی ہوئی آدھی نماز جدا جدا پڑھ لیں اور اگر مغرب کی نماز ہو تو اول جماعت دو رکعت اور دوسری جماعت ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور اس حالت میں نماز کے اندر آمد و رفت معاف ہے۔ (تفسیر عثمانی)۔ کافر تو چاہتے ہیں کہ تم نماز میں مشغول ہو کر اپنے اسلحہ و سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ اور وہ اچانک تم پر حملہ کر دیں۔ مگر اللہ نے اپنے فضل سے تمہیں بچاؤ کی تدبیر بتا دی اور اگر بارش یا مرض کی وجہ سے اسلحہ جنگ کا اٹھانا مشکل ہو تو ان کے اتار دینے میں بھی کوئی ہرج نہیں۔ صرف زرہ وغیرہ کافی ہے اور یقین رکھو کہ کافروں کے لئے اللہ نے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۰۳) پھر جب تم خوف کی نماز ادا کر چکو تو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو پھر جب خوف سے اطمینان ہو جائے تو باقاعدہ پوری نماز پڑھو۔ بلاشبہ مسلمانوں پر اوقات مقررہ میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔

(۱۰۴) اُحد سے واپس ہو کر آنحضرت نے ایک جماعت صحابہ کو ابوسفیان کے تعاقب میں بھیجا تو انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ حکم ہوا کہ تمہیں کفار کے تعاقب میں ہمت نہ ہارنی چاہئے کیونکہ لڑائی میں اگر تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو انہیں بھی تو تکلیف ہے اور تمہیں تو اللہ سے ثواب کی امید بھی ہے جو انہیں نہیں ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۰۵) بنی ظفر کے منافقین اور کچے مسلمانوں میں سے **طعمہ** بن ابیرق نے اپنے ہمسائے **قتادہ** بن نعمان کی زرہ چرا لی اور **زید بن سمین** یہودی کے پاس چھپا دی۔ سراغ لگانے پر نشان یہودی کے مکان تک جا پہنچا اس نے صاف کہہ دیا کہ مجھے **طعمہ** نے دی ہے تب بنی ظفر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ **طعمہ** کی بابت جھگڑیں ورنہ وہ رسوا ہوگا اور یہودی بری ہو جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ سچی کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ آپؐ لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ فرمائیں اور چوری کرنے والوں کی مدافعت نہ کریں۔ لہٰذا آپؐ نے یہودی کو بے گناہ قرار دیا۔

افعال: تَأْتِ (اِتْيَانٌ) وہ آئے۔ اَتٰى۔ يَأْتِيْ۔ يَمِيْلُوْنَ: (مَيْلَانٌ) وہ جھک پڑتے ہیں۔ وہ حملہ کرتے ہیں۔ (مَالَ يَمِيْلُ)۔ تَضَعُوْنَ: (وَضْعٌ) تم رکھتے ہو۔ مضارع۔ وَضَعَ يَضَعُ۔ اتارنا۔ لَا تَهِنُوْا: (وَهْنٌ) تم سست مت ہو۔ نہی۔ وَهَنَ ماضی۔ تَأْلَمُوْنَ: (از اَلَمٌ) تم الم زدہ ہوتے ہو۔ مضارع۔ اَلِمَ يَأْلَمُ۔

اسماء: مَطَرٌ: بارش۔ حِذْرٌ۔ بچاؤ۔ قُعُوْد: بیٹھنا۔ جُنُوْب: پہلو۔ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ: اپنے پہلوؤں کے بل یعنی لیٹے ہوئے۔ كِتَابٌ: فرض کیا گیا۔ لکھا گیا۔ مَوْقُوْتًا: وقت معین۔ خَصِيْمٌ: جھگڑالو۔

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ

بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | اور آپ مدافعت نہ کریں | اُن لوگوں کی طرف سے (جو) | خیانت کرتے ہیں

بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور (اے نبیؐ) اُن لوگوں کی طرف سے مدافعت نہ کرو جو خود اپنے آپ کو نقصان

اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾

اپنے آپ سے | بلاشک | اللہ | پسند نہیں کرتا | اُس کو جو ہو | خیانت کرنے والا | مجرم

پہنچا رہے ہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والا اور گناہ کرنے والا ہو۔

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ

وہ چھپتے ہیں | لوگوں سے | اور نہیں چھپتے | اللہ سے | اور وہ | ان کے ساتھ ہوتا ہے

ایسے لوگ (گناہوں کو) انسانوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے

اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

جبکہ وہ مشورہ کرتے ہیں رات کے وقت | جس بات سے (اللہ) راضی نہیں | اور اللہ

جب وہ ایسی باتوں کو طے کرنے میں راتیں گزارتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں

بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ

اُس کو جو وہ کرتے ہیں | گھیرے ہوئے ہے | سنو! تم | وہ لوگ ہو جو | جھگڑتے ہو | اُن کی طرف سے

وہ اللہ تعالیٰ کے احاطہ علم میں ہے۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو جو دُنیا کی زندگی میں اِن لوگوں کی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

دُنیا کی زندگی میں | تو بھلا کون جھگڑے گا | اللہ سے | اُن کی جانب سے | قیامت کے دن

طرف سے جھگڑتے ہو لیکن قیامت کے دن کون اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی طرف سے جھگڑے گا

اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ

یا کون ہوگا | اُن کا | کارساز؟ | اور جو کوئی | کرے | بُرا کام | یا کرے ظلم

یا کون ہے جو (اس دن) اُن کا وکیل بنے گا۔ اور جو کوئی بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم

نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ

اپنے اُوپر | پھر | مغفرت مانگے | اللہ سے | وہ پائے گا | اللہ کو | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | اور جو

ڈھائے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا اور جو

يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

کوئی کرتا ہے | گناہ | سو وہ | کرتا ہے | اپنے ہی خلاف | اور ہے | اللہ | بڑا جاننے والا

کوئی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم

حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ

حکمت والا | اور جو (کوئی) | کرتا ہے | خطا | یا گناہ (کا کام) | پھر تہمت لگاتا ہے اس کی

اور حکمت والا ہے اور جس کسی سے کوئی غلطی ہو جائے یا گناہ سرزد ہو پھر وہ اسے کسی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۶) اور طعمہ کے مسلمانوں میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کی حمایت کا جو خیال آپؐ یا آپؐ کے صحابہ کے دل میں تحقیق سے پہلے آیا تھا اس کی نسبت اللہ سے مغفرت طلب کیجئے بلا شبہ اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۰۷) اور چوری کرنے والے مجرموں کی حمایت نہ کیجئے' اللہ خیانت کرنے والے مجرم کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۰۸) ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جرم کرتے ہوئے لوگوں سے تو شرماتے ہیں اور رات کو اللہ کی مرضی کے خلاف مشورہ کرنے سے نہیں شرماتے۔ حالانکہ اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔

(۱۰۹) طعمہ کی قوم سے خطاب ہے کہ اب تو تم ایسے مجرموں کی طرف سے جھگڑ رہے ہو مگر کل قیامت کے روز ان کی حمایت میں اللہ سے کون جھگڑے گا؟ اور کون مدد گار ہوگا؟

(۱۱۰) اس میں جرم سے توبہ کی ترغیبیں ہیں کہ جو شخص کوئی گناہ یا اپنی جان پر ظلم کرے۔ پھر اس سے توبہ کرکے اللہ سے مغفرت مانگے تو اللہ ضرور اس کا جرم معاف کردے گا۔

(۱۱۱) اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے اس کا وبال خود اس کی جان پر پڑتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: يَسْتَخْفُوْنَ: (اِسْتِخْفَاء از خفاء) وہ چھپتے ہیں۔ مضارع۔ يُبَيِّتُوْنَ: (تَبْيِيْتٌ) وہ رات کو مشورہ کرتے ہیں۔ مضارع۔
يَكُوْنَ: (از كَوْن) وہ ہوگا۔ مضارع' كَانَ ماضی۔

اسماء: خَوَّانٌ: (خِيَانَة سے) دغاباز۔ اَثِيْمٌ: گناہ گار۔ وَكِيْلٌ: کارساز۔ سُوْٓءًا: برائی۔

بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

کسی بے گناہ پر | تو اُس نے اپنے ہی اوپر لادا | بہتان | اور گناہ | ظاہر | اور اگر نہ ہوتا | فضل

بے گناہ کے سرتھوپ دے تو یقیناً اُس نے بہتان باندھا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت

اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ

اللہ کا | آپ پر | اور اس کی رحمت | تو قصد کر ہی لیا تھا | ایک گروہ نے | اُن میں سے | کہ آپ کو بہکا دیں

نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا کہ (ایک مقدمے کے فیصلے میں غلط معلومات پہنچا کر) آپ کو بہکا دیں

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ

اور نہیں بہکا سکتے | مگر صرف اپنے آپ کو ہی | اور وہ نہیں نقصان پہنچا سکتے آپ کو | کچھ بھی

یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

اور اُتاری | اللہ نے | آپ پر | کتاب | اور دانائی | اور | سکھایا آپ کو | جو آپ نہیں جانتے تھے

اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ باتیں بتائیں ہیں جو آپ کو معلوم نہ تھیں

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ

اور ہے | فضل | اللہ کا | آپ پر | بہت بڑا | نہیں بھلائی | اکثر مشوروں میں اُن کے

اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ ان لوگوں کی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی (کی بات) نہیں ہوتی

اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ

سوائے اُس کے جو | حکم کرے | صدقے | یا نیک بات | یا صلح کرانے کا | لوگوں کے درمیان

سوائے اس شخص کے جس نے خیرات دینے کی یا کسی نیک کام کرنے کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی ترغیب دی ہو

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

اور جو کوئی کرے | ایسا کام | اللہ کی رضا جوئی کے لئے | تو جلد ہی | ہم دیں گے اسے | اجر

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں ایسا کام کرے گا تو ہم اُسے اجر عظیم

عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ

بہت بڑا | اور جو کوئی مخالفت کرے | رسول کی | بعد اس کے | کہ ظاہر ہو چکی | اُس پر

عطا کریں گے۔ اور جو کوئی اس (بات) کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر راہِ ہدایت کھول دی ہے، رسول کی

الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

حق بات | اور چلے | مومنوں کے راستے کے علاوہ | ہم پھیر دیں گے اسے | جدھر وہ پھرتا ہے

مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے۔ تو ہم اُسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا ہے

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اور ڈال دیں گے اسے | جہنم (میں) | اور وہ برا (ہے) | ٹھکانا | بیشک اللہ | نہیں بخشے گا

اور اُسے دوزخ میں داخل کر دیں گے جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔ یقین رکھو اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۲) اور جو شخص کوئی جرم کر کے کسی دوسرے بے گناہ کے ذمے لگاتا ہے وہ اپنے ذمے بہتان اور صریح گناہ لیتا ہے جیسا کہ طعمہ نے کیا۔

(۱۱۳) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آپؐ کے شامل حال نہ ہوتی تو بنی ظفر آپؐ کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے اور وہ آپؐ کا کچھ بگاڑ نہ سکتے تھے نہ بہکا ہی سکتے تھے وہ تو صرف اپنے آپ کو دھوکا دے رہے تھے کیونکہ آپؐ کو اللہ نے کتاب اور علم دیا ہے اور وہ وہ باتیں بتائیں جو آپؐ نہ جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

(۱۱۴) جو لوگ آپس میں مخفی طور پر صلاح مشورے کرتے ہیں اکثر بھلائی پر مبنی نہیں ہوتے ہاں اس شخص کے مشورے میں ضرور بھلائی ہوتی ہے جو کسی کو خیرات یا نیک کام یا لوگوں میں صلح کرانے کی ترغیب دے اور جو محض اللہ کی رضامندی کے لئے ایسا کام کرے اللہ اسے بہت بڑا اجر دے گا۔

(۱۱۵) اور جو کوئی حق ظاہر ہو جانے کے باوجود رسول کی مخالفت کرے اور دین اسلام سے پھر جائے جیسا کہ طعمہ نے کیا تھا کہ اپنے جرم کے ثبوت کے باوجود رسول کی مخالفت کر کے مرتد ہو گیا اور مکہ بھاگ گیا۔ دنیا میں وہ جدھر پھرنا چاہتا ہے ادھر ہی پھیر دیں گے اور آخرت میں اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔

افعال: یَرْمِ: (رَمْی) تہمت لگانا۔ اصل یَرْمِیُ مضارع۔ قَدِ احْتَمَلَ: (اِحْتِمَال از حَمَل) یقیناً اس نے اٹھالیا ہے۔ ماضی قریب۔ ھَمَّتْ: (ھَمَمَتْ) اس نے ارادہ کیا، ماضی مونث۔ (ھَمٌّ سے)۔ لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ: تو نہیں جانتا تھا۔ ماضی استمراری منفی۔ سَوْفَ نُؤْتِیُ: ہم دیں گے۔ مستقبل۔ اٰتی یُؤْتِیُ۔ یُشَاقِق: (مُشَاقَقَة از شق) وہ مخالفت کرتا ہے۔ مضارع (شَاقَقَ ماضی)۔ نُوَلِّی: (تَوْلِیَةٌ از وَلی) ہم پھیرتے ہیں۔ مضارع وَلّٰی یُوَلِّیُ۔ تَوَلّٰی: (تَوَلِّیٌ) اس نے منہ موڑا۔ ماضی۔ یَتَوَلّٰی مضارع۔ نُصْلِیُ: (اِصْلَاء) ہم داخل کریں گے۔ مضارع۔ اَصْلٰی یُصْلِیُ۔

اسماء: بَرِیٓءٌ: بے گناہ۔ نَجْویٰ: خفیہ مشورہ۔ مشورہ۔ سرگوشی۔ سَبِیْل: راہ۔ مَصِیْرًا: لوٹنے کی جگہ۔

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

(اس بات کو) کہ شریک ٹھہرایا جائے اس کے ساتھ | اور بخش دے گا | جو (گناہ) | اُس کے سوا ہے | جس کے لئے

اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (جو کچھ) جسے چاہے گا

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

چاہے گا | اور جو کوئی | شریک ٹھہرائے | اللہ کے ساتھ | تو وہ بھٹک گیا | (راہ حق سے) بہت دور

بخش دے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہِ راست سے بہت دُور بھٹک گیا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا

وہ نہیں پکارتے | اللہ کے سوا | مگر دیویوں کو | اور وہ نہیں پکارتے | مگر صرف | شیطان

یہ (مشرک) تو اللہ تعالیٰ کی بجائے دیویوں کو پکارتے ہیں۔ اور یہ صرف شیطان کو پکارتے ہیں جو

مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا

سرکش کو | جس پر لعنت کی ہے اللہ نے | اور وہ بولا | میں ضرور لوں گا | تیرے بندوں میں سے | (ایک) حصہ

سرکش ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کر رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ

مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

مقرر | اور میں ضرور ہی گمراہ کروں گا انہیں | اور آرزو دلاؤں گا انہیں | اور میں حکم دوں گا انہیں

حصہ لوں گا۔ اور انہیں یقیناً گمراہ کروں گا اور انہیں (باطل) آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا کہ وہ (غیر اللہ کے

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ

تو وہ چیر دیں گے | کان | جانوروں کے | اور میں حکم دوں گا اُنہیں | تو وہ بدل ڈالیں گے | اللہ کی پیدا کی ہوئی (صورت) کو

نام پر) جانوروں کے کان چھید لیں گے اور (اسی طرح) انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں میں بھی (ناجائز)

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ

اور جو کوئی بنائے | شیطان کو | دوست | اللہ کے سوا | تو اس نے نقصان اُٹھایا

تغیر و تبدل کر دیں گے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے بجائے شیطان کو دوست بنا لے تو بے شک وہ کھلے نقصان

خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ

واضح نقصان | وہ ان سے وعدے کرتا ہے | اور آرزو دلاتا ہے | اور نہیں | وعدہ دیتا انہیں

میں پڑ گیا شیطان اُن سے وعدے کرتا ہے اور انہیں جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو

الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ

شیطان | مگر صرف | دھوکہ (دیتا ہے) | یہی لوگ ہیں | جن کا ٹھکانا | دوزخ (ہے) | اور وہ نہیں پائیں گے

وعدے کرتا ہے وہ فقط فریب ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی

عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اُس سے | چھٹکارا | اور وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | ہم انہیں جلد داخل کریں گے

کوئی جگہ نہ پائیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں ہم جلد ایسے باغات میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۱۶) بے شک اللہ یہ گناہ نہیں بخشے گا کہ کوئی اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے وہ راہ حق سے بہت ہی دور جا پڑا (ف) یہ آیت اس سورۃ میں دو دفعہ شرک سے ممانعت کی تاکید کے لئے نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۷) کفار تو اللہ کی بجائے دیویوں اور شیطان سرکش کی پوجا کرتے ہیں۔ (ف) کفار عرب کے بتوں کے نام عورتوں کے سے تھے جیسے **لات، عُزّیٰ** اور **منات** وغیرہ اور ہر ایک قبیلہ کا ایک بت تھا۔ جسے **انثیٰ فلاں** (فلاں قبیلہ کی دیوی) کہتے تھے اور ان کو بطور دیویوں کے پوجتے تھے اور چونکہ شیطان کے بہکانے سے ایسا کرتے تھے اس لئے گویا شیطان کو پکارتے تھے۔

(۱۱۸) اس شیطان کی پوجا کرتے ہیں جو ملعون ہے اور جس نے کہا تھا کہ اے اللہ! میں تیرے بندوں میں سے ایک بڑے حصے کو ضرور ہی گمراہ کروں گا۔

(۱۱۹) اور شیطان نے کہا کہ میں اللہ کے بندوں کو ضرور گمراہی کے راستے پر ڈالوں گا۔ اور انہیں حرص دنیا کی اُمیدیں دلاؤں گا۔ اور انہیں ایسی بدعات ایجاد کرنے کی ترغیب دلاؤں گا کہ وہ اپنی مرضی کی باتیں گھڑ کر انہیں دین کی باتیں سمجھیں گے جیسے کہ بعض جانوروں (گائے' اُونٹ' بکری) وغیرہ کے کان چیر کر ان کو مقدس سمجھیں گے اور پھر ان سے دودھ یا سواری کا فائدہ لینا حرام سمجھیں گے (جیسے ہندوؤں کے ہاں گائے کو مقدس مانتے ہیں)۔ اور وہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوقات میں تبدیلیاں کریں گے جیسے مردوں کا ڈاڑھی منڈانا' عورتوں کا بال مردوں جیسے کٹوانا' یا بدن کو سوئی سے گود کر تل وغیرہ بنانا۔ یہ سب شیطان کی تعلیمات ہیں۔ اور جس کسی نے اللہ کی بجائے شیطان کو اپنا دوست اور رہنما بنا لیا تو وہ سخت نقصان میں جا پڑا۔

(۱۲۰) شیطان انہیں جھوٹی آرزوئیں دلاتا اور ان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے کہ حساب و کتاب کچھ نہیں اور یہ سب اس کا فریب ہے۔

(۱۲۱) انہی لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جس سے انہیں کبھی مخلصی نہ ہوگی۔

افعال: اُمَنِّیَنَّ: (تَمْنِیَۃٌ از مُنٰی) میں ضرور آرزوؤں میں مبتلا کروں گا۔ یُبَتِّکُنَّ: (از بَتْکٌ) مضارع۔ وہ کاٹیں گے۔ مضارع با نون ثقیلہ۔ خَسِرَ (خُسْرَانٌ) اس نے نقصان اٹھایا۔ ماضی۔ خَسِرَ یَخْسِرُ۔ یُمَنِّیْ: (تَمْنِیَۃٌ) وہ آرزوؤں میں ڈالتا ہے۔ مَنّٰی ماضی۔

اسماء: اِنَاثٌ: واحد اُنْثٰی۔ عورتیں۔ دیویاں۔ بت۔ مَرِیْدًا: (مَرْدٌ) سرکش۔ نَصِیْبٌ: حصہ۔ مَفْرُوْضًا: مقررہ۔ اٰذَانٌ: واحد اُذُنٌ۔ کان۔ اَنْعَامٌ: چوپائے۔ غُرُوْر: فریب۔ مَحِیْصٌ: مصدر حَیْص۔ بھاگنے کی جگہ۔ اسم ظرف۔

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ رہیں گے | اُن میں | ہمیشہ | وعدہ ہے اللہ کا

داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا پکا

حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ

سچا | اور کون ہے | اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا | یہ نہیں (منحصر) | تمہاری آرزوؤں پر

وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے نہ تمہاری آرزوؤں پر (کچھ منحصر) ہے

وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا یَجِدْ

اور نہ آرزوؤں پر | اہل کتاب کی | جو کوئی کرے گا | بُرا کام | اُس کی سزا پائے گا | اور نہ | پائے گا

اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو کوئی برائی کرے گا اُس کی سزا پائے گا

لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ یَّعْمَلْ

اپنے لئے | اللہ کے سوا | (کوئی) دوست | اور نہ | (کوئی) مددگار | اور جو (کوئی) | کرے گا

اور اسے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی دوست ملے گا اور نہ مددگار، اور جو کوئی

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ

نیک کام | مرد ہو | یا | عورت | اور وہ مؤمن ہو | تو ایسے لوگ | داخل ہوں گے

نیک کام کرے گا وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل

الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ

جنت میں | اور ظلم نہ کیا جائے گا اُن پر | ذرا بھی | اور کون بہتر ہے دین کے لحاظ سے | اُس سے

ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اُس شخص سے بڑھ کر کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

جس نے جھکا دیا ہو | اپنا سر | اللہ کے سامنے | اور وہ نیکوکار بھی ہو | اور پیروی کی اُس نے | ملت ابراہیم کی

جس نے اپنا سر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دیا ہو اور وہ نیکوکار بھی ہو اور ابراہیم کی ملت کا تابع ہو، جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت

حَنِیْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا

جو یکسو تھا | اور بنالیا | اللہ نے | ابراہیم کو | (مخلص) دوست | اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ)

میں یکسو تھا اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) | زمین میں ہے | اور ہے اللہ | ہر چیز کو

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ

احاطہ کئے ہوئے | اور آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں | عورتوں کے بارے میں | کہہ دیجئے | اللہ | حکم دیتا ہے تم کو

اور (اے نبی) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے (اپنے والیوں سے نکاح کے) بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲۲) جومومن اخلاص کے ساتھ نیک عمل کریں گے وہ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ کا سچا کون ہوسکتا ہے؟

(۱۲۳) مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ہمارے بُت ہمیں بخشوالیں گے اور اہل کتاب سمجھتے تھے کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں وہ ہمیں نجات دلوائیں گے اس آیت میں ان کے دعوؤں کو رد کیا گیا ہے کہ نجات کا دارومدار تمہاری باطل آرزوؤں پر نہیں بلکہ جو کوئی بھی بُرا عمل کرے گا۔ خواہ کسی خاندان کا ہو اپنے جرم کی سزا پائے گا۔ اور اللہ کے سوا اس کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۲۴) اور مومن مخلص مرد ہو یا عورت، جو کوئی نیک کام کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔ اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔

(۱۲۵) اور جو شخص اللہ کے حکم کو مانے اور نیک ہو اور ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرے، جو اللہ کی توحید میں یکسو تھے اس سے اچھا دین کس کا ہے؟ اور حضرت ابراہیمؑ تو وہ شخصیت تھے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔ لہٰذا ان کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

(۱۲۶) جو کچھ زمین وآسمان میں ہے۔ سب اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ

اُنکے بارے میں | اور جو پڑھا جاتا ہے | تم پر | قرآن میں | (وہ) اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں (ہے)

تمہیں ان عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتا ہے (اور اس سے قبل) کتاب میں جو حکم موجود ہے کہ یتیم بچیوں کو مال وراثت کی

الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

جن کو تم نہیں | دیتے ہو | وہ (حق) جو | مقرر ہو چکا ہے | اُن کیلئے | اور تم چاہتے ہو | اُن سے نکاح کرنا

طرح قبضہ میں نہ لو وہ انہی یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم اُن کا حق مہر نہیں دیتے اور انہیں اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہو

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ

اور بے بس | بچوں (کے بارے) میں | اور (اس بارے میں) کہ قائم رہو | یتیموں کیلئے | انصاف پر

اور بے بس بچوں (کے حقوق) کے بارے میں بھی احکام موجود ہیں۔ نیز یہ کہ تم یتیموں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش آؤ۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ

اور جو (بھی) | تم کرتے ہو | نیکی | سو بلاشبہ | اللہ | اُس کو خوب جانتا ہے | اور اگر کوئی عورت

اور تم نیکی کا جو کام بھی کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اگر کسی عورت کو

خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

ڈرے | اپنے شوہر سے | سختی | یا منہ پھیر لینے (سے) | تو کوئی گناہ نہیں | اُن دونوں پر

اپنے خاوند کی سرکشی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (کسی بات پر)

اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ

کہ وہ صلح کرلیں | آپس میں | صلح کرنا | اور صلح | اچھی ہے | اور لگا ہوا ہے | نفسوں کو

آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور بخل و حرص تو ہر ایک نفس میں

الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

لالچ | اور اگر | تم بھلائی کرو | اور پرہیزگاری کرو | تو بلاشبہ | اللہ | اُس عمل سے جو تم کرتے ہو

موجود ہے اور اگر ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تو (یاد رکھو کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے

خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

خوب واقف ہے | اور تم ہرگز نہ کر سکو گے | کہ عدل کرو | عورتوں کے درمیان | اگرچہ تم چاہو

واقف ہے اور یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ (ایک سے زائد) عورتوں میں برابری قائم رکھو اگرچہ تمہاری انتہائی خواہش ہی کیوں نہ ہو

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ

پس نہ جھکو | پورا جھکنا (ایک ہی کی طرف) | کہ تم چھوڑ دو اُس کو | لٹکی ہوئی (چیز کی طرح) | اور اگر

پس ایک ہی طرف پوری طرح نہ جھک پڑو کہ دوسری کو (بے یقینی کی حالت میں) لٹکتا ہوا چھوڑ بیٹھو اور اگر

تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

تم اصلاح کرو | اور پرہیزگاری کرو | تو بیشک | اللہ | ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا

تم باہمی صلح سے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۷) بعض اصحابؓ نے عورتوں کی میراث کے متعلق حضورؐ سے دریافت کیا تھا' انہیں جواب دیا گیا ہے کہ اللہ تمہیں عورتوں کو میراث اور مہر ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہی حکم ان آیات (سورۂ نساء آیت ۳) میں ہے جو یتیم لڑکیوں کے حق میں پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ جن کو تم ان کا مقررہ حصہ میراث نہیں دیتے تھے اور ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے اور جو احکام کمزور بچوں اور یتیموں کے ساتھ عدل و انصاف کرنے اور انہیں وراثت میں سے پورا پورا حق دینے کے متعلق آ چکے ہیں لہٰذا عورتوں' بچوں اور یتیموں کے معاملے میں انصاف سے کام لو۔ اور جو نیک کام بھی تم کرتے ہو' اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۱۲۸) اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی سختی اور عدم توجہی کا خطرہ ہو اور وہ اپنی باری یا مہر میں سے کچھ چھوڑ کر آپس میں صلح کر لیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں' اور جھگڑوں یا جدائی سے صلح بہت بہتر ہے۔ اور انسان کی طبیعت میں لالچ لگا ہوا ہے اور اگر تم بھلائی کرو (یعنی کچھ اپنا حق چھوڑ دو) اور پرہیزگاری کرو (بے رخی کرنے سے بچو) تو بلاشبہ تم جو نیکی اور تقویٰ کرو گے۔ اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

(۱۲۹) اور خواہ تم کتنا ہی چاہو مگر متعدد بیویوں کے درمیان ان کے حق کے مطابق پورا پورا انصاف نہیں کر سکو گے۔ پس یہ خیال رکھو کہ ایک ہی طرف بالکل نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو (کہ اس کے پاس نہ آ ؤ جاؤ اور نہ طلاق دو) اور اگر تم ان میں صلح رکھو اور کسی کی حق تلفی نہ کرو تو اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: تُؤْتُوْنَ: (اِیْتَاءٌ ازاِتْیَانٌ) تم دیتے ہو۔ مضارع۔ اَتٰی یَاْتِیْ ۔اُحْضِرَتْ: (اِحْضَارٌ) وہ حاضر کی گئی۔ ماضی مجہول۔
تَذَرُوْنَ: (وَذْرٌ) تم چھوڑتے ہو۔ مضارع۔

اسماء: شُحٌّ: بخل۔ تنگی۔

وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ

اور اگر وہ (میاں بیوی) ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں | تو اللہ غنی کر دے گا | ہر ایک کو | اپنے فضل سے | اور ہے

اور اگر میاں بیوی (مجبوراً) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا

اللہ | وسعت والا | حکمت والا | اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ)

بڑی وسعت اور بڑی حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ

فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ

زمین میں ہے | اور ہم نے حکم دیا تھا | اُن کو (بھی) | جن کو دی گئی تھی | کتاب | تم سے پہلے

زمین میں ہے اور ہم نے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی تھی اُن کو اور تم کو حکم دے

وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

اور تمہیں بھی | کہ ڈرتے رہو | اللہ سے | اور اگر تم انکار کرو | تو بلاشک | اللہ (ہی) کا ہے | جو کچھ

رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اگر تم راہِ کفر اختیار کرو گے تو (یاد رکھو) کہ آسمانوں اور زمین میں

فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيۡدًا ﴿۱۳۱﴾

آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ | زمین میں ہے | اور ہے | اللہ | بڑا بے نیاز | حمد کے لائق

جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ) آسمانوں میں | اور جو (کچھ) زمین میں ہے | اور کافی ہے | اللہ (ہی)

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کا

وَكِيۡلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ

کارساز | اگر وہ چاہے | تو تمہیں فنا کر دے | اے لوگو! | اور لے آئے (تمہاری جگہ) | دوسروں کو

کارساز ہونا کافی ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اُٹھا لے اور دوسروں کو لا بسائے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا

اور ہے | اللہ | اس بات پر | قادر | جو کوئی چاہے | اجر | دُنیا کا

اور اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ جو کوئی صرف دُنیا کا اجر چاہتا ہے تو (اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ)

فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۳۴﴾

تو اللہ کے پاس ہے | اجر | دنیا اور | آخرت کا | اور ہے اللہ | سب کچھ سنتا | دیکھتا

اللہ تعالیٰ کے پاس دُنیا و آخرت دونوں کا اجر و ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو! | خوب قائم رہو | انصاف پر | گواہ بنو | اللہ کے لئے

اے ایمان والو! انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے (سچی) گواہی دو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۰) اگر دونوں میاں بیوی میں کسی طرح مصالحت نہ ہو سکے اور خلع یا طلاق سے وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے فضل سے ہر ایک کو کافی ہوگا' کوئی اور اچھا سامان کر دے گا' اور وہ بڑا وسعت اور حکمت والا ہے۔ مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۳۱) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اللہ ہی کا ہے اور ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو یہ حکم دیا تھا اور تمہیں بھی یہی حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم نہ مانو تو اسے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے۔ اور وہ بڑا بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

(۱۳۲) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے وہی کارساز ہے اپنے تمام معاملات میں اسی پر توکل کرو۔

(۱۳۳) وہ اتنی طاقت اور قدرت والا ہے کہ اگر چاہے تو تم سب کو ایک دم فنا کر کے تمہاری جگہ اور انسان پیدا کر دے۔

(۱۳۴) جو کوئی اپنے نیک عمل سے صرف دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اسے وہ مل جاتا ہے۔ اور اللہ کے ہاں تو دنیا و آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے (تو اس سے دنیا و آخرت دونوں ہی کیوں نہ مانگی جائیں) بیشک اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

افعال: یُغْنِ: (از غناء) وہ بے پروا کرتا ہے۔ مضارع۔ (اَغْنٰی ماضی)۔

اسماء: سَعَةٌ: تونگری۔ کشائش۔ وسعت۔

وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا

اور اگرچہ (وہ گواہی) خلاف ہو خود تمہاری ذات کے | یا والدین | اور رشتہ داروں کے | اگر کوئی دولت مند ہو

اگرچہ وہ تمہاری اپنی جانوں یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی پڑے اگر ان میں کوئی مالدار ہے یا نادار (تم اس کی

اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْہَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

یا فقیر | تو اللہ | زیادہ خیر خواہ ہے اُن کا | پس پیروی نہ کرو | (اپنی) خواہش کی | کہ ہٹ جاؤ (حق سے)

بے جا طرفداری نہ کرو اسلئے کہ) اللہ تعالیٰ ان کا زیادہ خیر خواہ ہے، پس خواہشات کی پیروی میں کہیں راہِ انصاف سے بھٹک نہ جا

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿١٣٥﴾

اور اگر تم غلط بیانی کرو | یا | پہلو بچاؤ (گواہی سے) | تو بیشک | اللہ | اُس سے جو کچھ تم کرتے ہو خوب واقف ہے

اور اگر بات کو گول مول رکھو گے یا گواہی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ

اے | ایمان والو! | ایمان لاؤ | اللہ | اور اُس کے رسول پر | اور اُس کتاب پر جو

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور اس کتاب پر جو اُس نے

نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ

اُس نے نازل کی | اپنے رسول پر | اور اُس کتاب پر جو | نازل کی | اس سے پہلے | اور جو کوئی

اپنے رسول پر نازل کی ہے، اور اُس کتاب پر، جو اُس نے اس سے پہلے نازل کی تھی یقین رکھو اور جو کوئی

یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

انکار کرے | اللہ | اور اُس کے فرشتوں | اور اُس کی کتابوں | اور اُس کے رسولوں | اور روزِ قیامت کا

اللہ تعالیٰ کا، اُس کے فرشتوں کا، اُس کی کتابوں کا اُس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ

تو وہ بھٹک گیا | (راہِ حق سے) بہت دور | بیشک | وہ لوگ جو | ایمان لائے | پھر | انکار کر دیا | پھر

وہ بیشک (راہ راست) سے بہت دور جا پڑا۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر

اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ

ایمان لائے | پھر | انکار کر دیا | پھر | بڑھ گئے | کفر میں | اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا

ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا

وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ سَبِیْلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَہُمْ عَذَابًا

اور نہ ہی دکھلائے گا انہیں | راہ | خوشخبری دیجئے | منافقوں کو | کہ ان کے لئے ہے | عذاب

اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔ (اے نبیؐ) منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ اُن کے لئے دردناک

اَلِیْمَا ﴿١٣٨﴾ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

دردناک | وہ لوگ جو | بناتے ہیں | کافروں کو | دوست | بجائے | مومنوں کے

عذاب ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۵) مسلمانو! دنیا میں انصاف پر خوب قائم رہ کر اللہ کی رضا کے لئے گواہی دیا کرو اگر چہ وہ خود تمہارے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں ہی کے خلاف پڑے اور جس پر گواہی دی گئی ہے۔ وہ غنی ہو یا فقیر' اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے تمہیں شہادت میں جانب داری یا خواہش نفس کی وجہ سے حق سے منہ نہیں پھیرنا چاہئے اور اگر تم زبان کو توڑ مروڑ کر شہادت کو مشتبہ کرنا چاہو یا اس سے بالکل روگردانی کرو تو اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔

(۱۳۶) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسولؐ اور قرآن پر اعتقاد رکھو جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کیا اور ان تمام کتابوں پر جو اس سے پہلے اور نبیوں پر نازل کیں اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے وہ راہ حق سے بہت دور بھٹک گیا۔

(۱۳۷) اس میں یہود کی تاریخی گمراہی کا ذکر ہے کہ بیشک جو لوگ موسیٰؑ پر ایمان لائے پھر بچھڑے کی عبادت کر کے اللہ کے منکر ہو گئے' پھر توبہ کر کے ایمان لے آئے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا۔ پھر محمد رسول اللہؐ سے انکار کی وجہ سے کفر میں اور بھی بڑھ گئے۔ اللہ ایسے کافروں کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور نہ ہی راہ راست کی ہدایت کرے گا۔ یا اس سے مراد منافقین ہیں جو بظاہر ایمان لائے لیکن دل میں کافر رہے کبھی وقتی طور پر ایمان کی طرف پھر مائل ہوئے لیکن بالآخر کفر کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ یہ لوگ آخرت میں نا قابل معافی ہیں۔

(۱۳۸) منافقوں کو سنا دیجئے کہ ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے۔

افعال: تَلْوُا: (کجی) تم گھما پھرا کر بات کرو۔ مضارع۔ لَوٰی یَلْوِیْ۔

اسماء: قَوّٰمِیْنَ: محافظ۔ قائم رہنے والا۔ اَوْلٰی: بہتر۔ زیادہ مقدار۔

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ

کیا وہ چاہتے ہیں | ان کے ہاں | عزت | پس بیشک | عزت (تو) | اللہ کے لئے ہے ساری | اور وہ نازل کر چکا ہے

کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں پس (جان لینا چاہئے) عزت تو تمام تر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور تم

عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا

تم پر | کتاب میں | کہ جب | سنو تم (یہ کہ) | اللہ کی آیات (کا) | انکار کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ انکار

وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

اور اُن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے | تو نہ | بیٹھو | اُن کے ساتھ | یہاں تک کہ | وہ لگ جائیں

اور ہنسی مذاق ہوتے سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں

فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ

کسی دوسری بات میں | ورنہ تم (بھی) | تب انہی جیسے ہو جاؤ گے | بلاشک | اللہ | جمع کرنے والا ہے

مشغول نہ ہو جائیں ورنہ بلاشبہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ منافقوں اور

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ

منافقوں | اور کافروں کو | جہنم میں | سب کو | جو (منافق)

کافروں کو جہنم میں یکجا کرنے والا ہے یہ (منافق)

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا

انتظار میں رہتے ہیں تمہارے متعلق | سو اگر | تمہیں حاصل ہو | فتح | اللہ کی طرف سے | (تو) کہتے ہیں

تمہارے متعلق منتظر رہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ | اور اگر مل جائے | کافروں کو | کچھ حصہ یا فائدہ | (تو) کہتے ہیں

کیا ہم تمہارے ساتھ شریک نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں

اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ

کیا ہم غالب نہ تھے | تم پر | اور نہیں بچایا ہم نے تم کو | مسلمانوں سے؟ | پس اللہ (ہی)

کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہیں نہیں بچایا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ

فیصلہ کرے گا | تمہارے درمیان | قیامت کے دن | اور ہرگز نہیں دے گا | اللہ | کافروں کو

قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کے لئے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ

مسلمانوں پر | (غلبہ کی) راہ | بیشک | منافق | چال چلتے ہیں | اللہ (سے) | اور وہ ہی

فتح و نصرت کی کوئی راہ نہ کھولے گا۔ منافق (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

(۱۳۹) وہ منافق جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ کفار کے پاس عزت چاہتے ہیں حالانکہ عزت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۱۴۰) اللہ تعالیٰ قرآن میں نازل فرما چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس میں سنو کہ وہاں اللہ کی آیات کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ اس صورت میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ بیشک اللہ سب منافقین اور کفار کو دوزخ میں جمع کرے گا۔

(۱۴۱) وہ منافقین جو یہی انتظار کرتے رہتے ہیں کہ جس کی فتح ہو اور وہ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جب مسلمانوں کو فتح ہو تو کہتے ہیں ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے اور جب کفار کو غلبہ ہو تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ مل کر تم پر غلبہ پا چکے تھے۔ مگر ہم نے انہیں تم سے پیچھے ہٹا کر رکھا اور تمہیں مسلمانوں سے بچا لیا۔ بس اللہ ہی قیامت کے روز تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور کفار کو اہل اسلام پر اللہ کبھی غلبہ نہ دے گا جب تک وہ ایمان پر قائم رہیں گے۔

افعال: لَا تَقْعُدُوْا: (قُعُوْدٌ) مت بیٹھو۔ نہی۔ قَعَدَ یَقْعُدُ۔ یَخُوْضُوْنَ: (خَوْضٌ) وہ بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔ مضارع۔ خَاضَ یَخُوْضُ۔ یَتَرَبَّصُوْنَ: (از رَبْصٌ) وہ انتظار کرتے ہیں۔ مضارع۔ تَرَبَّصَ یَتَرَبَّصُ۔ نَسْتَحْوِذْ: (اِسْتِحْوَاذ از حَوْذ) ہم غالب رہتے ہیں۔ قابو کرتے ہیں۔ مضارع۔ نَمْنَعْ: (مَنْع) ہم منع کرتے ہیں۔ روکتے ہیں۔ مضارع۔ مَنَعَ یَمْنَعُ۔

خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى
اُن سے چال چلنے والا ہے | اور جب | وہ کھڑے ہوتے ہیں | نماز کے لئے | (تو) کھڑے ہوتے ہیں | سست اور کاہل
نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی سے کھڑے ہوتے ہیں

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ
دکھاتے ہیں (عبادت) | لوگوں کو | اور نہیں یاد کرتے | اللہ کو | مگر تھوڑا | وہ حیرت میں پڑے ہوئے ہیں
لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر برائے نام ہی کرتے ہیں۔ وہ کفر و ایمان کے درمیان

بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
درمیان میں | نہ ادھر کے (ہیں) | اور نہ | اُدھر کے | اور جسے | اللہ گمراہ کردے
متردد رہتے ہیں، نہ اِن (مسلمانوں) کی طرف ہیں اور نہ اُن (کافروں) کی طرف، اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
آپ ہرگز نہ پائیں گے | اس کیلئے | کوئی راستہ | اے ایمان والو! | نہ بناؤ
ڈال دے تم اُس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے اے مسلمانو! تم مسلمانوں کو

الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَجْعَلُوْا
کفار کو | دوست | سوائے | مومنوں کے | کیا تم چاہتے ہو | کہ بنالو
چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی واضح

لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ
اللہ کیلئے | اپنے خلاف | دلیل واضح؟ | بیشک | منافق لوگ | سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے
حجت اپنے خلاف قائم کر لو۔ بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں

مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا
دوزخ کے | اور آپ نہ پائیں گے | اُن کے لئے | (کوئی) مددگار | مگر جو (لوگ) | توبہ کریں | اور اصلاح کریں
ڈالے جائیں گے اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں

وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ
اور مضبوطی سے تھام لیں | اللہ کو | اور خالص کرلیں | اپنا دین | اللہ کیلئے | سو یہی لوگ ہیں | مومنوں کے ساتھ
اور اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرلیں تو یہ لوگ مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
اور جلد دے گا | اللہ | مومنوں کو | اجر بڑا | کیا کرے گا | اللہ
اور عنقریب اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو اجر عظیم دے گا۔ اگر تم شکر کرو اور

بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾
تمہیں عذاب دے کر | اگر تم شکر کرو | اور ایمان لے آؤ | اور ہے | اللہ | بڑا قدردان | سب کچھ جاننے والا
ایمان رکھو تو اللہ کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ تو شکر کا بدلہ دینے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۲) بلاشک منافق، اللہ سے چال چلتے ہیں کہ بظاہر ایمان کا اقرار اور دل سے انکار کرتے ہیں اور اللہ بھی ان سے قیامت میں چال چلے گا۔ یعنی ان کی مکاری اور فریب کی ایسی ہی سزا دے گا اور جب وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی سے، صرف دکھاوے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو دل سے، بہت کم یاد کرتے ہیں۔

(۱۴۳) وہ ہمیشہ شک میں رہتے ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے نہ مسلمانوں کی طرف نہ مشرکین کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ پر نہیں لاسکتا۔

(۱۴۴) مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم اپنے خلاف خدائی حجت قائم کرنا چاہتے ہو۔ کیونکہ کفار سے دوستی نفاق کی دلیل ہے جو ہمیشہ کے عذاب کا باعث بنتا ہے۔ اس سے مسلمانوں کو کفار کی دلی دوستی سے بچا رہنا لازم ہے۔

(۱۴۵) منافقین کو دوزخ کے سب سے نچلے گہرے درجے میں سخت عذاب دیا جائے گا اور ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۴۶) ہاں جو منافق یا کافر اپنے کفر و نفاق سے سچی توبہ کرلے اور اپنے عقیدے کی اصلاح کرلے اور اپنا عمل شریعت کے مطابق درست کرلے اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑلے اور عبادت میں ماسوا اللہ کے شریک نہ ٹھہرائے تو ایسے لوگ بھی مسلمانوں کے ساتھ رحمت الٰہی میں داخل ہوں گے اور اللہ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

(۱۴۷) اگر کوئی شخص اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرے، اور اس پر سچے دل سے ایمان لے آئے تو اللہ اسے کیوں عذاب دینے لگا، وہ تو بڑا قدردان اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

افعال: یُرَآءُ وْنَ: (مُرَآءَ ۃٌ از رُؤیۃ) وہ دکھاوا کرتے ہیں۔ مضارع۔

اسماء: خَادِعُ: (خَدْعٌ سے) دھوکا دینے والا۔ کُسَالٰی: (کَسْلٌ) سُست۔ کاہل۔ واحد: کَسْلَانُ۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ

پسند نہیں کرتا | اللہ | اظہار | بُری | بات کا | سوائے اس شخص کے | جس پر ظلم ہوا

اللہ تعالیٰ بُری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوائے اُس شخص کے کہ وہ مظلوم ہو

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا

اور اللہ | سنتا | جانتا ہے | اگر تم ظاہر کرو | نیکی | یا خفیہ رکھو | یا معاف کرو

اور اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اگر تم نیکی کی بات کھلم کھلا کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا کسی برائی سے

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

برائی کو | تو بیشک | اللہ | بڑا معاف کرنے والا | قدرت والا ہے | بلاشبہ | وہ لوگ جو | انکار کرتے ہیں

درگزر کرو تو (بہتر ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

اللہ | اور اُس کے رسولوں کا | اور چاہتے ہیں | جدائی ڈالنا | درمیان | اللہ اور اُس کے رسولوں کے

اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی ڈالیں

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

اور کہتے ہیں | ہم ایمان لاتے ہیں | بعض پر | اور انکار کرتے ہیں | بعض کا | اور وہ چاہتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور خواہش یہ رکھتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا

کہ اختیار کریں | اس کے درمیان میں | کوئی (دوسرا) راستہ | یہی لوگ ہیں | اصلی کافر

کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان کوئی راہ اختیار کریں تو یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

اور ہم نے تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے عذاب | رُسوا کرنے والا | اور جو (لوگ) | ایمان لائے | اللہ

اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

اور اُس کے رسولوں پر | اور جدا نہ جانا | ان کو آپس میں | یہی ہیں (وہ لوگ) | کہ جلد

رسولوں پر ایمان لائے اور ان (رسولوں) میں سے کسی ایک کو دوسروں سے جدا نہ جانا تو یہی لوگ ہیں جن کو عنقریب

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْـَٔلُكَ

دے گا انہیں (اللہ) | اُن کے اجر | اور اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | سوال کرتے ہیں آپ سے

اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے نبی! اہل کتاب آپ سے

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا

اہل کتاب | کہ آپ اُتاریں | اُن پر | ایک کتاب | آسمان سے | سو وہ سوال کر چکے ہیں

مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے (لکھی لکھائی) کتاب اُتاری جائے (یہ اُن کی عادت ہے)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ
پسند نہیں کرتا | اللہ | اظہار | بری | بات کا | سوائے اس شخص کے | جس پر ظلم ہوا
اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوائے اُس شخص کے کہ وہ مظلوم ہو

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا
اور اللہ | سنتا | جانتا ہے | اگر تم ظاہر کرو | نیکی | یا خفیہ رکھو | یا معاف کرو
اور اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اگر تم نیکی کی بات کھلم کھلا کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا کسی برائی سے

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ
برائی کو | تو بیشک | اللہ | بڑا معاف کرنے والا | قدرت والا ہے | بلاشبہ | وہ لوگ جو | انکار کرتے ہیں
درگزر کرو تو (بہتر ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
اللہ | اور اُس کے رسولوں کا | اور چاہتے ہیں | جدائی ڈالنا | درمیان | اللہ اور اُس کے رسولوں کے
اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی ڈالیں

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
اور کہتے ہیں | ہم ایمان لاتے ہیں | بعض پر | اور انکار کرتے ہیں | بعض کا | اور وہ چاہتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور خواہش یہ رکھتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا
کہ اختیار کریں | اس کے درمیان میں | کوئی (دوسرا) راستہ | یہی لوگ ہیں | اصلی کافر
کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان کوئی راہ اختیار کریں تو یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
اور ہم نے تیار کر رکھا ہے | کافروں کے لئے عذاب | رسوا کرنے والا | اور جو (لوگ) | ایمان لائے | اللہ
اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ
اور اُس کے رسولوں پر | اور جدا نہ جانا | ان کو آپس میں | یہی ہیں (وہ لوگ) | کہ جلد
رسولوں پر ایمان لائے اور ان (رسولوں) میں سے کسی ایک کو دوسروں سے جدا نہ جانا تو یہی لوگ ہیں جن کو عنقریب

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْـَٔلُكَ
دے گا انہیں (اللہ) | اُن کے اجر | اور اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا | سوال کرتے ہیں آپ سے
اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے نبیؐ! اہل کتاب آپ سے

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا
اہل کتاب | کہ آپ اُتاریں | اُن پر | ایک کتاب | آسمان سے | سو وہ سوال کر چکے ہیں
مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے (لکھی لکھائی) کتاب اُتاری جائے (یہ اُن کی عادت ہے)

آیت نمبر آسان تفسیر

(١۴٨) کسی کو گالی دینا یا اس کا عیب ظاہر کرنا۔ یا بددعا کرنا' ممنوع ہے۔ البتہ مظلوم کے لئے اظہار شکوی کی گنجائش موجود ہے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(١۴٩) تم نیکی کرو ظاہراً یا مخفی طور پر۔ یا کسی کا قصور معاف کر دو تو بلاشبہ اللہ معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے۔

(١۵٠) یہود جو اللہ اور اس کے رسولوں کے منکر ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق کرنا چاہتے ہیں کہ بعض رسولوں پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں' دراصل وہ ایمان اور کفر کے درمیان کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

(١۵١) یہی لوگ اصل کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(١۵٢) اور سچے مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور کسی ایک رسول کی رسالت سے بھی انکار نہ کیا ایسے ہی لوگوں کو ان کے ایمان اور نیک عمل کا اچھا بدلہ ملے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: تَعْفُوْا: درگزر کرو' تم معاف کرو' عَفْوٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَكْفُرُ: نہیں مانتے' ہم کفر کرتے ہیں' انکار کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: جَهْرَ: زور سے کہنا' علانیہ کہنا' پکارنا۔

مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ

موسیٰ سے | اس سے بھی بڑھ کر | سو کہا اُنہوں نے | (کہ) دکھا ہمیں | اللہ | ظاہراً | پھر پکڑ لیا اُنہیں

یہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ ہم کو اللہ ظاہری آنکھوں سے دکھاؤ پس ان کی

الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا

بجلی نے | اُن کے ظلم کی وجہ سے | پھر بنا لیا اُنہوں نے | بچھڑے کو (معبود) | بعد اس کے کہ

زیادتی کی وجہ سے ان پر بجلی گری پھر اُنہوں نے بچھڑے کی عبادت (بھی) کی اس کے بعد بھی کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى

آ چکی تھیں اُن کے پاس | (واضح) دلیلیں | پھر معاف کر دیا ہم نے | اس سے بھی | اور دی ہم نے | موسیٰ کو

ان کے پاس کھلی نشانیاں آ چکی تھیں پھر ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور ہم نے موسیٰ کو

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ

دلیل | واضح | اور بلند کیا ہم نے | اُن کے سروں پر | طور پہاڑ | اُن سے اقرار لینے کے لئے

واضح غلبہ دیا۔ اور ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان کے سروں کے اوپر کوہِ طور (کو معلق) کر دیا

وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا

اور کہا اُن سے | کہ داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے | اور کہا ہم نے | اُن سے | (کہ) حد سے نہ بڑھو

اور (ایک موقع پر) حکم دیا کہ (مفتوحہ شہر کے) دروازے سے عجز و انکساری کرتے ہوئے داخل ہونا اور (یہ بھی) حکم دیا تھا کہ

فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا

سبت کے بارے میں | اور لیا ہم نے | اُن سے | عہد | مضبوط | پس اس وجہ سے (کہ)

ہفتہ (کے دن کے احکام) کے بارے میں زیادتی نہ کرنا اور اُن سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

انہوں نے توڑ دیا | عہد اپنا | اور انکار کیا | اللہ کی آیتوں کا | اور قتل کیا نبیوں کو

ان کے عہد توڑنے، اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرنے نبیوں کو ناحق قتل کرنے

بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

ناحق | اور ان کا یہ قول | (کہ) ہمارے دل | غلافوں میں ہیں | بلکہ | مہر کر دی | اللہ نے | اُن پر

اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے (ان کو سزائیں ملیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ

اُن کے کفر کی وجہ سے | پس وہ نہیں ایمان لاتے | مگر | تھوڑے (ہی) | اور اُن کے کفر کے سبب | اور اُن کے قول کی وجہ

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو چند لوگوں کے سوا باقی ایمان نہیں لائے اور ان کے کفر کرنے

عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا

مریم پر | بڑا بہتان تھا | اور یہ کہنے کی وجہ سے | کہ بلاشبہ | ہم نے قتل کر دیا

اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے (کی سزا کے مستحق ہوئے) اور یہ کہنے کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے قتل کیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۳) یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپؐ سچے نبی ہیں تو یکمشت سالم لکھی ہوئی کتاب آسمان سے اتاریئے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ان یہود کا آپؐ سے یہ سوال کرنا' طلب ہدایت کے لئے نہیں' بلکہ یہ ان کی محض بے جا ہٹ دھرمی ہے کیونکہ خود موسیٰؑ سے وہ اس سے بھی بڑھ کر سوال کر چکے ہیں اور وہ یہ کہ خدا کو سب کے سامنے لا کر دکھاؤ۔ اس گستاخی کے بدلے میں ہم نے انہیں آسمانی بجلی سے ہلاک کر دیا اور موسیٰؑ کی دعا سے دوبارہ زندہ کیا پھر انہوں نے بچھڑے کی عبادت کی حالانکہ اس سے پہلے وہ موسیٰؑ سے کئی معجزات دیکھ چکے تھے پھر ہم نے ان کا یہ قصور بھی معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰؑ کو کھلے دلائل نبوت عطا کئے تھے۔

(۱۵۴) اور تورات پر عمل کرنے کا اقرار لینے کے لئے اللہ نے بنی اسرائیل پر کوہ طور کو زمین سے اکھاڑ کر ان کے سروں پر ہوا میں معلق کر دیا اور توبہ کے طور پر حکم دیا کہ شہر اریحا کے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور پھر حکم فرمایا کہ ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے باز آ جاؤ اور تورات پر عمل کرنے کا ان سے سخت اقرار لیا تھا۔

(۱۵۵) سو ہم نے ان پر لعنت برسائی۔ ان کے عہد توڑنے اور آیات الٰہی کا انکار کرنے اور کئی انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور اس کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں کہ کسی کی بات اثر نہیں کرتی (بھلا ان کے دل غلافوں میں تو کیا ہوتے) دراصل بات یہ تھی کہ اللہ ہی نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی کہ وہ حق بات سمجھ ہی نہ سکیں اس لئے وہ تھوڑے ہی ایمان لاتے ہیں۔

(۱۵۶) اور نیز اس لئے کہ انہوں نے حق سے انکار کر دیا اور مریمؑ پر زنا کا بڑا بھاری الزام لگایا۔

افعال: تُنَزِّلَ: تو اتار لائے' اُتارے' تَنْزِیْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِتَّخَذُوْا: انہوں نے بنا لیا' اختیار کر لیا' اِتِّخَاذٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَخَذَتْهُمُ: ان کو پکڑ لیا' اَخَذَتْ ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَعْدُوْا: تم تعدی کرو' تجاوز کرو' زیادتی کرو' عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ سے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ لَا تَعْدُوْا: تم تجاوز نہ کرو' فعل نہی معروف (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: نَقْضِهِمْ: مصدر' ان کے توڑ دینے کی وجہ سے۔

الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ

مسیح | عیسیٰ | بن | مریم | اللہ کے رسول کو | حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا

مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے حالانکہ نہ انہوں نے اُن کو قتل کیا

وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ

اور نہ | صلیب پر چڑھایا | بلکہ | شبہ ہوگیا تھا ان کو | اور یقیناً | جنہوں نے | اختلاف کیا | اس کے متعلق

اور نہ انہیں سُولی دی بلکہ یہ شبہ میں پڑ گئے اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ

ضرور شک میں ہیں | اس کی نسبت | نہیں ہے انہیں | اس کا | کچھ (بھی) علم | سوائے | پیروی کے | گمان کی

وہ یقیناً شک میں پڑے ہوئے ہیں ان کے پاس سوائے وہم و گمان کے کوئی (یقینی) علم نہیں ہے

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

اور انہوں نے قتل نہیں کیا اُسے | یقیناً | بلکہ اُٹھالیا اُسے | اللہ نے | اپنی طرف | اور ہے | اللہ

اور یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف (زندہ) اُٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ

عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ

بڑا زبردست | حکمت والا | اور نہیں (کوئی) | اہل | کتاب میں سے | مگر | ضرور ایمان لائے گا

زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں سے سب کے سب مسیح پر (قرب قیامت میں) اس کی موت سے پہلے (دنیا میں نزول

بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾

اُس پر | اُس کی موت سے پہلے | اور قیامت کے دن | وہ ہوگا | اُن پر | گواہ

کے وقت) ضرور ایمان لائیں گے۔ اور قیامت کے دن (مسیحؑ) ان پر گواہی دیں گے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ

پس اُن لوگوں کے ظلم کی وجہ سے | جو یہودی ہیں | ہم نے حرام کردیں | اُن پر | (کچھ) پاکیزہ چیزیں

پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاکیزہ اشیاء کو بھی حرام ٹھہرا دیا

أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾

جو حلال تھیں | اُن کے لئے | اور اُن کے روک دینے کی وجہ سے | اللہ کے راستے سے | بہت لوگوں کو

جو (پہلے) ان کے لئے حلال تھیں اور اس لئے بھی کہ وہ بہتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ

اور اس سبب سے کہ وہ سود کھاتے تھے | حالانکہ انہیں ممانعت تھی | اس کی | اور کھاتے تھے | مال لوگوں کے

اور ان کے سُود لینے کے سبب بھی حالانکہ اس سے انہیں روکا گیا تھا اور اس لئے بھی کہ وہ لوگوں کا مال ناجائز طور سے

بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾

ناجائز طور پر | اور ہم نے تیار کررکھا ہے | کافروں کے لئے | اُن میں سے | عذاب | دردناک

کھا جاتے تھے اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۷) اور یوں بھی کہا کہ ہم نے عیسیٰ مسیح ابن مریم کو قتل کر ڈالا ہے، حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا لیکن انہیں اسی شکل کا ایک اور آدمی قتل کر دینے سے اس کا اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ وہم اور غلط فہمی میں پڑے ہوئے ہیں ان کو اصل حقیقت کے متعلق کچھ بھی علم نہیں، اپنے گمان کی بنا پر اختلاف کر رہے ہیں اور یقیناً انہوں نے حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔

(۱۵۸) بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف آسمان پر زندہ اٹھا لیا، اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۱۵۹) قیامت کے قریب آسمان سے نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت سے پہلے ہر ایک اہل کتاب اسلام کے مطابق صحیح ایمان لائے گا کہ وہ اللہ کے بندہ اور رسول تھے جو بغیر باپ کے اللہ کے حکم سے بطنِ مریمؑ سے پیدا ہوئے اور وہ قیامت کے روز ان کفار کے خلاف شہادت دیں گے۔

(۱۶۰) پس یہود کے اس جرم کی وجہ سے جس کا اوپر ذکر ہوا اور نیز ان کے بہت سے لوگوں کو دین حق سے روکنے کی پاداش میں ہم نے کئی حلال پاکیزہ چیزیں بھی ان پر حرام کر دیں۔

(۱۶۱) اور اس لئے بھی کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ سود لینے سے ان کو روکا گیا تھا اور رشوت وغیرہ ناجائز طریق سے لوگوں کا مال کھاتے تھے اور ان میں سے ایسے ہی کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

افعال: شُبِّهَ: وہی صورت بنادی گئی، مانند کر دیا گیا، تَشْبِيهٌ سے، جس کے معنی کسی چیز کے مانند کر دینے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ حَرَّمْنَا: ہم نے حرام کر دیا، تَحْرِيمٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نُهُوْا: نَهْيٌ سے، ان کو منع کیا گیا، وہ روکے گئے، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: شَكٌّ: شک شَكَّ يَشُكُّ (باب نصر) کا مصدر۔ شُكُوْكٌ جمع ہے جب بطور اسم کے استعمال ہو۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ

لیکن | (جو) پختہ (ہیں) | علم میں | ان میں سے | اور مسلمان | (وہ تو) ایمان لاتے ہیں

لیکن ان (اہل کتاب) میں سے جو لوگ علم میں ثابت قدم ہیں وہ اور مسلمان اس (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ

اس پر جو | نازل ہوا | آپ کی طرف | اور اس پر جو اترا | آپ سے پہلے | اور قائم رکھتے ہیں

جو (اے پیغمبر اسلام) آپ پر نازل کی گئی ہے اور ان (کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں اور وہ نماز

الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نماز | اور دیتے ہیں | زکوٰۃ | اور ایمان رکھتے ہیں | اللہ | اور روز آخرت پر

قائم کرنے والے زکوٰۃ دینے والے اور اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں

اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

یہی لوگ ہیں | جن کو ہم دیں گے جلد ہی | اجر | بڑا | بلاشبہ ہم نے | وحی کی | آپ کی طرف

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔ (اے پیغمبر اسلام) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے

كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ

جیسا (کہ) | ہم نے وحی کی تھی | نوح کی طرف | اور دوسرے نبیوں کی طرف | اس کے بعد | اور

جس طرح نوح اور اس کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف بھیجی تھی اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ہم نے وحی کی تھی | ابراہیم | اور اسماعیل | اور اسحاقؑ | اور یعقوب

ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ

اور اس کی اولاد | اور عیسیٰ | اور ایوب | اور یونس | اور | ہارون | اور سلیمان (کی طرف)

اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ

اور ہم نے دی تھی | داؤدؑ کو | زبور | اور کئی رسول ہیں | جن کا حال سنا دیا ہم نے | آپ کو

(بھی اسی طرح) وحی نازل کی اور داؤدؑ کو زبور عطا کی اور کتنے ہی رسول (ہم بھیج چکے ہیں) جن کا ذکر ہم پہلے آپ سے

مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۗ وَكَلَّمَ اللّٰهُ

اس سے پہلے | اور کئی رسول ہیں | جن کا حال نہیں سنایا | آپ کو | اور کلام کیا | اللہ نے

کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر (ابھی تک) ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

موسیٰ سے | بول کر | (بھیجے ہم نے) رسول | خوشخبری دینے والے | اور ڈرانے والے | تاکہ رہ نہ جائے

موسیٰ سے کلام کیا ان سب پیغمبروں کو ہم نے خوشخبری دینے والے اور (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجا

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۱۶۲) لیکن یہود میں سے پختہ علم والے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور مسلمان (یعنی مہاجرین وانصار) جو قرآن اور پہلی جملہ کتابوں پر ایمان لاتے، نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں انہیں اللہ کے یہاں بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۱۶۳) جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد کے نبیوں خاص کر ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ ان کی اولاد عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ، سلیمانؑ اور داؤد علیہم السلام کی طرف بذریعۂ وحی احکام نازل کئے بلاشبہ اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف قرآن بذریعۂ وحی بتدریج نازل فرمایا۔

(۱۶۴) اور اسی طرح ہم نے دنیا میں بہت سے رسول مبعوث فرمائے۔ جن میں سے بعض کا حال آپؐ پر بیان کیا اور بعض کا حال نہیں بیان کیا۔ اور موسیٰؑ کو بھی رسول بنایا اور اس سے کلام کیا۔

ل: لَمْ نَقْصُصْ: قَصَصٌ مصدر، (ان کا قصہ) ہم نے نہیں بیان کیا، مضارع منفی محد بلم بمعنی ماضی (جمع متکلم)۔

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

لوگوں کے لئے | اللہ پر | کوئی حجت | بعد | رسولوں کے | اور ہے اللہ | بڑا زبردست

تا کہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض باقی نہ رہے (کہ ہمیں علم نہ تھا) اور اللہ تعالیٰ

حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ

حکمت والا | لیکن | اللہ | گواہی دیتا ہے | اُس کی | جو نازل کیا | آپ کی طرف | (کہ) اس کو نازل کیا ہے

غالب اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! (وہ مانیں یا نہ مانیں) اللہ تعالیٰ اس کتاب کی شہادت دیتا ہے، جس کو اُس نے آپ کی طرف نازل کیا ہے

بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾

اپنے علم سے | اور فرشتے (بھی) | گواہی دیتے ہیں | اور کافی ہے | اللہ (ہی) | گواہ

کہ اُسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے بھی اس پر گواہ ہیں اور گواہی کو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا

بیشک | جن لوگوں نے | انکار کیا | اور روکا لوگوں کو | اللہ تعالیٰ کے راستے سے | بیشک | وہ بھٹک گئے

بیشک وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا وہ بڑی دور

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ

(راہِ حق سے) بہت دور | بیشک | جنہوں نے | انکار کیا | اور ظلم کیا | نہیں ہے ایسا کہ اللہ

کی گمراہی میں جا پڑے یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

بخشے گا | انہیں | اور نہ ہی | دکھائے گا اُنہیں | (سیدھی) راہ | مگر | راہ | دوزخ (کی)

انہیں نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا سوائے جہنم کی راہ کے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾

رہیں گے وہ اُس میں | ہمیشہ | اور ہے یہ | اللہ کے لئے | آسان

کہ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ (سزا دینا) اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو! | آ چکا ہے تمہارے پاس | (یہ) رسول | دینِ حق لے کر | تمہارے رب کی طرف سے

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول حق و صداقت لے کر آ چکا ہے

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

پس ایمان لاؤ | (یہ) بہتر ہے | تمہارے لئے | اور اگر | تم انکار کرو | تو بیشک اللہ (ہی) کا ہے | جو (کچھ)

پس تم اس پر ایمان لے آؤ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر انکار کرو گے تو (یاد رکھو) زمین اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾

آسمانوں میں | اور زمین میں ہے | اور ہے | اللہ | جاننے والا | حکمت والا

آسمانوں میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٦٥) وہ رسول خوشخبری دینے اور ڈرانے والے تھے تاکہ لوگوں کے لئے ان رسولوں کے آجانے بعد اللہ کے سامنے بے خبری کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(١٦٦) اگر وہ آپؐ کا رسول برحق ہونا اور قرآن کا کتاب الٰہی ہونا نہیں مانتے۔ تو نہ مانیں۔ اللہ اور اس کے فرشتے تو گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اس کے سچے رسول ہیں اور قرآن جو آپ پر نازل ہوا ہے وہ اس نے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اللہ ہی کی گواہی کافی ہے۔

(١٦٧) بلاشبہ جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کا انکار کرتے اور لوگوں کو دین حق سے روکتے ہیں وہ راہ راست سے دور بھٹک گئے ہیں۔

(١٦٨) بلاشک جو لوگ دین حق سے انکار کر کے اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں راہ راست پر لائے گا۔

(١٦٩) انہیں سوائے دوزخ کے کوئی اور راہ دکھائی نہ دے گی۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

(١٧٠) اے لوگو! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس دین حق لے کر آچکے ہیں۔ ان پر ایمان لاؤ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ اگر تم انکار کرو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: صَدُّوْا: انہوں نے روکا؛ صَدٌّ اور صُدُوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: حُجَّةٌ: دلیل، حجت۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

اے اہل کتاب | مبالغہ نہ کرو | اپنے دین میں | اور نہ کہو | اللہ کی نسبت

اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں حد سے نہ نکلو اور اللہ تعالیٰ کی نسبت

اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سوائے | حق (بات کے) | بے شک | مسیح | عیسیٰؑ | بن | مریم | اللہ کا رسول ہے

سوائے حق بات کے کچھ نہ کہو حقیقت یہ ہے کہ مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰؑ، اللہ تعالیٰ کا رسول ہے

وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا

اور اُس کا کلام ہے | جس کو اُس نے ڈالا | مریمؑ کی طرف | اور ایک روح ہے | اس کی طرف سے | پس ایمان لاؤ

اور اس کا وہ کلمہ جسے اس نے مریمؑ کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک جان ہے، پس اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَیْرًا

اللہ | اور اس کے رسولوں پر | اور نہ کہو | (کہ) (خدا) تین ہیں | باز آؤ (اس سے) | (یہی) بہتر ہے

اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (خدا) نہ کہو باز آجاؤ یہ تمہارے لئے

لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ

تمہارے حق میں | بیشک اللہ ہی ہے | معبود اکیلا | پاک ہے اس سے | کہ | ہو | اُس کی

بہتر ہوگا۔ (حقیقت میں) اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

(کوئی) اولاد | اسی کا ہے | جو (کچھ) | آسمانوں میں ہے | اور جو (کچھ) | زمین میں ہے

بیٹا ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۟۠ (١٧١) لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ

اور کافی ہے | اللہ (ہی) | کارساز | ہرگز عار نہ کرے گا | مسیح | (اس سے) کہ وہ ہو

اور اللہ تعالیٰ ہی کا کارساز ہونا (بندوں کے لئے) کافی ہے، مسیح کو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ

عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ

بندہ | اللہ کا | اور نہ ہی فرشتے | مقرب | اور جو کوئی بھی عار کرے | اللہ کی بندگی سے

اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو اور نہ مقرب فرشتوں کو (کوئی عار ہے) اور جو کوئی اس کی بندگی سے شرمائے

وَیَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا (١٧٢) فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور تکبر کرے | پس جلد اللہ جمع کرے گا اپنے پاس | سب کو | لیکن جو لوگ | ایمان لائے

اور غرور کرے تو اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ان سب لوگوں کو اپنے پاس لا اکٹھا کرے گا، پھر وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ

اور عمل کئے | نیک | انہیں پورے دے گا | ان کے اجر | اور مزید دے گا انہیں | اپنے فضل سے

اور (انہوں نے) نیک عمل کئے تو انہیں اللہ تعالیٰ ان کا پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا

آسان تفسیر

…نمبر

١) اے اہل کتاب! دین کے معاملے میں حد سے نہ بڑھو، زیادتی نہ کرو اور اللہ پر بہتان نہ باندھو، مسیح (عیسیٰ بن مریم علیہما السلام) تو اللہ کے رسول ہیں اور محض اس کے حکم **کُــن** سے بغیر باپ کے مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اور وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک روح ہیں پس اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں (باپ بیٹا اور روح القدس) ایسے غلط عقیدہ سے باز آ جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کیونکہ اللہ تو اکیلا معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اسی کا ہے۔ اسے اولاد کی کیا حاجت اور وہی کافی کارساز ہے۔

١٧) نہ تو عیسیٰؑ کو اللہ کا بندہ ہونے سے کوئی جھجک ہو سکتی ہے، نہ مقرب فرشتوں کو اور جو کوئی بھی اس کی بندگی سے عار اور شرم کرے اور تکبر کرے اللہ ان سب کو قیامت کے روز اپنی عدالت میں جواب دینے کے لئے جمع کرے گا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

لیکن | جنہوں نے | انکار کیا | اور تکبر کیا | سو انہیں عذاب دے گا | عذاب | دردناک

اور وہ لوگ جنہوں نے (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کو عار جانا اور غرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا

وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾

اور وہ نہ پائیں گے | اپنے لئے | سوائے اللہ کے | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) مددگار

اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ

اے لوگو! | آچکی ہے تمہارے پاس | دلیل (واضح) | تمہارے رب کی طرف سے | اور ہم نے نازل کیا

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آچکی اور ہم نے تمہاری طرف

اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا

تمہاری طرف | نور | ظاہر | پس | جو لوگ | ایمان لائے | اللہ پر | اور مضبوط تھاما

خوب روشن نور بھیجا ہے تو وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور (اس کے احکام کو) مضبوطی سے

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ

اُس کو | وہ انہیں داخل کرے گا | اپنی رحمت میں | اور فضل میں | اور دکھائے گا انہیں | اپنی طرف

تھام لیا تو وہ انہیں بہت جلد اپنے فضل و رحمت میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

راہ | سیدھی | آپ سے حکم پوچھتے ہیں | کہہ دیجئے | اللہ | تمہیں حکم دیتا ہے

سیدھی راہ دکھائے گا (اے نبی!) آپ سے لوگ (کلالہ کے بارے میں) فتویٰ

فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ

لاولد کے متعلق | (کہ) اگر کوئی مرد | مرگیا | جس کی نہیں | (کوئی) اولاد | اور ہو اُس کی | ایک بہن

طلب کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر کوئی مرد مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو

فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

تو اُسے ملے گا | نصف | اُس کا جو اُس نے چھوڑا | اور وہ خود | اُس (بہن) کا وارث ہوگا | اگر نہ ہو

تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کا نصف اس (بہن) کے لئے ہوگا اور (اگر کلالہ بہن مر جائے) اور اس کے اولاد نہ ہو تو

لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

اس (بہن) کی (کوئی) اولاد | پھر اگر | وہ بہنیں | دو ہوں | تو اُن دونوں کے لئے ہے | دو تہائی | اس میں سے

بھائی اس کے سارے مال کا وارث ہوگا پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ ہوں) تو انہیں ترکے کا دو تہائی

تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

جو اُس نے چھوڑا | اور اگر | ہوں | (کئی) بہن بھائی | مرد | اور عورتیں | تو مرد کو (ملے گا) | برابر | حصہ

ملے گا اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو پھر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا

آسان تفسیر

ہاں جو لوگ صحیح ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ انہیں پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل و کرم سے انہیں اور بھی زیادہ ثواب دے گا اور جنہوں نے اس کی بندگی میں شرم محسوس کی اور تکبر کیا انہیں دردناک عذاب دے گا۔ ایسے لوگوں کو اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہ ملے گا۔

اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کا رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کتاب حق (قرآن) لے کر آ چکا ہے جو واضح دلیل اور نور مبین ہے۔

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور قرآن کے احکام پر مضبوطی سے عمل کیا۔ اللہ ان پر اپنی رحمت اور فضل کرے گا۔ اور انہیں اپنا سیدھا راستہ دکھائے گا۔

الْأُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧٦﴾

دوعورتوں کے | واضح بیان کرتا ہے اللہ | تمہارے لئے | کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ | اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

ہوگا اللہ تمہارے لئے (اپنے احکام) بیان کرتا ہے کہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو خوب جانتا ہے

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ مائدہ مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ۱۲۰ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ

اے ایمان والو! | پورا کرو | اقراروں کو | حلال کئے گئے | تمہارے لئے | چار پائے

اے ایمان والو! اپنے سب اقرار پورے کرو تمہارے لئے مویشی جانور حلال

الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

مویشی | سوائے اُن کے جو | سنائے جائیں گے | تمہیں | مگر حلال نہ جانو | شکار کو

کر دیئے گئے ہیں ان کے سوا جن کے متعلق تمہیں حکم سنایا جائے گا لیکن ہاں جب احرام کی حالت میں ہو تو شکار

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

احرام کی حالت میں | بیشک | اللہ | حکم کرتا ہے | جو چاہتا ہے | اے | ایمان والو!

کرنا حلال نہ سمجھ لینا بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے مسلمانو!

لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا

بے حرمتی نہ کرو | اللہ کی نشانیوں کی | اور نہ | مہینے | حرمت والے کی | اور نہ | قربانی کی | اور نہ

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینوں کی اور نہ حرم میں قربان ہونے والے جانور کی اور نہ

الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا

پٹے والے جانوروں کی | اور نہ | اُن کی جو جا رہے ہیں | بیت | الحرام (کعبہ) کو | وہ چاہتے ہیں | فضل

نذر کے ان جانوروں کی جن کی شناخت کے لئے گردنوں میں پٹے ڈال دیتے ہیں اور نہ بیت الحرام کا قصد کرنے والوں کی جو اپنے

مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا

اپنے رب کا | اور اُس کی خوشنودی | اور جب | تم احرام کھول دو | تو شکار کر سکتے ہو | اور نہ

پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آ جاؤ تو پھر شکار کر سکتے ہو

يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اُبھارے تمہیں | دشمنی | (کسی) قوم کی | اس وجہ سے کہ انہوں نے روک دیا تھا تم کو | مسجد حرام سے

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس لئے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا،

أَنْ تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ

اس بات پر کہ تم زیادتی کرنے لگو | اور آپس میں تعاون کیا کرو | نیکی میں | اور پرہیزگاری (کے کام) میں

اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور نیکی اور پرہیزگاری کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو

۱۷۶) جابرؓ بن عبداللہ کی بیمار پرسی کے لئے حضور تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری کوئی اولاد نہیں اور میری نو بہنیں ہیں۔ میں اپنا مال کیسے تقسیم کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کوئی مرد لاولد مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو (عینی یا علاتی) تو اس کو نصف ترکہ ملے گا (اور باقی نصف اگر کوئی عصبہ ہو تو اسے ملے گا۔ ورنہ وہ بھی اس بہن کو مل جائے گا گویا اگر کوئی عصبہ بھی نہ ہو تو بہن کو سارا ترکہ مل جائے گا) اور اگر بہن لاولد مر جائے اور اس کا بھائی رہ جائے تو وہ بہن کی تمام میراث کا وارث ہوگا اور لاولد شخص کی اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو دو تہائی ترکہ ملے گا اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو ہر ایک بھائی کو بہن سے دُگنا ملے گا۔ اللہ اپنے حکم واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

سورۃ المائدہ

یہ ساری سورت مدینہ میں نازل ہوئی سوائے آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ (الآیۃ) کے کہ وہ میدان عرفہ میں حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور چونکہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کے آسمانی دسترخوان کے نزول کی درخواست کا ذکر ہے اور عربی میں **مائدہ** دسترخوان کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس سورت کا نام بھی **المائدہ** رکھا گیا ہے۔

۱ مسلمانو! اللہ سے تم نے جو عہد کئے ہیں۔ انہیں پورا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے مویشی (اُونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، نیل گائے اور ہرن وغیرہ) حلال کئے گئے ہیں سوائے ان جانوروں کے جن کا ذکر آگے آئے گا۔ البتہ اگر تم احرام حج باندھے ہوئے ہو تو خشکی کا شکار کرنا جائز نہیں بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔ (ف) اور عہدوں سے مراد اللہ کے احکام ہیں۔ اس لئے کہ جب کسی نے کلمہ شہادت کا اقرار کرلیا، تو اس نے پورے دین پر عمل کرنے کا وعدہ کرلیا۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور مدد نہ کیا کرو (ایک دوسرے کی) | گناہ میں | اور سرکشی (کے کام) میں | اور ڈرتے رہو | اللہ (سے)

اور گناہ اور ظلم کی بات میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ

بیشک اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے | حرام کیا گیا | تم پر | مردار | اور خون

بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے (مسلمانو!) تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون

وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ

اور گوشت | خنزیر کا | اور وہ (جانور) | جس پر پکارا جائے غیر اللہ (کا نام) | اور جو مر گیا ہو گلا گھونٹنے سے

اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو

وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

اور چوٹ لگنے سے | اور اوپر سے گر کر | اور سینگ لگنے سے | اور جسے کھالیا ہو | درندے نے | مگر | جس

اور جو چوٹ سے مرا ہو اور جو لڑھک کر مر جائے اور جو ٹکر سے مر جائے اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو البتہ وہ (حلال ہے) جسے تم

ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا

تم نے ذبح کرلیا | اور جو | ذبح کیا گیا ہو | (بتوں کی) قربان گاہ پر | اور یہ کہ تم تقسیم کرو

(اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ جانور بھی حرام ہے جو کسی (غیر اللہ کی) قربان گاہ پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی حرام ہے کہ

بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جوئے کے تیروں سے | یہ تمہارے لئے | سخت گناہ ہے | آج | مایوس ہوگئے | کافر لوگ

تم ہار جیت کے تیروں سے حصے تقسیم کرو، یہ گناہ کی بات ہے، آج تمہارے دین کی طرف سے کافر مایوس

مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ

تمہارے دین سے | پس نہ | ڈرو ان سے | اور ڈرو مجھ ہی سے | آج کے دن | میں نے پورا کردیا

ہو چکے ہیں پس تم اُن سے ہرگز نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو آج کے دن میں نے

لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ

تمہارے لئے | تمہارا دین | اور میں نے پوری کردی | تم پر | اپنی نعمت | اور | پسند کیا

تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ

تمہارے لئے | دین اسلام | پھر جو کوئی | مجبور ہو جائے | بھوک سے

اسلام کو بطورِ دین پسند کیا اور جو کوئی بھوک سے مجبور ہو

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣﴾

کہ مائل نہ ہو | گناہ کی طرف | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

(اور وہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو (اور حرام چیز کھا لے) تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اے مسلمانو! اللہ کی نشانیوں اور حج کے حرمت والے مہینوں اور قربانی کے جانوروں (حج کے لئے لے جائے جانے والے قربانی کے جانوروں، جن میں بعض کے گلوں میں علامت کے طور پر پٹے اور ہار وغیرہ ڈالے جاتے ہیں جنہیں **قلائد** کہتے ہیں) اور اللہ کے فضل اور رضا جوئی کے لئے بیت اللہ کے حج کو جانے والوں کی حرمت کو نہ توڑو اور جب احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو، احرام کی حالت میں شکار کرنا منع ہے۔ اور جو لوگ (کفار مکہ) تمہیں پہلے حج کرنے سے روکتے تھے۔ ان پر بھی سختی نہ کرو اور نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور ظلم اور گناہ کے کام میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ بلاشبہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(ف) شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) سے مراد حج کے ارکان مثلاً احرام، سعیٔ صفا و مروہ، حلق، طواف، قربانی وغیرہ اور مقامات حج یعنی عرفات، مزدلفہ، منیٰ، کعبۃ اللہ اور صفا مروہ ہیں اور اس کے علاوہ تمام شعائر اسلام مراد ہیں جیسے نماز، مساجد اذان داڑھی وغیرہ اور ان کو حلال جاننے سے مراد ان کی حرمت کا توڑنا ہے یعنی جو کام ان حالات اور مقامات میں کرنے حرام ہیں، ان کو حلال جاننا منع ہے۔

(۳) مسلمانوں پر حرام ہے: کھانا مردار کا اور حلال جانور کا خون جو ذبح کے وقت بہہ کر نکلتا ہے اور گوشت خنزیر اور اُس جانور کا جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور وہ جانور جو گلا گھوٹنے سے مرجائے اور جو چوٹ سے یا اونچے مقام سے گر کر یا سینگ لگنے سے مرجائے اور جسے کوئی درندہ کھا کر مار دے اور کچھ حصہ چھوڑ دے مگر اس صورت میں کہ وہ ابھی زندہ ہو اور ذبح کرلیا جائے اور وہ جانور جو بتوں کی تعظیم کے لئے ان کے موقعوں، آستانوں پر ذبح کیا جائے اور پانسے (جوا، لاٹری) کے تیروں سے گوشت تقسیم کرنا حرام ہے کیونکہ ان کا استعمال تمہارے لئے سخت گناہ ہے اور آج قوم کفار کو تمہارے مرتد کرنے سے پوری مایوسی ہوگئی ہے۔ کیونکہ خدا نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمالیا اور دین کامل ہو چکا ہے اور ضروری احکام سب کے سب بیان ہو چکے ہیں تو مسلمانو! اب تمہیں ان سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے۔ پھر جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر (مذکورہ بالا حرام چیزوں) میں سے کسی چیز کے کھانے پر مجبور ہو جائے بشرطیکہ دل حرام کھانے کا خواہشمند نہ ہو تو صرف اس قدر کھانا چاہئے جس سے جان بچ جائے۔ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

افعال: لَا یَجْرِمَنَّکُمْ: جَرْمٌ سے، ہرگز باعث نہ بن جائے تمہارے لئے، نہ آمادہ کرے تم کو نہی بانون تاکید ثقیلہ (واحد مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ ذَکَّیْتُمْ: تم نے ذبح کیا، تَذْکِیَۃٌ سے، جس کے معنی ذبح کرنے کے ہیں، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَکْمَلْتُ: میں نے کامل کردیا، پورا کردیا، اِکْمَالٌ سے جس کے معنی کامل کردینے کے ہیں، ماضی (واحد متکلم)۔ اَتْمَمْتُ: میں نے پورا کیا، اِتْمَامٌ سے، ماضی (واحد متکلم)۔ یَئِسَ: یَأْسٌ سے، ناامید ہو چکے، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَلَآئِدَ: جمع ہے، قِلَادَۃٌ واحد ہے، معنی: وہ چیز جو گردن میں لٹکائی جائے، ہار، پٹہ، رسی۔ مُحِلِّیْ: حلال قرار دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْمُنْخَنِقَۃُ: اِنْخِنَاقٌ مصدر، گلا گھونٹ کر مارا ہوا۔ اَلْمُتَرَدِّیَۃُ: اسم فاعل، وہ حلال جانور جو اوپر سے گر کر ذبح کرنے سے پہلے مرجائے۔ اَلْمَوْقُوْذَۃُ: وَقْذٌ مصدر، چوٹ کھا کر مرا ہوا۔ نُصُبٌ: اَنْصَابٌ جمع، جھنڈا، نشان، آستانہ۔ اَزْلَامٌ: تیر، پانسے یا جوئے کے تیر، زَلَمٌ کی جمع، مَخْمَصَۃٌ: ایسی بھوک جس سے پیٹ لگ جائے، سخت بھوک، خَمْصَۃٌ بھوک۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ

آپ سے پوچھتے ہیں | کہ کیا چیز | حلال ہے | اُن کے لئے | کہہ دیجئے | حلال ہیں | تمہارے لئے

(اے نبیؐ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں کہہ دیجئے کہ پاکیزہ چیزیں تمہارے

الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ

پاکیزہ چیزیں | اور جو | سکھایا تم نے | شکاری جانوروں (کو) | شکار پر ڈالنے کے لئے | (کہ) تم سکھاتے ہو انہیں

لئے حلال ہیں اور شکاری جانور جن کو تم نے سدھا رکھا ہے اور ان کو شکار کے لئے دوڑاتے ہو اور جو علم تم کو اللہ تعالیٰ

مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

اُس میں سے جو | سکھایا تمہیں | اللہ نے | سو کھاؤ | اُس میں سے جو | وہ پکڑ رکھیں | تمہارے لئے

نے دیا ہے اس کے مطابق ان کی تربیت کرو تو ایسے شکاری جانور جو شکار تمہارے لئے پکڑ لائیں (وہ حلال ہے) اسے کھا

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور ذکر کرو | اللہ کا نام | اُس پر | اور ڈرو اللہ سے | بیشک | اللہ

اور (شکاری جانور چھوڑتے وقت) اُس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ بہت جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ

جلد حساب لینے والا (ہے) | آج | حلال کردی گئیں | تمہارے لئے | پاکیزہ چیزیں | اور کھانا

حساب لینے والا ہے آج تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئیں ہیں اور اہل کتاب

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۠

ان لوگوں کا | جن کو دی گئی تھی | کتاب | حلال ہے | تمہارے لئے | اور کھانا تمہارا | حلال ہے | اُن کے لئے

کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور (حلال ہیں) پاک دامن | مسلمان عورتیں | اور پاک دامن عورتیں | اُن لوگوں میں سے | جن کو دی گئی تھی

اور پاکدامن عورتیں مسلمانوں میں سے اور ان لوگوں میں سے پاک دامن عورتیں

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

کتاب | تم سے پہلے | جب دے دو تم انہیں | اُن کے مہر | نکاح کے لئے

جنہیں تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (تمہارے لئے حلال ہیں) جب کہ تم اُن کے مہر اُن کو ادا کر دو اور تمہارا ارادہ انہیں

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ

نہ کہ نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے | اور نہ | ناجائز دوستیاں بنانے کے لئے | اور جو کوئی انکار کرے | ایمان کا

نکاح میں لانے کا ہو نہ کہ بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنائی کا۔ اور جو کوئی ایمان (کی ان باتوں) سے انکار کرے

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۠ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ⑤

تو ضائع ہوگیا | اُس کا عمل | اور وہ | آخرت میں | نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا

تو بیشک اُس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیز ان کے لئے حلال ہے؟ کہہ دیجئے کہ سب پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور شکاری جانور جس کو تم نے شکار کے لئے تربیت دی ہو اور ان کو تم نے اس طریقہ سے تعلیم دی ہے جو تمہیں اللہ نے سکھادیا ہے تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کا کھانا بھی تمہارے لئے درست ہے۔ بشرطیکہ شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لیا ہو (تکبیر پڑھ لیا کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو، وہ بلاشبہ ہر چیز کا جلد حساب لینے والا ہے۔

(۵) آج سے پاکیزہ چیزوں کے علاوہ اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے اور پاک دامن مسلمان اور کتابیہ عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست ہے اس شرط پر کہ ان کے مہر ادا کردو اور تمہارا مقصد ان سے نکاح کرنا ہو نہ کہ شہوت پورا کرنا اور آشنائی کرنا اور جو شخص ایمان کی باتوں یعنی شریعت کے حکموں سے انکار کرے۔ اس کے سب عمل برباد ہو گئے اور آخرت میں وہ نقصان اٹھائے گا۔

افعال: عَلَّمْتُمْ: تم نے سکھایا، تعلیم دی، تَعْلِيْمٌ سے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ حَبِطَ: ضائع ہوا، اکارت ہوا، نابود ہوا، مٹ گیا، حَبْطٌ سے، معنی: کام کے ضائع ہونے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُكَلِّبِيْنَ: تَكْلِيْبٌ مصدر، شکاری کی تعلیم دینے والا، شکاری کتے کو شکار پر چھوڑنے والا۔ جَوَارِحِ: شکاری کے جانور، زخمی کرنے والے، جَارِحَةٌ کی جمع۔ مُتَّخِذِيْ: اسم فاعل (جمع مذکر)، پکڑنے والے، بنانے والے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
اے مسلمانو! | جب تم اُٹھو | نماز کے لئے | تو دھولیا کرو | اپنے چہرے
اے مسلمانو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے چہرے دھو لیا

وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
اور اپنے ہاتھ | کہنیوں تک | اور مسح کرلیا کرو | اپنے سروں کا | اور (دھولیا کرو) اپنے پاؤں
اور کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دھو لو اور سر کا مسح کر لو اور اپنے دونوں

اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ
ٹخنوں تک | اور اگر | تم ہو | حالت جنابت میں | تو اچھی طرح نہالو | اور اگر تم ہو
پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو (نہا کر) اچھی طرح پاک و صاف ہو جاؤ اور اگر تم

مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ
بیمار | یا سفر پر ہو | یا آئے | کوئی | تم میں سے | قضائے حاجت سے
بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے (ہو کر) آیا ہو

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
یا صحبت کی ہو تم نے | عورتوں سے | پھر نہ پاؤ تم | پانی | تو تیمم کرو | مٹی
یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی نہ ملے تو پاک و صاف مٹی سے

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
پاک (سے) | پھر مسح کرلو | اپنے چہروں | اور اپنے ہاتھوں کا | اُس سے | اللہ نہیں چاہتا
تیمم کرو پھر اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو اللہ تعالیٰ تم پر

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
کہ مقرر کرے | تم پر | سختی | بلکہ | وہ چاہتا ہے | کہ تمہیں پاک صاف کردے
کسی طرح کی سختی کرنا نہیں چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف رکھے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ
اور پوری کردے | اپنی نعمت | تم پر | تاکہ تم | شکر کرو | اور یاد کرو | احسان
اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تاکہ تم اس کا شکر کرو اور اللہ تعالیٰ نے تم پر جو احسان

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا
اللہ کا | جو تم پر ہوا | اور اُس کا وہ عہد | جو | اُس نے تم سے لیا | جبکہ تم نے کہا تھا | کہ ہم نے سُن لیا
کئے ہیں انہیں یاد کرو اور اس عہد و پیمان کو بھی (یاد کرو) جو اُس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ (دعوت اسلام کو) ہم نے سنا

وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧
اور مان لیا | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | سینوں کے راز
اور قبول کیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو بھی جانتا

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۶) مسلمانو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو پہلے اپنے چہرے اور کہنیوں سمیت ہاتھ دھو کر' سر کا مسح اور ٹخنوں تک پاؤں دھولیا کرو (یہ چاروں چیزیں وضو کے فرائض ہیں) اور اگر تم **جُنب** (احتلام یا مباشرت سے ناپاک) ہو تو سارے بدن کی پاکیزگی (کے لئے باقاعدہ غسل) کرلیا کرو اور اگر مریض ہو یا سفر پر ہو یا قضائے حاجت کر کے آئے ہو یا عورتوں سے مباشرت کی ہو اور پانی نہیں ملتا (یا اگر مل جائے مگر بیماری کی وجہ سے استعمال نہیں کرسکتے) تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اس طرح کہ ایک بار مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ کا مسح اور دوسری بار کہنیوں تک ہاتھ کا مسح کرلو (یہ تیمّم کے احکام ہیں جو **وضو** اور **غسل** کا قائم مقام ہوتا ہے پانی نہ ملنے اور بیماری کا خوف ہونے کی صورت میں) اور ہر دو صورتوں میں تیمّم کی اجازت اللہ کی طرف سے سہولت اور آسانی کے لئے ہے۔ اور یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر مسلمانوں کو اس کا شکر گذار ہونا چاہئے۔

(۷) اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں اسلام جیسی نعمت دی اور اس عہد کو یاد کرو جو رسولؐ اللہ سے تم نے بیعت کے وقت کیا تھا کہ ہم اللہ و رسول کے ہر حکم کو سنیں اور مانیں گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

افعال: اِغْسِلُوْا: تم دھولو' غَسْلٌ سے' جس کے معنی دھونے کے ہیں' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَرْجُلَكُمْ: پاؤں تمہارے' اپنے' اَرْجُلَ (پاؤں' رِجْلٌ واحد) مضاف' كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ حَرَجٍ: تنگی' مضائقہ' گناہ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ

اے ایمان والو! | قائم رہو | اللہ کے لئے | گواہی دینے والے | انصاف سے

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے حقوق کو قائم رکھنے والے (اور) انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے رہو

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ

اور نہ اُبھارے تمہیں | دشمنی | کسی قوم کی | اس پر | کہ تم عدل نہ کرو | عدل کرو | کہ وہ

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ عدل نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو (کیونکہ) یہ

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

زیادہ قریب ہے | پرہیزگاری کے | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک | اللہ | خوب واقف ہے | اُس سے

بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

جو تم کرتے ہو | وعدہ کیا اللہ نے | اُن سے | جو ایمان لائے | اور کام کئے | نیک

باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے جو ایمان لائے اور (انہوں نے) نیک عمل (بھی) کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

(کہ) اُن کے لئے | بخشش ہے | اور ثواب | بہت بڑا | اور جنہوں نے انکار کیا | اور جھٹلایا

کہ اُن کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ہماری آیتوں کو | وُہی ہیں | اہلِ دوزخ | اے ایمان والو!

کو جھٹلایا یہ لوگ جہنمی ہیں۔ اے مسلمانو!

اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا

یاد کرو | اللہ کا احسان | جو اُس نے تم پر کیا | جب ارادہ کیا | کچھ لوگوں نے | کہ بڑھائیں

اللہ تعالیٰ نے تم پر جو احسان کیا ہے اُسے یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ

تمہاری طرف | ہاتھ اپنے | تو اُس نے روک دیا | اُن کے ہاتھوں کو | تم سے | اور ڈرو | اللہ سے

کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

اور اللہ پر ہی | توکل کرنا چاہئے | مسلمانوں کو | اور لے چکا ہے | اللہ | عہد

اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ

بنی اسرائیل سے | اور ہم نے مقرر کئے تھے | اُن میں سے | بارہ | سردار

سے عہد لیا اور ان میں سے ہم نے بارہ سردار مقرر کئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) مسلمانو! تم پر لازم ہے کہ جو سچی بات ہے۔ عدل وانصاف سے اس کی شہادت دیا کرو اور کسی کی دشمنی کی بنا پر عدل و انصاف سے ٹال مٹول نہ کرو' کنارہ کشی نہ کرو۔ یہ عدل وانصاف تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے ہر کام سے خوب واقف ہے۔

(۹) جنہوں نے ایمان لا کر نیک عمل کئے۔ اللہ نے ان سے اپنی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱۰) اور جنہوں نے دین اسلام کا انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں۔

(۱۱) مسلمانو! اللہ کا وہ احسان یاد کرو۔ جب کہ اسلام کے شروع میں تم تعداد میں تھوڑے تھے اور مشرکین مکہ زیادتی' ظلم کر کے تمہیں ختم کرنا چاہتے تھے سو اللہ نے ان کے ارادوں کو ناکام بنا دیا اور تمہیں ان کی لوٹ مار سے بچا لیا اور اللہ ہی سے ڈرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔

انعال: يَبْسُطُوٓا: کہ بڑھائیں' پھیلائیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
اور فرمایا تھا | اللہ نے | کہ میں ضرور | تمہارے ساتھ ہوں | اگر | تم نے قائم کی | نماز
اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ (اے بنی اسرائیل!) میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی

وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ
اور ادا کی | زکوٰۃ | اور ایمان لائے تم | میرے رسولوں پر | اور اُن کی مدد کی | اور
زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور میرے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرتے رہے اور

اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ
قرض دیا تم نے | اللہ کو | قرض اچھا | تو میں ضرور ہی دُور کردوں گا | تم سے | تمہارے گناہ
اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرتے رہے تو میں یقیناً تمہارے گناہ تم پر سے دور کر دوں گا

وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ
اور داخل کروں گا تمہیں | جنتوں میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں | پھر جس نے
اور یقیناً تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں پھر اس کے

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿١٢﴾
انکار کیا | اس کے بعد | تم میں سے | تو وہ بھٹک گیا | سیدھے راستہ سے
بعد بھی تم میں سے جس نے راہِ کفر اختیار کی تو بیشک وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہو گیا

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ
پس اُن کے توڑنے کی وجہ سے | عہد اپنے | ہم نے لعنت کی اُن پر | اور اُن کے دلوں کو بنا دیا
پس ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی اور اُن کے دلوں کو سخت

قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا
سخت | کہ پھیرتے ہیں وہ | کلام کو | اُس کے اصل موقعوں سے | اور اُنہوں نے بھلا دیا
کر دیا (چنانچہ) یہ لوگ کلمات کو اپنی (اصلی) جگہ سے ہٹا دیتے ہیں اور انہیں جو

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ
ایک حصہ | اس میں سے کہ | جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی | اور آپ کو ہمیشہ اطلاع ملتی رہے گی | خیانت کی
نصیحتیں کی گئی تھیں ان میں سے وہ ایک بڑا حصہ بھول گئے۔ اور آپ کو ان میں سے چند لوگوں کے سوا کسی

مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ
اُن کی طرف سے | سوائے | چند لوگوں کے | اُن میں سے | سو انہیں معاف کیجئے | اور اُن سے درگزر فرمائیے
نہ کسی کی خیانت کی اطلاع ہوتی رہے گی پس اُن کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر فرمائیے

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا
بیشک | اللہ | دوست رکھتا ہے | احسان کرنے والوں کو | اور اُن لوگوں سے (بھی) | جو کہتے ہیں | ہم
بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۲) اور اللہ بنی اسرائیل سے بھی اطاعت کا عہد لے چکا ہے اور ان میں بارہ سردار مقرر کر کے فرمایا کہ اگر تم نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور اللہ کے تمام رسولوں پر دل سے ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور جہاد و دیگر دینی معاملوں میں اپنا مال خرچ کیا کرو گے تو میں ہر جگہ مدد کے لئے تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے گناہ معاف کر کے تمہیں جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر اس عہد کے بعد جو کوئی انکار کرے گا تو سمجھو کہ وہ سیدھے راستے سے بہک گیا۔

(۱۳) یہود کے اسی عہد توڑنے اور نافرمانی کے نتیجے میں اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے احکام کو ان کے اصل موقعوں سے بدلنے میں کوئی شرم اور خوف محسوس نہ کیا۔ اور تورات کے بہت سے احکام اور آیات کو انہوں نے بھلا دیا۔ اور آپ کو آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے سوائے چند لوگوں کے کہ انہوں نے عہد شکنی نہیں کی۔ سو آپ انہیں معاف کیجئے اور درگذر فرمایئے اور بلاشبہ اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

افعال: بَعَثْنَا: ہم نے بھیجا، مقرر کیا، بَعْثٌ سے، ماضی (جمع متکلم)۔ هَمَّ: هَمٌّ مصدر، اس نے ارادہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ كَفَّ: كَفٌّ مصدر، اس نے روک دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَقَمْتُمْ: قائم کیا تم نے، (اگر) قائم رکھو تم، تم نے درست کیا، اِقَامَةٌ سے ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ عَزَّرْتُمُوْهُمْ: تم نے ان کی مدد کی، قوت پہنچائی، تعظیم کی، تَعْزِيْرٌ سے، ماضی (جمع مذکر حاضر)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تَطَّلِعُ: تو خبردار ہوتا ہے، خبر پاتا ہے، اِطِّلَاعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: نَقِيْبًا: اسم منصوب، قوم کی طرف سے وفاءِ عہد کا ذمہ دار، سردار، قوم کے حالات کی تفتیش کرنے والا، ماہر قوم۔ خَآئِنَةٍ: خیانت، دغا، خیانت کرنے والی، خِيَانَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مؤنث)۔

نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ

نصاریٰ ہیں | ہم نے لیا | اُن کا عہد | پھر بھلا دیا انہوں نے (بھی) | ایک حصہ | اُس میں سے | جو انہیں نصیحت کی گئی تھی

نصاریٰ ہیں ہم نے اُن سے بھی عہد لیا تھا پس وہ بھی ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھول گئے جو انہیں کی گئی تھیں

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

پس ہم نے ڈال دی اُن میں | دشمنی | اور کینہ | روزِ قیامت تک

تو ہم نے قیامت تک ان کے درمیان بغض و عداوت ڈال

وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اور جلد بتادے گا انہیں | اللہ | جو | وہ کیا کرتے تھے | اے اہل کتاب

اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو بتا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اے اہل کتاب!

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا

آچکا ہے تمہارے پاس | ہمارا رسول | جو کھول کر بیان کرتا ہے | تمہارے لئے | بہت (سی باتیں) | جو

یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے۔ اور کتاب میں سے جو کچھ تم چھپاتے ہو

كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ

تم چھپایا کرتے تھے | کتاب میں سے | اور درگزر کرتا ہے | بہت سی (باتوں) سے | یقیناً آچکا ہے تمہارے پاس

اس کا اکثر حصہ وہ تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتا ہے بیشک تمہارے

مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

اللہ کی طرف سے | نور | اور کتاب | واضح | ہدایت کرتا ہے | اُس کے ساتھ | اللہ | اُس کو جو پیروی کرتا ہے

پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کی

رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اُس کی رضا کی | راہیں | سلامتی کی | اور نکالتا ہے اُن کو | اندھیروں سے | روشنی کی طرف

راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضامندی کے طالب ہیں اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی

بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

اپنے حکم سے | اور ہدایت کرتا ہے انہیں | راہِ راست کی طرف | یقیناً | کافر ہو چکے ہیں وہ لوگ

طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

جو کہتے ہیں | کہ اللہ تو | مسیح ابن مریم ہی ہے | کہہ دیجئے | کہ کون اختیار رکھتا ہے

جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم ہی ہے آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ

اللہ کے مقابل کسی چیز کا | کہ اگر وہ چاہے | کہ ہلاک کرے | مسیح | ابن مریم | اور اُس کی والدہ کو

کس کا بس چل سکتا ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں اور ان سب کو جو زمین میں ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۴) ہم نے نصاریٰ سے بھی ویسا ہی عہد لیا تھا پھر انہوں نے بھی عہد شکنی کر کے انجیل کے بہت سے احکام اور آیات کو بھلا دیا اس لئے ہم نے قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دیا اور قیامت کے دن اللہ انہیں ان کے برے اعمال سے باخبر کر دے گا۔

(۱۵) اے اہل کتاب! ہمارا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آ چکا ہے۔ اور وہ بہت سی باتیں جو تم کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے۔ تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے۔ اور تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آ چکی ہے یعنی نبی آخر الزمان اور قرآن اس پر ایمان لاؤ۔

(۱۶) جو شخص اللہ کی رضا چاہتا ہے اللہ اسے سلامتی کے راستے (اسلام) کی ہدایت کرتا ہے اور شرک و کفر کے اندھیروں سے نکال کر اپنی مرضی اور ارادۂ ازلی سے نُور اسلام میں لا داخل کرتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

افعال: اَغْرَیْنَا: ہم نے ڈال دی، لگا دی، اِغْرَاءٌ سے معنی ڈالنے، لگانے اور رغبت دلانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تُخْفُوْنَ: تم چھپاتے ہو، چھپاؤ گے، اِخْفَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُبِیْنٌ: (اسم فاعل) کھول کر بیان کرنے والا، ظاہر کرنے والا (واحد مذکر)۔

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور اُن سب کو جو زمین میں ہیں | اور اللہ ہی کے لئے ہے | بادشاہی | آسمانوں | اور زمین کی

ہلاک کر دینا چاہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین

وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾

اور جو کچھ | اُن کے درمیان ہے | وہ پیدا کرتا ہے | جو چاہے | اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے

اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب پر، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ

اور کہتے ہیں | یہود | اور نصاریٰ | ہم ہیں | اللہ کے بیٹے | اور اُس کے محبوب | کہہ دیجئے

اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اُس کے پیارے محبوب ہیں کہہ دیجئے (اگر ایسا ہی ہے)

فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ

پھر کیوں | وہ تمہیں عذاب دیتا ہے | تمہارے گناہوں پر | بلکہ | تم (بھی) | انسان ہو | اُن میں سے | جو اُس نے پیدا کئے

تو وہ تمہیں تمہاری بدعملیوں کی وجہ سے کیوں سزا دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو اور بشر پیدا کئے ہیں، انہیں میں سے تم بھی ہو

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

بخش دیتا ہے | جسے چاہے | اور عذاب دیتا ہے | جسے چاہے | اور اللہ ہی کے لئے ہے | بادشاہی

اللہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؗ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ یٰۤاَهْلَ

آسمانوں | اور زمین کی | اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے | اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے | اے اہل

اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب پر اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف (بالآخر) لوٹ کر جانا ہے اے اہل

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی

کتاب | آ چکا ہے تمہارے پاس | ہمارا رسول | جو کھول کر بیان کرتا ہے | تمہارے لئے (احکام) | جب کہ

کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو (اللہ کے احکام) تم سے صاف صاف بیان کر رہا ہے جب کہ

فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا

بند ہو چکا تھا رسولوں کا آنا | تاکہ تم یہ نہ کہو | (کہ) نہیں آیا ہمارے پاس | کوئی خوشخبری دینے والا | اور نہ

رسولوں کا آنا بند ہو چکا تھا تاکہ تم کبھی یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس نہ تو کوئی خوشخبری دینے والا آیا اور

نَذِیْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ ؕ وَاللّٰهُ

ڈرانے والا | پس اب تو آ چکا ہے تمہارے پاس | ایک خوشخبری سنانے والا | اور ڈرانے والا | اور اللہ تعالیٰ

ڈرانے والا پس تمہارے پاس ایک خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ چکا ہے اور اللہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ

ہر چیز پر قادر ہے | اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | اے میری قوم

ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۷) بلاشک وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو مسیح بن مریمؑ ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ، مسیح بن مریمؑ اور اس کی والدہ اور تمام مخلوقات کو جو زمین میں ہیں۔ ہلاک کرنا چاہے، تو اسے کون روک سکتا ہے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا مالک و متصرف اللہ ہی ہے اور وہی سب کا خالق ہے جو چاہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۸) یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہہ دیجئے کہ اگر ایسا ہے، تو پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کے بدلے میں عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم اللہ کے پیدا کئے ہوئے انسانوں میں سے عام انسان ہی ہو۔ وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ ہی آسمان اور زمین کا اور ان تمام اشیاء کا جو ان کے درمیان ہیں، مالک ہے۔ اور قیامت کے روز سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۹) اے اہل کتاب! اس آخری زمانہ میں، (جس میں عیسیٰؑ کی پیدائش سے حضورؐ کی بعثت تک تقریباً چھ سو سال) تمہارے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ ہمارا سچا رسول نبی آخر الزمانؐ تمہارے پاس آ چکا ہے جو تمہارے لئے اللہ کے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم یہ عذر نہ کرو کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا نبی نہیں آیا۔ سو اب تمہارے پاس ایک نذیر و بشیر آ چکا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کی اطاعت کرو اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسماء: اَبْنَآء: بیٹے، اِبْنٌ واحد۔ فَتْرَۃٌ: موقوف ہونا، وقفہ، سست ہو جانا، سستی، نرمی، مصدر اور اسم فعل۔ بَشِیْرٌ: خوشخبری دینے والا، بشارت دینے والا، بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے۔

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ

یاد کرو | اللہ کا احسان | (جو اُس نے) تم پر (کیا) | جبکہ اُس نے پیدا کئے | تم میں | (کئی) نبی

اللہ تعالیٰ کے اُن احسانات کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کئے ہیں جب اُس نے تم میں پیغمبر پیدا کئے

وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا

اور بنائے تم میں | (کئی) بادشاہ | اور دیا تمہیں | وہ کچھ | جو نہ دیا تھا | کسی اور

تم کو بادشاہت (بھی) دی اور تمہیں وہ کچھ دیا جو دنیا جہان میں کسی

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

سارے جہان میں | اے میری قوم! | داخل ہو جاؤ | اُس پاک زمین میں

کو نہیں دیا۔ اے میری قوم! اس مقدس سرزمین (ملک شام) میں داخل ہو جاؤ

الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

جو لکھ رکھی ہے | اللہ نے | تمہارے لئے | اور لوٹ نہ جانا | اپنے پیچھے کی طرف | ورنہ ہو جاؤ گے

جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ جانا ورنہ نقصان اُٹھانے

خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا

نقصان اُٹھانے والوں میں | اُنہوں نے کہا | اے موسیٰ! | اس (ملک) میں تو | بڑے زبردست لوگ ہیں | اور ہم تو

والے بن کر لوٹو گے، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! وہاں تو بڑے سرکش لوگ ہیں اور ہم تو

لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا

ہرگز داخل نہ ہوں گے | جب تک کہ وہ نکل نہ جائیں | اس میں سے | پھر اگر وہ خود نکل جائیں | اس میں سے | تو ہم ضرور

وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ اس میں سے نکل جائیں تو ہم

دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

داخل ہو جائیں گے | کہا دو آدمیوں نے | اُن لوگوں میں سے | جو (اللہ سے) ڈرتے تھے | جن دونوں پر اللہ نے انعام کیا تھا

ضرور داخل ہوں گے۔ (اس پر) خوفِ خدا رکھنے والوں میں سے دو آدمیوں نے کہا جن پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی تھی

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

(کہ) تم داخل ہو جاؤ | اُن پر | (شہر کے) دروازے (میں) سے | پھر جب | تم اُس میں داخل ہو جاؤ گے | تو تم ہی

کہ (دشمن پر حملہ کر کے شہر کے) دروازے میں داخل ہو جاؤ پھر جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو بلاشبہ تم ہی

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

غالب رہو گے | اور اللہ ہی پر | بھروسہ کرو | اگر تم ہو | ایمان والے

غالب ہو گے اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو گے اگر تم واقعی مؤمن ہو

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا

وہ کہنے لگے | اے موسیٰ! | ہم تو | ہرگز داخل نہ ہوں گے | کبھی بھی | جب تک کہ وہ اُس میں موجود ہیں

وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۰) اور اے بنی اسرائیل یاد کرو۔ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کو اللہ کا وہ احسان یاد دلایا کہ اس نے تمہاری قوم میں کئی نبی اور بادشاہ بنائے اور سمندر کا پھاڑنا اور فرعون کا غرق کرنا اور تمہیں اس سے نجات دینا وغیرہ وہ احسانات فرمائے جو اہل عالم میں سے کسی پر نہ فرمائے تھے۔

(۲۱) حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو وہ احسان عظیم یاد دلا کر فرمایا تھا کہ اے میری قوم! اس ارض مقدس (شام) میں جو اللہ نے تمہارے لئے مقدر فرمائی ہے، کفار بنی عمالقہ سے جہاد کر کے داخل ہو جاؤ اور اللہ کی نافرمانی کر کے دین سے مرتد نہ ہو جانا۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۲۲) بنی اسرائیل نے بنی عمالقہ کے قد و قامت اور طاقت سے ڈر کر کہا کہ جب تک وہ اس شہر میں سے خود نہ نکل جائیں، ہم تو اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہو جائیں گے۔

(۲۳) (تمام بارہ نقیبوں میں سے) دو نقیبوں یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا نے جو اللہ سے ڈرتے تھے اور جن پر اللہ کا انعام ہوا تھا اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ پر توکل کرتے ہوئے شہر کے دروازہ میں سے ان پر داخل ہو جاؤ تمہارے قدم رکھتے ہی تمہیں غلبہ حاصل ہو جائے گا اگر تم واقعی مومن ہو تو اللہ کی مدد پر نظر رکھو۔

افعال: لَا تَرْتَدُّوْا: تم مت پھر جاؤ، لوٹ جاؤ، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ یَخْرُجُوْا: خُرُوْجٌ سے، (کہ) نکلیں، (یہاں تک کہ) نکلیں، (جب تک کہ) وہ باہر (نہ) نکلیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تَوَكَّلُوْا: تم بھروسہ کرو، توکل کرو، تَوَكُّلٌ سے امر کا صیغہ ہے (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَدْبَارِكُمْ: تمہاری پیٹھیں، پشتیں، اَدْبَارِ مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ دَخَلْتُمُوْهُ: تم اس میں گھس پڑے داخل ہو گئے، ماضی (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

پس جا | تو | اور تیرا رب | اور دونوں لڑو (اُن سے) | ہم تو یہیں | بیٹھے ہیں

ہاں تم اور تمہارا رب جا کر جنگ لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے رہیں

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ

اُس نے کہا | اے میرے رب! | میں تو کچھ (اختیار) نہیں رکھتا | سوائے | اپنی جان | اور بھائی کے | پس تفریق کر دے

موسیٰ نے کہا اے میرے رب! اپنے سوا اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر مجھے اختیار نہیں پس ہمارے اور ہمارے

بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ

ہمارے | اور فاسق لوگوں کے درمیان | فرمایا | پس وہ (زمین) | حرام کردی گئی | اُن پر

نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا تو وہ زمین ان پر چالیس سال

اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ

چالیس | برس تک | سرگرداں رہیں گے | زمین میں | سو تو غم نہ کر

تک کے لئے حرام ہے (اور یہ) زمین میں مارے مارے پھرتے رہیں گے پس آپ ان

عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ

ان نافرمان لوگوں کے حال پر | اور سنا دیجئے | انہیں | حال | آدم کے دو بیٹوں کا

نافرمانوں کی حالت پر افسوس نہ کیجئے اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں کا سچا

بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ

سچا | جبکہ دونوں نے قربانی کی | تو قبول ہوئی | ایک کی اُن میں سے | اور قبول نہ ہوئی

واقعہ سنا دیجئے جب ان دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی اور دوسرے

مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ

دوسرے کی | اُس نے کہا | میں تجھے ضرور قتل کروں گا | اُس نے کہا | اللہ تو قبول کرتا ہے

کی قبول نہ ہوئی (اس پر) دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا اُس نے جواب میں کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ تو

مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ

پرہیزگاروں ہی سے | اگر | تو بڑھائے گا | میری طرف | اپنا ہاتھ | کہ تو قتل کرے مجھے

متقی لوگوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے تو اگر میری جانب اس نیت سے ہاتھ اُٹھائے کہ مجھے قتل کر ڈالے

مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ

تو میں نہیں بڑھاؤں گا | اپنا ہاتھ | تیری طرف | کہ تجھے قتل کروں | میں تو | ڈرتا ہوں | اللہ سے

تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں

رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ

(جو) رب ہے | سارے جہانوں کا | میں تو | یہ چاہتا ہوں | کہ تو ہی اُٹھالے | میرا گناہ | اور اپنا گناہ (بھی)

جو تمام کائنات کا رب ہے میں چاہتا ہوں (کہ زیادتی میری طرف سے نہ ہو بلکہ) تو ہی میرے اور اپنے گناہ کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) مگر بنی اسرائیل نے پھر بھی وہی جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب تک وہ جابر کنعانی بنی عمالقہ اس شہر میں موجود ہیں ہم تو اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے پس آپؑ اور آپؑ کا رب جا کر ان سے لڑیئے ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

(۲۵) موسیٰ نے ان کی سرکشی سے تنگ آ کر دعا کی کہ اے میرے رب! میں تو فقط اپنی جان اور بھائی پر اختیار رکھتا ہوں پس ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

(۲۶) اللہ نے فرمایا کہ کم ہمتی اور نافرمانی کے بدلے میں ہم نے ان پر ملک شام میں داخل ہونا چالیس سال تک حرام کر دیا ہے۔ اب اگر یہ ملک میں بھٹکتے پھریں تو ان کی سزا پر افسوس نہ کر۔

(۲۷) اے نبی آپ ؐانہیں آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل و قابیل کا سچا حال پڑھ کر سنائیں اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کے پہلے جھول کے لڑکے اور لڑکی (یعنی قابیل اور اقلیما) کی شادی دوسرے جھول کے لڑکے اور لڑکی (یعنی ہابیل اور یہودا) سے کرنی چاہی۔ قابیل نے اپنی بہن اقلیما کی خوبصورتی دیکھ کر کہا کہ میں تو اس سے شادی کراؤں گا حضرت آدم نے جھگڑا ختم کرنے کے لئے دونوں کو قربانی کرنے کا حکم دیا کہ جس کی نیاز قبول ہو یعنی اسے آسمانی آگ جلا دے وہی اقلیما سے شادی کرے گا چنانچہ دونوں قربانی لائے تو ہابیل کی قربانی مقبول اور قابیل کی نامنظور ہوئی اور ہابیل کی شادی اقلیما سے ہوگئی اس پر قابیل نے غصہ ہو کر ہابیل سے کہا میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔ اس نے جواب دیا کہ اس میں میرا کیا قصور قربانی تو پرہیزگاروں ہی کی مقبول ہوتی ہے۔

(۲۸) اگر تو مجھے قتل کرنا چاہے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے ہرگز ہاتھ نہ اٹھاؤں گا بلکہ صبر کروں گا کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

افعال: اُفْـرُقْ: جدائی کر دے، فَـرْقٌ سے جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان جدائی اور فصل کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔
یَتَقَبَّلُ: تَقَبُّلٌ مصدر، قبول کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَخَافُ: میں ڈرتا ہوں، خَوْفٌ سے، مضارع (واحد متکلم)۔

اسماء: مُحَرَّمَةٌ: حرام کی گئی، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔ نَفْسِیْ: اپنی ذات، اپنا آپ، اپنی، میری جان۔

فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَٰلِكَ جَزَاؤُا الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾
اور تو ہو جائے | اہل دوزخ میں سے | اور یہی ہے | بدلہ | ظالموں کا
اپنے ذمہ لے لے اور تو دوزخیوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ
پھر آمادہ کر دیا | اُسے | اُس کے نفس نے | اپنے بھائی کے قتل کرنے پر | سو اُسے قتل کر ڈالا | اور ہو گیا
تو اُس کے نفس نے اُسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا سو اُس نے اُسے مار ڈالا پس

مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ
نقصان اٹھانے والوں میں سے | پھر بھیجا | اللہ نے | ایک کوا | جو کریدتا تھا | زمین کو
نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا

لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ
تاکہ دکھائے اُسے | (کہ) کس طرح | وہ چھپائے | لاش | اپنے بھائی کی | وہ کہنے لگا | ہائے افسوس!
تاکہ وہ اس کو دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے (چنانچہ) کہنے لگا ہائے افسوس!

أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ
کیا میں اتنا عاجز ہوں | کہ میں ہو جاتا | مثل | اس | کوے کے | کہ میں دفن کر دیتا | لاش
کیا میں اس سے بھی گیا گزرا ہوں کہ اس کوے کی طرح ہوتا تو اپنے بھائی کی لاش کو تو

أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ
اپنے بھائی کی | پس وہ ہوا | شرمندہ ہونے والوں سے | اسی لئے
چھپا دیتا پس وہ بہت پچھتایا۔ اسی وجہ سے

كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
ہم نے لکھ دیا (تورات میں) | بنی اسرائیل پر | کہ | جو کوئی | قتل کرے | کسی کو
ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کوئی کسی شخص کو بغیر قصاص

بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
بغیر کسی نفس کے (بدلے کے) | یا فساد کے | زمین میں | تو گویا اُس نے | قتل کر ڈالا
کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے (بے گناہ) مار ڈالے تو گویا اُس نے تمام

النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا
سب لوگوں کو | اور جو کوئی بچائے کسی کو | تو گویا | اُس نے بچا لیا | سب لوگوں کو
لوگوں کو مار ڈالا اور جو کسی شخص کو بچا لے اُس نے گویا تمام انسانوں کو بچا لیا

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ
اور آ چکے ہیں ان کے پاس | ہمارے رسول | (روشن) دلیلیں لے کر | پھر | بلاشبہ | بہت سے | ان میں سے
اور یقیناً ہمارے رسول ان کے پاس واضح احکام لے کر آئے پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت

آسان تفسیر

آیت نمبر

۲۹) میں تو چاہتا ہوں کہ تیرے گناہوں کے علاوہ میرے قتل کا گناہ بھی تیرے ہی ذمہ رہے اور اہل دوزخ میں سے
ہو جائے اور ظالم کی یہی سزا ہے۔

۳۰) پھر قابیل کو اس کے نفس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے پر آمادہ کر دیا اور اسے قتل کر کے نقصان اٹھایا۔

۳۱) جب قتل کر چکا تو لاش کو ساتھ اٹھائے پھرتا تھا کہ کہاں چھپائے، جس سے یہ قتل کسی کو معلوم نہ ہو آخر اللہ نے ایک کوا
بھیجا جو کسی مردہ کوے کی لاش چھپانے کے لئے زمین کُریدرہا تھا قابیل نے اسے دیکھ کر کہا۔ ہائے افسوس! میں تو
کوے سے بھی ناکارہ اور کمزور ہوں کہ اس کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو مٹی میں چھپا دیتا اور اسے اپنے ظلم پر سخت
افسوس ہوا۔

افعال: تَبُوْٓءَ: تُو پھر جائے، تو لوٹے، تو کمائے، (بَوْءٌ سے) جس کے معنی لوٹنے کے ہیں اور بَوَاءٌ سے جس کے معنی ٹھکانا دینے اور قصاص میں برابر ہونے کے ہیں، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ طَوَّعَتْ: اس نے آسان کر دیا، رغبت دلائی، راضی، آمادہ کر لیا، تَطْوِیْعٌ سے، ماضی (واحد مؤنث غائب)۔ اَصْبَحَ: وہ ہو گیا، اس نے صبح کی اِصْبَاحٌ سے، جس کے معنی صبح کرنے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَبْحَثُ: بَحْثٌ مصدر، کریدتا تھا (پنجوں سے) تلاش کرتا، مضارع (واحد متکلم)۔ اُوَارِیَ: میں چھپاؤں، مُوَارَاۃٌ سے، مضارع (واحد متکلم)۔ عَجَزْتُ: میں عاجز ہوا، ناتواں ہوا، عَجْزٌ سے، ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: اِثْمِكَ: گناہ تیرا، اپنا، اِثْمٌ مضاف، كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ وَیْلَتٰی: ہائے افسوس، افسوس مجھ پر۔ النّٰدِمِیْنَ: پشیمان (اسم فاعل)، النَّادِمُ واحد۔

بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ

بعد | اس کے | زمین میں | حد سے نکل جانے والے ہیں | بیشک | سزا | اُن لوگوں

ایسے ہیں جو ملک میں ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا

جو جنگ کرتے ہیں | اللہ | اور اُس کے رسول سے | اور کوشش کرتے ہیں | ملک میں | فساد (پھیلانے کی)

رسول سے جنگ کرتے اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے

اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

(یہی ہے) کہ وہ قتل کئے جائیں | یا سولی دیئے جائیں | یا کاٹ دیئے جائیں | اُن کے ہاتھ | اور ان کے پاؤں

کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا

مخالف جانب سے | یا وہ نکال دیئے جائیں | ملک سے | یہ | اُن کے لئے | ذلت (ہے) | دُنیا میں

دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے یہ تو اُن کی رسوائی دنیا میں ہوئی

وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ

اور اُن کے لئے | آخرت میں | عذاب ہے | بہت بڑا | مگر وہ لوگ | جو توبہ کر لیں | اس سے پہلے

اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے مگر ہاں وہ لوگ جو تمہارے قابو میں

اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾

کہ تم قابو پاؤ | اُن پر | تو جان لو | کہ اللہ بڑا | بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

آنے سے پہلے توبہ کر لیں (تو انہیں چھوڑ دو) اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور تلاش کرو | اُس کی طرف | وسیلہ

اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرو

وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جہاد کرو | اس کی راہ میں | تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ | بیشک | جو لوگ | کافر ہیں

اور اُس کے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اگر ہو ان کے پاس | جو کچھ | زمین میں ہے | سب | اور اتنا ہی | اس کے ساتھ (اور بھی)

اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اس کے اور بھی اتنی ہوں

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ

تاکہ وہ اپنا فدیہ دیں | روز قیامت کے عذاب سے | تو قبول نہ کیا جائے گا | ان سے | اور ان کے لئے

تاکہ وہ یہ مال دے کر قیامت کے دن عذاب سے جان چھڑائیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

۳۲) اسی لئے ہم نے تورات میں بنی اسرائیل کے لئے بھی یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جس کسی نے ناحق کسی ایک شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو مار ڈالا اور جس نے کسی کو ہلاکت سے بچایا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچالیا اور اس کے باوجود کہ یہود کے پاس اللہ کے رسول واضح دلیلیں لے کر آ چکے تھے۔ مگر پھر بھی ان میں سے بہت لوگ اللہ کی حدود کو توڑ کر حد سے نکل جاتے تھے۔

۳۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کچھ لوگ قبیلہ عرینہ کے آپؐ کے حضور میں آ کر بظاہر اسلام لائے' اور مدینہ کی آب وہوا کو ناگوار بتایا آپؐ نے انہیں شہر سے باہر صدقے کے اونٹوں کے علاقے میں بھیج دیا۔ وہاں جا کر وہ اسلام سے پھر گئے اور چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگا لے گئے' پھر گرفتار ہو کر حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو انہیں سزا دی گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ اللہ و رسول یعنی مومنین سے جنگ کرتے اور زمین میں فساد اور لوٹ مچاتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ اگر وہ صرف قصداً قتل کے قصوروار ہوں تو قتل کئے جائیں یا اگر قتل کے علاوہ چوری ڈاکہ کے بھی مجرم ہوں تو صلیب پر لٹکائے جائیں یا اگر صرف چوری کے مجرم ہوں تو ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا اگر صرف مسلمانوں کو ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کا جرم کیا ہو تو گھروں سے نکال کر جلاوطن کر دیئے جائیں' یہ ان کے لئے دنیا کی رسوائی ہے اور آخرت میں انہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

۳۴) اگر وہ مجرم پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرلیں تو اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۳۵) مسلمانو! اللہ کے خوف سے گناہ چھوڑ دو۔ اور اللہ کی عبادت و اطاعت کے ذریعے اس کے قرب کا وسیلہ تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد و مجاہدہ کرو تاکہ تمہیں کامیابی ہو۔

افعال: اَحْیَاھَا: اس کو زندگی دی' جلایا' ھَا (ضمیر واحد مونث)۔ یُحَارِبُوْنَ: مُحَارَبَۃٌ مصدر' جو لڑتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُقَتَّلُوْا: تَقْتِیْلٌ مصدر' قتل کئے جائیں' ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یُصَلَّبُوْا: تَصْلِیْبٌ مصدر' ان کو سولی دی جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یُنْفَوْا: نَفْیٌ مصدر' ان کو نکال دیا جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَقْدِرُوْا: تم قادر ہوئے' قابو پاؤ' تمہارا ہاتھ پڑے' قُدْرَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ
عذاب | دردناک | وہ چاہیں گے | کہ | نکل جائیں | دوزخ سے | اور وہ نہیں | نکل سکیں گے
دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہ وہاں سے نکل نہ

مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ
اس سے | اور اُن کے لئے | عذاب ہے | ہمیشہ قائم رہنے والا | اور چور مرد | اور چور عورت
سکیں گے اور اُن کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے اور چور مرد ہو یا عورت

فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ
کاٹ دو | ہاتھ ان کے | بطور سزا | بسبب اس کے | جو (جرم) کیا انہوں نے | بطور عبرت | اللہ کی طرف سے
ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ اُن کے اس جرم کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ
اور اللہ | زبردست اور حکمت والا ہے | پھر جو کوئی | توبہ کرے | بعد اپنے ظلم کے | اور اصلاح کرے
اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے پھر جو کوئی اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت سنوار لے

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾
تو بیشک | اللہ | قبول کر لیتا ہے اس کی توبہ | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے
تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ
کیا آپ نہیں جانتے | کہ اللہ ہی کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ عذاب دے
کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾
جسے چاہے | اور بخش دے | جسے | چاہے | اور اللہ | ہر چیز پر | قادر ہے
عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ
اے | رسول! | تمہیں غمزدہ نہ کریں وہ لوگ | جو جلدی سے (شریک) ہو جاتے ہیں | کفر میں
اے رسول! جو لوگ کفر کی جانب تیزی سے بڑھتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کر دیں

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ
اُن لوگوں میں سے | جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے | اپنے منہ سے | اور نہیں ایمان لائے | اُن کے دل
یہ ان (منافق) لوگوں میں سے ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کے دلوں میں ایمان موجود نہیں

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ
اور اُن لوگوں میں سے | جو یہودی ہیں | جاسوسی کرتے ہیں | جھوٹ بولنے کے لئے | جاسوسی کرتے ہیں ان لوگوں
اور ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں (کچھ لوگ) جھوٹ کی خاطر کان لگانے والے ہیں اور ان

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۶) کافر قیامت کے روز اگر دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اور اس کے برابر اور بھی' اللہ کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے فدیہ دینا چاہیں گے تو قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۳۷) وہ تو دوزخ سے نکلنا چاہیں گے لیکن کسی صورت سے بھی وہ نہ نکل سکیں گے اور ان کو ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔

(۳۸) اس میں چور کی حد بیان فرمائی ہے کہ چور مرد ہو یا عورت۔ خود اس کی اور غیر کی عبرت کے لئے اس کے اس جرم کی سزا اللہ کی طرف سے دایاں ہاتھ کاٹنا ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(۳۹) جو شخص جرم سے توبہ کرکے اپنے عمل درست کرلے۔ یعنی آئندہ وہ جرم نہ کرے۔ اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے بلاشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۰) آپ تو یقیناً جانتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا حقیقی مالک مطلق اللہ ہی ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے توبہ کرنے پر معاف کردے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

افعال: یَفْتَدُوْا: اِفْتِدَاءٌ مصدر' بدلہ میں دے کر چھوٹ جائیں' فدیہ دیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

لِقَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ۙ لَمۡ يَاۡتُوۡكَ ؕ يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ

دوسرے لوگوں کے لئے | (جو ابھی تک) آپ کے پاس نہیں آئے | بدل ڈالتے ہیں | کلام

کے جاسوس ہیں جو آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے یہ لوگ صحیح باتوں

مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ اُوۡتِيۡتُمۡ هٰذَا فَخُذُوۡهُ وَاِنۡ

ان کے درست مواقع سے | وہ کہتے ہیں | کہ اگر تم کو دیا جائے | یہ (حکم) | تو اُسے مان لو | اور اگر

اُن کے مقام سے بدل دیتے ہیں کہتے ہیں اگر تمہیں یہی حکم دیا جائے (جو ہم چاہتے ہیں) تو قبول کر لو اور اگر

لَّمۡ تُؤۡتَوۡهُ فَاحۡذَرُوۡا ؕ وَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتۡنَتَهٗ فَلَنۡ تَمۡلِكَ لَهٗ

تم کو نہ دیا جائے یہ (حکم) | تو بچتے رہنا | اور جسے | اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے | تو آپ کو اختیار نہیں اس کا

یہ نہ دیا جائے تو اس سے بچو اور جس کو اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو اس کی (ہدایت کے لئے)

مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُرِدِ اللّٰهُ اَنۡ يُّطَهِّرَ

اللہ کی طرف سے | کچھ بھی | یہی ہیں وہ لوگ | کہ ارادہ نہیں کیا اللہ نے | کہ پاک کرے

اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا کوئی اختیار نہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ان کے دلوں کو

قُلُوۡبَهُمۡ ؕ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ ۖۚ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ

اُن کے دلوں کو | اُن کے لئے | دُنیا میں | رُسوائی (ہے) | اور ان کے لئے | آخرت میں

پاک و صاف کر دے اُن کے لئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ

عذاب ہے | بڑا | جاسوسی کرنے والے ہیں، جھوٹ کے لئے | خوب کھانے والے ہیں حرام کے

بڑا سخت عذاب ہے یہ لوگ جھوٹ پھیلانے کی خاطر جاسوسی کرنے والے اور خوب حرام کھانے والے ہیں

فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ

پس اگر وہ آئیں آپ کے پاس | تو فیصلہ کیجئے | ان کے درمیان | یا منہ موڑ لیجئے | ان سے

اگر یہ آپؐ کے پاس آئیں تو آپؐ کو اختیار ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں یا کنارہ کش ہو جائیں

وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ شَيۡـئًا ؕ وَاِنۡ حَكَمۡتَ

اور اگر | آپ منہ موڑ لیں | اُن سے | تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے آپؐ کو | کچھ بھی | اور اگر آپؐ فیصلہ کریں

اور اگر آپ ان سے کنارہ کشی کر لیں تو وہ آپؐ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر آپؐ فیصلہ کریں

فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۴۲﴾

تو فیصلہ کیجئے | ان میں | انصاف کے ساتھ | بے شک | اللہ | دوست رکھتا ہے | انصاف کرنے والوں کو

تو ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

وَكَيۡفَ يُحَكِّمُوۡنَكَ وَعِنۡدَهُمُ التَّوۡرٰٮةُ فِيۡهَا حُكۡمُ

اور وہ کیسے منصف بناتے ہیں آپ کو | حالانکہ ان کے پاس تورات ہے | جس میں (موجود ہے) حکم

اور وہ آپؐ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) اے رسول! وہ منافقین اور یہود بنی قریظہ جو جھٹ کفر میں داخل ہو جاتے ہیں اور جھوٹی باتیں سننے کے عادی اور یہود خیبر کے جاسوس ہیں اور کلمات میں ان کے اپنے مقام پر ثابت ہونے کے باوجود تحریف کرتے ہیں اور بنی قریظہ سے کہتے ہیں کہ تم محمدؐ سے زنا کی حد معلوم کرو۔ اگر وہ کوڑے لگا کر مشہور کرنا بتائے تو مان لینا ورنہ نہ ماننا۔ آپ ان کی ان باتوں کا ہرگز کچھ غم نہ کیجئے۔ اللہ انہیں گمراہ ہی رکھنا چاہتا ہے۔ آپ انہیں اس سے بچا نہیں سکتے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہ چاہا۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۴۲) یہود کے وہ علماء اور معزز لوگ جو رشوت لے کر جھوٹی باتیں خوب غور سے سن کر اس کے مطابق فیصلہ کر دیا کرتے ہیں وہ آپ کے پاس فیصلہ کے لئے آئیں تو آپ کو اختیار ہے چاہے ان میں فیصلہ کریں چاہے ان کو ٹال دیں لیکن فیصلہ کریں تو عدل وانصاف سے کریں اور آپ ان سے بے رخی برتیں تو وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ بلاشبہ اللہ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

افعال: لَمْ تُؤْتَوْہُ: نہ دیئے جاؤ تم وہ‘ تم کو وہ نہ دیا جائے‘ اِیْتَاءٌ سے‘ مضارع مجہول منفی بلم (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِحْذَرُوْا: تم بچو‘ تم ڈرو‘ حَذَرٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اُحْکُمْ: تو حکم کر‘ فیصلہ کر‘ حُکْمٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ لَنْ تَمْلِكَ: تو ہرگز اختیار نہیں رکھے گا‘ پائے گا‘ مِلْكٌ سے‘ مضارع منفی بلن (واحد مذکر حاضر)۔ تُعْرِضْ: تو منہ پھیر لے گا‘ تغافل کرے گا‘ اِعْرَاضٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَکّٰلُوْنَ: خوب کھانے والے‘ اَکَّالٌ کی جمع‘ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾

اللہ کا | پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں | بعد اس کے | اور نہیں یہ لوگ | ماننے والے

(بھی) موجود ہے پھر اس کے بعد بھی وہ روگردانی کرتے ہیں درحقیقت یہ لوگ ایمان نہیں رکھتے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

بیشک ہم نے نازل کی | تورات | جس میں ہدایت تھی | اور نور | فیصلہ کرتے تھے | اسی کے مطابق

بیشک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے اللہ تعالیٰ کے نبی جو اس کے

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

وہ نبی | جو اللہ کے فرمانبردار تھے | یہودیوں کے لئے | اور اُن کے زاہد | اور عالم لوگ (بھی)

فرمانبردار (بندے) تھے یہودیوں کو اسی کتاب کے مطابق حکم دیتے رہے اور یہود کے مشائخ اور علماء بھی

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

اس لئے کہ وہ محافظ بنائے گئے تھے | کتاب الٰہی کے | اور وہ تھے اس پر | گواہ

کیونکہ ان کی حفاظت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب دی گئی تھی اور وہ اپنے قول و فعل سے اس پر گواہ تھے

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ

پس نہ ڈرو تم | لوگوں سے | اور ڈرو مجھ ہی سے | اور نہ | لو | میری آیتوں کے (بدلے)

پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو (دنیا کی) حقیر قیمت

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

قیمت | تھوڑی | اور جو کوئی | فیصلہ نہ کرے | اس کے مطابق | جو نازل کیا | اللہ نے

کے بدلے نہ بیچو۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ

سو وہی ہیں کافر | اور ہم نے فرض کیا | اُن پر | اس (تورات) میں | کہ جان

تو یہی لوگ کافر ہیں۔ اور ہم نے اس میں یہودیوں پر لازمی قرار دیا تھا کہ جان

بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

(بدلے) جان کے ہے | اور آنکھ | (بدلے) آنکھ کے | اور ناک | (بدلے) ناک کے

کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ

اور کان | (بدلے) کان کے | اور دانت | (بدلے) دانت کے | اور سب زخموں میں | بدلہ ہے برابر (کا)

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم ہیں

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ

پھر جو کوئی | معاف کردے | اس کو | تو وہ | کفارہ ہوگا اس کے (گناہوں کا) | اور جو کوئی

پھر جو کوئی معاف کر دے تو (یہ معافی) اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی اور جو لوگ

آیت نمبر

(۴۳) تعجب ہے کہ یہود آپؐ کو ثالث مقرر کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات ہے۔ جس میں اللہ کا وہ حکم (زانی کے لئے رجم کی سزا) موجود ہے۔ پھر آپؐ کے فیصلہ سے' جو اس کتاب کے عین مطابق ہے' وہ منہ پھیر لیتے ہیں' دراصل وہ نہ تو اپنی کتاب کو مانتے ہیں نہ آپؐ کو۔ (یہود نے اپنے بعض اہم لوگوں کو تورات کے مطابق سزائے رجم سے بچانے کے لئے حضورؐ کے پاس رجوع کیا۔ آپؐ نے اس سزا کو پوری طرح نافذ فرمایا جو تورات اور اسلام دونوں میں ایک ہی ہے یعنی شادی شدہ زانیوں کو سنگسار کر کے مار دینا)۔

(۴۴) بلاشبہ تورات اللہ کی کتاب ہے جو موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ وہ راہ حق کی طرف رہنمائی کرنے والی اور احکام الٰہی کی وضاحت کرنے والی ہے' حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں کئی انبیاء گزرے جو اللہ کے حکم کے اطاعت کرنے والے تھے وہ اور ان کے زاہد و عالم سب اسی کتاب تورات کے مطابق' جس کے وہ اللہ کی طرف سے حفاظت کرنے کے ذمہ دار تھے' یہود کے درمیان فیصلہ کیا کرتے تھے اور سب اس کے حق ہونے کی شہادت بھی دیتے تھے۔ پس اے علماء یہود! تم لوگوں سے نہ ڈرو اور رشوت لے کر میری آیات میں تحریف نہ کیا کرو بلکہ مجھی سے ڈرو اور اس کے مطابق فیصلہ کیا کرو اور جو لوگ کتاب الٰہی کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔

انعال: یَتَوَلَّوْنَ: تَوَلِّی سے' منہ موڑ لیتے ہیں' پھر جاتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٤٥﴾

فیصلہ نہ کرے | مطابق اس کے | جو نازل کیا | اللہ نے | تو وہی ہیں | ظالم لوگ

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو یہی لوگ ظالم ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا

اور ان کے بعد بھیجا ہم نے | اُن کے نقش قدم پر | عیسیٰ | بن | مریم کو | تصدیق کرنے والا

اور ان کے بعد انہیں کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اس کتاب کی

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْإِنْجِيلَ

ان احکام کا | جو اس سے پہلے تھے | تورات میں | اور دی ہم نے اس کو | انجیل

تصدیق کرتے تھے جو ان سے پہلے تھی یعنی تورات اور ہم نے ان کو انجیل دی

فِيهِ هُدًى وَّنُورٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

جس میں تھی ہدایت | اور نور | اور وہ تصدیق کرنے والی تھی | اس کی | جو اس سے پہلے

جس میں ہدایت اور روشنی (تھی) اور یہ کتاب تصدیق کرنے والی تھی تورات کی، جو اس سے

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ

تورات تھی | اور وہ ہدایت | اور نصیحت تھی | پرہیزگاروں کے لئے | اور چاہئے کہ فیصلہ کریں

پہلے نازل ہوئی تھی اور یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت و نصیحت تھی اور چاہئے تھا کہ اہل انجیل

أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

اہل انجیل | اس کے مطابق | جو نازل کیا | اللہ نے | اس میں | اور جو کوئی | فیصلہ نہ کرے

ان احکام کے مطابق فیصلہ کرتے جو اللہ تعالیٰ نے انجیل میں نازل کئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٤٧﴾ وَأَنْزَلْنَآ

اس کے مطابق | جو نازل کیا | اللہ نے | تو وہی ہیں | نافرمان | اور ہم نے اتاری

کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں اور (اے پیغمبر!)

إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

آپ کی طرف | یہ کتاب (قرآن) | سچی | تصدیق کرتی ہے | اس کی | جو اس سے پہلے تھی

ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب بھیجی جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو پہلے

مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

کتاب | اور محافظ ہے | اس پر | پس حکم کیجئے | ان کے درمیان | مطابق اس کے

سے تھیں اور ان کی محافظ بھی ہے پس آپ ان کے احکام کے مطابق ان لوگوں کے درمیان

أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ

جو نازل کیا | اللہ نے | اور پیروی نہ کیجئے | ان کی خواہشوں کی | اس حق بات کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس پہنچی

فیصلہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں اور اس سچائی کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس پہنچ چکی ہے ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) یہود حکم قصاص میں بھی تحریف اور امتیازی سلوک کرتے تھے کہ **بنی نضیر** جو معزز و مالدار تھے۔ **بنی قریظہ** سے قصاص اور دیت پوری لیتے اور خود انہیں نصف ادا کرتے جو صاف' علانیہ ظلم تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے یہود پر تورات میں فرض کیا تھا کہ قاتل مرد ہو یا عورت' اسے مقتول کے بدلہ میں قتل کیا جائے اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ نکالی جائے اور کان کے بدلے کان کاٹا جائے اور دانت کے بدلے دانت توڑا جائے اور باقی زخموں میں بھی برابر کا بدلہ ہے اور مقتول کے وارث اگر قصاص معاف کر دیں۔ تو یہ مقتول یا وارثوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگا یا زخموں کا قصاص معاف کرنا زخمی ہونے والے کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ و کفارہ بن جائے گا۔ اور جو اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۴۶) اس کے بعد ان نبیوں کی پیروی میں ہم نے حضرت عیسیٰ کو مبعوث فرمایا جو تورات کی تصدیق فرماتے تھے اور ان پر **انجیل** نازل کی۔ جو تورات کی تصدیق اور اس کے احکام کی وضاحت اور راہِ حق کی طرف ہدایت کرنے والی کتاب اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت تھی۔

(۴۷) اہل انجیل (نصاریٰ) پر انجیل کے مطابق فیصلہ کرنا لازم اور اس کی خلاف ورزی (انکار کی صورت میں) کفر اور (عدم انکار کی صورت میں) گناہ ہے۔

اسماء: **اَلنَّفْسَ**: اسم مفرد' جان' مراد شخص ہے۔ **اٰثَارِھِمْ**: ان کے نشانات' قدم' ان کے پیچھے پیچھے' اٰثَارِ مضاف' ھُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **جُرُوْحَ**: زخم' جَرْحٌ کی جمع۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ہرایک (گروہ) کے لئے تم میں سے مقرر کی ہم نے | ایک شریعت | اور طریقہ | اور اگر اللہ چاہتا

تم میں سے ہر ایک (گروہ) کے لئے ہم نے وقتاً فوقتاً ایک خاص شریعت اور (خاص) طریقہ مقرر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ

تو بنادیتا تم (سب) کو | ایک ہی امت | لیکن | اس لئے کہ آزمائے تم کو | اس میں | جو دیا تم کو (اللہ نے)

تم سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن (اسے یہ منظور تھا کہ) جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

پس آگے بڑھو | نیکیوں میں | اللہ (ہی) کی طرف | تم سب کو لوٹ کر جانا ہے | پس وہ تمہیں بتادے گا

پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو آخر تم سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں اس چیز کی حقیقت بتائے گا

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

جن باتوں میں تم | اختلاف کیا کرتے تھے | اور (یہ) کہ | فیصلہ کیجئے | ان کے درمیان | مطابق اُس کے

جس میں تم باہم اختلاف کرتے تھے اور یہ کہ اسی (کتاب) کے مطابق ان میں فیصلہ کیجئے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

جو نازل کیا | اللہ نے | اور پیروی نہ کیجئے | ان کی خواہشوں کی | اور محتاط رہئے اُن سے | کہ آپ کو فتنہ میں نہ ڈال دیں

جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے اور ان کی طرف سے محتاط رہئے کہ کہیں آپ کو کسی حکم سے

عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ

کسی (حکم) میں | جو | نازل کیا | اللہ نے | آپ کی طرف | پھر اگر | وہ منہ موڑلیں | تو جان لیجئے

جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، بہکا نہ دیں پھر اگر یہ نہ مانیں تو جان لیجئے

اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا

کہ بیشک اللہ چاہتا ہے | کہ انہیں سزا دے | ان کے بعض جرائم کی وجہ سے | اور بیشک | بہت سے

کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دے اور اس میں شک نہیں کہ لوگوں میں

مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ

لوگ | نافرمان (ہی) ہیں | پھر کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ | چاہتے ہیں | اور کون ہے بہتر

بہت سے نافرمان ہیں تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور یقین رکھنے والوں کے

مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ سے | فیصلہ کرنے میں | یقین کرنے والوں کے لئے | اے ایمان والو!

لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔ اے مسلمانو!

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ

نہ بناؤ | یہود | اور نصاریٰ | کو دوست | وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے

تم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور ہم نے آپ کی طرف یہ سچی کتاب (قرآن) نازل کی ہے۔ جو اس سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور
ان کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اس لئے آپؐ ان کے درمیان' اسی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے اور اس کو چھوڑ کر
یہود کی خواہشوں کی ہرگز پیروی نہ کیجئے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو یکساں عادات اور احوال پر پیدا کر کے تمہارے
لئے ایک ہی شریعت و دین مقرر کر دیتا لیکن تمہاری آزمائش کے لئے ہر ایک امت کے لئے زمانہ کے حالات اور
ان کے طبیعتوں کے لحاظ سے ایک علیحدہ شریعت مقرر کی کہ کون اس پر عمل کرتا ہے۔ سو تمہیں شریعت کے مطابق
نیک اعمال میں برتری حاصل کرنی چاہئے۔ تم سب کو اللہ کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضر ہونا ہے وہ
بالآخر تمہارے سب اختلافات کا فیصلہ فرما دے گا۔

(۴۹) اور اللہ نے یہ حکم بھی آپؐ کی طرف نازل کیا کہ آپؐ ان سب لوگوں میں اسی قرآن کے مطابق فیصلہ کیا کریں اور
ان کی خواہشوں کی پیروی ہرگز نہ کریں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ کہیں وہ آپؐ کو اللہ کے نازل کئے ہوئے کسی
حکم سے بہکا نہ دیں پھر اگر وہ آپؐ کا فیصلہ نہ مانیں تو جان لیجئے کہ اللہ انہیں ان کے گناہ کی وجہ سے سخت عذاب دینا
چاہتا ہے اور بلاشک بہت سے لوگ نافرمان ہی ہیں۔

(۵۰) یہود تو جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں لیکن اللہ پر یقین رکھنے والوں کے لئے اللہ سے بہتر کس کا فیصلہ ہے۔

افعال: تَخْتَلِفُوْنَ: تم اختلاف کرتے ہو اِخْتِلَافٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَبْلُوْا: بَلَاءٌ سے' وہ آزمائش کرے' الگ الگ چھانٹ دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَبْغُوْنَ: بَغْیٌ مصدر' وہ چاہتے ہیں' وہ طلب کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُهَيْمِنًا: نگران' شاہد' نگہبان' اسم فاعل ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور جو کوئی | دوست رکھے گا انہیں | تم میں سے | تو بیشک وہ (بھی) | انہی میں سے ہوگا | بیشک
اور تم میں سے جو کوئی ان کو دوست بنائے گا تو وہ یقیناً انہی میں سے ہوگا' یقین کرو اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥١ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ
ہدایت نہیں کرتا | ظالم لوگوں کو | پس آپ دیکھیں گے ان کو | جن کے دلوں میں
لوگوں کو کبھی ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو ظالم ہیں پھر (اے پیغمبر!) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری

مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ
بیماری (ہے) | کہ وہ دوڑ رہے ہیں ان کی جانب | وہ کہتے ہیں | ہمیں ڈر ہے | کہ ہمیں کوئی مصیبت نہ آپہنچے
ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ انہی لوگوں کی طرف تیزی سے دوڑے جا رہے ہیں' کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ آجائیں

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
سو قریب ہے | کہ اللہ | ظاہر کرے | فتح | یا (کوئی اور) امر | اپنی طرف سے
سو قریب ہے (وہ وقت) کہ اللہ تعالیٰ (مومنوں کی) فتح کا سامان کر دے یا اپنی طرف سے کوئی اور فیصلہ فرما دے

فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝٥٢ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
تو ہو جائیں | اُس بات پر | جو وہ چھپاتے ہیں | اپنے دل میں | شرمندہ | اور کہیں گے | وہ لوگ
پھر یہ (منافق) لوگ ان باتوں پر نادم ہوں گے جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی تھیں اور ایمان والے کہیں گے

اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
جو مومن ہیں | کیا یہی وہ لوگ ہیں جو | قسمیں کھاتے تھے | اللہ کی | بڑی تاکید سے
کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھائی تھیں کہ "

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٥٣
کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں | برباد ہوئے | ان کے اعمال | پھر ہو گئے | خسارہ اٹھانے والے
یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔ ان لوگوں کے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور بالآخر وہ ناکام ہو گئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
اے ایمان والو! | جو (کوئی) | پھر جائے | تم میں سے | اپنے دین سے
اے مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے

فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ
تو جلد لانے گا اللہ | (ایک اور) جماعت کو | جنہیں وہ دوست رکھے گا | اور وہ بھی اسے دوست رکھیں گے
تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ
نرم دل ہوں گے (وہ) | مسلمانوں کے لئے | سخت ہوں گے | کافروں کے لئے | جہاد کریں گے
جو مسلمانوں کے لئے نرم دل ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج' وہ اللہ تعالیٰ کی راہ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۵۱) مسلمانو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو تم میں سے انہیں دوست بنائے گا بلاشک وہ بھی انہیں میں سے ہو جائے گا بلاشبہ اللہ ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

(۵۲) جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے، وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر یہود سے دوستی چاہتے ہیں۔ محض اس خوف سے کہ کہیں انہیں ان سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اور بہت جلد اللہ مسلمانوں کو دین کے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے گا یا منافقین کے پوشیدہ راز ظاہر کر دے گا۔ جس سے وہ شرمندگی اٹھائیں گے۔

(۵۳) اسلام کی فتح کے بعد منافقین کی منافقت کے ظاہر ہو جانے پر مسلمان تعجب کریں گے کہ یہی کمبخت بڑی سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان شریروں کے سب اعمال برباد ہو گئے اور سخت نقصان میں رہے۔

...ال: نَخْشٰی: ہم ڈرتے ہیں، ہمیں اندیشہ ہے، خَشْیَۃٌ سے، مضارع (جمع متکلم)۔ اَنْ تُصِیْبَنَا: آ پڑے ہم پر، کہ ہم کو پہنچ جائے، تُصِیْبَ، اِصَابَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ اَسَرُّوْا: انہوں نے چھپایا، پوشیدہ کیا، اِسْرَارٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

...ء: دَآئِرَۃٌ: گردش، مصیبت، دَوْرٌ سے جس کے معنی پھرنے کے ہیں، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
اللہ کی راہ میں | اور نہ ڈریں گے | کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے | یہ | اللہ کا فضل ہے
میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ
وہ دیتا ہے | جسے چاہے | اور اللہ | وسعت والا | جاننے والا ہے | بیشک | تمہارا دوست (تو) | اللہ
جس کو چاہے دے دے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے (مسلمانو!) تمہارے (حقیقی) رفیق تو صرف

وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ
اور اُس کا رسول | اور وہ مؤمن ہیں | جو | قائم کرتے ہیں | نماز | اور ادا کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہیں اور وہ مؤمن لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
زکوٰۃ | اور وہ جھکنے والے ہیں (اللہ کے سامنے) | اور جو کوئی | دوست رکھتا ہے | اللہ | اور اس کے رسول
دیتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کے حضور) جھکنے والے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ ﴿٥٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اور ایمان والوں کو | تو بلاشبہ | اللہ کی جماعت | ہی غالب ہے | اے ایمان والو!
کو دوست رکھے گا تو یاد رکھو کہ (یہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے اور) اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے اے ایمان والو!

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا
(دوست) نہ بناؤ | ان لوگوں کو | جو ٹھہراتے ہیں | تمہارے دین کو | مذاق | اور کھیل
ان لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی (یعنی یہود و نصاریٰ) اور کافروں کو

مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ
ان لوگوں میں سے | جنہیں دی گئی تھی کتاب | تم سے پہلے | اور (نہ) کفار کو | اپنا دوست
اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا نَادَيْتُمْ
اور ڈرو | اللہ سے | اگر تم ہو | ایمان والے | اور جب | تم بلاتے ہو
اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرو اگر (سچے) مؤمن ہو۔ اور جب تم نماز کے

إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
نماز کی طرف | تو وہ ٹھہراتے ہیں اس کو | مذاق | اور کھیل | یہ | اس لئے کہ وہ
لئے پکارتے ہو تو یہ لوگ اسے مذاق اور کھیل سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ

قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُونَ
بے وقوف لوگ ہیں | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب! | کیا | تم انتقام لیتے ہو
لوگ عقل نہیں رکھتے کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم ہم میں کیا برائی دیکھتے ہو

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۵۴) مسلمانو! جو بھی تم میں سے دین اسلام سے پھر جائے۔ تم ان کی کچھ پروانہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے میں ایک ایسی جماعت پیدا کرے گا جنہیں وہ خود دوست رکھے گا اور وہ بھی اللہ کو دوست رکھیں گے۔ وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کفار کے ساتھ سخت ہوں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے دیتا ہے۔ اور وہ بڑا وسعت والا علم والا ہے۔ (ف) یہ خلفائے راشدین و دیگر صحابہ اور مجاہدین کے ذریعے دین اسلام کی دائمی حفاظت کی پیش گوئی ہے کہ وہ عاشقان خدا ورسول اپنی جان و مال اللہ کے دین کی حفاظت کے لئے قربان کردیں گے اور کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے کفار کے مقابلہ اور مرتدین کو سزا دینے میں ہمیشہ بڑے زبردست اور غالب رہیں گے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی اور قیامت تک پوری ہوتی رہے گی۔

(۵۵) مسلمانو! تمہارے حقیقی دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہی ہیں جو نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے اور اللہ کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔

(۵۶) اللہ ورسول اور مسلمانوں سے جو کوئی محبت رکھتے ہیں وہی اللہ کی جماعت ہے اور وہی ہمیشہ غالب رہے گی۔ (ف) اس میں بھی وہی سچے عاشقان خدا ورسول کے ہمیشہ غالب رہنے کی پیشینگوئی ہے۔

(۵۷) مسلمانو! اہل کتاب جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان سے اور کفار سے دوستی کا تعلق نہ رکھو اگر تم سچے مومن ہو تو صرف اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۵۸) اور نماز کے لئے اذان پر ان کا تمسخر کرنا اور ہنسی اڑانا محض ان کی بیوقوفی اور حماقت ہے کہ یہ اللہ کے نام کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

افعال: نَادَیْتُمْ: نِدَاءٌ مصدر، تم نے پکارا، ماضی معروف (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: لَوْمَۃَ: مصدر، ملامت کرنا، ملامت۔ لَآئِمٍ: (اسم فاعل) کسی چیز کو برا سمجھ کر ملامت کرنے والا۔ حِزْبٌ: گروہ، جماعت، اِحْزَابٌ جمع۔

مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
ہم سے صرف اس بات کا کہ | ہم ایمان لائے اللہ پر | اور اس پر | جو نازل ہوا | ہم پر | اور اس پر جو نازل ہوا
سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل

مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ
پہلے | اور یہ کہ | اکثر تم میں سے | نافرمان ہیں | کہہ دیجئے | کیا
کی گئی اور (اصل وجہ یہ ہے) کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ
میں تمہیں بتاؤں | اس سے بھی بدتر چیز | بدلے کے لحاظ سے | اللہ کے نزدیک | وہ کہ جس پر
میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت برا ہے یہ وہ لوگ ہیں

لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ
اللہ نے لعنت کی | اور اس پر غصہ ہوا | اور اس نے بنا دیئے | ان میں سے | بندر
جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ان پر غضب نازل کیا اور ان میں بعض کو بندر

وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
اور سور | اور (جس نے) بندگی کی | شیطان کی | یہی ہیں | بدتر درجے میں | اور بھٹکے ہوئے
اور سُور بنا دیا اور وہ شیطان کو پوجنے لگے انہی لوگوں کا ٹھکانا بُرا ہے اور یہ سیدھی راہ سے

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
سیدھے راستے سے | اور جب | وہ آتے ہیں تمہارے پاس | تو کہتے ہیں | ہم ایمان لائے
بھی بہت بھٹکے ہوئے ہیں اور جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں

وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
حالانکہ وہ داخل بھی ہوئے تھے تو کفر کے ساتھ | اور وہ نکلے بھی تو کفر کے ساتھ | اور اللہ خوب جانتا ہے
حالانکہ وہ کفر ہی لے کر آئے تھے اور اسی حالت میں لوٹ گئے اور اللہ تعالیٰ اُسے خوب جانتا

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ
جو وہ | چھپاتے تھے | اور آپ دیکھیں گے | بہتوں کو | ان میں سے | کہ وہ تیزی دکھاتے ہیں
جو کچھ وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ

فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا
گناہ | اور ظلم | اور حرام کھانے میں | بہت ہی برا ہے | جو عمل
گناہ سرکشی اور حرام مال کھانے میں بہت جلدی کرتے ہیں یقیناً ان کے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ
وہ کرتے ہیں | کیوں نہیں روکتے انہیں | ان کے درویش | اور عالم لوگ | ان کی گناہ کی باتوں سے
بہت برے ہیں ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتیں کرنے اور حرام مال کھانے سے کیوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۹) کہہ دیجئے۔ اے اہل کتاب! تمہاری دشمنی ہم سے صرف اس لئے ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو ہماری طرف نازل ہوئی اور ان کتابوں پر جو ہم سے پہلے نازل ہوئیں ایمان رکھتے ہیں اور یہ کہ تم (اہل کتاب) میں اکثر لوگ اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۶۰) ان سے کہہ دیجئے کہ یہود میں سے وہ لوگ زیادہ خطا کار اور عذاب کے لائق ہیں جن پر داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں یوم سبت کے بارے میں خدا کی نافرمانی کے نتیجے میں، سزا کے طور پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں مسخ کر کے بندر بنادیا اور نصاریٰ میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نافرمانی کی سزا میں مسخ کر کے سؤر بنادیا اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے بچھڑے کی عبادت یا تثلیث پرستی سے شیطان کی عبادت کی، پس یہی لوگ راہ راست سے زیادہ گمراہ ہیں اور انہیں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔

(۶۱) منافقین یہود جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو بظاہر اسلام کا اقرار کرتے ہیں لیکن دلی طور پر کافر ہی آئے اور کافر ہی لوٹ گئے اور اللہ ان کے نفاق کو خوب جانتا ہے۔

(۶۲) ان میں سے بہت لوگ آپ کو ایسے ملیں گے جو حق کو چھپانے، گناہ اور ظلم کرنے اور رشوت لینے میں خوب آگے بڑھتے ہیں۔ یہ بہت ہی برا کام ہے جو یہ کرتے ہیں۔

افعال: تَنْقِمُوْنَ: برائی دیکھتے ہو، بیر رکھتے ہو، عیب پکڑتے ہو، یہ نَقْمٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَثُوْبَۃ: بدلہ، ثواب، جزا۔

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۞٦٣ وَقَالَتِ

اورحرام کھانے سے | بہت برا ہے | جو کچھ | وہ کر رہے ہیں | اور کہتے ہیں

نہیں منع کرتے واقعی ان کے یہ افعال بہت برے ہیں اور

الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ

یہود | (کہ) اللہ کا ہاتھ | بندھا ہوا ہے | بندھ جائیں ہاتھ ان کے | اور ان پر لعنت ہے | ان کی اس بات کی وجہ سے

کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی اللہ بخیل ہے) انہی کے ہاتھ بندھے ہیں اور یہ بات کہنے پر ان پر لعنت ہوئی

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

بلکہ | اللہ کے دونوں ہاتھ | کھلے ہوئے ہیں | وہ خرچ کرتا ہے | جیسے | چاہے | اور ضرور بڑھا دے گا | بہتوں

بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور وہ (کتاب) جو آپ

مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ

اُن میں سے | جو کچھ | نازل ہوا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | سرکشی | اور کفر میں

کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کی گئی ہے ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور انکار بڑھا دے گی

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ

اور ہم نے ڈال دی | ان کے درمیان | عداوت | اور کینہ | روز قیامت تک

اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لئے عداوت اور بغض ڈال رکھا ہے

كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ

جب بھی | وہ بھڑکاتے ہیں | آگ | جنگ کے لئے | تو بجھا دیتا ہے اسے اللہ | وہ کوشش کرتے (رہتے) ہیں

جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ ملک میں

فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۞٦٤

زمین میں | فساد کی | اور اللہ | پسند نہیں کرتا | فساد کرنے والوں کو

فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ

اور اگر وہ اہل کتاب | ایمان لے آتے | اور تقویٰ اختیار کرتے | تو ہم ضرور ہٹا دیتے | اُن پر سے

اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تو ہم یقیناً ان کے گناہ

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞٦٥ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا

اُن کے گناہ | اور داخل کرتے انہیں | نعمت کے باغات میں | اور اگر وہ | قائم رکھتے

معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں والے باغوں میں داخل کرتے اور اگر

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

تورات | اور انجیل کو | اور جو کچھ | اترا | ان کی طرف | اُن کے رب کی طرف سے

تورات و انجیل اور جو ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل ہوا اسے قائم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۳) یہود کے علماء تقدس اور علمیت کا دعویٰ کرنے کے باوجود یہود کو جھوٹ بولنے اور رشوت وغیرہ کا حرام مال کھانے سے کیوں نہیں روکتے ان کا یہ کام بہت ہی برا ہے۔ اس آیت میں امت کی رہنمائی کے سلسلے میں علماء کی ذمہ داری بتائی گئی ہے۔

(۶۴) یہود مالدار تھے۔ حضورؐ کو جھٹلانے سے' اللہ نے انہیں تنگدست کر دیا یا مسلمانوں کی روز افزوں کامیابیوں کو دیکھ کر رؤسائے یہود نے کہا تھا کہ اللہ کا ہاتھ سخاوت سے بند ہو گیا ہے۔ اگرچہ ہم یہود اللہ کے چہیتے ہیں لیکن آج کل ہم پر اللہ کی مہربانیاں کم ہوتی جا رہی ہیں گویا اللہ نے ہم پر بخل شروع کر دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ خود بخیل ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے جو ایسا کہتے ہیں' اللہ تو بڑا ہی سخی ہے جیسے چاہے اپنے بندوں کو رزق عطا کرتا ہے۔ دراصل آپؐ پر قرآن کے نازل ہونے سے جو انہیں حسد ہے اس کی وجہ سے وہ اور بھی کفر اور سرکشی میں بڑھ رہے ہیں اور اسی کی پاداش میں اللہ نے قیامت تک ان (یہود و نصاریٰ) کے درمیان بغض و دشمنی ڈال دی ہے۔ اور جب بھی وہ حق کے مقابلہ میں جنگ کی کوئی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ انہیں مقہور و مغلوب کر کے اسے بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ فسادی ہیں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(۶۵) اور اگر اہل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتے اور شرک سے بچتے تو ان کے سابقہ جرم معاف کر کے قیامت میں نعمت کے باغات میں داخل کر دیے جاتے۔

افعال: اَطْفَاهَا: اس کو بجھا دیا' اَطْفَاَ' اِطْفَاءٌ سے' جس کے معنی بجھانے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)' ھَا ضمیر (واحد مؤنث غائب)۔ اَوْقَدُوْا: انہوں نے آگ لگائی' سلگائی' اِیْقَادٌ سے ماضی (جمع مذکر غائب)۔ کَفَّرْنَا: ہم نے دُور کر دیئے' مٹا دیئے' ماضی (جمع متکلم)۔ اَدْخَلْنٰھُمْ: ہم نے ان کو داخل کیا' ماضی (جمع متکلم)' ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَبْسُوْطَتَانِ: اسم مفعول' تثنیہ ہے مَبْسُوْطَۃٌ مفرد' (اس کے دونوں ہاتھ) کھلے ہوئے ہیں' پھیلے ہوئے ہیں' کشادہ ہیں یعنی وہ بڑا کریم ہے' جواد ہے۔ النَّعِیْمِ: (اسم معروفہ)' نعمت' راحت' عیش۔

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ
تو وہ کھاتے | اپنے اوپر کی طرف سے | اور نیچے | اپنے پاؤں کی طرف سے | اُن میں سے
تو البتہ وہ اوپر (آسمان) کی جانب سے بھی رزق حاصل کرتے، اور اپنے پاؤں کے نیچے (زمین) سے بھی (انہیں رزق ملتا) ان میں سے

اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾
ایک جماعت | میانہ رو ہے | اور بہت (لوگ) | ان میں سے | برے کام کر رہے ہیں
ایک گروہ اعتدال پسند ہے۔ اور ان میں سے اکثر برے اعمال والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ
اے رسول! | پہنچا دیجئے | جو کچھ | اُترا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے
اے رسول! آپؐ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
اور اگر | آپ نے ایسا نہ کیا | تو آپ نے نہ پہنچایا | اُس کا پیغام | اور اللہ | آپ کو محفوظ رکھے گا
اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو (گویا) آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ
لوگوں (کے شر) سے | بیشک | اللہ | ہدایت نہیں کرتا | قوم | کفار کو | کہہ دیجئے
سے محفوظ رکھے گا۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ راہِ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا کہہ دیجئے

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ
اے اہل کتاب! | تم نہیں ہو | کسی چیز پر (دین کی) | جب تک کہ | تم قائم نہ کرو | تورات
اے اہل کتاب! تمہارا کوئی دین نہیں جب تک تم تورات اور انجیل اور ان (کتابوں)

وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا
اور انجیل کو | اور جو کچھ | اترا ہے | تمہاری طرف | تمہارے رب کی طرف سے | اور ضرور بڑھا دے گا | بہتوں کو
کو نافذ نہ کرو جو تم پر تمہارے رب کی جانب سے نازل ہوئیں اور ان میں سے بہتوں

مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ
اُن میں سے | جو کچھ | اُترا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | سرکشی | اور کفر میں | پس افسوس نہ کریں
جو کچھ آپ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یقیناً سرکشی اور انکار میں بڑھا دے گا پس ان لوگوں پر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ
قوم | کفار پر | بلاشبہ جو مسلمان ہیں | اور جو یہودی ہیں | اور صابی
کافر ہیں افسوس نہ کیجئے بلاشبہ مسلمانوں، یہودیوں، صابیوں

وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ
اور نصاریٰ | تو جو کوئی | ایمان لایا | اللہ | اور روز | آخر پر | اور عمل کرے
اور عیسائیوں میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۶) اگر وہ اہل کتاب تورات وانجیل کے احکام وحدود کو قائم رکھتے اور جو کچھ اللہ کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا اس کی تعمیل کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں کشادگی اور وسعت فرماتا۔ اوپر سے رحمت کی بارشیں ہوتیں اور نیچے سے زمین ان کے لئے اناج، پھل، ترکاریاں بکثرت اُگاتی، معدنیات ظاہر ہوتے وہ خوشحال ہوتے۔ ہاں ایک جماعت ان میں سے سیدھے راستے پر ہے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ جو اسلام میں داخل ہو گئے اور باقی بہت سے وہ ہیں کہ جو بھی کرتے ہیں برا ہی کرتے ہیں۔

(۶۷) اس آیت میں حضورؐ کو تبلیغ کی تاکید کی گئی ہے اور دین کے دشمنوں کے شر سے حفاظت کا وعدہ ہے کہ اے رسولؐ! جو کچھ آپ پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔ اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے اور کسی کی پرواہ نہ کیجئے۔ ورنہ سمجھئے کہ گویا آپؐ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ آپؐ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور بے شک اللہ کفار کو ہدایت نہیں فرماتا۔

(۶۸) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم اس وقت تک صحیح دین کے پیرو نہیں کہلا سکتے۔ جب تک کہ تم تورات وانجیل اور ان احکام کی پابندی نہ کرو جو اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے نبی آخر الزمانؐ پر نازل ہوئے ہیں اور یہ سرکش یہودی ضرور ہی آپؐ پر قرآن کے نزول سے، حسد کی وجہ سے، اور بھی کفر وسرکشی میں بڑھ جائیں گے مگر آپؐ ان کی اس حالت پر کچھ بھی غم نہ کیجئے۔

افعال: بَـلِّغْ: تو پہنچادے، تبلیغ کردے، تَبْـلِیْغٌ سے جس کے معنی پہنچا دینے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ لَمْ تَـفْعَلْ: تو نہ کرے، تو نے نہ کیا، فِعْلٌ سے، مضارع منفی بلم (واحد مذکر حاضر)۔

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا

نیک | تو نہ کوئی خوف ہوگا | ان پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | بیشک | ہم نے لیا تھا

تو ایسے لوگوں پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ بے شک ہم نے بنی اسرائیل

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ

عہد | بنی اسرائیل سے | اور ہم نے بھیجے | ان کی طرف | رسول | جب بھی | آیا ان کے پاس

عہد لے چکے ہیں اور ہم نے ان کی طرف کئی رسول بھیجے پھر جب کبھی ان کے پاس

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا

(کوئی) رسول | وہ (حکم) لے کر | جسے نہ چاہتے تھے | اُن کے دل | تو ایک گروہ کو | انہوں نے جھٹلا دیا | اور ایک گروہ

رسول ایسے احکام لے کر آئے جن کو ان کے دل نہ چاہتے تھے تو انہوں نے بعض کو جھٹلایا اور بعض

يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا

قتل کر دیا | اور انہوں نے خیال کیا | کہ نہ ہوگی | کوئی سزا | پھر اندھے | اور بہرے ہوگئے

قتل کر ڈالتے تھے۔ اور انہوں نے سمجھا کہ اس کی سزا کچھ نہ ہوگی اس لئے وہ اندھے اور بہرے ہو گئے

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

پھر توبہ قبول کی | اللہ نے | ان کی | پھر اندھے ہوگئے | اور بہرے ہوگئے | اکثر | ان میں سے

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی پھر (دوبارہ) ان میں سے بہت سے (حق بات سے) اندھے اور بہرے ہو گئے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اور اللہ | دیکھنے والا ہے | جو وہ کرتے ہیں | بیشک | کافر ہیں | جو | کہتے ہیں

اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے ان لوگوں نے یقیناً کفر کیا جنہوں نے کہا کہ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ

کہ اللہ (تو) | مسیح | ابن | مریم (ہی) ہے | حالانکہ مسیح نے (تو) کہا تھا

اللہ تعالیٰ تو مسیح ہی ہے جو مریم کا بیٹا ہے (حالانکہ) مسیح نے خود

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ

اے بنی اسرائیل! | عبادت کرو اللہ کی | جو میرا اور تمہارا رب ہے | بیشک | جو کوئی

کہ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے یقین جانو کہ جو کوئی

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ

شریک ٹھہراتا ہے | اللہ کے ساتھ | تو حرام کر دیا ہے | اللہ نے | اُس پر | جنت کو | اور اس کا ٹھکانا ہے

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر چکا ہے اور اس کا ٹھکانا

النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

دوزخ | اور نہیں ہے | ظالموں کا | کوئی بھی مددگار | بلاشبہ کافر ہو چکے | وہ لوگ جو | کہتے ہیں

(دوزخ کی) آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا

بُ اللّٰہ

ت نمبر

) بلاشک جو لوگ مسلمان اور یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں ان میں سے جو بھی سچے دل سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور عمل نیک کرے ایسے لوگوں کو قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔ **صابی** گذشتہ انبیاءؑ میں سے بعض کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے والی ایک قوم تھی۔ جو ستارہ پرستی اور ملائکہ پرستی میں مبتلا ہو گئے تھے۔

) ہم نے بنی اسرائیل سے اللہ کے احکام اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کا عہد لے رکھا تھا اور اسی کی تعمیل کرانے کے لئے ان کی طرف کئی رسول بھیجے، مگر ہمیشہ ان کی یہی بری عادت رہی کہ جب بھی کوئی نبی ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی بگڑی ہوئی عادات کے خلاف تھا تو انہوں نے ان نبیوں میں سے کئی کو جھٹلا دیا اور کئی ایک کو قتل بھی کر ڈالا۔

) اور انہوں نے اپنی بے وقوفی سے یہ خیال کر رکھا تھا کہ جو نبی ان کی مرضی کے خلاف کوئی حکم لائے اسے قتل کر دینے یا اس کی تکذیب کرنے میں انہیں کوئی عذاب نہ ہوگا پھر تو گویا وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر انہوں نے توبہ کی تو وہ منظور ہوئی۔ پھر بھی بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے سب برے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔ اس آیت میں یہود کی تاریخ کے متعدد انقلابات کی طرف اشارہ ہے۔

۷) نصاریٰ کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں جو یہ جھوٹا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تو مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ خود حضرت مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ان ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

ماء: مَاْوٰىهُ: اس کا ٹھکانہ اس کی جگہ، مَاْوٰى مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔

إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّآ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

کہ بیشک اللہ | ایک تیسرا ہے | تین میں سے | حالانکہ نہیں کوئی | معبود | سوائے | ایک معبود کے

اللہ تعالیٰ تین میں سے ایک ہے حالانکہ ایک معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں

وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اگر وہ باز نہ آئے | اس بات سے | جو وہ کہتے ہیں | تو ضرور پہنچے گا | ان کو جو | کافر ہیں

اور جو (کلماتِ شرک) وہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو لوگ کافر رہے

مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ

ان میں سے | عذاب | دردناک | پس کیا وہ توبہ نہیں کرتے | اللہ کی جناب میں | اور اس سے مغفرت نہیں مانگتے؟

ان کو یقیناً دردناک عذاب ملے گا۔ تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اُس سے بخشش نہیں مانگتے؟

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۚ

اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | نہیں ہے مسیح | ابن مریم | مگر صرف ایک رسول

حالانکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، مریم کے بیٹے مسیح فقط اللہ تعالیٰ کے ایک رسول ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ

گزر چکے | اس سے پہلے | بہت سے رسول | اور اس کی والدہ | (حق کی) تصدیق کرنے والی تھی | وہ دونوں کھاتے تھے

ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں بہت راست باز تھی، وہ دونوں (عام انسانوں کی طرح)

الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ

کھانا | غور کیجئے | کس طرح | ہم بیان کر رہے ہیں | ان کے لئے | دلیلیں | پھر دیکھئے

کھانا کھاتے تھے، دیکھئے کیسے کھول کھول کر ہم ان کے لئے دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر دیکھئے وہ کدھر

أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا

وہ کہاں | بہکے جا رہے ہیں | کہہ دیجئے | کیا تم عبادت کرتے ہو | بجائے اللہ کے | اس کی

الٹے بھاگ رہے ہیں۔ (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت

لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۗ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيعُ

جسے اختیار نہیں | تمہارے لئے | نقصان | اور نہ نفع کا | اور اللہ | سننے والا

کرتے ہو جن کے اختیار میں تمہارا نفع نقصان بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی سنتا اور (سب کچھ)

الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ

جاننے والا ہے | کہہ دیجئے | اے اہل کتاب! | مبالغہ نہ کرو | اپنے دین میں | ناحق

جانتا ہے کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو

وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا

اور پیروی نہ کرو | اور لوگوں کی خواہشوں کی | جو گمراہ ہو چکے | اس سے پہلے | اور انہوں نے گمراہ کیا

اور نہ ایسے لوگوں کی (نفسانی) خواہشوں پر چلو جو پہلے ہی گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) بے شک نصاریٰ کافر ہیں جو تثلیث (تین خداؤں) کا خراب عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں (باپ، بیٹا، روح القدس) میں سے ایک ہے، حالانکہ حقیقی معبود صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اگر وہ اس جھوٹے عقیدے سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو کافر ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا۔

(۷۴) انہیں اپنے غلط عقائد (خداوندیٔ مسیح و تثلیث و کفارہ) سے اللہ کی جناب میں توبہ کر کے اپنے گناہوں سے مغفرت مانگنی چاہئے اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ عیسائیوں میں یہ غلط عقائد رائج ہو چکے ہیں کہ نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دلوا کر، عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کروایا ہے۔ یہاں اس بہتان سے توبہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۷۵) مسیحؑ ابن مریم تو اللہ کا ایک رسول ہی ہے اور بہت سے رسول اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کی والدہ مریمؑ توحید الٰہی کی تصدیق کرنے والی تھی اور وہ دونوں عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے جبکہ خدا کو ایسی کوئی احتیاج نہیں۔ غور کرو ہم کیسے واضح دلائل بیان کر رہے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے حق سے بہکے جاتے ہیں۔

(۷۶) کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا (عیسیٰؑ و مریم جن کو تم معبود سمجھ کر پوجتے ہو وہ تو) بذات خود تمہیں کوئی نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، اور اللہ تو سننے جاننے والا ہے۔

افعال: یَأْکُلَانِ: اَکْلٌ سے، وہ دونوں (عیسیٰ اور مریم) کھاتے تھے، مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ نُبَیِّنُ: تَبْیِیْنٌ مصدر، ہم بیان کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔

كَثِيرًا وَّضَلُّوا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بہتوں کو | اور بھٹک گئے | سیدھے راستہ سے | لعنت کی گئی | ان لوگوں پر | جو کافر ہوئے

چکے ہیں اور خود سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں

مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُۥدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

بنی اسرائیل میں سے | زبان سے | داؤدؑ | اور عیسیٰؑ | بن | مریم کی

راہِ کفر اختیار کی ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ بن مریم کی زبان سے لعنت ہوئی

ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنكَرٍ

یہ اس لئے کہ نافرمان ہو گئے | اور حد سے نکل گئے تھے | وہ باز نہیں آتے تھے | اُس بُرے کام سے

یہ اس لئے (کہ) وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے زیادہ بڑھ چلے تھے، وہ جو برے کام کر بیٹھتے تھے ان سے ایک

فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ

جو وہ کرتے تھے | بہت برا تھا | جو عمل | وہ کیا کرتے تھے | آپ دیکھیں گے | بہتوں کو | اُن میں سے

دوسرے کو نہ روکتے تھے واقعی ان کا یہ فعل بہت برا تھا۔ ان میں سے آپؐ اکثر کو دیکھیں گے

يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن

کہ وہ دوستی کرتے ہیں | ان سے | جو کافر ہیں | یقیناً بہت برا ہے | جو آگے بھیجا اپنے لئے | انہوں نے (خود) | کہ

کہ وہ کافروں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں یقیناً وہ چیز جو انہوں نے اپنے لئے آگے (آخرت میں) بھیجی ہے بہت بری ہے اور وہ یہ کہ

سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ

ناراض ہوا اللہ | ان پر | اور عذاب میں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اور اگر وہ ایمان رکھتے

اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان

بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ

اللہ پر | اور نبیؐ پر | اور اس پر جو اترا اسکی طرف | تو وہ نہ بناتے کفار کو | دوست | لیکن | اکثر لوگ | ان میں سے

رکھتے ہوتے اور نبیؐ پر اور اس پر جو کچھ اس کی طرف نازل کیا گیا، تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر

فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ

نافرمان ہیں | آپ ضرور پائیں گے | سب لوگوں سے زیادہ | عداوت میں | اہل اسلام کے ساتھ | یہودیوں

نافرمان ہیں۔ (اے پیغمبر) ایمان والوں کے ساتھ عداوت رکھنے میں آپ یہودیوں اور مشرکوں کو سب سے

وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوٓا

اور مشرکین کو | اور آپ پائینگے | سب سے زیادہ قریب | محبت میں | مسلمانوں سے | اُن لوگوں کو | جو کہتے ہیں

شدید پائیں گے اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے زیادہ قریب اُن کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ

إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

ہم نصاریٰ ہیں | یہ اسلئے | کہ ان میں ہیں | عالم | اور درویش | اور وہ | تکبر نہیں کرتے

ہم نصاریٰ ہیں اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین درویش (موجود) ہیں اور اس لئے کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۷) کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم دین میں ناحق کی بیشی نہ کرو کہ نصاریٰ نے حضرت مسیح کو بڑھاتے بڑھاتے خدا ہی یقین کرلیا۔ اور یہود نے گھٹاتے گھٹاتے اسے درجۂ شرافت سے بھی گرا کر نعوذ باللہ ناجائز اولاد قرار دیا اور یہ غلط دعویٰ کردیا کہ ہم نے اسے صلیب پر چڑھوا دیا ہے اور ان گمراہوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کیا کرو' جو اس سے پہلے (یہود و نصاریٰ میں سے) ہوگزرے اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کردیا اور خود بھی راہ حق سے بھٹک گئے۔

(۷۸) بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل گئے تھے۔ ان کی نافرمانی کی وجہ سے زبور میں حضرت داؤدؑ اور انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے ان پر لعنت کی گئی۔ تفصیل یہ کہ کچھ لوگوں نے حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں **یوم السبت** کے بارہ میں حکم عدولی کی تو داؤدؑ کی بددعا سے ان کی صورتیں مسخ ہو کے بندر بنائے گئے اور نصاریٰ نے نزول مائدہ کے بعد ان کی رسالت سے انکار کردیا۔ تو وہ خنزیر بنا دیئے گئے۔

(۷۹) وہ لوگ اپنے برے کاموں سے باز نہ آتے تھے بلکہ اس پر ضد کرتے تھے اور ایک دوسرے کو اس سے منع نہ کرتے تھے اور ان کا گناہ پر اصرار اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینا بہت بڑا جرم تھا۔

(۸۰) اے رسولؐ آپ ان اہل کتاب میں سے بہت سے منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ مشرکین سے دوستی رکھتے ہیں۔ ان کا یہ فعل بہت ہی برا ہے' اللہ ان سے ناراض ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

(۸۱) اگر وہ اللہ و رسولؐ اور اس کی کتاب (قرآن) پر صدق دل سے ایمان لے آتے تو کبھی بھی مشرکین و کفار سے دوستی نہ رکھتے۔ لیکن ان میں بہت سے اللہ کے نافرمان ہیں۔

(۸۲) اے رسولؐ! آپ اسلام کی مخالفت میں یہود اور مشرکین کو سب سے زیادہ اور پیش پیش پائیں گے اور اہل اسلام سے رواداری کرنے میں نصاریٰ کو قریب تر پائیں گے کیونکہ ان میں بعض عالم اور درویش موجود ہیں جو تکبر نہیں کرتے۔ (ف) یہ آیت شاہ نجاشی اور حبشہ کے نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ البتہ جو عیسائی اپنے تکبر اور حسد کی وجہ سے آخری نبیؐ اور قرآن سے دشمنی رکھتے ہیں' وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔

افعال: لَا تَغْلُوْا: تم مبالغہ نہ کرو' زیادتی نہ کرو' حد سے نہ بڑھو' غلو نہ کرو' غُلُوٌّ سے جس کے معنی حد سے گزرنے کے ہیں' نہی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لُعِنَ: لَعْنٌ مصدر' لعنت کی گئی (رحمت سے دور رہنے کی بددعا)' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ لَتَجِدَنَّ: ضرور تو پائے گا' وُجُوْدٌ سے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَھْوَآءَ: خواہشیں' خیالات' ھَوٰی کی جمع۔ لِسَانِ: (اسم مفرد) زبان' قوت گویائی' بولی' لہجہ۔ مَوَدَّۃً: دوستی' محبت' دلی رغبت۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

اور جب | سُنا انہوں نے | جو (کلام) | نازل کیا گیا | رسول کی طرف | (تو) تُو دیکھتا ہے اُن کی آنکھیں

اور جب وہ (کلام) سنتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ اُن کی آنکھوں کو دیکھتے ہیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ

اُبل رہی ہیں | آنسوؤں سے | اس سبب سے | (کہ) انہوں نے پہچان لیا | حق کو | وہ کہہ رہے ہیں

کہ اُن سے آنسو بہہ رہے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا' کہتے ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا

اے ہمارے رب! | ہم ایمان لائے | پس لکھ لے ہمیں | (حق کی) شہادت دینے والوں کے ساتھ | اور کیا (عذر ہے) ہمارے لئے

اے ہمارے رب! ہم (اس کلام پر) ایمان لے آئے پس ہمیں بھی (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔ اور ہمارے پاس

لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا

کہ ایمان نہ لائیں | اللہ پر | اور جو | آیا ہمارے پاس | حق میں سے | اور ہم اُمید رکھتے ہیں | کہ ہمیں داخل کرے؟

کیا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس (سچائی) پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں اور پھر یہ اُمید رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ

ہمارا رب | صالح لوگوں کے ساتھ | پس بدلہ دیا اُن کو | اللہ نے | اس کہنے پر | جنتیں

نیک لوگوں کے ساتھ (جنت) میں داخل کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کہنے کے صلے میں جنتیں عطا فرمائیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | اُن میں | اور یہ ہے | بدلہ

جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ

نیکی کرنے والوں کا | اور جنہوں نے | انکار کیا | اور جھوٹا کہا | ہماری آیتوں کو | وہی ہیں لوگ

یہی بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ

دوزخ والے | اے ایمان والو! | حرام نہ ٹھہراؤ | (وہ) پاکیزہ چیزیں

جہنمی ہیں۔ اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ

مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾

جو | حلال فرمائیں | اللہ نے | تمہارے لئے | اور نہ بڑھو حد سے | بیشک اللہ | پسند نہیں کرتا | حد سے بڑھنے والوں کو

جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ

اور کھاؤ | اس میں سے | جو رزق دیا تم کو | اللہ نے | حلال | (اور) پاکیزہ | اور ڈرو | اللہ سے

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو روزی دی ہے اس میں سے حلال اور صاف ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

آسان تفسیر

آیت نمبر

۸۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ کفار مکہ نے انہیں وہاں بھی آرام سے رہنے نہ دیا اور ایک وفد ان مہاجر صحابہ کی گرفتاری کے لئے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں بھیجا۔ اس موقع پر عیسائی بادشاہ نے فریقین کو دربار میں بلایا۔ اور جب نجاشی بادشاہ حبش کے دربار میں خود بادشاہ اور بعض درباریوں نے مہاجرین کے لیڈر حضرت جعفر بن ابی طالب سے قرآن سنا تو وہ اس سے ایسے متاثر ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل سے اس کی تصدیق کی اور زبان سے اس کی شہادت دی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد نجاشی نے ستر آدمیوں کا وفد دربار رسالت میں مدینہ بھیجا جو وہاں بھی قرآن سن کر رونے لگے اور حضورؐ کے سامنے اسلام قبول کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اے رب! ہم آخری نبی پر ایمان لائے، سو ہمیں تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے۔

۸۴) اور ان کی قوم نے انہیں ملامت کی تو جواب دیا کہ جب ہم اللہ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے تو ہم اللہ اور اس کی سچی کتاب (قرآن) پر جو اس کے سچے رسول کے ذریعے ہمارے پاس پہنچی ہے کیوں ایمان نہ لائیں۔

۸۵) اس دلی اخلاص کے اظہار کے بدلے میں اللہ نے ان کو وہ جنت عطا فرمائی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔

۸۶) اور جو لوگ حق دین اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور آیات الٰہی کی تکذیب کرتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

۸۷) بعض بزرگ صحابہ نے خوفِ آخرت اور پرہیزگاری کی وجہ سے ارادہ کیا تھا کہ وہ صرف اس قدر کھائیں گے جس سے زندگی قائم رہے اور نہ گوشت وغیرہ استعمال کریں گے اور نہ گھر میں رہیں گے اور نہ عورتوں سے تعلق رکھیں گے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے کہ مسلمانو! جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرما دی ہیں تم ان کو اپنے اوپر حرام نہ ٹھہراؤ اور ان کے چھوڑنے میں اعتدال کی حد سے نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ال: **تَفِیْضُ**: وہ بہتی ہے، جاری رہتی ہے، **فَیضٌ** سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ **نَطْمَعُ**: **طَمْعٌ** مصدر، ہم امید رکھتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ **یُدْخِلَنَا**: **اِدْخَالٌ** مصدر، ہم کو داخل کرے گا مضارع معروف (واحد مذکر غائب)۔ **تُحَرِّمُوْا**: تم حرام کر لو، حرام ٹھہرا لو، **تَحْرِیْمٌ** سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اء: **اَثَابَهُمُ**: ان کو بدلہ دیا، انعام دیا، ثواب دیا **اَثَابَ** سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

الَّذِیٓ اَنۡتُمۡ بِہٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ

جس پر | تم | ایمان رکھتے ہو | نہیں پکڑتا تمہیں | اللہ | تمہاری لغو (بے ارادہ) قسموں پر

جس پر تمہارا ایمان ہے تمہاری فضول قسموں پر اللہ تعالیٰ تم سے کوئی باز پرس نہیں کرے گا

وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ۚ فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطۡعَامُ

اور لیکن | وہ مؤاخذہ کرتا ہے تم سے | اس پر | جو تم پختہ (ارادہ سے) کھاؤ قسمیں | پس اُس کا کفارہ ہے | کھانا کھلانا

لیکن جن قسموں کو تم نے پختہ کر لیا اور (پھر توڑ دیا) ان پر تم سے مؤاخذہ کرے گا اس (قسم کو توڑنے) کا کفارہ

عَشَرَۃِ مَسٰکِیۡنَ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَہۡلِیۡکُمۡ اَوۡ کِسۡوَتُہُمۡ

دس | مسکینوں کو | اوسط (درمیانی) درجہ کا | جو | تم کھلاتے ہو | اپنے گھر والوں کو | یا اُن کو کپڑے دے دینا

دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑے پہنا دینا

اَوۡ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ؕ

یا آزاد کرنا | ایک غلام کا | پھر جو کوئی | نہ پائے | تو روزے رکھے | تین | دن

یا ایک غلام آزاد کر دینا ہے پس جو کوئی یہ چیزیں نہ پائے پھر تین دن کے روزے رکھے

ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیۡمَانِکُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَاحۡفَظُوۡۤا اَیۡمَانَکُمۡ ؕ

یہ ہے | کفارہ | تمہاری قسموں کا | جب | تم قسم کھاؤ | اور حفاظت کیا کرو | اپنی قسموں کی

یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو (اور اسے پورا نہ کرو) اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۸۹﴾

اسی طرح | بیان کرتا ہے اللہ | تمہارے لئے | اپنی آیتیں | تا کہ تم | شکر کرو

اللہ تعالیٰ اسی طرح تم سے اپنی آیتیں واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ

اے ایمان والو! | بیشک | شراب | اور جوا | اور بت | اور پانسے (جوئے کے آلات)

اے ایمان لانے والو! شراب پینا، جوا کھیلنا، بتوں کو پوجنا اور ہار جیت کے تیر پھینکنا

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۹۰﴾

ناپاک ہیں | شیطان کے عمل میں سے | سو اُن سے بچتے رہو | تا کہ تم | فلاح پاؤ

ناپاک شیطانی کام ہیں اس لئے تم ان سے بچو تاکہ تم نجات پاؤ

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے | کہ ڈال دے | تمہارے درمیان | دشمنی | اور بغض

شیطان تو چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے دشمنی

فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ

شراب | اور جوئے کے ذریعے | اور روکے تم کو | اللہ کے ذکر سے | اور نماز سے

اور بغض پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و نماز سے تمہیں روکے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۸) اور جو حلال اور پاکیزہ روزی تمہیں اللہ نے دے رکھی ہے اس میں سے کھاؤ اور حلال کو حرام ٹھہرانے میں اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اس لئے کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۸۹) اور ہر بات میں بلا ضرورت' عادتاً جو تم قسمیں کھاتے رہتے ہو ایسی فضول قسموں پر اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ہاں کسی معاملہ میں جان بوجھ کر پختہ قسم کھا کر اس کے توڑنے پر تمہیں ضرور پکڑے گا اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانہ درجہ کا کھانا کھلانا جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں کو اوسط درجہ کے کپڑے پہنانا جو تم اپنے اہل وعیال کو پہناتے ہو یا ایک غلام آزاد کرنا اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو وہ مسلسل تین دن روزے رکھے جب تم پختہ قسم کھا کر اسے توڑ دو تو یہ اس کا کفارہ ہے اور تم پر اپنی قسموں کی حفاظت کرنا لازم ہے اللہ اپنی آیتیں اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر کرو۔

(۹۰) مسلمانو! شراب پینا اور جوا کھیلنا اور بتوں کی تعظیم کے لئے ان کے تھانوں پر جانور ذبح کرنا اور پانسے (لاٹری وغیرہ) کے تیروں سے مال تقسیم کرنا سب حرام اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے پرہیز رکھو۔

حال: رَزَقَكُمُ: اس نے تم کو روزی دی' رزق دیا' رَزَقَ' رَزْقٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ عَقَّدتُّمُ: تم نے گرہ باندھی' مضبوط باندھا' پختہ کیا' تَعْقِيدٌ ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُطْعِمُونَ: تم کھلاتے ہو' کھانا دیتے ہو اِطْعَامٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِحْفَظُوا: تم حفاظت کرتے ہو' حِفظٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِجْتَنِبُوهُ: تم اس سے بچتے رہو۔ اِجْتَنِبُوا سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

ماء: اَوْسَطِ: درمیانی درجہ کا' وَسْطٌ اور وَسَاطَةٌ سے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

تو کیا | تم باز | آؤ گے؟ | اور حکم مانو | اللہ کا | اور حکم مانو | رسول کا

تو کیا اب بھی تم (ان برائیوں سے) باز نہیں آؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

اور ڈرتے رہو | پھر اگر | تم منہ پھیرلو | تو جان لو | کہ | ہمارے رسول پر تو (فقط) | پہنچا دینا ہے

اور بچتے رہو۔ اور اس پر بھی اگر تم منہ موڑو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف پیغام کو واضح

الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

واضح (طور پر) | نہیں | اُن لوگوں پر (جو) | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

طور پر پہنچا دینا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اُن پر اُن چیزوں کے بارے میں

جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(کوئی) گناہ | اُس میں | جو کھا چکے | جب پرہیز کیا (آئندہ) | اور ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک

کوئی گناہ نہیں جو (شراب وغیرہ وہ حرمت سے پہلے کھا (پی) چکے اور وہ آئندہ بچتے رہے اور ایمان پر رہے اور نیک عمل کرتے رہے۔

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

پھر | بچتے رہے | اور ایمان لائے | پھر | بچتے رہے | اور نیکی کی | اور اللہ دوست رکھتا ہے

پھر پرہیزگار رہے اور ایمان پر ثابت قدم رہے، پھر پرہیز کرتے رہے اور خوب نیکیاں کماتے رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ

نیکی کرنے والوں کو | اے ایمان والو! | ضرور آزمائے گا تمہیں | اللہ | کچھ

لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو یقیناً قدرے اس شکار سے ضرور

مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ

شکار سے | جس تک پہنچیں | تمہارے ہاتھ | اور تمہارے نیزے | تاکہ جان لے | اللہ

آزمائے گا (کہ حالت احرام میں) جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کر لے

مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

(کہ) کون ڈرتا ہے اس سے | غائبانہ | پس جو کوئی | زیادتی کرے گا | اس کے بعد | اُس کے لئے ہے

کہ کون اُس سے بغیر دیکھے ڈرتا ہے پھر جو کوئی اس (ممانعت) کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ

عذاب | دردناک | اے ایمان والو! | نہ مارو | شکار | جب تم احرام میں ہو

دردناک عذاب ہے اے مسلمانو! تم شکار نہ مارو اس حال میں جبکہ تم نے احرام باندھ رکھا ہو

وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ

اور جو کوئی مارے شکار | تم میں سے | ارادہ سے | تو بدلہ (دے) | برابر اس کے | (جو) اس نے مارا

اور جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا تو اس کی سزا یہ ہے کہ جیسا جانور کو مارا ہے اس کے بدلے میں

یت نمبر آسان تفسیر

۹۱) شراب اور جوئے کا خاصہ یہ ہے کہ آپس میں بغض وعداوت اور نماز سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں باہمی کینہ اور دشمنی پیدا کردے۔ اور تاکہ تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے غافل کردے تو کیا تم اب بھی اس برے عمل کو نہ چھوڑو گے؟

۹۲) اور اللہ ورسول کا حکم مانو اور ان کی مخالفت سے ڈرتے رہو اور اگر تم نہ مانو گے تو ہمارے رسولؐ کے ذمے تو احکام الٰہی کھول کر بیان کردینا ہی ہے۔

۹۳) بعض اصحابؓ نے دریافت کیا تھا کہ جن لوگوں نے شراب کے حرام ہونے کے حکم سے پہلے شراب پی تھی ان کا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے اور شراب کی حرمت کے بعد اس کے پینے سے پرہیز کرتے رہے اور اس کی حرمت پر ایمان لاکر نیک عمل کرتے رہے پھر اس سے بچتے رہے اور حرام ہونے پر یقین رکھا پھر اس سے پرہیز کرتے رہے اور نیکی کی، ان پر اس شراب نوشی کا کچھ گناہ نہیں، جو انہوں نے حکم تحریم سے پہلے پی تھی اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۹۴) مسلمانو! حج وعمرہ احرام کی حالت میں ہاتھ یا نیزے سے زمینی شکار کرنا تم پر حرام کردیا گیا ہے تاکہ اللہ آزمائے کہ کون دیکھے بغیر، اللہ سے ڈر کر شکار نہیں کرتا۔ پس حالت احرام میں شکار کے حرام ہونے کے حکم کے بعد جو نافرمانی کرے گا اسے دردناک عذاب ہوگا۔ یہ مکہ میں سرزمین حرم کے اندر، اور اسی طرح سرزمین حرم سے باہر، لیکن احرام کی حالت میں شکار حرام ہے۔

افعال: طَعِمُوْا: جوانہوں نے کھایا، کھا چکے، طَعْمٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَـنَالُهٗ: لیتے ہیں اس کو، وہ اس کو پاتی ہے، تَنَالُ، نَیْلٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِعْتَدٰی: اس نے زیادتی کی، اِعْتِدَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْمُبِیْنُ: اِبَانَةٌ مصدر، ظاہر کھلا ہوا، اسم فاعل، واحد مذکر۔

مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ

چارپایوں میں سے | فیصلہ کریں اس کا | دو انصاف والے | تم میں سے | بطور قربانی | کہ پہنچے | کعبہ (میں)

چارپایوں میں سے اس کے برابر کا جانور، جس کے متعلق تم میں سے دو منصف فیصلہ کر دیں، قربانی کے لئے کعبہ تک پہنچایا جائے

اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ

یا کفارہ ہے | کھانا کھلانا | (چند) مسکینوں کو | یا اس کے برابر | روزے | تاکہ چکھے

یا اس کے بدلے چند مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ وہ اپنے کئے کی

وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ

سزا اپنے کام کی | معاف کر دیا اللہ نے | وہ جو | ہو چکا پہلے | اور جو کوئی | دوبارہ کرے تو بدلہ لے گا | اللہ

سزا چکھے پہلے جو ہو چکا اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے۔ لیکن جو کوئی دوبارہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (نافرمانی کی)

مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

اُس سے | اور اللہ | زبردست ہے | بدلہ لینے والا | حلال کیا گیا ہے | تم پر | شکار دریا کا

سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ (سب پر) غالب (اور) سزا دینے والا ہے۔ تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا

وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

اور اُس کا طعام | تمہارے فائدے اور | مسافروں کے لئے | اور حرام کیا گیا ہے | تم پر | شکار خشکی کا

حلال کیا گیا ہے کہ تم کو اور مسافروں کو فائدہ پہنچے اور جب تک تم حالتِ احرام میں ہو تم پر

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ

جب تک تم ہو | احرام میں | اور ڈرتے رہو | اللہ سے | وہ جس کی طرف | تم جمع کئے جاؤ گے | بنایا | اللہ نے

خشکی کا شکار حرام ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع کر کے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ

کعبہ کو | گھر | احترام والا | قیام کا ذریعہ | لوگوں کے لئے | اور مہینے | حرمت والے

جو کہ عزت اور احترام کا گھر ہے، لوگوں کے لئے قیام کا سبب قرار دیا ہے نیز حرمت والے مہینوں کو بھی

وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اور قربانی | اور پٹے والے جانوروں کو بھی | یہ | اس لئے کہ تم جانو | کہ اللہ | جانتا ہے

اور (حج کی) قربانی کو اور (قربانی کے) ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے باندھے ہوں یہ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو کہ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾

جو کچھ آسمانوں میں | اور جو کچھ زمین میں ہے | اور یہ کہ | اللہ | ہر چیز سے | خوب واقف ہے

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ (سب کو) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

جان لو | کہ | اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | اور یہ کہ اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

لوگو جان لو کہ اللہ تعالیٰ (جرم کی) سخت سزا دینے والا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا (اور) رحمت والا بھی ہے

آسان تفسیر	آیت نمبر

(۹۵) مسلمانو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو کوئی شکار کرے اس پر اس جانور کے برابر جو اس نے شکار کیا ہے، بدلہ (جرمانہ) دینا لازم ہے۔ اپنے مویشی (اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ) میں سے جو دو قابل اعتماد مسلمان تجویز کریں وہ بطور قربانی کعبہ میں لے جا کر ذبح کیا جائے یا اس کا کفارہ ہے اس کی قیمت سے سرزمین حرم کے ضرورت مندوں کو فی مسکین صدقۂ فطر کے برابر غلہ تقسیم کرنا یا جتنے مسکینوں میں وہ غلہ تقسیم ہو سکتا ہو اتنے روزے رکھنا تاکہ اپنے کئے کو برداشت کرے اور جو کچھ اس حکم سے پہلے ہو چکا وہ معاف اور جو دوبارہ یہی جرم اور احرام یا سرزمین حرم کی بے حرمتی کرے اللہ اس سے انتقام لے گا اور وہ بہت انتقام لینے والا ہے۔

(۹۶) اور احرام کی حالت میں دریا کا شکار (مچھلی) اور خود دریا سے نکل کر مری ہوئی مچھلی کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے تاکہ تمہارے ساتھ حجاج اور عام مسافر بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور جب تک تم احرام میں رہو۔ خشکی میں رہنے والے جانوروں کا شکار تم پر حرام ہے اللہ سے ڈر کر اس کی نافرمانی نہ کرو جس کے حضور میں قیامت کے روز جوابدہی کے لئے تم جمع کئے جاؤ گے۔

(۹۷) اللہ تعالیٰ نے کعبۃ اللہ کو جو اس کا حرمت والا گھر ہے اور حرمت والے مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) اور قربانی اور پٹے والی (حج کی قربانی کے لئے مخصوص) قربانیوں کو لوگوں کے قیام زندگی (قیام امن اور روحانی اصلاح) کا باعث بنا دیا ہے کیونکہ ان کی وجہ سے ہر سال لاکھوں انسانوں کی روزی کا سامان بھی ہو جاتا ہے اور قتل و غارت سے بھی سب کو امن مل جاتا ہے اور لوگوں میں دین کی عظمت بھی پیدا ہوتی ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ زمین و آسمان کے راز جانتا ہے اور ہر چیز کا اسے علم ہے۔

(۹۸) اور جان لو کہ اللہ اپنے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دینے والا اور بھول کر کفارہ سے اس کی تلافی کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

افعال: یَذُوْقَ: ذَوْقٌ مصدر تا کہ وہ چکھے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ عَادَ: وہ پھرا، اس نے عود کیا، عَوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ دُمْتُمْ: تم ٹھہرے رہے، دَوَامٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: النَّعَمِ: اس جنس، چوپایہ، اونٹ بکری وغیرہ اَنْعَامٌ اور نُعْمَانٌ جمع۔ هَدْيًا: قربانی کا جانور اسم نکرہ۔ وَبَالَ: سختی، ناگواری بوجہ گرانی، بداعمالی کی سزا۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

نہیں ہے | رسول کے ذمے | مگر صرف | پہنچا دینا (پیغام کا) | اور اللہ | جانتا ہے | جو تم ظاہر کرتے ہو

رسول کے ذمہ صرف یہی ہے کہ وہ (حکم) پہنچا دے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو | کہہ دیجئے | برابر نہیں | ناپاک | اور پاک | اگرچہ

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو (اے پیغمبر اسلامؐ) کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک (چیز) برابر نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ

اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ

تعجب میں ڈالے تجھے (اے مخاطب) | کثرت | ناپاک کی | پس ڈرو اللہ سے | اے عقل والو!

ناپاک کی کثرت تمہیں بھلی معلوم ہو تو اے عقلمندو اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔـلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ

تاکہ تم | فلاح پاؤ | اے | ایمان والو! | سوال نہ کیا کرو | ایسی باتوں کی (نسبت)

تاکہ تم فلاح پاؤ اے ایمان والو! ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کرو

اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔـلُوْا عَنْهَا حِيْنَ

کہ اگر ظاہر کر دی جائیں | تم پر | تو تمہیں تکلیف ہو | اور اگر | تم پوچھو | اُن کے متعلق | جبکہ

کہ وہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر تم نے ایسے وقت میں کہ جب قرآن نازل

يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

نازل ہو رہا ہے | قرآن | (تو) وہ ظاہر کر دی جائیں تم پر | درگزر کیا | اللہ نے | اُن سے | اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے

ہو رہا ہے ان کے متعلق پوچھا تو وہ (باتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ تعالیٰ نے (ان سوالات) سے درگزر کیا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا

بُردبار ہے | سوال کر چکے ہیں (ان کی نسبت) | (کچھ) لوگ | تم سے پہلے بھی | پھر وہ ہو گئے

(اور) بردبار ہے۔ بیشک ایک قوم نے تم سے پہلے بھی ایسی ہی باتیں دریافت کی تھیں پھر جب وہ ظاہر ہو گئیں تو

بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ

اُن سے | منکر | نہیں مقرر کیا | اللہ نے | بحیرہ | اور نہ | سائبہ

ان سے انکار کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ تو بحیرہ (جس جانور کا دودھ بتوں کے نام کر دیا جائے) اور نہ سائبہ (بتوں کے نام پر آزاد کردہ جانور)

وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ

اور نہ وصیلہ | اور نہ حام | لیکن | جو لوگ | کافر ہیں | وہ باندھتے ہیں

اور نہ وصیلہ (جس اونٹنی کا پہلا اور دوسرا بچہ مادہ ہو) نہ حام (دس بچے جنانے والا اونٹ) حرام قرار دیا ہے بلکہ یہ سب کافر اللہ تعالیٰ پر

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

اللہ پر | جھوٹ | اور اکثر ان میں سے | عقل نہیں رکھتے | اور جب | کہا جاتا ہے | اُن سے

جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے اور جب ان سے کہا گیا کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۹) رسول کے ذمے تو صرف احکام الٰہی لوگوں کو پہنچا دینا ہے اور ظاہر و پوشیدہ تم جو عمل کرو گے وہ سب اللہ کو معلوم ہے اس کے مطابق وہ جزا و سزا دے گا۔

(۱۰۰) آپ کہہ دیجئے کہ حرام و حلال کبھی برابر نہیں ہو سکتے حلال چیز خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو وہ بہت سی ناپاک اور حرام سے بہتر ہے پس عقلمندوں کو چاہئے کہ اللہ سے ڈر کر خبیث و حرام چیز سے بچتے رہا کریں تاکہ وہ فلاح پائیں۔

(۱۰۱) مسلمانو! دین کی بہت باریک پابندیوں کی باتوں کو کرید نے کی کوشش نہ کرو کہ اگر وہ بتادی جائیں تو تمہیں تکلیف ہو کیونکہ نزول قرآن کے وقت اگر ان کے بارے میں پوچھو گے تو ممکن ہے کہ ان کے کرنے کا حکم بیان کر دیا جائے پھر تم پورا نہ کرسکنے کی وجہ سے گنہ گار بنو سوان کی تحقیق کو چھوڑو کہ ان کی اجازت اور سہولت باقی رہے اور تم پکڑ سے بچے رہو' اللہ نے تمہارے گذشتہ سوالات کی معافی کر دی اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

(۱۰۲) پہلی قومیں اپنے انبیاء سے ایسی باتیں کثرت سے پوچھا کرتی تھیں۔ پھر جب ان کی نسبت صاف (واضح) حکم آجاتا تو انکار اور خلاف ورزی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جاتی تھیں۔

(۱۰۳) عرب جاہلیت میں **بحیرہ** (کان کاٹی اونٹنی) اور **سائبہ** (سانڈنی' بتوں کے نام پر آزاد چھوڑی ہوئی جیسے ہندوؤں کی گائے) اور **وصیلہ** (اوپر تلے مادہ بچے دینے والی) اور **حام** (کئی بچوں کے باپ اونٹ) کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کا دودھ' گوشت اور سواری اپنے لئے حرام سمجھتے تھے' اس کی تردید فرمادی ہے کہ اللہ نے ان جانوروں کی حرمت کا کوئی حکم نہیں دیا ہے کفار اپنی طرف سے ایسی باتیں گھڑ کر اللہ پر بہت بڑا بہتان لگا رہے ہیں اور اکثر بے عقل لوگ ہی ان پر عمل کرتے ہیں۔

افعال: اَعۡجَبَكَ: وہ تجھ کو بھلا معلوم ہوا' اَعۡجَبَ' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُبۡدَ: وہ ظاہر کی جائے' اِبۡدَاءٌ سے معنی ظاہر کرنے کے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ تَسُؤۡكُمۡ: وہ تم کو بری لگے' وہ تمہیں غمگین کرے' سَوۡءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اَصۡبَحُوۡا: وہ ہوگئے' انہوں نے صبح کی' یہ اِصۡبَاحٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

تَعَالَوْا إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا

(کہ) آؤ | اس بات کی طرف جو | نازل کی اللہ نے | اور رسول کے حکم کی طرف | (تو) وہ کہتے ہیں | کافی ہے ہمارے لئے

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام اور رسول کی طرف رجوع کرو تو وہ بولے کہ ہمارے لئے وہی طریقہ کافی

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

کہ وہ ہم نے پایا | جس پر | اپنے باپ دادوں کو | کیا اگرچہ ہوں | اُن کے باپ دادا | کہ نہ جانتے ہوں

جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباؤ اجداد نہ تو کچھ

شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

کچھ (بھی) | اور نہ | وہ ہدایت پر ہوں | اے ایمان والو | تم پر (ذمہ داری) ہے تمہاری اپنی

رکھتے اور نہ ہی ہدایت یافتہ تھے؟ اے مؤمنو! تم پر تمہاری اپنی ذمہ داری ہے

لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ

نہیں نقصان پہنچا سکتا تمہیں | جو کوئی گمراہ ہوا | جب | تم ہدایت پر رہو | اللہ ہی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے تمہیں

تمہیں گمراہ لوگ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر تم خود ہدایت پر ہو تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر

جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

سب کو | پھر وہ بتادے گا تمہیں | جو تم کیا کرتے تھے | اے ایمان والو!

جانا ہے پھر وہ تمہیں بتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے؟ اے مؤمنو!

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ

شہادت (ہونی چاہئے) | تمہارے درمیان | جب آ پہنچے | تم میں سے کسی کو موت | وصیت کے وقت

جب تم میں سے کسی کے سامنے موت (کے آثار) ظاہر ہو جائیں تو وصیت کے وقت تم مسلمانوں میں سے

اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ

دو آدمیوں کی | انصاف والے | تم میں سے | یا | دو اور ہوں | تمہارے سوا | اگر | تم

دو معتبر گواہ موجود ہونے چاہئیں یا اگر تم زمین میں سفر کی حالت میں ہو (اور مسلمان گواہ نہ ملیں)

ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا

سفر کرو | زمین میں | پھر آ پہنچے تمہیں | مصیبت | موت کی | تو روک لو ان دونوں کو

اور تم کو موت کی مصیبت درپیش آ جائے تو پھر اپنے سوا دو (غیر مسلم) گواہ بنا لو (پھر) اگر تمہیں ان (کی صداقت) میں

مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي

بعد | نماز کے | کہ وہ قسم کھائیں | اللہ کی | اگر تمہیں شک ہو (کہ) | ہم نہیں لیتے

شبہ ہو تو نمازِ (عصر) کے بعد انہیں روک لو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی قیمت

بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ

اس کے بدلے | (کوئی) قیمت | اگرچہ وہ ہو | رشتہ دار | اور ہم نہیں چھپاتے ہیں | گواہی اللہ کی

قبول نہ کریں گے اگرچہ وہ صاحب معاملہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی (سچی بات) کو چھپائیں گے

آسان تفسیر

بسر

) جب کہا جاتا ہے کہ اللہ و رسولؐ کے حکم پر چلو تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے تو وہی رسوم و رواج کافی ہیں جن پر ہمارے بڑے بوڑھے چلتے آئے تو کیا اگر وہ کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور راہ راست پر بھی نہ ہوں تو پھر بھی وہ انہی کی رسوم پر چلیں گے؟ یہ تو کچھ عقلمندی نہیں۔

) مسلمانو! اگر کفار ان شرکیہ رسوم کو نہیں چھوڑتے تو نہ چھوڑیں۔ جب تم خود ہدایت پر ہو تو ان کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔ تم اپنی جان کی فکر کرو۔ کفریہ رسوم سے بچو اور ان لوگوں کا ساتھ نہ دو۔ کیونکہ تم سب کو اللہ کے سامنے جانا ہے۔ اور جو کچھ تم دنیا میں کرتے تھے وہ اس کی پوچھ گچھ کرے گا۔

إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ

ایسا کریں تو بیشک ہم | گنہگاروں میں سے ہیں | پھر اگر | معلوم ہو جائے | کہ وہ دونوں | مرتکب ہوئے

ورنہ ہم گنہگار ہوں گے۔ پھر اگر پتہ چل جائے کہ وہ گناہ کے مرتکب ہوئے

اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

گناہ کے | تو دو اور گواہ | کھڑے ہوں اُن دونوں | کی جگہ | اُن لوگوں میں سے | جن کا (ان گواہوں نے) حق مارنا چاہا

تو پھر ان کی جگہ میت کے قریبی دو اور گواہ کھڑے ہوں ان لوگوں میں سے جن کی حق تلفی ہوئی ہے

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

وہ دونوں زیادہ قریبی ہوں | پھر وہ قسم کھائیں | اللہ کی | کہ ہماری گواہی | زیادہ سچی ہے | ان دونوں کی گواہی سے

پھر وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

اور زیادتی نہیں کی ہم نے | ایسا کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں | یہ زیادہ قریب ہے | کہ | وہ دیں

اور ہم نے (گواہی میں) کوئی زیادتی نہیں کی ورنہ ہم ظالموں میں سے ہوں گے یہ بہت قریب کی راہ ہے کہ اس طرح وہ

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ

گواہی | اس کی صحیح صورت میں | یا ڈریں (اس بات سے) | کہ رد کر دی جائیں گی | قسمیں | بعد اُن کی قسموں کے

ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا اس بات سے ڈریں گے کہ اِن کی قسمیں اُن کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾

اور ڈرو اللہ (سے) | اور سنو | اور اللہ | راہ پر نہیں لاتا | نافرمان لوگوں کو

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (اس کا حکم) سُنو اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا

جس دن جمع کرے گا اللہ | رسولوں کو | پھر وہ فرمائے گا | کیا | جواب دیا گیا تھا تمہیں؟ | کہیں گے

(وہ دن یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ (تمام) رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں (دعوت کا) کیا جواب ملا تھا؟ وہ کہیں گے

لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

ہمیں کچھ علم نہیں | بے شک تو ہی ہے | خوب جاننے والا | (سب) چھپی باتوں کا | جب کہے گا | اللہ

کہ ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی غیب کی باتوں سے خبردار ہے (پھر) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ

اے عیسیٰ بن مریم | یاد کر | میرا احسان | (جو) تجھ پر | اور تیری والدہ پر (کیا) | جب

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! میری اس نعمت کو یاد کر جو میں نے تجھ پر اور تمہاری ماں پر کی تھی جب

اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ

میں نے تیری مدد کی | روح پاک (جبرئیل) سے | کہ باتیں کرتا تھا تو | لوگوں سے | گہوارے میں | اور پختہ عمر میں بھی

میں نے جبرئیل کے ذریعے تیری مدد کی اور تو لوگوں سے جھولے میں بھی باتیں کرتا تھا۔ اور بڑی عمر میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٠٦) مسلمانو! جب تم میں سے کسی کی موت قریب ہو اور وہ کچھ وصیت کرنا چاہے تو دو گواہ معتبر مسلمان ہونے چاہئیں یا اگر تم سفر میں ہو اور موت آ پہنچی اور دو مسلمان گواہ نہ ملیں تو غیر مسلم گواہ ہی سہی۔ پھر ان کی شہادت میں اگر تمہیں کچھ شبہ ہو تو انہیں با جماعت نماز کے بعد مجمع میں روکو کہ وہ قسم اٹھائیں کہ ہم اس شہادت پر کوئی طمع یا لالچ نہیں کرتے۔ خواہ صاحب معاملہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم سچی شہادت کو چھپائیں گے' ورنہ ہم گنہ گار ہوں گے۔

(١٠٧) پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ان ہر دو غیر مسلم گواہوں نے حق بات چھپانے کا جرم کیا ہے تو دو اور گواہ کھڑے ہوں ان دونوں غیر مسلموں کی جگہ' اُن لوگوں میں سے' جن کے حق میں خیانت کی گئی ہے اور وہ میت کے زیادہ قریبی ہوں وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری شہادت ان غیر مسلموں سے زیادہ قابل اعتبار ہے اور ہم نے شہادت میں کوئی زیادتی نہیں کی' ورنہ تو ہم ظالم ہوں گے۔

(١٠٨) یہ اس طرح قسم دلانا اس بات سے زیادہ قریب ہے کہ خدا کے خوف سے یا اس بات سے ڈر کر' کہ کہیں ان کی اپنی گواہی کے بعد ان کی قسم رد نہ کر دی جائے' وہ صحیح صحیح شہادت دیں' اور اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو اور حکم سنو' اور اللہ نافرمانوں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

(١٠٩) اور اس دن کو یاد کرو جس میں اللہ' سب رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا کہ تمہاری امتوں نے ہمارے پیغام کا کیا جواب دیا تھا؟ وہ سب کہیں گے' ہمیں کچھ خبر نہیں کہ وہ ہمارے بعد کیا کرتے رہے تو ہی تمام رازوں کا جاننے والا ہے۔

افعال: تَحْبِسُوْنَهُمَا: ان دونوں کو تم روک سکو' تَحْبِسُوْنَ' حَبْسٌ سے معنی روک رکھنے کے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَصَابَتْكُمْ: وہ تم کو پہنچی۔ اِرْتَبْتُمْ: تم شک میں پڑے' تمہیں شبہ ہوا' اِرْتَابٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لَا نَكْتُمُ: كَتْمٌ مصدر' ہم نہیں چھپا رہے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ عُثِرَ: اسے اطلاع دی گئی' خبر کر دی گئی' معلوم ہو جائے' عُثُوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اسْتَحَقَّ: وہ حقدار ہوا' لائق ہوا' حق ثابت ہوا' اِسْتِحقَاقٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)' اِسْتَحَقَّا وہ دونوں حقدار ہوئے۔ تُرَدَّ: وہ رد کر دی جائے' پھیر دی جائے رَدٌّ سے معنی لوٹانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اُجِبْتُمْ: جواب دیا گیا تمہیں اِجَابَةٌ سے معنی جواب دینے کے ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يَجْمَعُ: جمع مصدر...... وہ جمع کرے گا' اکٹھا کرے گا' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اِثْنَانِ: دو' تثنیہ مذکر کے لئے آیا ہے۔ اٰثِمِيْنَ: بہت سے گنہگار اٰثِمٌ کی جمع اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ وَإِذْ

اور جب | میں نے سکھائی تجھے | کتاب | اور حکمت | اور تورات | اور انجیل | اور جب

اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی اور جب

تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ

تو بناتا تھا | مٹی سے | پرندے کی سی صورت | میرے حکم سے | پھر پھونکتا تھا | اس میں | تو وہ ہو جاتا تھا

تم میرے حکم سے پرندے کی شکل میں مٹی کا پتلا بناتے اور پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے

طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي

پرندہ | میرے حکم سے | اور تو شفا دیتا تھا | پیدائشی اندھے کو | اور سفید داغوں والے کو | میرے حکم سے

پرندہ بن جاتا اور تم مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو میرے حکم سے صحتمند کر دیتے تھے

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَآءِيلَ

اور جب تو نکالتا تھا | مُردوں کو | میرے حکم سے | اور جب میں نے روک دیا تھا | بنی اسرائیل کو

اور جب تم میرے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم (پر زیادتی کرنے) سے

عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

تجھ سے | جب تو آیا تھا ان کے پاس | (روشن) دلیلیں لے کر | پھر کہا تھا | اُن لوگوں نے | جو کافر تھے | ان میں سے

روک دیا تھا جب تم اُن کے پاس روشن دلائل لے کر آئے تھے تو جن لوگوں نے ان میں سے کفر اختیار کر لیا تھا۔

إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۰﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيّٖنَ

کہ نہیں ہے یہ | مگر صرف | جادو (ہے) | کھلا | اور جب میں نے دل میں ڈال دیا | حواریوں کے

وہ بولے کہ یہ تو واضح جادو کے سوا کچھ نہیں اور یاد کرو جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا

أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوٓا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿۱۱۱﴾

کہ ایمان لاؤ | مجھ پر اور میرے رسول پر | (تو) انہوں نے کہا | ہم ایمان لائے | اور گواہ رہ | کہ بیشک ہم حکم ماننے والے ہیں

کہ مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور اے اللہ تو گواہ رہ کہ ہم فرمان بردار ہیں

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ

جب کہا | حواریوں نے | اے عیسیٰ بن مریم! | کیا کر سکتا ہے؟ | تیرا رب | کہ

(یاد کرو) کہ جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریمؑ! کیا تمہارا رب ہم پر آسمان سے

يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ

اتارے | ہم پر | ایک خوان (نعمت) | آسمان سے | اس نے کہا | ڈرو اللہ سے | اگر | تم ہو

کھانے کا ایک خوان اُتار سکتا ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اگر تم واقعی

مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ

مؤمن | انہوں نے کہا | کہ ہم چاہتے ہیں | کہ ہم کھائیں | اس میں سے | اور اطمینان پائیں

مؤمن ہو انہوں نے کہا کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو

ت نمبر آسان تفسیر

۱) اور روز قیامت جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریمؑ سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ! میرا احسان یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا تھا جب کہ جبرئیلؑ کے ذریعے تمہاری مدد کی جس کی وجہ سے تم جھولے میں اور بڑی عمر میں بھی لوگوں سے نہایت فصیح و بلیغ کلام کرتے تھے اور تمہیں کتاب الٰہی اور اس کے اسرار اور خاص کر تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی۔ اور یاد کرو جبکہ تم گارے سے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے بالکل پرندے کی طرح زندہ ہو جاتا تھا اور تم میرے حکم سے پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور مردے کو زندہ کر دیتے تھے اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تمہیں نقصان پہنچانے سے روک دیا تھا جب کہ تم ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے اور انہوں نے تمہارا انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تو صاف جادو ہے۔

) اور یاد کرو جبکہ میں نے حواریوں (حضرت عیسیٰ کے مومن ساتھیوں) کے دل میں ڈال دیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لاؤ اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایمان لائے اور تم گواہ رہو کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔

۱۱) جب حواریوں نے کہا تھا کہ اے عیسیٰؑ! کیا آپ کا پروردگار ہم پر آسمان سے معجزانہ طور پر لذیذ قسم کے کھانوں کا خوان اتار سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر سچے ایماندار ہو تو اللہ سے ڈرو اور ایسے سوال نہ کرو۔

عال: اَيَّدْتُكَ: میں نے تیری مدد کی تَاْيِيْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ عَلَّمْتُكَ: میں نے تجھے سکھائی، تعلیم دی، عَلَّمْتُ، تَعْلِيْمٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَنْفُخُ: تو پھونک مارتا ہے، مارے گا، پھونکتا، پھونکے گا، نَفْخٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُبْرِئُ: تو چنگا کرتا ہے، تندرست کرتا ہے، اِبْرَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ كَفَفْتُ: میں نے اس کو روکا، اس کی ہتھیلی کو پکڑ لیا، ماضی معروف (واحد متکلم)۔

سماء: اِذْنِي: میری اجازت، حکم میرا اِذْنٌ سے۔ كَهَيْئَةِ: مانند، شکل، صورت (اسم مضاف)۔

قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا

ہمارے دل | اور ہم جان لیں | کہ | تو نے سچ کہا ہم سے | اور ہم ہو جائیں | اُس پر

اطمینان ہو اور ہم یہ جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس پر

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ

گواہوں میں سے | کہا | عیسٰیؑ ابن | مریمؑ (نے) | (کہ) اے اللہ ہمارے رب

گواہ ہو جائیں (اس پر) عیسٰیؑ ابن مریمؑ نے کہا اے ہمارے رب!

اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

نازل فرما ہم پر | ہم پر ایک خوانِ (نعمت) | آسمان سے | جو ہو | ہمارے لئے | خوشی کا دن

ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما جو کہ ہمارے موجودہ اور آئندہ آنے والوں

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

ہمارے پہلوں | اور پچھلوں کے لئے | اور ایک نشانی | تیری طرف سے | اور رزق دے ہم کو | اور تو

کے لئے خوشی کا دن ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق دے اور تو

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے | فرمایا اللہ نے | بیشک میں | نازل کروں گا | تم پر | پھر جو کوئی انکار کرے

بہترین رزق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اسے تم پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو کوئی تم میں

بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾

(اسکے) بعد | تم میں سے | تو میں اُسے عذاب دوں گا | ایسا عذاب کہ عذاب نہ دوں گا وہ | کسی اور کو | جہاں والوں میں سے

سے اس کے بعد بھی ناشکری کرے گا تو اُسے ایسی سزا دوں گا جو میں نے جہاں بھر میں کسی کو نہ دی ہوگی۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

اور جب فرمائے گا | اللہ | اے عیسٰیؑ ابن | مریمؑ | کیا تو نے | کہا تھا | لوگوں سے

اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (حشر میں) اے عیسٰیؑ مریمؑ کے بیٹے! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا

اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ

کہ بنا لو مجھے | اور میری والدہ کو | دو معبود | بجائے | اللہ کے | تو وہ کہے گا | پاک ہے تو

کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو وہ کہیں گے اے اللہ تُو پاک ہے

مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ڲ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ

نہیں (مناسب) میرے لئے | کہ کہوں وہ بات | جو نہیں میرا حق | اگر | میں نے یہ کہا ہوتا

میری کیا مجال کہ میں ایسی ناحق بات کہتا اگر میں نے ایسا کہا ہوتا

فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ

تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا | تو جانتا ہے | جو میرے دل میں ہے | اور میں نہیں جانتا | جو تیرے دل میں ہے

تو تجھے ضرور علم ہوتا تجھ کو وہ سب معلوم ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے

یت نمبر آسان تفسیر

۱۱۳) انہوں نے کہا کہ ہم اس لئے یہ درخواست کر رہے ہیں تا کہ اس خوان نعمت سے کھا کر ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم یقینی طور پر جان لیں کہ آپؑ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم آپؑ کی رسالت کے گواہ ہوں۔

۱۱۴) تب حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی اے اللہ! ہم پر آسمان سے خوان نعمت نازل فرما کہ وہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لئے ایک خوشی کا مذہبی تقریب کا یادگار دن ہو اور تیری طرف سے میری نبوت کا ایک نشان ہو اور اپنی طرف سے ہمیں روزی دے اور تو سب سے بہتر روزی عطا کرنے والا ہے۔

۱۱۵) اللہ نے فرمایا۔ وہ خوان نعمت تو میں نازل کروں گا لیکن جو کوئی اس کے بعد حق سے انکار کرے گا میں اسے ایسا سخت عذاب دوں گا کہ اہل عالم میں سے کسی کو نہ دوں گا۔ چنانچہ وہ خوان اترا تو انہوں نے اس میں سے لالچ کی وجہ سے خلاف ورزی کرتے ہوئے اگلے دن کے لئے بچا کر رکھا۔ اس کی سزا میں صورتیں مسخ ہو کر بندر اور خنزیر بنائے گئے۔

فعال: نُرِيْدُ: اِرَادَةٌ مصدر ہم چاہتے ہیں، ہماری خواہش ہے مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ صَدَقْتَنَا: تو نے ہمیں سچ کہا، صَدَقْتَ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اُرْزُقْنَا: تو ہم کو روزی دے، اُرْزُقْ سے امر کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: رَازِقِيْنَ: روزی دینے والے، رزق دینے والے، رزق سے اسم فاعل کا صیغہ۔

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ

بیشک تو ہی | بڑا جاننے والا ہے | غیب کی باتوں کو | نہیں کہا میں نے | ان سے | مگر صرف | وہ جس کا تو نے مجھے حکم دیا

بیشک تو غیب کی باتیں جاننے والا ہے میں نے انہیں صرف وہی کہا جو تو نے مجھے حکم دیا

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

کہ عبادت کرو | اللہ کی | (جو) میرا رب | اور تمہارا رب ہے | اور میں رہا | نگران | باخبر

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور میں اس وقت تک ان کا نگران رہا

مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

جب تک رہا میں | ان میں | پھر جب تو نے | مجھے اٹھا لیا (تو) | تو ہی تھا | نگران | اُن پر

جب تک ان میں موجود تھا پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو پھر تو ہی اُن کا نگہبان تھا

وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ

اور تو | ہر ایک چیز سے | خوب باخبر ہے | اگر تو انہیں عذاب دے | تو بیشک وہ | تیرے بندے ہیں اور

اور اے اللہ تعالیٰ تو ہر چیز سے خوب خبردار ہے اگر تو انہیں سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور

إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ

اگر تو معاف کر دے | انہیں | تو بیشک تو | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | فرمائے گا اللہ | یہی ہے وہ دن

اگر تو ان کو معاف کر دے تو بیشک تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج وہ دن ہے

يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

(کہ) نفع دے گا | سچوں کو | اُن کا سچ | اُن کیلئے | باغات (ہیں) | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں

جب سچ بولنے والوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی، ان کے لئے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾

ہمیشہ رہیں گے | ان میں ہمیشہ ہمیشہ | اللہ اُن سے راضی ہوا | اور وہ اُس سے راضی ہوئے | یہی ہے | بہت بڑی کامیابی

اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾

اللہ ہی کیلئے ہے | بادشاہت آسمانوں کی | اور زمین کی | اور جو کچھ ان میں ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قادر ہے

آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورہ انعام جو مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ١٦٥ آیتیں اور ٢٠ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ

سب تعریف | اللہ ہی کے لئے ہے | وہ جس نے | پیدا کئے | آسمان | اور زمین | اور بنایا

سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۶) اور جب قیامت کے روز اللہ عیسیٰؑ سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ! کیا عیسائیوں سے تم ہی نے کہا تھا کہ وہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو اللہ کے سوا معبود ٹھہرا لیں؟ وہ عرض کرے گا۔ اے میرے رب! تیری ذات ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔ میں وہ بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تجھے ضرور ہی معلوم ہوتا کیونکہ تُو میرے دل کی ہر بات جانتا ہے اور میں تیرے جی کی بات نہیں جانتا۔ بلا شک تو ہی سب پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔

(۱۱۷) میں نے تو ان سے وہی بات کہی تھی جس کا تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان کی نگرانی کرتا رہا کہ کوئی کام تیری مرضی کے خلاف نہ کریں لیکن جب تو نے مجھے زندہ اٹھالیا تو تُو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خوب خبر دار ہے۔

(۱۱۸) اے اللہ اگر تو انہیں اس بہتان پر عذاب دے تو تُو دے سکتا ہے کیونکہ تو مالک ہے اور وہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف کر دے تو تجھے اختیار ہے تیرے ہر کام میں حکمت ہے۔

(۱۱۹) تب اللہ فرمائے گا کہ یہی قیامت کا دن ہے جس میں سچ بولنے والوں کو ان کا سچ بولنا نفع دے گا کہ انہیں اس کے بدلے باغات ملیں گے۔ جن میں ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اس سے خوش ہوں گے اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۱۲۰) زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا حاکم اور اختیار مند اللہ ہی ہے وہ جو چاہے اور جسے چاہے دے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

افعال: اَمَرْتَنِیْ: تو نے مجھے حکم دیا، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ دُمْتُ: میں ٹھہرا رہا، دَوَامٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تَوَفَّیْتَنِیْ: تو نے مجھے اٹھالیا، قبض کیا، تَوَفَّیْتَ تَوَفِّیٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ مَا دُمْتُ: جب تک میں رہا، ماضی فعل ناقص (واحد متکلم)۔

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱

اندھیرا | اور روشنی | پھر (بھی) جو لوگ کافر ہیں | اپنے رب کے ساتھ | (اوروں) کو برابر سمجھتے ہیں

اور روشنی بنائی پھر بھی کافر (مخلوق کو) اپنے رب کے برابر سمجھ رہے ہیں

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ

اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا تم کو | مٹی سے | پھر | مقرر کی | ایک مدت | اور | ایک مدت (اور)

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے (زندگی کی) ایک مدت مقرر کر دی اور پھر

مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ

مقرر ہے | اس کے ہاں | پھر (بھی) تم | شک کر رہے ہو | اور وہی ہے اللہ | آسمانوں میں

اس کے ہاں ایک اور مدت (قیامت کی) بھی مقرر ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو اور وہی ایک اللہ تعالیٰ ہے جو آسمانوں

وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا

اور زمین میں | وہ جانتا ہے | تمہارا باطن اور | تمہارا ظاہر | اور جانتا ہے | جو کچھ

میں بھی ہے اور زمین میں بھی وہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہری سب باتیں جانتا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی

تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

تم کرتے ہو | اور نہیں آتی ان کے پاس | کوئی نشانی | اُن کے رب کی نشانیوں میں سے | مگر | وہ تھے اس سے

جانتا ہے اور ان (کفار) کے پاس جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی آتی ہے تو یہ اس سے

مُعْرِضِيْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

منہ پھیرنے والے | پس انہوں نے جھٹلا دیا | حق کو | جب وہ آیا ان کے پاس | سو جلدی | ان کے پاس آ جائے گی

منہ پھیر لیتے ہیں (اب جو پیغام) حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے (بھی) جھٹلا دیا پس عنقریب انہیں اس چیز کی

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

خبر (حقیقت) | اس کی جس کی وہ | ہنسی اڑایا کرتے تھے | کیا نہیں | دیکھا انہوں نے | کتنی | ہلاک کر دیں ہم نے

حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلے ہم کتنی

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ

ان سے پہلے | قومیں | جن کو ہم نے طاقت دی تھی | زمین میں | جو | ابھی تک ہم نے نہیں دی

قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو تمہیں نہیں دیا

لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ

تم کو | اور برسائی ہم نے | آسمان سے | اُن پر | موسلا دھار بارش | اور کر دیں ہم نے | نہریں

اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے قدموں کے نیچے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا

جاری | اُن کے نیچے (قدموں میں) | پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | اُن کے گناہوں کی وجہ سے | اور پیدا کر دیں ہم نے

ہم نے نہریں جاری کیں پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ہم نے

سورۂ انعام

انعام عربی میں چوپایوں (مویشیوں) کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں حلال جانوروں کا حکم ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم فرمائی۔

(۱) سب تعریفیں (کہ وہ ازلی ابدی حیّ قیّوم مالک خالق رازق نافع سمیع بصیر علیم قدیر ہے وغیرہ) اللہ ہی کے لئے زیبا ہیں جو آسمان وزمین اور اندھیرے اور روشنی کا پیدا کرنے والا ہے مگر جو لوگ دین حق کے منکر ہیں وہ اس کی مخلوقات میں سے اوروں کو اس کی ذات وصفات وعبادت میں اس کا برابر و شریک ٹھہراتے ہیں۔

(۲) اللہ وہی ہے جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کر کے ہر ایک کی موت کا وقت مقرر فرمایا اور سارے عالم کی قیامتِ کبریٰ کا وقت بھی اللہ کے ہاں مقرر ہے پھر بھی تم اس کے متعلق شک کرتے ہو۔

(۳) اور وہی ایک اللہ آسمانوں اور زمین کا مالک اور معبود برحق ہے جو تمہارے ظاہر و باطن اور ہر قول و فعل کو جانتا ہے۔

(۴) ان مشرکین کے پاس قدرت الٰہی کے نشانوں میں سے اگر کوئی نشان آتا ہے تو وہ اس سے منہ موڑتے ہیں اور کچھ عبرت حاصل نہیں کرتے۔

(۵) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان اہل مکہ کے پاس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی سچی کتاب (قرآن) لے کر آئے تو انہوں نے اس کو جھوٹا کہا اور اس کا مذاق اڑایا سو عنقریب **بدر و احزاب** وغیرہ غزوات میں ان پر عذابِ الٰہی آجانے سے حق کو جھٹلانے اور اس کی ہنسی اڑانے کی حقیقت روشن ہو جائے گی۔

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ۞ ٦ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا

ان کے بعد | دوسری قومیں | اوراگرہم نازل کرتے | آپ پر | (سالم) کتاب

ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کر دیا اور اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی

فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ

(لکھی ہوئی) کاغذ پر | اوروہ اُسے چھو لیتے | اپنے ہاتھوں سے | تب بھی کہہ دیتے | جولوگ | کافر ہیں | کہ نہیں ہے یہ

ایک کتاب نازل کرتے اور وہ اُسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو بھی کافر لوگ یہی کہتے کہ

اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۞ ٧ وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ مَلَكٌ

مگر جادو | کھلا | اوروہ کہتے ہیں | کہ کیوں نہیں اُترا | اس پر | فرشتہ (اصلی صورت میں)

یہ تو کھلا جادو ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ اس (نبیؐ) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اُتارا گیا

وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنۡظَرُوۡنَ ۞ ٨ وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ

اوراگرہم نازل کرتے | (کوئی) فرشتہ | توطے ہی ہو جاتا | سارا معاملہ | پھر نہ مہلت دی جاتی انہیں | اوراگرہم اُسے بناتے

اور اگر ہم نے فرشتہ اُتار دیا ہوتا اور (یہ انکار کر دیتے) تو قصہ ہی ختم ہو جاتا اور پھر انہیں کوئی مہلت نہ ملتی اور اگر ہم

مَلَكًا لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا

فرشتہ | توہم اُسے بناتے | آدمی (کی صورت میں) | اور البتہ ہم شبہ ڈالتے | اُن پر | وہی

فرشتہ کو پیغمبر بناتے تو اُسے بھی انسان (ہی کی صورت میں) بھیجتے اور انہیں اسی شبہ میں مبتلا کر دیتے

يَلۡبِسُوۡنَ ۞ ٩ وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ

جو شبہ وہ (اب) کر رہے ہیں | اور یقیناً ہنسی اُڑائی گئی | رسولوں کی | آپؐ سے پہلے | تو نازل ہوا

جس میں وہ اب پڑے ہیں اور بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا تو جن

بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۞ ١٠

اُن لوگوں پر جنہوں نے | مذاق کیا تھا | اُن (نبیوں) سے | وہی (عذاب) | جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

لوگوں نے اُن کا مذاق اُڑایا تھا اُن پر وہی عذاب مسلّط ہوا جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کہہ دیجئے | سیر کرو | زمین میں | پھر | دیکھو | کیسا ہوا | انجام

آپ کہہ دیجئے کہ (اے لوگو!) زمین میں گھومو پھرو (اور) پھر دیکھو کہ (حق کو) جھٹلانے والوں

الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۞ ١١ قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ

(حق کو) جھٹلانے والوں کا | پوچھیے | کس کا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور زمین (میں ہے)؟ | کہہ دیجئے

کیا انجام ہوا آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ (آپ خود) کہہ دیجئے کہ

لِلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ

اللہ (ہی) کا ہے | (جس نے) لازم کرلی ہے اپنے اوپر | رحمت | وہ ضرور ہی جمع کرے گا تمہیں | قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ کا ہے اُس نے رحمت فرمانا خود پر لازم کر لیا ہے وہ تمہیں ضرور قیامت کے دن جمع کر دے گا

آسان تفسیر

کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں (عاد و ثمود وغیرہ) کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے دنیا میں اتنی طاقت بخشی تھی کہ ابھی تک وہ تم کفار مکہ کو بھی نہیں دی اور انہیں وہ خوشحالی دی کہ اوپر سے تو زوردار بارش برسائی اور نیچے سے نہریں جاری کر دیں پھر ان کے جرموں کے سبب سے انہیں ہلاک کر کے ان کی جگہ اور قومیں پیدا کر دیں۔ (حق کو جھٹلانے اور اس کا مذاق اڑانے والوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے)۔

اور اگر ہم آپؐ پر تھوڑا تھوڑا قرآن نازل کرنے کی بجائے یک مشت کاغذ میں لکھی ہوئی کامل، مکمل کتاب نازل کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی اور اس کے ساتھیوں نے سوال کیا ہے تاکہ وہ اپنے ہاتھوں سے چھو کر اسے آسمانی کتاب مان لیتے تب بھی جو منکر ہیں وہ یہی کہتے کہ یہ تو ایک کھلا ہوا جادو ہے۔

اور وہ عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی وغیرہ کفار کہتے ہیں کہ اگر محمد سچا رسول ہے تو کیوں اس پر آسمان سے فرشتہ نازل ہو کر اس کی تصدیق نہیں کرتا؟ حالانکہ اگر ہم فرشتہ نازل کرتے اور وہ پھر بھی نہ مانتے جیسا کہ ان کی عادت ہے تو ان پر اسی وقت سخت عذاب نازل کر کے تباہ و برباد کر دیا جاتا اور سارا معاملہ ختم ہو جاتا۔

اور اگر ہم فرشتہ کو پیغمبر بنا کر بھیجتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہونا چاہئے تو ہم اس (فرشتہ) کو بھی آدمی ہی کی صورت میں بھیجتے اور وہ کفار اس کے رسول ہونے میں بھی وہی شک کرتے، جو اَب کر رہے ہیں۔

اور ان کے مذاق اڑانے سے آپؐ کو غمگین نہ ہونا چاہئے کیونکہ آپ سے پہلے کئی ایک نبیوں کا مذاق اڑایا گیا اور حق کی تکذیب کرنے والوں پر جس عذاب کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے بالآخر وہی آ پڑا اور وہ تباہ ہو گئے۔

آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کر کے حق کی تکذیب کرنے والوں کے حالات میں غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کیسا برا انجام ہوا۔ قدیم اقوام کے آثار کا مطالعہ عبرت کی نگاہ سے کرنا چاہئے۔

اُسْتُهْزِءَ: اس سے تمسخر کیا گیا، اِسْتِهْزَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑫

نہیں | کوئی شک | جس (کے آنے) میں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | پس وہی | ایمان نہیں لاتے

جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان لانے والے نہیں

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑬

اور اسی کا ہے | جو کچھ بستا ہے | رات اور دن میں | اور وہی | سب کچھ سنتا | جانتا ہے

اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکیت ہے جو (مخلوق) رات اور دن میں بستی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہہ دیجئے | کیا بغیر | اللہ کے | میں بناؤں | کوئی کارساز | جبکہ وہ پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا

آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا کارساز بناؤں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ

اور وہی | (سب کو) کھلاتا ہے | اور اُسے کوئی نہیں کھلاتا | کہہ دیجئے | مجھے تو حکم ہے | کہ میں ہو جاؤں | سب سے پہلے

اور وہ سب کو روزی دیتا ہے اور اُس کو کوئی روزی نہیں دیتا آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے

مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑭ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ

اسلام لانے والے | اور | یہ کہ تو نہ ہو | شرک کرنے والوں میں سے | کہہ دیجئے بیشک میں | ڈرتا ہوں

فرمانبردار بنوں اور (مجھے حکم ہے کہ) تم مشرکوں میں سے نہ ہونا آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑮ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ

اگر میں نافرمانی کروں | اپنے رب کی | ایک بڑے دن کے عذاب سے | جس پر سے وہ ٹال دیا جائے

رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ جس کسی سے اس دن کا عذاب

يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ⑯ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

اُس دن | سو اُس پر تو اس نے رحم ہی کر دیا | اور یہی ہے | کامیابی | کھلی | اور اگر پہنچائے تمہیں

ٹل گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں

اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

اللہ | (کوئی) تکلیف | تو نہیں | (کوئی) دور کرنے والا | اس کو | اس کے سوا | اور اگر وہ پہنچائے تمہیں

کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کو دور کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں اور اگر وہ تجھے

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑰ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ

(کوئی) بھلائی | تو وہ | ہر چیز پر | قادر ہے | اور وہی | غالب ہے | اپنے بندوں پر

بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں پر غالب ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ⑱ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ

اور وہی ہے | بڑا حکمت والا | خبردار ہے | پوچھئے | کون سی چیز | سب سے بڑی ہے | شہادت میں؟

اور وہی حکمت والا اور خبردار ہے آپ پوچھئے کہ کس کی گواہی سب سے بڑی اور معتبر ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) ان کفار سے پوچھئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کا حقیقی مالک کون ہے؟ پھر آپؐ کہہ دیجئے اللہ ہی سب کا مالک ہے وہ مجرموں کو پوری سزا دے سکتا ہے مگر وہ عام رحمت کی وجہ سے جلدی ان کو نہیں پکڑتا۔ ہاں قیامت کے روز جس کا آنا یقینی ہے تم سب کو جمع کر کے اعمال کی جزا سزا دے گا اور جو لوگ جان بوجھ کر خود خسارہ میں رہنا چاہتے ہیں وہی اس پر ایمان نہیں لاتے۔

(۱۳) ان سب چیزوں اور مخلوقات پر جو رات اور دن میں زندگی گزارتی ہیں اسی کی حکومت ہے اور وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۱۴) ان مشرکین سے آپؐ کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہارے کہنے سے' اللہ کے سوا جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے سب کو روزی دینے والا اور کسی کا محتاج نہیں کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے تو حکم ہے کہ سب سے اول میں خود ہی مسلمان ہوں اور کسی کو اس اللہ کا شریک نہ بناؤں۔

(۱۵) کہہ دیجئے۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں۔ تو مجھے قیامت کے ہولناک دن میں سخت عذاب کا ڈر ہے۔

(۱۶) قیامت کے روز جس پر سے وہ عذاب ٹل جائے تو اس پر اللہ کا رحم ہوا۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۷) بندے پر اگر کوئی مصیبت آ جائے تو اللہ کے سوا کوئی اسے دُور کرنے والا نہیں اور اگر وہ کسی کو آرام دے تو اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔

(۱۸) اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے جس سے جیسا چاہے سلوک کر سکتا ہے اور وہ جو بھی کرے۔ اس میں ضرور کوئی حکمت ہے اور وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

افعال: اَتَّخِذُ: میں بناؤں' اختیار کروں' اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُمِرْتُ: مجھے حکم دیا گیا ہے' اَمْرٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: فَاطِرِ: فَطْرٌ مصدر......عدم سے وجود میں لانے والا' نیست سے ہست میں پیدا کرنے والا اسم فاعل۔ کَاشِفٌ: کھولنے والا' کسی ضرر کو دور کرنے والا ظاہر کرنا' اسم فاعل مفرد مذکر۔

قُلِ اللّٰهُ ۟ شَهِيْدٌ ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۟ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ

کہد یجئے | اللہ (ہی) | گواہ ہے | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | اور وحی کیا گیا ہے | میری طرف

(آپ خود) کہد یجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور میرے اوپر یہ قرآن نازل

هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ ۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ

یہ قرآن | تاکہ میں ڈراؤں تمہیں | اُس کے ذریعہ سے | اور جس تک یہ پہنچے | کیا تم گواہی دیتے ہو

ہوا ہے کہ اس کے ذریعے تمہیں بھی (عذاب سے) ڈراؤں اور جن تک یہ پہنچے کیا تم یہ گواہی دیتے ہو

اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ

کہ | اللہ کے ساتھ | کوئی معبود | اور (بھی) ہیں؟ | کہد یجئے | میں تو یہ گواہی نہ دوں گا | کہد یجئے | وہی

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی (موجود) ہیں آپ کہد یجئے کہ میں ایسی گواہی نہیں دیتا کہد یجئے کہ بس وہی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ

معبود ہے | ایک | اور بیشک میں | بیزار ہوں | اُن سے جنہیں | تم شریک ٹھہراتے ہو | وہ (لوگ)

ایک معبود ہے اور میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کے ساتھ) شریک کرتے ہو وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

جنہیں ہم نے دی تھی | کتاب | وہ اس (رسول) کو پہچانتے ہیں | جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں | اپنے بیٹوں کو

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (نبیؐ) کو اس طرح جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

وہ جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | پس وہی (تو) | ایمان نہیں لاتے | اور کون | سب سے بڑا ظالم ہے

مگر جن لوگوں نے خود کو خسارے میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے اور اس سے بڑا ظالم

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اس شخص سے جو | باندھے | اللہ پر | بہتان | یا جھٹلائے | اُس کی آیتیں | بلاشبہ | فلاح نہیں پاتے

کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک ظالم کامیاب

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

ظالم (لوگ) | اور جس دن | ہم جمع کریں گے انہیں | سب (کو) | پھر | ہم کہیں گے | ان سے (جنہوں نے)

نہیں ہوتے جس دن ہم اُن سب کو اکٹھا کر کے لائیں گے اور پھر مشرکوں

اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

شرک کیا تھا | کہ کہاں ہیں | تمہارے شریک | جنہیں | تم (اللہ کے شریک) سمجھتے تھے | پھر نہ رہے گا | کوئی

کہیں گے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کے پاس

فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

اُن کا (کوئی اور) بہانہ | سوائے (اسکے) | کہ وہ کہیں گے | قسم ہے اللہ کی | جو ہمارا رب ہے | نہ تھے ہم | شرک کرنے والے

عذر نہ ہوگا صرف یہی (جھوٹ) کہیں گے کہ قسم ہے اپنے ہمارے رب ہم ہرگز مشرک نہ تھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) ان سے پوچھئے کہ اللہ سے بڑھ کر کس کی شہادت اعتبار کے قابل ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان میری اس بات پر اللہ گواہ ہے کہ یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں اور ان سب کو جن تک یہ قرآن پہنچے' شرک سے ڈراؤں اور توحید کا سبق دوں۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہیں؟ میں تو ایسا ہرگز نہیں کہتا۔ وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور تم جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ میں اس سے بیزار ہوں۔

(۲۰) اہل کتاب اپنی کتابوں کی شہادت کی بنیاد پر آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی اچھی طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اس پر تو وہی بدبخت ایمان نہیں لاتے جو خود خسارہ میں رہنا چاہتے ہیں۔

(۲۱) اور جو کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اللہ پر بہتان باندھے یا جو کوئی اس کے سچے رسول پر نازل شدہ آیتوں کو جھوٹا کہے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟ اور بلاشبہ ایسے ظالموں کو کبھی فلاح نہیں ملتی۔

(۲۲) اور قیامت کے روز جب ہم (اللہ) سب کو جوابدہی کے لئے اپنے حضور میں جمع کر کے مشرکین سے کہیں گے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ جھوٹے معبود جنہیں تم ہمارے شریک سمجھتے تھے؟

(۲۳) اور سوائے اس کے انہیں اور کوئی جھوٹا بہانہ نہ ملے گا کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہم تو دنیا میں مشرک نہ تھے۔

افعال: اُوْحِیَ: وحی کی گئی' حکم بھیجا گیا' اِیْحَاءٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ بَلَغَ: وہ پہنچا' بُلُوْغٌ اور بَلَاغٌ سے معنی انتہائی مقصد تک پہنچنے کے آتے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَشْهَدُ: میں گواہی دیتا ہوں' دوں گا' شَهَادَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ نَحْشُرُ: حَشْرٌ مصدر ہم اکٹھا کریں گے' جمع کریں گے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تَزْعُمُوْنَ: تم دعویٰ کرتے ہو' زَعْمٌ سے معنی کسی بات کا دعویٰ کرنا' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: فِتْنَتُهُمْ: ان کا عذر' چال۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
دیکھیے | کیسا | وہ جھوٹ بولیں گے | اپنے اوپر | اور جاتی رہیں گی | اُن سے | وہ (باتیں) جو گھڑا
دیکھو کیسے وہ اپنے بارے میں جھوٹ بول رہے ہیں اور اس وقت وہ سب جھوٹ ان سے کھو جائے گا جو وہ

يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا
گھڑتے تھے | اور (بعض) اُن میں سے وہ ہیں | جو کان لگاتے ہیں | آپ کی طرف | اور ہم نے ڈال دیئے ہیں
تراشا کرتے تھے اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو (بظاہر) آپؐ کی بات غور سے سنتے ہیں جب کہ ہم نے ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ
اُن کے دلوں پر | پردے | کہ اُسے سمجھ ہی (نہ) سکیں | اور ان کے کانوں میں | بھاری پن (ہے) | اور اگر
دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ یہ سمجھ ہی نہ سکیں اور اُن کے کان بھاری (بہرے) ہیں اور اگر

يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ
وہ دیکھ لیں | سب معجزے | تو ایمان نہ لائیں گے اُس پر | یہاں تک کہ | جب آئیں تمہارے پاس | جھگڑا کرنے کو تم سے
یہ تمام نشانیاں دیکھ لیں پھر بھی ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے جھگڑنے لگتے ہیں

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ
تو کہیں گے | وہ لوگ جو | کافر ہیں | کہ نہیں یہ (کچھ اور) | مگر صرف | کہانیاں (ہیں) | گزشتہ لوگوں کی | اور وہ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' کہتے ہیں کہ یہ تو صرف گزرے ہوئے لوگوں کے قصے ہیں۔ یہ لوگ

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
روکتے ہیں (لوگوں کو) | اس سے | اور (خود بھی) دور رہتے ہیں | اس سے | اور وہ نہیں ہلاک کرتے | مگر صرف اپنے آپ کو
اس سے اوروں کو بھی منع کرتے ہیں اور خود بھی دُور رہتے ہیں اور یہ صرف اپنی ہی جانوں کو برباد کر رہے ہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا
اور | وہ نہیں سمجھتے | اور کاش آپ دیکھیں | جب وہ کھڑے کیے جائیں گے | آگ پر | تو وہ کہیں گے
لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے اور (اے نبیؐ) اگر آپ انہیں اس وقت دیکھیں جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے

يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ
کیا ہی اچھا ہوتا کہ | ہم لوٹائے جائیں (دنیا میں) | اور نہ جھٹلائیں ہم | اپنے رب کی آیتوں کو | اور ہم ہو جائیں
کاش ہم کو واپس (دنیا میں) بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ
ایمان والوں میں سے | بلکہ | ظاہر ہو گیا | اُن پر | جو | وہ چھپاتے تھے | اس سے پہلے
والوں میں سے ہو جائیں درحقیقت ان کے سامنے وہ چیز ظاہر ہو گئی جس کو پہلے یہ چھپاتے تھے

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾
اور اگر وہ واپس لوٹائے جائیں | تو ضرور پھر وہی کریں | جس سے وہ منع کیے گئے تھے | اور بیشک وہ | جھوٹے ہیں
اور اگر انہیں دوبارہ (دنیا میں) لوٹا دیا جائے تو ضرور پھر وہی کچھ کریں گے جس سے انہیں روکا گیا تھا اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) دیکھو تو سہی کہ باوجود کٹر مشرک ہونے کے وہ اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولیں گے کہ ہم تو دنیا میں مشرک نہ تھے لیکن اس وقت ان کی سب افترا پردازیاں باقی نہ رہیں گی۔

(۲۵) اے رسولؐ! ان مشرکین میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ آپؐ کی باتیں سنتے رہتے ہیں مگر ان کے شرک کی وجہ سے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ آپؐ کی بات کی حقیقت کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دی ہیں کہ گویا اسے سن ہی نہ سکیں اور وہ ایسے ضدی ہیں کہ سارے جہان کے معجزے دیکھ لیں تو بھی ایمان نہ لائیں۔ حتیٰ کہ جب وہ آپؐ کے پاس جھگڑنے آتے ہیں تو کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن میں تو سوائے اگلے لوگوں کی کہانیوں کے اور کچھ بھی نہیں۔

(۲۶) وہ دوسروں کو بھی قرآن سننے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے نظر بچا کر چلے جاتے ہیں۔ اس سے وہ خود اپنی ہی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں مگر اس بات کو وہ سمجھتے نہیں۔

(۲۷) اور کاش آپؐ روز قیامت کے اس منظر کو دیکھتے جبکہ وہ دوزخ پر کھڑے کئے جائیں گے اور بڑی حسرت سے کہیں گے کیا ہی اچھا ہو کہ ہم دنیا میں واپس بھیج دیئے جائیں اور اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور پکے ایماندار ہو جائیں۔

(۲۸) ان کی یہ تمنا کچھ ایمان کی سچے پیار کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ دنیا میں جو بُرے اعمال وہ چھپ چھپ کر کیا کرتے تھے چونکہ وہ دردناک عذاب کی صورت میں ظاہر ہو گئے تو اس سے جان بچانے کو دنیا میں واپس جانے کی آرزو کرنے لگیں گے اور بالفرض وہ دنیا میں بھیجے بھی جائیں تو پھر وہی کام کریں گے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ اور ان کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں۔

افعال: يَنْـَٔوْنَ: نَاْیٌ مصدر وہ دور رہتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: وَقْرًا: ثقل، بوجھ، گرانی، بہرہ پن اسم مصدر۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور کہتے ہیں | نہیں ہے (کچھ اور) | مگر صرف | (یہی) ہماری دنیا کی زندگی | اور ہم نہیں | اُٹھائے جائیں گے

اور انہوں نے کہا کہ زندگی تو صرف یہی دُنیا کی زندگی ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا

اور کاش | آپ دیکھیں | جب کھڑے کئے جائیں گے | اپنے رب کے سامنے | (تو) فرمائے گا | کیا یہ نہیں ہے

اور کاش آپ دیکھیں جس وقت انہیں اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا یہ (جی اُٹھنا)

بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

سچ | وہ کہیں گے | کیوں نہیں | قسم ہے اپنے رب کی | وہ فرمائے گا | تو چکھو | یہ عذاب | اس لئے کہ

سچ نہیں؟ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے کفر (کی سزا) میں اب

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ

تم انکار کرتے تھے | بیشک نقصان میں رہے | وہ لوگ جنہوں نے | جھٹلایا | اللہ کی ملاقات کو

عذاب کا مزہ چکھو' بے شک نقصان میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا'

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا

یہاں تک کہ | جب آ پہنچے اُن پر | (قیامت کی) گھڑی | اچانک | تو وہ کہیں گے | افسوس ہے | اُس پر جو

یہاں تک کہ جب ان کے پاس قیامت اچانک آپہنچے گی تو کہیں گے ہائے افسوس ہے' ہماری اس

فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ

ہم نے کوتاہی کی | اس (کے بارے) میں | اور وہ | اُٹھائے ہوں گے | اپنے بوجھ | اوپر | اپنی پیٹھوں کے

کوتاہی پر' جو ہم نے اس بارے میں کی' اور وہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اُٹھائے ہوئے ہوں گے

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ

سنو | بُرا ہے | وہ جو | (بوجھ) اُٹھائے ہوں گے | اور نہیں ہے | زندگی دُنیا کی | مگر صرف | کھیل | اور

سُنو! وہ بہت بُرا بوجھ اُٹھائے ہوں گے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض ایک کھیل

لَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

جی بہلانا | اور البتہ آخرت کا گھر | بہتر ہے | اُن کے لئے | جو پرہیزگار ہیں | پس کیا عقل نہیں رکھتے

تماشہ ہے البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو متقی ہیں' کیا تم عقل نہیں رکھتے

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ

بیشک ہم جانتے ہیں | کہ (ضرور) غمگین کرے گی آپ کو | وہ بات (جو) | وہ کہتے ہیں | پس بیشک وہ | نہیں جھٹلاتے آپ کو

ہم جانتے ہیں اے نبیؐ! کہ آپ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں' پس درحقیقت یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے

وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ

بلکہ (وہ) ظالم (تو) | اللہ کی آیتوں کا | انکار کرتے ہیں | اور جھٹلائے جا چکے ہیں | اور رسول (بھی)

بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور بلاشبہ آپ سے پہلے بھی رسولوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) اور وہ منکرین کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا اور اعمال کی جزا و سزا سب غلط ہے زندگی تو صرف یہی دنیا کی ہے۔

(۳۰) اور کاش! آپ وہ نظارہ دیکھ لیں جبکہ یہ منکرین حق' اللہ کے سامنے جوابدہی کے لئے کھڑے کئے جائیں گے اور اللہ فرمائے گا کہ کیا یہ قیامت سچ نہیں؟ تو وہ رب کی قسم کھا کر اس کے سچ ہونے کا اقرار کریں گے اور پھر حکم ہوگا کہ اب اقرار بے کار ہے اپنے انکار کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔

(۳۱) بلاشبہ وہ لوگ سخت نقصان میں رہے' جو قیامت کے آنے اور اس میں اللہ کے سامنے جوابدہی کے لئے حاضر ہونے کا انکار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ قیامت کی گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی تو وہ اپنی اس کوتاہی پر جو انہوں نے دنیا میں قیامت کے بارے میں کی تھی سخت افسوس کریں گے اور اپنی پیٹھوں پر گناہوں کے بوجھ اٹھائے ہوں گے اور جو بوجھ وہ اٹھائے ہوں گے بہت ہی برا ہے۔

(۳۲) دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشہ ہے جو جلد گزر جانے والی ہے اور آخرت کا بہتر گھر تو ہے۔ اے منکرو کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔

(۳۳) اے نبیؐ! ہمیں معلوم ہے کہ ان کفار کے جھٹلانے اور منہ موڑنے سے آپؐ کو رنج ہوتا ہے مگر آپ تسلی رکھیں کہ وہ ظالم آپؐ کو نہیں جھٹلا رہے ہیں آپؐ کی صداقت کے تو وہ خود گواہ ہیں اور آپؐ کو "صادق" کے لقب سے پکارتے ہیں بلکہ یہ اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں سو اللہ خود ان سے حساب لے گا۔

افعال: مَا فَرَّطْنَا: تَفْرِیْطٌ مصدر......ہم نے کمی کوتاہی نہیں کی' ہم نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا' تقصیر نہیں کی ہم نے' ماضی معروف منفی (جمع متکلم)۔ یَزِرُوْنَ: وِزْرٌ مصدر' وہ بوجھ اٹھائیں گے' اپنے اوپر لادیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَبْعُوْثِیْنَ: اٹھائے جانے والے' دوبارہ زندہ کئے جانے والے' اسم مفعول۔

مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰىٓ اَتٰىهُمْ

آپ سے پہلے | پس انہوں نے صبر کیا | جھٹلائے جانے پر | اور انہیں تکلیف پہنچائی گئی | یہاں تک کہ | پہنچی ان کو

جھٹلایا گیا پس انہوں نے جھٹلانے اور اذیتوں پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس

نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی

ہماری مدد | اور نہیں کوئی بدلنے والا | اللہ کی باتوں کو | اور آ چکی ہیں آپ کے پاس | خبریں

ہماری مدد آ پہنچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں اور آپ کے پاس انبیاء کے بعض

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ

(اُن) رسولوں کی | اور اگر ہو | گراں | آپ پر | اُن کا منہ پھیرنا | تو اگر آپ کر سکیں

حالات پہنچ چکے ہیں۔ اور (اے نبیؐ!) اگر ان لوگوں کی روگردانی آپ کو گراں گزرے تو اگر آپ سے ہو سکے

اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ

کہ تلاش کریں | (کوئی) سرنگ | زمین میں | یا | (کوئی) سیڑھی | آسمان میں | پھر آپ لائیں اُن کے پاس

(تو ان کے فضول مطالبات پر) زمین کے اندر کوئی سرنگ یا آسمان تک کوئی سیڑھی تلاش کر لیں اور ان کے لئے کوئی

بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ

(کوئی) نشانی | اور اگر چاہتا اللہ | تو جمع کر دیتا انہیں | ہدایت پر | پس آپ ہرگز نہ ہوں

معجزہ لے آئیں اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کو ہدایت پر متفق کر دیتا پس آپ نادانوں

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ النصف اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى

نادانوں سے | بے شک قبول کرتے ہیں | وہ لوگ (جو) | سنتے ہیں | اور مُردوں کو (تو)

میں سے نہ ہوں دعوتِ (حق) کو تو وہی قبول کرتے ہیں جو (دل سے) سنیں اور مُردوں کو

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

اللہ ہی زندہ کرے گا | پھر اسی کی طرف | وہ لوٹائے جائیں گے | اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں اُتاری گئی | اُس پر

اللہ تعالیٰ (قیامت میں) زندہ کرے گا پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے اور انہوں نے کہا اس نبیؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ

(کوئی) نشانی | اس کے رب کی طرف سے | (آپ) کہہ دیں | بیشک | اللہ | قادر ہے | اس بات پر | کہ | اُتارے

نشانی کیوں نہیں اُتاری گئی آپ کہہ دیجئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ کوئی (بھی) نشانی

اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ

(کوئی) نشانی | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور نہیں | (کوئی) جانور (چلنے والا) | زمین میں

اُتار دے لیکن ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے اور زمین میں جتنے حیوانات چلتے پھرتے ہیں

وَلَا طٰۗىِٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا

اور نہ (کوئی) پرندہ | جو اُڑتا ہے | اپنے دونوں بازوؤں سے | مگر (وہ بھی) جماعتیں ہیں | تمہاری طرح | ہم نے کم نہیں رکھی

اور جتنے پرندے اپنے پروں سے اُڑتے ہیں سب تمہاری طرح کی امتیں ہیں ہم نے کتاب میں بیان کرنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۴) آپؐ کی تکذیب کرنا کوئی نئی بات نہیں آپؐ سے پہلے کئی رسولوں کی تکذیب کی گئی تو انہوں نے ان کفار کے جھٹلانے اور تکلیف دینے پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے انہیں ہلاک کر کے اپنے رسولوں کی مدد کی اور اللہ کے وعدے کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور ان رسولوں کے کچھ حالات آپ کو بتائے بھی جا چکے ہیں۔ ان جھٹلانے والوں کا بھی یہی حال ہوگا۔

(۳۵) اگر آپؐ ان منکرین کا بےرخی برتنا اور آپ کی باتوں سے غفلت کرنا' برداشت نہیں کر سکتے تو اگر ہو سکے زمین میں کوئی سرنگ نکال کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر ان کے لئے کوئی فرمائشی معجزہ لے آیئے مگر اس سے فائدہ کیا؟ وہ کوئی بات ماننے والے نہیں اس لئے کہ جو کچھ ان پر نازل ہو رہا ہے وہ ایمان لانے کے لئے کافی وشافی ہے۔ لہٰذا آپؐ زیادہ غم نہ کھایئے اور ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیجئے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو راہ راست پر جمع کر دیتا۔

(۳۶) مانتے تو وہی ہیں جو دل کے کانوں سے کوئی بات سنتے ہیں اور یہ کفار تو مردہ دل ہو چکے ہیں انہیں اللہ ہی روز قیامت زندہ کرے گا۔ پھر اس کے حضور میں سب باتوں کا اقرار کریں گے اور اعمال کی سزا پائیں گے۔

(۳۷) اور وہ کفار (حارث بن عامر وابوجہل وغیرہ) کہتے ہیں کہ ان فرمائشی نشانیوں (زمین سے چشمے جاری کر دینا یا کھجور و انگور کا باغ موجود کر دینا یا آسمان کا اُن پر آ پڑنا وغیرہ) میں سے کوئی نشانی اللہ کی طرف سے آپؐ پر کیوں نہیں اتاری گئی؟ کہہ دیجئے اللہ ایسے فرمائشی معجزے دکھانے سے عاجز نہیں لیکن یہ اللہ کے مصلحت حکمت کے خلاف ہے جسے ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو ایمان لانا چاہتے ہیں ان کے لئے قرآن مجید کا نزول اور حضورؐ کی بے مثال شخصیت کوئی معمولی معجزہ نہیں۔

افعال: کُذِّبَتْ: تَکْذِیْبٌ مصدر۔۔۔۔۔۔اس کو جھٹلایا گیا' نہیں مانا گیا' انکار کیا گیا' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ تَبْتَغِیَ: تو ڈھونڈے' تلاش کرتا ہے' تو چاہتا ہے' اِبْتِغَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نُزِّلَ: تَنْزِیْلٌ مصدر۔۔۔۔۔۔اتارا گیا' ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مذکر)۔

اسماء: اِعْرَاضُهُمْ: ان کا منہ پھیر لینا' (جمع مذکر غائب)۔

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کتاب میں | کوئی بات | پھر | وہ اپنے رب کے پاس | جمع کیے جائیں گے | اور جنہوں نے | جھٹلایا

کوئی چیز چھوڑی نہیں پھر وہ سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ

ہماری آیتوں کو | وہ بہرے | اور گونگے ہیں | اندھیروں میں | جسے | چاہے اللہ | گمراہ کرتا ہے | اور جسے

آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے، گونگے اور اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے

يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

چاہے | لگا دیتا ہے اُسے | سیدھے راستہ پر | آپ کہہ دیں | کیا خیال ہے تمہارا | اگر | آ جائے تم پر

چاہے اُسے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے آپؐ فرمائیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا

عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

عذاب اللہ کا | یا آ جائے تم پر | (قیامت کی) گھڑی | تو کیا اللہ کے سوا | کسی اور کو پکارو گے | اگر تم

عذاب آ جائے یا تم پر قیامت آ جائے تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

سچے ہو | (نہیں) بلکہ | اُسی کو | تم پکارو گے | پھر وہ دور کرتا ہے | وہ (تکلیف) جس کے لئے تم اسے پکارتے ہو

سچے ہو بلکہ تم اسی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہے تو اس مصیبت کو دور کر دے جس میں تم اسے

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ

اگر وہ چاہے | اور تم بھول جاتے ہو | وہ جو | تم شریک ٹھہراتے ہو | اور ہم بھیج چکے ہیں (رسول) | امتوں کی طرف

پکارتے ہو اور اس وقت تم ان کو بھول جاتے ہو جو تم نے شریک ٹھہرائے ہوئے ہیں اور ہم نے (اے نبیؐ) آپ سے پہلے بھی بہت سی

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾

آپ سے پہلے | پھر ہم نے مبتلا کیا انہیں | سختی | اور تکلیف میں | تاکہ وہ | عاجزی کریں

امتوں کو رسول بھیجے پھر ہم نے ان کو (نافرمانی کی بدولت) سختی اور تکلیف میں ڈالا تاکہ وہ (ہمارے سامنے) عاجزی وزاری کریں

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

پھر کیوں نہ ہوا کہ جب | آیا اُن پر | ہمارا عذاب | تو عاجزی کی (انہوں نے) | بلکہ | سخت ہو گئے | اُن کے دل

پھر جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو انہوں نے ہمارے سامنے فریاد کیوں نہ کی بلکہ ان کے (تو) دل سخت ہو گئے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

اور خوشنما کر دیئے | اُن کے لئے | شیطان نے | وہ (کام) | جو وہ کرتے تھے | پس جب | بھلا دی انہوں نے

اور شیطان نے ان کو ان کے (بُرے) اعمال خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا

جو نصیحت کی گئی تھی انہیں | تو کھول دیئے ہم نے | اُن پر | دروازے | ہر چیز کے | یہاں تک کہ | جب

بیٹھے جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ ان

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) اور زمین پر جتنے چلنے والے جانور اور ہوا میں اڑنے والے پرندے ہیں' یہ سب تمہاری طرح اللہ کی مخلوق کی قسمیں ہیں اور قرآن میں ہم نے کسی بات کی بھی کمی نہیں چھوڑی یعنی انسان کی دین و دنیا کی بہتری کے لئے جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا تھا سب اس میں درج کر دیا ہے پھر قیامت کے روز وہ حیوانات اور پرندے اور انسان سب اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے۔ پس تم قیامت اور اعمال کی جزا و سزا سے کیسے بچ سکتے ہو۔

(۳۹) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہروں اور گونگوں کی طرح ہیں کہ نہ حق سن سکتے ہیں اور نہ کہہ سکتے ہیں اور وہ جہالت کے اندھیروں میں ہیں کہ حق کو دیکھ بھی نہیں سکتے ان سے ایمان کی توقع نہ رکھنی چاہئے اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے۔

(۴۰) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم پر عذاب الٰہی نازل ہو جائے جیسے پہلی قوموں پر زمین میں دھنس جانے اور مسخ کا عذاب نازل ہوا یا قیامت ہی آ جائے تو بھلا بتاؤ اس وقت اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر سچے ہو تو جواب دو۔

(۴۱) کسی اور کو نہیں! بلکہ تم اسی اللہ کو پکارو گے پھر وہی اگر چاہے تو تمہاری وہ تکلیف دور کر دے گا جس کے ہٹانے کو تم اسے پکارتے تھے اور تم ان سب جھوٹے معبودوں کو بھول جاؤ گے جنہیں تم اس کا شریک ٹھہراتے تھے۔

(۴۲) اے رسولؐ! ہم نے آپؐ سے پہلے کئی امتوں کی طرف اپنے رسول بھیجے تھے پھر ان کی اصلاح کے لئے ان پر سختی اور مصیبت نازل کر دی کہ وہ ہمارے حضور میں نہایت عاجزی سے دعا کریں۔

(۴۳) پھر جب وہ مصیبت ان پر نازل ہوئی تو انہوں نے ہمارے حضور میں کیوں عاجزی نہ کی کہ ہم وہ سختی ان پر سے ہٹا دیتے لیکن بات یہ ہے کہ ان کے دل جرم کی عادت سے سخت ہو گئے اور ان کے جرموں کو شیطان نے ان کے سامنے اور بھی خوبصورت بنا کر پیش کیا۔ جس پر وہ توبہ کی بجائے گناہوں پر اڑ گئے۔

افعال: يُضْلِلْهُ: اِضْلَالٌ سے اس کو وہ گمراہ کر دیتا ہے' گمراہ چھوڑتا ہے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَتٰكُمْ: وہ تمہارے پاس آیا' اَتٰى ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَدْعُوْنَ: تم پکارتے ہو' پکارو گے' دُعَاءٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْسَوْنَ: تم بھول جاتے ہو' بھلا دیتے ہو' بھولو گے' نِسْيَانٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَضَرَّعُوْا: وہ گڑگڑائے' عاجزی کرے' تَضَرُّعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ يَتَضَرَّعُوْنَ: عاجزی کرتے ہیں' تَضَرُّعٌ مصدر......مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ

وہ خوش ہوگئے | اس سے جو | انہیں دی گئی | تو ہم نے پکڑ لیا انہیں | اچانک | پھر اس وقت وہ مایوس ہوگئے | پس کاٹ دی گئی

چیزوں پر اترانے لگے جو انہیں دی گئی تھی تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ مایوس ہو کر رہ گئے پھر ان ظالم

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٤٥﴾

جڑ (اس) قوم کی | جنہوں نے ظلم کیا تھا | اور سب تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | (جو) رب ہے سب جہانوں کا

لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی گئی اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا پالنے والا ہے

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ

آپ کہہ دیں | کیا خیال ہے تمہارا | اگر | لے لے | اللہ | تمہاری سماعت (سننا) | اور تمہاری بینائی کو | اور مہر لگا دے

آپ کہہ دیجئے کہ دیکھو! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر

عَلٰی قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ

تمہارے دلوں پر | تو کون ہے اور معبود | سوائے اللہ کے | جو دے تمہیں | وہ چیزیں | دیکھئے | کیسے

مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس دلا دے گا دیکھو! ہم کس طرح

نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ

ہم بدل بدل کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | پھر (بھی) | وہ | منہ موڑ لیتے ہیں | آپ کہہ دیں | کیا رائے ہے تمہاری

مختلف انداز میں انہیں اپنی آیتیں سمجھاتے ہیں اور یہ پھر بھی منہ موڑ لیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ بتاؤ تو سہی کہ

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا

اگر آ جائے تم پر | عذاب | اللہ کا | اچانک | یا علانیہ | تو کیا | ہلاک ہوگا کوئی (اور) | سوائے

اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک بے خبری میں آ جائے یا خبرداری میں تو ظالموں کے سوا اور کون ہے

الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ

ظالموں کے؟ | اور نہیں بھیجتے ہم | رسول | مگر صرف خوشخبری دینے | اور | ڈرانے والے

جو ہلاک ہوگا اور ہم تو (اپنے) رسولوں کو بشارتیں دینے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں

فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

پھر جو (کوئی) | ایمان لایا | اور اصلاح کر لی | تو نہ | کوئی خوف (ہوگا) | ان پر | اور نہ | وہ | غمگین ہوں گے

پس جو کوئی ایمان لایا اور ایمان کی اصلاح کر لی تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جن لوگوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | پہنچے گا انہیں | عذاب | اس لئے کہ | وہ نافرمانی کرتے تھے

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ

آپ کہہ دیں | نہیں کہتا میں | تم سے | کہ میرے پاس | خزانے ہیں | اللہ کے | اور نہ | میں غیب جانتا ہوں

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۴) پس جب انہوں نے ہمارے احکام کو بھلا دیا تو ہم نے ان پر ہر قسم کی دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں پر اِترانے لگے جو ان کو دی گئی تھیں تو ہم نے بھی انہیں اچانک عذاب میں گرفتار کرلیا پھر تو وہ نجات سے مایوس ہی ہو گئے۔

(۴۵) پس ظالم قوم کی جڑ ہی کٹ گئی اور سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو نافرمانوں کو سزا اور فرمانبرداروں کو اجر دیتا ہے۔

(۴۶) مشرکین سے آپؐ کہہ دیجئے دیکھو تو اگر اللہ تمہاری سننے اور دیکھنے کی قوت ختم کردے اور تمہارے دلوں پر بھی مہر لگا دے کہ تم کچھ بھی سن، دیکھ اور سمجھ نہ سکو تو بتاؤ اللہ کے سوا اور کون ایسا ہے جو تمہیں یہ نعمتیں واپس لا دے گا؟ کوئی نہیں! پھر اس کا شریک کون ہوسکتا ہے؟ دیکھئے ہم کیسے طرح طرح سے اپنی آیتیں بیان کر (کے انہیں سمجھا) رہے ہیں لیکن وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتے۔

(۴۷) آپؐ ان سے کہہ دیجئے۔ دیکھو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا علانیہ آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا؟ کوئی نہیں! پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟

(۴۸) اور ہم رسول تو لوگوں کو خوشخبری اور عذاب سے ڈرسنانے کو ہی بھیجتے ہیں پھر جو کوئی اس پر ایمان لا کر اپنا عمل درست کرلے ان کو قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

(۴۹) اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے کو ان کے اس جرم کے بدلے میں ضرور عذاب دیا جائے گا۔

افعال: رَءَیْتُمْ: تم نے دیکھا، رُوْیَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَصْدِفُوْنَ: صَدَفٌ مصدر...... اعتراض کرتے ہیں، روگردانی کرتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نُرْسِلُ: اِرْسَالٌ مصدر...... ہم بھیجتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ یُهْلَكُ: اِهْلَاكٌ مصدر...... ہلاک کیا جاتا، ہوگا مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُبْلِسُوْنَ: مُبْلِسٌ واحد...... مایوس، پشیمان، خاموش، اسم فاعل۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ

اور نہ میں کہتا ہوں | تم سے | کہ میں فرشتہ ہوں | میں پیروی نہیں کرتا | مگر صرف اس حکم کی جو وحی کیا جاتا ہے | میری طرف

اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو فقط اسی (حکم) پر چلتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۵۰

آپ کہہ دیں | کیا برابر ہیں | اندھا | اور دیکھنے والا | پس کیا تم غور نہیں کرتے

آپ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم فکر نہیں کرتے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ

اور ڈرایئے اُس (قرآن) سے | اُن کو (جو) | ڈرتے ہیں | کہ | جمع کئے جائیں گے | اپنے رب کے پاس | کہ نہ ہوگا

اور ان لوگوں کو اس (قرآن) کے ذریعے خبردار کیجئے جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع کر دیا جائے گا

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۵۱

اُن کے لئے | اُس کے سوا | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) شفاعت کرنے والا | تاکہ وہ | تقویٰ اختیار کریں

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا حمایتی اور سفارش کرنے والا کوئی نہ ہوگا تاکہ یہ تقویٰ اختیار کریں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

اور آپ دور نہ کریں | اُن کو (جو) | پکارتے ہیں | اپنے رب کو | صبح | اور شام | چاہتے ہیں

اور اُن لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹایئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں (اور) اس کی

وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ

رضامندی اُس کی | نہیں آپ پر | اُن کے حساب میں سے | کچھ | اور نہ | آپ کے حساب میں سے

رضامندی چاہتے ہیں نہ اُن کا حساب آپ کے ذمے ہے اور نہ آپ کا حساب

عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۲ وَكَذٰلِكَ

اُن کے ذمے | کچھ | کہ آپ انہیں دور کردیں | تو ہو جائیں | ظالموں میں سے | اور اسی طرح

ان کے ذمے (ایسا نہ ہو کہ) آپ انہیں دور ہٹا دیں اور آپ نامناسب کام کرنے والے ہو جائیں اور اسی طرح

فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

آزمایا ہم نے | بعض لوگوں کو | بعض سے | تاکہ وہ کہیں | کیا یہی ہیں | جن پر احسان کیا اللہ نے

ہم نے بعض انسانوں کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ یہ (متکبر) لوگ کہیں کہ کیا ہم میں سے ان (پسماندہ) لوگوں پر

مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۵۳ وَاِذَا جَاۗءَكَ

ہم سب میں سے | کیا نہیں ہے اللہ | بہتر جاننے والا | شکر کرنے والوں کو | اور جب | آئیں آپ کے پاس

اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان کیا ہے؟ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو اچھی طرح نہیں جانتا (اے نبیؐ) جب تمہارے پاس وہ لوگ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ

وہ (لوگ) جو | ایمان رکھتے ہیں | ہماری آیتوں پر | تو کہئے | سلام (ہے) | تم پر | لازم کرلی ہے | تمہارے رب نے

آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ تم پر سلام ہو تمہارے رب نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) آپ کفار (ابوجہل اور حرث وغیرہ) سے کہہ دیجئے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم جانتا ہوں اور نہ ہی میں کوئی فرشتہ ہوں بلکہ میں تو اس کا رسول ہوں اور اسی حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف بذریعہ وحی نازل ہوا۔ پھر کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا (مومن اور کافر) کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پھر تم کیوں حق کو نہیں مانتے۔ کیا تم سوچتے نہیں۔

(۵۱) اور جو لوگ اللہ کے دربار میں ایسی حالت میں کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں کہ اس کے سوا ان کا کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی، آپ انہیں قرآن کے ذریعہ سے ڈرائیں کہ وہ اللہ کی خلاف مرضی سے بچتے رہیں۔

(۵۲) اور جو نادار مسلمان (جیسے بلالؓ وصہیبؓ و مجعؓ وغیرہ) رات دن اللہ کی رضامندی کے لئے اس کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، نہ ان کا حساب آپؐ کے ذمے ہے، اور نہ آپؐ کا ان کے ذمے، ان کو رؤسائے مشرکین کے کہنے سے اپنی مجلس سے نہ ہٹائیے، یہ بے انصافی ہے۔

(۵۳) اسی طرح ہم نے بعض عرب سرداروں کو بعض غلام مسلمانوں بلالؓ وسلمانؓ وغیرہ سے آزمایا کہ وہ سردار کہنے لگے کہ کیا ہم سب میں سے یہی غلام اس قابل رہ گئے ہیں کہ اللہ نے انہیں اسلام کی نعمت سے نوازا؟ کیا ان مشرکین کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ شکرگزار بندوں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: یُحْشَرُوْا: ان کو سمیٹ کر لے جایا جائے گا، اکٹھے کئے جائیں گے، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَنْذِرْ: تو ڈرا، ڈرسنا، اِنْذَارٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَطْرُدِ: تو نکالے، ہانکے، طَرْدٌ سے معنی ذلیل سمجھ کر دور کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ فَتَنَّا: ہم نے آزمائش میں ڈالا، سزا دی، ہم نے مصیبت سے بچایا، ماضی معروف، (جمع متکلم)۔

عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اپنے ذمے | رحمت | یہ کہ جو کوئی | عمل کرے | تم میں سے | بُرا | لاعلمی سے | پھر

رحم فرمانا اپنے ذمے لازم کر لیا ہے کہ تم میں سے جو شخص نادانی میں بُرا عمل کر بیٹھے اور پھر

تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ

توبہ کرے | اُس کے بعد | اور اصلاح کر لے | تو بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور اسی طرح

اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو اللہ بیشک بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اور اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ

ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں | آیتیں | اور تاکہ واضح ہو جائے | راستہ | مجرموں کا | کہہ دیں

ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ واضح نظر آجائے آپ کہہ دیجئے

اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

میں تو منع کیا گیا ہوں | کہ | میں عبادت کروں | اُن کی (جن کو) | تم پکارتے ہو | سوائے اللہ کے | کہہ دیجئے

کہ مجھے ان معبودوں کی عبادت سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو آپ کہہ دیجئے

لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا

میں پیروی نہیں کروں گا | تمہاری خواہشوں کی | (ورنہ) بیشک میں بہک جاؤں گا اس صورت میں | اور نہ رہوں گا

کہ میں تمہاری خواہشات پر نہیں چلوں گا ورنہ میں بہک جاؤں گا اور راہِ ہدایت

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّىْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَ

راہ پانے والوں میں سے | کہہ دیجئے | میں تو | کھلی دلیل پر (قائم) ہوں | اپنے رب کی طرف سے | اور

پر نہیں رہوں گا آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی جانب سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا

تم نے جھٹلا دیا اُس کو | نہیں ہے میرے پاس | وہ | کہ تم جلدی کر رہے ہو جس کی | نہیں ہے حکم | مگر صرف

تم اس کو جھٹلاتے ہو اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے، حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا

لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِىْ

اللہ کا۔ | وہ بیان کرتا ہے | حق بات | اور وہی ہے | سب سے اچھا | فیصلہ کرنے والا ہے | کہہ دیجئے | اگر | ہوتا میرے پاس

کا (چلتا) ہے وہ حق بات بتلاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ (عذاب) ہوتا

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِىَ الْاَمْرُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وہ جس کی تم جلدی کرتے ہو | تو طے ہو چکا ہوتا | معاملہ | میرے اور تمہارے درمیان | اور اللہ | خوب جانتا ہے

جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان (اب تک) فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ

ظالموں کو | اور | اُسی کے پاس ہیں | کنجیاں | غیب کی | نہیں جانتا (انہیں) (کوئی بھی) | سوائے اس کے

خوب جانتا ہے اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) جو شخص اللہ کی آیات پر ایمان لا کر آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کا اظہار کرنا چاہے (جیسے عمرؓ بن الخطاب وغیرہ) آپ اسے **السلام علیکم** کہہ کر یوں تسلی فرمائیے کہ اللہ نے اپنے بندوں پر رحمت کرنا اپنے ذمے لے لیا ہے کہ جو کوئی غلطی سے برائی کرے اور پھر توبہ کر کے اپنا عمل درست کر لے تو اللہ بڑا بخشنے والا ہے۔

(۵۵) ہم اپنی آیات اسی طرح تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تا کہ احکام کے سمجھنے میں کوئی مشکل نہ رہے۔ اور مجرمین کا راستہ بھی واضح ہو جائے۔

(۵۶) آپ ؐ ان کفار (عیینہ بن حصن الفزاری وغیرہ) سے کہہ دیجئے کہ میں تو ان بتوں کی عبادت نہیں کر سکتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ پوجتے ہو اور نہ میں تمہاری خواہشوں پر چل سکتا ہوں کہ غریب مسلمانوں کو اپنے پاس نہ چھوڑوں کیونکہ میں ایسا کروں تو سمجھو کہ راہ حق سے بھٹک گیا ہوں اور سیدھے راستے پر چلنے والوں میں سے نہ رہا۔

(۵۷) میں تو اس قرآن پر جو اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک واضح دلیل ہے، قائم ہوں، اور تم اسے جھٹلاتے ہو، سو تم اس کا انجام سوچ لو اور اس کے جھٹلانے پر جو تم عذاب کی جلدی کر رہے ہو وہ میرے اختیار میں نہیں وہ تو اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ دلائل کے ساتھ حق بات کو بیان کرتا ہے اور وہی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۵۸) آپ ؐ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ جس عذاب کا تم مطالبہ کر رہے ہو کہ محمدؐ اگر سچا ہے تو اس کے جھٹلانے کی وجہ سے وہ ہم پر عذاب نازل کر دے اگر یہ کام میرے اختیار میں ہوتا تو معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ایسے ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ لیکن اللہ کا ہر کام اس کی گہری حکمت، مصلحت اور بردباری کے مطابق انجام پاتا ہے۔

انعال: تَسۡتَبِیۡنَ: وہ ظاہر ہو جائے، کھل جائے، اِسۡتِبَانَۃٌ سے معنی ظاہر اور ہویدا ہونے کے ہیں مصارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نُفَصِّلُ: تُفَصِّلُ مصدر...... ہم تفصیل دار، کھول کر بیان کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ: تم جلدی کرتے ہو، عجلت کرتے ہو، اِسۡتِعۡجَالٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَقُصُّ: قَصَصٌ مصدر...... وہ بیان کرتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا

اور وہ جانتا ہے | جو کچھ ہے بیچ | خشکی | اور دریا کے | اور نہیں | گرتا | کوئی پتہ | مگر وہ اسے جانتا ہے

اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور (درخت سے) کوئی پتہ گرتا ہے تو وہ اسے بھی جانتا ہے

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾

اور نہ کوئی دانہ ہے | اندھیروں میں | زمین کے | اور نہ کوئی تر چیز | اور نہ خشک | مگر (وہ) روشن کتاب میں (موجود) ہے

اور زمین کی تاریکیوں کے اندر موجود کوئی دانہ یا کوئی بھی تر یا خشک چیز ایسی نہیں جو روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی موجود نہ ہو

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

اور وہی ہے (جو) | قبض کر لیتا ہے تمہاری (روح) | رات کے وقت | اور جانتا ہے | جو کرتے ہو تم | دن میں

اور وہی اللہ تو ہے جو تمہیں رات کو (نیند کی صورت میں) قبضہ میں لے لیتا ہے اور دن کے وقت تم جو کچھ کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

پھر وہ اُٹھا دیتا ہے تم کو | اُس میں | تاکہ پورا کیا جائے | وقت | مقرر | پھر اسی کی طرف ہے | تمہارا لوٹنا

پھر تم کو دن کے وقت (نیند سے) اُٹھا دیتا ہے تاکہ (تمہارا) مقررہ وقت پورا ہو جائے پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ

پھر وہ بتا دے گا تمہیں | جو تم کیا کرتے تھے | اور وہی ہے | غالب | اپنے بندوں پر | اور

پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو اعمال تم کرتے رہے تھے اور وہ اپنے بندوں پر (پوری طرح) غالب ہے اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

بھیجتا ہے | تم پر | محافظ (فرشتے) | یہاں تک کہ | جب آ جائے | کسی کو تم میں سے | موت

وہ تم پر محافظ (فرشتے) بھیجتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت (کا وقت) آ پہنچتا ہے تو

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا

(تو) قبض کر لیتے ہیں اس (کی روح) کو | ہمارے فرشتے | اور وہ | کوتاہی نہیں کرتے | پھر وہ لوٹائے جائیں گے

تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے پھر وہ لوگ اپنے

اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ

اللہ کی طرف | (جو) ان کا مالک ہے | حقیقی (سچا) | خوب سن لو | اُسی کا ہے | حکم | اور وہ ہے | بہت جلد

سچے مالک اللہ تعالیٰ کے پاس لائے جائیں گے سنو! حکم تو صرف اسی کا (چلتا ہے) اور وہ بہت جلد

الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

حساب لینے والا | کہہ دیجئے | کون | نجات دیتا ہے تم کو | اندھیروں سے | خشکی کے | اور دریا کے

حساب کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں (مشکلات سے) نجات دیتا ہے

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

تم پکارتے ہو اس کو | عاجزی سے | اور | چپکے سے | کہ اگر وہ ہمیں نجات دے دے | اس (مصیبت) سے | تو ضرور ہم ہوں گے

جب تم اس کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور کہتے ہو کہ) اگر ہمیں اللہ اس (مصیبت) سے بچا لے تو ہم ضرور اس کے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۵۹) اورغیب کی سب کنجیاں اللہ کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور یہ کہ درخت سے کوئی پتا تک نہیں گرتا اور نہ کوئی دانہ جو زمین کے پردوں میں ہو یا کوئی بھی خشک و تر چیز ہو وہ سب کو جانتا ہے اور جو کچھ برا بھلا (نیک و بد) دنیا میں موجود ہے وہ سب کتاب مبین (لوح محفوظ) میں درج ہے۔

(۶۰) اور اللہ وہی ہے جو رات کے وقت نیند میں سب کے حواس قبض کر لیتا اور جو کچھ بندہ دن میں کرتا ہے وہ سب خدا کو معلوم ہے پھر صبح ہوتے ہی تمام سونے والوں کو پھر سے جگا دیتا ہے۔ تاکہ دنیا کی زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے پھر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر سب اسی کے دربار میں جوابدہی کے لئے حاضر ہوں گے اور اعمال کے مطابق جزا و سزا پائیں گے۔

(۶۱) اور وہی اپنے بندوں پر ہر طرح کا اختیار رکھتا ہے اور ہر شخص پر اس کے دو فرشتے دن کو اور دو رات کو محافظ مقرر ہوتے ہیں جو اس کے اچھے برے اعمال لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی موت قریب ہو جاتی ہے تو موت کے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔

(۶۲) پھر وہ سب قیامت کے روز اپنے حقیقی مالک کے سامنے اعمال کے حساب کے لئے واپس اٹھائے جائیں گے اور اس روز وہی سب کا فیصلہ کرنے والا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

افعال: تَسۡقُطُ: وہ گرتی ہے، جھڑتی ہے، سُقُوۡطٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یَتَوَفّٰکُمۡ: تَوَفِّی مصدر...... تمہاری روح کو قبض کرتا ہے، لے لیتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَوَفَّتۡهُ: (فرشتوں کی جماعت نے) اس کو قبض کیا، اٹھا لیا، تَوَفَّتۡ تَوَفِّیۡ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ یُفَرِّطُوۡنَ: تَفۡرِیۡطٌ مصدر...... وہ کوتاہی نہیں کرتے، کمی نہیں کرتے، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ
شکر ادا کرنے والوں میں سے | کہہ دیجئے | اللہ ہی نجات دیتا ہے تم کو | اُس سے | اور | ہر ایک سختی سے
شکر گزار ہوں گے آپؐ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے

ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
پھر (بھی) تم شرک کرتے ہو | کہہ دیجئے | وہی ہے | قادر | اس پر کہ بھیجے وہ | تم پر
پھر (بھی) تم شرک کرتے ہو، آپؐ کہہ دیجئے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر کی

عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا
(کوئی) عذاب | تمہارے اوپر سے | یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے | یا | لڑا دے تم کو | (مختلف) فرقے کرکے
جانب سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقوں میں تقسیم کر کے تم کو ایک

وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
اور چکھائے | تم میں سے بعض کو | (مزہ) بعض کی جنگ کا | دیکھو | کس طرح | ہم پھیر کر بیان کرتے ہیں | آیتیں
دوسرے کے ہاتھوں لڑائی کا مزہ چکھا دے، دیکھئے ہم کس طرح مختلف انداز سے اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ
تاکہ وہ | سمجھیں | اور جھٹلایا | اُس کو | آپ کی قوم نے | حالانکہ وہ حق ہے | کہہ دیجئے | میں نہیں
تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں اور آپؐ کی قوم (کفارِ مکہ) نے اس قرآن کو جھٹلایا ہے حالانکہ یہ سچ ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں تمہارا

عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾
تم پر | (کوئی) نگران | ہر ایک | خبر کے لئے | (ایک وقت) مقرر ہے | اور جلد ہی | تم جان لوگے
ذمہ دار نہیں ہر خبر (کے واقع ہونے) کا ایک وقت مقرر ہے اور جلد ہی یہ لوگ جان لیں گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى
اور جب تُو دیکھے | اُن لوگوں کو جو | جھگڑتے ہیں | ہماری آیتوں میں | پس کنارہ کش ہو جا | اُن سے | یہاں تک کہ
اور (اے مخاطب) جب تُو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں (کی توہین) میں لگے ہوئے ہیں تو ان سے دُور رہو یہاں تک کہ

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ
وہ لگ جائیں | کسی اور بات میں | اور اگر بھلا دے تجھے | شیطان | تو نہ بیٹھ
وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر شیطان تجھے بُھلا دے (اور تُو ان میں بیٹھ جائے) تو یاد

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
بعد یاد آ جانے کے | ظالم لوگوں کے ساتھ | اور نہیں ہے | اُن لوگوں پر (جو) | ڈرتے ہیں (اللہ سے)
آ جانے پر ایسے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو اور جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾
اُن (جھگڑنے والوں) کے حساب میں سے | کچھ | لیکن | (صرف) نصیحت کرنا | تاکہ وہ | ڈریں
ان پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے البتہ نصیحت کرنا ان کے ذمہ ہے تاکہ شاید (یہ ظالم بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈریں

ت نمبر

آسان تفسیر

٦) ان مشرکین سے کہہ دیجئے کہ جنگل و دریا کے سفر کی سختیوں اور مصیبتوں سے تمہیں کون نجات دیتا ہے! جسے تم نہایت عاجزی سے چپکے چپکے دل میں مدد کے لئے پکارتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے تو ہم اس کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

٦) آپؐ کہہ دیجئے اللہ ہی تمہیں اس مصیبت اور ہر ایک سختی سے نجات بخشتا ہے باوجود اس کے تم دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

٦) کہہ دیجئے وہی اللہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر آسمان سے قوم نوحؑ ولوطؑ آسمانی عذاب کی طرح یا زمین سے قارون کی طرح دھنسا دینے والا عذاب لائے یا تم میں مختلف فرقے پیدا کر کے تمہیں آپس میں لڑا کر ایک دوسرے کو جنگ میں قتل کرا دے۔ دیکھئے ہم اپنی آیات کو کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ لیں۔

٦) اور اس قرآن کو آپؐ کی قوم (کفار مکہ) نے جھٹلایا حالانکہ وہ بالکل سچی کتاب ہے ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہاری ہدایت کا ذمہ دار نہیں۔ صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

٦٧) ہر ایک خبر یعنی وعدہ وعید کا ایک وقت مقرر ہے اور جلدی ہی تمہیں اس دین اور قرآن کی بتلائی ہوئی باتوں کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

٦٨) اے مخاطب! جب تو ان مشرکین کو دیکھے جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں تو جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں ان کے پاس بیٹھنے سے بچیں اور اگر بھول کر بیٹھ بھی جائے تو یاد آ جانے پر فوراً ان ظالموں کے پاس سے اٹھ جا۔ ایسی مجلس میں بیٹھنا جہاں بحث و تحقیق کے نام پر دین کا مذاق اڑایا جائے اور اصلاح کی توقع نہ ہو، شرکت کرنا منع ہے۔

٦٩) اور جو لوگ اللہ کے خوف سے شرک و کفر سے بچتے رہتے ہیں ان پر مشرکین کی نکتہ چینی اور ہنسی مذاق کا کچھ گناہ نہیں ہاں ان پر بشرط قدرت انہیں نصیحت کرنا لازم ہے تا کہ شاید وہ کفار بھی اس نکتہ چینی اور ہنسی مذاق سے باز آ جائیں۔

افعال: اَنْجٰنَا: اس نے ہم کو بچا لیا، اَنْجٰی سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ یَفْقَهُوْنَ: فِقْهٌ سے وہ سمجھتے ہیں، مضارع مرفوع (جمع مذکر غائب)۔ تَقْعُدْ: تو بیٹھ رہے، رہے گا، قُعُوْدٌ سے معنی بیٹھنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اورچھوڑ دے | اُنکو (جنہوں نے) | بنالیا ہے | اپنے دین کو | کھیل | تماشا | اور | دھوکہ دیا انہیں | دُنیا کی زندگی نے

اور اُن لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے

وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا

اور نصیحت کیجئے | اس (قرآن) سے | (ایسا نہ ہو) کہ ہلاک ہو کوئی نفس | اپنے کئے کے بدلے | (پھر) نہ ہو | اُس کا

اور اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کرتے رہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی نفس اپنے (بُرے) اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پھنس جائے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ

اللہ کے سوا | (کوئی) دوست | اور نہ کوئی سفارشی | اور اگر وہ ادا کرے | پورا پورا (تاوان) | تو بھی قبول نہ کیا جائے

اور (پھر روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا حامی اور سفارش کرنے والا نہ ہو اور اگر وہ ہر قسم کا معاوضہ دینا چاہے تو اس سے قبول نہ

مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

اس سے | یہی ہیں وہ لوگ کہ | ہلاک کئے گئے | اپنے بُرے کاموں کے بدلے | اُن کو پینا ہوگا | کھولتا پانی

کیا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے اُن کے پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی

وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور عذاب (ہوگا) دردناک | اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے | کہہ دیجئے | کیا ہم پکاریں | اللہ کے سوا

اور دردناک عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ کفر کرتے رہے کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اُس کو پکاریں

مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

اُس کو جو نہ نفع دے ہم کو | اور نہ نقصان | اور ہم پھیر دیئے جائیں | اُلٹے پاؤں | بعد اُسکے کہ ہدایت کردی ہم کو اللہ نے

جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان؟ اور کیا ہم واپس اُلٹے پاؤں پھر جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔

كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ

اس شخص کی طرح | جسے بہکا دیا ہو | شیطانوں نے | زمین میں | حیران کر کے | اُس کے | (کچھ) دوست ہیں

اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے راستہ بُھلا کر جنگل میں حیران و پریشان کر دیا ہو اور اُس کے ساتھی اُسے سیدھی

يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ

(کہ) بلا رہے ہیں اسے | سیدھے راستہ کی طرف | کہ چلا آ ہمارے پاس | کہہ دیجئے | بیشک اللہ کی ہدایت | ہی ہدایت ہے

راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہماری طرف آ جاؤ آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ہی حقیقی رہنمائی ہے

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ

اور ہمیں حکم ہے | کہ ہم فرمانبردار ہوں | جہانوں کے پروردگار کے | اور یہ کہ | قائم کرو | نماز | اور ڈرتے رہو اُس سے

اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ربّ العالمین کے فرمانبردار رہیں اور یہ (حکم دیا گیا ہے) کہ نماز قائم کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور وُہی ہے | جس کے حضور میں | تم جمع کئے جاؤ گے | اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں

اور وہی (اللہ) ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے آسمان

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۷۰) اور آپؐ ان لوگوں سے الگ رہیں جنہوں نے دنیاوی لذتوں سے مغرور ہو کر اپنے دین کو محض کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور ان کو قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہا کیجئے کہ کہیں کوئی شخص اپنے برے اعمال کی وجہ سے اللہ کے عذاب میں نہ آ جائے کہ پھر خدا کے سوا نہ کوئی دوست اسے نجات دلا سکے گا اور نہ کوئی سفارشی اور نہ ہی کوئی تاوان قبول کیا جائے گا خواہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ ایسے ہی لوگ اپنے برے اعمال کی بدولت پھنس گئے۔ ان کو کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۷۱) ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تمہارے کہنے سے ہم ان جھوٹے معبودوں کو پکاریں جو دنیا و آخرت میں نہ ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، اور کیا اللہ کی طرف سے اسلام کی ہدایت پانے کے بعد پھر ہم مرتد ہو کر ایسے ہو جائیں جیسے کوئی شخص جنگل میں ہو، جسے شیطان نے گمراہ کر کے حیران و سرگردان کر دیا ہو اور اس کے کچھ دوست اسے راہ حق کی طرف بلا رہے ہوں کہ ادھر ہماری طرف چلا آ۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ ہمارے لئے ایسا ممکن نہیں بیشک سیدھی راہ وہی ہے جو اللہ نے بتائی اور ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم صرف پروردگار عالم کے فرمانبردار رہیں۔

(۷۲) اور ہمیں یہ حکم ہے کہ نماز قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اسی کے حضور میں تم جوابدہی کے لئے جمع کئے جاؤ گے۔

افعال: ذَر: تو چھوڑ دے، وَذَرٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُبْسَلَ: تو ہلاکت کے سپرد کی جائے، گرفتار ہو جائے اِبْسَالٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اُبْسِلُوْا: گرفتار کئے گئے، پکڑے گئے اِبْسَالٌ سے معنی غلبہ اور قہر سے گرفتار کرنے اور محروم کرنے کے ہیں ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نَدْعُوْ: دُعَاءٌ اور دَعْوَةٌ سے مصدر، ہم پکاریں مضارع (جمع متکلم)۔ اسْتَهْوَتْهُ: اس نے اس کو رستہ بھلا دیا، اِسْتَهْوَتْ اِسْتِهْوَاءٌ سے معنی فریفتہ کرنے، راستہ بھلا دینے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ اِئْتِنَا: ہمارے پاس آ، ہم پر لے آ، اِئْتِ سے امر کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اِتَّقُوْهُ: اس سے ڈرو، اِتَّقُوْا سے امر کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَصْحٰبٌ: ساتھی، دوست، صَاحِبٌ کی جمع۔

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ

اور زمین کو | ٹھیک طور پر | اور جس دن | وہ کہے گا | ہو جا | تو وہ ہو جائے گا | اُس کی بات سچی ہے | اور اسی کی حکومت ہے

اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جس دن (حشر سے) کہے گا کہ (برپا) ہو جا تو وہ ہو جائے گا اُس کا فرمان سچا ہے اور اسی کی بادشاہی

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

جس دن | پھونکا جائیگا | صور میں | وہ جاننے والا ہے | (سب) چھپی | اور کھلی باتوں کا | اور وہی ہے | بڑا حکمت والا

ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا وہ پوشیدہ اور ظاہر سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا

الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ

خبردار | اور جب کہا تھا | ابراہیمؑ نے | اپنے باپ آزر سے | کیا تم ٹھہراتے ہو | بتوں کو | معبود۔

اور خبردار ہے اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو؟

اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

میں تو دیکھتا ہوں تمہیں | اور تمہاری قوم کو | کھلی گمراہی میں | اور اسی طرح | ہم دکھارہے تھے | ابراہیمؑ کو

میں تمہیں اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں اور اسی طرح ہم نے ابراہیمؑ کو

مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا

حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | اور تاکہ وہ ہو | (کامل) یقین کرنے والوں میں سے | پھر جب

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھائی تاکہ وہ کامل یقین رکھنے والوں میں ہو جائیں پھر جب

جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ

چھا گئی | اُس پر | رات | (تو) اس نے دیکھا | ایک ستارہ | کہنے لگا | یہ میرا رب ہے؟ | پھر جب وہ غائب ہو گیا

اس پر رات کی تاریکی چھا گئی تو اُس نے ایک (چمکتا) ستارہ دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈھل گیا

قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

تو بولا | میں نہیں دوست رکھتا | زوال پاجانے والوں کو | پھر جب اُس نے دیکھا | چاند | چمکتا ہوا | تو کہا | یہ

تو بولا میں غائب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا یہ

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ

میرا رب ہے؟ | پھر جب | وہ غائب ہو گیا | تو بولا | کہ اگر ہدایت نہ کی ہوتی مجھے | میرے رب نے | تو میں ہو گیا ہوتا

میرا رب ہے پھر جب وہ (بھی) غائب ہو گیا تو بول اُٹھے کہ اگر میرا رب مجھے سیدھا راستہ نہ دکھائے گا تو میں بھی

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ

گمراہ لوگوں میں سے | پھر جب | اُس نے دیکھا | سورج | جگمگاتا ہوا | تو بولا | یہ میرا رب ہے

گمراہوں میں سے ہو جاؤں گا پھر جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے

هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

یہ سب سے بڑا ہے | پھر جب | وہ (بھی) غروب ہو گیا | تو بولا | اے میری قوم! | میں تو بیزار ہوں | ان سے

یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو بولے اے میری قوم! میں تمہارے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۳) اور اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو حق (اپنی کامل قدرت کی دلیل کے) طور پر پیدا کیا اور جس روز قیامت کو قائم ہونے کا حکم دے گا تو فوراً قائم ہو جائے گی دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں اسی کی بات سچی ہے اور جس دن صُور پھونکا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) صرف اسی کی حکومت ہوگی وہ چھپی کھلی سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی ہے حکمت والا ہر چیز سے خبردار۔

(۷۴) اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا کہ کیا تم بتوں کی عبادت کرتے ہو میں تمہیں اور تمہاری قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

(۷۵) اور جس طرح ہم نے ابراہیمؑ کے دل میں یہ پیغام ڈالا تھا کہ اپنے باپ کو شرک سے دُور رکھے اسی طرح ہم نے اسے آسمان اور زمین کے درمیان اپنی حکومت اور قدرت کے مظاہر دکھائے تا کہ وہ ہماری توحید پر مکمل یقین کرنے والوں میں سے ہو۔

(۷۶) ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست تھی۔ لہٰذا آپؑ نے اپنی قوم کو ان کے شرک اور غلط عقیدے پر تنبیہ کرنے کے لئے مناظرہ کا انداز اختیار کیا اور ایک مرتبہ جب رات ہوگئی تو ابراہیم علیہ السلام نے مکان سے باہر نکل کر ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھ کر فرمایا (کیا تمہارے خیال میں) ''یہ میرا رب ہے'' پھر جب وہ غروب ہو گیا تو فرمایا کہ میں ڈوب جانے والوں کو معبود نہیں مان سکتا۔

(۷۷) پھر جب آپ نے چاند کو چمکتا دیکھا تو فرمایا کیا یہی میرا رب ہے؟ پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو فرمایا اگر خدا نے مجھے سیدھی راہ نہ دکھادی ہوتی تو میں ضرور ہی گمراہ ہو گیا ہوتا۔

افعال: اَتَتَّخِذُ: تو بنائے گا' اختیار کرتا ہے' کرے گا' پکڑتا ہے' پکڑے گا' اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نُرِیٓ: ہم دیکھانے لگے' دیکھائیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ جَنَّ: اس نے ڈھانپ لیا' چھپالیا' جَنٌّ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اُحِبُّ: میں پسند کرتا ہوں' دوست رکھتا ہوں اِحْبَابٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اَکُوْنَنَّ: بیشک میں ہو جاؤں گا' کَوْنٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

اسماء: بَازِغًا: درخشاں' چمکتا' روشن بُزُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔

تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

جنہیں تم شریک کرتے ہو | میں نے تو پھیر لیا | اپنا چہرہ | اُس (ذات) کی طرف | جس نے پیدا کیا آسمانوں

شرک سے بیزار ہوں میں نے اپنا رُخ یکسو ہو کر اُس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ

اور زمین کو | یکسو ہو کر | اور نہیں ہوں میں | مشرکوں میں سے | اور جھگڑنے لگی اُس سے | اُس کی قوم | تو بولا

اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور اُس کی قوم نے اُس سے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا

اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

کیا تم جھگڑا کرتے ہو مجھ سے | اللہ کے بارے میں | حالانکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا ہے | اور میں نہیں ڈرتا | جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو

کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ اُس نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں اُن چیزوں سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اللہ کا شریک

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ

اس کے ساتھ | مگر یہ کہ چاہے | میرا ربّ | (ہی) کچھ | چھایا ہوا ہے | میرا رب | ہر | چیز پر | علم کے لحاظ سے

ٹھہرا رہے ہو سوائے اس کے کہ میرا رب کوئی بات چاہے میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

پس کیا تم نصیحت نہیں مانتے | اور کیسے | میں ڈروں | اُن سے جن کو تم شریک (خدا) ٹھہراتے ہو | حالانکہ تم نہیں ڈرتے

تو کیا تم سوچتے نہیں؟ اور میں تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں سے کیوں ڈروں؟ جبکہ تم اس بات سے بھی نہیں ڈرتے کہ

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ

اس بات سے کہ تم | شریک ٹھہراتے ہو | اللہ کا | وہ | کہ نہیں نازل کی اس نے اس کی | تم پر | (کوئی) دلیل

تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک کر رکھا ہے جس کے بارے میں اُس نے کوئی دلیل نہیں بھیجی

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

پس کون سا فریق دونوں میں سے | زیادہ حقدار ہے | امن کا | اگر تم جانتے ہو | وہ لوگ جو ایمان لائے

تو (اب بتاؤ) کہ (مجھ اور تم میں سے) کون سا فریق سلامتی کا زیادہ مستحق ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ (یاد رکھو) جو لوگ ایمان لائے

وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ

اور نہیں ملایا انہوں نے | اپنے ایمان کو | بے انصافی کے ساتھ | انہی کے لئے ہے | امن | اور وہی ہیں

اور اپنے ایمان میں شرک (جیسے ظلم) کی آمیزش نہیں کی انہی کے لئے امن ہے اور یہی

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ

راہِ راست پر | اور یہ ہے | ہماری دلیل | (جو) ہم نے دی تھی | ابراہیم کو | اس کی قوم کے خلاف | بلند کرتے ہیں ہم

سیدھے راستہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھی ہم جسے چاہیں اُس کے درجے

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ

درجے | جس کے ہم چاہتے ہیں | بیشک | آپ کا ربّ | بڑا حکمت والا | سب کچھ جانتا ہے | اور ہم نے عطا کئے | اُس کو

بلند کرتے ہیں بے شک تمہارا رب حکمت اور علم والا ہے اور ہم نے اسے

اسحٰق (جیسا بیٹا)

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۷۸) پھر جب آپؑ نے سورج کو جگمگاتے دیکھا تو فرمایا کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ یہ تو سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو فرمایا اے میری قوم میں سخت بیزار ہوں ان جھوٹے معبودوں سے جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(۷۹) بیشک میں تو اپنا منہ سب سے موڑ کر صرف اس کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

(۸۰) جب ان سے ان کی قوم اللہ کے بارے میں جھگڑنے لگی تو آپؑ نے فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اللہ کے متعلق جھگڑا کرتے ہو؟ حالانکہ اس نے مجھے توحید کا سیدھا راستہ بتا دیا ہے پس میں تو تمہارے ان جھوٹے معبودوں سے کسی بات کا اندیشہ نہیں رکھتا مگر یہ کہ میرا رب ہی کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو اُس کی مرضی۔ ہر چیز میرے رب کے علم میں ہے۔ کیا تم اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(۸۱) اور میں تمہارے ان جھوٹے معبودوں سے کیسے ڈر سکتا ہوں جبکہ تم ان چیزوں کو خدا کے شریک ٹھہرانے سے نہیں ڈرتے۔ جن کے حق ہونے کی اللہ کی طرف سے تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں پس اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ خدا کو ایک ماننے والوں اور مشرکین میں سے کون سا فریق امن و اسلامتی کا زیادہ حقدار ہے۔

(۸۲) وہی لوگ امن کے زیادہ حقدار ہیں جو توحید پر ایمان لا کر اس کو شرک کی ملاوٹ سے پاک رکھتے ہیں اور وہی سیدھی راہ پر ہیں۔

(۸۳) یہی دلیل ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے خلاف بتائی تھی اور ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بلاشک آپ کا رب حکمت والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔

افعال: حَآجَّهُ: اس نے جھگڑا کیا' حَاجٌّ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَتَذَكَّرُوْنَ: تم نصیحت پکڑتے ہو' دھیان کرتے ہو' سوچتے ہو تَذَكَّرٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَشْرَكْتُمْ: تم نے شریک کیا' بنایا اِشْرَاكٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَلْبِسُوْٓا: لَبْسٌ مصدر...... انہوں نے نہیں ملایا' مخلوط نہیں کیا' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ نَرْفَعُ: رَفْعٌ مصدر، ہم بلند کرتے ہیں' مضارع معروف (جمع متکلم)۔ نَشَآءُ: ہم چاہتے ہیں' مضارع معروف (جمع متکلم)۔

اسماء: بَرِیٓءٌ: بیزار ہوں' بےتعلق' بےگناہ' اسم فاعل۔ وَجْهِیَ: اپنا رخ' اپنی عبادت کا رخ' اسم مفروضات۔

إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا

اسحاق | اور یعقوب | (کہ) ہر ایک کو | ہدایت دی ہم نے | اور نوحؑ کو (بھی) | ہم نے ہدایت دی

اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا ہم نے اُن سب کو ہدایت دی اور ان سے پہلے ہم (اُن کے جد امجد) نوحؑ کو بھی

مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ

اس سے پہلے | اور اُس کی اولاد میں سے | داؤدؑ | اور سلیمانؑ | اور ایوبؑ | اور یوسف

راہِ ہدایت دکھا چکے ہیں اور ان (ابراہیمؑ) کی اولاد میں داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسف

وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا

اور موسیٰؑ | اور ہارونؑ کو (بھی) | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | اور زکریاؑ

اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی ہدایت دی اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں اور زکریاؑ

وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۚ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور یحییٰؑ | اور عیسیٰؑ | اور الیاسؑ کو (بھی) | کہ وہ (سب کے) سب | نیکوکاروں میں سے تھے

اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ یہ سب نیک بندوں میں سے تھے۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا

اور اسماعیلؑ | اور الیسعؑ | اور یونسؑ | اور لوطؑ کو (بھی) | اور ہر ایک کو | ہم نے بزرگی دی تھی

اور اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو ہدایت دی اور ان سب کو ہم نے (اپنے زمانے کے)

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ

اہل عالم پر | اور اُن کے باپ دادوں | اور اُن کی اولاد | اور اُن کے بھائیوں میں سے (بھی بعض کو)

اہل جہان پر فضیلت دی اور ان کے آباؤ اجداد اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو (ہدایت دی)

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

اور چن لیا ہم نے ان کو | اور ہدایت کی ہم نے انہیں | سیدھے راستہ کی طرف | یہ ہے | ہدایت | اللہ کی

اور ہم نے انہیں چن لیا اور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کر دی یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ

چلاتا ہے | اُس پر | جسے وہ چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور اگر وہ لوگ شرک کرتے | تو البتہ ضائع ہو جاتے | اُن سے

وہ جسے چاہے اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے ہدایت دے دیتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو اُن کے

مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ

جو کچھ وہ کرتے تھے | یہی لوگ ہیں | جنہیں | ہم نے دی تھی | کتاب | اور حکومت | اور نبوت

اعمال ضائع ہو جاتے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب، حکمت اور نبوت عطا کی

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا

پس اگر | انکار کریں | ان (باتوں) کا | یہ لوگ | تو ہم نے مقرر کر دیے ہیں | ان پر | وہ لوگ | جو نہیں ہیں | اس کے

پس اگر یہ (کفارِ مکہ) اس سے انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ بھی مقرر کر دیے ہیں جو اس کے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(٨٤) اور ہم نے عطا فرمائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ جن میں سے ہر ایک کو ہم نے دین حق کی
ہدایت کی تھی اور ان سے پہلے نوحؑ کو بھی۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ
اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی اور جس طرح ہم نے ابراہیمؑ پر یہ احسان کیا اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے
ہیں۔

(٨٥) اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ والیاسؑ کو بھی ہدایت دی تھی کہ وہ سب نیکوکار تھے۔

(٨٦) اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو بھی اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے زمانے کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔

(٨٧) اور ان انبیاء کے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو فضیلت دی اور ان کو ہم نے مہربانی اور عزت
کے لئے منتخب کیا تھا اور انہیں دین حق کی طرف رہنمائی کی تھی۔

(٨٨) یہ توحید ہی اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔ وہ جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اس راستہ پر ثابت رکھتا ہے اور اگر وہ لوگ
شرک کرتے تو ان کے سب اعمال برباد ہو جاتے۔

نعال: وَهَبْنَا: ہم نے بخشا، ہم نے دیئے، ماضی معروف (جمع متکلم)۔

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ

اللہ پر | جھوٹ | یا کہا | وحی کی گئی | میری طرف | اور نہیں وحی کی گئی | اُس کی طرف کچھ | اور جس نے کہا

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں نہیں کی گئی اور وہ شخص جو کہتا ہے

سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ

میں بھی نازل کرسکتا ہوں | جیسا کہ | نازل کیا | اللہ نے | اور کاش آپ دیکھیں | جب وہ ظالم ہوں | سختیوں میں

کہ میں بھی اس جیسا کلام لا سکتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا کاش آپ اس وقت دیکھیں جب یہ ظالم موت کی

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ

موت کی | اور فرشتے | بڑھا رہے ہوں | اپنے ہاتھ (کہ) | نکالو | اپنی جانیں (روحیں) | آج

سختیوں میں مبتلا ہوں اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انہیں کہہ رہے ہوں کہ اپنی جانیں (خود) نکالو آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

تمہیں دیا جائے گا | عذاب | ذلت کا | اس وجہ سے کہ تم کہتے تھے | اللہ پر | جھوٹ

تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کیا کرتے تھے

وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى

اور تم اُس کی آیتوں سے | تکبر کیا کرتے تھے | اور تم آ گئے ہو ہمارے پاس | ایک ایک (اکیلے)

اور تم اس کی نشانیوں (کے مقابلے میں) تکبر کیا کرتے تھے (اب) تم ہمارے پاس اس طرح تنہا آئے ہو

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ

جیسا کہ پیدا کیا تھا ہم نے تمہیں | پہلی دفعہ | اور تم چھوڑ آئے ہو | جو (سامان) | ہم نے دیئے تھے تمہیں

جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ (اکیلا) پیدا کیا تھا اور ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا تھا وہ پیچھے

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

اپنی پیٹھ پیچھے | اور نہیں ہم دیکھتے | تمہارے ساتھ | تمہارے وہ سفارشی | جنہیں تم خیال کرتے تھے | کہ وہ

چھوڑ آئے ہو اور ہم (آج) تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے جو تمہارے خیال میں تمہارے

فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا

تمہارے درمیان | (اللہ کے) شریک ہیں | البتہ ٹوٹ چکا ہے | تمہارے درمیان (تعلق) | اور جاتی رہیں | تم سے | وہ (باتیں) جو

معاملے میں (ہمارے) شریک تھے یقیناً تمہارے آپس کے رشتے ٹوٹ گئے اور تمہارے وہ سب دعوے جاتے رہے

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ

تم گمان کیا کرتے تھے | بیشک | اللہ | پھاڑنے والا ہے | دانے | اور گٹھلی کو | وہ نکالتا ہے | زندہ کو

جو تم کیا کرتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ دانے اور گٹھلی کو (اُگانے کے لئے) پھاڑنے والا ہے وہ مُردہ سے زندہ کو

مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾

مُردے سے | اور نکالنے والا ہے | مُردے کو | زندہ سے | یہی ہے تمہارا | اللہ | پس کہاں | تم بہکے جا رہے ہو

نکالتا ہے اور زندہ میں سے مُردے کو نکالتا ہے یہی تمہارا اللہ ہے پس تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۳) اور جو کوئی اللہ پر بہتان باندھے مثلاً کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے یا یہ کہے کہ اللہ کے بیوی بچے ہیں یا کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی چیز کی بھی وحی نہیں آئی' یا اللہ جیسا کلام لے آنے کا دعویٰ کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ کاش! آپؐ ان ظالموں کو اس بری حالت میں دیکھیں کہ موت کی تکلیف میں ہوں اور فرشتے ان کی جان قبض کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہوں اور یوں کہہ رہے ہوں کہ اپنی جان اپنے ہاتھوں سے نکالو اور کہ تم جو اللہ پر بہتان باندھا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے غرور کیا کرتے تھے۔ آج تمہیں اس کے بدلے نہایت ذلت کا عذاب دیا جائے گا تو آپ کو ان کی رسوائی کا پتہ چل جائے۔

(۹۴) اور ہم ان سے کہیں گے کہ جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا تم ویسے ہی آج اکیلے ہمارے پاس آئے ہو اور جو کچھ مال و متاع دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ سب پیچھے چھوڑ آئے اور جن کو تم دنیا میں خدا کے شریک ٹھہراتے تھے ان میں سے بھی آج تمہارے ساتھ کوئی نہیں' تمہارے اور ان کے درمیان سب تعلقات ختم ہو چکے ہیں اور جو جھوٹی باتیں تم خیال کیا کرتے تھے وہ بھی سب جاتی رہیں۔

(۹۵) بیشک اللہ ہی دانہ اور گٹھلی کو پھوڑ کر اس سے پودا اُگا دیتا ہے اور وہ مردہ جسم سے جاندار اور جاندار سے مردہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ ذات جس کی یہ صفات ہیں وہی تمہارا اللہ ہے۔ پس اے مشرکو! تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔

افعال: اَخْرِجُوْا: تم نکالو۔ اِخْرَاجٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُجْزَوْنَ: تم بدلہ دیئے جاؤ گے' جزا دیئے جاؤ گے' جَزَاءٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَقَطَّعَ: کٹ گیا' منقطع ہوا' ٹوٹ گیا' پارہ پارہ ہو گیا۔ تَقَطُّعٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: فَالِقُ: فَلْقٌ مصدر...... پھاڑنے والا' بیج اور گٹھلی کو پھاڑ کر سبزہ نکالنے والا' تاریکی کو پھاڑ کر صبح نکالنے والا اسم فاعل۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ
نکالنے والا ہے | صبح کی روشنی | اور بنایا اس نے | رات کو | باعث آرام | اور سورج | اور چاند کو | حساب (کا ذریعہ)
وہی (رات میں سے) صبح کو نکالنے والا ہے اُس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے پیدا کیا ہے

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ
یہ ہے | اندازہ | بڑے زبردست | (ہر چیز) جاننے والے کا | اور وہی ہے جس نے | بنائے | تمہارے لئے | ستارے
یہ اُس ذات کا مقرر کردہ (نظام) ہے جو غالب اور علم والا ہے اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
تاکہ تم ہدایت پاؤ | اُن سے | اندھیروں میں | خشکی | اور دریا کے | بیشک ہم نے کھول کر بیان کردی ہیں | آیتیں
تاکہ تم خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستے پا سکو یقیناً ہم نے علم رکھنے والوں کے لئے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
اُن لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں | اور وہی ہے | جس نے | پیدا کیا تم کو | ایک جان (آدمؑ) سے
نشانیاں تفصیل سے بیان کر دی ہیں اور اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہیں ایک نفسِ واحد سے پیدا کیا

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
پھر (ایک تو) ٹھکانا ہے | اور (ایک) امانت رکھنے کی جگہ | ہم نے تفصیل سے بیان کردی ہیں | آیتیں | اُن کے لئے
پھر ایک جگہ تمہارے ٹھہرنے کی ہے اور ایک امانت رکھنے کی۔ ہم نے تفصیل سے اپنی نشانیاں بیان کر دی ہیں اُن لوگوں کے لئے

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
جو سمجھ رکھتے ہیں | اور وہی ہے | جس نے | اُتارا | آسمان سے | پانی | پس نکالا ہم نے | اُس کے ذریعہ سے
جو سمجھ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے آسمان کی جانب سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعے ہم نے

نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ
پودا | ہر چیز کا | پھر نکالا ہم نے | اُس سے | سبزہ | کہ نکالتے ہیں ہم | اس سے | دانے | تہ در تہ
ہر اُگنے والی چیز نکالی پھر اس سے سرسبز شاخیں نکالیں جس میں سے ہم خوب جُڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں

وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ
اور کھجور میں سے | اُس کے کابھے سے | خوشے | جھکے ہوئے | اور باغات | انگوروں | اور زیتون
اور کھجور کے گابھے میں سے اس کے خوشے (پیدا کئے) جھکے پڑتے ہیں اور اسی پانی سے انگور کے باغات اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ
اور انار کے | ملتے جلتے | اور مختلف قسم کے | دیکھو | اُس کے پھل کی طرف | جب | وہ پھل پکڑے
اور انار کے باغ (پیدا کئے جو) ہم شکل بھی ہیں اور مختلف بھی، ان کے پھلوں کو (غور سے) دیکھو جب وہ پھولتے

وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا
اور اس کے پکنے (کی طرف) | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | مؤمنوں کے لئے | اور انہوں نے ٹھہرایا
اور (پھر) پکتے ہیں بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے

بت نمبر آسان تفسیر

٩٦) وہی اللہ رات کے اندھیرے میں سے صبح کی روشنی نکالنے والا ہے اور اسی نے رات مخلوقات کے آرام کے لئے اور
سورج اور چاند حساب کے لئے بنا دیئے۔ یہ اندازہ اسی رب کا ہے جو نہایت زبردست ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

٩٧) اسی نے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرنے کے لئے تمہارے لئے ستارے بنا دیئے۔ ہم یہ باتیں
علماء کو سمجھانے کے لئے تفصیل سے بیان کر رہے ہیں۔

٩٨) اسی نے تمام انسانوں کو ایک آدمؑ سے پیدا کیا پھر ہر ایک کا دنیا میں کچھ مدت ٹھکانا ہے اور پھر مرنے کے بعد سپرد
خاک کیا جائے گا سوچ سمجھ رکھنے والوں کے لئے ہم نے آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔

٩٩) اور وہی ہے وہ ذات جو بادلوں سے پانی برسا کر ہرا گنے والی چیز کی کونپل زمین سے نکالتا اور ان سے سبز پودا نکال کر
اس سے تہ بتہ دانے نکالتا ہے اور کھجور کے گابھے سے بوجھ سے جھکے ہوئے گچھے اور انگور اور زیتون اور انار کے
باغات کچھ ملتے جلتے اور کچھ مختلف قسم کے پیدا کر دیتا ہے اور جب درخت پھل لائے تو اس کے پھل میں اور اس
کے پک جانے میں غور کرو کہ پہلے کیسے کڑوا اور بدمزہ اور پکنے پر خوش ذائقہ اور شیریں ہو جاتا ہے بیشک ان چیزوں
میں ایمان والوں کے لئے اسکی قدرت کے بہت سے نشانات ہیں۔

افعال: اَثْمَرَ: وہ پھل لایا' بار آور ہوا اِثْمَارٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ

اللہ کا | شریک | جنوں کو | حالانکہ اُس نے انہیں پیدا کیا | اور تراشے انہوں نے | اللہ کے لئے | بیٹے | اور بیٹیاں

جنوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرا رکھا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان مشرکوں نے بغیر کسی علم کے اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹے اور بیٹیاں

بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ

لاعلمی سے | وہ پاک ہے | اور بہت بلند ہے | اُن باتوں سے | (جو) وہ بیان کرتے ہیں | پیدا کرنے والا ہے

تراش رکھی ہیں وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اُن باتوں سے جو وہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ

آسمانوں | اور زمین کا | کیسے ہوسکتا ہے | اس کا | (کوئی) بیٹا | حالانکہ نہیں ہے اُس کی | کوئی بیوی

وہ آسمانوں اور زمین کا مُوجد ہے اس کے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں ہے

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ

اور پیدا کیا اُس نے | ہر چیز کو | اور وُہی | ہر ایک چیز کو | جاننے والا ہے | یہی اللہ ہے | تمہارا پروردگار

اور اُس نے (ہی) تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے (پوری طرح) خبردار ہے یہی اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ

نہیں کوئی معبود | سوائے اس کے | پیدا کرنے والا ہے | ہر | چیز کا | پس اسی کی عبادت کیا کرو | اور وُہی

اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر چیز کا خالق ہے پس اُسی کی عبادت کرو اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

ہر چیز کا | نگہبان (ہے) | نہیں | پاتیں اُسے | آنکھیں | اور وہ | پاتا ہے | آنکھوں کو

ہر چیز کا نگہبان ہے (مخلوق کی) نگاہیں اُس کو نہیں پا سکتیں اور وہ تمام نگاہوں کو پا سکتا ہے

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

اور وہ ہے | باریک بین | بہت خبردار | بیشک آ چکی ہیں تمہارے پاس | دلیلیں | تمہارے رب کی طرف سے

اور وہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل آ چکے ہیں

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

پس جس نے | بصارت سے کام لیا | سو اپنے لئے (لیا) | اور جو اندھا رہا | سو اسی پر ہے (وبال) | اور میں نہیں ہوں | تم پر

تو جس نے آنکھوں سے کام لیا تو اُس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو اندھا رہا تو اُس کا نقصان اسی کو ہے اور میں (نبیؐ) تمہارا نگہبان

بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ

(کوئی) محافظ | اور اسی طرح | ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | تا کہ وہ (منکر) کہیں | تُو نے پڑھ لیا ہے

نہیں۔ اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تا کہ یہ (ناسمجھ) لوگ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آئے ہو

وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

اور تا کہ ہم اس کو واضح کر دیں | جاننے والوں کے لئے | پیروی کیجئے | اس کی | جو وحی کیا گیا | آپ کی طرف

اور جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لئے ہم (بات) اچھی طرح واضح کر دیں۔ آپ کے رب کی طرف سے جو وحی آپ کو کی گئی ہے اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۰) اور مشرک جنات کو جو اللہ کی مخلوق ہیں۔ اس کے شریک ٹھہراتے اور بے علمی کی وجہ سے اس کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں وہ تو ایسی فضول باتوں سے بالکل پاک اور برتر ہے۔

(۱۰۱) اس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس کے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

(۱۰۲) یہی اللہ تم سب کا پروردگار ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز پر مختار ہے۔ پس تمہیں اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔

(۱۰۳) مخلوق اسے دنیا میں ان ظاہری آنکھوں سے دیکھ نہیں سکی اور وہ سب کی نظروں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت لطیف اور ہر چیز سے خبردار ہے۔

(۱۰۴) خدا اگرچہ ہمیں ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا لیکن اس کی قدرت کے دلائل آنکھوں کے سامنے موجود ہیں جو انہیں دیکھ کر خدا کو پالے گا۔ وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو ان سے اندھا رہا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ میں (رسولؐ) تمہارا ذمہ دار نہیں میرا کام تو فقط سمجھانا ہے۔

(۱۰۵) ہم آیتوں کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تاکہ اللہ کے وجود سے انکار کرنے والے کفار یہ کہتے رہیں کہ آپؐ کسی سے پڑھ پڑھا کر یہ باتیں ہمیں سناتے ہیں البتہ جو علم و ایمان والے ہیں ان پر حق بات واضح ہو جائے۔

افعال: جَعَلُوْا: انہوں نے ٹھہرالیا، کیا، کرلیا، مقرر کیا جَعَلٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَعٰلٰی: وہ بلند ہے، برتر ہے تَعَالِیٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَبْصَرَ: اس نے دیکھا، بصیرت حاصل کی اَبْصَارٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بَصَآئِرُ: کھلی دلیلیں، ظاہر نصیحتیں بَصِیْرَۃٌ کی جمع۔

مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

آپ کے رب کی طرف سے | نہیں ہے (کوئی) معبود | سوائے اس کے | کنارہ کش ہو جائیں | مشرکوں سے

کی پیروی کیجئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کشی کیجئے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ

اور اگر چاہتا اللہ | تو وہ شرک نہ کرتے | اور نہیں بنایا ہم نے آپ کو | اُن پر | محافظ

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپؐ کو ان کا محافظ نہیں بنایا

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اور نہیں ہیں آپ | اُن کے | ذمہ دار | اور (مسلمانو!) تم گالی نہ دو | اُن کو جنہیں | وہ (مشرک) پکارتے ہیں

اور نہ آپؐ ان کے ذمہ دار ہیں اور ان (معبودوں) کو برا نہ کہو جن کو یہ (مشرک) اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ

اللہ کے سوا | پس وہ گالی دے دیں گے | اللہ کو | زیادتی کرتے ہوئے (اور) لاعلمی کی وجہ سے | اسی طرح

کے سوا پکارتے ہیں ورنہ یہ زیادتی اور جہالت سے اللہ تعالیٰ کو برا کہنے لگیں گے اسی طرح

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ

خوبصورتی دی ہم نے | ہر ایک گروہ کیلئے | انکے عملوں کو | پھر | اپنے رب کی طرف | انہیں لوٹ کر جانا ہے | پس وہ انہیں بتا دے گا

ہم نے ہر گروہ کی نظر میں ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے پھر انہیں اپنے ربّ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور پھر وہ انہیں

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

جو کچھ وہ کیا کرتے تھے | اور انہوں نے قسمیں کھائیں | اللہ کی | پختہ | قسمیں

ان کے اعمال سے خبردار کر دے گا اور وہ (منکر) اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۗ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ

کہ اگر | آئے اُن کے پاس | (کوئی) نشانی | (تو) وہ ضرور ہی ایمان لائیں گے اُس پر | کہہ دیجئے | کہ ایسی نشانیاں (معجزے)

اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو

عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾

(تو) اللہ کے پاس ہیں | اور تمہیں کیا معلوم | کہ وہ (نشانیاں) | جب آ جائیں گی | (تب بھی) وہ ایمان نہ لائیں گے

اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا معلوم کہ اگر وہ نشانیاں آ بھی جائیں تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ

اور ہم اُلٹ دیں گے | اُن کے دلوں کو | اور اُن کی آنکھوں کو | جیسے کہ | وہ ایمان نہ لائے تھے | اُس پر

اور ہم اُن کے دلوں اور آنکھوں کو (حق سے) پھیر دیں گے (اور وہ ویسے ہی ہو جائیں گے) جیسے پہلی مرتبہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾

پہلی | مرتبہ | اور ہم چھوڑ دیں گے انہیں | اُن کی سرکشی میں | کہ وہ بھٹکتے رہیں

اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۶) آپؐ تو صرف ان احکام پر چلیں جو وحی کے ذریعے اللہ کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں آپؐ مشرکین کی کسی بات کا بھی خیال نہ کریں۔

(۱۰۷) اللہ کی ازلی مرضی کی مصلحت یہی ہے کہ انسان اپنے اختیار سے جو بات چاہے قبول کرلے۔ ورنہ اگر اللہ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا سب کو جبراً مومن بنا دیا جاتا۔ آپؐ کو ہم نے ان کے اعمال کا ذمہ دار اور جوابدہ نہیں بنایا۔ آپ کے ذمے صرف نصیحت اور تبلیغ ہے۔

(۱۰۸) اور ان کفار کے پیشواؤں اور جھوٹے معبودوں کو تم گالی نہ دو کہ غصہ میں بھر کر اپنی جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے کیونکہ انسان کی فطرت میں اللہ نے یہ بات داخل کر دی ہے کہ وہ اپنے ہی فعل کو اچھا سمجھتا ہے۔ پھر ان سب کو قیامت کے روز اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے وہ خود ہی ان کے عملوں کی باز پرس کرے گا۔

(۱۰۹) کفار مکہ نہایت پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس آپؐ کی نبوت کی کوئی زبردست نشانی آ جائے مثلاً کوہ صفا خالص سونے کا بن جائے تو ہم ضرور ہی اس کو مان لیں گے کہہ دیجئے کہ ایسے فرمائشی نشان اللہ کے اختیار میں ہیں میں اپنے اختیار سے کوئی نشان نہیں لا سکتا اور مسلمانو! تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جب ایسا کوئی نشان آ جائے گا تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اس لئے کہ وہ ایمان لانا چاہتے ہی نہیں ہیں۔

(۱۱۰) اور جس طرح وہ پہلے ہی ایمان نہیں لائے تو فرمائشی نشان پر بھی ان کے دل اور ان کی آنکھیں ہم الٹ دیں گے کہ وہ کچھ نہ سمجھ سکیں اور ہم ان کو ان کی سرکشی ہی میں رہنے دیں گے کہ بھٹکتے رہیں۔

افعال: اِتَّبِعْ: تو پیروی کر۔ اِتِّبَاعٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَسُبُّوْا: تم برا کہو، گالیاں دو۔ سَبٌّ سے معنی سخت گالیاں دینے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَقْسَمُوْا: انہوں نے قسمیں کھائیں۔ اِقْسَامٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ جَآءَتْ: وہ آئی۔ مَجِیْءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَذَرُ: وَذْرٌ مصدر...... ہم نا قابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیں گے، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اَفْئِدَتَهُمْ: ان کے دل۔ اَفْئِدَةٌ (جمع مذکر غائب)۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ الْمَلَٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم | نازل کرتے | اُن کی طرف | فرشتے | اور کلام کرتے اُن سے | مُردے | اور جمع کردیتے ہم

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے، اور مُردے ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوٓا إِلَّآ أَن يَشَآءَ اللَّهُ

اُن کے پاس | ہر چیز کو | سامنے | (تو بھی) وہ ایسے نہ تھے | کہ ایمان لے آتے | مگر (یہ) | کہ اللہ چاہتا

اُن کے سامنے لا کر جمع کر دیتے تو بھی وہ ایمان نہ لاتے ہاں اگر اللہ چاہے (تو اور بات ہے)

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿١١١﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

لیکن | اکثر اُن میں سے | جاہل ہیں | اور اسی طرح | ہم نے بنائے | ہر نبی کے لئے | دشمن

لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن

شَيَٰطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

شیطان | انسانوں | اور جنوں (میں سے) | جو (کان) میں ڈالتے رہتے ہیں | ایک دوسرے کے

شیطان پیدا کئے جو انسان اور جن تھے وہ دھوکہ دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ

جھوٹی باتیں | دھوکہ دینے کو | اور اگر چاہتا | آپ کا رب | تو وہ ایسا نہ کرتے | پس آپ چھوڑ دیجئے انہیں

جھوٹی دلفریب باتیں ڈالتے تھے اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تو اُن کو اور جو وہ

وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغَىٰٓ إِلَيْهِ أَفْـِٔدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اور جو | وہ جھوٹ باندھتے ہیں | اور تاکہ مائل ہوں | اس (جھوٹ کی) طرف | دل | ان لوگوں کے | (جو) یقین نہیں رکھتے

جھوٹ باندھتے ہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دیجئے۔ یہ اس لئے (ایسی باتیں کرتے ہیں) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل

بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ أَفَغَيْرَ اللَّهِ

آخرت پر | اور تاکہ وہ اسے پسند کرلیں | اور تاکہ وہ کئے چلے جائیں | وہ بُرے کام جو وہ کررہے ہیں | پس کیا اللہ کے سوا

اس طرف مائل ہوجائیں اور وہ ان باتوں کو پسند کرلیں اور جو بُرے اعمال وہ کررہے ہیں اُن میں لگے رہیں۔ (اے پیغمبر! ان سے کہئے)

أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِيٓ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَٰبَ مُفَصَّلًا ۚ

میں تلاش کروں | (کوئی اور) منصف | (حالانکہ) وہی ہے جس نے | نازل کی | تمہاری طرف | (یہ) کتاب | واضح

کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور حاکم تلاش کروں حالانکہ وہی ہے کہ جس نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جو واضح ہے

وَالَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ الْكِتَٰبَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُۥ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ

اور جنہیں | ہم نے دی ہے | کتاب | وہ جانتے ہیں | کہ وہ | اُتری ہوئی ہے | آپ کے رب کی طرف سے

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تمہارے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ نازل

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

سچی | پس آپ نہ ہوجایئے | شک کرنے والوں میں سے | اور پوری ہوئی | بات | آپ کے رب کی

کیا گیا ہے سو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور آپ کے ربّ کی بات سچائی اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۱) یہ کٹر مخالفین کا ذکر ہے کہ اگر آسمان سے فرشتے اتر کر اور قبروں سے مردے زندہ ہو کر نبی کی تصدیق کرتے اور دوزخ وجنت وغیرہ آخرت کے معاملے بھی سامنے موجود ہو جاتے تو بھی یہ منکرین اللہ کی مرضی کے بغیر ایمان نہ لاتے لیکن اکثر ان میں سے اس مشیت الٰہی کو نہیں سمجھتے کہ اس نے بندہ کو غیب پر ایمان لاتے ہوئے نیک و بد کی پہچان اور اختیار دیا ہے۔

(۱۱۲) اور جس طرح یہ کفار مکہ آپ کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں اسی طرح مشیت الٰہی سے پہلے بھی شریر جنوں اور انسانوں میں سے ہر نبی کے دشمن رہے ہیں جو ایک دوسرے کو دین حق سے گمراہ کرنے کے لئے جھوٹی خوشامدی باتیں کانوں اور ذہنوں میں ڈالتے ہیں پس ان کفار کی افترا پردازیوں کی کچھ فکر نہ کیجئے بلکہ ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیجئے۔

(۱۱۳) اور وہ مشرکین ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں اس لئے سکھاتے رہتے ہیں کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان دھوکہ دینے والی باتوں کی طرف مائل ہو کر ہمیشہ برے کاموں میں لگے رہیں۔

(۱۱۴) پس آپ مشرکین سے کہہ دیجئے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کے فیصلہ کو نہیں مان سکتا۔ جس نے انسان کی فطری ضروریات کی ایسی مکمل اور واضح کتاب (قرآن) نازل کی ہے اور اہل کتاب بھی اپنی کتابوں کی بشارتوں، خوشخبریوں کی بنا پر سمجھتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے پس آپ کو اس کے سچ ہونے میں شک نہیں ہونا چاہئے (یہ آپ کے ذریعے امت کو خطاب ہے)

افعال: تَصْغٰی: وہ جھکتی ہے، جھکتے ہیں، صَغْوٌ اور صَغْیٌ سے، معنی مائل ہونے اور جھکنے کے ہیں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اَبْتَغِیْ: میں تلاش کروں، چاہوں، اِبْتِغَاءٌ سے، مضارع (واحد متکلم)۔ یَقْتَرِفُوْا: وہ کمائیں، کئے جائیں، اِقْتِرَافٌ سے، امر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: زُخْرُفَ: ملمع، سنہری، سونا، آراستہ، زینت۔

صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾

سچائی | اور انصاف (میں) | نہیں کوئی بدلنے والا | اُس کی بات کو | اور وہی ہے | سننے والا | جاننے والا

انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

اور اگر آپ کہا مانیں گے | اکثریت کا | اُن میں سے جو زمین میں ہیں | تو وہ بہکا دیں گے آپ کو | اللہ کی راہ سے

اور اگر آپ دُنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہیں، تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں گے

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ

وہ پیروی نہیں کرتے | مگر صرف وہم وگمان کی | اور نہیں وہ | مگر صرف خیالی باتیں کرتے ہیں | بلاشبہ آپ کا رب

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔ بیشک آپ کا پروردگار

هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾

(ہی) خوب جانتا ہے | (کہ) کون بھٹکتا ہے | اُس کے راستہ سے | اور وہی | بہتر جانتا ہے | راہ پر چلنے والوں کو

ان کو خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بہک جاتے ہیں اور اُن کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ

پس تم کھاؤ | اس (جانور) میں سے | کہ لیا گیا ہو | نام اللہ کا | اُس پر | اگر تم ہو | اُس کی آیتوں پر

تو جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ اگر تم اُس کی آیتوں پر

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ایمان رکھنے والے | اور کیا (وجہ) ہے | کہ تم نہیں کھاتے | اس میں سے | جس پر نام لیا گیا اللہ کا

ایمان رکھتے ہو اور تمہیں کیا عذر ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے | تمہارے لئے | جو | اُس نے حرام کیا | تم پر | مگر صرف وہ کہ | تم مجبور ہو جاؤ

حالانکہ اس نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے اسے تمہارے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے سوائے اس کے جس کے لئے

اِلَيْهِ ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

اُس (کے کھانے) کو | اور بلاشبہ | بہت سے (لوگ) | بہکاتے رہتے ہیں | اپنی خواہشوں سے | بغیر علم کے

تم مجبور ہو جاؤ اور بے شک بہت سے لوگ اپنی نفسانی خواہشوں سے، بغیر کسی علم کے لوگوں کو بہکاتے ہیں

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۗ

بلاشبہ | آپ کا رب | (ہی) خوب جانتا ہے | حد سے بڑھنے والوں کو | اور چھوڑ دو | گناہ ظاہر | اور چھپا ہوا

یقیناً آپ کا پروردگار حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے اور ظاہری گناہ اور چھپا ہوا گناہ (سب) چھوڑ دو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا

بیشک | جو لوگ | کرتے ہیں | گناہ | جلدی (ہی) اُن کو بدلہ دیا جائے گا | اس کا جو

یقیناً وہ لوگ جو گناہ کر رہے ہیں عنقریب اُن کو اُن کے بُرے اعمال کی

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۱۱۵) اور اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی فتح اور غلبہ کا وعدہ فرمایا تھا وہ سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا کوئی اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا اور وہ سب سنتا جانتا ہے۔

(۱۱۶) یہ بھی آپ ؐ کے واسطہ سے امت کو خطاب ہے کہ اگر تم ان مشرکین مکہ میں سے اکثر لوگوں (مثلاً ابو الاحوص مالک بن عوف جشمی و بدیل وجلیس بن ورقاء خزاعی وغیرہ) کا کہا مانو گے کہ خدا کا مارا ہوا جانور (مردار) تمہارے ہاتھ کے مارے ہوئے (شرعی طور پر ذبح کئے ہوئے) سے بہتر ہے تو وہ تمہیں دین حق سے بہکا دیں گے وہ تو محض خیالی باتوں پر چلتے اور گمان ہی کرتے ہیں کوئی علمی سند اور عقلی دلیل نہیں رکھتے۔ حالانکہ **ذبیحہ** کو اللہ نے حلال اور **مردار** کو حرام قرار دیا ہے۔ جس کی حکمتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں۔

(۱۱۷) بیشک خدا تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کون گمراہ ہے اور کون راہ راست پر چل رہا ہے۔

(۱۱۸) پس اے مسلمانو! اگر تم اللہ کی آیتوں پر کامل یقین رکھتے ہو تو صرف اسی جانور کا گوشت کھاؤ جو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔

(۱۱۹) جب اللہ نے ان سب چیزوں کو قرآن میں تفصیل سے بیان کر دیا ہے جو اس نے تمہارے لئے (مجبوری کے نہ ہونے کی صورت میں) حرام کی ہیں تو پھر تمہیں اس حلال جانور کا گوشت کھانے میں کیا شک ہے جسے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ بیشک بہت سے لوگ بغیر کسی دلیل کے فضول لغو خیالات سے لوگوں کو حق سے گمراہ کرتے ہیں۔ ان کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہئے بلاشبہ اللہ ایسے حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: تَمَّتْ: پوری ہوئی، ہے تَمَامٌ سے ماضی (واحد مونث غائب)۔ یَخْرُصُوْنَ: وہ انکل، قیاسی باتیں کرتے ہیں خَرْصٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ ذُکِرَ: وہ یاد کیا گیا، ذکر کیا گیا، ذِکْرٌ سے ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ فَصَّلَ: الگ الگ بیان کر دیا، تفصیل وار واضح کر دیا، تَفْصِیْلٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔

يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وہ کرتے تھے | اور نہ کھاؤ | اُس میں سے | کہ نہیں ذکر کیا گیا | نام اللہ کا | اُس پر

سزا ملے گی اور جس جانور پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالٰی کا نام نہیں لیا گیا اسے ہرگز نہ کھاؤ

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕــهِمْ

اور بیشک وہ (کھانا) | گناہ ہے | اور بیشک | شیطان | (تو) ڈالتے رہتے ہیں (کانوں میں) | اپنے دوستوں کے

اور اس کا کھانا یقیناً نافرمانی کی بات ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں

لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں | اور اگر | تم نے ان کا کہا مان لیا | (تو) بیشک تم (بھی) | مشرک ہو

تاکہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور اگر تم ان کی اطاعت اختیار کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ

اور کیا وہ (شخص) جو تھا | مُردہ | پھر ہم نے اسے زندہ کردیا | اور بنادیا ہم نے | اُس کے لئے | نور | (کہ) وہ چلتا ہے

کیا وہ (شخص) جو مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اُس کے لئے روشنی پیدا کی کہ اس کی مدد سے

بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

اُس کی مدد سے | لوگوں میں | کیا وہ اُس جیسا ہے | جو اندھیروں میں ہو | کہ نہیں نکل سکتا

وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی حالت یہ ہے کہ تاریکیوں میں گھرا ہے

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اُن میں سے | اسی طرح | خوبصورت کئے گئے | کافروں کے لئے | وہ کام | جو وہ کرتے تھے

(اور) وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کو اُن کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ

اور اسی طرح | بنادیئے ہم نے | ہر بستی میں | بڑے بڑے | مجرم | کہ وہ مکر کریں | اُس میں

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے رئیسوں ہی کو مجرم بنایا تاکہ وہ وہاں مکر و فریب پھیلاتے رہیں

وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ

اور وہ مکر نہیں کرتے | مگر صرف | اپنے آپ سے | اور | وہ نہیں سمجھتے | اور جب آتی ہے اُن کے پاس

اور درحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر صرف اپنے ہی خلاف لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی

اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ

(کوئی) نشانی (تو) کہتے ہیں | ہم تو ہرگز نہ مانیں گے | جب تک کہ | دی جائے ہمیں (بھی نبوت) | جیسے

نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کبھی یقین نہیں کریں گے جب تک کہ ہمیں بھی وہ چیز نہ دی جائے جو

اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ

دی گئی اللہ کے رسولوں کو | اللہ (ہی) بہتر جانتا ہے | جہاں | وہ رکھتا ہے | اپنا پیغام | جلدی ہی پہنچے گی عنقریب

اللہ تعالٰی کے رسولوں کو دی جاتی ہے اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے کہ کس کو اپنا رسول بنائے

آسان تفسیر

(۱ اور گناہ ظاہر ہو یا خفیہ اس سے بچنا لازم ہے اور مجرمین کو عنقریب ان کے جرموں کی سزا دی جائے گی۔

(اور جس حلال جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کا گوشت ہرگز نہ کھاؤ۔ یہ سخت جرم ہے اور شیاطین تو اپنے ساتھیوں کو تم سے لڑانے کے لئے ان کو بدظن کرتے ہیں۔ اگر تم ان کی باتوں پر چلو گے تو تم بھی مشرک ٹھہرو گے۔

(۱ کیا وہ شخص جو کفر و شرک کی وجہ سے روحانی اعتبار سے مر چکا تھا۔ پھر ہم نے اسے دین اسلام سے روحانی زندگی عطا فرما کر نور قرآن سے نوازا جس سے وہ لوگوں کے بھیڑ، مجمع میں راہ راست پر چلا جا رہا ہے کبھی اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو کفر و شرک کے اندھیروں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ نکل ہی نہیں سکتا؟ ہرگز نہیں! جس طرح کفار مکہ حلال و حرام میں فضول بحث کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح سب برے کام جو وہ کرتے ہیں وہ انہیں جہالت کی وجہ سے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۲ اور جس طرح یہ مشرکین مکہ حق کے خلاف فساد برپا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے ہیں جو بڑے بن کر وہاں لوگوں میں فتنہ و فساد برپا رکھتے ہیں جس کا وبال خود انہی پر ہوگا اور وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔

ل: یَقْتَرِفُوْنَ: وہ کماتے تھے، ہیں، وہ کرتے ہیں، اِقْتِرَافٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُوْحُوْنَ: وہ دل میں ڈالتے ہیں، وسوسہ ڈالتے ہیں، اِیْحَاءٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَمْکُرُوْا: تاکہ وہ چالیں چلیں، خفیہ تدبیریں کریں، مَکْرٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

ا ء: خَارِجٍ: نکلنے والا، خُرُوْجٌ سے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ اَکَابِرَ: بہت بڑے لوگ، اَکْبَرُ کی جمع۔

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

اُن کو | جنہوں نے جرم کیا | ذلّت | اللہ کے ہاں | اور عذاب | سخت | اس کے سبب جو

مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلّت اور سخت عذاب پہنچے گا اس لئے

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ

وہ مکر کیا کرتے تھے | پس جسے | اللہ چاہے | کہ ہدایت کرے | کھول دیتا ہے | اس کا سینہ

وہ مکاریاں کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لئے

لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا

اسلام کے لئے | اور جسے | وہ چاہتا ہے | کہ | گمراہ کردے | کردیتا ہے | اُس کا سینہ | تنگ

کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کر دے اس کے سینے کو بہت تنگ

حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

بھنچا ہوا | گویا کہ | وہ زور سے چڑھتا ہے | آسمان میں | اسی طرح | ڈال دیتا ہے | اللہ | پھٹکار (عذاب)

کر دیتا ہے گویا کہ وہ بہت مشکل سے بلندی پر چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر عذاب

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۗ

اُن لوگوں پر | جو ایمان نہیں لاتے | اور یہی ہے | راستہ | آپ کے ربّ کا | سیدھا

بھیجتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ

بیشک | ہم نے کھول کر بیان کردی ہیں | آیتیں | ان لوگوں کے لئے | جو نصیحت مانتے ہیں | اُنہی کے لئے ہے

بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ تمام آیتیں بیان کر دی ہیں ان کے لئے

دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَ

گھر سلامتی کا | اُن کے ربّ کے ہاں | اور وُہی ہے اُن کا مددگار | اُن (نیک اعمال) کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے | اور

ان کے پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور اُن کے نیک اعمال کی وجہ سے وہ اُن کا مددگار ہے اور

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

جس دن | وہ جمع کردے گا اُن | سب کو | (تو فرمائے گا) اے گروہ | جنوں کے! | تم نے تو تابع کرلئے تھے بہت

جس دن اللہ تعالیٰ اُن سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اے گروہ جنّات! تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

انسانوں میں سے | اور کہیں گے | اُن کے دوست | انسانوں میں سے | اے ہمارے ربّ! | فائدہ اٹھایا

اپنے ساتھ لگا لی تھی اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہیں کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم میں

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۚ

ہم میں سے بعض نے | بعض سے | اور ہم پہنچے | اپنی اس میعاد کو | جو | مقرر کی تھی تُو نے | ہمارے لئے

ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتے رہے اور ہم اس میعاد کو پہنچ گئے جو تُو نے ہمارے لئے مقرر کی

یت نمبر آسان تفسیر

١٢٤) اور جب ان مشرکین (ولید بن مغیرہ و عبد یا لیل وغیرہ) کے پاس آیت قرآنی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو جب مانیں گے کہ ہمارے پاس بھی ویسا ہی کلام آئے جیسا کہ ان رسولوں کے پاس آتا ہے۔ سو یہ تو اللہ ہی کو علم ہے کہ کون نبوت کے منصب کا اہل ہے۔ ہاں ایسے مجرموں کو ان کے فساد برپا کرنے کے بدلے اللہ کے ہاں ذلت نصیب ہوگی اور سخت عذاب ہوگا۔

١٢٥) پس اللہ جسے راہ راست پر لانا چاہتا ہے اس کا سینہ قبول اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں رکھنا چاہتا ہے اس کے کفر کی وجہ سے اس کا سینہ ایسا تنگ کر دیتا ہے کہ حق کو سمجھ کر قبول کرنا اس کے لئے ایسا مشکل ہوتا ہے جیسا کہ آسمان پر چڑھنا اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ ان پر ایسی ہی لعنت بھیجتا ہے۔

١٢٦) اسلام ہی اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔ اور نصیحت ماننے والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔

١٢٧) ایسے ہی نصیحت ماننے والوں کو اللہ کے ہاں ان کے نیک اعمال کی وجہ سے دارالسَّلام (امن و عافیت کے گھر، جنت) میں داخل کیا جائے گا اور وہی ان کا مددگار ہے۔

ال: اَجْرَمُوْا: انہوں نے جرم کیا، اِجْرَامٌ سے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔
اء: ضَیِّقًا: تنگ، ضَیْقٌ سے۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ

فرمائے گا | (کہ) آگ (ہی) | تمہارا ٹھکانا ہے | ہمیشہ رہو گے | اس میں | مگر | جو چاہے | اللہ | بیشک

اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانا ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے (تو اور بات ہے) بیشک

رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

آپ کا رب | بڑا حکمت والا | سب کچھ جاننے والا ہے | اور ایسے (ہی) | ہم نزدیک رکھیں گے | بعض ظالموں کو

تمہارا ربّ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کے قریب

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

بعض سے | بسبب اُن اعمال کے | جو وہ کرتے تھے | اے جماعت جنوں | اور انسانوں کی!

کر دیں گے اُن کے اعمال کی وجہ سے۔ اے گروہ جن و انسان!

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ

کیا نہیں آئے تمہارے پاس | رسول | تم میں سے | جو سناتے تھے | تم کو | میری آیتیں | اور ڈراتے تھے تم کو

کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے تھے اور تمہیں اس دن

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ

ملنے سے | اس دن کے | وہ کہیں گے | ہم گواہی دیتے ہیں | اپنے نفسوں پر | اور دھوکہ دیا تھا انہیں

کے پیش آنے سے ڈراتے تھے وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے خلاف جرم کی گواہی دیتے ہیں اور انہیں دُنیا کی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

زندگی نے | دُنیا کی | اور وہ (خود) گواہی دیں گے | اپنے آپ پر | کہ واقعی وہ | کافر تھے

زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اقرار کریں گے کہ بے شک وہ حق کا انکار کرنے والے تھے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

یہ اس لئے | کہ | نہیں ہے | آپ کا رب | ہلاک کرنے والا | بستیوں کو | ظلم سے | جبکہ ان کے رہنے والے

یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا پروردگار ظلم و ناانصافی سے ایسی حالت میں بستیوں کو تباہ نہیں کرتا کہ وہاں کے رہنے والے (احکام سے)

غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

بے خبر ہوں | اور ہر ایک کے لئے | درجے ہیں | اُن کے عملوں کی وجہ سے | اور نہیں | آپ کا رب | بے خبر

بے خبر ہوں اور سب کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں اور آپ کا پروردگار اُن کے

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ

اس سے جو وہ کرتے ہیں | اور آپ کا رب | (بڑا) بے نیاز | رحمت والا (ہے) | اگر وہ چاہے (تو)

اعمال سے بے خبر نہیں۔ اور آپ کا پروردگار بے نیاز ہے رحمت والا۔ اگر وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ

تمہیں لے جائے (دنیا سے) | اور جانشین کر دے | تمہارے بعد | جن کو وہ چاہے | جس طرح

تو تمہیں ہٹا دے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارے جانشین بنا دے جس طرح

آیت نمبر — آسان تفسیر

(١٢٨) اور قیامت کے روز جب اللہ سب مخلوق کو جوابدہی کے لئے اپنے حضور میں جمع کرے گا تو جنّی شیاطین سے فرمائے گا کہ بلاشبہ تم نے بہت سے بدبخت انسانوں کو اپنا تابع بنالیا تھا۔ اور شیطانوں کے ساتھی۔ انسان' اس وقت کہیں گے بار خدایا! ہم نے تو صرف دنیاوی اغراض کے لئے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا' شیاطین کی پوجا نہیں کی اور وہ وقت موت کا آ پہنچا جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ تب اللہ کا حکم ہوگا کہ اب تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔ ہمیشہ اسی میں رہا کرو گے مگر جسے اللہ چاہے وہ رہائی پائے گا وہ بڑا حکمت والا سب چیزوں سے خوب واقف ہے۔

(١٢٩) اور جس طرح ہم شیطانوں اور ان کا کہا ماننے والے انسانوں کو قیامت میں ایک جگہ دوزخ میں جمع کر دیں گے۔ اسی طرح دوسرے ظالموں اور مجرموں کو بھی ان ہی جیسے مجرموں کے ساتھ عذاب دوزخ میں جمع کر دیں گے۔

(١٣٠) اس وقت تمام جنوں اور انسانوں سے فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس دنیا میں خود تمہاری جنس میں سے ہمارے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں ہماری آیتیں سناتے اور قیامت کے آنے سے ڈراتے تھے؟ تو وہ اپنی نسبت یہ گواہی دیں گے کہ واقعی ہم ہی منکر تھے اور ہمیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا تھا کہ ہم سمجھے کہ دنیا کی زندگی سے بہتر کوئی زندگی نہیں۔

(١٣١) اور نبوت کا سلسلہ اللہ نے اس لئے جاری رکھا تھا کہ وہ اپنے بندوں کو ان کے جرموں کی وجہ سے انہیں خبردار کئے بغیر' ہلاک نہیں کیا کرتا۔

(١٣٢) اور اللہ کے ہاں ہر ایک انسان کے درجے اس کے اعمال کے مطابق ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے بے خبر نہیں۔

افعال: اِسْتَكْثَرْتُمْ: تم نے بہت زیادہ (تابع) کرلیا' اِسْتِكْثَارٌ سے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اِسْتَمْتَعَ: اس نے فائدہ اٹھایا' کام نکالا' اِسْتِمْتَاعٌ سے' معنی فائدہ اٹھانے اور برتنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَجَّلْتَ: تو نے مدت مقرر کی' تَاْجِيْلٌ سے' معنی مدت ٹھہرانے اور دیر کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ نُوَلِّيْ: ہم حاکم بنا دیتے ہیں' مسلط کر دیتے ہیں' تَوْلِيَةٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ شَهِدْنَا: ہم نے اقرار کیا' بیان کیا' موجود تھے' شُهُوْدٌ اور شَهَادَةٌ سے' ماضی (جمع متکلم)۔ غَرَّتْهُمْ: دنیوی زندگی نے ان کو بہکایا' دھوکے میں رکھا' غُرُوْرٌ سے' ماضی (واحد مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: لِقَآءَ: پیشی' ملاقات۔ غَافِلُوْنَ: غفلت کرنے والے' بے خبر ہونے والے' اسم فاعل (غَافِلٌ واحد)۔

أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ

اُس نے پیدا کیا تمہیں | نسل سے | اور لوگوں کی | بلاشبہ | جس بات کا | تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے

ایک دوسری قوم کی نسل سے تم کو پیدا کیا ہے بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا

وہ آنے والی ہے | اور نہیں تم | عاجز کرنے والے (اس کے لانے سے) | کہہ دیجئے | اے میری قوم! | تم عمل کئے جاؤ

وہ ضرور آنے والی ہے اور (اللہ تعالیٰ کو) تم عاجز نہیں کر سکتے (اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ

اپنی جگہ پر | میں (بھی) عمل کرتا ہوں | پس تم جلدی جان لوگے | کون ہے | جس کے لئے ہے

جگہ عمل کرتے رہو میں بھی اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں پس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا (اچھا)

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

آخرت کا گھر | یقیناً | فلاح نہیں پائیں گے | ظالم لوگ | اور وہ ٹھہراتے ہیں | اللہ کے لئے (بھی)

انجام کس کے لئے ہے۔ بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے

مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ

اُس میں سے | جو پیدا کی اُس نے | کھیتی | اور چوپائے | ایک حصہ | پھر کہتے ہیں | کہ یہ (تو) | اللہ کا ہے

کھیتیاں اور مویشی پیدا کئے لوگوں نے ان میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ٹھہرا دیا ہے پھر اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ

بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ

اپنے خیال کے مطابق | اور یہ | ہمارے بتوں کا ہے | پس جو (حصہ) ہے | اُن کے معبودوں کا | وہ تو نہیں پہنچتا

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی

إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ

اللہ کی طرف | اور جو (حصہ) ہے | اللہ کا | تو وہ | پہنچ جاتا ہے | اُن کے معبودوں کی طرف | بہت بُرا ہے

طرف نہیں پہنچتی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے وہ ان کے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کی طرف پہنچ جاتا ہے اُن کا یہ فیصلہ

مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ

جو وہ فیصلہ کرتے ہیں | اور اسی طرح | آراستہ کر دیا | بہت سے | مشرکین کے لئے | قتل کرنے کو

بہت ہی بُرا ہے اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کی نظروں میں ان کے معبودوں نے اپنی اولاد

أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ

اپنی اولاد کے | اُن کے شریکوں نے | تاکہ وہ انہیں ہلاک کر دیں | اور کہ خلط ملط کر دیں | اُن پر | اُن کے دین کو

کو قتل کرنا خوشنما کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور اُن کے دین کو اُن پر مشتبہ کر دیں

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا

اور اگر | اللہ چاہتا (تو) | وہ ایسا نہ کرتے | پس چھوڑ دیجئے انہیں | اور جو | وہ جھوٹ باندھتے ہیں | اور وہ کہتے ہیں

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے پس تم انہیں چھوڑ دیجئے اور جو جھوٹ وہ باندھتے ہیں (وہ جانیں اور ان کا جھوٹ)۔ اور کہتے ہیں

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۳۳) اور اگر رسولوں کے آنے کے بعد بھی تم سیدھے راستے پر نہ چلو' تو اللہ کو کچھ پروا نہیں۔ وہ بڑی رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ اور لوگ جنہیں چاہے پیدا کر دے جس طرح اس نے تمہیں تمہارے باپ دادوں کی جگہ کھڑا کر دیا۔

(۱۳۴) بیشک قیامت اور اس میں جزا و سزا کا جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ ضرور ہی آنے والی ہے تم اللہ کو اس کے لانے سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۱۳۵) تو آپ کہہ دیجئے اے لوگو! ہمارے اچھی طرح نیک و بد سمجھانے پر بھی تم اپنی بداعمالیوں سے باز نہیں آتے تو جو کام کر رہے ہو کرتے رہو۔ میں اپنا فرض تبلیغ ادا کرتا رہوں گا پس بہت جلد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کامیاب ہوتا ہے۔ یقیناً مجرم کامیاب نہیں ہوتے۔

(۱۳۶) اور مشرکین پہلے تو اپنی کھیت کی پیداوار اور جانوروں سے کچھ حصہ اللہ کی نذر ٹھہراتے ہیں اور اپنے گمان میں کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے' اور کچھ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ خدا کے شریکوں کا ہے۔ پھر جو حصہ انہوں نے بتوں کا مقرر کیا ہوتا ہے۔ وہ تو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی فقراء و مہمانوں تک نہیں پہنچاتے اور جو حصہ اللہ کا ہے وہ بھی ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا بُرا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔ یعنی پہلے تو بتوں کے لئے حصہ مقرر کرنا اور پھر اللہ کے نام پر مقررہ حصہ بھی برہمنوں کو دے دینا' کیا بری تقسیم ہے ان لوگوں کی۔

(۱۳۷) جس طرح شیطانی اغوا سے مشرکین اپنے شرکیہ افعال مثلاً غیر اللہ کی نذر ماننا اور اللہ کے نام کی چیز کو بتوں کے نام کر دینا وغیرہ عبادت کے طور پر کرتے تھے۔ اسی طرح شیاطین نے انہیں دنیا و آخرت میں برباد کرنے اور جھوٹی باتیں ملا کر ان کے دین کو بگاڑنے کے لئے بتوں کو خوش کرنے کے لئے اپنی اولاد کو قتل کرنا بھی ان کے لئے آراستہ کر دیا ہے کہ وہ اس ظالمانہ عمل کو فخریہ کرتے ہیں اور ان بدبختوں کا راہ پر آنا' اللہ کی مرضی میں نہیں' ورنہ وہ ایسا نہ کر سکتے پس آپ ان کا کچھ بھی فکر نہ کیجئے۔ انہیں اور ان کی افترا پردازی کو خدا پر چھوڑ دیجئے وہ خود ان کا فیصلہ کرے گا۔

افعال: یَسْتَخْلِفُ: جانشین بنا دے گا' اِسْتِخْلَافٌ سے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ ذَرَاَ: اس نے پیدا کیا' پھیلایا' بکھیرا' ذَرْءٌ سے' معنی پیدا کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَصِلُ: وہ نہیں پہنچتا' وہ پہنچتا ہے' وَصْلٌ سے' مضارع منفی و مثبت (واحد مذکر غائب)۔ یُرْدُوْا: وہ ہلاکت میں ڈال دیں' ہلاک کر دیں' اِرْدَاءٌ سے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُعْجِزِیْنَ: عاجز کرنے والے' ہرانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ زَعْمِهِمْ: ان کا خیال' گمان' زَعَمَ' یَزْعَمُ کا مصدر ہے۔

هٰذِهٖۤ اَنۡعَامٌ وَّحَرۡثٌ حِجۡرٌ ۖ لَّا يَطۡعَمُهَاۤ اِلَّا مَنۡ نَّشَآءُ بِزَعۡمِهِمۡ

(کہ) یہ | چوپائے | اور کھیتی | ممنوع (ہیں) | نہیں کھائے گا اُسے | مگر وہی جسے ہم چاہیں | اُن کے خیال کے مطابق

کہ یہ چوپائے اور کھیت ممنوع ہیں انہیں اُس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جس کو ہم کھلانا چاہیں ان کے خیال (باطل) کے مطابق

وَاَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا وَاَنۡعَامٌ لَّا يَذۡكُرُوۡنَ

اور (بعض) جانور ہیں | (کہ) حرام ہیں | اُن کی پیٹھیں (سواری کے لئے) | اور (بعض) جانور ہیں | کہ وہ نہیں لیتے

اور (کچھ) جانور ہیں کہ (ان کے خیال میں) ان پر سوار ہونا حرام ہے اور بعض کو ذبح کرتے وقت

اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا افۡتِرَآءً عَلَيۡهِ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ بِمَا

نام اللہ کا | اُن پر | جھوٹ باندھتے ہوئے | اللہ پر | عنقریب سزا دے گا انہیں | بدلے اس کے

اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو جو کچھ

كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوۡا مَا فِىۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ

جو وہ جھوٹ باندھتے تھے | اور وہ کہتے ہیں | (کہ) جو (بچہ ہے) | پیٹوں میں | ان | جانوروں کے

وہ جھوٹ باندھتے تھے اس کی سزا دے گا اور کہتے ہیں کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہے

خَالِصَةٌ لِّذُكُوۡرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزۡوَاجِنَا ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ

(وہ) خاص (ہے) | ہمارے مردوں کے لئے | اور وہ حرام ہے | ہماری عورتوں پر | اور اگر | وہ ہو

وہ خالص ہمارے مَردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مُردہ

مَّيۡتَةً فَهُمۡ فِيۡهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ وَصۡفَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ

مُردہ | تو وہ (سب عورت مرد) | اس میں | شریک ہیں | اللہ سزا دے گا انہیں | اُن کے اس کام کی | بلاشک وہ

پیدا ہو تو پھر اس میں وہ سب شریک ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب انہیں ان کی باتوں کی سزا دے گا بیشک وہ

حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا

بڑا حکمت والا | جاننے والا ہے | بیشک | خسارہ میں ہیں | وہ جنہوں نے | قتل کیا | اپنی اولاد کو | بے وقوفی میں

بڑا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے وہ لوگ یقیناً بڑے نقصان میں رہے جنہوں نے بے وقوفی اور لاعلمی کی وجہ سے

بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افۡتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ

لاعلمی کی وجہ سے | اور انہوں نے حرام ٹھہرایا | جو | رزق دیا انہیں | اللہ نے | جھوٹ باندھتے ہوئے | اللہ پر

اپنی اولاد کو قتل کیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا اسے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہوئے اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیا

قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ

وہ گمراہ ہو چکے | اور وہ نہیں | راہ راست پر | اور (اللہ) ہی ہے جس نے | پیدا کئے | باغات

بیشک وہ گمراہ ہو چکے اور سیدھے راستے پر نہ آئے اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے باغات پیدا کئے

مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَيۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّالنَّخۡلَ

جو چھتریوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور کی بیل) | اور جو نہیں چڑھائے جاتے (مضبوط تنے والے) | اور کھجور

وہ بھی جن کی کمزور بیلیں چھتریوں پر چڑھائی جاتی ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائی جاتیں اور کھجور کے درخت

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۳۸) اور وہ مشرکین بعض جانوروں اور کھیتوں کو بتوں کے نام وقف کر کے کہتے ہیں کہ یہ سوائے بتوں کے خدام کے جنہیں ہم چاہیں، دوسروں پر حرام ہیں اور بعض جانوروں (حام) کی پیٹھ پر سواری حرام ہے اور بعض جانوروں (بحیرہ) پر لادنا اور سواری کرنا اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا جائز نہ سمجھتے تھے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ عنقریب اللہ انہیں ان کے اس جھوٹ کی سزا دے گا۔

(۱۳۹) اور وہ کہتے ہیں کہ جو بچہ ان بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں (بحیرہ و وصیلہ) کے پیٹ میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے حلال ہے اور عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ پیدا ہونے والا جانور مردہ نکلے تو سب عورت مرد اس کے کھانے میں شریک ہوں اللہ انہیں اس خود ساختہ جرم کی سزا دے گا۔ بیشک وہ بڑا حکمت والا جاننے والا ہے۔

(۱۴۰) بلا شبہ (قبیلہ ربیعہ و مضر کے) وہ لوگ سخت نقصان میں آ گئے جو جاہلیت میں اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کیا کرتے تھے اپنی بے وقوفی سے بلا کسی علمی سند کے اور جو رزق انہیں اللہ نے دیا تھا (کھیتی اور چار پائے) اپنے اوپر حرام ٹھہرا رکھے تھے اللہ پر الزام لگاتے ہوئے کہ یہ اس کا حکم ہے بیشک وہ گمراہ ہیں۔

افعال: حِجْرٌ: ممنوع، عقل، جس مکان کا احاطہ پتھروں سے بنایا گیا ہو وہ حجر کہلاتا ہے، ثمود کی آبادیاں چونکہ پتھروں سے تراش کر بنائی گئی تھیں اس لئے حجر کہلائیں۔ حَرَّمُوْا: انہوں نے حرام ٹھہرایا، تَحْرِيْمٌ سے ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سَفَهًا: نادانی، کم عقلی، بے وقوفی، سَفِهَ يَسْفَهُ کا مصدر ہے۔ حام: جنوانے والا اونٹ۔ بحیرہ: وہ جانور جس کا کان علامت کے طور پر کاٹ کر بتوں کے نام پر کھلا چھوڑ دیا جاتا۔

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

اور کھیتیاں | کہ مختلف ہیں | پھل اُن کے | اور زیتون | اور انار | کچھ ایک جیسے

اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور زیتون اور انار کے درخت صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بھی

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ

اور کچھ مختلف قسم کے | (کہ) کھاؤ | اس کا پھل | جب وہ پھل لائے | اور ادا کرو | اس کا حق

اور مختلف بھی ان سب کے پھل (شوق سے) کھاؤ جب ان میں پھل آئے اور جس دن فصل کٹے

يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾

اس کے کاٹنے کے دن | اور بیجا خرچ نہ کرو | بیشک وہ | نہیں پسند کرتا | بیجا خرچ کرنے والوں کو

اس کا شرعی حق ادا کر دو اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ حد سے نکل جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

اور چوپائیوں میں سے (ہیں) | بوجھ اُٹھانے والے | اور زمین سے لگے ہوئے | کھاؤ | اس میں سے | جو رزق دیا تمہیں

اور چوپایوں میں سے کچھ بوجھ اُٹھانے والے (اونچے قد کے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے قد کے) ہیں۔ اور (لوگو!)

اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾

اللہ نے | اور پیروی نہ کرو | شیطان کے قدموں کی | بلاشبہ وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا

اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو (یاد رکھو) بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (چار پایوں میں

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓ

آٹھ جوڑے (ہیں) | بھیڑ میں سے | دو | اور بکری میں سے | دو | کہہ دیجئے | کیا

جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) آٹھ قسمیں پیدا کیں، بھیڑ میں سے دو (نر و مادہ) اور بکری میں سے دو (نر اور مادہ) پوچھیے کہ کیا

الذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

دونوں نر | اُس نے حرام کئے | یا | دونوں مادہ | یا (وہ بچہ) | جس پر مشتمل ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کے نر کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو؟ یا اس بچے کو جسے دونوں قسم کی مادہ

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

رحم دونوں مادہ کے | مجھے بتاؤ | علم کی (بات) | اگر | تم ہو | سچے

اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہو؟ اگر تمہارے پاس صداقت ہے تو مجھے علم کی بات بتاؤ

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓ الذَّكَرَيْنِ

اور اونٹ میں سے | دو (نر اور مادہ) | اور گائے میں سے | دو (نر اور مادہ) | کہہ دیجئے | کیا | دونوں نر

اور (اسی طرح) اُونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) ہیں۔ پوچھیے کہ کیا (اللہ نے) ان میں سے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

حرام کئے اُس نے | یا دونوں مادہ | یا وہ (بچہ) | کہ مشتمل ہیں جن پر | رحم | دونوں مادہ کے

نر کو حرام قرار دیا ہے یا مادہ کو یا اس بچے کو جسے دونوں کی مادہ نے اپنے شکم میں لے رکھا ہے

(۱۴۱) اور اللہ وہی ذات ہے جس نے کئی قسم کے باغات پیدا کئے جن میں سے بعض کی بیل چھتیوں پر چڑھائی جاتی ہے مثلاً انگور وغیرہ اور بعض کی زمین پر پھیلتی ہے جیسے خربوزہ و تربوز وغیرہ اور کھجوریں اور کھیتی مختلف قسم کی، اور زیتون اور انار کے درخت جن کی صورتیں تو ملتی جلتی ہیں لیکن پھل مختلف ہوتے ہیں جب پک جائیں تو ان کا پھل کھاؤ اور ان کے کاٹنے کے روز جو صدقہ ان میں مقرر ہے (جو زمین اپنی ملک میں ہو اس میں اللہ کا حق ہے اگر کنوئیں کے پانی سے پیداوار ہوئی ہو تو بیسواں حصہ (نصف عشر) اور اگر بارش کے پانی سے ہوئی ہو تو دسواں حصہ عُشر) ادا کرو اور بے موقع خرچ نہ کرو۔ بیشک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۴۲) اور چوپاؤں میں سے بعض بوجھ اٹھانے والے جیسے اونٹ و گدھا وغیرہ اور بعض چھوٹے قد کے جیسے گائے بکری وغیرہ پیدا کئے کہ ان میں سے جو جانور اللہ نے تمہارے لئے حلال کئے ہیں ان کو ذبح کر کے کھاؤ اور شیطان کے بہکانے سے ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرلو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۱۴۳) اللہ نے حلال جانور آٹھ قسم کے نر و مادہ پیدا کئے دو قسمیں نر و مادہ بھیڑ کی اور دو نر و مادہ بکری کی۔ ان مشرکین سے پوچھئے کہ اگر تم سچے ہو تو کسی دلیل سے بتاؤ کہ ان چاروں قسموں میں سے دونوں بھیڑ بکری کے نر اللہ نے حرام کئے ہیں یا ان دونوں کی مادینیں؟ یا جو بچہ ان ہر دو مادینوں کے پیٹ میں ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ یہ سب حلال ہی۔ شیطان کے بہکاوے اور جھوٹے مذہبی کاہنوں کے کہنے سے بلا دلیل کبھی ایک چیز کو حرام کہہ دیا جاتا ہے اور دوسری کو۔ یہ بہت بڑا جھوٹ اور گناہ اور اللہ کے اختیارات میں مداخلت ہے۔

افعال: اِشْتَمَلَتْ: وہ مشتمل ہے، گھیر لیا ہے، لپیٹ لیا ہے، اِشْتِمَالٌ سے، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَعْرُوْشَاتٍ: چھتریوں پر چڑھائی ہوئی بیلیں، مَعْرُوْشَةٌ واحد، اسم مفعول (جمع مونث)۔ زَرْعَ: کھیتی کرنا، اگانا، زَرَعَ یَزْرَعُ کا مصدر ہے۔ اُکُلُهٗ: اس کا پھل، میوہ اُکُلُ مضاف، ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُتَشَابِه: زیتون اور انار کے پتے ہم شکل ہوتے ہیں اور پھلوں کا مزہ الگ الگ ہوتا ہے یہ رنگ، مزہ، شکل اور مقدار میں جدا جدا ہوتے ہیں، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فَرْشًا: فرش، مصدر ہے، ایسے چھوٹے چوپائے جن پر بوجھ نہیں لادا جاتا مثلاً بکریاں، چھوٹے اونٹ وغیرہ۔ ضَأْنِ: بھیڑ، دنبہ جس پر اون ہوتی ہے، ضائِنٌ کی جمع، نر دنبہ یا نر بھیڑ کو کہتے ہیں۔ اَلْمَعْزِ: بکریاں، اسم جنس۔

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ
یا | تم حاضر تھے | جب وصیت کی تھی تمہیں | اللہ نے | اس (بات) کی | پس کون | بڑا ظالم ہے | اس سے جو
یا کیا تم اس وقت (اللہ تعالیٰ کے پاس) حاضر تھے جب اُس نے تمہیں اس کا حکم دیا۔ تو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے

افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بہتان باندھے | اللہ پر | جھوٹ | تاکہ گمراہ کرے | لوگوں کو | بغیر علم کے | بیشک | اللہ
جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو علم کے بغیر (جہالت سے) گمراہ کرے بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ (۱۴۴) قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ
ہدایت نہیں کرتا | ظالم لوگوں کو | کہہ دیجئے | میں نہیں پاتا | اس میں | جو وحی کی گئی | میری طرف
اُن لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو ظالم ہیں۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ جو وحی میری طرف بھیجی گئی ہے میں اس میں

مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً اَوۡ دَمًا
(کوئی چیز) حرام | کسی کھانے والے پر | جو اس کو کھائے | سوائے | اس کے کہ | ہو وہ | مُردار | یا خون
کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے، حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مُردار ہو یا بہتا ہوا

مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ
بہتا ہوا | یا گوشت | خنزیر کا | کیونکہ بیشک وہ | ناپاک ہے | یا ناجائز (ذبیحہ) | کہ لیا گیا ہو نام
خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا ناجائز (ذبیحہ) جس پر غیر اللہ کا

لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
غیر اللہ کا | جس پر | پس جو کوئی مجبور ہو جائے | کہ نافرمانی کرنے والا نہ ہو | اور نہ زیادتی کرنے والا | تو بیشک
نام پکارا گیا ہو پھر جو آدمی مجبور ہو جائے اور نافرمانی کا اور حد سے گزرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو بیشک

رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (۱۴۵) وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا
آپ کا پروردگار | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور | اُن لوگوں پر | جو یہودی ہیں | ہم نے حرام کیا تھا
آپ کا پروردگار بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن دار جانور

كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ شُحُوۡمَهُمَاۤ
ہر | ناخن دار (جانور) | اور گائے | اور بکری میں سے | ہم نے حرام کی تھیں | اُن پر | اُن دونوں کی چربی
حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے اُن پر ان کی چربی حرام کر دی تھی

اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُهُوۡرُهُمَاۤ اَوِ الۡحَوَايَاۤ اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ ؕ ذٰلِكَ
سوائے اس کے جو لگی ہو | اُن کی پیٹھوں (سے) | یا آنتوں پر | یا جو ملی ہو | ہڈی کے ساتھ | یہ
سوائے اس چربی کے جو اُن کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں لگی ہوئی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو

جَزَيۡنٰهُمۡ بِبَغۡيِهِمۡ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ (۱۴۶) فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ
ہم نے انہیں سزا دی تھی | اُن کی نافرمانی کی | اور بیشک ہم سچے ہیں | پھر اگر | وہ آپ کو جھٹلائیں | تو کہہ دیجئے
ہم نے اُن کو اُن کی نافرمانی کی سزا دی تھی اور بیشک ہم سچے ہیں پھر اگر (اے نبیؐ) یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۴) اور دو نر و مادہ اونٹ کے اور دو نر و مادہ گائے کے ان سے پوچھئے کہ ان چار قسموں میں سے اللہ نے دونوں اونٹ و گائے کے نر حرام کئے یا دونوں کی مادینیں؟ یا جو بچہ ان دونوں مادینوں کے پیٹ میں ہے یا جس وقت اللہ نے ان کی حرمت کا حکم دیا تھا تم اس وقت سامنے موجود تھے؟ پس تم سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو بغیر علمی سند کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں بیشک اللہ ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

(۱۴۵) کہہ دیجئے کہ اللہ نے جو میری طرف قرآن نازل فرمایا ہے میں تو اس میں سوائے (۱) مردار یا (۲) بہنے والے خون یا (۳) گوشت خنزیر کے جو واقعی ناپاک ہے یا (۴) ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو کسی اور چیز کو حرام نہیں پاتا البتہ ان میں بھی جو بھوک سے مجبور ہو جائے اور سرکش (حرام کو حلال جاننے والا) اور زیادتی کرنے والا (ضرورت سے زیادہ کھانے والا) نہ ہو تو اپنی زندگی بچانے کی خاطر ان مذکورہ حرام چیزوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے اور اس صورت میں بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے وہ معاف کر دے گا۔

(۱۴۶) اور جو یہودی ہیں ان پر ان کی شرارت اور نافرمانی کی نتیجے کے بدلے میں، ہم نے جڑے ہوئے ناخن والے جانور (اُونٹ، شتر مرغ، بط وغیرہ) اور گائے بکری کی چربی حرام کر دی تھی البتہ صرف وہ چربی حلال تھی جو ان جانوروں کی پیٹھ یا آنتوں یا ہڈیوں پر لگی ہو اور جو کچھ ہم بیان کر رہے ہیں بلاشبہ صحیح ہے۔

افعال: وَصّٰكُمْ: اس نے تم کو حکم دیا، تَوْصِيَةٌ سے، ماضی (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اَجِدُ: میں پاتا ہوں، پاؤں گا، وُجُوْدٌ سے، معنی پانے کے ہیں، مضارع (واحد متکلم)۔ يَطْعَمُهٗ: وہ اس کو کھاتا ہے، جو اس کو کھائے، طَعْمٌ سے مضارع مرفوع مثبت (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِخْتَلَطَ: وہ مل گیا، اِخْتِلَاطٌ سے، معنی ملنے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ حَمَلَتْ: اس نے اٹھایا، حَمْلٌ اور حِمْلٌ سے، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: ذَكَرَيْنِ: دو مرد، دو نر، ذَكَرٌ کا تثنیہ۔ طَاعِمٍ: کھانے والا، طَعْمٌ سے، معنی چکھنے اور کھانے کے ہیں، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَسْفُوْحًا: بہایا ہوا، بہتا ہوا، سَفْحٌ (مصدر) سے، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ شُحُوْمَهُمَا: ان دونوں کی چربی، شُحُوْمٌ، شَحْمٌ کی جمع، معنی چربی کے ہیں، هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔ بِبَغْيِهِمْ: ان کی سرکشی، بَغْيٌ (مصدر) مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

تمہارا رب | بڑی وسیع رحمت والا ہے | اور نہیں ٹالا جاتا | اُس کا عذاب | مجرم قوم سے

تمہارا رب بڑی ہی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں سے ٹلنے والا نہیں۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا

جلد کہیں گے | وہ (لوگ) | جو مشرک ہیں | اگر | اللہ چاہتا | (تو) نہ ہم ہی شرک کرتے | اور نہ ہمارے باپ دادا

جن لوگوں نے شرک اختیار کیا ہے عنقریب وہ کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى

اور نہ ہی ہم حرام ٹھہراتے | کوئی چیز | ایسے (ہی) | جھٹلایا تھا | اُنہوں نے | جو اُن سے پہلے تھے | یہاں تک کہ

اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ

ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ

اُنہوں نے چکھا | ہمارا عذاب | کہہ دیجئے | کیا (ہے) | تمہارے پاس | کوئی علم (کی بات) | تو نکال لاؤ اُس کو

انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا (اے پیغمبر) پوچھئے کہ اگر تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اُسے

لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

ہمارے سامنے | تم تو پیروی نہیں کرتے | مگر | گمان کی | اور نہیں تم | مگر صرف غلط اندازے کرنے والے ہو

ہمارے سامنے پیش کرو تم لوگ صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور تم صرف غلط اندازے ہی لگاتے ہو

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

کہہ دیجئے | پس اللہ (ہی) کی ہے | دلیل پکی | پس اگر | وہ چاہتا | تو ضرور راہ پر لے آتا تم سب کو

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی کی دلیل مضبوط رہی پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

کہہ دیجئے | لے آؤ | اپنے گواہوں کو | جو | گواہی دیں | کہ | اللہ نے | حرام کیا | ان (چیزوں) کو

(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اپنے گواہوں کو لے آؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے (واقعی) یہ چیز حرام کر دی ہے

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

پھر اگر وہ شہادت دیں | تو بھی شہادت نہ دو | اُن کے ساتھ | اور پیروی نہ کیجئے | اُن کی خواہشوں کی | جنہوں نے جھٹلایا

پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تب بھی تم ان کے ساتھ ہو کر اس کو تسلیم نہ کیجئے اور آپ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے

بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

ہماری آیتوں کو | اور اُن کی جو | ایمان نہیں رکھتے | آخرت پر | اور وہ | اپنے رب کے ساتھ | (اوروں کو) برابر کرتے ہیں

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا

کہہ دیجئے | آؤ | میں پڑھ کر سناؤں | جو حرام کیا | تمہارے رب نے | تم پر | کہ شریک نہ ٹھہراؤ

(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ خدا کے ساتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۷) پھر بھی اگر یہود آپ کی بات نہ مانیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے کہ تم اب تک بچے ہوئے ہو۔ ورنہ اس کا عذاب مجرموں سے ٹل نہیں سکتا ضرور آ کر رہے گا۔

(۱۴۸) اب مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم مشرک ہوتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی حلال چیز کو حرام کر لیتے اس میں ہمارا کیا قصور اور پھر عذاب کے کیا معنی؟ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنے انبیاء کو جھوٹا کہا تھا یہاں تک کہ ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے پاس اپنے شرک اور حلال چیزوں کی حرمت کی کوئی علمی سند اور عقلی دلیل ہو تو وہ لاؤ تم تو صرف ظنی اور خیالی باتوں پر چل رہے ہو۔

(۱۴۹) کہہ دیجئے کہ دلیل تو اللہ ہی کی پختہ اور کامل ہے اگر ازل میں مشیت الٰہی اس طور پر واقع ہوتی کہ سب انسان راہ راست پر چلیں تو وہ ضرور ہی تم سب کو جبراً راہ راست پر لے آتا۔

(۱۵۰) کہہ دیجئے کہ تم اپنے گواہ لے آؤ جو شہادت دیں کہ ان چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے پھر اگر وہ گواہی دے بھی دیں تو بھی آپ یقین نہ کیجئے اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور خدا کے ساتھ اس کی مخلوقات میں سے اور چیزوں کو اس کا شریک اور برابر ٹھہراتے ہیں۔

اسماء: وَاسِعَةٌ: وسیع (رحمت)، بڑی (مہربانی)، اسم فاعل (واحد مونث)۔ اَلْبَالِغَةُ: پہنچی ہوئی، پہنچنے والی، غالب، بُلُوْغٌ سے اسم فاعل (واحد مونث)۔

بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

اس کے ساتھ | کسی چیز کو | اور ماں باپ کے ساتھ | احسان (کرو) | اور قتل نہ کرو | اپنی اولاد

کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک روا رکھو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے

مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ

مفلسی کے ڈر سے | ہم (ہی) | رزق دیتے ہیں تم کو | اور ان کو | اور قریب نہ جاؤ | بے حیائی (کی باتوں) کے

قتل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

جو ظاہر ہیں | اُن میں سے | اور جو چھپی ہیں | اور نہ قتل کرو | اس جان کو

خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ۔ اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرا دیا ہے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

کہ حرام کیا اللہ نے (اس کا قتل کرنا) | سوائے | حق کے | یہی | وصیت کی اُس نے تم کو | تاکہ تم

اسے نہ مارو مگر صرف کسی حق (شرعی) کی بناء پر یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۝۱۵۱ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

عقل سے کام لو | اور قریب نہ جاؤ | مال یتیم کے | سوائے اس کے کہ | وہ طریقہ | بہتر ہو

عقل سے کام لو اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ سوائے احسن طریقے کے۔

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ

یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے | اپنی جوانی کو | اور پورا کرو | ناپ | اور تول | انصاف کے ساتھ

یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ ناپ تول پورا کرو

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ

ہم تکلیف نہیں دیتے | کسی جان کو | مگر اس کی طاقت کے مطابق | اور جب تم کوئی بات کہو | تو انصاف سے کہو | اگرچہ وہ ہو

ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کرو تو حق و انصاف کی کرو اگرچہ

ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

رشتہ دار | اور اللہ کا عہد | پورا کرو | یہی حکم دیا ہے اس نے تم کو | تاکہ تم

صاحب معاملہ رشتہ دار ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے اُسے پورا کرو یہ وہ باتیں ہیں جن کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۵۲ۙ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

نصیحت پکڑو | اور بیشک یہ | میرا راستہ ہے | سیدھا | پس چلو تم اسی پر | اور نہ چلو

نصیحت حاصل کرو اور بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تو اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

(دوسرے) راستوں پر | کہ وہ تمہیں الگ کر دیں | اس کے راستہ سے | یہی | حکم دیا ہے اُس نے تم کو

نہ چلو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستہ سے ہٹا دیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۱) ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو اللہ نے تم پر حرام فرمائی ہیں وہ یہ ہیں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو اور تنگدستی کے اندیشہ سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو۔ تمہیں اور انہیں سب کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام نہ ظاہراً کرو نہ پوشیدہ' اور جس شخص کا قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے قتل نہ کرو۔ سوائے قصاص کے اللہ نے تمہیں یہی حکم دیا ہے تا کہ عقل سے کام لو۔

(۱۵۲) اور یتیم کے مال کے پاس بھولے سے بھی نہ جانا مگر صرف اس صورت میں کہ ان کے مال کی بہتری مقصود ہو یعنی حفاظت اور ان کے مال کو ترقی دینا' ان کے جوانی کی عمر کو پہنچنے تک اور آپس کے لین دین میں ناپ تول پورا کیا کرو اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور جو بات کہو تو انصاف سے سچ سچ کہو۔ اگر چہ وہ بات جس کے خلاف ہو وہ تمہارا قریبی ہی ہو اور اللہ سے جو عہد کرو اس کو پورا کیا کرو۔ اس نے تمہیں یہی حکم دیا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

افعال: اُتْلُ: تو پڑھ' تلاوت کر' تِلَاوَۃٌ سے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ ظَھَرَ: وہ ظاہر ہوا' آشکارا ہوا' غالب ہوا' ظُھُوْرٌ سے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَقْرَبُوْا: تم قریب ہو' نزدیک ہو' پاس پھٹکو' قُرْبٌ اور قِرْبَانٌ سے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نُکَلِّفُ: ہم تکلیف نہیں دیتے' حکم کا بار نہیں ڈالتے' تَکْلِیْفٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اِمْلَاقٍ: ناداری' تنگ دستی' مصدر ہے۔ فَوَاحِشَ: بے حیائی کے کام' کھلے گناہ' فَاحِشَۃٌ واحد۔ اَلْکَیْلَ: غلے سے پیمانہ بھرنا' ناپنا۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا

تاکہ تم | بچتے رہو | پھر دی ہم نے | موسیٰ کو | کتاب | (جو تھی) پوری (نعمت)

تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ نیکوکاروں پر ہم اپنی

عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

اُس پر جس نے نیکی کی | اور تفصیل | ہر چیز کی | اور ہدایت | اور رحمت

نعمت تمام کر دیں اور ہر بات کی تفصیل بیان کر دیں اور لوگوں کے لئے (وہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہو

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

تاکہ وہ | اپنے رب سے ملنے کا | یقین کریں | اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے | جو نازل کی ہم نے

تاکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر یقین رکھیں اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا

مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا

بڑی برکت والی | پس اس کی پیروی کرو | اور ڈرتے رہو | تاکہ تم پر رحمت ہو | کہ تم (یہ نہ) کہو

یہ بابرکت ہے سو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو یہ کتاب اس لئے

اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا

کہ بیشک اُتاری گئی تھی کتاب | دو گروہوں پر | ہم سے پہلے | اور ہم تھے

نازل فرمائی ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر ہی کتاب نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

اُن کے پڑھنے سے | بے خبر | یا تم کہنے لگو | کہ اگر اُتاری جاتی | ہم پر | کتاب

پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے۔ یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی جاتی

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

توالبتہ ہم ہوتے | راہِ راست پر اُن سے زیادہ | پس | اب آچکی ہے تمہارے پاس | دلیل (واضح) | تمہارے رب کی طرف سے

تو البتہ ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے سو (اے لوگو!) تمہارے رب کی طرف سے تم پر روشن دلیل

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور ہدایت | اور رحمت | پس کون | بڑھ کر ظالم ہے | اُس سے | جس نے جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو

اور ہدایت و رحمت آچکی پس اب اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں کو جھٹلائے

وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور منہ موڑتا رہا اُن سے | ہم جلد سزا دیں گے | اُن کو | جو منہ موڑتے ہیں | ہماری آیتوں سے | بُرا عذاب

اور ان سے منہ موڑے ہم اُن لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں بُرے عذاب (کے ذریعہ)

بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

بسبب | اس کے جو وہ منہ موڑتے تھے | کیا | وہ انتظار کرتے ہیں | صرف اس کا کہ | آئیں اُن کے پاس

اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۳) اوران مذکورہ بالا امور کی پابندی ہی میرا سیدھا راستہ ہے سو اسی پر عمل کرو اور اس کے خلاف کسی اور راہ پر نہ چلو کہ کہیں تم اس پر چل کر اللہ کے سیدھے راستے سے بہک نہ جاؤ۔ اس نے تمہیں یہی حکم دیا ہے تا کہ تم اس کی مخالفت سے بچتے رہو۔

(۱۵۴) پھر ہم نے موسیٰ کو تورات دی جو نیکی کرنے والوں کے لئے اللہ کی کامل نعمت اور دین کی جملہ ضروریات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت الٰہی تھی تا کہ بنی اسرائیل قیامت کے روز اپنے رب کے حضور میں حاضر ہونے کا یقین کرلیں۔

(۱۵۵) اور یہ کتاب (قرآن) جو ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی بڑی برکت والی ہے۔ پس تم اسی کی پیروی کیا کرو اور اس کی مخالفت سے ڈرتے رہو کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

(۱۵۶) یہ اس لئے نازل کی ہے کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر تو بلاشبہ کتاب نازل ہوئی تھی۔ لیکن ہم غیر زبان ہونے کی وجہ سے ان کے پڑھنے اور کتاب کے مطالب سمجھنے سے قاصر تھے۔

(۱۵۷) یا تم یوں کہنے لگو کہ ہم پر اگر کتاب الٰہی نازل ہوتی تو ہم ان یہود و نصاریٰ سے زیادہ راہ راست پر ہوتے سو اب تو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آ چکی۔ اب اس کے ماننے میں کیا عذر ہے؟ پس تم سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟ کہ تم اس کی آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے بھاگتے ہو اور جو لوگ اس سے کنارہ کشی کرتے ہیں ہم ان کو اس جرم کے بدلے برا عذاب دیں گے۔

انعال: اِتَّبِعُوْهُ: تم اس کی پیروی کرو' اِتَّبِعُوْا' اِتِّبَاعٌ سے' امر (جمع مذکر حاضر)' هُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ صَدَفَ: وہ کترایا' اس نے منہ موڑا' صَدَفٌ سے' معنی سخت روگردانی کرنے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَمَامًا: پورا کرنا' تمام کرنا' ہونا۔ دِرَاسَتِهِمْ: ان کا پڑھنا پڑھانا' ان کی تلاوت' دَرَسَ يَدْرُسُ کا مصدر ہے' هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ

فرشتے | یا آئے | آپ کا ربّ | یا آئے | کوئی نشانی | آپ کے رب کی | جس دن

فرشتے آئیں یا آپ کا ربّ آئے یا آپ کے ربّ کی کوئی نشانی آئے جس دن

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

آئے گی | کوئی | نشانی | آپ کے ربّ کی | (تو) نفع نہ دے گا | کسی کو | اُس کا ایمان لانا

کوئی خاص نشانی آپ کے ربّ کی طرف سے آ پہنچے گی اُس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ

جو ایمان نہیں لایا تھا | اس سے پہلے | یا (نہ) کمائی تھی | اپنے ایمان میں | نیکی | کہہ دیجئے

جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اُس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپؐ کہہ دیجئے کہ

انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ

تم انتظار کرتے رہو | ہم (بھی) انتظار کر رہے ہیں | بیشک | جنہوں نے | اختلاف پیدا کیا | اپنے دین میں

تم انتظار کرو بیشک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کئے

وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ

اور ہو گئے | (مختلف) گروہ | نہیں آپ کو | اُن سے | کوئی تعلق | اُن کا معاملہ

اور گروہ در گروہ ہو گئے آپؐ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں اُن کا معاملہ

اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاۗءَ

اللہ کے (سپرد) ہے | پھر وہ خود بتا دے گا انہیں | جو | وہ کیا کرتے تھے | جو کوئی لائے گا

اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر وہ اُن کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے جو شخص نیک عمل

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى

نیکی | تو اس کے لئے | دس گنا ثواب ہے | اور جو کوئی لائے گا | بُرائی | تو سزا نہ دی جائے گی

کرے گا تو اُس کو اسی طرح کی دس نیکیاں ملیں گی اور جو کوئی برا عمل کرے گا تو اُس کو

اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ

مگر اسی کے برابر | اور اُن پر | ظلم نہ کیا جائے گا | کہہ دیجئے | بیشک مجھے | راہ دکھائی | میرے ربّ نے

اس کے برابر ہی سزا دی جائے گی اور ان لوگوں پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔ کہہ دیجئے (مجھ کو) تو میرے ربّ نے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ

راہ | سیدھی | دین | درست | طریقہ | ابراہیمؑ کا | جو یکسُو تھا

سیدھی راہ دکھا دی ہے کہ وہ ایک صحیح دین ہے، ابراہیمؑ کی ملّت' جو ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ

اور نہ تھا | مشرکوں میں سے | کہہ دیجئے | بیشک | میری نماز | اور میری قربانی | اور

اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دیجئے بیشک میری نماز میری قربانی اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۸) باوجود روشن دلائل آ چکنے کے وہ حق کو تسلیم نہیں کرتے تو گویا ضرور وہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ موت کے فرشتے ان کی روح قبض کرنے آ جائیں یا قیامت برپا ہو کر خود حق تعالیٰ اپنا دربار قائم کرے یا اس کے نشانات قدرت میں سے کوئی نشان مثلاً سورج کا مغرب سے نکلنا وغیرہ ظاہر ہو جائے مگر جس دن اللہ کے نشانات قدرت میں سے کوئی نشان ظاہر ہو جائے گا تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان تو لایا ہوگا لیکن اس میں اخلاص عمل پیدا نہ کیا ہوگا اس وقت اس کا ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہوگا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اس وقت کا انتظار کرو، ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

(۱۵۹) جو لوگ اپنے دین میں اختلاف ڈال کر مختلف گروہ بن گئے آپ کا ان سے کچھ تعلق نہیں انہیں اللہ پر چھوڑ دیجئے قیامت کے روز وہ خود ہی ان کا فیصلہ کرے گا اور ان کے اعمال کی باز پرس کرے گا۔

(۱۶۰) اور جس نے دنیا میں نیکی کی ہوگی اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے برائی کی ہوگی اسے اس برائی کے برابر سزا دی جائے گی اور ان سے کچھ بھی بے انصافی نہ ہوگی۔

(۱۶۱) مشرکین سے کہہ دیجئے کہ مجھے تو اللہ نے دین حق یعنی ملت ابراہیمؑ کا سیدھا راستہ بتا دیا ہے جو صرف ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور وہ مشرک نہ تھے۔ جبکہ مشرکین نام تو ابراہیمؑ جیسے توحید پرست کا لیتے ہیں لیکن کام مشرک کے کرتے ہیں۔

حل: اِنْتَظِرُوْا: تم راہ دیکھو، منتظر رہو، اِنْتِظَارٌ سے امر (جمع مذکر حاضر)۔ ھَدٰىنِیْ: اس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا، ھِدَایَۃٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میری زندگی | اور میری موت | اللہ (ہی) کے لئے ہے | جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا | نہیں کوئی شریک | اُس کا

میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اور اسی (بات) کا | مجھے حکم دیا گیا ہے | اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں | کہہ دیجئے | کیا اللہ کے سوا

اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں خود سب سے پہلا فرمانبردار ہوں کہہ دیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا

اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ

میں تلاش کروں | کوئی (اور) ربّ | حالانکہ وہی ہے | ربّ | ہر چیز کا | اور نہ کرے گا (کوئی عمل)

میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص جو

كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

کوئی شخص | مگر وہ اسی کے ذمے ہوگا | اور نہ اُٹھائے گا | کوئی اُٹھانے والا | بوجھ | دوسرے کا

عمل کرتا ہے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

پھر تمہارے ربّ کی طرف | تمہیں لوٹ کر جانا ہے | سو وہ بتادے گا تمہیں | وہ (بات) | جس میں تم

پھر تمہیں اپنے ربّ کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں بتا دے گا جن جن باتوں میں تم

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ

اختلاف کرتے تھے | اور وُہی ہے جس نے | بنایا تمہیں | (اپنا) نائب | زمین میں | اور بلند کردیئے

اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے

بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ

تم میں سے بعض کے بعض پر | درجے | تاکہ وہ آزمائے تمہیں | ان (نعمتوں) میں | جو اس نے تمہیں دیں

بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی تاکہ تمہیں جو کچھ دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے

اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۡۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾

بیشک | آپ کا ربّ | جلد عذاب دینے والا ہے | اور بیشک وہی | بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

بے شک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتُّ اٰيٰتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اس میں دوسو | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

المّٓصٓ | (یہ) کتاب ہے | جو نازل کی گئی | آپ کی طرف | پس نہ ہو | آپ کے سینہ میں

المّٓصٓ (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے پس اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں کوئی تنگی نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶۲) آپ کہہ دیجئے کہ میری تو نماز اور قربانی' زندگی اور موت' سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۶۳) اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے تو یہی حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے والا ہوں۔

(۱۶۴) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہارے کہنے سے اللہ کے سوا کسی اور کو رب سمجھ لوں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو کوئی بھی کوئی گناہ کرتا ہے وہ اسی کے ذمے ہے کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم کو اعمال کے حساب کے لئے اپنے رب کے حضور میں حاضر ہونا پڑے گا۔ وہ تمہیں وہ سب کچھ بتا دے گا جس کے متعلق تم دنیا میں جھگڑتے تھے۔

(۱۶۵) اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین پر اپنا نائب بنایا کہ عالم میں اس کے حکم کے مطابق کام کرو اور تم میں سے بعض کے بعض پر مال و حکومت وغیرہ میں درجے بلند کر دیئے تا کہ جو نعمتیں اس نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں تمہارا امتحان لے کہ کون قانون الٰہی کے مطابق انہیں استعمال کرتا ہے بیشک اللہ نافرمانوں کو جلد عذاب دینے والا اور توبہ کرنے والوں کی مغفرت اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ اعراف

اعراف جمع عرف بمعنی چوٹی جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار کے اوپر ایک مقام کا نام ہے اس سورت میں اس کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات میں سے ہیں ان کی اصل حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے لیکن حضرت ابن عباس نے جو معنی بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں انا اللّٰہ اعلم و افصل (میں اللہ سب سے بہتر جانتا اور فیصلہ کرتا ہوں)

افعال: اَبْغِیْ: میں تلاش کروں' میں چاہتا ہوں' بَغْیٌ سے' مضارع (واحد متکلم)۔ تَزِرُ: وہ بوجھ اٹھاتی ہے' اٹھائے گی' وِزْرٌ سے' معنی بوجھ اٹھانے کے ہیں' مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَحْیَایَ: میرا جینا' زندگی' اسم مفرد (واحد متکلم)۔ وَازِرَۃٌ: پشت پر بوجھ اٹھانے والا آدمی' وِزْرٌ مصدر' اسم فاعل (واحد مونث)۔ وِزْرَ: گناہ کا بوجھ' اسم مفرد' اَوْزَارٌ جمع۔

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ②

(کوئی) تنگی | اُس (کی وجہ) سے | تا کہ آپ ڈرائیں | اس (کے ذریعے) سے | اور نصیحت ہو | ایمان داروں کو

ہونی چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو عذاب سے) ڈرائیں اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

پیروی کروتم | جو نازل کیا گیا | تمہاری طرف | تمہارے ربّ (کی طرف) سے | اور پیروی نہ کرو | اُس کے سوا

(لوگو!) تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف جو کچھ نازل کیا گیا ہے اسی پر چلو اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی

اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

اور معبودوں کی | بہت کم (ہے) | جو | تم نصیحت قبول کرتے ہو | اور کتنی (ہی) | بستیوں میں سے | ہم نے ہلاک کر دیں

پیروی نہ کرو (افسوس) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر ڈالا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآىِٕلُوْنَ ④ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ

کہ آیا اُن پر | ہمارا عذاب | رات کے وقت | یا وہ دوپہر کو سو رہے تھے | پس نہ تھا | اُن کا کہنا

اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب کہ وہ دوپہر کو سو رہے تھے جس وقت ان پر ہمارا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑤

جب آیا اُن پر | ہمارا عذاب | سوائے (اس کے) کہ | کہنے لگے | بیشک | ہم ہی تھے | ظالم

عذاب آیا تو ان کا کہنا اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ وہ بول اُٹھے کہ واقعی ہم ہی ظالم تھے

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ⑥

پھر ہم ضرور پوچھیں گے | اُن لوگوں سے | کہ بھیجے گئے تھے (رسول) | جن کی طرف | اور ضرور پوچھیں گے | رسولوں سے (بھی)

پھر ان لوگوں سے ہم ضرور ہی پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىِٕبِيْنَ ⑦ وَالْوَزْنُ

پھر ہم بیان کریں گے (حقیقت) | اُن کو | (اپنے) علم سے | اور نہ تھے ہم | غائب | اور وزنِ (اعمال) ہوگا

پھر ہم (اپنے) علم کے ذریعے سب حالات ان کو بتا دیں گے اور ہم (کہیں) غائب تو نہیں تھے اور (اعمال کا)

يَوْمَىِٕذِ ِۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧

اُس دن | انصاف (سے) | تو جن کے | بھاری ہونگے | پلّے (نیک عملوں کے) | وہی ہیں | فلاح پانے والے

تولنا اُس دن برحق ہے پھر جس کا پلّہ بھاری ہوگا وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا

اور جن کے ہلکے ہوں گے | پلّے (نیکیوں کے) | سو وہی ہیں | جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | اس لئے کہ

اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا وہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں رکھا کیونکہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ

وہ ہماری آیتوں سے ناانصافی کرتے تھے | اور بیشک ہم نے (رہنے کو) جگہ دی تمہیں | زمین میں

وہ ہمارے احکام کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے۔ اور ہم نے زمین میں تمہیں رہنے کو جگہ دی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) یہ قرآن ایک عظمت والی کتاب ہے جو آپؐ کی طرف نازل کی گئی ہے تا کہ آپؐ اس کے ذریعہ منکرین کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں اور ایمان والوں کو اس سے نصیحت ہو پس آپؐ کو اس کی تبلیغ سے تنگ دل نہ ہونا چاہئے۔

(۳) اے لوگو! تمہیں اسی قرآن کے احکام پر چلنا لازم ہے جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا کی طرف سے رسول اللہ پر نازل ہوا ہے اور اللہ کے سوا کسی جھوٹے رب کی عبادت نہ کرنی چاہئے مگر تم تو بہت کم نصیحت مانتے ہو۔

(۴) اور ہم نے بہت سی بستیوں کے رہنے والوں کو ان کے جرموں کی وجہ سے اس طرح ہلاک کر دیا کہ رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے اچانک اللہ کا عذاب نازل ہو گیا۔

(۵) پس جب ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا تو اپنے جرم کا یوں اقرار کرنے کے سوا کہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور بولے کہ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔

(۶) پس قیامت کے روز ہم ان امتوں سے بھی پوچھ گچھ کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے تھے کہ تم ان کے حکموں پر چلے یا نہیں؟ اور رسولوں سے بھی پوچھیں گے کہ تم نے دین حق کی تبلیغ کی تھی یا نہیں؟ یعنی ہر چیز کی پوری تفتیش ہوگی۔

(۷) پھر ہم اصل حقیقت اپنے علم سے خود بتا دیں گے کیونکہ ہم کوئی غائب نہ تھے بلکہ سب احوال دیکھ رہے تھے۔

(۸) اور قیامت کے دن سب کے اعمال کا وزن بالکل انصاف سے ہوگا پس جن کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(۹) اور جن کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا وہی لوگ ہیں جو ہماری آیات کی تکذیب و انکار کی وجہ سے اس روز نقصان میں ہوں گے۔

اسماء: بَيَاتًا: رات میں آپڑنا، دشمن پر حملہ کرنا (رات کو)، شب خون مارنا، مصدر ہے۔ قَآئِلُوْنَ: دوپہر کو قیلولہ کرنے والے قَيْلُوْلَةٌ (مصدر ضرب) سے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْوَزْنُ: تولنا، جانچنا، اندازہ کرنا، مراد اعمال کا وزن کرنا، مصدر ہے۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ⑩

اور بنادیئے ہم نے | تمہارے لئے | اُس میں | (زندگی کے) سامان | بہت کم ہے | جو | تم شکر کرتے ہو

اور اس میں تمہاری ضروریاتِ زندگی کے سامان رکھے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

اور بیشک | ہم نے پیدا کیا تم کو | پھر شکل وصورت بنائی ہم نے تمہاری | پھر ہم نے فرمایا | فرشتوں سے | (کہ) سجدہ کرو

اور (دیکھو) ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری شکل و صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو

لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۗ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪

آدم کو | تو اُنہوں نے سجدہ کیا | سوائے | ابلیس کے | وہ نہ تھا | سجدہ کرنے والوں میں سے

سجدہ کرو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۗ قَالَ

فرمایا (اللہ نے) | کس بات نے | روکا تجھے | کہ تو سجدہ نہ کرے | جب میں نے تجھے حکم دیا؟ | اُس نے کہا

اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تجھے کس بات نے روکا تھا کہ تُو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں تمہیں حکم دے چکا تھا کہنے لگا کہ

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫

میں بہتر ہوں اُس سے | تُو نے پیدا کیا مجھے | آگ سے | اور | اُسے پیدا کیا تو نے | مٹی سے

میں اس (آدم) سے بہتر ہوں کیونکہ تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ

فرمایا | پس تو اُتر جا | یہاں سے | کہ نہیں ہے (کوئی حق) | تیرا | کہ تو تکبر کرے | اُس میں | پس نکل جا

فرمایا یہاں سے نیچے اُتر جا کیونکہ یہ تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے پس نکل جا

اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ⑬ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ⑭

بیشک تُو (ہے) | ذلیلوں میں سے | وہ بولا | مجھے مہلت دے | اُس دن تک کہ (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے (لوگ)

یقیناً تو ذلیلوں میں سے ہے۔ کہنے لگا مجھے مہلت دیدے اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں (قبروں سے)

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ⑮ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ

فرمایا | بیشک تجھے مہلت دے دی گئی ہے | اُس نے کہا | تو چونکہ | تو نے مجھے گمراہ کردیا | (اس لئے) میں بھی ضرور بیٹھوں گا

فرمایا تجھے مہلت دے دی گئی ہے ابلیس نے کہا جیسا تو نے مجھے بے راہ کر دیا ہے میں تیرے

لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑯ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

اُن کی تاک میں | تیرے راستے سیدھے میں | پھر میں آؤں گا اُن کے پاس | اُن کے سامنے سے

سیدھے راستے پر (ان کی تاک میں) بیٹھوں گا پھر یقیناً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے

وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۗ وَلَا تَجِدُ

اور اُن کے پیچھے سے | اور اُن کے دائیں سے | اور اُن کے بائیں سے | اور تو نہ پائے گا

سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور ان میں اکثر کو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) بلاشبہ یہ ہمارا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم نے تمہیں زمین میں رہنے کو جگہ دے کر اس میں تمہاری معیشت کے سامان مہیا کر دیئے مگر تم بہت ہی کم احسان مانتے ہو۔

(۱۱) اور ہم نے تمہیں پیدا کر کے ماں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہارے جد امجد حضرت آدمؑ کو وہ درجہ دیا کہ انہیں پیدا کر کے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدۂ تعظیم کرو سو سب نے تو سجدہ کر لیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

(۱۲) تب اللہ نے اس سے فرمایا کہ جب میں نے تجھے سجدہ کا حکم دیا تو تُو نے سجدہ کیوں نہ کیا؟ وہ بولا اس لئے کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ میری پیدائش آگ سے ہے اور اس کی مٹی سے اور آگ مٹی سے بہتر ہے۔

(۱۳) حکم ہوا کہ یہاں سے نیچے اُتر جا۔ تجھے اس جنت میں تکبر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ آج سے تو بہت ہی ذلیل ہے۔

(۱۴) اس نے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت مانگی۔

(۱۵) تو اسے قیامت کا صور پھونکے جانے تک مہلت دی گئی۔ یعنی موجودہ دنیا کے ختم ہونے تک کا وقت دیا گیا۔

(۱۶) وہ بولا چونکہ تو نے مجھے آدمؑ کی وجہ سے ہدایت سے محروم کر دیا ہے اس لئے میں بھی تجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ میں رکاوٹ بن کر گمراہ کرنے کے لئے ڈیرہ ڈال کر بیٹھا رہوں گا۔

افعال: صَوَّرْنٰكُمْ: ہم نے تمہاری صورتیں بنائیں' صَوَّرْنَا' تَصْوِيْرٌ سے' ماضی (جمع متکلم)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اُخْرُجْ: تو نکل' خُرُوْجٌ سے' معنی نکلنے کے ہیں' امر (واحد مذکر حاضر)۔ يُبْعَثُوْنَ: وہ اٹھائے جائیں گے' بَعْثٌ سے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَقْعُدَنَّ: میں ضرور بیٹھوں گا' قُعُوْدٌ سے' مضارع (واحد متکلم)۔ تَتَكَبَّرَ: تو تکبر کرے' تَكَبُّرٌ سے' معنی بڑائی مارنے' گھمنڈ کرنے کے ہیں' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مَعَايِشَ: سامان زندگی' روزیاں' مَعِيْشَةٌ واحد۔ سٰجِدِيْنَ: سجدہ کرنے والے' سُجُوْدٌ سے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ صٰغِرِيْنَ: ذلیل' بے عزت' صَاغِرٌ کی جمع۔

أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا

اکثر اُن میں سے | شکر کرنے والے | فرمایا (اللہ نے) | نکل جا | یہاں سے | رُسوا | (اور) مردود ہو کر

تُو شکر گزار نہ پائے گا فرمایا یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا

لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾

البتہ جو (بھی) | پیروی کرے گا تیری | اُن میں سے | میں ضرور بھردوں گا | دوزخ کو | تم سب سے

البتہ جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا میں یقیناً (ان سے اور) تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا

وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ

اور اے آدم! | رہو تم | اور تمہاری بیوی | جنت میں | پھر کھاؤ تم دونوں |

اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر جہاں سے دونوں

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا

جہاں سے | تم چاہو | اور قریب نہ جاؤ | اس | درخت کے | ورنہ ہو جاؤ گے تم

چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں

مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ

ظالموں میں سے | پس وسوسہ ڈالا | اُن (کے دل) میں | شیطان نے | تاکہ ظاہر کردے

ظالم قرار پاؤ گے پھر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا تاکہ ان سے جو ستر

لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ

اُن پر | جو کچھ | چھپا تھا | اُن سے | اُن کی ستر کی جگہوں میں سے | اور کہنے لگا

کے اعضاء چھپے رکھے گئے تھے انہیں ان پر ظاہر کر دے اور کہا کہ

مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا

نہیں روکا تمہیں | تمہارے رب نے | اس درخت سے | مگر اس لئے کہ | (کہیں) ہو جاؤ تم

تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے اور کسی وجہ سے نہیں روکا مگر صرف اس لئے کہ تم دونوں

مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا

فرشتے | یا ہو جاؤ | ہمیشہ رہنے والوں میں | اور قسم کھائی اُن کے سامنے | کہ میں تو تمہارے لئے

فرشتے نہ بن جاؤ یا اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور ان سے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ واقعی میں

لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا

نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں | پس اُس نے مائل کر لیا اُن کو | دھوکہ سے | پھر جب دونوں نے چکھ لیا

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں پھر دونوں کو فریب دے کر پُھسلایا پھر جونہی اُنہوں نے اس درخت کو چکھا

الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا

وہ درخت | تو ظاہر ہو گئیں | اُن پر | اُن کی ستر کی جگہیں | اور لگے دونوں | چپکانے | اپنے اوپر

ان کے پوشیدہ اعضاء انہیں دکھائی دینے لگے اور وہ جنت کے پتوں سے اپنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) اوران پر آ گے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں سے حملہ کروں گا۔اورانہیں دین حق سے گمراہ کروں گا اور (تو نے انہیں بزرگی تو دی ہے مگر دیکھ لینا) ان میں سے اکثر تیرا احسان نہ مانیں گے۔

(۱۸) حکم ہوا اس مقام عزت سے نکل جا ذلیل اور مردود ہوکر۔البتہ جو بھی تیرے حکم پر چلے گا۔ہم تم سب سے دوزخ کو بھردیں گے۔

(۱۹) اور آدمؑ کو حکم ہوا کہ تم اور تمہاری بیوی حوا جنت میں رہو اور وہاں جہاں سے چاہو کھاؤ۔لیکن اس خاص درخت کے پاس تک نہ پھٹکو ورنہ تم اپنے اوپر ظلم کرو گے۔

(۲۰) اس پر شیطان نے ان دونوں آدمؑ وحواؑ کو یوں کہہ کر بہکایا کہ تمہیں اس درخت کا پھل کھانے سے صرف اس لئے روکا گیا ہے کہ کہیں اس کو کھا کر تم فرشتے اور ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ ہوجاؤ۔

(۲۱) شیطان نے قسم کھا کر خود کو ان کا خیر خواہ ظاہر کیا۔

افعال: اَمْـلَـئَـنَّ: میں ضرور بھردوں گا' مَلْأٌ سے' معنی بھرنے کے ہیں' مضارع (واحد متکلم)۔وَسْـوَسَ: دل میں برا خیال پیدا کیا' وَسْوَسَةٌ سے' ماضی معروف (واحد مذکر غائب)۔قَاسَمَهُمَا: اس نے ان دونوں کے آگے پختہ قسم کھائی' قَاسَمَ' مُقَاسَمَةٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔

اسماء: مَذْءُ وْمًا: ذلیل' عیب دار' مذمت کیا ہوا' اسم مفعول۔مَدْحُوْرًا: رحمت سے دور کیا ہوا' مردود' دَحْرٌ اور دُحُوْرٌ مصدر' معنی دور کرنا' اسم مفعول۔سَوْءٰ تِهِمَا: ان دونوں کی شرمگاہیں' سَوْءَ ةٌ واحد (سَوْءٰ ةٌ جمع ہے)۔

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

پتے جنت کے | اور پکارا ان دونوں کو | ان کے ربّ نے | کیا میں نے نہیں روکا تھا تم

جسم کو ڈھانپنے لگے اور ان کے ربّ نے انہیں پکار کر کہا کیا میں نے تم دونوں

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ

اس درخت سے؟ | اور (نہیں) کہا تھا تم سے | کہ شیطان | تمہارا | دشمن ہے

اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور کیا یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

کھلا | دونوں بولے | اے ہمارے ربّ! | ہم نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | اور اگر | تُو ہمیں معاف نہیں کرے گا

دشمن ہے وہ دونوں (فوراً) کہہ اُٹھے اے ہمارے ربّ! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تُو ہمیں بخش نہ دے

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا

اور ہم پر رحم (نہ) کرے گا | تو ہم ضرور ہو جائیں گے | خسارہ اُٹھانے والوں میں سے | فرمایا | تم سب اُتر جاؤ

اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان اُٹھائیں گے فرمایا نیچے اُتر جاؤ تم (سب)

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

تم میں سے بعض، بعض کے | دشمن ہوں گے | اور تمہارے لئے | زمین میں | ٹھکانا

ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے

وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

اور سامانِ (زندگی) ہے | ایک وقت تک | فرمایا | اُسی (زمین) میں | تم زندگی بسر کرو گے | اور اسی میں

اور ایک زمانہ تک فائدہ اُٹھانا ہے فرمایا اسی میں تم زندگی بسر کرو گے اور اسی میں

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا

تم مرو گے | اور اسی سے | (دوبارہ) نکالے جاؤ گے | اے بنی آدم! | ہم نے اُتارا ہے

مرو گے اور پھر (بالآخر) اسی میں سے (دوبارہ زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے اے اولادِ آدم! ہم نے تمہارے لئے

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى

تم پر | لباس | کہ ڈھانپے | تمہارے ستر | اور زینت کا ذریعہ (ہے) | اور لباس پرہیزگاری کا

لباس اُتارا جو تمہاری ستر کی جگہوں کو چھپائے اور باعث زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس

ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ

بہتر ہے | یہ | اللہ کی نشانیاں ہیں | تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں | اے بنی آدم!

بہت بہتر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں اے اولادِ آدم!

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

بہکا نہ دے تمہیں | شیطان | جیسا کہ اس نے نکلوا دیا تھا | تمہارے ماں باپ کو | جنت سے

(یاد رکھو کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح اُس نے تمہارے ماں باپ کو جنت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) پس دھوکا دے کر انہیں اس ممنوعہ پھل کے کھانے پر آمادہ کرلیا۔ اور جب دونوں نے اس کا پھل چکھ لیا تو بہشتی لباس اتر جانے سے ان کے ستر کھل گئے اور شرم کی وجہ سے اپنا ستر چھپانے کے لئے جنت کے پتے بدن پر چپکانے لگے اور اسی وقت اللہ کی طرف سے انہیں آواز آئی کہ جب میں نے تمہیں اس کے کھانے سے روک دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا واضح دشمن ہے اس کا کہنا نہ ماننا پھر تم نے کیوں ایسا کیا؟

(۲۳) دونوں عرض کرنے لگے۔ ''اے اللہ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو اپنے فضل سے ہمیں معاف نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم واقعی سخت خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔

(۲۴) اس وقت سب کو حکم ہوا کہ جنت میں سے سب نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور ایک مقررہ وقت تک زمین ہی پر تمہارا ٹھکانا اور زندگی کا سامان ملے گا۔

(۲۵) فرمایا کہ اسی زمین میں تمہیں زندگی گزارنی ہوگی اور اسی میں مر کر دفن ہونا اور قیامت کے روز اسی میں سے دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

(۲۶) اے آدمؑ کی اولاد! تمہارا جنتی لباس اور جنت کی نعمتیں چھن جانے پر ہم نے دنیا میں تمہارے ستر چھپانے اور زینت کے لئے ظاہری لباس پیدا کردیا اور سب سے بہتر لباس تو تقویٰ کا ہے جس سے باطنی عیوب باقی نہیں رہتے اور یہ لباس قدرت الٰہی کے نشانات میں سے ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

افعال: ذَاقَا: ان دونوں نے چکھا' ذَوْقٌ سے' معنی چکھنے کے ہیں' ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ طَفِقَا: وہ دونوں کرنے لگے' انہوں نے شروع کیا' طَفَقٌ سے' ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ تَحْيَوْنَ: تمہارا جینا' تم زندگی گزارو گے' حَيٰوةٌ سے' معنی زندہ رہنے کے ہیں' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تِلْكُمَا: یہ دونوں' اسم اشارہ۔

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ

کہ اُتروا دے | اُن پر سے | لباس اُن کا | تاکہ ظاہر کردے اُن پر | اُن کے ستر | بیشک دیکھتا ہے تمہیں

نکال باہر کیا' اُن سے اُن کا لباس اُتروا دیا تاکہ اُن کے ستر کی چیزیں اُن کو دکھا دے (یاد رکھو) بیشک تمہیں دیکھتا ہے

هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ

وہ اور اُس کے لوگ | جہاں سے | تم نہیں دیکھتے انہیں | بیشک | ہم نے بنادیا | شیطانوں کو

وہ اور اُس کا قبیلہ بھی' اُس جگہ سے جہاں تم انہیں نہیں دیکھتے بیشک ہم نے شیطانوں کو

اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا

دوست | اُن لوگوں کے لئے | جو ایمان نہیں لاتے | اور جب | وہ کرتے ہیں | کوئی بُرا کام | تو کہتے ہیں

انہیں لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور یہ لوگ جب بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ

ہم نے پایا | اُس پر | اپنے باپ دادا کو | اور اللہ نے | ہمیں حکم دیا اس کا | کہہ دیجئے | بیشک اللہ حکم نہیں دیتا

ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی راستے پر پایا اور اللہ تعالیٰ نے (بھی) ہم کو یہی حکم دیا ہے (اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸ قُلْ

بے حیائی کا | کیا تم کہتے ہو | اللہ کے بارے میں | وہ جو | تم نہیں جانتے | کہہ دیجئے

بے حیائی کے کاموں کے لئے (کبھی) حکم نہیں دیتا کیا تم (یونہی) اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ باتیں کہہ رہے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں۔ کہہ دیجئے

اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

حکم دیا میرے رب نے | انصاف کا | اور سیدھے رکھو | اپنے رُخ (چہرے) | ہر نماز کے وقت

کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے (اور فرمایا ہے کہ لوگو!) ہر نماز کے وقت اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف سیدھا رکھو

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ

اور پکارو اُسے | خالص کرکے | اس کے لئے | عبادت کو | جیسا کہ اُس نے پہلے پیدا کیا تم کو

اور اللہ کو پکارو' عبادت کو صرف اسی کے لئے خالص رکھتے ہوئے' (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہیں

تَعُوْدُوْنَ ۝۲۹ۭ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ

لوٹ آؤ گے (ویسے ہی) | ایک گروہ کو | اُس نے ہدایت کی | اور ایک گروہ ہے | (کہ) واجب ہوگئی

پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح (موت کے بعد) دوبارہ لوٹ آؤ گے۔ اس نے ایک گروہ کو تو ہدایت دی اور ایک گروہ پر گمراہی

عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اُن پر | گمراہی | بیشک انہوں نے بنالیا | شیطانوں کو | دوست | سوائے اللہ کے

ثابت ہو چکی ہے (کیونکہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ساتھی بنا

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۰ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ

اور گمان کرتے ہیں | کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں | اے بنی آدم! | پہن لیا کرو اپنا بہتر لباس

اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت اپنا بہتر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) اے بنی آدمؑ! شیطان کے فتنہ سے غافل نہ رہو کہ جس طرح اس نے تمہارے والدین آدم وحواؑ کا نورانی لباس اتروا کرانہیں برہنہ کرنے کے لئے ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر اکسایا اورانہیں جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح کہیں تمہیں بھی دین حق سے نہ بہکا دے کیونکہ وہ اوراس کی اولاد تمہیں دیکھتے رہتے ہیں اورتم انہیں نہیں دیکھ سکتے لہٰذا ایسے خفیہ اورخطرناک دشمن سے بچتے رہواور بلا شبہ اللہ نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنا دیا ہے۔

(۲۸) اور وہ منکرین ایسے ضدی ہیں کہ جب کسی برے کام پرانہیں روکا جائے تو کہتے ہیں ہمارے بڑے بوڑھے تو اسی طریقے اوررواج پر چلتے آئے ہیں اور یہی اللہ کا بھی حکم ہے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تو بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔کیاتم اللہ پرجھوٹا الزام لگاتے ہو۔

(۲۹) ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اللہ نے تو ہر کام میں انصاف کا حکم دیا ہےاور ہر عبادت میں اسی کی ذات کی طرف توجہ اورخالص اسی کی عبادت کرنے اوراسی کو پکارنے کا حکم دیا ہےاورجیسا اس نے تمہیں شروع میں پیدا کیا تھا ویسے ہی دوبارہ پیدا کر دیئے جاؤ گے۔

(۳۰) اس نے ایک گروہ کوتو راہ حق کی توفیق بخشی اورایک گروہ پر اللہ کی توفیق نہ ہونے سے گمراہی لازم ہوگئی۔کیونکہ انہوں نے شیطانوں کواللہ کے سوا اپنا ساتھی بنالیا اورگمان کرلیا کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

افعال: یَنْزِعُ: اتروادیا، اترواتے ہوئے'نَزْعٌ' سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔بَدَاَکُمْ: اس نے تم کو پہلے بنایا، ابتداء میں پیدا کیا' بَدَاً، بَدْءٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)'کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔تَعُوْدُوْنَ: تم پھر آ ؤ گے' لوٹائے جاؤ گے'عَوْدٌ سے مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَبَوَیْکُمْ: تمہارے ماں باپ (جمع مذکر حاضر)۔قَبِیْلَهٗ: اس کی جماعت' گروہ' قبیلہ۔

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ

ہر نماز کے وقت | اور کھاؤ | اور پیو | اور فضول خرچی نہ کرو | بیشک وہ

لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ

نہیں پسند کرتا | فضول خرچی کرنے والوں کو | کہہ دیجئے | کس نے حرام کی | زینتُ اللہ کی | جو

حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو

اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ

اُس نے پیدا کی | اپنے بندوں کے لئے | اور پاکیزہ چیزیں | کھانے کی | کہہ دیجئے

زینت (والے کپڑے) اور پاکیزہ رزق پیدا کیا ہے اسے کس نے حرام ٹھہرا دیا ہے؟ فرما دیجئے

هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

یہ تو انہی لوگوں کے لئے ہیں | جو ایمان لائے | دُنیا کی زندگی میں | اور خاص (طور پر) | قیامت کے دن

یہ چیزیں دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خاص طور پر انہی کے لئے ہوں گی

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ

اسی طرح | ہم کھول کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | اُن کے لئے جو علم رکھتے ہیں | کہہ دیجئے

اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ

اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

بیشک حرام کردی ہیں | میرے رب نے | بے حیائی کی باتیں | جو ظاہر ہوں | اُن میں سے | اور جو چھپی ہوں

میرے رب نے تو بے حیائی کی باتیں حرام ٹھہرائی ہیں خواہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی

وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا

اور گناہ | اور سرکشی | ناحق | اور یہ کہ تم شریک ٹھہراؤ | اللہ کا | اس کو

اور گناہ کے کام اور ناحق کی زیادتی، اور یہ بات کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس چیز کو شریک کرو

لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

(کہ) نہیں اُتاری اس نے | اس کی | (کوئی) دلیل | اور یہ کہ تم کہو | اللہ پر | وہ جو

جس کے حق میں اُس نے کوئی دلیل نہیں اُتاری اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہو جن کا

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ

تم نہیں جانتے | اور ہر ایک گروہ کے لئے | ایک وقت مقرر ہے | پس جب آجائے گا | اُن کا وقت

تمہیں علم نہیں (یہ سب حرام ہیں) اور ہر اُمّت کے لئے ایک وقت مقرر ہے پس جب ان کا وہ مقررہ وقت آجائے گا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

تو نہ پیچھے رہیں گے | ایک گھڑی بھر | اور نہ | آگے بڑھ سکیں گے | اے بنی آدم!

تو وہ اس سے ایک گھڑی نہ پیچھے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے اے اولادِ آدم!

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) عرب جاہلیت میں حج کے دنوں میں مرد تو دن کو اور عورتیں رات کو ننگے بدن طواف بیت اللہ کرتے تھے اور ان دنوں میں گوشت اور چکنائی کھانے کو حرام سمجھتے تھے ان من گھڑت باتوں کی اصلاح کے لئے یہ اور دو اگلی (تین) آیتیں نازل ہوئیں کہ اے بنی آدمؑ! ہر مسجد میں اور طواف بیت اللہ میں اپنا لباس جو تمہارے لئے زیب و زینت ہے ضرور پہن لیا کرو اور اللہ کے رزق میں سے بیشک کھاؤ پیو ان چیزوں کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں البتہ کسی امر میں بھی فضول خرچی نہ کیا کرو بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۳۲) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ نے انسان کے لئے لباس زیب و زینت کے لئے اور کھانے کے لئے جو پاکیزہ چیزیں پیدا کیں انہیں حرام کس نے کر دیا؟ اللہ کی یہ نعمتیں تو قیامت میں خاص طور پر انہی لوگوں کے لئے ہیں جو دنیا میں اللہ و رسول پر ایمان لائے۔ ہم اہل علم کے لئے اپنے احکام اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔

(۳۳) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ نے تو جو چیزیں حرام کی ہیں وہ ہیں: بے حیائی کی باتیں ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کے کام (شراب، جوا، چوری وغیرہ) اور ناحق ظلم اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنا۔

(۳۴) اور منکرین اور اللہ پر بہتان لگانے والوں کو اللہ کی ڈھیل اور مہلت پر مغرور نہ ہونا چاہئے کیونکہ ہر ایک منکر گروہ کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے کہ نہ اس سے ایک لحہ آگے بڑھ سکیں گے نہ پیچھے ہٹ سکیں گے۔

افعال: لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ: وہ دیر نہیں کر سکتے، مضارع کا صیغہ منفی (جمع مذکر غائب)۔ يَسْتَقْدِمُوْنَ: وہ اول نہیں ہو سکتے، آگے نہیں بڑھ سکتے، اِسْتِقْدَامٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: زِيْنَةَ: زینت، آرائش سنگھار، گہنا۔

إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي

اگر آئیں تمہارے پاس | رسول | تم میں سے | جو بیان کریں | تمہارے سامنے | میری آیتیں

اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں

فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تو جس نے پرہیز کیا (کفروشرک سے) | اور اصلاح کرلی | تو نہ کوئی خوف ہوگا | اُن پر | اور نہ وہ

تو جو تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرے گا تو ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

غمگین ہوں گے | اور جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور تکبر کیا | اُن سے

غمزدہ ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ

یہی لوگ | دوزخ والے (ہیں) | وہ | اس میں | ہمیشہ رہیں گے | پس کون | زیادہ ظالم ہے

وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُس شخص سے بڑھ کر کون

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ

اس سے | جس نے باندھا | اللہ پر | جھوٹ | یا اُس نے جھٹلایا | اُس کی آیتوں کو | وہی ہیں

ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کے احکام کو جھٹلائے ان لوگوں

يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ

جنہیں پہنچے گا | اُن کا حصہ | کتاب سے | یہاں تک کہ | جب | آئیں گے اُن کے پاس

کے نصیب میں جو لکھا ہے وہ انہیں مل جائے گا یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے ان کی روح

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے | کہ نکالیں (اُن کی روحیں) | تو اُن سے کہیں گے | کہاں ہیں | وہ | جنہیں تم پکارا کرتے تھے

قبض کرنے کے لئے ان کے پاس آئیں گے تو اُن سے کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ (معبود) جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ

سوائے اللہ کے | وہ کہیں گے | وہ کھوگئے | ہم سے | اور گواہی دیں گے | اپنے خلاف

تم پکارا کرتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہم سے کہیں غائب ہو گئے ہیں اور وہ اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے

أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

کہ بیشک وہ | تھے | کافر | فرمائے گا | داخل ہوجاؤ | اُن جماعتوں میں | جو گزر چکی ہیں

کہ وہ یقیناً کافر تھے حکم ہوگا کہ جو گروہ جنوں اور انسانوں میں سے تم

مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ

تم سے پہلے | جنوں | اور انسانوں میں سے | دوزخ میں | جب بھی | داخل ہوگی

پہلے گزر چکے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب بھی کوئی گروہ دوزخ میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) آدمؑ وحواؑ کے جنت سے نکلنے کے بعد یہ حکم ہوا کہ اے بنی آدم! اگر دنیا میں تمہارے پاس ہمارے رسول آئیں جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائیں تو جو شخص اللہ ورسول پر ایمان لا کر کفر وشرک سے بچتا رہے گا اور اپنا عقیدہ اور عمل درست کرلے گا۔ انہیں قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

(۳۶) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان کے ماننے سے انکار کریں گے وہی لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(۳۷) پس جو شخص اللہ پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ ایسے ہی لوگوں کو قیامت میں شرمندگی اور دنیا میں ذلت نصیب ہوگی جو ان کے لئے کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہاں تک کہ جب موت کے فرشتے ان کی روح قبض کرنے آئیں گے تو ان سے کہیں گے کہ تمہارے وہ جھوٹے معبود کہاں گئے۔ جنہیں تم اللہ کے سوا دنیا میں امداد کے لئے پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ان کا کچھ پتہ نہیں اور وہ اپنی نسبت صاف اقرار کریں گے کہ ہم واقعی کافر تھے۔

انعال: یَقُصُّوْنَ: وہ نقل کرتے ہیں، پڑھتے ہیں قَصَصٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتّٰٓى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا

ایک جماعت | تو لعنت کرے گی | اپنے ساتھ والی کو | یہاں تک کہ | جب | جمع ہو جائیں گے | اس میں

جائے گا' دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ جب وہ سب کے سب اس میں جمع ہو

جَمِيعًا ۙ قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ لِأُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

سب | تو کہے گی | اُن کی پچھلی (جماعت) | اپنی پہلی کی نسبت | اے ربّ ہمارے! | انہوں نے

جائیں گے تو پچھلی اُمتیں پہلی اُمتوں کے متعلق کہیں گے اے ہمارے رب! ان لوگوں نے

أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ

گمراہ کیا ہم کو | پس دے انہیں | عذاب | دُگنا | دوزخ کا | فرمائے گا | (کہ) ہر ایک کو دُگنا ہے

ہمیں گمراہ کیا تھا اس لئے ان کو دوزخ کی آگ کا دُگنا عذاب دے حکم ہوگا ہر ایک کے لئے دُگنا ہے

وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ أُولٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ

لیکن | تم نہیں جانتے | اور | کہے گی | اُن کی پہلی (جماعت) | پچھلی کو

مگر تم جانتے نہیں۔ اور پہلی اُمتیں پچھلی اُمتوں سے کہیں گی کہ تم کو بھی تو ہم پر

فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا

کہ نہیں ہے | تمہیں | ہم پر | (کوئی) فضیلت۔ | تو چکھو | عذاب | اس (عمل) کے سبب

کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے سو تم بھی جو (برے اعمال) کرتے رہے ہو اس کے بدلے میں

كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا

جو تم کرتے تھے | بے شک | جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور تکبر کیا

عذاب چکھو بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر

عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ

اُن سے | نہیں کھولے جائیں گے | اُن کے لئے | دروازے | آسمان کے | اور نہ | وہ داخل ہوں گے

کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ

جنت میں | یہاں تک کہ | داخل ہو جائے اُونٹ | ناکے میں | سوئی (کے) | اور اسی طرح

داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نہ گزر جائے اور اسی طرح

نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ

ہم سزا دیتے ہیں | مجرموں کو | اُن کے لئے ہے | دوزخ کا | بچھونا | اور اوپر سے

ہم مجرموں کو سزا دیتے ہیں۔ ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا اور اُوپر سے آگ ہی کا

غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اوڑھنا ہوگا | اور اسی طرح | ہم بدلہ دیتے ہیں | ظالموں کو | اور جو لوگ | ایمان لائے

اوڑھنا اور ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۳۸) پھر انہیں حکم ہوگا کہ جو لوگ تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے دوزخ میں داخل ہو چکے ہیں تم بھی انہیں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ اہل دوزخ ایک دوسرے کے ایسے دشمن ہوں گے کہ جب ایک جماعت دوزخ میں داخل ہوگی تو دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب دوزخ میں جمع ہو لیں گے تو پچھلی جماعت پہلی کی نسبت یہ شکایت کرے گی کہ اے رب! انہیں پہلے لوگوں نے ہمیں دنیا میں گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں دوزخ میں ہم سے دُگنا عذاب دے۔ ارشاد ہوگا کہ تم میں سے ہر ایک گروہ کو دُگنا عذاب ہو رہا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں۔

(۳۹) اور پہلی جماعت پچھلی کو جواب دے گی کہ تمہیں ہم پر کچھ برتری حاصل نہیں جیسے ہم کافر و مشرک تھے تم بھی ویسے ہی کافر و مشرک تھے اس پر دونوں گروہوں کو حکم ہوگا کہ تم جو دنیا میں کفر و شرک کیا کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔

(۴۰) بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ اور ان کے ماننے سے انکار کرتے رہے ان کے اعمال اور ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی مشکل ہے جیسا سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا اور شرک کے مجرموں کی یہی سزا ہے۔

(۴۱) ان کا بچھونا اور اوڑھنا آتش دوزخ ہی کا ہوگا اور مشرک ظالموں کو ہم ایسی سزا دیتے ہیں۔

افعال: اٰتِهِمْ: تو ان کو دے' اٰتِ' اِیْتَاءٌ سے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ دَخَلَتْ: وہ داخل ہوئی' دُخُوْلٌ سے' ماضی (واحد مونث غائب)۔ تُفَتَّحُ: اسے کھولا جائے گا' تَفْتِيْحٌ سے' معنی کھولنے کے ہیں' مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اُخْرٰهُمْ: ان کی پچھلی (جماعت)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ ضِعْفٌ: دوگنا' دوچند۔ خِيَاطِ: سوزن' سوئی۔ غَوَاشٍ: ہر طرف سے ڈھانک لینے والی آگ' غَاشِيَةٌ واحد' مراد آگ کے پردے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ

اور عمل کئے | نیک | ہم بوجھ نہیں ڈالتے | کسی جان پر | مگر صرف اس کی طاقت (کے مطابق)

اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے تو ہم کسی شخص کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا

یہی لوگ ہیں | جنت والے | (کہ) وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور ہم نکال لیں گے

یہی لوگ جنتی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے سینوں میں

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ

جو (کچھ) ہے | اُن کے سینوں میں | (دنیاوی) کینے | جاری ہوں گی | اُن کے نیچے | نہریں

جو کچھ دنیاوی کینہ وغیرہ تھا اُسے ہم نکال دیں گے اور ان کے (قدموں کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا

اور وہ کہیں گے | سب تعریف ہے | اللہ کے لئے | جس نے | راہ دکھائی ہمیں | اس (جنّت) کی | اور | نہ تھے ہم

اور وہ پکار اُٹھیں گے: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی اور ہم تو کبھی

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

کہ راہ پاتے | اگر ہدایت نہ کرتا ہمیں | اللہ | بیشک | آئے تھے | رسول | ہمارے رب کے

بھی یہ راہ نہ پا سکتے اگر اللہ تعالیٰ ہم کو راہ نہ دکھاتا، ہمارے ربّ کے رسول واقعی حق و صداقت کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

دینِ حق لے کر | اور انہیں پکارا جائے گا | کہ یہ | جنّت ہے | تم اس کے وارث ہوگے | اُن (اعمال) کے بدلے

آئے تھے اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ اے لوگو! یہ وہ جنّت ہے کہ تمہارے (نیک) اعمال کی وجہ سے تمہیں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ

جو تم (دنیا میں) کرتے تھے | اور آواز دیں گے | جنت والے | دوزخ والوں کو

اس کا وارث بنایا گیا ہے اور جنّت والے دوزخ والوں کو پکار کر کہیں گے کہ جو

اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا

کہ ہم نے تو پالیا ہے | جو وعدہ کیا تھا ہم سے | ہمارے رب نے | سچا | پس کیا | پایا تم نے (بھی) | جو

کچھ ہمارے ربّ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے اسے بالکل حق پایا ہے تو کیا تم سے جو کچھ تمہارے ربّ نے وعدہ کیا

وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ

وعدہ کیا تھا | تمہارے رب نے | سچا | وہ کہیں گے | ہاں | پھر پکارے گا | ایک پکارنے والا | اُن کے درمیان

تھا تم نے بھی اسے سچا پایا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر ایک آواز دینے والا ان کے درمیان میں آواز دے گا

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کہ | لعنت ہے | اللہ کی | ظالموں پر | جو | روکتے تھے (لوگوں کو) | اللہ کی راہ سے

کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۴۲) اور جن لوگوں نے اللہ و رسول پر ایمان لا کر نیک عمل کئے جو ان کی طاقت کے مطابق ہی ہم نے ان کے ذمے فرض کئے تھے۔ یہی لوگ جنتی ہیں۔ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

(۴۳) اور ہم اہل جنت کے سینوں کو دنیاوی بغض و کینہ سے بالکل صاف کر دیں گے اور ان باغوں کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اللہ کے یوں شکر گذار ہوں گے کہ اے مولیٰ! تیرا بڑا ہی احسان ہے کہ تو نے ہمیں جنت کی راہ دکھا دی۔ ورنہ ہم از خود اللہ کی مدد کے بغیر کیسے راہ پا سکتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں اللہ کے رسول ہمارے پاس اللہ کا سچا دین لے کر آئے تھے اور اس وقت انہیں غیب سے آواز آئے گی یہی جنت ہے جو تمہیں تمہارے ایمان اور ان نیک اعمال کے بدلے نصیب ہوئی جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۴۴) اور جنت والے دوزخیوں سے کہیں گے کہ اللہ نے جو ہم سے جنت اور طرح طرح کی نعمتوں کا وعدہ کیا تھا۔ ہم نے تو اسے بالکل سچا پایا ہے کیا تم سے جو اس نے دوزخ اور عذاب کا وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ سچا پایا یا نہیں وہ کہیں گے ہاں ہم نے وہ سچا پایا پھر اتنے میں ان کے درمیان ایک فرشتہ پکار کر کہے گا۔ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

افعال: نَزَعْنَا: ہم نکال دیں گے' نَزْعٌ سے' ماضی معروف (جمع متکلم)۔ نُوْدُوْا: ان کو پکارا جائے گا' نِدَاءٌ سے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ نَهْتَدِیَ: ہماری کبھی رسائی نہیں ہوئی' اِهْتِدَاءٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا: تم اس کے وارث بنائے گئے' تمہیں وہ میراث میں ملی' اُوْرِثْتُمُوْا (اصلی میں اُوْرِثْتُمْ)' اِیْرَاثٌ سے' ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: تِلْكُمْ: یہ سب' اسم اشارہ۔

وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا

اور تلاش کرتے تھے اس میں | عیب | اور وہ | آخرت کے | منکر تھے | اور دونوں گروہوں کے درمیان

اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کے (بھی) منکر تھے اور ان دونوں جماعتوں کے درمیان

حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ

ایک پردہ ہوگا | اور اعراف پر | (کچھ) لوگ (ہوں گے) جو پہچانتے ہوں گے | ہر ایک کو | اُن کے چہروں سے

ایک پردہ ہوگا اور اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے

وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا

اور وہ آواز دینگے | جنت والوں کو | کہ | تم پر سلام ہو | وہ (خود تو ابھی) داخل نہ ہوئے ہونگے اُمیں

اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو ابھی یہ (اہل اعراف) جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے

وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ

اور وہ | امیدوار ہوں گے | اور جب پھیر دی جائیں گی | اُن کی نگاہیں | دوزخیوں کی طرف

اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جا پڑیں گی

قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَنَادَىٰ

(تو) کہیں گے | اے ہمارے پروردگار! | ہمیں (یکجا) نہ کر | ظالم لوگوں کے ساتھ | اور آواز دیں گے

تو وہ کہہ اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔ اور اہل اعراف ان لوگوں کو

أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا

اعراف والے | (کچھ) لوگوں کو | جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے | اُن کے چہروں سے | کہیں گے

جن کو وہ ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے پکاریں گے (اور) کہیں گے کہ تمہارے لشکر اور تمہارا تکبر کرنا

مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾ أَهَٰؤُلَاءِ

کہ کام نہ آئی | تمہارے | تمہاری جماعت | اور نہ جو تم فخر کی باتیں کرتے تھے | کیا یہی وہ (لوگ) ہیں

تمہارے کچھ کام نہ آیا (پھر نادار مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھیں گے کہ) کیا یہی لوگ تھے

الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ

جن کی (نسبت) | تم قسمیں کھاتے تھے | کہ انہیں نہ پہنچائے گا | اللہ | اپنی کوئی رحمت | داخل ہو جاؤ تم | جنت میں

جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں کرے گا (ارشاد ہوگا) جنت میں چلے جاؤ

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ

نہ (کوئی) خوف ہے | تم پر | اور نہ تم | غمگین ہوں گے | اور آواز دیں گے | دوزخی

تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم اور دوزخ والے اہل جنت کو

أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا

جنت والوں کو | کہ | انڈیل دو | ہم پر (بھی) | (کچھ) پانی | یا (کچھ) اس میں سے

پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو یا جو کچھ اللہ نے تمہیں کھانے کو دیا ہے اس میں سے

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا

اور تلاش کرتے تھے اس میں | عیب | اور وہ | آخرت کے | منکر تھے | اور دونوں گروہوں کے درمیان

اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ آخرت کے (بھی) منکر تھے اور ان دونوں جماعتوں کے درمیان

حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ

ایک پردہ ہوگا | اور اعراف پر | (کچھ) لوگ (ہوں گے) جو پہچانتے ہوں گے | ہر ایک کو | اُن کے چہروں سے

ایک پردہ ہوگا اور اعراف پر بھی کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا

اور وہ آواز دینگے | جنت والوں کو | کہ | تم پر سلام ہو | وہ (خود تو ابھی) داخل نہ ہوئے ہونگے اُسمیں

اور اہل جنت کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہو یہ (اہل اعراف) ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے

وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ

اور وہ | امیدوار ہوں گے | اور جب پھیر دی جائیں گی | اُن کی نگاہیں | دوزخیوں کی طرف

اور دلوں میں اس کے خواہشمند ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جا پڑیں گی

قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى

(تو) کہیں گے | اے ہمارے پروردگار! | ہمیں (یکجا) نہ کر | ظالم لوگوں کے ساتھ | اور آواز دیں گے

تو وہ کہہ اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔ اور اہل اعراف ان لوگوں کو

اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا

اعراف والے | (کچھ) لوگوں کو | جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے | اُن کے چہروں سے | کہیں گے

جن کو وہ ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے پکاریں گے (اور) کہیں گے کہ تمہارے لشکر اور تمہارا تکبر

مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ

کہ کام نہ آئی | تمہارے | تمہاری جماعت | اور نہ جو تم فخر کی باتیں کرتے تھے | کیا یہی وہ (لوگ) ہیں

تمہارے کچھ کام نہ آیا (پھر نادار مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھیں گے کہ) کیا یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

جن کی (نسبت) | تم قسمیں کھاتے تھے | کہ انہیں نہ پہنچائے گا | اللہ | اپنی کوئی رحمت | داخل ہو جاؤ تم | جنت میں

جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں کرے گا (ارشاد ہوگا) جنت میں چلے جاؤ

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ

نہ (کوئی) خوف ہے | تم پر | اور نہ تم | غمگین ہوں گے | اور آواز دیں گے | دوزخی

تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم اور دوزخ والے اہل جنت کو

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

جنت والوں کو | کہ | انڈیل دو | ہم پر (بھی) | (کچھ) پانی | یا (کچھ) اس میں سے

پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو یا جو کچھ اللہ نے تمہیں کھانے کو دیا ہے اس میں سے

(۴۵) وہ ظالم جو لوگوں کو دین حق سے روکتے اور دین میں عیب نکالنا چاہتے تھے اور آخرت کا انہیں بالکل یقین نہ تھا۔

(۴۶) اور جنت و دوزخ والے دونوں گروہوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہوگی جس کے اوپر کے مقام پر جسے اعراف کہتے ہیں کچھ لوگ ہوں گے جن کے نیک و بد اعمال برابر ہوں گے جو ہر ایک جنتی اور دوزخی کو ان کی پیشانی کے نشانوں (جنتی کے چہرے کے نور اور دوزخی کی ذلت) سے پہچانتے ہوں گے اور اہل اعراف جنت والوں کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہے کیونکہ ابھی تک اہل اعراف کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔

(۴۷) اور جب ان اہل اعراف کی نظریں دوزخیوں پر جا پڑیں گی تو فوراً ان کی معیت سے اللہ کی پناہ مانگیں گے۔

(۴۸) اور وہ اعراف والے دوزخیوں میں سے بعض رؤسائے کفار (مثل ابوجہل و ولید بن مغیرہ و امیہ بن خلف وغیرہ) کو جنہیں وہ ان کی رُوسیاہی سے خوب پہچانتے ہوں گے آواز دیں گے کہ اے سرکشو! تمہاری گروہ بندیاں اور وہ بڑائیاں جو تم دنیا میں کرتے تھے آج تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں۔

(۴۹) پھر وہ اعراف والے اہل جنت میں سے غریب مسلمانوں (مثل حضرت صہیبؓ و بلالؓ و سلمانؓ فارسی وغیرہ) کی طرف اشارہ کر کے کفار سے یوں خطاب کریں گے کہ کیا یہی وہ مساکین ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نصیب نہ ہوگی؟ تب ان اعراف والوں کو حکم ہوگا کہ تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کچھ خوف ہوگا نہ غم۔

افعال: **یَطْمَعُوْنَ**: وہ امید رکھتے ہوں گے، امیدوار اور راغب ہوں گے، **طَمَعٌ** سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **صُرِفَتْ**: وہ پھیری گئی، **صَرْفٌ** سے ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ **اَقْسَمْتُمْ**: تم نے قسم کھائی، **اِقْسَامٌ** سے ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: **تِلْقَآءَ**: طرف، **لِقَاءٌ** سے، معنی ملاقات کرنے کے ہیں، اسم ہے۔ آمنے سامنے کی جگہ کو **تِلْقَاءَ** کہتے ہیں، اس اعتبار سے جہت اور طرف مراد ہے۔

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰

جو رزق دیا تم کو | اللہ نے | وہ کہیں گے | بیشک اللہ نے | حرام کردیا ان دونوں چیزوں کو | کافروں پر

کچھ ہمیں بھی دو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کفار پر حرام کر دی ہیں

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

جنہوں نے | بنالیا | اپنے دین کو | کھیل | اور تماشا | اور دھوکہ دیا انہیں | دنیا کی زندگی نے

ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکہ د

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا

پس آج | ہم بھی انہیں بھلا دیں گے | جیسے اُنہوں نے بھلا دیا تھا | ملنا | اس دن کا | اور جیسا (کہ)

پھر آج ہم ان کو بُھلا دیں گے جس طرح کہ وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے اور جس طرح

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ

وہ انکار کیا کرتے تھے ہماری آیتوں کا | اور ہم نے بھیج دی ہے اُن کے پاس | ایک کتاب | جسے ہم نے کھول کر بیان کردیا ہے

اُنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور ہم نے ان کو ایک کتاب پہنچا دی ہے جس کو ہم نے

عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

علم (کی بنیاد) پر | ہدایت | اور رحمت | اُن کے لئے | جو ایمان لاتے ہیں | یہ انتظار نہیں کر رہے | مگر صرف

علم کے ساتھ واضح کر دیا ہے اور ایمان والوں کے لئے (یہ) ہدایت و رحمت کا سامان ہے کیا یہ لوگ اس کی صداقت اور انجام

تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ

اُس کے انجام کا | جس دن | ظاہر ہو جائے گا | اُس کا انجام | (تو) کہیں گے | وہ لوگ | جنہوں نے بھلا دیا تھا اس کو

ظاہر ہو جانے کے منتظر ہیں جس دن اس کی صداقت ظاہر ہوگی تو جن لوگوں نے اس کو پہلے بُھلا رکھا تھا

مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا

اس سے پہلے | (کہ) بیشک | آئے تھے | رسول | ہمارے ربّ کے | حق بات لے کر | پس کیا ہمارے لئے ہیں

کہہ اُٹھیں گے کہ بیشک ہمارے ربّ کے رسول حق و صداقت لے کر آئے تھے تو کیا اب ہمارے لئے

مِنْ شُفَعَاۗءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ

کوئی سفارشی | کہ سفارش کریں | ہماری | یا ہم واپس بھیجے جائیں | کہ کریں ہم عمل | خلاف اس کے

کوئی سفارش کرنے والا ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے کہ جو کچھ ہم عمل کرتے رہے ہیں اس کے علاوہ

كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

جو ہم کیا کرتے تھے | بیشک | نقصان دیا انہوں نے | اپنے آپ کو | اور جاتی رہیں | اُن سے | وہ (باتیں) جو

(اچھا) عمل کریں یقیناً ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا اور اب ان سے وہ سب جھوٹی باتیں کھو گئی ہیں

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۵۳ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وہ جھوٹ باندھتے تھے | بیشک | تمہارا پروردگار | (تو وہ) اللہ ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین

جو یہ بنایا کرتے تھے لوگو! بیشک تمہارا ربّ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) اور دوزخی اہل جنت کو آواز دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں پانی اور کھانے کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے کچھ ہم پر بھی ڈال دو وہ جواب دیں گے اللہ نے یہ نعمتیں کفار پر حرام کر دی ہیں۔

(۵۱) جنہوں نے دنیا کی زندگی پر مغرور ہو کر دین کو محض کھیل اور تماشا بنا رکھا تھا۔ پس جس طرح وہ قیامت کے آنے اور اس میں اعمال کی جزا و سزا پانے کو بالکل بھلا کر ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں دوزخ سے نکالنا قصداً بھلا دیں گے۔

(۵۲) اور ہم نے تو ان کے سمجھانے کو ایسی کتاب (قرآن) بھیج دی جس کو ہم نے اپنے علم سے واضح طور پر بیان کر دیا کہ اس کے سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہ رہے اور جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں وہ کتاب ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(۵۳) ان سب کے باوجود وہ ایمان نہیں لاتے تو گویا وہ صرف اس کے انجام ہی کے منتظر ہیں اور جس دن (قیامت میں) اس معاملے کا انجام ظاہر ہو جائے گا اور اس کے ماننے والے جنت میں ہوں گے اور انکار کرنے والے دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ لوگ جو اس قرآن پر ایمان لانا بھولے اور ترک کئے ہوئے تھے اقرار کر لیں گے کہ بلاشبہ اللہ کے رسول دین حق لے کر آئے تھے پس کوئی ہے جو ہماری سفارش کرے یا ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے کہ جو کچھ ہم پہلے دنیا میں کرتے رہے تھے اب اس کے خلاف توحید پر عمل کریں۔ لیکن یہ بات ناممکن ہوگی بیشک وہ منکرین خود خسارہ میں رہے اور جو جھوٹی باتیں وہ بناتے تھے وہ سب جاتی رہیں۔

افعال: نَنْسٰهُمْ: ہم ان کو (بھولے ہوئے کی طرح) چھوڑ دیں گے، نِسْیَانٌ سے، مضارع (جمع متکلم)۔ نَعْمَلَ: ہم عمل کریں گے، یعنی شرک سے اجتناب، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: شُفَعَآءَ: سفارش کرنے والے، شفاعت کنندہ، شَفِیْعٌ کی جمع۔

وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی
اور زمین کو | چھ دنوں میں | پھر اُس نے قرار پکڑا | عرش پر | وہ پردہ ڈالتا ہے
چھ دنوں میں بنایا پھر وہ عرش پر قائم ہوا، وہی رات سے دن کو

الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
رات کا | دن پر | جو اس کے پیچھے آتی ہے | دوڑتی ہوئی | اور (پیدا کیا) سورج | اور چاند | اور ستاروں کو
ڈھانپ لیتا ہے اس طرح کہ رات اس کے پیچھے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور اُس نے سورج، چاند ستاروں کو

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ
فرمان بردار | اپنے حکم کے | سنو! | اُسی کے لئے ہے | پیدا کرنا | اور حکم دینا | بڑا ہی بابرکت ہے اللہ
اپنے حکم کا تابع فرمان بنا دیا۔ سن رکھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینے (کا حق) صرف اُسی کو ہے اللہ بہت برکت والا ہے

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
پالنے والا سب جہانوں کا | پکارو | اپنے پروردگار کو | عاجزی | اور چپکے سے | بیشک وہ | پسند نہیں کرتا
جو تمام جہانوں کا رب ہے لوگو! اللہ تعالیٰ کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو

الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
حد سے بڑھنے والوں کو | اور فساد نہ پھیلاؤ | زمین میں | بعد | اس کی درستی کے | اور پکارو اُس (اللہ) کو
پسند نہیں کرتا اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ کو

خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾
خوف | اور امید سے | بیشک | رحمت | اللہ کی | قریب ہے | نیکی کرنے والوں سے
خوف اور امید کے ساتھ پکارو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں سے بہت قریب ہے

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰی
اور وہی ہے جو | بھیجتا ہے | ہوائیں | خوشخبری (دینے کو) | پہلے اس کی رحمت (بارش) سے | یہاں تک کہ
اور وہی ہے جو بارانِ رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے یہاں تک کہ

اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا
جب وہ اُٹھالاتی ہیں | بادل | بھاری | تو ہم چلاتے ہیں اس بادل کو | ایک مردہ شہر کی طرف | پھر ہم برساتے ہیں
جب بھاری بھاری بادلوں کو یہ ہوائیں اُٹھا لیتی ہیں تو کسی مُردہ بستی کی طرف ہم روانہ کر دیتے ہیں پھر ہم اس سے

بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ
اس سے | پانی | پھر ہم نکالتے ہیں | اس (کے ذریعہ) سے | ہر قسم کے پھل | اسی طرح
پانی برساتے ہیں پھر اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں (یاد رکھو) اسی طرح

نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ
ہم نکالیں گے | مُردوں کو | تاکہ تم | غور کرو | اور زمین اچھی (سے) | نکلتا ہے
ہم مُردوں کو (دوبارہ زندہ کر کے) نکالیں گے تاکہ تم اس (بیان) سے نصیحت حاصل کرو اور جو زمین اچھی ہے اس کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۴) اے لوگو! اس میں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار تو وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش قدرت پر سے اپنی شان کے مطابق ان کا انتظام کیا۔ چنانچہ وہی اپنی قدرت سے رات پر دن کا اور دن پر رات کا پردہ ڈال دیتا ہے جو گویا کہ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑے چلے آرہے ہیں اور اس نے پیدا کئے سورج، چاند اور ستارے جو اس کے حکم کے مطابق اپنا کام کر رہے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی کا سب پر حکم نافذ ہے وہ بڑا ہی بابرکت اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(۵۵) پس اپنی حاجات میں اسی پروردگار عالم کو نہایت عاجزی سے چپکے چپکے پکارو اور دعا میں حد ادب سے نہ بڑھو کہ کوئی غیر ممکن بات یا گناہ کی چیز اس سے مانگنے لگو۔ کیونکہ حد سے بڑھنے والوں کو وہ پسند نہیں کرتا۔

(۵۶) اور زمین میں انبیاء کرام کی تعلیمات کی برکت سے امن قائم ہو جانے کے بعد اس میں گناہوں سے فساد نہ برپا کرو اور اس کے عذاب سے ڈرتے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے اس کی عبادت کرو بلاشبہ اس کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے۔

(۵۷) اور یہ بھی اسی کی مہربانی کی شان ہے کہ وہ اپنی رحمت کی بارش بھیجنے سے پہلے خوشخبری لانے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو خدا ہی ان بادلوں کو ایسی بستی کی طرف جو خشک سالی سے غیر آباد پڑی ہوئی ہو لے جا کر پانی برساتا اور اس سے طرح طرح کے پھل اور پھول اگاتا ہے۔ بالکل اسی طرح وہ قیامت کے روز مردوں کو قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے نکالے گا یہ سب اس لئے بیان کیا گیا تاکہ غور کرو۔

انعال: **يُغْشِي**: وہ ڈھانک دیتا ہے، وہ ڈال دیتا ہے، **اِغْشَاءٌ** سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **اِسْتَوٰى**: اس نے قصد کیا، قرار پکڑا، جا ٹھہرا، وہ سیدھا بیٹھا، **اِسْتِوَاءٌ** سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **يَطْلُبُهٗ**: وہ اس کو طلب کرتا ہے، **طَلَبٌ** سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **اَقَلَّتْ**: اس نے کم سمجھا، اٹھانے میں ہلکا پایا، **اِقْلَالٌ** سے معنی ہلکا سمجھنے اور قلیل پانے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: **حَثِيْثًا**: دوڑتا ہوا، شتاب، جلد، **حَثٌّ** سے معنی کسی کام پر ابھارنے اور رغبت دلانے کے ہیں۔ **مُسَخَّرٰتٍ**: تابع، فرمانبردار بنائے ہوئے، مسخر کئے ہوئے، **تَسْخِيْرٌ** (مصدر) سے اسم مفعول (جمع مونث)۔ **اَلْمُعْتَدِيْنَ**: حق سے ہٹنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے، **اِعْتِدَاءٌ** سے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **طَمَعًا**: توقع، امید، لالچ، حرص، یہ **طَمِعَ يَطْمَعُ** کا مصدر ہے۔

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا

اُس کا سبزہ | اُس کے ربّ کے حکم سے | اور جو (زمین) | خراب ہے | نہیں نکلتا (اس سے) | مگر بہت ہی کم (سبزا)

سبزہ خدا کے حکم سے (خوب) نکلتا ہے اور جو زمین خراب ہے اس سے کچھ نکلتا بھی ہے تو ننگی ہی چیز

كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ

اسی طرح | ہم بدل بدل کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | ان لوگوں کے لئے | جو شکر ادا کرتے ہیں | بیشک

اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر گزار ہیں اپنی آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں بلاشبہ

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ کو | اُس کی قوم کی طرف | پس اس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو،

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اسکے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | ایک بڑے دن کے عذاب سے

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب (کے آنے) کا خوف ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

کہا | سرداروں نے | اس کی قوم میں سے | ہم (تو) | دیکھتے ہیں تجھے | کھلی گمراہی میں

اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں یقیناً کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

اُس نے کہا | اے میری قوم! | نہیں مجھ میں کوئی گمراہی | بلکہ میں تو | ایک رسول ہوں | سب جہانوں کے پروردگار کا

نوحؑ نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

پہنچاتا ہوں تمہیں | پیغام | اپنے رب کے | اور نصیحت کرتا ہوں | تمہیں | اور جانتا ہوں | اللہ کی طرف سے

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

وہ (باتیں) جو | تم نہیں جانتے | کیا تم تعجب کرتے ہو | کہ آئی تمہارے پاس | نصیحت | تمہارے رب کی طرف سے

ان باتوں کا علم ہے جن کو تم نہیں جانتے کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کوئی نصیحت کی بات ایک ایسے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

ایک آدمی کے (ذریعہ) سے | تم میں سے | تاکہ وہ ڈرائے تمہیں | اور تم بچ جاؤ | اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے

آدمی کے ذریعے سے آئی ہے جو تم ہی میں سے ہے تاکہ تمہیں (نافرمانی کے انجام سے) ڈرائے اور تم متقی بن جاؤ اور تم پر رحم کیا جائے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا

پھر انہوں نے اُسے جھٹلایا | تو ہم نے نجات دی اُسے | اور اُن کو جو اُس کے ساتھ تھے | کشتی میں | اور | ہم نے غرق کر دیا

پھر انہوں نے اس کے بعد بھی نوحؑ کو جھٹلایا تو ہم نے اُس کو اور اُن لوگوں کو جو کشتی میں اس کے ساتھ سوار تھے نجات دی اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) اور جس بستی کی زمین اچھی اور زرخیز ہوتی ہے اللہ کے حکم سے اس کی نباتات بارش کی وجہ سے خوب کثرت سے اگتی ہیں اور جس کی زمین بے کار ہے اس کی پیداوار بھی بہت کم ہوتی ہے اسی طرح ہم اپنی آیتیں کئی انداز سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے اطمینان کے لئے جو اس کی نعمت کا شکر کرتے ہیں یعنی ایمان لاتے ہیں۔ (ف) اس میں اشارہ ہے کہ جو قدرتاً حق کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ تو اللہ کا کلام سن کر ایمان لے آتے ہیں اور جو صلاحیت نہیں رکھتے وہ اس کو سن کر بھی جاہل ہی رہتے ہیں۔

(۵۹) بیشک ہم نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا تو انہوں نے ان سے کہا کہ تم تو صرف اللہ کی عبادت کرو۔ جس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں ورنہ قیامت کے ہولناک دن میں مجھے تم پر سخت عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۶۰) تو ان کی قوم کے گمراہ سرداروں نے اُلٹا انہیں ہی صاف گمراہ کہا۔

(۶۱) حضرت نوحؑ نے کہا کہ میں کوئی گمراہ نہیں میں تو اللہ کا رسول ہوں۔

(۶۲) تمہیں اللہ کا پیغام سنا کر حق کی نصیحت کرتا ہوں۔ مجھے تمہاری بہتری اور فلاح کیلئے اللہ نے وہ باتیں بتائی ہیں جو تمہیں معلوم نہیں۔

(۶۳) کیا تمہیں اس بات کا تعجب ہے کہ تمہارے جیسے ایک انسان پر تمہاری ہدایت کے لئے اللہ کی طرف سے نصیحت و ہدایت نازل ہوئی تا کہ وہ تمہیں اس کے عذاب سے ڈرائے اور تم شرک سے بچ جاؤ اور اس کی رحمت کے حقدار بنو۔

افعال: خَبُثَ: وہ خبیث ہوا' خراب ہوا' خَبَاثَةٌ اور خبثٌ سے' معنی خبیث ہونے' ناپاک ہونے کے ہیں' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ ناقابل کاشت' یہاں مراد زمین ہے۔ اُبَلِّغُكُمْ: میں تم کو پہنچاتا ہوں' اُبَلِّغُ' تَبْلِيغٌ سے' معنی پہنچانے کے ہیں' مضارع (واحد متکلم)۔ نَرَاكَ: ہم یقیناً تجھے دیکھتے ہیں' نَرٰی' رُؤْيَةٌ سے' مضارع (جمع متکلم)۔ اَنْصَحُ: میں نصیحت کرتا ہوں' کروں گا' نُصْحٌ سے' مضارع (واحد متکلم)۔ عَجِبْتُمْ: تم نے تعجب کیا' تمہیں اچنبھا ہوا' عَجَبٌ سے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يُنْذِرَ: وہ ڈرائے' اِنْذَارٌ سے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: نَبَاتُهٗ: اس کی پیداوار' نَبَاتٌ گھاس سبزہ' اسم مرفوع' نَبَاتٌ جمع۔ نَكِدًا: بے فائدہ' قلیل النفع' اسم صفت۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾

اُن کو | جنہوں نے جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | بیشک | وہ لوگ تھے (ہی) | اندھے

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا یقیناً وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (بھیجا قوم) عاد کی طرف | اُن کے بھائی | ہوڈ کو | اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور (اسی طرح) عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ

کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود | سوائے اس کے | پس کیا تم ڈرتے نہیں | بولے | (وہ) بڑے سردار

اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اس کی (نافرمانی سے) ڈرتے نہیں۔ اُس کی قوم میں سے کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ

جن لوگوں نے کفر کیا | اُس کی قوم میں سے | کہ ہم تو دیکھتے ہیں تجھے | جہالت میں | اور بیشک ہم خیال کرتے ہیں تجھے

سرداروں نے کہا ہم تو بے شک تمہیں حماقت میں دیکھتے ہیں اور تم کو یقیناً

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ

جھوٹوں میں سے | اُس نے کہا | اے میری قوم! | نہیں مجھ میں کوئی بے وقوفی | بلکہ میں (تو)

جھوٹا سمجھتے ہیں، ہوڈ نے کہا اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی حماقت نہیں بلکہ میں تو

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

ایک رسول ہوں | سب جہانوں کے پروردگار کا | پہنچاتا ہوں تمہیں | پیغامات | اپنے رب کے

تمام کائنات کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ

اور میں ہوں تمہارا | خیرخواہ | امانت دار | اور کیا تم تعجب کرتے ہو | کہ آئی تمہارے پاس | نصیحت

اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک آدمی

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا

تمہارے رب کی طرف سے | ایک آدمی پر | تم میں سے | تاکہ وہ ڈرائے تمہیں | اور یاد کرو

کے ذریعے تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات آئی ہے؟ تاکہ تمہیں (نافرمانی کے انجام سے) ڈرائے۔ اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ

جب | اُس نے بنایا تمہیں | جانشین | بعد | قوم | نوح کے | اور زیادہ دی تمہیں

جب نوح کی قوم کے بعد اُس نے تمہیں جانشین مقرر کیا اور قد و قامت

فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

جسامت | بڑی | پس یاد کرو | نعمتیں | اللہ کی | تاکہ تم

(اور طاقت) میں اوروں میں سے بڑھا دیا سو تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے اسے جھوٹا کہا تو ہم نے نوحؑ اور اس کے ساتھی ایمانداروں کو جو اس کے ساتھ کشتی پر سوار تھے طوفان سے بچالیا اور باقی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جو حضرت نوحؑ پر اتری تھیں جھٹلایا تھا سب کو غرق کر دیا اور وہ واقعی حق سے اندھے تھے۔

(۶۵) اور ایسے ہی ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے ہم قوم حضرت ہودؑ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا تو اس نے بھی اپنی قوم سے یہی کہا کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ جس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم غیر اللہ کی عبادت سے ڈرتے نہیں؟

(۶۶) اس پر ان کی قوم کے رؤسا بولے۔ ہم تو تجھے جاہل اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(۶۷) حضرت ہودؑ نے کہا مجھے تم نادان نہ سمجھو میں تو اللہ کا ایک رسول ہوں۔

(۶۸) اور تمہارے بھلے کو تمہیں اللہ کا پیغام سناتا ہوں اور پیغام کے پہنچانے میں پورا امین اور دیانت دار ہوں کہ ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں کرتا۔

افعال: نَظُنُّكَ: ہم تجھے سمجھتے ہیں، خیال کرتے ہیں، نَظُنُّ، ظَنٌّ سے مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: عَمِيْنَ: اندھے، کوردل، عَمٍ کی جمع۔ نَاصِحٌ: نصیحت کرنے والا، خیر خواہ، نُصْحٌ سے اسم فاعل (واحد مذکر)۔

تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ

کامیابی پاؤ | وہ کہنے لگے | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس | کہ ہم عبادت کریں | اللہ کی | جو اکیلا ہے | اور چھوڑ دیں

فلاح پاؤ وہ کہنے لگے کیا تم اس واسطے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن کی عبادت

مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اُن کو | جنہیں پوجتے تھے | ہمارے باپ دادے | پس تو لے آ ہم پر | وہ (عذاب) | جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے

ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ان کو چھوڑ دیں سو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب سے ڈراتے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

اگر تو سچا ہے | اُس نے کہا | واجب ہو چکا ہے | تم پر

ہو وہ ہم پر لے آؤ۔ ہودؑ نے کہا (اگر یہی بات ہے تو لو) تمہارے ربّ کی طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ

تمہارے رب کی طرف سے | عذاب | اور غضب | کیا تم جھگڑا کرتے ہو مجھ سے | اُن ناموں (کے بارے) میں

سے تم پر عذاب اور غضب واقع ہوا کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا

جو نام رکھ لئے ہیں | تم نے | اور تمہارے باپ دادا نے | کہ نہیں نازل کی | اللہ نے | اس کے لئے

جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے خود گھڑ لئے ہیں (حالانکہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں کوئی سند نازل

مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

کوئی (بھی) دلیل | پس تم انتظار کرو | میں (بھی) تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والوں میں ہوں | پس نجات دی ہم نے اُسے

نہیں کی سو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ پھر ہم نے اس

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اور ان کو جو | اُس کے ساتھ تھے | اپنی رحمت سے | اور کاٹ ڈالی ہم نے | جڑ اُن کی | جنہوں نے جھٹلایا تھا

کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کی جڑ

بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا

ہماری آیتوں کو | اور وہ نہیں تھے | ایمان لانے والے | اور (بھیجا) قومِ ثمود کی طرف | اُن کے بھائی | صالح کو

کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو اللہ کی | کہ نہیں تمہارے لئے | کوئی اور معبود اس کے سوا | آ چکی ہے تمہارے پاس

اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تمہارے ربّ کی جانب سے

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

(واضح) دلیل | تمہارے رب کی طرف سے | یہ | اُونٹنی اللہ کی | تمہارے لئے | ایک نشان ہے

تمہارے پاس روشن دلیل آ چکی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشانی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہیں جیسے ایک انسان پر تمہاری ہدایت کے لئے اللہ کی طرف سے نصیحت (وحی) نازل ہوئی ؟ تاکہ وہ رسول تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور تم اس بات کو یاد کرو کہ وہ ایسا قدرت والا ہے جس نے تمہیں قوم نوحؑ کی تباہی کے بعد ان کا وارث بنادیا اور ان کے نسبت تمہیں قوت اور قد و قامت بھی بڑا دیا ہے تو کیا وہ تمہیں ہلاک کر کے اور لوگوں کو نہیں پیدا کرسکتا؟ پس اس کے احسان کو یاد کر کے اس کی توحید پر ایمان لاؤ تاکہ فلاح پاؤ۔

(۷۰) وہ بولے۔ کیا ہم تیرے کہنے سے اپنے ان معبودوں کو چھوڑ کر جن کی ہمارے بڑے بوڑھے عبادت کرتے آئے ہیں صرف ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں یہ نہیں ہوگا۔ پس تو جس عذاب کی ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو سچا ہے تو اسے لے آ۔

(۷۱) حضرت ہودؑ نے کہا کہ بس تم پر عذاب اور قہر الٰہی کا آنا لازم ہوگیا۔ بد بختو! کیا تم میرے ساتھ ان خود ساختہ' بناوٹی معبودوں کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ جن کے خود تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خدا نام رکھ لئے ہیں جن کی خدائی کی تمہارے پاس کوئی الہامی دلیل نہیں پس تم بھی انتظار کرو اور میں بھی انجام کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۷۲) پس ہم نے اپنے فضل سے حضرت ہودؑ اور ان کے ساتھی ایمانداروں کو نجات دی اور حق کے جھٹلانے والوں کی جڑ کاٹ دی اور وہ ماننے والے تھے ہی نہیں۔

افعال: جِئْتَنَا: تو ہمارے پاس آیا' لایا' جِئْتَ' مَجِیْءٌ سے' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ وَقَعَ: واجب ہوگیا' لازم ہوگیا' وُقُوْعٌ سے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُجَادِلُوْنَنِیْ: تم مجھ سے جھگڑا کرتے ہو' تُجَادِلُوْنَ' مُجَادَلَةٌ سے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ سَمَّیْتُمُوْهَا: تم نے ان کا نام کر لیا' سَمَّیْتُمُوْا (اصل میں سَمَّیْتُمْ واو اشباع کا)' تَسْمِیَةٌ سے' ماضی (جمع مذکر حاضر)' ھا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: بَسْطَةً: کشادگی' کشائش' وسعت' مصدر ہے' بَصْطَةٌ بھی لکھا جاتا ہے۔ سُلْطٰنٍ: زور' قوت' حجت' سند' برہان' حکومت۔

فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
پس اُسے چھوڑ دو | (کہ) کھاتی پھرے | اللہ کی زمین میں | اور نہ چھوؤ اسے | بری (نیت) سے
اُس کو چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پھرے اور برائی کی نیّت سے اُسے ہاتھ نہ لگاؤ۔

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ
ورنہ آ پکڑے گا تمہیں | عذاب دردناک | اور یاد کرو | جب اُس نے بنایا تمہیں | جانشین
تم پر کوئی دردناک عذاب نہ آجائے اور اس وقت کو یاد کرو جب عاد کے بعد تمہیں زمین میں

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا
بعد | قومِ عاد کے | اور بسایا تمہیں | زمین میں | کہ تم بناتے ہو | اُس کے ہموار میدانوں میں
جانشین مقرر کر دیا اور زمین میں تمہیں جگہ دی کہ اس کے میدانوں میں تم محلات

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ
محلّات | اور تراشتے ہو | پہاڑوں سے | مکانات | پس یاد کرو | احسان اللہ کے
تعمیر کرتے اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
اور نہ پھرو | زمین میں | فساد کرتے | کہنے لگے | سردار | وہ جنہوں نے | تکبر کیا
اور زمین میں فتنہ و فساد نہ کرتے پھرو اس کی قوم کے مغرور سرداروں

مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
اُس کی قوم کے | اُن لوگوں سے | جو کمزور تھے | اور جو ایمان لے آئے تھے | ان میں سے
نے اُن کمزور لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا
کیا تم جانتے ہو | کہ | صالحؑ | ایک رسول ہے | اپنے ربّ کی طرف سے | وہ بولے | بیشک ہم تو
جانتے ہو کہ صالحؑ واقعی اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ بیشک جو

بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
اس پیغام پر جو وہ دے کر بھیجا گیا | ایمان رکھتے ہیں | بولے | وہ لوگ جو | متکبر تھے | کہ ہم تو
احکام دے کر ان کو بھیجا گیا ہے ہمارا ان پر ایمان ہے۔ مغرور لوگوں نے کہا کہ جس بات پر

بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ
اس بات سے | جس پر تم ایمان لائے ہو | انکار کرنے والے ہیں | پس انہوں نے کاٹ ڈالا | اُس اُونٹنی کو
تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس اُونٹنی کو زخمی کر دیا

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
اور سرکشی کی | اپنے ربّ کے حکم سے | اور کہنے لگے | اے صالحؑ! | لے آ ہم پر | وہ (عذاب) | جس کی تو دھمکی دیتا ہے ہمیں
اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے اے صالحؑ! اگر تم واقعی رسول

(۷۳) اور ویسے ہی ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ہم قوم بھائی حضرت صالحؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو اس نے بھی انہیں یہی ہدایت کی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں اور اب تو تمہارے پاس اس کی طرف سے میری نبوت کی ایک واضح دلیل بھی آ چکی ہے وہ یہ کہ خاص یہ اونٹنی اللہ کی تمہارے لئے ایک نشان قدرت ہے تم اسے زمین میں آزادی سے چرنے دو اور بری نیت سے اسے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ دردناک عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے۔

(۷۴) اور اس کی قدرت کو یاد کرو کہ جب اس نے تمہیں قوم عاد کے بعد ان کا جانشین بنا دیا اور تمہیں زمین میں ایسے عیش و آرام سے آباد کیا کہ تم اس کے نرم و ہموار قطعات میں تو محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر پتھر یلے گھر بناتے ہو پس اللہ کے یہ احسانات یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

(۷۵) تب ان کی قوم کے سردار جو حق کے ماننے سے انکار کرتے تھے ان کم طاقت لوگوں سے کہنے لگے جو ایمان لا چکے تھے کہ کیا تمہیں صالحؑ کی نسبت یقین ہے کہ وہ واقعی خدا کا رسول ہے؟ وہ بولے کہ بلا شک ہم تو خلوص دل سے اس پر ایمان رکھتے ہیں جو حضرت صالحؑ خدا کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔

(۷۶) اس پر وہ مغرور سردار بولے کہ جس دین کو تم نے حق مان لیا ہے، ہم تو اسے ماننے والے نہیں۔

افعال: یَاْخُذَ: پکڑ لے، پکڑ لے گا، اَخْذٌ سے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ بَوَّاَکُمْ: اس نے تم کو جگہ دی، بَوَّاَ، تَبْوِیَۃٌ سے، معنی ٹھکانا دینے اور مناسب جگہ فروکش کرنے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَمَسُّوْھَا: تم اس کو ہاتھ لگاؤ، چھوؤ، تَمَسُّوْا، مَسٌّ سے مضارع (منفی لَا تَمَسُّوْا) (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْحِتُوْنَ: تم تراشتے ہو، نَحْتٌ سے، معنی تراشنے کے ہیں، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اُسْتُضْعِفُوْا: وہ ضعیف سمجھے گئے، کمزور خیال کئے گئے، اِسْتِضْعَافٌ سے، معنی کمزور شمار کرنے کے ہیں، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سُھُوْلِھَا: اس کے نرم مقامات، سُھُوْلٌ، سَھْلٌ کی جمع، معنی نرم زمین کے ہیں۔ قُصُوْرًا: محل، قَصْرٌ واحد۔ مُرْسَلٌ: بھیجا گیا، پیغمبر، مُرْسَلِیْنَ جمع۔

إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

اگر تو رسولوں میں سے ہے | پس انہیں پکڑ لیا | زلزلے نے | اور وہ رہ گئے صبح کو

ہو تو جس عذاب کا تم وعدہ کرتے ہو، اُسے لے آؤ پس اچانک انہیں زلزلے نے آ لیا،

فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ

اپنے گھروں میں | منہ کے بل گرے ہوئے | پس وہ (واپس) لوٹا | اُن (کے پاس) سے | اور کہنے لگا | اے میری قوم!

سو وہ اپنے گھروں میں مُنہ کے بل پڑے رہ گئے تو اس وقت صالحؑ نے ان سے رخ موڑ لیا اور کہا اے میری قوم!

لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن

میں تو پہنچا چکا تمہیں | پیغام | اپنے رب کا | اور نصیحت کر چکا | تمہیں | لیکن

میں نے اپنے ربّ کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی، لیکن تم

لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ﴿٧٩﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ

تم پسند نہیں کرتے | نصیحت کرنے والوں کو | اور (بھیجا) لوطؑ کو | جب اُس نے کہا | اپنی قوم سے | کیا تم کرتے ہو

نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا جب اُس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسا

الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ

(وہ) بے حیائی | جو نہیں کی تم سے پہلے | کسی نے (بھی) | اہل عالم میں سے | بیشک تم تو | آتے ہو

بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ جو تم سے پہلے ساری دُنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ (یعنی) تم عورتوں

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ

مردوں کے پاس | نفسانی خواہش سے | چھوڑ کر | عورتوں کو | بلکہ | تم ہو

کو چھوڑ کر نفسانی خواہش کے لئے مردوں کی طرف جھکتے ہو۔ بلکہ تم حد سے

قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا

حد سے بڑھنے والے لوگ | اور نہ تھا | (کوئی اور) جواب | اُس کی قوم کا | سِوائے اس کے کہ | کہنے لگے

بڑھنے والے لوگ ہو، پس اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے

أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾

نکال دو انہیں | اپنی بستی سے | کیونکہ وہ (تو) | ایسے لوگ ہیں | جو بڑے پاک صاف رہتے ہیں

اپنے گاؤں سے ان کو نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾

پس ہم نے نجات دی اُسے | اور اس کے گھر والوں کو | سوائے | اُس کی بیوی کے | کہ تھی | (شامل) ہلاک ہونے والوں میں

پس ہم نے اس کو اور اس کے اہل خانہ کو نجات دی۔ سوائے اس کی بیوی کے، کہ وہ باقی ماندہ عذاب پانے والے لوگوں میں

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾

اور برسائی ہم نے | اُن پر | بارش (پتھروں کی) | پس دیکھ لیجئے | کیسا | ہوا | انجام | مجرموں کا

رہی اور ہم نے ان پر (پتھروں) کی بارش کی، سو دیکھو! مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

آیت نمبر	آسان تفسیر
(۷۷)	پس ان ظالموں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کر کے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور حضرت صالحؑ سے کہنے لگے کہ اگر تو واقعی اللہ کا رسول ہے تو جا! وہ عذاب لے آ جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے۔
(۷۸)	پھر اللہ کا غضب زلزلہ کی صورت میں ان پر نازل ہوا۔ جس سے وہ اپنے گھروں میں صبح کے وقت اوندھے پڑے رہ گئے۔
(۷۹)	پس حضرت صالحؑ انہیں نصیحت کر کے واپس لوٹے تو جاتے وقت ان سے خطاب کیا کہ اے میری قوم! میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور تمہاری خیر خواہی کے لئے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو برا سمجھتے ہو۔
(۸۰)	اور ایسے ہی ہم نے حضرت لوطؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم سے یوں خطاب کیا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے آج تک دنیائی مخلوق میں سے کسی نے نہیں کیا۔ یہ برا عمل سب سے پہلے قوم لوط نے دنیا میں شروع کیا تھا۔
(۸۱)	وہ یہ کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے فطرت کے خلاف جنسی خواہش پوری کرتے ہو تم تو ہو ہی حد سے بڑھنے والے۔
(۸۲)	اس پر اس کی قوم سے اور تو کوئی جواب نہ بن پڑا بس آپس میں کہنے لگے کہ انہیں (حضرت لوطؑ اور ان کے ساتھیوں کو) اپنی بستی سے نکال باہر کرو۔ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔
(۸۳)	تب ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے اس کی بیوی کے جو باقی ماندہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ رہ گئی تھی۔
(۸۴)	اور ان کی ہلاکت کا سامان یہ کیا کہ ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسائی جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے۔ پھر دیکھئے مجرموں کا کیسا برا انجام ہوا۔

افعال: عَتَوْا: انہوں نے سرکشی کی، نافرمانی کی، شرارت میں انتہا تک پہنچ گئے، عُتُوٌّ سے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَقَرُوْا: انہوں نے کونچیں کاٹ دیں، عَقْرٌ سے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَبْلَغْتُكُمْ: میں نے تم کو پہنچا دیا، اَبْلَغْتُ، اِبْلَاغٌ سے، معنی پہنچانے کے ہیں، ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: جٰثِمِيْنَ: اوندھے پڑنے والے، رانوں کے بل گرنے والے، جُثُوْمٌ سے، معنی سینہ کے بل اوندھے منہ زمین پر پڑنے کے ہیں، اسم فاعل، جَاثِمٌ کی جمع۔ الرَّجْفَةُ: زلزلہ، بھونچال، کپکپاہٹ۔ رِسَالَةَ: پیغام، اِرْسَالٌ سے، معنی بھیجنے کے ہیں۔ جَوَابَ: یہ جواب، یہ جَوْبٌ سے مشتق ہے معنی قطع کرنے کے ہیں۔ الْغٰبِرِيْنَ: باقی، پیچھے رہ جانے والے، نجات سے رہ جانے والے، ہلاک ہونے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَطَرًا: بارش، مینہ۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

اور (بھیجا) اہل مدین کی طرف | اُن کے بھائی | شعیبؑ کو | اُس نے کہا | اے میری قوم! | عبادت کرو | اللہ کی

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ ہی کی

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ

کہ نہیں تمہارے لئے | (کوئی) اور معبود | سوائے اس کے | آ چکی ہے تمہارے پاس | ایک (واضح) دلیل

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں‘ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

تمہارے رب کی طرف سے | پس پورا کیا کرو | ناپ | اور تول (وزن) | اور کم نہ دیا کرو | لوگوں کو

روشن دلیل آ چکی ہے تو تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ

اُن کی چیزیں | اور فساد نہ کیا کرو | زمین میں | بعد اس کی درستی کے | یہی | بہتر ہے

کم نہ دیا کرو اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ‘ یہ تمہارے لئے

لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ

تمہارے لئے | اگر تم ہو | ماننے والے | اور نہ بیٹھا کرو | ہر ایک راستہ پر

بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ لوگوں کو ڈراتے

تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ

کہ تم ڈراؤ | اور تم روکو | اللہ کے راستہ سے | اُن کو | جو ایمان لائے | اُس پر

دھمکاتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے ان کو روکتے رہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں

وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ

اور تلاش کرتے ہو اس میں | خرابی | اور یاد کرو | جب تم تھے | تھوڑے (تعداد میں) | پھر اُس نے زیادہ کر دیا تم کو

اور اس میں عیب ڈھونڈو اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑی سی تعداد میں تھے‘ اُس نے تمہیں زیادہ کیا

وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ

اور غور کرو | کیسا | ہوا | انجام | فساد کرنے والوں کا | اور اگر | ایک گروہ ہے

اور (اس بات کو بھی) دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ اور اگر ایک ایسا گروہ ہے

مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا

تم میں | جو ایمان لائے | اُس پر | کہ میں بھیجا گیا ہوں جس کے ساتھ | اور ایک گروہ (وہ ہے) | جو (ابھی تک) ایمان نہیں لایا

جو تم میں سے اُن باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو میں لے کر آیا ہوں۔ اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں رکھتا

فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

تو صبر کرو | یہاں تک کہ | فیصلہ کرے | اللہ | ہمارے درمیان | اور وہ | سب سے بہتر | فیصلہ کرنے والا ہے

تو تم صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۵) اسی طرح ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے ہم قوم بھائی حضرت شعیبؑ کو نبی بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے اپنی قوم کو یہ ہدایت کی کہ اے میری قوم! صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔ جس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ اب تو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل بھی آ چکی ہے۔ پس تم آپس میں ناپ تول ہمیشہ پورا کیا کرو اور جو چیزیں تم لوگوں کے پاس فروخت کردیتے ہو انہیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں امن قائم ہونے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم حق کو مانتے ہو۔ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۸۶) اور جو لوگ حق پر ایمان لے آئے ہیں تم انہیں دھمکانے اور راہ حق سے روکنے اور دین میں عیب تلاش کرنے اور ہر ایک راستہ پر لوگوں کو اذیت دینے کے لئے تاک لگائے نہ بیٹھے رہا کرو۔ اور یاد کرو جب کہ تم بالکل کم تعداد میں تھے پھر اللہ نے اپنی مہربانی سے تمہاری تعداد میں اضافہ کیا اور غور کرو کہ فساد کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۸۷) اور اگر تم میں سے ایک گروہ تو ایسا ہے جو اس دین پر ایمان لے آئے ہیں جو مجھے دیا گیا ہے اور ایک گروہ ایسا ہے جو ابھی تک اس دین حق پر ایمان نہیں لائے تو صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ منکرین پر عذاب نازل کر کے ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

افعال: تَبْغُوْنَهَا: تم اس کو چاہتے ہو، تَبْغُوْنَ' بَغْیٌ سے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ
کہا | سرداروں نے | جو | متکبر تھے | اُس کی قوم میں سے | کہ ہم ضرور نکال دیں گے تجھ کو
اُن کی قوم کے سرکش سرداروں نے کہا اے شعیب! ہم

يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ
اے شعیب | اور ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | تیرے ساتھ | اپنی بستی سے | یا لوٹ آؤ گے تم
آپ کو اور آپ کے ہمراہ مؤمنوں کو یقیناً اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے یا آپ لوگوں کو ہمارے

فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ
ہمارے دین میں | اُس نے کہا | کیا ہم پسند نہ کرتے ہوں تب بھی؟ | پھر تو (گویا) ہم نے گھڑ لیا | اللہ پر
مذہب میں واپس آنا ہوگا (شعیب نے) کہا کہ کیا اگر ہم پسند نہ کریں گے تو بھی؟ پھر تو بیشک ہم اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھیں

كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ
جھوٹ | اگر ہم لوٹ آئیں | تمہارے دین میں | بعد (اس کے) | کہ نجات دی ہمیں | اللہ نے | اُس سے
گے اگر ہم تمہارے دین میں پھر سے لوٹ آئیں اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی

وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ
اور نہیں ممکن ہم سے | کہ ہم لوٹ آئیں | اُس میں | مگر | یہ کہ چاہے | اللہ | (جو) ہمارا رب ہے
اور یہ ہمارے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ ہم اس میں پھر آ داخل ہوں مگر یہ کہ ہمارا رب چاہے

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا
احاطہ کر رکھا ہے | ہمارے رب نے | ہر چیز کا | علم سے | اللہ ہی پر | ہمارا بھروسہ ہے | اے رب ہمارے
ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اے ہمارے رب!

افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾
فیصلہ کر دے | ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان | انصاف کے ساتھ | اور تو ہی | سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے
ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و صداقت کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا
اور کہا | سرداروں نے | جنہوں نے کفر کیا | اُس کی قوم میں سے | کہ اگر تم نے پیروی کی | شعیب کی
اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا کہا کہ اگر تم نے شعیب کی

إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ
تو بلاشبہ تم | اس وقت | خسارہ اُٹھانے والے ہوگے | پس پکڑا ان کو | زلزلے نے | تو وہ رہ گئے صبح کو | اپنے گھروں میں
پیروی کی تو یقیناً نقصان اُٹھاؤ گے پھر اُن کو زلزلہ نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ

جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ
منہ کے بل پڑے ہوئے | جنہوں نے جھٹلایا | شعیب کو | گویا کہ وہ کبھی بسے ہی نہ تھے | اس میں
گرے ہوئے رہ گئے جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہ (یوں برباد ہو گئے) گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۸) جب حضرت شعیبؑ کی قوم کے مغرور سرداروں نے ان سے کہا کہ تمہاری خیر اسی میں ہے کہ تم ہمارے سابقہ آبائی دین میں واپس آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھی ایمانداروں کو اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے۔ تب آپؑ نے انہیں جواب دیا کہ کیا تمہارے آبائی دین میں واپس آنے کو ہم ناپسند کریں تو بھی تم ہمیں اس کے لئے مجبور کرو گے؟ یہ ہو نہیں سکتا۔

(۸۹) اس کے باوجود کہ اللہ نے ہمیں تمہارے جھوٹے دین سے نجات دے دی ہے اگر ہم اس میں پھر لوٹ آئیں تو یہ جھوٹے دین کو سچا سمجھنا اللہ پر واضح بہتان ہوگا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ہم دین باطل میں واپس آ جائیں سوائے اس صورت کے کہ اللہ کی مرضی میں ہی ایسا ہو۔ کوئی چیز بھی اس کے علم کے احاطہ سے باہر نہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور اسی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق فیصلہ فرما دے۔ اور اسی کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

(۹۰) وہی کافروں کے سردار عام مومنوں کو حضرت شعیبؑ پر ایمان لانے سے یوں کہہ کر روکتے تھے کہ اگر تم اس کا کہا مانو گے تو بلاشبہ خسارہ اٹھاؤ گے۔

(۹۱) پھر اس جرم کے نتیجے میں ان پر زلزلے کا عذاب نازل ہوا۔ جس سے وہ سب تباہ و برباد ہو گئے۔

انعال: اِفْتَرَيْنَا: ہم نے بہتان باندھا، اِفْتِرَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ عُدْنَا: ہم پھر لوٹ آئے، ہم نے پھر کیا، دوبارہ کیا، عَوْدٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

جنہوں نے جھٹلایا | شعیب کو | وہ ہی تھے | خسارہ اٹھانے والے | پھر لوٹا | اُن کے پاس سے

وہ لوگ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اُٹھانے والے ہوئے' پھر شعیب اُن سے منہ موڑ کر چل دیئے

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

اور کہنے لگا | اے میری قوم! | میں تو پہنچا چکا تم کو | پیغامات | اپنے ربّ کے | اور نصیحت کر چکا | تمہیں

اور کہا کہ اے میری قوم! میں نے اپنے ربّ کے بھیجے ہوئے احکام بلاشبہ تمہیں پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

پس کیسے | میں رنج کروں | کافر لوگوں پر | اور نہیں بھیجا ہم نے | کسی بستی میں

تو میں نہ ماننے والی قوم پر کیسے افسوس کروں اور ہم نے کسی بستی میں بھی

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

کوئی پیغمبر | مگر (کہ) | ہم نے پکڑ لیا | اُس کے رہنے والوں کو | سختی | اور تکلیف سے | تاکہ وہ

نبی بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں کو سختی اور تنگی میں مبتلا کیا تاکہ "

يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا

عاجزی سے خدا کو پکاریں | پھر بدل دی ہم نے | سختی کی جگہ | آسائش | یہاں تک کہ وہ خوب بڑھ گئے

عاجزی کریں پھر ہم نے تکلیف کو راحت سے بدلا یہاں تک کہ انہوں نے خوب ترقی کی

وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

اور کہنے لگے | کہ پہنچ چکی ہے | ہمارے باپ دادوں کو بھی | مصیبت | اور راحت | پھر ہم نے پکڑ لیا انہیں | اچانک

اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادوں کو بھی اسی طرح سختی اور راحت پیش آ چکی ہے پس ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

اور وہ | بے خبر تھے | اور اگر بستیوں والے | ایمان لے آتے | اور پرہیز کرتے | تو ہم کھول دیتے

اور انہیں (اس عذاب کی) خبر تک نہ تھی۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

اُن پر | برکتیں | آسمان کی | اور زمین کی | لیکن انہوں نے جھٹلایا | تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

ان پر زمین و آسمان کی تمام برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی پس ہم نے انہیں

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى

بدلے اُن (عملوں) کے | جو وہ کرتے تھے | پس کیا بے خوف ہو گئے | بستیوں والے

ان کے اعمال کی سزا میں پکڑ لیا' کیا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے

اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ

اس بات سے کہ آ جائے اُن پر | ہمارا عذاب | رات کو | اور وہ | سوئے ہوئے ہوں | (اور) کیا بے خطر ہو گئے | بستیوں والے

کہ راتوں رات ان پر عذاب آ جائے اور وہ سو رہے ہوں۔ یا کیا بستیوں والے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۲) جن لوگوں نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا وہ ایسے تباہ ہوئے کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہا اور انہوں نے سخت خسارہ اٹھایا۔

(۹۳) جب قوم نے حضرت شعیبؑ کی نصیحت نہ مانی تو آپؑ نے ان کے پاس سے واپس لوٹتے ہوئے کہا کہ اے میری قوم! میں تو اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچا چکا اور تمہیں نصیحت کر چکا پس اگر تمہارے انکار اور سرکشی کی وجہ سے تمہیں کسی سخت عذاب سے ہلاک کیا جائے تو مجھے اس کا کیا غم ہوگا؟

(۹۴) جہاں بھی ہم نے کوئی پیغمبر بھیجا جب وہاں کے رہنے والوں نے اس کو جھوٹا کہا تو ان کی خبرداری کے لئے ان پر قحط کی سختی اور بیماری کی تکلیف ڈال دی گئی تاکہ وہ اللہ کے دربار میں عاجزی کر کے کفر و تکذیب سے باز آجائیں۔

(۹۵) پھر جب ان خبرداریوں کا کچھ بھی اثر نہ ہوا تو ان کی تنگی دور کر کے ہم نے انہیں ایسا خوشحال اور آسودہ کر دیا کہ وہ کہنے لگے یہ تنگی اور سختی کوئی جرموں کی پاداش میں نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ تنگی اور فراخی سب واقعات زمانہ میں سے ہیں جو ہمارے باپ دادوں کو بھی پیش آتی رہی ہیں ورنہ ہمیں تنگی کے بعد یہ خوشحالی کیوں ملتی۔ پھر اچانک ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔ (آج بھی اللہ پر ایمان نہ رکھنے والے زمانے کے بدلتے حالات کو نیچرل واقعات کہتے ہیں)۔

(۹۶) اور اگر وہ بستیوں والے ایمان لا کر نافرمانی سے پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمانی اور زمینی برکتیں (بارش اور پیداوار وغیرہ) بہت زیادہ نازل کرتے لیکن انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے اس سرکشی کی پاداش میں انہیں سخت عذاب میں مبتلا کر دیا۔

(۹۷) سو کیا ان بستیوں کے رہنے والے منکرین و مکذبین اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان پر سوتے ہوئے عذاب الٰہی آپڑے۔

افعال: لَمْ یَغْنَوْا: نہ رہے تھے، انہوں نے قیام نہیں کیا، وہ نہیں ٹھہرے، غَنِیَ (باب سمع) سے، مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔ اٰسٰی: میں افسوس کروں، اَسِیَ سے جس کے معنی سخت غمگین ہونے کے ہیں، مضارع (واحد متکلم)۔ یَضَّرَّعُوْنَ: تَضَرُّعٌ مصدر، تاکہ وہ زاری کریں، عاجزی کریں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ عَفَوْا: بڑھ گئے، وہ زیادہ ہوگئے، عَفْوٌ (نصر) سے جس کے معنی زیادہ ہونے کے ہیں، (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بَاْسَآءِ: سختی، بری حالت، مفلسی۔ الضَّرَّآءِ: سختی، بیماری، تنگی، مصیبت۔ نَآئِمُوْنَ: سونے والے، سوئے ہوئے، نَوْمٌ سے، اسم فاعل (جمع مذکر)، نَآئِمٌ واحد۔

اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾
بستیوں والے | اس (بات) سے کہ آ جائے اُن پر | ہمارا عذاب | دن چڑھے | کہ وہ | کھیل رہے ہوں
اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ موجود ہو اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾
پس کیا وہ نڈر ہو گئے | اللہ کی تدبیر سے | سو نہیں بے خوف ہوتے | اللہ کی تدبیر سے | مگر صرف | نقصان اُٹھانے والے لوگ
کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ سو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے سوائے نقصان پانے والے لوگوں کے کوئی بھی

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ
اور کیا نہیں | رہنمائی کی | اُن لوگوں کی | جو وارث ہوئے | زمین کے | بعد (ہلاک ہونے) اس کے رہنے والوں کے
بے خوف نہیں ہوتا کیا ان لوگوں پر جو (گزشتہ) اہلِ زمین کے بعد (اب) زمین کے وارث ہوئے یہ بات واضح

اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ
اس (بات) نے | کہ اگر ہم چاہیں | تو مصیبت ڈال دیتے ہیں اُن پر | اُن کے جرموں کے بدلے | اور مہر کر دیتے ہیں
نہیں ہوئی کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو عذاب میں پکڑ لیتے اور ہم ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ
اُن کے دلوں پر | کہ وہ | سنتے نہیں | یہ بستیاں ہیں | (کہ) ہم سناتے ہیں | آپ کو
مہر کر دیتے سو وہ (نصیحت کی بات کو بھی) نہیں سنتے (اے پیغمبر!) یہ چند بستیاں جن کے حالات ہم

مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا
ان کے (کچھ) احوال | اور آ چکے ہیں ان کے پاس | اُن کے رسول | (واضح) دلیلیں لے کر | پھر وہ ایسے نہ تھے
آپ سے بیان کرتے ہیں اور یقیناً ان لوگوں کے پاس ان کے پیغمبر معجزات لے کر آئے تھے پھر جس چیز کو

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ
کہ ایمان لے آتے | اس وجہ سے کہ | کہ جھٹلا چکے تھے | اس سے پہلے | اسی طرح | مہر کر دیتا ہے اللہ | دلوں پر
یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے ان سے یہ نہ ہو سکا کہ اس کو مان لیں اللہ تعالیٰ اسی طرح نہ ماننے والوں کے دلوں پر

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ
کفار کے | اور نہیں پایا ہم نے | بہتوں کے لئے ان میں سے | (عہد) کا پاس | اور پایا ہم نے
مہر کر دیتا ہے اور ان میں سے اکثر کو ہم نے قول و اقرار کا پکا نہیں پایا اور ان میں

اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ
اکثروں کو ان میں سے | نافرمان ہی | پھر | ہم نے بھیجا | اُن کے بعد | موسیٰ کو | اپنے معجزات دے کر
سے اکثر کو نافرمان ہی پایا۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
فرعون اور اس کے امرائے (دربار) کی طرف | پس انہوں نے ناانصافی کی | اُن (نشانیوں) سے | پس دیکھئے | کیسا | ہوا
سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان نشانات کو جھٹلایا پس دیکھئے کہ فساد برپا کرنے والوں کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۸) یا کیا انہیں اس بات کا خطرہ نہیں کہ ان پر دن کے وقت عین اس وقت جبکہ وہ کھیل تماشا میں مشغول ہوں اللہ کا عذاب نازل ہو۔

(۹۹) کیا وہ اللہ کی پکڑ سے نہیں ڈرتے اور اللہ کی پکڑ سے وہی لوگ نہیں ڈرتے جو دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اللہ کی پکڑ سے تو ہر وقت ڈرتے اور توبہ کرتے رہنا چاہئے۔

(۱۰۰) سرکش قوموں کی تباہی اور بربادی کے بعد جو لوگ آئندہ زمین کے وارث ہوئے کیا ان کے لئے اس میں کچھ راہنمائی کا سامان موجود نہیں کہ اگر ہم چاہیں تو مجرموں کو ان کے جرموں پر مصیبت میں مبتلا کر دیں اور ان کے دلوں پر ان کے جرموں کی وجہ سے مہر کر دیں کہ وہ حق کو سن ہی نہ سکیں۔

(۱۰۱) ہم آپؐ کے پاس ان ہلاک شدہ بستیوں کے کچھ احوال بیان کر رہے ہیں جہاں ان کے رسول واضح دلیلیں اور کھلے معجزے لے کر آئے تھے مگر چونکہ وہ ان کو جھٹلا چکے تھے اس لئے وہ کچھ ایسے نرم دل واقع نہ ہوئے تھے کہ ایمان لے آتے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر ان کے کفر و سرکشی کی وجہ سے مہر کر دیتا ہے کہ حق کو قبول نہ کر سکیں۔

(۱۰۲) یہ مشرکین اکثر اپنے عہد کا پاس کرنے والے نہیں ہوتے اور بہت سے تو نافرمان ہی ہوتے ہیں۔

افعال: اَصَبْنٰهُمْ: ہم نے ان کو آلیا' اَصَبْنَا' اِصَابَةٌ سے' ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ نَقُصُّ: قَصَصٌ مصدر' ہم قصہ بیان کرتے ہیں' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ يَطْبَعُ: وہ مہر لگا دیتا ہے' طَبْعٌ سے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَنْۢبَآئِهَا: خبریں اس کی' اَنْۢبَآءِ (نَبَاٌ واحد) مضاف' هَا (ضمیر واحد مؤنث غائب) مضاف الیہ۔

حروف: اِنْ: تحقیق' بے شک' اکثر اس کے معنی' اگر' کے بھی ہیں۔

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ
انجام | فساد کرنے والوں کا | اور کہا | موسیٰؑ نے | اے فرعون | بے شک میں | رسول ہوں
کیسا انجام ہوا اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون! میں جہانوں کے پروردگار

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ
جہانوں کے پروردگار کا | میرے لئے مناسب ہے | کہ بیان نہ کروں | اللہ کی نسبت | مگر صرف سچی بات
کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میرے لئے یہی مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے متعلق جو بات بھی کہوں، سچ کہوں

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ
میں آیا ہوں تمہارے پاس | واضح دلیل لے کر | تمہارے ربّ کی طرف سے | پس بھیج دے | میرے ساتھ
میں بلاشبہ تمہارے ربّ کی طرف سے روشن دلائل لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ
بنی اسرائیل کو | اُس نے کہا | اگر تُو لایا ہے | کوئی معجزہ | تو لے آ | اُسے
بھیج دو۔ (فرعون نے) کہا کہ اگر آپ کوئی نشانی لے کر آئے ہیں تو اُسے پیش کیجئے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
اگر تُو ہے | سچا | پس ڈال دیا اُس نے | اپنا عصا | تو فوراً وہ | اژدہا (بن گیا)
اگر آپ سچے ہیں۔ چنانچہ موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا سو دیکھتے ہی دیکھتے وہ صاف

مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ
واضح | اور نکالا | اپنا ہاتھ | تو فوراً وہ (دکھائی دینے لگا) | روشن | دیکھنے والوں کو | کہا
اژدہا ہو گیا۔ اور (بغل سے) اپنا ہاتھ جو نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید روشن ہو گیا فرعون کی

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ
رؤسا نے | فرعون کی قوم میں سے | کہ بیشک یہ تو | جادوگر ہے | بڑا ماہر | وہ چاہتا ہے | یہ کہ
قوم کے سرداروں نے کہا کہ بے شک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں

يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ
نکال دے تم کو | تمہارے مُلک سے | پس (تم) کیا مشورہ دیتے ہو؟ | انہوں نے کہا | مہلت دے اُسے
تمہارے ملک سے نکال دے اب کہو کہ تم کیا کہتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ موسیٰؑ اور اس کے

وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ
اور اُس کے بھائی کو | اور | بھیج | شہروں میں | جمع کرنے والے | کہ وہ لے آئیں تیرے پاس
بھائی کو مہلت دیں اور تمام شہروں میں کارندے بھیج دیں جو تمہارے پاس تمام اہل

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا
ہر جادوگر | ماہر کو | اور آئے | جادوگر | فرعون کے پاس | اور کہنے لگے | کہ ہمیں ملے گا انعام؟
جادوگروں کو لے آئیں تو فرعون کے پاس تمام جادوگر آ گئے انہوں نے کہا کہ اگر ہم غالب آئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰۳) پھر حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت شعیبؑ وغیرہم انبیاء کے بعد حضرت موسیٰؑ کو معجزات دے کر فرعون اور اس کے دربار کے امیروں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے ان کی تکذیب کی اور وہ ہلاک کردیئے گئے پس آپ دیکھئے کہ دنیا میں فساد پھیلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۱۰۴) حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے فرعون سے جا کر کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۱۰۵) میں تو اللہ کی طرف سے وہی بات کہتا ہوں جو بالکل حق ہو۔ میں اللہ کی طرف سے اپنے نبی برحق ہونے کی واضح دلیل لایا ہوں۔ اس لئے تجھے لازم ہے کہ بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کر کے میرے ساتھ ملک شام بھیج دے۔

(۱۰۶) فرعون نے کہا اگر تو اللہ کا سچا رسول ہے اور کوئی معجزہ لایا ہے تو وہ ہمارے سامنے لا دکھا۔

(۱۰۷) اس پر حضرت موسیٰؑ نے اپنا عصا نیچے زمین پر ڈال دیا تو وہ فوراً بالکل ایک بہت بڑا سانپ بن گیا۔

(۱۰۸) اور دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ جیب یا بغل سے نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو روشن نظر آنے لگا۔

(۱۰۹) یہ سب باتیں دیکھ کر دربار کے معززین نے کہا یہ تو بڑا ہی ماہر جادوگر ہے۔

(۱۱۰) اور اس کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں اس ملک سے نکال باہر کرے پس تم اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہو؟

(۱۱۱) انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ اور اس کے بھائی (ہارونؑ) کو کچھ روز مہلت دو اور شہروں میں جاسوس، قاصد اور پولیس دوڑا دو۔

(۱۱۲) تاکہ وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے پاس لا حاضر کریں۔

افعال: اَرْجِهْ: تو اس کو ڈھیل دے ’اَرْجِ‘ اِرْجَاءٌ سے جس کے معنی ڈھیل دینے کے ہیں ’امر (واحد مذکر حاضر)‘ ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اَرْسِلْ: تو بھیج دے ’پیغام دے ’اِرْسَالٌ سے ’امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: حَقِيْقٌ: سزاوار ’لائق‘ ثابت ’قائم‘ یہ حَقٌّ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اگر ہوں | ہم ہی غالب | وہ بولا | ہاں | اور بلاشبہ تم ہوگے | میرے مقربوں (نزدیکی درباریوں) میں سے

تو ہمیں کوئی انعام ملے گا؟ فرعون نے کہا ہاں! اور تم ہمارے مقرب بھی بنو گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِىَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

وہ بولے | اے موسیٰ | یا تو | تو ڈال (عصا) | اور یا | کہ ہوں ہم ہی | ڈالنے والے

(جادوگروں نے کہا) اے موسیٰ یا تو آپ پہلے (عصا) ڈالیں یا ہم پہلے (جادو) ڈالتے ہیں

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ

اُس نے کہا | تم ہی ڈالو | پس جب | انہوں نے ڈال دیں (اپنی لاٹھیاں وغیرہ) | تو جادو کردیا | آنکھوں پر | لوگوں کی

موسیٰ نے کہا کہ تم ہی ڈالو! سو جب اُنہوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى

اور دہشت زدہ کردیا انہیں | اور بنالائے | جادو | بہت بڑا | اور | ہم نے وحی کی | موسیٰ کی طرف

اور ان کو خوفزدہ کر دیا اور انہوں نے بڑا بھاری جادو کیا۔ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ

اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ

کہ اب تو (بھی) ڈال | اپنا عصاء | پس فوراً ہی وہ | نگل جائے گا | جو کچھ | وہ بناتے تھے | پس ثابت ہوگیا

اپنا عصاء ڈال دو سو اچانک وہ ان چیزوں کو نگلنے لگا جو انہوں نے (جھوٹ موٹ) بنائی تھیں پس حق ثابت

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

حق | اور باطل ہوا | جو وہ کررہے تھے | پس وہ مغلوب ہوگئے | وہاں | اور واپس لوٹے

ہو گیا اور جو (جادو) وہ کر رہے تھے، باطل ثابت ہوا، پس انہیں وہاں شکست ہوئی اور ذلیل و خوار

صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

ذلیل ہوکر | اور گرپڑے | (سب) جادوگر | سجدہ میں | وہ بولے | ہم ایمان لائے

ہو کر واپس ہوئے۔ اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے، کہنے لگے ہم جہانوں کے رب پر

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

سب جہانوں کے پروردگار پر | جو رب ہے موسیٰ | اور ہارون کا | بولا | فرعون | کہ تم ایمان لے آئے اُس پر

ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے، فرعون نے کہا کہ تم میری اجازت سے پہلے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ

پہلے اس کے کہ | میں اجازت دوں | تم کو | بے شک یہ تو | ایک چال ہے | جو چلی ہے تم (سب) نے | اس شہر میں

ایمان لے آئے ہو یہ تو ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں اس لئے چلی ہے کہ

لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ

تاکہ تم نکال دو | اس میں سے | اُس کے رہنے والوں کو | سو تمہیں جلد ہی معلوم ہوجائے گا | میں ضرور کاٹ ڈالوں گا

اہالیان شہر کو یہاں سے نکال باہر کرو، پس عنقریب تمہیں (اس کا نتیجہ) معلوم ہوگا میں تمہارے ہاتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۳) چنانچہ سب جادوگر فرعون کے دربار میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہم موسیٰ پر غالب ہو جائیں تو ہمیں ضرور اس کا کچھ بدلہ ملنا چاہئے۔

(۱۱۴) فرعون نے کہا ہاں! کیوں نہیں! تمہیں ضرور صلہ ملے گا اور ہم تمہیں معزز درباری بھی بنالیں گے۔

(۱۱۵) تب انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ یا تو تُو اپنی لاٹھی زمین پر ڈال کہ وہ اژدھا بن جائے یا کہو تو ہم ہی اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال کر اژدھا بنادیں۔

(۱۱۶) حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم ہی پہلے ڈالو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال کر جادو سے لوگوں کی نظر بندی کر کے انہیں سخت خوفزدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو بنا لائے۔

(۱۱۷) اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ اب تم بھی اپنا عصا ڈالو' چنانچہ انہوں نے ڈالا تو جو کچھ جادوگروں نے جھوٹا تماشا' نقل بنا رکھا تھا حضرت موسیٰ کا اژدھا ان کو نگلنے لگا۔

(۱۱۸) پس جو حق تھا وہ ثابت ہو گیا اور وہ جھوٹ جو جادو سے انہوں نے بنا رکھا تھا۔ سب تباہ ہو گیا۔

(۱۱۹) اس پر فرعونی لوگ موسیٰ کے مقابلہ میں مغلوب ہو کر بڑی ذلت سے واپس لوٹے۔

(۱۲۰) اور سب جادوگر موسیٰ کے معجزہ کو حق اور اپنے جادو کو جھوٹ سمجھ کر اللہ کے حضور سربسجود ہو گئے۔

(۱۲۱) اور زبان سے صاف اقرار کر لیا کہ ہم اس رب العالمین پر صدق دل سے ایمان لائے۔

(۱۲۲) جو موسیٰ اور ہارونؑ کا رب ہے۔

(۱۲۳) اس پر فرعون نے ان جادوگروں کو دھمکانا شروع کیا کہ تم جو میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو تو یہ تمہاری ایک چال ہے جو تم نے یہاں اس لئے چلی ہے کہ مصر کے لوگوں پر اپنا رعب ڈال کر ان سے حکومت حاصل کرو۔ سو بہت جلد اس فریب کا انجام تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

افعال: تُلْقِیَ: تو ڈالتا ہے' ڈالے گا' اِلْقَاءٌ سے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ: انہوں نے ان کو ڈرایا' اِسْتَرْهَبُوْا' اِسْتِرْهَابٌ سے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَلْقِ: تو ڈال' اِلْقَاءٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَلْقَفُ: وہ نگل جاتی ہے' جائے گی' لَقْفٌ سے جس کے معنی کسی چیز کے پھرتی سے لینے اور نگل جانے کے ہیں' مضارع (واحد مؤنث غائب)۔ یَاْفِكُوْنَ: جس کو وہ پلٹ رہے تھے' اِفْكٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔ بَطَلَ: مٹ گیا' نابود ہو گیا' بُطْلَانٌ سے جس کے معنی ضائع ہونے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰذَنَ: میں اجازت دوں' اِیْذَانٌ سے جس کے معنی اطلاع دینے' اجازت دینے کے ہیں' مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ تُخْرِجُوْا: تم نکالو گے' اِخْرَاجٌ سے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٢٤

تمہارے ہاتھ | اور تمہارے پاؤں | مخالف طرف سے | پھر | سولی پر چڑھادوں گا تمہیں | سب کو

اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝١٢٥ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ

وہ بولے | ہم تو | اپنے رب کی طرف | لوٹ کر جانے والے ہیں | اور تو تو نہیں دشمنی رکھتا | ہم سے | مگر اس لئے کہ

وہ کہنے لگے ہم تو سب اپنے رب کے پاس ہی واپس لوٹ کر جانے والے ہیں اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو کیا صرف اس بات کا

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

ہم ایمان لائے | اپنے رب کی نشانیوں پر | جب وہ آئیں ہمارے پاس | اے رب ہمارے! | ڈال دے | ہم پر

کہ جب ہمارے پاس ہمارے رب کے احکام پہنچے تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما

صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝١٢٦ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ

صبر | اور وفات دے ہم کو | اسلام کی حالت میں | اور کہا درباریوں نے | فرعون کی قوم میں سے

اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ کیا تم

اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ

کیا تو چھوڑتا ہے | موسیٰ | اور اس کی قوم کو | کہ فساد مچاتے رہیں | زمین میں | اور چھوڑ دے تجھے

موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دو گے کہ وہ ملک میں فساد برپا کرتے پھریں اور تمہیں اور تمہارے

وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ

اور تیرے معبودوں کو | وہ کہنے لگا | ہم قتل کر ڈالیں گے | ان کے بیٹوں کو | اور زندہ رہنے دیں گے | ان کی عورتوں کو

معبودوں کو ترک کر دیں کہنے لگا ہم عنقریب ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝١٢٧ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ

اور بلاشبہ ہم | ان کے اوپر | غالب ہیں | کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | تم مدد مانگو | اللہ سے

اور بلاشبہ ہم تو ہر طرح ان پر غالب ہیں موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو

وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ

اور صبر کرو | بیشک زمین (تو) | اللہ کی ہے | وہ وارث کردے اس کا | جسے | چاہے | اپنے بندوں میں سے

اور صبر کرو بیشک زمین اللہ تعالیٰ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے دے دے

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝١٢٨ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا

اور انجام (تو) | پرہیزگاروں کے لئے ہے | وہ بولے | ہمیں تکلیف دی گئی | تیرے ہمارے پاس آنے سے پہلے (بھی)

اور آخرکار کامیابی پرہیزگاروں کے لئے ہے کہنے لگے کہ ہمیں تو اذیتیں ہی پہنچی ہیں آپ کے آنے سے پہلے بھی

وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

اور تیرے آجانے کے بعد بھی | اُس نے کہا | عنقریب ہی | تمہارا رب | ہلاک کردے گا | تمہارے دشمن کو | اور

اور آپ کے آنے کے بعد بھی۔ موسیٰ نے فرمایا کہ عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲۴) اور وہ انجام یہ ہوگا کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر تمہیں پھانسی پر چڑھا دوں گا۔

(۱۲۵) جادوگروں نے جواب دیا کہ کچھ پروا نہیں، ہمیں تو بالآخر اپنے رب کے حضور میں لوٹ کر جانا ہی ہے۔

(۱۲۶) اور تُو تو ہم سے محض اس لئے دشمنی کر رہا ہے کہ ہم قدرت الٰہی کے ان نشانوں پر ایمان لے آئے ہیں جو ہمارے سامنے حضرت موسیٰ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے کہ لاٹھی اژدھا بن کر جھوٹے سانپوں کو نگل گئی سو ہم اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دل میں صبر ڈال دے اور اسلام پر ہمیں وفات دے۔

(۱۲۷) جب حضرت موسیٰ کے معجزات دیکھ کر اسرائیلی بلکہ بعض فرعون کے ساتھی بھی موسیٰ کی طرف مائل ہونے لگے تو فرعون کے درباریوں نے اس کو موسیٰ اور اس کی قوم پر سختی کرنے کے لئے یہ کہہ کر اکسایا کہ موسیٰ اور اس کی قوم کو اگر تم آزاد چھوڑ دو گے تو وہ ملک میں فساد مچا دیں گے اور تیری اور تیرے معبودوں کی عبادت بالکل بند کرا دیں گے۔ فرعون کہنے لگا کہ ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو اپنی خدمت کے لئے زندہ رہنے دیں گے اور بلاشبہ ہمیں ان پر پورا پورا قابو حاصل ہے۔

(۱۲۸) اس پر حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ فرعون کی زیادتیوں پر اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو کہ وہی زمین کا مالک ہے جسے چاہے اس کا وارث کر سکتا ہے اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں انجام بس انہی لوگوں کا اچھا ہوتا ہے۔

افعال: اُقَطِّعَنَّ: میں ضرور کاٹوں گا' تَقْطِیْعٌ سے' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ اُصَلِّبَنَّکُمْ: میں تم کو سولی پر چڑھاؤں گا' اُصَلِّبَنَّ' تَصْلِیْبٌ سے' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ تَنْقِمُ: تو بیر کرتا ہے' انکار کرے گا' عیب دیتا ہے' نَقْمٌ سے بمعنی غصہ کرنے' ناپسند کرنے کے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ نَسْتَحْیِ: ہم زندہ رہنے دیں گے' اِسْتِحْیَاءٌ سے' مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اٰلِهَتَكَ: تیرے مقرر کئے ہوئے معبود' اٰلِهَةٌ' اِلٰهٌ کی جمع ہے' اِلٰه معبود کو کہتے ہیں۔

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ

خلیفہ بنا دے گا تم کو | زمین میں | پھر وہ دیکھے گا | کہ تم کیسے عمل کرتے ہو | اور ہم نے گرفتار کیا

زمین میں تمہیں جانشین مقرر کر دے پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور ہم نے فرعون کی قوم کو

اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

فرعون کی قوم کو | قحط سالیوں میں | اور نقصان میں | پھلوں کے | تاکہ وہ نصیحت پکڑیں

خشک سالی اور پیداوار کی کمی کے عذاب میں گرفتار کر لیا تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

پس جب | پہنچتی انہیں | بھلائی | تو وہ کہتے | (کہ) یہ ہمارا حق ہے | اور اگر | پہنچتی انہیں

پس جب انہیں کوئی فائدہ پہنچتا تو کہتے کہ یہ ہماری وجہ سے ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی

سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ

(کوئی) تکلیف | تو نحوست بتلاتے | موسیٰ کی | اور اس کے ساتھ والوں کی | سنو! | ان کی بدنصیبی

تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے سنو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

اللہ کے پاس ہے | لیکن | ان کے اکثر | نہیں جانتے | اور بولے (کہ) | جو بھی | تو لائے ہمارے پاس

نحوست انہیں کی ہے لیکن ان میں اکثر اس بات کو نہیں جانتے اور فرعون کے لوگوں نے کہا کہ (خواہ) آپ کوئی بھی نشانی ہمارے

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا

کوئی معجزہ | کہ تو جادو کر دے ہم پر | اس سے | تو ہم نہیں ہیں | تجھ پر | ایمان لانے والے | پس بھیجا ہم نے

پاس لائیں تاکہ اس کے ساتھ آپ ہمیں مسحور کر دیں پھر بھی ہم آپ کو نہیں مانیں گے پس ہم نے

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ

اُن پر | طوفان | اور ٹڈی دل | اور جوئیں | اور مینڈک | اور خون | (سب قدرت کے) نشان

ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کہ یہ سب الگ الگ

مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ

علیحدہ علیحدہ | تو انہوں نے تکبر کیا | اور وہ تھے (ہی) | مجرم لوگ | اور جب آ پڑتا

نشانیاں تھیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرموں کی قوم تھی۔ اور جب ان پر

عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

ان پر | عذاب | (تو) کہتے | اے موسیٰ | دعا کر ہمارے لئے | اپنے رب سے | اس وجہ سے کہ

عذاب واقع ہوتا تو کہنے لگتے اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب سے اس طور پر جیسا کہ

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ

جو اُس نے عہد کیا | تجھ سے | اگر | دور کر دے تو ہم سے | (یہ) عذاب | تو ہم ضرور ہی ایمان لے آئیں گے

اس نے آپ کو سکھا رکھا ہے دعا کیجئے اگر آپ نے ہم سے اس عذاب کو اٹھا دیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۲۹) بنی اسرائیل نے فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر موسیٰ سے کہا کہ آپؑ کے آنے سے پہلے بھی ہم پر سخت مظالم توڑے گئے تھے اور اب آپؑ کے آنے پر بھی بدستور ظلم توڑے جا رہے ہیں ان سے نجات کی کیا صورت ہے؟ موسیٰ نے انہیں یوں تسلی دی کہ اللہ عنقریب تمہارے مخالفین کو ہلاک کر کے تمہیں زمین کی حکومت عطا کرے گا۔ اور تنگی کے بعد خوشحالی سے تمہارا امتحان کرے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

(۱۳۰) اور اس کے بعد اللہ نے فرعون کی قوم کی شرارت اور سرکشی کے بدلے میں ان کو مسلسل کئی سال قحط اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا رکھا کہ انہیں نصیحت حاصل ہو۔

(۱۳۱) لیکن وہ ایسے ضدی تھے کہ جب تنگی دور ہو کر خوشحالی ہو جاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارا حق ہے اور اگر آرام کے بعد تکلیف پہنچتی تو کہتے کہ موسیٰ اور اس کے پیروی کرنے والوں کی نحوست کی وجہ سے ہم پر یہ مصیبت آئی ہے۔ سنو ان کی نحوست تو اللہ کو معلوم ہے کہ ان کی سرکشی اور شرک کی وجہ سے ان پر یہ مصیبت آئی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۱۳۲) اور وہ ضدی موسیٰ سے کہتے کہ چاہے کیسا ہی معجزہ دکھا کر تو ہم پر جادو کر دے ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔

(۱۳۳) پس ان کی سرکشی کی سزا میں اللہ نے ان پر بارش کا طوفان، ٹڈی دل، جوئیں اور مینڈک اور پینے کے پانی کا خون ہو جانا یکے بعد دیگرے عذاب بھیجے جو علیحدہ علیحدہ نشانات قدرت تھے مگر وہ پھر بھی ضد ہی کرتے رہے اور وہ لوگ جرائم پیشہ ہی تھے۔

افعال: اُوْذِيْنَا: ہم کو ستایا گیا، ہمیں ایذا دی گئی، اِيْذَاءٌ سے، ماضی مجہول کا صیغہ (جمع متکلم)۔ تَاْتِيَنَا: تو ہمارے پاس آئے، لے آئے، تَاْتِيَ مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ يَطَّيَّرُوْا: وہ بدشگونی کرتے تھے، برا شگون کرتے تھے، برا شگون لیتے تھے، تَطَيُّرٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَسْحَرَنَا: تو ہم پر جادو کرے، تَسْحَرَ، سِحْرٌ (فتح) سے، مضارع (واحد مذکر حاضر)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

اسماء: سِنِيْنَ: سال، برس، قحط کے برس، سَنَةٌ کی جمع ہے مراد ہر سال ان پر قحط اور خشک سالی آتی تھی۔ مَهْمَا: جو، جو کچھ، اصل میں یہ لفظ ماما ہے عربی میں اس کے معنی "جو" ہیں، بولنے میں پہلے الف کو "ہ" بنا لیا تو مَهْمَا ہو گیا، معنی وہی ہوئے۔

لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝١٣٤ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

تجھ پر | اور ہم ضرور بھیج دیں گے | تیرے ساتھ | بنی اسرائیل کو | پس جب | ہم ہٹا لیتے | اُن پر سے

لے آئیں گے اور آپ کے ساتھ ضرور بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے اس عذاب

الرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُم بَٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝١٣٥ فَانتَقَمْنَا

(وہ) عذاب | ایک مدت تک | جس کو وہ پہنچنے والے تھے | تو اسی وقت وہ | (عہد) توڑ دیتے تھے | پھر ہم نے انتقام لیا

کو ایک خاص وقت تک، کہ وہ اس تک پہنچنے والے ہی تھے، ٹال دیا تو وہ بدعہدی کرنے لگے پس ہم نے ان سے

مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ فِي ٱلْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا۟

ان سے | پس ہم نے غرق کر دیا انہیں | سمندر میں | کیونکہ انہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور وہ تھے

انتقام لیا سو ہم نے ان کو گہرے پانی میں غرق کر دیا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے

عَنْهَا غَٰفِلِينَ ۝١٣٦ وَأَوْرَثْنَا ٱلْقَوْمَ ٱلَّذِينَ كَانُوا۟ يُسْتَضْعَفُونَ

ان سے | غافل | اور ہم نے وارث کر دیا | ان لوگوں کو جو | (سمجھے جاتے) تھے کمزور

غفلت برتتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے

مَشَٰرِقَ ٱلْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا ٱلَّتِي بَٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ

اس زمین کے مشرق | اور مغرب کا (وارث) | جس میں | ہم نے برکت رکھی ہے | اور پورا ہوا

اس زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں کہ ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے

كَلِمَتُ رَبِّكَ ٱلْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ بِمَا صَبَرُوا۟ ۖ وَدَمَّرْنَا

وعدہ نیک آپ کے رب کا | بنی اسرائیل پر | اُن کے صبر کی وجہ سے | اور برباد کیا ہم نے

رب کا بہترین وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا، اور جو محلات

مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُۥ وَمَا كَانُوا۟ يَعْرِشُونَ ۝١٣٧ وَجَٰوَزْنَا

جو کچھ | بناتے تھے | فرعون | اور اس کی قوم | اور جو وہ بلند کرتے تھے | اور ہم نے پار اُتار دیا

فرعون اور اس کی قوم بنایا کرتی اور جو بلند عمارتیں وہ چڑھاتے تھے ان سب کو ہم نے برباد کر کے رکھ دیا اور ہم نے

بِبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْبَحْرَ فَأَتَوْا۟ عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ

بنی اسرائیل کو | سمندر سے | تو وہ آئے | ایک قوم کے پاس | جو عبادت میں لگے ہوئے تھے

بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو ایک قوم پر ان کا گزر ہوا جو اپنے بتوں کی

عَلَىٰٓ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا۟ يَٰمُوسَى ٱجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا

اپنے بتوں کی | کہنے لگے | اے موسیٰ | بنا دے | ہمارے لئے (بھی) | ایک معبود (بت)

عبادت میں مشغول تھے کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیجئے جس طرح کہ

كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝١٣٨ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ

جیسے ان کے معبود (بت) ہیں | اس نے کہا | بیشک تم تو | بڑے جاہل لوگ ہو۔ | بیشک یہ لوگ

ان لوگوں کے معبود ہیں موسیٰ نے کہا بلاشبہ تم نادان قوم ہو۔ بیشک یہ لوگ

آیت نمبر | آسان تفسیر

(١٣٤) اور اوپر بیان کئے گئے عذابوں میں سے جب کوئی عذاب ان پر آ پڑتا۔ تو موسیٰ سے درخواست کرتے کہ تو اللہ کا نبی ہے تیری دعا قبول کرنے کا اس نے وعدہ کیا ہے اس لئے تو ہمارے لئے دعا کر کہ وہ اس عذاب کو دور کر دے اور اگر تیری دعا سے یہ عذاب ہم پر سے ختم ہو جائے تو ہم تجھے اللہ کا سچا رسول مان لیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ آزاد کر کے شام بھیج دیں گے۔

(١٣٥) پھر جب کچھ عرصہ کے لئے جو ان کے لئے مقرر تھا وہ عذاب موسیٰ کی دعا سے ٹل جاتا تو وہ فوراً ہی وعدہ خلافی کرنے لگے۔

(١٣٦) پھر چونکہ انہوں نے موسیٰ پر نازل شدہ ہماری آیات کو جھوٹا کہا تھا اور ان کی پرواہ نہ کرتے تھے ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر (بحیرہ قلزم) میں غرق کر دیا۔

(١٣٧) اور بنی اسرائیل کو جنہیں وہ نہایت کمزور سمجھتے تھے ملک شام کے مشرق و مغرب کا وارث کر دیا جس میں ہم نے سرسبزی و شادابی سے بہت برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل سے جو اللہ نے حکومت اور خوشحالی کا وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا ان کے صبر کی وجہ سے اور فرعون اور ان کی قوم نے جو مکانات اور اونچی عمارتیں بنا رکھی تھیں سب تباہ کر دیں۔

(١٣٨) اور جب اللہ نے اپنے فضل سے بنی اسرائیل کو سمندر پار کر دیا تو ان کا گذر ایک بت پرست قوم پر سے ہوا جو بتوں کی پوجا کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر حضرت موسیٰ سے درخواست کرنے لگے کہ ہمیں بھی ایسا ہی ایک بت بنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تم بڑے جاہل ہو جو ایسی بیہودہ، فضول خواہش کرتے ہو۔ چونکہ بنی اسرائیل ایک طویل عرصہ فرعون کی مشرکانہ حکومت میں غلاموں کی حیثیت سے گزار چکے تھے۔ اس لئے غلامی کے سابقہ اثرات کے تحت موسیٰ کی موجودگی کے باوجود ایسا بے ہودہ مطالبہ کر ڈالا۔

افعال: عَهِدَ: اس نے تاکید کی، اس نے عہد لیا، عَهْدٌ (سمع) سے جس کے معنی تاکید کرنے اور عہد کرنے اور دیکھتے رہنے کے ہیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُرْسِلَنَّ: ہم ضرور بھیج دیں گے، مضارع بانون تاکید کا صیغہ (جمع متکلم)۔ اِنْتَقَمْنَا: ہم نے سزا دی، ہم نے بدلہ لیا، اِنْتِقَامٌ سے، ماضی (جمع متکلم)۔ يَنْكُثُوْنَ: وہ توڑنے لگتے ہیں، توڑ دیتے ہیں، نَكْثٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ يُسْتَضْعَفُوْنَ: وہ کمزور بنائے جا رہے تھے، وہ کمزور سمجھے جاتے تھے، اِسْتِضْعَافٌ سے، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ دَمَّرْنَا: ہم نے خراب کر دیا، ہلاک کر دیا، اکھیڑ مارا، تَدْمِيْرٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔ يَصْنَعُ: وہ بناتا ہے، صَنْعٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ جَاوَزْنَا: ہم نے پار اتارا، پار کرایا، مُجَاوَزَةٌ سے، ماضی (جمع متکلم)۔ يَعْكُفُوْنَ: وہ جمے بیٹھے تھے، عُكُوْفٌ سے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بٰلِغُوْهُ: اس تک پہنچنے والے، بٰلِغُوْ (اصل میں بٰلِغُوْنَ) بُلُوْغٌ سے اسم فاعل کا صیغہ۔ اَلْحُسْنٰى: بھلائی، خوبی، اچھی، عمدہ، حُسْنٌ سے، افعل تفضیل، اَحْسَنُ کا مؤنث ہے۔

مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾

تباہ ہونے والے ہیں | جس (بت پرستی) میں لگے ہوئے ہیں | اور باطل ہے | وہ (کام) | جو وہ کیا کرتے تھے

جس عمل میں مشغول ہیں وہ مٹ جانے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں محض باطل ہے۔

قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿١٤٠﴾

کہا | کیا اللہ کے سوا | میں تلاش کروں تمہارے لئے | معبود؟ | اور اُسی نے فضیلت بخشی تمہیں | اہل عالم پر

کہا کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل جہان پر فضیلت دی ہے

وَإِذْ أَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ

اور (یاد کرو) جب | ہم نے نجات دی تمہیں | قوم فرعون سے | جو دیتے تھے تمہیں | برا | عذاب

اور (ہماری نعمتوں کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں سخت عذاب دیتے

يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ وَفِي ذٰلِكُمْ

کہ وہ مار ڈالتے تھے | تمہارے بیٹوں کو | اور | زندہ رہنے دیتے تھے | تمہاری عورتوں کو | اور اس میں

اور تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر دیتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾ وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً

آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے | بہت بڑی | اور ہم نے وعدہ کیا تھا | موسیٰ سے | تیس | راتوں کا

طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ لیا

وَّأَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقٰتُ رَبِّهٖٓ أَرْبَعِينَ

تکمیل کی ہم نے اس کی | (مزید) دس (راتوں) سے | پھر پوری ہوگئی | مدت مقررہ | اس کے رب کی | چالیس

اور ہم نے دس (راتیں مزید بڑھانے) سے ان کی تکمیل کر دی۔ سو اس کے رب کا چالیس رات کا وعدہ

لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسٰى لِأَخِيهِ هٰرُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ

راتیں | اور کہا | موسیٰ نے | اپنے بھائی ہارون سے | تم خلیفہ رہو میرے | میری قوم میں | اور اصلاح کرتے رہو

پورا ہوا' موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میرے پیچھے میری قوم میں نیابت کرنا اور ان کی اصلاح کرتے رہنا

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقٰتِنَا وَكَلَّمَهٗ

اور پیروی نہ کرو | فساد کرنے والوں کے راستہ کی | اور جب آیا | موسیٰ | ہماری میعاد پر | اور کلام کیا اس سے

اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے مقرر وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے

رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ أَرِنِيٓ أَنْظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرٰىنِي

اس کے رب نے | (تو) اس نے عرض کی | اے رب | دکھا مجھے | کہ ایک نظر ڈالوں تجھ پر | فرمایا | ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھے

باتیں کیں تو موسیٰ نے کہا اے رب تو مجھے دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے

وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِي

لیکن | نگاہ ڈال | اُس پہاڑ کی طرف | پس اگر وہ ٹھہرا رہا | اپنی جگہ پر | تو تُو بھی مجھے دیکھ سکے گا

البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم بھی مجھے دیکھ لو گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳۹) اور یقین رکھو کہ ان بت پرستوں کا مذہب (بت پرستی) اور تمام فضول رسمیں اللہ کے حکم سے میرے ہاتھوں تباہ و برباد ہونے والی ہیں۔

(۱۴۰) اور فرمایا کیا اللہ کے سوا، جس نے تمہیں اہل عالم پر ہدایت دے کر، فضیلت بخشی تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔

(۱۴۱) اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے تمہیں فرعون کی قوم سے جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے کہ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے زندہ چھوڑ دیتے تھے نجات بخشی اللہ کی طرف سے اس میں تمہارے لئے بڑا امتحان تھا۔

(۱۴۲) اور ہم نے حضرت موسیٰؑ سے (ماہ ذیقعدہ کی) تیس راتوں کا وعدہ لیا تھا کہ تم کوہ طور پر آ کر اعتکاف کرو تمہیں لوگوں کی ہدایت کے لئے کتاب (تورات) دی جائے گی اور اس وعدہ کو دس رات (ذی الحجہ) کی مزید شامل کر کے کل چالیس رات اعتکاف کی مدت مقررہ پوری ہوئی، اور کوہِ طور کی جانب چلتے وقت حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو قوم میں اپنا خلیفہ بنا کر حکم دیا تھا کہ لوگوں کی اصلاح کرتے رہو اور فساد کرنے والے مشرکین کی پیروی نہ کرنا۔

افعال: اَبْغِیْکُمْ: میں تمہارے لئے تلاش کروں، اَبْغِیْ مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُقَتِّلُوْنَ: تَقْتِیْلٌ مصدر، وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَمَّ: کامل ہوا، پورا ہوا، اِتْمَامٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اُخْلُفْنِیْ: میرا خلیفہ ہو، اُخْلُفْ، خِلَافَۃٌ (نصر) سے امر (واحد مذکر حاضر)، ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔

اسماء: مُتَبَّرٌ: ٹوٹ جانے والا، تباہ و برباد، ہلاک کیا جانے والا، تَتْبِیْرٌ سے اسم مفعول مفرد۔ بَلَآءٌ: آزمائش، مصیبت، سختی، آزمائش کبھی مصیبت کے ذریعے اور کبھی احسان کے ذریعے۔ مِیْقَاتٌ: ایک معین مدت جو ایک کام کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ

پھر جب | جلوہ ڈالا | اُس کے رب نے | پہاڑ پر | تو کر دیا اسے | ریزہ ریزہ | اور گر پڑا | موسیٰ | بے ہوش

پس جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلّی فرمائی تو اس کو پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

پھر جب | اسے ہوش آیا | تو کہا | پاک ہے تیری ذات | میں نے توبہ کی | تیرے ہاں | اور میں | سب سے پہلا | یقین رکھنے والا ہوں

پس جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تیری ذات پاک ہے میں تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں اور میں (اس حقیقت پر) سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ

فرمایا | اے موسیٰ | بیشک | میں نے تجھے چن لیا | لوگوں پر | اپنی پیغام رسانی | اور ہمکلامی کے لئے

ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تجھے تمام لوگوں پر فضیلت دی ہے

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ

پس لے لے | جو میں نے دیا تجھے | اور رہو | شکر گزاروں میں | اور لکھ دی ہم نے | اس کے لئے

پس جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے وہ لے لو اور شکر گزار رہو اور ہم نے تختیوں پر

فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا

تختیوں میں | ہر طرح کی | نصیحت | اور تفصیل | ہر ایک | بات کی | پس پکڑ لے اُن کو

موسیٰ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی۔ پس (فرمایا) (اے موسیٰ) مضبوطی سے ان کو

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ

مضبوطی سے | اور حکم کر | اپنی قوم کو | کہ اختیار کریں | ان کی بہترین باتیں | عنقریب میں انہیں دکھاؤں گا | گھر

تھام لو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان کی بہترین باتوں پر عمل پیرا ہوں، میں تمہیں عنقریب

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ

نافرمانوں کا | میں عنقریب پھیر دوں گا | اپنی آیتوں سے | ان لوگوں کو جو | تکبر کرتے ہیں | زمین میں

نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا اور میں بہت جلد ان لوگوں کو اپنی آیتوں سے روک دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ

ناحق | اور اگر | وہ دیکھ لیں | سب معجزے | تو (بھی) وہ ایمان نہ لائیں | اُن پر

کرتے ہیں اور اگر وہ تمام قسم کی نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی اُن پر ایمان نہ لائیں گے

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا

اور اگر وہ دیکھ لیں | راستہ | ہدایت کا | تو نہ بنائیں اسے | (اپنا) راستہ | اور اگر وہ دیکھ لیں

اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اختیار نہ کریں گے اور اگر گمراہی

سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

راستہ | گمراہی کا | تو اختیار کر لیں اُسے | (اپنا) راستہ | یہ اس لئے کہ انہوں نے | جھٹلایا

کی راہ دیکھ پائیں تو اس پر چلنے لگیں گے اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۱۴۳) اور جب موسیٰ نے وعدۂ اعتکاف کو پورا کرنے کے لئے طور پر آ کر اللہ سے براہ راست بات چیت کا شرف حاصل کیا تو اللہ کے دربار میں عرض کی کہ اے اللہ! مجھ پر اپنی ذات کا جلوہ فرما کہ میں تجھے ایک نظر دیکھ لوں۔ حکم ہوا کہ تم مجھے ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن تم تقاضا کرتے ہو تو اس پہاڑ پر نظر ڈالو۔ ہم اس پر جلوہ کریں گے اگر وہ اپنی جگہ پر ثابت رہا تو سمجھ لینا کہ تم بھی مجھے دیکھ سکو گے ورنہ نہیں۔ چنانچہ جب اللہ نے پہاڑ پر جلوہ فرمایا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو عرض کی اے اللہ! میں اپنی غلطی سے تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور تیرے حکموں پر سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں۔

(۱۴۴) اس پر حکم ہوا کہ اے موسیٰ! میں نے تمہیں اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لئے چن لیا ہے۔ پس جو احکام میں نے توریت وغیرہ میں تمہیں دیئے ہیں ان پر مضبوطی سے عمل کرو اور ہماری نعمت کا شکریہ ادا کرو۔

(۱۴۵) اور اللہ نے اپنے دست قدرت سے ہر قسم کی نصیحت اور ہر ضروری امر کی تفصیل لکھ کر موسیٰ کو دی اور حکم دیا کہ تم خود بھی ان احکام پر مضبوطی سے عمل کرو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ ان تختیوں میں لکھی ہوئی نیک باتوں پر عمل کریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہیں اور جلدی ہی انہیں نافرمانوں کا انجام دکھایا جائے گا جو دنیا میں ذلت اور آخرت میں دوزخ ہوگا۔

افعال: كَلَّمَهٗ: اس نے کلام کیا اس سے ’كَلَّمَ‘ ’تَكْلِيْمٌ‘ سے ماضی (واحد مذکر غائب) ’ہٗ‘ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَقَرَّ: وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا ’اِسْتِقْرَارٌ‘ سے جس کے معنی ٹھہرے رہنے اور قرار پکڑنے کے ہیں ’ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِصْطَفَيْتُكَ: میں نے تجھے امتیاز دیا ’برگزیدہ کیا ’اِصْطَفَيْتُ‘ اِصْطِفَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اٰتَيْتُكَ: میں نے تجھ کو دیا ’اٰتَيْتُ‘ اِيْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُورِيْكُمْ: میں تم کو دکھاؤں گا ’اُورِیْ‘ اِرَاءَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْوَاحٌ: تختیاں ’تختے ’لَوْحٌ کی جمع۔

بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

ہماری آیتوں کو | اوروہ رہے | ان سے | غافل | اوروہ لوگ جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات اور

وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

اورآخرت کی ملاقات کو | ضائع ہوگئے | اُن کے اعمال | اوروہ بدلہ پائیں گے | صرف (انہی کاموں کا)

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو گئے ان لوگوں کو وہی سزا ملے گی جو اعمال

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ

جووہ کیا کرتے تھے | اوربنایا | موسیٰ کی قوم نے | اس کے بعد | اپنے زیورات سے

انہوں نے کئے اور موسیٰ کے بعد ان کی قوم نے اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا بنا لیا جو ایک

عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

ایک بچھڑا | جوایک جسم تھا | جس میں آوازتھی | کیانہیں دیکھاانہوں نے | کہ وہ | بات نہیں کرتاان سے

جسم تھا اور گائے کی طرح آواز رکھتا تھا کیا انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو ان سے بات کرتا ہے

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾

اورنہ ہی بتاتا ہے انہیں | (کوئی) راستہ | انہوں نے اسے (معبود) بنالیا | اوروہ تھے ظالم

اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھا سکتا ہے انہوں نے اسے معبود ٹھہرایا اور وہ بڑے ظالم تھے

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ

پھرجب | نادم ہوئے | اورانہوں نے دیکھ لیا | کہ وہ | گمراہ ہوگئے ہیں

اور جب وہ (اس عمل سے) شرمندہ ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ

تو کہنے لگے | کہ اگر | رحم نہ کیا ہم پر | ہمارے رب نے | اور | (نہ) بخشا ہمیں | توہم ضرور ہوجائیں گے

تو کہنے لگے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور بخش نہ دے تو بلاشبہ ہم

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ

نقصان اٹھانے والوں میں | اورجب | واپس لوٹا | موسیٰ | اپنی قوم کی طرف | غصہ میں | اوررنج میں

نقصان اٹھائیں گے اور جب موسیٰ غصہ اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف لوٹے

قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ

(تو) بولا | بہت بری | قائم مقامی کی تم نے میری | میرے بعد | کیاتم نے جلدی کی | اپنے رب کے حکم سے (بھی)؟

تو کہنے لگے کہ میرے بعد تم نے میری بری نیابت کی کیا تم اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلدی کر بیٹھے

وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ

اورڈال دیں | تختیاں (تورات کی) | اورپکڑلیا | سر | اپنے بھائی کا | اسے کھینچنے لگا

اور موسیٰ نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴۶) اور جو لوگ زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں اور ایسے ضدی ہیں کہ اگر وہ سب جہان کے معجزے بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور راہ حق کو دیکھ لیں تو اسے اپنا دستور نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو بڑی خوشی سے اس پر چلنے لگیں۔ میں ان کو اپنی آیات پر ایمان لانے سے روک دوں گا۔ کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ہمیشہ ان سے لاپرواہی برتتے رہے۔

(۱۴۷) اور جو لوگ اللہ کی آیتوں اور روز آخرت کے پیش آنے کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور جو وہ حق کی تکذیب اور ہنسی مذاق اور برے اعمال دنیا میں کرتے رہے ان کی انہیں سزا دی جائے گی۔

(۱۴۸) حضرت موسیٰ کے طُور پر چلے جانے کے بعد ان کی قوم نے سامری نامی جادوگر کے کہنے پر زیورات کو ڈھال کر بچھڑے کا بت بنالیا۔ جس میں کچھ گائے کی سی آواز تھی اور وہ اسے پوجنے لگے۔ حالانکہ نہ تو وہ بے جان بُت ان سے کوئی بات چیت کر سکتا تھا اور نہ ہی انہیں کوئی راہ بتاتا تھا اور وہ تھے ہی ظالم۔

(۱۴۹) اور جب اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ نے کوہِ طور سے واپس آ کر انہیں ان کی بے وقوفی پر خبردار کیا اور وہ اپنی گمراہی پر سخت شرمندہ ہوئے تو کہنے لگے کہ اگر اللہ ہم پر رحم اور ہماری خطا معاف نہ کرے گا تو ہم سخت خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔

افعال: یَتَّخِذُوْا: کہ بنالیں، اختیار کرلیں، اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِتَّخَذُوْا: انہوں نے اختیار کیا، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ رَجَعَ: وہ لوٹا، پھر آیا، رُجُوْعٌ سے جس کے معنی جہاں سے ابتدا ہو وہیں لوٹ کے آنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْهِمْ: پچھتائے، نادم ہوئے۔ یہ عربی کا محاورہ ہے، یہ ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کسی بھاری غلطی پر پچھتاوا ہو۔

إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا
اپنی طرف | اس نے کہا | میری ماں کے بیٹے (بھائی) | اُن لوگوں نے | مجھے کمزور سمجھا | اور قریب تھے کہ
لگے (بھائی نے) کہا اے میری ماں کے بیٹے (بھائی) ان لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا

يَقْتُلُونَنِي ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي
مجھے قتل (ہی) کر ڈالتے | پس خوش نہ کر | مجھ پر | دشمنوں کو | اور مجھے (شامل) نہ کر
کہ مجھے قتل کر ڈالیں تو (میری بے حرمتی سے) مجھ پر دشمنوں کو مت ہنسا اور مجھے ان ظالموں کے

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَ
اُن لوگوں کے ساتھ | جو ظالم ہیں | بولا | اے میرے رب! | معاف کر مجھے | اور میرے بھائی کو | اور
ساتھ نہ ملا۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور

أَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ إِنَّ الَّذِينَ
داخل کر ہمیں | اپنی رحمت میں | اور تو ہی | سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے | بے شک جنہوں نے
ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر لے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے بیشک جن لوگوں نے

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ
بنایا (معبود) | بچھڑے کو | پہنچے گا انہیں | غضب | ان کے رب کا | اور رسوائی
بچھڑے کو معبود بنایا تھا ان پر جلد ان کے رب کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اور دنیا کی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ
دنیا کی زندگی میں | اور اسی طرح | ہم سزا دیتے ہیں | جھوٹ باندھنے والوں کو | اور وہ لوگ جنہوں نے
زندگی میں رسوائی (بھی)۔ اور اسی طرح ہم جھوٹ بنانے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں اور وہ لوگ

عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ
عمل کئے بُرے | پھر توبہ کی | اس کے بعد | اور ایمان لائے | بیشک آپ کا رب
جنہوں نے بُرے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بیشک آپ کا

مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى
اس کے بعد | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور جب خاموش ہوا (کم ہوا) | موسیٰ کا
رب توبہ کے بعد بخش دینے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ

الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ
غصہ | تو اُٹھا لیا اُس نے تختیوں کو | اور اس کی تحریر میں | ہدایت | اور رحمت (تھی)
کم ہوا تو ان تختیوں کو اُٹھا لیا اور ان میں جو کچھ لکھا ہوا تھا وہ ان لوگوں کے لئے سرمایہ ہدایت

لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ
اُن لوگوں کے لئے | جو اپنے رب سے | ڈرتے ہیں | اور چن لئے | موسیٰ نے | اپنی قوم میں سے
رحمت تھا جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۵۰) اور (ہم نے کوہ طور پر ہی حضرت موسیٰؑ کو ان کی غیر موجودگی میں ان کی قوم کی گوسالہ (بچھڑے) کو پوجنے سے خبردار کر دیا چنانچہ) جب حضرت موسیٰؑ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے تو ان سے جھڑک کر کہا کہ تم نے میرے بعد بڑی احمقانہ حرکت کی کہ بچھڑا پوجنا شروع کر دیا کیا تم نے اپنے رب کے حکم کا بھی انتظار نہ کیا۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے میں طور پر گیا ہوا تھا؟ اور غصے میں تورات کی تختیاں زمین پر ڈال کر اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارونؑ بولے میرے سگے بھائی! یہ ظالم لوگ تو مجھے کمزور سمجھ کر قتل ہی کرنے کو تھے۔ آپؑ مجھے ذلیل کر کے انہیں مجھ پر ہنسی کا موقعہ نہ دیں اور مجھے ان میں شامل نہ سمجھیں۔ میں نے ان کو روکنے کی حد درجہ کوشش جاری رکھی تھی۔

(۱۵۱) تب حضرت موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے رب! میری اور میرے بھائی ہارونؑ کی مغفرت فرما کر اپنی رحمت میں داخل کر۔ اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵۲) بلاشبہ جن لوگوں نے سامری کے بچھڑے کی عبادت کی ان پر دنیا ہی میں اللہ کا غضب اور رسوائی ڈالی جائے گی اور خدا پر بہتان باندھنے والوں اور دین میں بدعات رائج کرنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(۱۵۳) اور جن لوگوں نے برے عمل کئے پھر توبہ کر لی اور اللہ و رسول پر ایمان لائے اللہ انہیں ضرور بخش دے گا۔ کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵۴) اور جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ کم ہوا تو تورات کی تختیوں کو اٹھا لیا جن کے مضامین میں اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے رحمت اور ہدایت تھی۔

افعال: بِئْسَمَا: برا ہے جو کچھ ہوا' بری ہے وہ چیز' (بِئْسَ فعل' مَا اسم موصول)۔ خَلَفْتُمُوْنِیْ: تم نے میری جانشینی کی' نیابت کی' خَلَفْتُمْ' خِلَافَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَجُرُّهٗ: جَرٌّ مصدر' اس کو کھینچتے ہوئے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ لَا تُشْمِتْ: تو مت ہنسا' خوش کر' اِشْمَاتٌ سے' نہی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَدْخِلْنَا: داخل کر ہمیں' اَدْخِلْ' اِدْخَالٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ سَیَنَالُهُمْ: عنقریب پہنچے گا ان کو' یَنَالُ مضارع کا صیغہ جو نَیْلٌ سے بنا ہے' نَیْل کے معنی پانا۔

اسماء: اَسِفًا: افسوس کرنا' پچھتانا (مصدر)' حالت افسوس میں' افسوس۔ نُسْخَتِهَا: ان میں لکھا ہوا' ان کے مضامین' نُسْخَةِ (لکھی ہوئی چیز' کتاب) مضاف' هَا (ضمیر واحد مؤنث غائب) مضاف الیہ۔

سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

ستر (۷۰) | آدمی | ہمارے وعدہ کے لئے | پس جب | انہیں آلیا (پکڑا) | زلزلے نے | تو کہا

ستر آدمی ہمارے مقررہ وقت کے لئے چن لئے پھر جب ان کو زلزلے نے آلیا تو کہا کہ

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا

اے رب! | اگر تو چاہتا | تو ہلاک کر دیتا انہیں | اس سے پہلے | اور مجھے (بھی) | کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے

اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو بھی اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا کیا ہم میں سے چند

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ

اس کے بدلے میں | جو کیا | نادانوں نے | ہم میں سے | نہیں | یہ (کچھ اور) | مگر صرف | تیری آزمائش ہے

بے وقوفوں کی حرکت پر تو ہمیں ہلاک کر دے گا یہ تو تیری طرف سے محض ایک آزمائش تھی

تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ

تو گمراہ کرتا ہے | اس سے | جسے | چاہے | اور | تو ہدایت دیتا ہے | جسے | تو چاہے | تو ہی ہے

جس کو چاہے تو (اس آزمائش کے ذریعے) گمراہ کر دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ دکھا دے تو ہی

وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

ہمارا پروردگار | پس بخش دے ہم کو | اور رحم کر ہم پر | اور تو | سب سے بہتر | بخشنے والا ہے

ہمارا کارساز ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب بخشنے والوں سے بہتر ہے

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا

اور لکھ دے | ہمارے لئے | اس دنیا میں | نیکی | اور آخرت میں (بھی) | بیشک ہم نے

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ بیشک ہم

هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

رجوع کیا | تیری طرف | فرمایا | (میں) اپنا عذاب | نازل کرتا ہوں | جس پر چاہوں | اور میری رحمت

تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں اس کو پہنچاتا ہوں اور میری رحمت

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

گھیرے ہوئے ہے | ہر چیز کو | پس میں عنقریب اسے لکھ دوں گا | ان کے لئے جو | پرہیزگاری کرتے ہیں

ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، سو میں اس بھلائی کو ان لوگوں کے لئے ضرور لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ

اور دیتے ہیں | زکوٰۃ | اور وہ لوگ کہ جو | ہماری آیتوں پر یقین کرتے ہیں | جو لوگ کہ

اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ لوگ

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا

پیروی کرتے ہیں | (اس) رسول کی | جو نبی | امی ہے | وہ جسے | پاتے ہیں وہ | لکھا ہوا

جو ایسے رسولؐ، نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جن کو وہ اپنے ہاں تورات و انجیل

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۵) اور گوسالہ پرستی اور اس کی سزا اور توبہ اور معافی کے بعد موسیٰ علیہ السلام تورات کے احکام سنانے لگے۔ تو بنی اسرائیل اپنی عادت کے مطابق کہنے لگے کہ ہمیں ان کے اللہ کے احکام ہونے کا اس وقت یقین ہوگا کہ خود اللہ ہم سے کہہ دے کہ یہ میرے احکام ہیں اس پر موسیٰ نے اللہ کے حکم سے اللہ کا کلام سنانے کے لئے ستر آدمی چن لئے۔ جنہوں نے طور پر کلام الٰہی سن کر صاف کہہ دیا کہ ہم تو اس وقت یقین کریں گے کہ خدا کو ظاہری طور پر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اس بے ادبی کی سزا میں انہیں آسمان سے کڑک اور نیچے سے زلزلے نے آ لیا اور سب مر گئے۔ اس وقت حضرت موسیٰ نے عرض کی۔ بارخدایا! اگر تو چاہتا تو انہیں اور مجھے اس سے پہلے ہی ہلاک کر سکتا تھا تیری عادت ہے کہ جاہلوں کی گستاخی کے بدلے میں سب کو ہلاک نہیں کیا کرتا یہ تو تیرا ایک امتحان ہے اس سے تو جسے چاہے گمراہ کرتا اور جسے چاہے راہ راست پر لے آتا ہے تو ہی ہمارا مددگار ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے چنانچہ اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا قبول فرما کر انہیں دوبارہ زندہ کر دیا۔

(۱۵۶) اور ہمارے لئے دنیا اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔ بلاشبہ ہم نے تیری جناب میں توبہ کر لی۔ حکم ہوا کہ میں اپنا قہر اور عذاب تو صرف انہی لوگوں پر نازل کرتا ہوں جن پر چاہوں سب پر نہیں لیکن میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور سب کے لئے ہے پس میں اپنی رحمت لکھ دوں گا ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگار ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیتوں پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔

افعال: اِخْتَارَ: اس نے چن لیا' اِخْتِيَارٌ سے جس کے معنی انتخاب کرنے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَتُهْلِكُنَا: کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے' کرے گا' تُهْلِكُ' اِهْلَاكٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تُضِلُّ: تو گمراہ کرتا ہے' اِضْلَالٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَشَآءُ: میں چاہوں' مَشِيْئَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ اُصِيْبُ: میں پہنچاتا ہوں' ڈالتا ہوں' اِصَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ هُدْنَا: ہم نے توبہ کی' ہم نے تیری طرف رجوع کیا' هَوْدٌ سے' ماضی (جمع متکلم)۔ اَكْتُبُهَا: میں اس کو لکھ دوں گا' اَكْتُبُ' كِتَابَةٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

اپنے پاس | تورات | اور انجیل میں | وہ حکم کرتا ہے انہیں | نیک کام کا

میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو ان کو نیکی کے کام کرنے کو کہتے

وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

اور | روکتا ہے انہیں | بُرے کام سے | اور حلال کرتا ہے | اُن کے لئے | سب پاک چیزیں | اور حرام کرتا ہے

اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ

ان پر | ناپاک چیزیں | اور اتارتا ہے | ان پر سے | ان کے بوجھ | اور قیدیں

کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں اور جو بوجھ اور طوق ان پر (لدے ہوئے) تھے

الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ

جو | پڑی تھیں | ان پر | پس جو لوگ | ایمان لائے | اس پر | اور اس کی حمایت کی | اور اس کی مدد کی

ان سے اتارتے ہیں سو وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے اور ان کو تقویت پہنچاتے اور ان کی مدد کرتے ہیں

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ١٥٧

اور پیروی کی انہوں نے | اس نور کی جو | اتارا گیا | اس کے ساتھ | وہی لوگ ہیں | کامیابی پانے والے

اور اس نورِ (ہدایت) کی پیروی کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ نازل ہوا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ

کہہ دیجئے | اے لوگو! | بیشک میں | رسول ہوں اس اللہ کا | تم سب کی طرف | جس کی (ملکیت) ہے

کہہ دیجئے اے لوگو! بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں وہ اللہ تعالیٰ جو تمام

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ

حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | نہیں کوئی معبود | سوائے اُس کے | وہ زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے

آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ

پس تم ایمان لے آؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول | نبی | اُمی پر | جو (خود بھی) | ایمان لاتا ہے

سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی اُمی پر جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے

بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ١٥٨ وَمِنْ

اللہ | اور اس کے کلام پر | اور پیروی کرو اس کی | تاکہ تم | راہ پاؤ | اور

کلام پر (خود بھی) ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت حاصل ہو اور

قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ١٥٩

موسیٰ کی قوم میں سے | ایک گروہ (ایسا بھی ہے) | جو رہنمائی کرتے ہیں | حق کی طرف | اور اسی کے مطابق | وہ انصاف کرتے ہیں

موسیٰ کی قوم میں چند لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کے ساتھ راہ دکھاتے اور حق کے مطابق انصاف کرتے ہیں

(۱۵۷) جو لوگ ہمارے اس رسول محمدؐ کی پیروی کرتے ہیں جن کا لقب نبی اُمی ہے (جس نے کسی انسان سے تعلیم نہیں پائی بلکہ براہ راست اللہ سے تعلیم پا کر تمام عالم کے لئے معلم بنے) جن کی بشارتوں (خوشخبریوں) کو اہل کتاب اپنی کتابوں تورات اور انجیل وغیرہ میں لکھی ہوئی پاتے ہیں اور وہ انہیں نیک کام کرنے کا حکم دیتے اور برے کام کرنے سے روکتے اور جملہ پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتے اور ان پر جو سخت احکام کے بوجھ اور زنجیریں پڑی تھیں ان پر سے اتارتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے ان پر ایمان لا کر ان کی حمایت اور مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو ان پر اتارا گیا ہے وہی کامیاب ہیں۔

(۱۵۸) آپؐ اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا حقیقی حاکم و متصرف ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس تم کو اس پر اور اس کے رسولؐ نبی امی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا لازم ہے جو خود بھی اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے حکم پر چلنا واجب ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔

(۱۵۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم (بنی اسرائیل) میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتے اور اسی کے مطابق اپنے سب معاملات میں عدل اور انصاف کرتے ہیں (جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ)۔

افعال: یَضَعُ: وَضْعٌ مصدر، وہ اتارتا ہے، دور کرتا ہے، مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ عَزَّرُوْا: تعظیم کی، رفاقت کی، تَعْزِیْرٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب) تَعْزِیْرٌ عَزْرٌ سے بنا ہے، جس کے معنی قوت پہنچانا، مدد کرنا، کسی کو بڑا مان کر اس کی حفاظت اور حمایت کرنا۔ نَصَرُوْا: نَصْرٌ مصدر، انہوں نے مدد کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْاُمِّیُّ: اُمی، جو نہ لکھ سکے نہ کتاب پڑھ سکے۔ اسم منسوب ہے، اس کی نسبت تین باتوں کی طرف ہوسکتی ہے۔ (۱) ام (ماں) کی طرف نسبت یعنی ویسا ہی جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا، یعنی کسی سے کچھ پڑھنا نہ سیکھا۔ (۲) ام القریٰ یعنی مکہ کا رہنے والا۔ (۳) ایسا ہی ان پڑھ جیسے امت عرب کے عام لوگ۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ

اور ہم نے الگ الگ کر دیا انہیں | بارہ | قبیلوں (کے لحاظ) سے | جماعتوں میں | اور وحی کی ہم نے

اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں کے اعتبار سے جماعتوں میں تقسیم کر دیا اور جب موسیٰ کی

اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

موسیٰ کی طرف | جب پانی مانگا اُس سے | اُس کی قوم نے | کہ مار | اپنا عصا

قوم نے اس سے پانی طلب کیا تو اس کی طرف ہم نے وحی کی کہ اپنے عصا سے پتھر

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

اس پتھر پر | تو پھوٹ پڑے | اس سے | بارہ | چشمے | جان لیا | ہر ایک

کو مارو سو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تمام لوگوں نے اپنا اپنا

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا

قبیلہ نے | اپنا اپنا گھاٹ | اور ہم نے سایہ کیا | ان پر | بادل کا | اور | اتارا

گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

ان پر | من وسلویٰ | کہ کھاؤ | پاکیزہ چیزوں میں سے | جو ہم نے تمہیں دیں

ترنجبین اور بٹیر نازل کئے (اور کہا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ

اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا | لیکن وہ اپنے اوپر ہی | ظلم کرتے تھے | اور جب ان سے کہا گیا

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا اور جب ان کو حکم دیا گیا

اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا

کہ سکونت رکھو | اس | بستی میں | اور کھاؤ | اس میں سے | جہاں سے تم چاہو | اور کہو

کہ اس بستی میں رہو اور اس میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ اور مغفرت

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ

''معاف کر دے'' | اور داخل ہو جاؤ | دروازے میں | سجدہ کرتے ہوئے | تو ہم بخش دیں گے | تمہارے لئے

طلب کرو اور (بستی کے) دروازہ میں عاجزانہ طور سے داخل ہونا ہم تمہارے گناہ معاف

خَطِيْٓئٰتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

تمہاری خطائیں | اور زیادہ دیں گے | نیکی کرنے والوں کو | پس بدل ڈالا | اُنہوں نے جو ظالم تھے

کر دیں گے ہم نیک کام کرنے والوں کو بہت کچھ دیں گے پھر ان میں سے ان لوگوں نے جو ظالم تھے

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اُن میں سے | قول | بجائے اس کے جو | انہیں کہا گیا تھا | سو بھیجا ہم نے | اُن پر

اس بات کو جو ان کو سکھائی گئی تھی دوسری بات سے بدل دیا تب ہم نے ان کے

آیت نمبر	آسان تفسیر
(۱۶۰)	اور بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے ان کے الگ الگ گروہ بنا دیئے (اور ہر ایک پر ایک سردار مقرر کر دیا) اور جب انہوں نے میدان **تیہ** میں پانی کی درخواست کی تو حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے پتھر پر عصا مارا جس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر ایک گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ اچھی طرح معلوم کر لیا۔ اور اسی میدان میں سورج کی دھوپ، گرمی سے بچاؤ کے لئے ان پر بادل کا سایہ کر دیا اور بھوک سے بچاؤ کے لئے ان پر **من و سلویٰ** نازل کر کے فرمایا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اور انہوں نے جو ہماری نافرمانی کی تو اس سے ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑا بلکہ کچھ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔
(۱۶۱)	اور جب ان سے کہا گیا کہ شہر **اریحا** میں رہائش اختیار کرو اور وہاں جہاں سے چاہو اطمینان سے کھاؤ اور شہرت کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے اور **حطه** (استغفار) کہتے ہوئے داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیک لوگوں کو اس سے زیادہ نعمتیں دیں گے۔

افعال: **قَطَّعْنَا**: الگ الگ کر دیا ہم نے، ماضی (جمع متکلم) کا صیغہ جو **تَقْطِيْعٌ** سے بنا مادہ **قَطَعَ** ہے معنی کاٹنے کے ہیں۔ **اِنْبَجَسَتْ**: پھوٹ نکلی، وہ (بارہ چشمے، جمع مکسر) پھوٹ نکلے **اِنْبِجَاسٌ** سے جس کے معنی کسی تنگ مقام سے پانی کے بہہ نکلنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔ **اُسْكُنُوْا**: تم رہو، بسو، **سُكُوْنٌ** سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ

عذاب | آسمان سے | اس لئے کہ | وہ ظلم کرتے تھے | اور پوچھئے ان سے

ظلم کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا اور (اے پیغمبر) ان (یہودیوں) سے

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ

اس بستی کے متعلق | جو | واقع تھی | سامنے | سمندر کے | جب | وہ حد سے بڑھ رہے تھے

اس گاؤں کا حال پوچھئے جو سمندر (کے کنارے) پر تھا جب وہ ہفتہ کے دن (شرعی)

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

ہفتہ کے دن (شکار کے بارے) میں | جب آتی تھیں اُن کے پاس | ان کی مچھلیاں | ہفتہ کے دن | ظاہر طور پر

حد سے بڑھ جاتے تھے کیونکہ جب ان کا ہفتے کا دن ہوتا تو مچھلیاں اُبھر اُبھر کر ان کے سامنے آتیں

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ

اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا | نہ آتی تھیں ان کے پاس | اسی طرح | ہم آزماتے تھے انہیں

اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں اسی طرح ہم ان کو ان کے فسق و نافرمانی

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ

اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے | اور جب کہا | ایک گروہ نے | اُن میں سے | تم کیوں نصیحت کرتے ہو

کی وجہ سے آزماتے تھے اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ تم کیوں ایسے لوگوں کو

قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

اس قوم کو | کہ اللہ | جنہیں ہلاک کرنے والا ہے | یا انہیں عذاب دینے والا ہے | عذاب | سخت

وعظ و نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ تباہ کرنے یا سخت ترین سزا دینے والا ہے

قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وہ بولے (کہ) | عذر پیش کرنے کو | تمہارے رب کے ہاں | اور شاید کہ وہ (بھی) | تقویٰ اختیار کریں

انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ربّ کے حضور اپنا عذر پیش کرنے کے لئے (ایسا کرتے) اور اس لئے بھی کہ شاید وہ باز آجائیں

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

پس جب وہ | بھول گئے | اس بات کو | کہ نصیحت کی گئی تھی | انہیں جس کی | تو نجات دی ہم نے | ان کو (جو)

پھر جب وہ ان باتوں کو بھول گئے جو ان کو سمجھائی جاتی تھیں تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا

يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ

منع کرتے تھے | بُرے کام سے | اور پکڑ لیا ہم نے | اُن کو (جو) | ظالم تھے | عذاب | بُرے (میں)

جو بُرائی سے منع کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو ظالم تھے اُن کی نافرمانی کی وجہ

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ

اس وجہ سے | کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے | پس جب سرکشی کی انہوں نے | اس بات سے | جس سے وہ روکے گئے تھے

سخت عذاب میں گرفتار کر دیا پھر جس کام سے ان کو روکا گیا تھا جب اس میں وہ حد

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۱۶۲) پس ان ظالموں نے جو حکم انہیں دیا گیا تھا اسے بدل کر **حطة** کی جگہ **حنطة** (گندم) کہنا اور سجدہ کی جگہ نبی کی بات کا مذاق اڑانے کی غرض سے سرین کے بل سر کنا شروع کر دیا۔ اس کی سزا میں ان پر آسمان سے عذاب الٰہی (طاعون) نازل ہوا۔

(۱۶۳) ان یہودی قوم کے اُن گذشتہ نافرمانوں کے بارے میں معلوم کیجئے جو شہر ایلہ کے رہنے والے تھے جو **مدین** اور **طُور** کے درمیان بحیرہ قلزم کے کنارے پر واقع تھا اور وہ یوم سبت (ہفتہ کی چھٹی) کی بے حرمتی میں حد سے زیادہ بڑھے جا رہے تھے قصہ یہ تھا کہ انہیں ہفتہ کے روز مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا۔ ہفتہ کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کے طور پر مچھلیاں کثرت سے پانی پر آ جاتیں اور ہفتہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں پانی پر نہیں آتی تھیں۔ ایلہ والوں نے بہانہ بنا کر اس طریقے سے مچھلیوں کا شکار کرنا شروع کر دیا کہ ہفتہ کے روز سمندر کا کنارہ کاٹ کر قریبی حوضوں میں پانی بھر لیتے۔ جس کے ساتھ مچھلیاں بھی کثرت سے ان حوضوں میں آ جاتیں اور اگلی صبح اتوار کے روز ان کو شکار کر لیتے اور یہ سمجھتے کہ ہم نے ہفتہ کو نہیں بلکہ اتوار کو شکار کیا ہے' ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہم اس طرح انہیں آزماتے تھے۔

(۱۶۴) پھر حکم الٰہی کی صریح خلاف ورزی کی وجہ سے وہ لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ (۱) واضح نافرمانی' حکم عدولی کرنے والے (۲) نصیحت کرنے والے (۳) غیر جانب دار گرو۔ (تیسرے غیر جانب دار) گروہ نے (نصیحت کرنے والوں) سے کہا کہ تم اس قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے؟ تو وہ بولے کہ ہم اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ ہم خدا کے سامنے اپنا عذر پیش کر سکیں۔ اور ممکن ہے کہ وہ لوگ بھی ڈر کر جرم سے باز آ جائیں۔

(۱۶۵) پس جب ان مجرموں نے نصیحت کو بالکل بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی تو منع کرنے والوں کو نجات دی اور باقی ظالموں غیر جانب دار رہنے والوں پر ہم نے سخت عذاب نازل کیا ان کے جرموں کی وجہ سے۔

افعال: یَعْدُوْنَ: عُدْوَانٌ مصدر' وہ زیادتی کر رہے تھے' حد شرعی سے تجاوز کر رہے تھے' مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَسْبِتُوْنَ: سَبْتٌ سے' وہ سنیچر نہیں کرتے' وہ ہفتہ نہیں مناتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ تَعِظُوْنَ: تم نصیحت کرتے ہو' وَعْظٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: بَئِیْسٍ: سخت برا' بہت ہی خراب' صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خٰسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ

تو ہم نے حکم دیا انہیں | کہ ہو جاؤ | بندر | ذلیل | اور (یاد کرو) جب اعلان کیا | آپ کے رب نے

بڑھ گئے تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل (و خوار) بندر بن جاؤ اور جب آپ کے رب نے حکم دیا

لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ

کہ وہ ضرور بھیجتا رہے گا | اُن پر | قیامت کے دن تک | اُس کو | جو دیا کرے انہیں | بُرا عذاب

کہ وہ ان پر قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلّط رکھے گا جو انہیں سخت تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے

إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾

بے شک آپ کا ربّ | جلد عذاب دینے والا ہے | اور بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

بیشک آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے نیز وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُونَ وَمِنْهُمْ

اور ہم نے الگ الگ کر دیا انہیں | زمین میں | کئی جماعتیں | (بعض تو) اُن میں سے | نیک لوگ ہیں | اور بعض

اور ہم نے ان کو دنیا میں کئی گروہ بنا کر تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکوکار بھی ہیں اور ان میں سے

دُونَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾

اس کے علاوہ (ہیں) | اور ہم نے آزمایا انہیں | راحت سے | اور تکلیفوں سے | تا کہ وہ | لوٹ آئیں

اس کے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے (ہر طرح) آزمایا کہ شاید وہ باز آجائیں۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ

پھر جانشین ہوئے | اُن کے بعد | نالائق | جو وارث ہوئے کتاب کے | وہ لے لیتے | مال

پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین آئے جو کتاب کے وارث بنے (اس طرح کہ) اس حقیر دنیا کے مال و متاع کو

هٰذَا الْأَدْنٰى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَإِنْ يَّأْتِهِمْ عَرَضٌ

اس دنیا کی زندگی کا | اور کہتے | (کہ) ہمیں معاف کر دیا جائے گا | اور اگر آجائے ان کے پاس | مال

(تحریف کے بدلے میں) قبول کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہماری مغفرت ہو جائے گی اور اگر دوبارہ ایسا ہی مال ان کے پاس

مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيثَاقُ الْكِتٰبِ

ایسا ہی (پھر بھی) | تو وہ لے لیں اُس کو | کیا نہیں لیا گیا تھا | اُن سے | عہد | کتاب کا

آنے لگے تو اسے بھی قبول کر لیں۔ کیا ان سے یہ عہد جو کتاب اللہ میں موجود ہے نہیں لیا گیا کہ

أَنْ لَّا يَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ

کہ وہ نہ کہیں | اللہ کے بارے میں | سوائے حق بات کے | اور انہوں نے پڑھ لیا تھا | جو کچھ | اس میں (تھا)

اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہی بات کہیں جو سچ ہو اور انہوں نے جو کچھ اس میں تھا، پڑھ بھی لیا

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾

اور گھر آخرت (ہی) کا | بہتر ہے | ان کے لئے | جو ڈرتے ہیں (اللہ سے) | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے

اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم سمجھتے نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(١٦٦) پھر جب انہوں نے شکار کی حرمت کے حکم سے انکار کیا تو اس کی پاداش میں ہم نے ان کی صورتیں مسخ کر کے ذلیل بندر بنا دیا۔

(١٦٧) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان یہود پر قیامت تک ایسے ظالم لوگ اور حاکم مقرر کرنے کا اعلان فرمایا کہ جو انہیں سخت سے سخت عذاب دیا کریں بلاشبہ اللہ تعالیٰ سرکشوں کو جلد عذاب دینے والا اور توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(١٦٨) اور ہم نے بنی اسرائیل کو ملک میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا کہ بعض تو ان میں سے نیک ہیں اور بعض ایسے نہیں ہیں اور انہیں تکلیف اور آرام کے موقعوں پر آزمایا تا کہ وہ ہماری جناب میں توبہ کریں۔

(١٦٩) پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث ہوئے وہ دین کو فروخت کرتے اور اس کے بدلے دنیا کا مال حاصل کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا یہ جرم ضرور معاف کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں اور جب بھی انہیں دین فروشی کے بدلے (رشوت وغیرہ حرام ذرائع سے) دنیا کا مال ملتا ہے وہ اسے بڑی خوشی سے لینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ کیا کتاب تورات میں ہم نے ان سے وعدہ نہ لیا تھا کہ اللہ پر کبھی جھوٹا بہتان نہ لگانا اور جو کچھ اس کتاب میں لکھا تھا وہ انہوں نے پڑھ بھی لیا تھا اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تو آخرت کا گھر ہی بہتر ہے اے یہودیو! کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟ کہ دین کی نعمت پر دنیاوی عیش و دولت کو ترجیح دے رہے ہو۔

افعال: تَاَذَّنَ: اس نے سنا دیا' پکار دیا' اعلان کر دیا' خبر کر دی' یہ تَاَذُّنٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ یَبْعَثَنَّ: وہ ضرور ہی بھیجے گا' مضارع با نون تاکید ثقیلہ کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ خَلَفَ: وہ جانشین ہوا' پیچھے آیا' خِلَافَةٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ وَرِثُوْا: انہوں نے بطور نیابت (کتاب) حاصل کی' وِرَاثَةٌ اور مِیْرَاثٌ مصدر' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ بَلَوْنٰھُمْ: ہم نے ان کو آزمایا' بَلَوْنَا' بَلَآءٌ سے' ماضی (جمع متکلم)' ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ دَرَسُوْا: انہوں نے پڑھ لیا' ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: عَرَضٌ: سامان مراد مال و متاع جو زندگی کے لئے ضروری ہے' عُرُوْضٌ جمع۔ مِیْثَاقُ الْکِتٰبِ: کتاب میں لکھی ہوئی ہدایات' میثاق ایسا حکم جس کے ماننے کا سننے والا اقرار کرے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا

اورجولوگ | مضبوطی سے پکڑتے ہیں | کتاب کو | اور قائم کرتے ہیں | نماز (کو) | بیشک ہم

اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں یقیناً ہم

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ

ضائع نہیں کرتے | اجراصلاح کرنے والوں کا | اور (یاد کرو) جب ہم نے اُٹھایا تھا | پہاڑ (کو) | اُن کے اوپر

ایسے نیک لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ اور جب ہم نے اُن کے اوپر پہاڑ کو سائبان

كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا

گویا کہ وہ | ایک سائبان ہے | اورانہوں نے خیال کرلیا تھا کہ وہ | ابھی گرنے والا ہے | ان پر | کہ پکڑو (تھام لو)

کی طرح معلق کر دیا اور اُنہیں یقین ہو گیا کہ اب یہ اُن پر گرنے والا ہے (اس وقت ہم نے کہا کہ)

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

جوہم نے دی تمہیں (تورات) | مضبوطی کے ساتھ | اور یاد رکھو | جو کچھ | اُس میں ہے | تاکہ تم | بچے رہو

جو (ہدایت) ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جب | نکالا آپ کے رب نے | بنی آدم سے | اُن کی پیٹھوں میں سے | اُن کی اولاد کو

اور (اے پیغمبر!) جب آپ کے ربّ نے (عالم ارواح میں) بنی آدم سے (یعنی) ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ

اور شہادت لی اُن سے | اُن کے نفسوں پر | کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں | وہ بولے ہاں کیوں نہیں | ہم شہادت دیتے ہیں

اوران کواُنہی پر گواہ بنایا (اور پوچھا کہ) کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ سب نے کہا' کیوں نہیں ہم اس پر گواہ ہیں (یہ اقرار اس لئے لیا گیا)

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا

کہ کبھی کہنے لگو | قیامت کے دن | ہم تو تھے | اس بات سے | بے خبر | یایوں کہو (کہ)

کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس حقیقت سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہو کہ

اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ

شرک تو کیا تھا | ہمارے باپ دادوں نے | اس سے پہلے | اور ہم تھے | (ان کی) اولاد | ان کے بعد

شرک تو اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد انہی کی نسل ہیں

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

تو کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں | اس کی وجہ سے | جو کیا | گمراہوں نے | اور اسی طرح | ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں

تو (اے اللہ) کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے افعال پر ہلاک کر دے گا۔ اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ

آیتیں | اورتا کہ وہ | (ہماری طرف) رجوع کریں | اور پڑھ سنایئے | ان کو | حال | اُس کا

بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ رجوع کریں۔ اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنایئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۰) اور جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بلاشبہ ہم ان کے اجر ضائع نہیں کریں گے۔

(۱۷۱) اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ ہم نے ان یہود پر سائبان کی طرح کوہِ طور کو معلق کر دیا تھا اور انہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ابھی ان پر گرے گا پھر ہم نے انہیں حکم دیا کہ تم اس کتاب کو جو تمہیں دی گئی ہے مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس پر عمل کرو اور جو کچھ اس کے اندر درج ہے اسے خوب یاد رکھو تا کہ تم اس کی نافرمانی سے بچ جاؤ۔

(۱۷۲) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کی ارواح کو باہر نکال کر ان سے اُن کی اپنی جانوں پر شہادت لی کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تب وہ سب ارواح بولیں ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا پروردگار ہے ہم اقرار کرتے ہیں۔ یہ عہد تم سے اس لئے لیا گیا تھا کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمیں اس کی کچھ خبر نہیں تھی۔

(۱۷۳) یا تم یوں کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم ان کی اولاد تھے ہم نے تو ان کی پیروی کی تو کیا تو ہمیں اس جرم کی سزا میں ہلاک کرتا ہے جو گمراہ لوگوں نے کیا؟

(۱۷۴) اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں۔

افعال: یُمَسِّکُوْنَ: تَمْسِیْكٌ سے، وہ پکڑے ہوئے ہیں، پابند ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ ظَنُّوْا: انہوں نے یقین کیا، گمان کیا، ظَنٌّ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ نَتَقْنَا: نَتْقٌ مصدر، ہم نے اٹھایا، ہم نے اکھاڑ دیا، معلق کر دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَشْهَدَهُمْ: اس نے اقرار کرایا، ان کو گواہ بنایا، اَشْهَدَ، اِشْهَادٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَشْرَكَ: اس نے شرک نکالا، کیا، اِشْرَاكٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ

جس کو ہم نے دی تھیں | اپنی آیات | پھر وہ نکل گیا | ان سے | پس پیچھے لگا اُس کے | شیطان | اور ہو گیا وہ

جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل بھاگا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا پس وہ گمراہوں

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ

گمراہوں میں | اور اگر | ہم چاہتے | تو بلند کر دیتے اس کو | ان کی (برکت سے) | اور لیکن وہ | جھک پڑا

میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس کا درجہ ان نشانیوں کی وجہ سے بلند کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا

اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ

زمین کی طرف | اور پیچھے لگ گیا وہ | اپنی خواہش کے | تو اس کی مثال | کتے کی سی ہے | کہ اگر

اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے لگا سو اس کی مثال کتے کی سی ہے اگر

تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ

تو اس پر حملہ کرے | تو بھی ہانپتا رہے | یا اسے چھوڑ دے | (تو بھی) ہانپتا رہے | یہی | مثال ہے ان لوگوں کی | جنہوں نے

اس پر حملہ کرو تو وہ زبان نکال لیتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دو تو بھی زبان نکالتا ہے یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | پس بیان کر دیجئے | یہی حالات | تاکہ وہ | غور کریں

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہ قصے آپ ان کو سنا دیجئے تاکہ وہ غور و فکر کریں

سَآءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

بہت بری ہے | مثال | اس قوم کی | جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور اپنے نفسوں پر

ان لوگوں کی یہ مثال بہت ہی بری ہے جنہوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا اور اپنے آپ پر

كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَمَنْ

وہ ظلم کرتے رہے | جسے راہ پر لے آئے اللہ | وہی ہے | سیدھے راستہ پر چلنے والا | اور جسے

ظلم کرتے رہے راہِ ہدایت پر تو وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور جس کو

یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ

گمراہ کر دے | پس وُہی ہیں | نقصان اُٹھانے والے | اور ہم نے پیدا کر دیئے ہیں | دوزخ کے لئے

وہ گمراہ کر دے وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں

كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ

بہت سارے | جن | اور انسان | اُن کے دل ہیں | لیکن وہ اُن سے (حق کو) سمجھتے نہیں | اور اُن کی

کو جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے ان لوگوں کے دل تو ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ اور ان کی

اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ

آنکھیں ہیں | کہ وہ ان سے دیکھتے نہیں | اور ان کے | کان ہیں | کہ وہ ان سے سنتے نہیں | یہ لوگ

آنکھیں (بھی) ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان (بھی) ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں یہ لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۵) اور آپ انہیں **بلعم بن باعورا** نامی یہودی عالم کا حال پڑھ سنائیے۔ جسے ہم نے اس کی عبادت کی وجہ سے اپنی قدرت کی نشانیاں عطا کی تھیں۔ اس کے منہ سے نکلنے والی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ لیکن اس نے اس عزت و کرامت کو چھوڑ دیا اور شیطان نے اس کا پیچھا کیا اور وہ گمراہ ہوگیا (اپنی عورت کے بہکانے اور دنیاوی عیش و عشرت کے لالچ میں آ جانے سے موسیٰ علیہ السلام کے خلاف کفار کے غلبہ کی دعا کرنے لگا تھا جس پر گمراہ ہوگیا اور اس کی روحانیت چھن گئی۔ جو فرد یا قوم دین حاصل ہونے کے بعد اسے دنیاوی مفادات کے لئے ترک کردے اس کی یہی حالت ہو جاتی ہے۔)

(۱۷۶) اور اگر ہم چاہتے تو اس روحانیت کی برکت سے اس کا درجہ بلند کر دیتے لیکن وہ اپنی ازلی بدبختی کی وجہ سے پستی کی طرف جھک پڑا اور خواہش نفس کی پیروی کی اور اللہ کی رحمت سے دور ہو گیا۔ سو اس کی مثال دنیا کی حرص و لالچ میں کُتے کی سی ہے کہ اسے جھڑ کو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہتا ہے اور نہ جھڑ کو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہتا ہے۔ یعنی ایسے شخص پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی اور حرص دنیا اس پر غالب رہتی ہے یہی حال ان لوگوں کا ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس یہ حالات ان سے بیان کر دیجئے تاکہ وہ بھی اس کام کا انجام سوچ لیں۔

(۱۷۷) جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور اپنے جرموں کی وجہ سے اپنے اوپر ہمیشہ ظلم کرتے رہے ان کی مثال بہت ہی بری ہے۔

(۱۷۸) جسے اللہ راہ راست پر لے آئے وہی سیدھے راستہ پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے۔ وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

افعال: اِنْسَلَخَ: وہ چھوڑ نکلا' گزر گیا' نکل گیا' اِنْسِلَاخٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخْلَدَ: وہ ہو رہا' وہ رہ پڑا' اِخْلَادٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اِتَّبَعَ: وہ پیچھے لگا' وہ تابع ہوا' اِتِّبَاعٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ تَتْرُكْهُ: تو اس کو چھوڑے' تَتْرُكُ' تَرْكٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْغَاوِيْنَ: گمراہ' کج رو' مراد بتوں کے پجاری' اسم فاعل (جمع مذکر) 'غَاوِیٌ واحد۔

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ

چوپایوں جیسے ہیں | بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ | یہی لوگ ہیں | (دین سے) غافل | اور اللہ ہی کے لئے ہیں

چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل و بے خبر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

سب نام | اچھے | پس پکارو اُسے | انہی ناموں سے | اور چھوڑ دو | اُن لوگوں کو | جو غلط راہ اختیار کرتے ہیں

اچھے اچھے نام ہیں سو اس کو انہیں ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کی غلط

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ

اُس کے ناموں میں | جلد ہی سزا دی جائے گی انہیں | اس کی جو وہ کیا کرتے تھے | اور ان میں سے جنہیں

تاویلیں کرتے ہیں، انہیں بہت جلد ان کے اعمال کی سزا ملے گی اور ہماری مخلوق میں ایسے

خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع

ہم نے پیدا کیا ہے | ایک (وہ) جماعت (بھی) ہے | جو رہنمائی کرتے ہیں | حق کی طرف | اور اسی کے مطابق | وہ انصاف کرتے ہیں

لوگ بھی ہیں جو حق و صداقت سے رہنمائی کرتے ہیں اور اس کے مطابق انصاف بھی کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ج

اور وہ لوگ جنہوں نے | جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | ہم انہیں بتدریج پکڑیں گے | اس طرح کہ | انہیں خبر بھی نہ ہوگی

اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ اس طور پر گرفت میں لیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا

اور میں ڈھیل (مہلت) دیتا ہوں | انہیں | بیشک میری تدبیر | بڑی زبردست ہے | کیا غور نہیں کیا انہوں نے

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے کیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا

مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

کہ نہیں اُن کے ساتھی (محمدؐ) کو | (کوئی) جنون | وہ تو صرف | ڈرانے والا (ہے) | کھلم کھلا

کہ ان کے رفیق (محمدؐ) کو کسی قسم کا جنون نہیں وہ تو صاف طور پر ڈرانے والا ہے

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ

اور کیا انہوں نے غور نہیں کیا | حکومت میں | آسمانوں | اور زمین کی | اور جو کچھ | پیدا کیا اللہ نے

کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام اور ان چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں نظر غائر سے

مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ

ہر چیز سے | اور یہ کہ شاید | قریب آ گئی ہو | اُن کی مدت (موت)

نہیں دیکھا اور (نہ اس بات پر غور کیا) کہ شاید ان کی مدت عمر ہی ختم ہونے کے قریب ہو

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

پس کس بات پر | اس کے بعد | وہ ایمان لائیں گے | جسے گمراہ کردے | اللہ | نہیں کوئی راہ دکھانے والا اسے

اب اس کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے کوئی بھی اس کو راہ دکھانے والا نہیں

آیت نمبر　　　　　　　　　　آسان تفسیر

(۱۷۹) اور ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جن اور انسان پیدا کر دیئے ہیں کہ ان کے دل تو ہیں مگر حق کو نہیں سمجھتے اور آنکھیں بھی ہیں مگر وہ ان سے حق کو دیکھنے کا کام نہیں لیتے۔ اور کان ہیں مگر وہ ان سے حق بات سننے کا کام نہیں لیتے یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ان کو دین کی کچھ خبر نہیں۔

(۱۸۰) اللہ کے سب نام اچھے ہیں اسے انہی (کتاب وسنت سے ثابت شدہ) ناموں سے پکارا کرو اور جو لوگ اس کے ناموں میں ذاتی ایجاد اور کجروی اختیار کرتے ہیں (ایسے ناموں سے اسے پکارتے ہیں جو کتاب وسنت اور گذشتہ نیک لوگوں سے ثابت نہیں ہوئے) انہیں چھوڑ دو اللہ جلدی ہی انہیں اس کی سزا دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۱۸۱) ہمارے بندوں میں سے کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو حق کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے اور اسی حق کے مطابق سب معاملات میں انصاف کرتے ہیں اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ ایسے طور پر پکڑیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

(۱۸۲) اور اس کی یہ صورت ہے کہ انہیں جرموں کی سزا میں مہلت دیتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اور بھی جرموں کا حوصلہ مل جاتا ہے اور آہستہ آہستہ انتہائی جرم کا عمل کر کے انتہائی عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں یہ ہماری ایک تدبیر ہے جو بڑی زبردست ہے جس سے کوئی مجرم سزا سے بچ نہیں سکتا۔

(۱۸۳) کیا ان بدبختوں نے اس میں غور نہیں کیا کہ ان کے رفیق **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کو کوئی دیوانگی نہیں ہے بلکہ وہ تو خدا کی طرف سے ایک کھلم کھلا ڈرسنانے والے ہیں۔

(۱۸۴) اور کیا انہوں نے زمین اور آسمانوں اور نیز ان چیزوں میں جو خدا نے پیدا کی ہیں غور نہیں کیا۔ جس کے ذرہ ذرہ سے پیدا کرنے والے کا وجود اور ان میں ہم آہنگی سے اس کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے اور یہ بات بھی نہیں سوچتے کہ شاید ان کی موت قریب آ گئی ہو اس سچی کتاب (قرآن) کے بعد اور کس بات پر وہ ایمان لائیں گے؟ گویا ایمان ان کی قسمت میں نہیں ہے۔

(۱۸۵) جسے اللہ گمراہی میں رہنے دے اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا اور اللہ ایسے گمراہوں کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ سر ٹکراتے پھریں۔

افعال: ذَرُوْا: چھوڑ دو امر (جمع مذکر حاضر) کا صیغہ ہے۔ مصدر وَذْرٌ ہے۔ اُمْلِیْ: میں ڈھیل دوں گا ڈھیل دیئے جاتا ہوں اِمْلَآءٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد متکلم)۔ لَمْ یَتَفَکَّرُوْا: تَفَکُّرٌ مصدر انہوں نے غور نہیں کیا مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔ لَمْ یَنْظُرُوْا: انہوں نے نہیں دیکھا مضارع منفی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِقْتَرَبَ: وہ نزدیک ہوا قریب ہوا اِقْتِرَابٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: جِنَّۃٍ: سودا دیوانگی جنون یہ جَنٌّ سے مشتق ہے چونکہ دیوانگی عقل کو چھپا لیتی ہے اس لئے اسے جِنَّۃٌ کہتے ہیں۔

وَيَذَرُهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ

وہ انہیں چھوڑ دیتا ہے | ان کی سرکشی میں | سرگرداں رہیں | آپ سے پوچھتے ہیں | قیامت کے متعلق

اور وہ ان کو ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے

اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا

کہ کب ہوگا | اُس کا قائم ہونا | کہہ دیجئے | یقیناً اس کا علم | میرے رب کے پاس ہے | نہیں ظاہر کرے گا اس کو

ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی اس کو اس کے

لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ

اس کے وقت پر | مگر وہی | بڑا بھاری حادثہ ہوگا | آسمانوں اور | زمین میں | وہ نہیں آئے گی تم پر

وقت پر ظاہر کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری حادثہ ہوگا تمہیں تو بس اچانک

اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

مگر اچانک | وہ آپ سے پوچھتے ہیں | گویا کہ آپ | تلاش میں لگے رہے ہیں اُس کی | کہہ دیجئے | بے شک اس کا علم

ہی آ لے گی (اے پیغمبر!) آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اسی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ

اللہ کے پاس ہے | لیکن | اکثر | لوگ | اس کو نہیں جانتے | کہہ دیجئے

اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے

لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

میں نہیں مالک | اپنی جان کے لئے | نفع کا | اور نہ نقصان کا | مگر جو | چاہے اللہ

کہ میں اپنی جان کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی ضرر کا، مگر اسی قدر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۖۚ وَمَا مَسَّنِىَ

اور اگر میں جانتا | غیب | تو بہت حاصل کر لیتا | بھلائیوں میں سے | اور نہ پہنچتی مجھے

اور اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت کچھ فائدہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف بھی

السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ

(کوئی بھی) تکلیف | نہیں میں (کچھ اور) | مگر ڈرانے والا | اور خوشخبری دینے والا | ان لوگوں کو

نہ پہنچتی میں تو صرف (نافرمانوں کو) ڈرانے والا اور جو ایمان رکھتے ہوں ان کو خوشخبری

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ

جو ایمان رکھتے ہیں | وہی ہے جس نے | پیدا کیا تمہیں | ایک جان (آدم) سے | اور بنائی

دینے والا ہوں۔ وہ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا

اس سے | اس کی بیوی | تاکہ وہ آرام پائے | اس کے پاس | پس جب | قربت کی (مرد نے) اس سے

اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کے پاس آرام پائے پھر جب مرد عورت سے قربت کرتا ہے

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۱۸۶) آپ سے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اس کے سوا کوئی اور اس کو وقت پر ظاہر نہیں کرسکتا اور جب وہ واقع ہوگی تو زمین و آسمان میں ایک بڑا بھاری حادثہ ہوگا اور وہ اچانک تم پر قائم ہو جائے گی وہ آپؐ سے ایسے پوچھتے ہیں کہ گویا آپؐ تحقیق کر کے اس کا پتا لگا چکے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۱۸۷) کہہ دیجئے کہ مجھے تو اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کا علم رکھتا تو بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کسی قسم کی کوئی تکلیف مجھے نہ پہنچتی میں تو صرف ایمان والوں کو اللہ کے غضب سے ڈرانے اور اس کی رحمت کی خوشخبری سنانے والا ہوں۔

(۱۸۸) اللہ وہی ہے جس نے تم سب انسانوں کو ایک نفس (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی حواؑ کو بھی پیدا کیا تا کہ وہ اس کے ساتھ آرام پائے پر اس کی نسل میں جب کبھی کسی مرد نے اپنی عورت سے قربت کی تو اسے ہلکا سا حمل ہو گیا۔ جسے وہ لئے پھرتی رہی۔ جب حمل بڑھ جانے سے اس کا جسم بھاری ہو گیا تو وہ دونوں میاں بیوی اللہ سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو ہمیں صحیح و سالم بچہ عطا کرے تو ہم ہمیشہ تیرے شکر گزار رہیں گے۔

اسماء: حَفِيٌّ: بحث کرنے والا، متلاشی، بڑا مہربان، خوب جاننے والا، حَفَاوَةٌ سے جس کے معنی تلاش کرنے کے ساتھ کسی کا حال معلوم کرنے اور کسی کام میں مہربان ہونے کے ہیں، صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۚ فَلَمَّآ أَثْقَلَت

(تو) وہ حاملہ ہوئی | حمل ہلکا (سا) | پھر وہ لئے پھری | اُس کو | پھر جب | وہ بھاری ہو گئی

تو اسے ہلکا سا حمل ہو جاتا ہے جسے وہ لئے پھرتی ہے پس جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے

دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ

تو دونوں دعا کرنے لگے اللہ سے | جو اُن کا رب ہے | کہ اگر تو نے عطا کیا | ہمیں (بچہ) تندرست | تو ہم ضرور ہوں گے

تو دونوں مل کر اپنے رب سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم بچہ عنایت فرمایا تو ہم ضرور

مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَآءَ

شکرگزاروں میں | پھر جب | اُس نے دیا انہیں | تندرست (بچہ) | تو بنا لئے انہوں نے | اُس کے شریک

شکر گزار ہوں گے۔ جب وہ انہیں صحیح و سالم (بچہ) عنایت فرما دیتا ہے تو وہ دونوں اس نعمت میں اللہ کے شریک

فِيمَآ آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾ أَيُشْرِكُونَ

اُس میں جو | اُس نے انہیں دیا | پس بلند ہے | اللہ | اس سے جو وہ | (اس کے) شریک ٹھہراتے ہیں | کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں

ٹھہرانے لگتے ہیں جو اُس نے ان کو دی ہے سو ان کے شرک سے اللہ کی ذات بہت بلند ہے کیا یہ ایسوں کو شریک

مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ

اُن کو جو | نہیں پیدا کرتے | کچھ چیز (بھی) | اور وہ (خود) | پیدا کئے جاتے ہیں | اور نہ (تو) وہ طاقت رکھتے ہیں

ٹھہراتے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود مخلوق ہیں اور وہ ان کی مدد کی طاقت

لَهُمْ نَصْرًا وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ

اُن کی | مدد (کی) | اور نہ | اپنی ہی | مدد کر سکتے ہیں | اور اگر تم بلاؤ انہیں

بھی نہیں رکھتے اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور (اے مشرکو!) اگر تم ان کو راستے کی طرف

إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ

سیدھے راستہ کی طرف | (تو) وہ پیروی نہ کریں گے تمہاری | برابر ہے | تمہارے لئے | (کہ) انہیں بلاؤ تم

بلاؤ تو تمہاری بات پر نہ چلیں گے۔ تمہارے لئے برابر ہے کہ تم

أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

یا | تم | خاموش رہو | بیشک جنہیں | تم پکارتے ہو | سوائے اللہ کے

انہیں بلاؤ یا خاموش رہو (نہ بلاؤ)۔ وہ لوگ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو

عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ

وہ بندے ہیں | تمہاری طرح | پس بلاؤ انہیں | پھر وہ تمہیں جواب دیں | اگر تم ہو

وہ تمہارے جیسے بندے ہی ہیں، پس (اگر) تم ان کو پکارو تو چاہئے کہ وہ تمہاری بات قبول کر لیں اگر تم

صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ

سچے | کیا اُن کے (ایسے) پاؤں ہیں | (کہ) وہ چلتے ہیں | اُن سے | یا اُن کے (ایسے) ہاتھ ہیں

سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸۹) پھر جب اللہ نے بالکل تندرست بچہ دیا تو وہ دونوں اس کے بارے میں دیگر مخلوقات کو اللہ کا شریک اور سبب ٹھہرانے لگے۔ پس اللہ برتر ہے اس سے کہ اس کے شریک ٹھہرائے جائیں۔

(۱۹۰) کیا وہ مشرکین ایسوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود اللہ کی مخلوق ہیں۔

(۱۹۱) اور وہ جھوٹے معبود اپنی ہی مدد نہیں کر سکتے تو ان مشرکین کی کیا مدد کریں گے۔

(۱۹۲) اور چونکہ وہ بے جان ہیں اس لئے اگر تم انہیں سیدھے راستہ کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کر سکتے تم انہیں پکارو یا نہ پکارو۔ ایک ہی بات ہے وہ تمہیں نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان۔

(۱۹۳) اللہ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ بھی تمہاری طرح اللہ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ پس اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو کہ وہ تمہاری امداد کر سکتے ہیں تو انہیں بلا لو کہ وہ تمہاری امداد کریں۔

(۱۹۴) ان بتوں کے نہ تو پاؤں ہی ایسے ہیں جن سے چل سکیں اور نہ ہاتھ ہی ایسے ہیں کہ جن سے کوئی چیز پکڑ سکیں اور نہ آنکھیں ہی ایسی ہیں جن سے کچھ دیکھ سکیں اور نہ کان ہی ایسے ہیں کہ جن سے کچھ سن سکیں وہ بھلا مدد کیا کریں گے ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے معبودوں کو مدد کے لئے بلا لو اور مجھ پر اپنا داؤ چلاؤ اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔

افعال: دَعَوَا: ان دونوں نے پکارا' دعا کی' دُعَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔ اَثْقَلَتْ: وہ بوجھل ہوئی یعنی حمل میں اِثْقَالٌ سے معنی گرانبار اور بوجھل ہونے کے ہیں' ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ جَعَلَا: ان دونوں نے ٹھہرایا' مقرر کیا' جَعْلٌ سے ماضی کا صیغہ (تثنیہ مذکر غائب)۔ تَغَشّٰی: اوپر سے ڈھانک دیا' ماضی کا صیغہ یہاں مراد مرد کا عورت سے ملنا ہے۔

حرف: اَمْ: یا' خواہ' کیا' حرف عطف ہے۔

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ

(کہ) وہ پکڑتے ہیں | اُن سے | یا اُن کی (ایسی) | آنکھیں ہیں | (کہ) دیکھتے ہیں | اُن سے

جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

یا اُن کے | (ایسے) کان ہیں | کہ سنتے ہیں | اُن سے | کہہ دیجئے | بلالو | اپنے معبودوں کو

یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے تم اپنے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کو بلا لو

ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ

پھر تدبیر کرو میرے خلاف | اور مجھے مہلت نہ دو | بیشک میرا کارساز تو اللہ ہے | جس نے | نازل کی یہ کتاب (قرآن)

پھر جو تدبیر چاہو اختیار کر لو اور مجھے کوئی مہلت بھی نہ دو۔ بلاشبہ میرا کارساز تو وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے (یہ) کتاب نازل کی

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

اور وہی ہے | کارساز (دوست) | نیک بندوں کا | اور جن کو | تم پکارتے ہو | سوا اُس کے

اور وہی تمام نیک لوگوں کی کارسازی کرتا ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ

(وہ) نہ (تو) طاقت رکھتے ہیں | تمہاری مدد کی | اور نہ وہ اپنی ہی | مدد کر سکتے ہیں | اور

وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں اور

اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ

اگر تم بلاؤ انہیں | سیدھے راستہ کی طرف | تو وہ نہیں سنتے | اور تو خیال کرتا ہے | (کہ) وہ دیکھ رہے ہیں

اگر آپ اُن کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ سنتے (ہی) نہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں

اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ

تیری طرف | حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے | درگزر کیجئے | اور حکم دیجئے | نیک کام کا

ہیں حالانکہ فی الحقیقت وہ دیکھ سکتے ہی نہیں۔ پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیتے رہیں

وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

اور | منہ موڑ لیجئے | جاہلوں سے | اور اگر | اُکسائے آپ کو | شیطان کی

اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اُکساہٹ | تو پناہ مانگئے | اللہ کی | بیشک | وہ سننے والا | جاننے والا ہے

کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کیا کریں۔ بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

بیشک | وہ لوگ | جو ڈرتے رہتے ہیں (اللہ سے) | جب چھو جائے انہیں | کوئی وسوسہ | شیطان (کی جانب) سے

یقیناً وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹۵) میرا حمایتی اور مددگار تو اللہ ہی ہے جس نے قرآن نازل کیا اور وہی نیک لوگوں کا کارساز ہے۔

(۱۹۶) اور تم اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی پوجا کرتے ہو وہ خود اپنی مدد نہیں کر سکتے تو تمہاری کیا خاک مدد کریں گے۔

(۱۹۷) اور وہ بالکل بے حس و حرکت ہیں۔ اگر تم انہیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو وہ کچھ نہیں سنتے اور انہیں دیکھ کر تمہیں خیال ہوتا ہے کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔

(۱۹۸) آپ ان مشرکین کی بری بھلی باتوں پر عفو اور درگذر اختیار کیجئے اور ہمیشہ نصیحت کرتے رہئے اور جاہلوں سے الگ رہئے۔

(۱۹۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریعے سے امت کو خطاب ہے کہ اگر شیطانی اکساہٹ سے تمہارے دل میں بے جا غصہ پیدا بھی جائے تو فوراً اللہ کی پناہ مانگو وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

(۲۰۰) بیشک جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں جب ان کے دل میں کوئی شیطانی وسوسہ آتا ہے تو فوراً خبردار ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور اس طرح ان پر معاملے کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

افعال: یَمْشُوْنَ: وہ چلتے ہیں، مَشْیٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تُنْظِرُوْنَ: تم مجھے ڈھیل دو، مہلت دو، اِنْظَارٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)، ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یَنْزَغَنَّكَ: چھیڑے تجھے، مضارع با نون تاکید کا صیغہ ہے، نَزْغٌ مصدر ہے، معنی کسی نوکدار چیز سے چھیڑنا، کچوکا لگانا یہاں مراد شیطانی وسوسہ کے ہیں۔ اِسْتَعِذْ: تو پناہ مانگ، اِسْتِعَاذَةٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَرْجُلٌ: پاؤں، پیر، رِجْلٌ کی جمع۔ اَعْیُنٌ: آنکھیں، عَیْنٌ کی جمع۔

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ
وہ یاد کرتے ہیں | پھر اُسی وقت وہ | (سب کچھ) دیکھنے لگتے ہیں | اور اُن کے بھائی (شیاطین) | انہیں کھینچتے ہیں
تو وہ خبردار ہو جاتے ہیں اور وہ فوراً بصیرت سے کام لینے لگتے ہیں اور ان لوگوں کے بھائی (شیاطین) ان کو گمراہی میں کھینچے

فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ
گمراہی میں | پھر وہ کمی نہیں کرتے | اور جب نہ لائیں آپ اُن کے پاس | کوئی آیت (معجزہ)
لئے جاتے ہیں پھر وہ کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اور جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتے

قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى
تو کہتے ہیں | کیوں نہ آپ نے بنالیا اُسے | آپ کہہ دیجئے | میں تو پیروی کرتا ہوں | اُسی کی جو وحی کی جاتی ہے
تو کہتے ہیں (اے پیغمبر!) آپ یہ معجزہ کیوں نہیں لائے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اسی بات کی پیروی کرتا ہوں

اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى
میری طرف | میرے رب کی طرف سے | یہ دلائل ہیں | تمہارے رب کی طرف سے | اور ہدایت
جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں ہیں

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
اور | رحمت | اُن لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | اور جب پڑھا جائے | قرآن
اور جو ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ
تو کان لگا کر سنو | اُس کو | اور چپ رہو | تاکہ تم پر رحم کیا جائے | اور یاد کرتے رہئے
تو تم اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور آپ اپنے

رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ
اپنے رب کو | اپنے دل میں | عاجزی سے | اور ڈرتے ہوئے | اور بغیر
دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور چپکے چپکے بغیر آواز بلند

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ
بلند | آواز کے | صبح | اور شام (کے وقت) | اور نہ ہو
کئے ہوئے اپنے رب کو صبح و شام یاد کرتے رہیے اور غفلت شعار

مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
غافلوں میں سے | بیشک جو (فرشتے) | آپ کے رب کے پاس ہیں | وہ تکبر نہیں کرتے
لوگوں میں سے نہ ہوں۔ بیشک وہ لوگ جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة
اس کی بندگی سے | اور اس کی تسبیح کرتے ہیں | اور اسی کو | سجدہ کرتے ہیں
کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

آیت نمبر

(۲۰۱) اوران مشرکین کے بھائی شیاطین، انہیں گمراہی کی طرف گھسیٹے لئے جا رہے ہیں اور ان کے گمراہ کرنے میں وہ بالکل کمی نہیں کرتے۔

(۲۰۲) اور جب آپؐ اہل مکہ کے پاس کوئی فرمائشی معجزہ نہ لائیں تو وہ کہتے ہیں کہ تو اپنے پاس سے یہ معجزہ کیوں نہ بنالایا، ان سے کہہ دیجئے میں تو اسی حکم پر چلتا ہوں جو اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی کیا گیا ہے میں اپنی طرف سے کوئی چیز بنالینے کا اختیار نہیں رکھتا اور یہ قرآن تو اللہ کی طرف سے ایمان والوں کے لئے دل کی کوروشن کرنے والا اور ہدایت اور رحمت ہے۔

(۲۰۳) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے کان لگا کر چپ چاپ سنو تا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

(۲۰۴) آپؐ کے ذریعے سے امت کے ہر شخص کو خطاب ہے کہ ذکر الٰہی میں صبح وشام ایسے ادب سے مشغول رہا کرو کہ دل میں خضوع وخشوع ہو اور آواز بالکل دھیمی۔ اور اس کو ہمیشہ یاد رکھا کرو۔

(۲۰۵) کیونکہ جو اللہ کی درگاہ کے مقرب فرشتے ہیں وہ اس کی عبادت سے انکار اور شرم نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اس کی تسبیح کرتے اور اس کے حضور میں سجدے میں پڑے رہتے ہیں۔

افعال: یَمُدُّوْنَهُمْ: مَدٌّ سے، وہ ان کو بڑھاتے ہیں، کھینچتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَذَكَّرُوْا: وہ چونک گئے، انہوں نے یاد کیا، تَذَكُّرٌ سے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اِجْتَبَيْتَهَا: تو نے اس کو چھانٹ لیا، اِجْتَبَيْتَ، اِجْتِبَاءٌ سے، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ لَا يُقْصِرُوْنَ: اِقْصَارٌ مصدر، وہ باز نہیں رہتے، وہ کمی نہیں کرتے، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَمِعُوْا: تم کان لگا کر سنو، اِسْتِمَاعٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَنْصِتُوْا: تم کان لگائے رہو، چپ رہو، اِنْصَاتٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اٰصَالِ: شام، شام کا وقت، اَصِيْلٌ کی جمع۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انفال مدنی ہے اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | ۷۵ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

وہ پوچھتے ہیں آپ سے | مالِ غنیمت کے متعلق | کہہ دیجئے | غنیمت کا مال | اللہ کے لئے | اور رسول کے لئے

(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے مالِ غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ مالِ غنیمت تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ص وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ

پس ڈرو | اللہ سے | اور صلح سے رہا کرو | آپس میں | اور | حکم مانو | اللہ

پس تم اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح صفائی سے رہو اور اللہ تعالیٰ

وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ

اور اُس کے رسول کا | اگر تم ہو | مومن | بیشک | مومن (تو) | وہی ہیں

اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مؤمن ہو۔ درحقیقت مومن وہی ہیں

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ

کہ جب | ذکر کیا جائے اللہ کا | تو ڈر جائیں | اُن کے دل | اور جب پڑھی جائیں | اُن پر

کہ (جب ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کے

اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾

اُس کی آیتیں | تو وہ اور زیادہ کریں | ان کے ایمان کو | اور | اپنے رب پر | وہ بھروسہ رکھتے ہیں

احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو یہ احکام ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

وہ لوگ جو | قائم کرتے ہیں | نماز کو | اور | اُس میں سے جو | ہم نے رزق دیا انہیں | خرچ کرتے ہیں

وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

یہی لوگ ہیں | مؤمن | سچے | اُن کے لئے ہیں | درجے | ان کے رب کے ہاں

یہی لوگ سچے مؤمن ہیں انہی کے لئے ان کے ربّ کے ہاں بلند مرتبے ہیں

وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ

اور (اس کی) بخشش | اور روزی | عزت والی | جیسا کہ | نکالا آپ کو | آپ کے پروردگار نے

بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے (اے پیغمبر! غور کرو) کس طور پر آپ کے رب نے آپ کو حق و صداقت

مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ص وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپ کے گھر سے | حق کے ساتھ | اور | بلاشبہ | ایک جماعت | اہل ایمان کی

کے ساتھ گھر سے (جہاد کے لئے) نکالا حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ اسے

سورۂ انفال

انفال مالِ غنیمت کو کہتے ہیں جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہو چونکہ اس سورت میں جنگ بدر اور اس سے حاصل شدہ مالِ غنیمت کی تقسیم وغیرہ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم کی گئی اور جنگ بدر کا مختصر حال یہ ہے کہ مکہ سے حضورؐ اور صحابہؓ کی ہجرت کے بعد کفار سے جہاد کا حکم ہو جانے کی وجہ سے مشرکین مکہ کی اقتصادی حالت کمزور کرنے اور مسلمانوں کی مالی حالت مضبوط کرنے کے لئے **ابواء** اور **بواط** وغیرہ کئی مقامات پر چھوٹے چھوٹے غزوات اور سرایا (وہ جنگ جس میں حضورؐ خود موجود نہ ہوتے، صرف صحابہؓ ہوتے اسے سریہ کہتے ہیں) لڑے۔ جب ۲ھ میں ابوسفیان کی قیادت میں کفار قریش کے تجارتی قافلہ کی شام سے مکہ کو واپسی کی خبر ملی تو حضورؐ نے صحابہؓ کے مشورے سے اس قافلہ کے تعاقب کا فیصلہ فرمایا تاکہ یہ مال و دولت مسلمانوں کے خلاف استعمال نہ ہو سکے۔ مگر ابوسفیان نے پہلے ہی سے اس خطرہ کو محسوس کر کے مکہ میں آدمی بھیج کر ان سے امداد طلب کی اور وہاں سے ابوجہل کی رہنمائی میں ایک ہزار مسلح جوانوں کی فوج اپنے قافلہ کی حفاظت کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئی اور مدینہ کے قریب بدر کے مقام پر پہنچ کر ڈیرہ ڈال دیا۔ ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام صفراء پر پہنچ کر اس امر کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ابوسفیان کے قافلے کا خیال چھوڑ کر ابوجہل کے مقابلہ میں لشکر ڈال دیا اور بدر کے مقام پر سخت مقابلہ ہوا، مسلمان کامیاب رہے اور کفار کو سخت شکست ہوئی ان کے ستر رئیس قتل اور ستر گرفتار ہوئے۔

(۱) جنگ بدر میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے متعلق صحابہ میں اختلاف ہوا تو یہ آیات نازل ہوئیں کہ صحابہ آپؐ سے غنیمت بدر کا حکم دریافت کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ مالِ غنیمت تم میں سے کسی کا بھی حق نہیں وہ تو اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے جسے جتنا دے وہ اسے خدا و رسول کا انعام سمجھ کر لے لے اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور ذرا ذرا سی باتوں میں آپس میں جھگڑا نہ کریں بلکہ امن و امان سے رہا کریں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں۔

(۲) سچے ایماندار وہی ہیں کہ اللہ کا نام درمیان میں آجائے تو ان کے دل اللہ کے خوف سے لرز جائیں اور جب ان کو اللہ کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان اور مضبوط ہو اور ہر معاملہ میں وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۳) اور جو لوگ نماز باقاعدہ پڑھتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق حلال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (صدقہ و زکوٰۃ دیتے ہیں)

(۴) بس ایسے ہی لوگ سچے مومن ہیں کہ ان کے لئے اللہ کے ہاں بلند درجے اور اس کی بخشش اور عزت و اکرام کی روزی مقرر ہے۔

افعال: اَصْلِحُوْا: تم صلح کرو، صلح کرادو، ملاپ کرادو۔ اِصْلَاحٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُلِیَتْ: وہ پڑھی گئی، اس کی تلاوت کی گئی، تِلَاوَةٌ سے ماضی مجہول کا صیغہ (واحد مؤنث غائب)۔

اسماء: اَنْفَالِ: مالِ غنیمت، نَفَلٌ کی جمع جس کے معنی زیادتی کے ہیں، لوٹی ہوئی چیز۔

لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ

(اس بات کو) پسند نہیں کرتے تھے | وہ آپ سے جھگڑتے تھے | حق میں | بعد اس کے کہ | وہ ظاہر ہو چکا تھا

ناپسند کر رہا ہے۔ یہ لوگ آپ کے ساتھ حق بات میں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی جھگڑ رہے تھے

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ

گویا کہ وہ ہانکے جا رہے ہیں | موت کی طرف | اور وہ | دیکھ رہے ہیں | اور جب | وعدہ کر رہا تھا تم سے

گویا کہ وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور وہ اسے دیکھ رہے ہیں اور جب (غزوہ بدر میں) اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اللہ | دو میں سے | ایک جماعت کا | کہ وہ ہاتھ آئے گی تمہارے | اور تم چاہتے تھے

دو گروہوں میں سے ایک گروہ کا تم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے قابو میں آئے گا اور تم لوگ اس بات

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ

کہ جو (جماعت) غیر مسلح ہے | وہ ہو | تمہارے لئے | اور چاہتا تھا | اللہ

کو پسند کرتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے مقابلے پر آئے اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا

اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧﴾

کہ ثابت کرے | حق کو | اپنے حکم سے | اور کاٹ دے | جڑ | کافروں کی

کہ اپنے احکام سے حق کو (عملاً) ثابت کر دکھائے اور منکروں کی جڑ کاٹ دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨﴾

کہ ثابت کر دے | سچ کو | اور مٹا دے | جھوٹ کو | اگرچہ | ناپسند کریں | (اس کو) مجرم لوگ

تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت ہو جائے خواہ اس امر کو مجرم لوگ پسند نہ کریں۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ

جب تم فریاد کر رہے تھے | اپنے رب سے | تو اس نے (دعا) قبول کر لی | تمہاری | کہ میں امداد کروں گا تمہاری | ایک ہزار

جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری اس بات کو قبول کر لیا کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

فرشتوں سے | لگاتار آنے والے | اور نہیں بنایا اس (مدد) کو | اللہ نے | مگر صرف | خوشخبری

فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا۔ اور یہ مدد جو اللہ تعالیٰ نے کی تو محض تمہیں بشارت دینے کے لئے اور

وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اور تاکہ اطمینان پائیں | اس سے | تمہارے دل | اور | نہیں ہے مدد | مگر صرف | اللہ کے ہاں سے

اس لئے بھی کہ تمہارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور حقیقت میں تو نصرت و کامرانی صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ

بیشک | اللہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | جب | وہ طاری کر رہا تھا تم پر | اونگھ

بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے جب اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے سکون و آرام کے لئے اپنی طرف سے اونگھ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) یہ مال غنیمت کی تقسیم باوجود بعض کے ناپسند کرنے کے ایسی حق ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا خدا کے حکم سے مدینہ سے بدر کی طرف قریش کے مقابلہ کے لئے نکلنا بالکل حق تھا باوجود یکہ بعض لوگ اس کو پسند نہ کرتے تھے اور اس کی بجائے وہ قافلۂ ابوسفیان کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔

(۶) اور اس کے باوجود کہ قریش سے بدر کے مقام پر جہاد کا حق ہونا خدا کے حکم سے آپ ﷺ کے بیان سے ظاہر ہو چکا تھا پھر بھی کچھ لوگ آپ ﷺ سے اس کے متعلق جھگڑ رہے تھے اور کفار کا مقابلہ کرنا ان کو ایسا مشکل نظر آ رہا تھا کہ گویا موت ان کے سامنے کھڑی تھی اور وہ زبردستی اس کی طرف دھکیلے جا رہے تھے۔ اس لئے کہ جنگ ہے ہی خوفناک چیز۔

(۷) اور یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے دو جماعتوں (تجارتی قافلہ ابوسفیان اور جنگی لشکر ابوجہل) میں سے ایک جماعت تمہارے ہاتھ آ جانے کا وعدہ کر رہا تھا اور تم کمزور جماعت (قافلۂ ابوسفیان) پر حملہ کرنا چاہتے تھے اور اللہ کو منظور تھا دینِ حق کو مضبوط کرنا اور کفر کو ختم کرنا (ف) بعض صحابہ کی رائے تھی کہ ابوجہل کے لشکر کو چھوڑ کر ابوسفیان کے قافلہ پر حملہ کیا جائے کیونکہ وہ تعداد میں کم تجارتی قافلہ تھا۔

(۸) تاکہ حق و باطل کا معرکہ برپا کر کے دین حق کو غالب کر کے دین باطل کو ختم کرے۔ اگرچہ مشرک لوگوں کو یہ اچھا نہ لگے۔

(۹) اور یاد کرو جبکہ تم بالکل لڑائی کے وقت اللہ سے اعانت اور امداد کے لئے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول فرمائی کہ تم تسلی رکھو۔ ایک ہزار فرشتے تمہاری امداد کو بھیجے جائیں گے جو لگاتار آسمان سے اتریں گے۔

(۱۰) اور یہ فرشتوں کی امداد محض تمہاری خوشخبری اور اطمینان کے لئے تھی ورنہ فتح کوئی فرشتوں پر ہی موقوف نہیں وہ تو اللہ کی طرف سے ملتی ہے بلاشک اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: اَخْـرَجَكَ: اس نے تجھ کو نکالا' اَخْـرَجَ ماضی (واحد مذکر غائب) کا صیغہ' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ تَـوَدُّوْنَ: تم چاہتے ہو' دوست رکھتے ہو' آرزو کرتے ہو' وُدٌّ (سمع) سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ يَـقْـطَـعَ: قَطْعٌ سے' تاکہ کاٹ دے' ہلاک کر دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يُبْـطِـلَ: اِبْطَالٌ مصدر' وہ بے حقیقت قرار دے' مٹا دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَغِيْثُوْنَ: تم فریاد کرتے ہو' فریاد چاہتے ہو' اِسْتِغَاثَةٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُـرْدِفِـيْـنَ: پیچھے آنے والے' ایک کے بعد ایک آنے والے' پیچھے سے (مزید فرشتوں) کو لانے والے' اسم فاعل' اِرْدَافٌ مصدر' رَدْفٌ مادہ۔

أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

امن دینے کو | اپنی طرف سے | اور نازل کر رہا تھا | تم پر | آسمان سے | پانی

طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش نازل کی تاکہ اس کے ساتھ

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ

تاکہ پاک کر دے تم کو | اس سے | اور | دور کر دے | تم سے | ناپاکی | شیطان کی

تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطانی نجاست دور کر دے

وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿١١﴾ اِذْ يُوْحِيْ

اور تاکہ مضبوط کر دے | تمہارے دلوں کو | اور جما دے | اس سے | قدموں کو | جب حکم دے رہا تھا

اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس کے ساتھ تمہارے پاؤں جما دے۔ جب آپ کے رب

رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آپ کا پروردگار | فرشتوں کو | کہ میں | تمہارے ساتھ ہوں | پس تم ثابت رکھو | مسلمانوں کو

نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس تم ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان ہے، ثابت قدم رکھو۔

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

میں ڈال دوں گا | دلوں میں | ان کے (جو) | کافر ہیں | رعب | پس تم مارو | اوپر

ان لوگوں کے دلوں میں جو کافر ہیں، عنقریب میں رعب ڈال دوں گا سو تم ان کی گردنیں

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

گردنوں کے | اور ضرب لگاؤ | اُن کی | (انگلیوں کے) پوروں پر | یہ اس لئے کہ | انہوں نے

مارو اور ان کے (ہاتھوں کا) پور پور کاٹ کر رکھ دو۔ یہ انہیں اس امر کی سزا ہے کہ انہوں نے

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مخالفت کی | اللہ | اور اس کے رسول کی | اور جو | مخالفت کرے | اللہ | اور اس کے رسول کی

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

تو بے شک | اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے | یہ (عذاب ہے) | تو اب چکھو | اور (جان لو) کہ کفار کے لئے

(سو ایسے لوگوں کو) اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ تمہاری سزا ہے اسے چکھو اور (یاد رکھو) کہ منکروں کے لئے

عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

عذاب دوزخ ہے | اے ایمان والو! | جب تم مقابل ہو جاؤ | کفار کے

آتشِ دوزخ کا عذاب ہے۔ اے ایمان والو! جب ان لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے جنہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ

جنگ میں | تو نہ پھیرو ان کی جانب | پشتیں | اور جو کوئی | پھیرے ان کی جانب | اُس دن | اپنی پیٹھ ماسوا

تو جنگ میں ان کو پیٹھ نہ دکھاؤ اور جو اس دن ان کی جانب پیٹھ پھیرے گا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) اور یاد کرو جبکہ بدر کے مقام پر تمہاری تھکن' بے قراری اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے اللہ نے تم پر اونگھ غالب کر دی تھی اور تمہاری پیاس بجھانے اور جسمانی ناپاکی کو دور کرنے اور شیطانی وسوسہ دل سے ہٹانے کے لئے کہ تم پر آسمان سے بارش برسادی جس سے میدان کی ریت جم گئی اور پھسلن ختم ہوگئی اور وضو اور غسل کے لئے کافی پانی مل گیا' اور گرد وغبار سے نجات ملی' تمہارے دل مضبوط ہو گئے اور تم ثابت قدم رہے۔

(۱۲) یاد کرو جب کہ اللہ فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ مسلمانوں کے دل جنگ میں مضبوط رکھو' میں خود تمہارا مددگار رہوں میں کفار کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا۔ سو تم کفار کی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور ان کے بدن کے ہر جوڑ کو مارو۔

(۱۳) اور یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی تھی کہ انہوں نے اللہ ورسول کی مخالفت کی تھی اور جو شخص اللہ ورسول کی مخالفت کرے اللہ اسے سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۱۴) اے کفار! یہ جنگ میں قتل وغارت کا عذاب تو دنیا میں چکھو اور یقین جانو کہ تم جیسے منکروں کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب تیار ہے۔

(۱۵) مسلمانو! جب تم میدان جنگ میں کفار کے مقابل ہو جاؤ تو انہیں پیٹھ دکھا کر نہ بھاگو۔

افعال: يُغَشِّيكُمُ: تَغْشِيَةٌ مصدر' وہ تم پر چھا رہا تھا' ڈھانک رہا تھا' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔
يَرْبِطَ: رَبْطٌ سے' وہ مضبوط کردے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ ثَبِّتُوا: تم ثابت رکھو' استوار کرو' تم قائم رکھو' تَثْبِيتٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَعْنَاقِ: گردنیں' سر' عُنُقٌ کی جمع۔

إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ

سوائے اس کے | جوگھات لگاتا ہو | جنگ کے لئے | جا ملتا ہو | کسی دستہ فوج سے | تو وہ آ گیا | غصہ میں

اس بات کے کہ وہ لڑائی کی خاطر پہلو بدل رہا ہو یا اپنے ہی کسی دوسرے گروہ سے جا ملنا چاہئے تو بیشک اللہ تعالیٰ کا غضب اس

مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ

اللہ کے | اور اس کا ٹھکانا ہے | دوزخ | اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے | پس تم نے قتل نہیں کیا انہیں

(بھاگنے والے نے) اپنے سر پر لے لیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ مسلمانو! تم لوگوں نے ان کو قتل نہیں کیا

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

بلکہ اللہ (ہی) نے | قتل کیا انہیں | اور نہیں پھینکی تھی آپ نے | (مٹھی خاک کی) جب پھینکی تھی | لیکن اللہ (ہی) نے

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا اور جب آپؐ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی

رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ

پھینکی تھی | اور تاکہ آزمائے | مومنوں کو | اپنی طرف سے | آزمانا | اچھا | بیشک اللہ

تھیں تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو انعامات دے کر اچھی طرح آزما لے (یاد رکھو) کہ بے شک اللہ تعالیٰ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾

سننے والا | جاننے والا ہے | یہ تھا (مدعا) | اور یہ کہ | اللہ | کمزور کرنے والا تھا | تدبیر | کفار کی

سننے والا اور ہر بات کو جاننے والا ہے یہ تمہاری فتح اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو کافروں کے داؤ فریب کو کمزور رکھنا منظور تھا

إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ

اگر تم چاہتے ہو فتح | تو آ چکی ہے تمہارے پاس | فتح (بھی) | اور اگر تم باز آ جاؤ | تو وہ بہتر ہے

(اے اہل مکہ!) اگر تم فتح طلب کرتے تھے تو فتح آ چکی اور اگر تم باز آ جاؤ تو وہ تمہارے لئے

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ

تمہارے لئے | اور اگر تم اعادہ کرو گے | تو ہم بھی اعادہ کریں گے | اور ہرگز کام نہ آئے گی | تمہیں | تمہاری جمعیت

بہتر ہے اور اگر تم نے پھر نافرمانی کی تو ہم پھر عذاب کو لوٹا دیں گے اور تمہاری جماعت کتنی ہی

شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کچھ (بھی) | اگرچہ وہ کتنی ہی بڑی ہو | اور یہ کہ اللہ | ساتھ ہے | ایمان والوں کے | اے ایمان والو!

زیادہ کیوں نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔ اے ایمان والو!

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا

حکم مانو | اللہ کا | اور | اُس کے رسول کا | اور نافرمانی نہ کرو | اس سے | اور تم | سُن رہے ہو | اور نہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جب کہ تم سن رہے ہو اس کی نافرمانی نہ کرو۔ اور ان

تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ

بنو | اُن لوگوں کی طرح | جنہوں نے کہا تھا ہم نے سن لیا | اور وہ | سنتے نہ تھے | بیشک درحقیقت

کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر وہ (دل سے) کچھ نہیں سنتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶) کیونکہ جو شخص عین لڑائی کے وقت میں پیٹھ دکھا کر بھاگے (سوائے اس صورت کے کہ پیچھے ہٹ کر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے نظر بچا کر چلا جائے یا کسی دوسرے دستہ فوج میں شامل ہونے کے لئے مڑے اس کے علاوہ جو بھاگے) تو سمجھو وہ اللہ کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی (ف) جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگنا **گناہِ کبیرہ** ہے ہاں کسی جنگی مصلحت سے پیچھے ہٹے تو جائز ہے۔

(۱۷) پس تم نے جو اس غزوۂ بدر میں کفار کو قتل کیا یہ تمہارا کمال نہ تھا بلکہ اللہ کی قدرت تھی اور جنگ میں جو حضورؐ نے مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکی تھیں جن سے لشکر کفار آنکھیں ملتا ہوا پیچھے ہٹا یہ بھی اللہ کی قدرت کا کرشمہ تھا اور (یہ غیبی فتح اس لئے ہوئی تھی کہ اللہ کو ایمان والوں پر اچھی طرح احسان کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھانا منظور تھا اور بیشک اللہ تمہاری دعائیں سنتا اور احوال کو خوب جانتا ہے۔

(۱۸) غیبی امداد کرنے سے ایک تو یہی مقصود تھا کہ مسلمانوں پر خوب احسان کیا جائے اور دوسرے کفار کی چال کو کمزور کرنا بھی منظور تھا۔

(۱۹) اے مکہ والو! اگر تم یہی چاہتے تھے کہ جو حق پر ہو اس کی فتح ہوتا کہ حق واضح ہو جائے تو یہ لو وہ فتح اسلام بھی اب تمہارے سامنے آ گئی اگر تم اب بھی باز آ جاؤ اللہ و رسول کی مخالفت سے تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم پھر اسی طرح اسلام کی مخالفت کرو گے تو ہم بھی یوں ہی ان کی مدد کریں گے اور تمہاری گروہ بندی خواہ کتنی ہی بھاری ہو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی اور اللہ ایمان لانے والوں کا مددگار ہے۔

(۲۰) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور کسی صورت سے بھی ان کے حکم سے انکار نہ کرو جبکہ تم ان کا حکم سن رہے ہو۔

(۲۱) اور تم ان یہود کی طرح نہ بنو جو منافقانہ طور پر بظاہر زبان سے کہتے ہیں ہم نے حکم سن لیا۔ لیکن وہ دل سے نہ سنتے تھے۔

افعال: **یُوَلِّھِمْ**: **تَوْلِیَۃٌ** مصدر، جو ان کو پیٹھ دے گا، یُوَلِّ (اصل میں یُوَلِّیْ) مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ **تَسْتَفْتِحُوْا**: تم فتح چاہتے ہو فیصلہ چاہتے ہو اِسْتِفْتَاحٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ **نَعُدْ**: **عَوْدٌ** سے، ہم بھی دوبارہ کریں گے، لوٹیں گے، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔

اسماء: **مُتَحَرِّفًا**: **تَحَرُّفٌ** مصدر، مڑنے والا، پھرنے والا، دشمن کو فریب دینے کے لئے پیٹھ پھیرنے والا تاکہ پلٹ کر حملہ کرے۔
مُتَحَیِّزًا: **تَحَیُّزٌ** مصدر، مڑ کر سمٹ کر اپنی جماعت کی طرف آنے والا تاکہ ساتھیوں کی مدد سے دوبارہ حملہ کرے، اسم فاعل۔
کَیْد: حسن تدبیر، فریب۔ **مُوْھِنٌ**: **وَھْنٌ** مادہ، کمزور کرنے والا، اسم فاعل، اِیْھَانٌ مصدر۔

شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ

بدترین حیوانات | اللہ کے نزدیک | (وہ) بہرے | گونگے (لوگ) ہیں | جو

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین حیوان وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں۔ جو سوچتے

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ

عقل نہیں رکھتے | اور اگر جانتا | اللہ | ان میں | کوئی بھلائی | تو انہیں سنا دیتا

سمجھتے نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ جانتا کہ ان میں نیکی کرنے کی (کچھ بھی) صلاحیت ہے تو انہیں سننے کی طاقت دے دیتا

وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اگر انہیں سُنا بھی دیتا | تو وہ ضرور انکار کرتے۔ | اور منہ موڑ لیتے | اے وہ لوگو

اور اگر ان کو سننے کی طاقت دے دیتا' تو بھی وہ منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے' اے وہ لوگو! جو ایمان لے

اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

جو ایمان لائے ہو | حکم مانو | اللہ کا | اور | اس کے رسول کا | جب وہ تمہیں بلائے

آئے ہو اللہ اور رسول کا حکم قبول کرو جب وہ تمہیں اس کام کی طرف بلائیں۔

لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ

اُس (دین) کی طرف | (جو) تمہیں زندہ کرتا ہے | اور جان لو | کہ | اللہ | بیچ میں آ جاتا ہے | آدمی کے

جو تمہیں زندگی بخشے اور یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے بیچ حائل ہے اور

وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

اور اس کے دل کے | اور یہ کہ | اُسی کی طرف | تم جمع کیے جاؤ گے | اور بچتے رہو | اس بلا سے

یہ بھی جان لو کہ تم سب کو اسی کے رُوبرو جمع کیا جائے گا۔ اور اس آزمائش سے ڈرتے

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا

جو نہ پڑے گی | انہی لوگوں پر | جنہوں نے ظلم کیا | تم میں سے | خاص کر | اور جان لو

رہو جو تم میں سے صرف ظالموں کے لئے ہی مخصوص نہ ہوگی اور جان

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ

کہ اللہ | سخت | عذاب دینے والا ہے | اور یاد کرو | جب | تم تھے

لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور یاد کرو جب تم تھوڑے

قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ

تھوڑے سے | کمزور سمجھے جاتے تھے | زمین میں | تم ڈرتے تھے | (اس بات سے) کہ | اچک لیں تمہیں

تھے (اور) زمین میں کمزور خیال کئے جاتے تھے۔ تمہیں ڈر رہتا تھا کہ کہیں تمہیں لوگ

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ

لوگ | پھر اُس نے پناہ دی تمہیں | اور | تائید کی تمہاری | اپنی مدد سے | اور رزق دیا تمہیں

اُچک کر نہ لے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور تمہیں کھانے کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) جو انسان حق کے سننے اور بولنے سے گویا بہرے اور گونگے ہیں اللہ کے نزدیک وہ بدترین مخلوقات ہیں۔

(۲۳) اور مشرکین ایسے ازلی بدبخت ہیں کہ اگر اللہ کے علم میں ان کے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو انہیں حق بات کے سننے کی توفیق بخشتا اور اگر انہیں حق کے سننے کی توفیق بخش دے تو بھی وہ بے پروائی سے حق کے سننے سے روگردانی کرتے۔

(۲۴) مسلمانو! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں اس دین کی طرف بلائے جو تمہیں نئی زندگی بخشتا ہے تو اس کا حکم مانو اور خوب جان لو کہ اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یعنی خود بندے سے زیادہ اس کے دل کی بات کو جانتا ہے لہٰذا اخلوص کے ساتھ اسلام کا پیغام حیات قبول کر لو۔ اور جان لو کہ تم اسی کے حضور میں قیامت کے روز جمع کیے جاؤ گے۔

(۲۵) اور اس مصیبت سے بچتے رہو جو صرف انہی لوگوں پر نہیں پڑے گی جنہوں نے تم میں سے اپنی جانوں پر ظلم کیا بلکہ تم سب اس کی زد میں آ جاؤ گے اس لئے کہ حق کے اظہار کے وقت غیر جانبدار بن جانا بھی ظلم میں شریک ہونا ہے۔ اور جان لو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

افعال: اَسْمَعَهُمْ: ان کو سنا دیا، اَسْمَعَ، اِسْمَاعٌ سے ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَجِیْبُوْا: تم حکم مانو، قبول کرو، اِسْتِجَابَةٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُصِیْبَنَّ: وہ پہنچے، آ پڑے، واقع ہو، اِصَابَةٌ سے مضارع با نون تاکید کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: دَوَآبّ: چلتے پھرتے، چلنے والے، دَآبَّةٌ کی جمع، ہر جاندار جو چلتا پھرتا ہے اس کو دَآبَّةٌ کہتے ہیں۔ خَآصَّةً: خاص کر، چن کر، خصّ سے جس کے معنی مخصوص کرنے کے ہیں، اسم فاعل (واحد مونث)۔

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پاک چیزوں سے | تاکہ تم | شکرگزار بنو | اے ایمان والو!

لئے پاک چیزیں دیں تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو!

لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ

خیانت نہ کرو | اللہ | اور اس کے رسول سے | اور (نہ) ہی خیانت کیا کرو تم | (آپس کی) امانتوں میں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ

جان بوجھ کر | اور جان لو | کہ بیشک | تمہارے مال

حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ تمہارا مال و دولت

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾

اور | اولاد تمہاری | آزمائش ہیں | اور یہ کہ | اللہ کے ہاں | اجر ہے | بہت بڑا

اور تمہاری اولاد صرف ایک آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

اے ایمان والو! | اگر تم ڈرتے رہو | اللہ سے | تو وہ بنا دے گا | تمہارے لئے | امتیاز (حق و باطل میں)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں ممتاز کر دے گا

وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

اور دور کردے گا | تم سے | تمہاری برائیاں | اور بخش دے گا | تمہیں | اور اللہ

اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بڑے فضل والا ہے | اور یاد کرو جب | تدبیر کررہے تھے | آپ کے خلاف | کفار

بڑے فضل والا ہے اور (اے پیغمبر! یاد کیجئے) جب کافر آپؐ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَ

کہ وہ آپ کو قید کردیں | یا قتل کردیں | یا وطن سے نکال دیں | اور وہ بھی تدبیر کررہے تھے | اور

کہ آپ کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں یہ لوگ تدبیریں کر رہے تھے تو

يَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اللہ بھی تدبیر کررہا تھا | اور اللہ | سب سے بہتر | تدبیر کرنے والا ہے | اور جب پڑھی جاتی ہیں | اُن پر

اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے اور جب اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ

ہماری آیتیں | تو کہتے ہیں | ہم نے سن لیا ہے | اگر ہم چاہیں | تو کہہ سکتے ہیں ہم بھی | ایسا ہی (کلام)

سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کلام کہہ سکتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور اے مسلمانو! یاد کرو جبکہ اسلام کے شروع میں مکہ کے اندر تم کمزور اور کم تعداد میں تھے اور ہمیشہ خطرہ لگا رہتا تھا کہ دشمن تمہیں اُچک کر لے جائیں پھر اللہ نے تمہیں مدینہ والوں کے پاس پناہ دی اور غیبی نصرت سے تمہاری مدد کی اور غنیمت کی حلال اور پاک روزی تمہیں عطا کی کہ تم اس کے شکر گزار رہو۔

(۲۷) مسلمانو! اللہ و رسول کے احکام جو تمہارے پاس امانتیں ہیں جان بوجھ کر ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور آپس کی امانتوں کو غبن کر کے خیانت نہ کیا کرو۔

(۲۸) اور یقین جانو کہ تمہارے مال اور اولاد سب آزمائش ہیں کہ اکثر انہی کی خاطر انسان اللہ کی نافرمانی اور بندوں کا حق مارتا ہے اور خیانت کرتا ہے اور اس کے برعکس اللہ و رسول کی فرمانبرداری کا جو اجر اللہ کے ہاں ملنے والا ہے وہ بہت بڑا ہے۔

(۲۹) مسلمانو! اگر اللہ و رسول کی مخالفت سے ڈرتے رہو گے تو اللہ دنیا میں تمہارے دل میں ہدایت کا ایک نور پیدا کر دے گا۔ جس سے تم حق و باطل میں فرق کر سکو اور کفار پر تمہیں نصرت اور غلبہ عطا کرے گا اور آخرت میں تمہارے گناہ معاف کر کے تم پر اپنی مہربانی کرے گا اور وہ بڑا فضل والا ہے۔

(۳۰) اور یاد کرو جبکہ قریش کے سردار ہجرت سے پہلے مکہ میں **دار الندوہ** میں بیٹھ کر باہم آپ کو قید یا قتل کر دینے یا ملک سے نکال دینے کے مشورے کر رہے تھے اور آخر کار ابوجہل کی رائے کے مطابق آپ کے خلاف یہ منصوبہ بنایا کہ تمام قبائل میں سے ایک ایک جوان انتخاب کر کے سب مل کر ایک ساتھ آپ کو قتل کر دیں تا کہ بنی ہاشم کسی ایک قبیلہ سے قصاص نہ لے سکیں اور اللہ ان کے خلاف آپ کی حفاظت کی تدبیر کر رہا تھا اور اس کی تدبیر سب سے بہتر ہے کہ آپ کو پہرہ دینے والے کفار کی آنکھوں میں خاک جھونک کر ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ پہنچا دیا۔

انعال: لَا تَخُوْنُوْا: تم خیانت مت کرو، تم مت چوری کرو، خِیَانَةٌ سے نہی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لِيُثْبِتُوْكَ: اِثْبَاتٌ مصدر، تا کہ وہ تم کو قید کر لیں، باندھ لیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ

نہیں ہے یہ | مگر صرف | کہانیاں | پہلے لوگوں کی | اور یاد کرو جب کہا انہوں نے | اے اللہ!

یہ کلام تو محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ اور جب انہوں نے کہا تھا کہ اے اللہ!

اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً

اگر ہے | یہی (اسلام) | سچا (دین) | تیری طرف سے | تو برسا | ہم پر | پتھر

اگر تیری طرف سے یہی (دین) برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی

مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

آسمان سے | یا لے آ ہم پر | عذاب | دردناک | اور نہیں | اللہ

بارش کر، یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب بھیج، اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ

لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ

عذاب دینے والا انہیں | جبکہ آپ ﷺ موجود ہیں ان میں | اور نہیں اللہ | عذاب دینے والا انہیں | جب کہ وہ

انہیں عذاب دے جب تک کہ آپ ﷺ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دیتا ہے جب کہ وہ

يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمۡ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ

استغفار کرتے ہیں | اور کیا وجہ ہے اُن کے لئے | کہ (اب) عذاب نہ دے انہیں | اللہ | جبکہ وہ | روک رہے ہیں

بخشش مانگ رہے ہوں۔ اور کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (بالکل ہی) سزا نہ دے جب کہ وہ خانہ کعبہ سے

عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَمَا كَانُوۡۤا اَوۡلِيَآءَهٗ ؕ اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ

(لوگوں کو) مسجد حرام سے | اور نہیں ہیں وہ | اُس کے مختار | نہیں ہیں | اُس کے مختار

(لوگوں) کو روکتے ہوں حالانکہ وہ اس کے متولی (بننے کے لائق بھی) نہیں ہیں۔ اس کے متولی تو وہی لوگ ہیں

اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ

مگر صرف پرہیزگار (لوگ) | لیکن | اکثر اُن میں سے | نہیں جانتے | اور نہ تھی

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور اُن لوگوں کی

صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصۡدِيَةً ؕ فَذُوۡقُوا

ان کی نماز | بیت اللہ کے پاس | مگر سیٹی | اور تالی بجانا | پس چکھو

نماز بیت اللہ کے پاس صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی، پس (کہا جائے گا کہ) تم

الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنۡفِقُوۡنَ

عذاب | اُس کے بدلے | جو تم انکار کیا کرتے تھے | بیشک | جو لوگ | کافر ہیں | وہ خرچ کرتے ہیں

جو کچھ کفر کی باتیں کیا کرتے تھے ان کی سزا کا مزہ چکھو۔ بیشک جو لوگ منکر ہیں وہ اپنا مال

اَمۡوَالَهُمۡ لِيَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنۡفِقُوۡنَهَا

اپنے مال | اس لئے کہ روکے رہیں (لوگوں کو) | اللہ کی راہ سے | پس عنقریب وہ خرچ کریں گے اسے

اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکیں، اب تو وہ خرچ کریں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) اور جب کفار مکہ (نضر بن الحارث وغیرہ) کو قرآنی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو ایسا ہی کلام بنا لائیں گے اس میں سوائے پہلے لوگوں کی کہانیوں کے اور رکھا ہی کیا ہے؟

(۳۲) اور یاد کرو جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نضر بن الحارث مذکور سے کہا تھا کہ تیرا برا ہو یہ تو اللہ کا کلام ہے تب اس نے جواب دیا کہ اے خدایا! اگر واقعی یہ اسلام سچا دین ہے تو ہم پر جو اس کو جھٹلا رہے ہیں پہلی قوموں کی طرح پتھروں کی بارش برسا یا کوئی دردناک عذاب نازل کر دے۔

(۳۳) اور جب تک آپؐ مکہ میں موجود تھے اور کفار مکہ خود طواف میں **غفرانك اللّٰھم** کہہ کر معافی مانگتے رہتے تھے ایسی حالت میں انہیں عذاب دینا اللہ کے دستور کے خلاف تھا۔

(۳۴) اور اب اس حالت میں اللہ انہیں کیوں نہ عذاب دے جبکہ وہ آل ابراہیمؑ ہونے کی بناء پر بیت اللہ کے متولی ہونے کے غرور میں آپؐ کو اور جملہ مسلمانوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے ہیں یہاں تک کہ مکہ سے ہجرت کر لینے پر مجبور کر دیا حالانکہ بیت اللہ کے متولی اور مختار صرف پرہیز گار اور نمازی لوگ ہی ہو سکتے ہیں مگر یہ لوگ جانتے نہیں۔

(۳۵) اور بیت اللہ میں ان کی نماز تو صرف سیٹی اور تالی بجانا ہے پس ان کے انکار اور سرکشی اور رسولؐ کی ان میں عدم موجودگی کی وجہ سے بدر کے مقام پر اللہ نے ان پر مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل اور قیدی ہونے کا عذاب نازل کر کے فرمایا کہ دین حق کا جو تم انکار کیا کرتے تھے اس کے بدلے میں یہ عذاب چکھو۔

افعال: اَمْطِرْ: تُو برسا، اِمْطَارٌ سے امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

پھر وہ ہوگا | ان پر | (باعث) حسرت | پھر وہ مغلوب کردیئے جائیں گے | اور جو لوگ کافر ہیں وہ

(مگر) پھر انہیں اس پر حسرت ہوگی اور اس کے بعد وہ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی

اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ

دوزخ ہی کی طرف | اکٹھے کئے جائیں گے | تاکہ الگ کردے اللہ | ناپاک کو | پاک سے

ہے وہ جہنم کی طرف اکٹھے کر کے ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے

وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

اور رکھ دے | ناپاک کو | (یعنی) اس کے بعض کو | بعض پر | پھر (ایک جگہ) ڈھیر لگا دے | اُن سب کو

پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کا ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

پھر اُس (ڈھیر) کو ڈال دے | دوزخ میں | یہی لوگ ہیں | نقصان اُٹھانے والے | کہہ دیجئے

اُس ڈھیر کو جہنم کے سپرد کر دے۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ (اے پیغمبر!) ان لوگوں

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

ان لوگوں کو جو کافر ہیں | اگر وہ باز آ جائیں | تو بخش دیا جائے گا انہیں | جو کچھ پہلے ہو چکا

سے جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی ہے کہہ دیجئے کہ اگر وہ (آئندہ کے لئے) باز آ جائیں تو اُن کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

اور اگر | وہ پھر ایسا ہی کریں گے | گزر چکی | حالت | پہلے لوگوں کی

اور اگر پھر وہی حرکات کرنے لگیں گے تو (ان کے سامنے) پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔ اور (مسلمانو!)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

اور لڑتے رہو اُن سے | یہاں تک کہ | نہ رہے | فتنہ | اور باقی رہ جائے | دین

تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنے کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دین تمام تر (خالص) اللہ

كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

سب | اللہ کے لئے | پس اگر | وہ باز آ جائیں | تو بیشک | اللہ | اُن کاموں کو | جو وہ کررہے ہیں

ہی کا ہو جائے پس اگر وہ لوگ باز آ گئے تو بیشک اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال

بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

(خوب) دیکھتا ہے | اور اگر | وہ منہ موڑ لیں | تو جان لو | کہ | اللہ ہی

کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تمہارا حمایتی ہے | (کیا) اچھا | حمایتی (ہے) | اور (کیا ہی) اچھا | مددگار ہے

تمہارا کارساز ہے وہ کیا خوب ساتھی ہے اور کیا خوب مددگار ہے

(۳۶) بلاشبہ جولوگ کافر ہیں وہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو دین اسلام سے مرتد کرنے کے لئے لشکر کی تیاری اور جنگ میں اپنے مال خرچ کرر ہے ہیں عنقریب **بدر، اُحد** اور **احزاب** وغیرہ جنگوں میں ایسے برے کام پر ان کا مال خرچ کرنا ان کے لئے پشیمانی اور شرمندگی کا باعث ہو جائے گا اور یہ جلدی ہی مغلوب ہو کر ذلت کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

(۳۷) تاکہ کافر و مومن الگ الگ ہو جائیں یعنی کافر کفر پر مارے جائیں اور مومن اسلام کی بھلائی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور سب کفار کو اوپر نیچے جمع کر کے اکٹھا دوزخ میں ڈال دیا جائے پس یہی لوگ دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

(۳۸) کفار سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ اب بھی اسلام دشمنی سے باز آ جائیں تو ان کے پہلے تمام جرم معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر اب بھی اسلام دشمنی پر ڈٹے رہے تو ہماری سنت اور قانون پہلی امتوں میں گذر چکا ہے کہ منکرین کو آخر ہم سزا دیا کرتے ہیں۔

(۳۹) اور مسلمانو! تم مشرکین سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھو کہ شرک کا فتنہ دنیا سے ختم ہو جائے اور صرف دین الٰہی (اسلام) باقی رہ جائے اور اگر وہ بظاہر شرک وکفر سے باز آ جائیں تو ان سے لڑائی جھگڑا نہ کرو ان کے سب کاموں کو اللہ دیکھتا ہے ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۴۰) مسلمانو! یقین رکھو کہ اللہ ہی تمہارا حمایتی اور مددگار ہے اس پر بھروسہ رکھ کر جہاد میں شامل ہوا کرو اللہ کیا ہی اچھا ساتھی اور کیا ہی خوب مددگار ہے۔

افعال: یَرْکُمَهٗ: رَکْمٌ مصدر (نصر)' اس کو تہ بہ تہ کر کے ڈھیر لگا دے' مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ مَضَتْ: گزر گئی' چکی' مُضِیٌّ سے (باب ضرب)' ماضی (واحد مونث غائب)۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو | (کہ) جو کچھ | (بطور) غنیمت حاصل کرو تم | کوئی چیز | تو اللہ کے لئے ہے | اس کا پانچواں حصہ

اور جان لو کہ جو چیز بطور غنیمت کے تمہارے ہاتھ لگے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور رسول کے لئے | اور رشتہ داروں کے لئے | اور یتیموں | اور مسکینوں | اور مسافروں (کے لئے)

اور اس کے رسول کا (رسولؐ کے) قریبی رشتہ داروں اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

اگر تم ایمان رکھتے ہو | اللہ پر | اور اس (کتاب) پر جو نازل کی ہم نے | اپنے بندے پر

اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

حق و باطل میں فیصلہ کے دن | (جس) دن | باہم مقابل ہوئے | دو لشکر | اور اللہ | ہر چیز پر

(جنگ بدر میں مدد) نازل فرمائی جس دن دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت

قَدِيْرٌ ۝۴۱ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى

قادر ہے | جب تم تھے | کنارے | نزدیک پر | اور وہ تھے | کنارے | دور والے پر

حاصل ہے یہ وہ وقت تھا جب تم (مدینہ کے) قریب والے کنارے پر تھے اور وہ (کفار قریش) دور والے کنارے پر تھے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ

اور قافلہ (تھا) | نیچے کی طرف | تم سے | اور اگر تم باہم وعدہ کرتے (لڑائی کا) | تو اختلاف کرتے تم

اور قافلہ (تجارت) تم سے نیچے کی طرف (بچ کر) جا رہا تھا اور اگر تم آپس میں جنگ کے متعلق کوئی وعدہ کر لیتے تو تم نہ پہنچتے

فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ

میعاد میں | لیکن | پورا کرنا تھا | اللہ کو | ایک امر | جو | ہونا تھا

وعدے پر لیکن (جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ اس لئے ہوا) کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے کام کی تکمیل کر دے جسے وہ کرنا چاہتا تھا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰي مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

تاکہ ہلاک ہو | جسے ہلاک ہونا تھا | دلیل سے | اور زندہ رہے | جسے | زندہ رہنا تھا | دلیل سے

تاکہ جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہلاک ہو اور جس کو زندہ رہنا ہے وہ دلیل سے زندہ رہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۴۲ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ

اور بیشک | اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | جب دکھا رہا تھا آپ کو | اللہ | (وہ کافر) خواب میں

اور یقیناً اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اسے (ہر چیز کا) علم ہے وہ وقت بھی یاد کیجئے جب خواب کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے

قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ

تھوڑے اور اگر دکھاتا وہ آپ کو | بہت (تعداد میں) | تو تم سب ہمت ہار دیتے | اور اختلاف کرتے

آپ کو ان کی تعداد بہت کم دکھائی اور اگر آپ کو ان کی کثرت دکھاتا تو تمہارے پاؤں پھسل جاتے اور تم اس بارے میں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۱) مسلمانو! اگر تم اللہ پر اور اس فتح و نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کی لڑائی میں کفار قریش کے مقابلہ میں عطا فرمائی تو جان لو کہ جو مال تم کفار سے جہاد میں غنیمت کے طور پر حاصل کرو۔ اس کی تقسیم اس طرح کیا کرو کہ کل مال غنیمت کے پانچ حصے کئے جائیں۔ ان میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں اس طرح سے کہ سوار (گھوڑے وغیرہ کے خرچ اٹھانے والے مجاہد) کو پیدل مجاہد سے دُگنا حصہ دیا جائے اور کل غنیمت کے پانچویں حصے کے پھر پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ اللہ و رسول کے لئے جو کہ عام مسلمانوں کے فائدے میں خرچ ہو' دوسرا حضورؐ کے رشتہ داروں (بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب کیلئے' اس لئے کہ ان کے لئے صدقہ کا مال لینا ناجائز ہے' نیز جہاد میں انہوں نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا) تیسرا یتیموں' چوتھا مسکینوں اور پانچواں مسافروں میں تقسیم کیا جائے۔ (ف) رسولؐ کی وفات کے بعد پہلے دونوں حصے موقوف ہو کر صرف تین حصے یتیموں مسکینوں مسافروں کے باقی رہ گئے اور بعض علماء کے نزدیک پہلا حصہ اب بیت المال میں اور بعض کے نزدیک مساجد میں صرف ہونا چاہئے۔

(۴۲) یاد کرو کہ جب تم **وادیٔ بدر** کے اس کنارے پر تھے جو مدینہ کی طرف ہے اور قریش اس کے پرلے کنارے پر تھے جو مکہ کی طرف ہے اور ابوسفیان کا قافلہ تم سے نیچے کی جانب سمندر کی طرف تین میل کے فاصلہ پر تھا اور اگر تم نے قریش کے ساتھ لڑائی کا وقت مقرر کیا ہوتا تو تم ان کی کثرت سے اور وہ تمہاری اللہ و رسول پر جان نثاری سے رعب میں آکر باہم معاہدہ کے مطابق مقابلہ میں نہ آتے اور حق و باطل کا یہ عظیم معرکہ وجود میں نہ آتا۔ لیکن اللہ نے تم دونوں لشکروں کو آپس میں معاہدہ جنگ کے بغیر بدر کے مقام پر اچانک ٹھہرا دیا تاکہ جو کچھ اسے منظور تھا وہ پورا کردے۔ (یعنی غلبہ اسلام اور شکست کفار) اور یہ لڑائی کفر کے باطل اور اسلام کے حق ہونے کی دلیل بنے' اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

افعال: غَنِمْتُمْ: غَنْمٌ اور غَنِیْمَۃٌ مصدر' غَنَمٌ کے معنی' کامیابی' فتح' فتح کے بعد دشمن سے چھینا ہوا مال' تم نے دشمن سے چھینا اور پایا' ماضی معروف (جمع مذکر حاضر)۔ اِخْتَلَفْتُمْ: تم نے اختلاف کیا' اِخْتِلَافٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ لِیَهْلِكَ: هَلَاكٌ مصدر تاکہ ہلاک ہوجائے یعنی کافر بنا رہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عُدْوَةِ: کنارہ' ناکہ' جانب' سمت' طرف۔ الرَّكْبُ: کارواں' قافلہ' سوار' رَاكِبٌ کی جمع' معنی سوار کے ہیں' رَاكِبٌ' رُكُوبٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (واحد مذکر)۔

فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾

اس معاملہ میں | لیکن | اللہ (نے) | بچالیا | بیشک وہ | خوب جانتا ہے | سینوں کی باتیں

آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا بیشک وہ دل کے خیالات کو بھی جانتا ہے

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا

اور جب وہ دکھارہا تھا تمہیں وہ (مخالفین) | جب تم مقابل ہوئے | تمہاری نظروں میں | تھوڑے (کرکے)

اور جب تم ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے تو تمہاری آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو تھوڑا

وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ

اور تم کو تھوڑا کرکے دکھارہا تھا | ان کی نظروں میں | تاکہ پورا کرے | اللہ | وہ کام | جو ہونا ہی تھا

کر کے دکھایا اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا کر دکھایا تاکہ وہ کام جو ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے مکمل کر دے

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ

اور اللہ کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | (سب) کام | اے ایمان والو! | جب تم مقابل ہو جاؤ

اور سب امور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی پھیرے جائیں گے اے ایمان والو! جب تم (کفار کے) کسی گروہ کے

فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾

کسی گروہ کے | تو ڈٹے رہو | اور یاد کرو | اللہ کو | بہت | تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

مقابلہ پر آؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ

اور حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسول کا | اور آپس میں نہ جھگڑو | ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے | اور اکھڑ جائے گی

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا

رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا

تمہاری ہوا (رعب) | اور صبر کرو | بیشک اللہ | ساتھ (ہے) | صبر کرنے والوں کے | اور نہ ہو جانا

اکھڑ جائے گی اور صبر اختیار کرو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی

كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَ

ان لوگوں کی طرح | جو نکلے | اپنے گھروں سے | فخر وغرور سے | اور دکھلاتے ہوئے لوگوں کو | اور

طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے سرکشی اور لوگوں کو دکھانے کے خیال سے نکلے اور

يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾

روکتے تھے (لوگوں کو) | اللہ کے راستہ سے | اور اللہ | اس پر جو | وہ کر رہے ہے (تھے) | محیط (ہے)

اللہ تعالیٰ کے راستہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ان کے سب اعمال اللہ تعالیٰ کے احاطہ علم میں ہیں

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ

اور جب اچھے کر دکھائے | ان کو | شیطان نے | ان کے عمل | اور کہا | کہ کوئی بھی غالب نہیں ہو سکتا تم پر

اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے آراستہ کر کے پیش کیا اور کہا کہ آج لوگوں میں سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اے رسولؐ! اس وقت کو یاد کیجئے کہ اللہ نے آپؐ کو خواب میں کفار تھوڑی تعداد میں دکھائے تھے اور اگر وہ انہیں تمہیں زیادہ تعداد میں دکھاتا تو سب مسلمان حوصلہ ہار دیتے اور تم لڑائی کے بارے میں باہم جھگڑتے کہ بعض تو ڈٹ کر مقابلہ کرنے کو ترجیح دیتے اور بعض بھاگ جانے کو۔ لیکن اللہ نے تمہیں اس آزمائش سے بچالیا۔ بیشک وہ دلوں کے راز خوب جانتا ہے۔

(۴۴) اور یاد کرو جبکہ کفار سے مقابلہ کے وقت ان کو تمہاری نظر میں اور تمہیں ان کی نظر میں اللہ تھوڑی تعداد میں دکھارہا تھا تاکہ طرفین جنگ سے ہمت نہ ہاریں اور غلبہ اسلام اور شکست کفار جو اللہ کو منظور تھا وہ ہو کر رہے اور سب باتوں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(۴۵) مسلمانو! جب کسی لشکر کفار کا مقابلہ کیا کرو تو جنگ میں ثابت قدم رہا کرو اور تکبیر و تہلیل اور دعا سے اللہ کو بہت یاد کیا کرو کہ تمہاری کامیابی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔

(۴۶) اور کفار کے ساتھ جہاد کرنے اور اس میں ثابت قدم رہنے کے متعلق اللہ و رسول کا حکم مانو اور آپس میں اختلاف اور جھگڑا نہ کرو کہ اس سے تمہارے حوصلے کمزور ہو جائیں گے اور تمہاری ساکھ جاتی رہے گی اور جنگ کی سختیوں پر صبر کیا کرو کیونکہ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

(۴۷) اور تم ان کفار مکہ کی طرح نہ بنو جو اپنے گھروں سے بڑائی اور تکبر کرتے ہوئے اور باجے بجاتے شان و شوکت سے اپنا رعب جماتے اور مسلمانوں کو اسلام سے روکتے ہوئے نکلے اور جو کام وہ کر رہے ہیں سب اللہ کے قابو میں ہیں وہ انہیں ان کے مطابق سزا دے گا چنانچہ وہ اس لڑائی میں اپنی بڑائی اور خودنمائی کی وجہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے۔

انعال: يُقَلِّلُ: تَقْلِيْلٌ مصدر، وہ کم کر کے دکھارہا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَقْضِيَ: قَضَاءٌ مصدر کہ پورا کردے، جاری کردے، مضارع معروف (واحد مذکر غائب)۔ اثْبُتُوْا: تم ثابت قدم رہو (نَصَرَ) ثَبَاتٌ سے جس کے معنی ثابت قدم رہنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع حاضر)۔ تَفْشَلُوْا: تم بزدل ہو جاؤ گے، سست ہو جاؤ گے، نامراد ہو جاؤ گے، فَشْلٌ سے مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ

آج | لوگوں میں سے | اور میں مددگار ہوں | تمہارا | پھر جب | آمنے سامنے ہوئے

کوئی (ایسا) نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہارا حامی ہوں پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے

الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ

دونوں لشکر | تو وہ واپس لوٹا | الٹے پاؤں | اور کہنے لگا | میں بیزار ہوں | تم سے

تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بری الذمہ ہوں

إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ

کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں | وہ چیز جو | تم نہیں دیکھتے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | اللہ سے | اور اللہ

میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

سخت عذاب دینے والا ہے | جب کہہ رہے تھے | منافق | اور وہ لوگ | جن کے دلوں میں

سخت سزا دینے والا ہے (یاد کرو) جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا

مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

مرض ہے | (کہ) مغرور کردیا ان (مسلمانوں) کو | اُن کے دین نے | اور جو کوئی | بھروسہ کرے | اللہ پر

کہتے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے

فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى

تو بیشک | اللہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اور کاش | آپ دیکھیں | جب جان نکالتے ہیں

تو (یاد رہے کہ) بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے اور کاش آپ اس وقت دیکھیں جب فرشتے کافروں کی

الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ

ان کی | جو کافر ہیں | فرشتے | کہ مارتے (جاتے) ہیں | اُن کے چہروں | اور اُن کی پیٹھوں پر

روحیں قبض کرتے ہیں وہ ان کے چہروں پر اور ان کی پشت پر مارتے جاتے ہیں

وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور (کہتے جاتے ہیں) کہ چکھو | عذاب | جلانے والا | یہ ہے | ان جرموں کے سبب | جو آگے بھیجے

اور (کہتے ہیں کہ) دوزخ کا عذاب چکھو یہ سزا ان اعمال کی وجہ سے ہے جو تم نے

أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ كَدَأْبِ

تمہارے ہاتھوں نے | اور یہ کہ اللہ | نہیں ہے | ظالم | اپنے بندوں پر | جیسا کہ حال ہوا

اپنے ہاتھوں آگے بھیجے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ان کی حالت

آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

قوم فرعون | اور ان لوگوں کا | جو ان سے پہلے تھے | کہ انہوں نے انکار کیا تھا | آیات | الٰہی کا

قوم فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کیا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) اور یاد کرو جبکہ شیطان نے کفار قریش کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال دیا تھا (جمہور علماء کے قول کے مطابق ابلیس نے بنی کنانہ کے سردار **سراقہ** بن مالک مدلجی کی صورت میں ظاہر ہو کر کفار سے کہا تھا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہر گز نہ ڈرو آج تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا میں خود تمہارا مددگار ہوں جب بدر کے میدان میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے اور بڑے زور کی جنگ ہوئی اور فرشتے کفار کو کاٹ کاٹ کر ڈالنے لگے ابلیس تو ابوجہل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اُلٹے پاؤں بھاگا۔ ابوجہل نے پکار کر کہا۔ اے **سراقہ** تم ہمیں عین وقت پر دھوکہ دے کر کہاں جاتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں وہ چیزیں (فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (شیطان کا کام یہی ہے کہ گناہ پر ابھارتے وقت ساتھ رہتا ہے۔ پھر جب انسان کو پھنسا دے، تو خود بھاگ جاتا ہے)۔

(۴۹) اور یاد کرو جبکہ منافقین مدینہ و مکہ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا آپس میں یوں کہہ رہے تھے کہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہو کر خواہ مخواہ قریش کے اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ کر کے اپنی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں منافقین اس بات سے بے خبر ہیں کہ کامیابی صرف انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۵۰) اے رسولؐ! کاش آپؐ ان کفار کو اس وقت دیکھیں جب کہ فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے وقت ان کے چہروں اور پیٹھوں پر چوٹیں لگاتے اور کہتے جاتے ہیں کہ اب عذاب دوزخ کا مزہ چکھو۔

(۵۱) یہ عذاب تمہارے ان جرموں کا بدلہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں دنیا میں کرتے رہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

انعال: اَرٰی: میں دیکھتا ہوں، رُؤْیَۃٌ سے مضارع صیغہ (واحد متکلم)۔ تَرَوْنَ: تم دیکھتے ہو، رُؤْیَۃٌ مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ یَضْرِبُوْنَ: وہ مارتے ہیں، سفر کرتے ہیں، ضَرْبٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾
پھر پکڑ لیا انہیں | اللہ نے | ان کے گناہوں کے بدلے | بیشک اللہ | بڑا طاقت ور | سخت عذاب دینے والا ہے
تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا قوت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ
یہ | اس لئے کہ | اللہ | ہرگز نہیں | بدلنے والا | (وہ) نعمت | جو اس نے دے رکھی ہو | کسی قوم کو
یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہو نہیں بدلتا

حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
جب تک کہ | خود ہی (نہ) بدل دیں | جو (کچھ) | اُن کے دلوں میں ہے | اور کہ | اللہ | سننے والا
جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود نہ بدل دیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ سننے

عَلِيمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
جاننے والا ہے | جیسا (کہ) حال تھا | قوم فرعون | اور ان لوگوں (کا) | جو اُن سے پہلے تھے
اور جانتا ہے ان کی حالت قومِ فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے

كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا
کہ انہوں نے جھٹلایا | اپنے رب کی آیتوں کو | پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | اُن کے گناہوں کے بدلے | اور ہم نے غرق کر دیا
انہوں نے اپنے رب کے احکام کو جھٹلایا پس ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون

آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ
قوم فرعون کو | اور وہ سب | ظالم تھے | بیشک | بدترین | حیوانات
کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب کے سب ظالم تھے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ جنہوں نے

عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ الَّذِينَ
اللہ کے نزدیک | وہ لوگ ہیں | (جنہوں نے) انکار کیا (حق کا) | پس وہ | ایمان نہ لائیں گے | وہ لوگ کہ
راہِ کفر اختیار کی بدترین حیوان ہیں پس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے (یعنی) وہ لوگ جن سے

عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ
عہد کیا آپ نے | اُن سے | پھر | وہ توڑتے (رہتے) ہیں | اپنے عہد کو | ہر بار | اور وہ
آپ نے (بارہا) معاہدہ کیا پھر ہر مرتبہ وہ اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور وہ عہد شکنی سے

لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم
نہیں بچتے | پس اگر | آپ پالیں انہیں | لڑائی میں | تو بھگا دیں ان کے ذریعے (مرعوب کرکے)
نہیں بچتے پس اگر آپ جنگ میں ان پر قابو پا جائیں تو ان کو سزا دے کر ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے

مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ
ان کو جو ان کے پیچھے ہیں | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | اور اگر آپ کو خوف ہو | کسی قوم سے
ہیں خوف زدہ کر کے بھگا دیجئے تاکہ وہ (اس امر سے) نصیحت حاصل کریں اور اگر آپ کو کسی قوم کی عہد

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۲) ان مشرکین کا طریقہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا فرعون کی قوم اور ان سے پہلے لوگوں (قوم نوحؑ، قوم ہودؑ، قوم صالحؑ وغیرہ) کا تھا کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو انہیں ان کے جرموں (کفر و شرک وغیرہ) کے بدلے اللہ نے عذاب میں مبتلا کیا۔ اللہ بیشک بڑا طاقتور سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۵۳) یہ عذاب انہیں اس لئے دیا گیا تھا کہ اللہ کی سنت یوں واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنی اس نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہے اس وقت تک نہیں چھینتا جب تک کہ وہ لوگ اپنے دلوں کی ایمانی حالت کفر سے نہیں بدلتے اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۵۴) ان کفار مکہ کا بھی یہی طریقہ ہے جو فرعون کی قوم اور ان سے پچھلی امتوں عاد و ثمود وغیرہ کا تھا کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جو ان کے رسولوں پر نازل ہوئی تھیں جھٹلایا۔ تو ان کے گناہوں کے بدلے انہیں ہلاک کر دیا اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ وہ سب اپنے شرک کی وجہ سے اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

(۵۵) جو لوگ اللہ کے سچے دین کا انکار کرتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک جانوروں سے بھی بدتر ہیں پس وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

(۵۶) فطری دین سے انکار کرنے والے وہ غیر مسلم ہیں جن سے آپؐ نے معاہدہ کیا اور وہ ہر مرتبہ اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وعدہ توڑنے سے نہیں ڈرتے۔

(۵۷) پس اگر جنگ میں ایسے وعدہ توڑنے والے کفار سے مقابلہ ہو تو انہیں ایسی کاری ضرب لگانی چاہئے کہ انہیں بری طرح سے پٹتے دیکھ کر ان کے پچھلے بھی جو ابھی جنگ میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ سب بھاگ جائیں اور انہیں عبرت ہو جائے۔

انفعال: عٰهَدتَّ: تو نے اقرار لیا، عہد باندھا، مُعَاهَدَةٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَثْقَفَنَّهُمْ: تو ان کو کبھی پائے، ثَقْفٌ سے معنی پانے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ شَرِّدْ: تو ایسی سزا دے کہ دوسرے دیکھ کر بھاگ جائیں، تَشْرِيْدٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

خِيَانَةً فَانۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

عہد شکنی کا | تو پھینک دیجئے | اُن کی طرف | (اُن کا عہد) مساوی طور پر | بیشک اللہ | پسند نہیں کرتا

خوف ہو تو آپ بھی (ان کا معاہدہ) برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک دیں بیشک عہد توڑنے والے غداروں

الْخَآئِنِيْنَ ٥٨ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ

عہد شکنی کرنے والوں کو | اور ہرگز نہ خیال کریں | وہ لوگ جو کافر ہیں | کہ وہ آگے نکل گئے | بیشک وہ

کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہماری گرفت سے) بھاگ نکلے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ

لَا يُعْجِزُوْنَ ٥٩ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

ہمیں عاجز نہیں کر سکتے | اور تم تیار رکھو | اُن (کفار) کے لئے | جتنی تم سے ہو سکے | قوت

(اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور ان کے مقابلہ کے لئے جس قدر قوت تم سے بن پڑے

وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

اور تیار گھوڑے | (کہ) خوف زدہ کرو | اُس سے | اللہ کے دشمنوں کو | اور اپنے دشمنوں کو

اور تیار جنگی گھوڑے مہیا کئے رہو تاکہ اس کے ذریعے ان کے دلوں میں جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں دھاک

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

اور دوسروں کو | علاوہ اُن کے | جنہیں تم نہیں جانتے | اللہ ہی انہیں جانتا ہے | اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو

بٹھائے رکھو اور ان کے علاوہ دوسروں کے دلوں میں بھی جن سے تم واقف نہیں اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہے اور اللہ تعالیٰ کی

مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

کوئی چیز | راہ میں | اللہ کی | اس کا پورا اجر دیا جائے گا | تم کو | اور تم سے

راہ میں تم جو کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم

لَا تُظْلَمُوْنَ ٦٠ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ

بے انصافی نہ ہوگی | اور اگر وہ جھکیں | صلح کی طرف | تو آپ بھی جھکئے | اس کی طرف | اور

نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ صلح کے لئے جھکیں تو آپ بھی اس کے لئے جھک جائیے اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٦١ وَاِنْ يُّرِيْدُوْآ

بھروسہ کیجئے | اللہ پر | بیشک وہی | سب کچھ سنتا | جانتا ہے | اور اگر | وہ ارادہ کریں

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھئے بیشک وہ سننے اور علم رکھنے والا ہے اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں

اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ

دھوکہ دینے کا آپ کو | تو بلاشبہ | کافی ہے آپ کو | اللہ | وہی جس نے | تائید کی آپ کی | اپنی مدد سے

تو یقین رکھئے کہ آپ (کی حفاظت) کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اسی نے آپ کو اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ٦٢ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا

اور مومنوں سے | اور الفت ڈال دی | اُن کے دلوں میں | اگر آپ خرچ کر دیتے | جو کچھ

قوت عطا کی اور ان کے دلوں میں باہمی محبت ڈال دی اور اگر آپ زمین کے تمام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) اور اگر کسی قوم سے تمہیں عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو تم بھی انہیں ویسے ہی معاہدے سے علیحدگی کی اطلاع دے دو۔ کیونکہ اللہ عہد شکنی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۵۹) اور کفار کو یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ہمارے احاطۂ قدرت سے باہر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ہمیں قرار واقعی سزا دینے سے عاجز نہیں کر سکتے۔

(۶۰) تم مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہمیشہ کفار کے مقابلہ کے لئے جہاں تک ہو سامان جہاد مثلاً نیزہ' تیر' تلوار اور سرحدات پر جنگی گھوڑے باندھ کر رکھنا وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور توپ' بندوق' ہوائی جہاز' ٹینک اور بم وغیرہ زمانۂ حال میں تیار رکھو کہ اس سے اسلام کے دشمن رعب میں آئیں اگرچہ فتح و نصرت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور جو کچھ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر ملے گا اور تمہاری ذرا بھی حق تلفی نہ ہو گی۔

(۶۱) اور اگر مخالفین' صلح کی خواہش کریں تو تم بھی صلح کر لو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۶۲) اگر صلح کرنے سے مخالفین کا ارادہ تمہیں دھوکا دینا ہو تو آپ ؐ کچھ فکر نہ کیجئے اللہ ہی آپ کا کافی مددگار ہے۔ جس نے آپ کو اپنی غیبی نصرت اور سچے مسلمانوں کی امداد سے کفار پر غالب کر دیا ہے۔

افعال: تَخَافَنَّ: تو ڈرے' تجھ کو ڈر ہو' خَوْفٌ سے مضارع با نون تاکید کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ سَبَقُوْا: انہوں نے سبقت کی' وہ آگے نکل گئے' سَبَقٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَطَعْتُمْ: تم سے ہو سکا' تم کر سکو' استطاعة سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَعِدُّوْا: تم تیار رکھو' اِعْدَادٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُرْهِبُوْنَ: تم ڈراتے ہو' تم ڈراؤ گے' اِرْهَابٌ سے معنی خوفزدہ کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ جَنَحُوْا: وہ جھکے' مائل ہوں' جُنُوْحٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِجْنَحْ: تو جھک جا' تو مائل ہو' جُنُوْحٌ سے معنی جھکنے اور مائل ہونے کے ہیں امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اَيَّدَكَ: تیری تائید کی' تجھ کو قوت پہنچائی' اَيَّدَ' تَائِيْدٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ يُرِيْدُوْا: اِرَادَةٌ سے وہ چاہیں گے مضارع (جمع مذکر)۔ يَخْدَعُوْكَ: خَدْعٌ آپ کو دھوکہ دینا' آپ سے فریب کرنا' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: رِبَاطِ: باندھنا' سرحد پر چوکی دینا' یہ اسم بھی ہے مصدر بھی' گھوڑے باندھنے کے ہیں۔

فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

زمین میں ہے | سب | (تو) آپ باہم الفت پیدا نہ کر سکتے | ان کے دلوں میں | لیکن اللہ ہی نے

خزانے بھی خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے

اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ

الفت ڈال دی | اُن کے درمیان | بیشک وہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اے نبی!

ان میں محبت پیدا کر دی بیشک وہ غالب اور حکمت والا ہے اے پیغمبر!

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ

کافی ہے آپ کو | اللہ | اور جو آپ کے حکم پر چلتے ہیں | مؤمن | اے نبی!

آپ کے لئے اللہ تعالیٰ اور وہ مومن جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے کافی ہے اے نبی!

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ

ترغیب دیجئے | مؤمنوں کو | جہاد کی | اگر ہوں گے | تم میں سے | بیس (بھی)

ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم

صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

صبر کرنے والے | (تو) وہ غالب ہوں گے | دو سو پر | اور اگر ہوں گے | تم میں سے | ایک سو (تو)

رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں گے

یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

غالب ہوں گے | ہزار پر | اُن میں سے جو کافر ہیں | کیونکہ وہ | (ایسے) لوگ ہیں کہ | سمجھ نہیں رکھتے

تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ (دین کی) سمجھ نہیں رکھتے

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ

اب | کمی کر دی ہے | اللہ نے | تم پر سے | اور | اس کو علم ہے | کہ تم میں | کمزوری ہے

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ (اور بھی) ہلکا کر دیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں کمزوری ہے

فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ

پس اگر ہوں | تم میں سے | ایک سو | صبر کرنے والے | تو وہ غالب ہوں گے | دو سو پر

پس اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے

وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

اور اگر ہوں | تم میں سے | ایک ہزار | (تو) غالب ہوں گے | دو ہزار پر | اللہ کے حکم سے | اور اللہ

اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ

مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی

ساتھ ہے | صبر کرنے والوں کے | نہیں ہے مناسب | نبی کو | کہ ہوں اس کے پاس | (جنگی) قیدی

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے قبضہ میں قیدی لے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦٣) اور اپنے فضل سے اس نے مسلمانوں کے دلوں میں باہم محبت ڈال دی کہ اگر آپؐ جو کچھ روئے زمین پر ہے وہ سب خرچ کر دیتے تو بھی ان میں دلی محبت نہ پیدا کر سکتے۔ بے شک وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(٦٤) حضورؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کو تو صرف اللہ اور آپ کے فرمانبردار مسلمان کافی ہیں۔

(٦٥) اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ اگر تم میں سے جنگ کی مصیبتوں میں صبر کرنے والے بیس مسلمان بھی ہوں گے تو وہ دوسو (٢٠٠) کفار پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے سو (١٠٠) صابر مسلمان ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ کفار اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ جہاد میں جان و مال قربان کرنے سے دونوں جہاںوں کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

(٦٦) اور چونکہ اللہ کو علم ہے کہ تم میں کمزوری ہے اور تم دس گنا دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے اب اس نے اس حکم میں تمہارے لئے کمی کر دی ہے کہ تم میں سے سو (١٠٠) صابر مسلمان اللہ کے حکم سے الٰہی دوسو (٢٠٠) کافروں پر اور ایک ہزار صابر مسلمان دو ہزار کفار پر غالب رہیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

افعال: اَلَّفْتَ: تو نے الفت ڈالی' تَالِیْفٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ اِتَّبَعَكَ: اس نے تیری پیروی کی' اِتَّبَعَ' اِتِّبَاعٌ سے' ماضی (واحد مذکر غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ خَفَّفَ: اس نے تخفیف کی' ہلکا کر دیا' تَخْفِیْفٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ

یہاں تک کہ | وہ خونریزی کرلے | زمین میں | تم چاہتے ہو | مال | دنیا کا

پھر وہ زمین میں (کافروں کا) صفایا نہ کر لے تم لوگ دنیاوی مال و اسباب چاہتے ہو

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۶۷ لَوْلَا كِتٰبٌ

اوراللہ | چاہتا ہے | آخرت | اوراللہ ہے | بڑا زبردست | حکمت والا | اگر نہ ہوتا | لکھا ہوا (حکم)

اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آخرت (کا سامان) چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے اگر اللہ تعالیٰ

مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۶۸

اللہ کا | پہلے سے | توضرور پہنچتا تمہیں | اس بارے میں | جولیا تم نے (فدیہ) | عذاب | بڑا

(کی طرف) سے پہلے ہی لکھا ہوا نہ ہوتا، تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس پر تمہیں سخت ترین سزا ملتی۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

پس کھاؤ | اس میں سے | جو بطور غنیمت حاصل کیا تم نے | حلال پاک مال | اور ڈرتے رہو اللہ سے

سو جو کچھ تمہیں مال غنیمت میں سے ملا ہے اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۹ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْۤ اَيْدِيْكُمْ

بے شک اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اے نبی! | کہہ دیجئے | اُن کو (جو) | آپ کے قبضہ میں ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے اے نبی! آپ کے قبضہ میں جو بھی قیدی ہیں

مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا

(جنگی) قیدی | (کہ) اگر اللہ جانتا ہے | تمہارے دلوں میں | نیکی | تو تمہیں دے گا | بہتر

ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوگا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو اس سے بہتر تمہیں دیا جائے گا

مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰

اس سے جو | لیا گیا | تم سے | اور معاف کردے گا | تمہیں | اوراللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے

جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

اور اگر وہ ارادہ کریں گے | آپ سے خیانت کرنے کا | تو وہ خیانت کر چکے ہیں | اللہ سے | اس سے پہلے (بھی)

اور اگر یہ لوگ آپؐ سے خیانت کا ارادہ کریں گے تو وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیانت کر چکے ہیں

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ اِنَّ الَّذِيْنَ

پھر اس نے قابو دلا دیا (آپ کو) | اُن پر | اوراللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | بیشک وہ لوگ

تو اللہ تعالیٰ نے انہیں (تمہارے) قبضہ میں دے دیا اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے، بیشک وہ لوگ

اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ

(جو) ایمان لائے | اور ہجرت کی | اور جہاد کیا | اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | راہ میں

جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں

(٦٧) جنگ بدر میں جو ستر کفار گرفتار ہوئے تھے۔ آپؐ نے صحابہ سے ان کے متعلق مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ رائے دی کہ انہیں تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے شاید وہ ایمان لے آئیں اور حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انہیں قتل کرنا ہی بہتر ہے اس پر حضورؐ نے صحابہ کو اختیار دے دیا آخر کار سب کے اتفاق سے وہ جنگی قیدی فدیہ لے کر چھوڑ دیئے گئے اس اجتہادی غلطی پر ارشاد الٰہی ہوا کہ نبی کو جائز نہیں کہ جب تک ملک میں غلبہ حاصل نہ کر لے دشمنوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دے کیونکہ فدیہ لینے سے تو دنیاوی مال مطلوب ہے جبکہ اللہ کو غلبہ اسلام کی خاطر قتل کفار سے تمہیں آخرت کا اجر دینا مطلوب ہے اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(٦٨) اگر اللہ کا یہ حکم پہلے سے نہ ہو چکا ہوتا کہ کسی مسلمان کو اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائے گی تو تم لوگوں نے جو بدر کے قیدی فدیہ لے کر چھوڑ دیئے اس پر تمہیں بڑا عذاب دیا جاتا۔

(٦٩) فدیہ لے کر قیدی چھوڑ دینے پر جو تاکید ہوئی تو مسلمانوں کو اس فدیہ کے حلال ہونے میں شبہ ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو مال تمہیں کفار سے بطور غنیمت (جس میں فدیہ شامل ہے) حاصل ہوا اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ضرور ڈرتے رہو وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٧٠) جو قیدی اس وقت آپؐ کے پاس ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کے علم میں تمہارے دلوں میں کچھ اخلاص ہے اس مال سے جو لڑائی میں غنیمت یا فدیہ کے طور پر تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر انعام عطا کرے گا۔ اور تمہاری خطائیں معاف کر دے گا اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(٧١) اور اگر وہ قیدی جو فدیہ لے کر معاف کر دیئے گئے ہیں آپؐ سے دھوکہ کرنے کا ارادہ کریں کہ تو آپ کچھ خوف نہ کیجئے وہ پہلے بھی اپنا عہد توڑ کر اللہ سے دغا کر چکے ہیں پھر اللہ نے آپ کو بدر کے مقام میں ان پر قابو بخشا سو اب بھی اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ آپ کو ان پر پھر قابو بخشے گا اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

افعال: یُثْخِنَ: اِثْخَانٌ مصدر کثرت سے خون بہادے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ خَانُوْا: انہوں نے خیانت کی دغا کی خِیَانَۃٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

اللہ کی | اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی (مہاجرین کو) | اور امداد کی | یہی لوگ ہیں | (کہ) ان میں سے بعض | سچے دوست ہیں

جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے سچے دوست اور وارث

بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ

بعض کے | اور وہ لوگ (جو) | ایمان لے آئے | اور انہوں نے ہجرت نہیں کی | نہیں تمہارا | ان کی وراثت سے

ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور ہجرت کے لئے تیار نہ ہوئے تمہیں ان سے دوستی یا وارثت کا

مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

کچھ واسطہ (تعلق) | اس وقت تک کہ وہ ہجرت کریں | اور اگر وہ مدد مانگیں تم سے | دین کے بارے میں

کوئی حق نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کے لئے آمادہ ہو جائیں اور اگر وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد طلب کریں

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ

تو تم پر لازم ہے | ان کی مدد کرنا | مگر برخلاف اس قوم کے | کہ تمہارے درمیان | اور ان کے درمیان | معاہدہ (ہو)

تو ان کی مدد تم پر فرض ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ پر نہیں کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

اور اللہ | اس کو جو تم کرتے ہو | خوب دیکھتا ہے | اور جو لوگ | کافر ہیں | بعض ان میں سے | وارث ہیں

اور (یاد رکھو) کہ اللہ تعالی تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہِ کفر اختیار کر رکھی ہے وہ آپس میں دوست

بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ۭ

بعض کے | اگر | تم ایسا نہ کرو گے | تو ہوگا | فتنہ | زمین میں | اور فساد بہت بڑا

اور وارث ہیں اگر تم ان احکام پر عمل نہ کرو گے تو زمین میں ایک فتنہ اور بڑا بھاری فساد برپا ہو جائے گا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور جو لوگ | ایمان لے آئے | اور ہجرت کی | اور جہاد کیا | راستے میں | اللہ کے

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور اللہ تعالی کے راستے میں گھر بار چھوڑ کر جہاد کرتے رہے

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ

اور جنہوں نے پناہ دی (مہاجرین کو) | اور مدد کی | وہی ہیں | مومن | سچے

اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور مدد کی وہی لوگ سچے مؤمن ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ

انہی کے لئے ہے | بخشش | اور رزق | عزت و آبرو کا | اور جو لوگ | ایمان لائے | بعد میں

ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ بعد کو ایمان لے آئے

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

اور (انہوں نے) ہجرت کی | اور جہاد کیا | تمہارے ساتھ (ہو کر) | وہ تم ہی میں سے ہیں | اور قریبی رشتہ دار

اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ شامل ہو کر جہاد کیا سو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں اور اللہ کی کتاب کے مطابق

آیت نمبر آسان تفسیر

(٧٢) وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دی اور ہر طرح سے امداد کی۔ یہی مہاجرین اور انصار ہجرت اور باہمی نصرت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے (قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ کر) اور جنہوں نے ایمان لا کر ابھی تک ہجرت نہیں کی جب تک وہ ہجرت نہ کریں تمہارا ان کی وراثت سے کوئی واسطہ نہیں، ہاں وہ دین کے بارے میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا لازم ہے مگر ان غیر مہاجر مسلمانوں کی اُن کفار کے برخلاف مدد کرنی جائز نہیں جن کا تم سے امن کا معاہدہ ہو چکا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

(٧٣) اور کفار آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ تمہیں ان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے خواہ وہ تمہارے قریبی ہی کیوں نہ ہوں اگر تم مسلمان آپس میں وراثت و تعاون پر عمل نہ کرو گے تو مشرکین تم پر غلبہ پا کر دنیا میں مصیبت کھڑی کر دیں گے اور ملک میں بڑا فساد مچ جائے گا۔ کچھ مسلمانوں نے اپنے مشترک رشتہ داروں سے وراثت کا تعلق قائم رکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی اس پر انہیں بتایا گیا کہ اسلام اور کفر کے درمیان کوئی رشتہ باقی نہیں رہا۔

(٧٤) اور جن مہاجرین نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن انصار نے انہیں پناہ دی اور ہر طرح سے ان کی مدد کی بس سچے مسلمان یہی لوگ ہیں انہی کو اللہ کے ہاں بخشش اور عزت کی روزی عطا کی جائے گی۔

نوٹ: ابتدائے اسلام میں جب مکہ سے صحابہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان کا مدینہ کے مسلمانوں سے بھائی چارہ (مؤاخات) کا رشتہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے کے مال وراثت کے بھی حقدار تھے۔ بعد میں اس حکم کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اور آئندہ کے لئے مالی وراثت کے حقدار خونی رشتوں میں منسلک رشتہ دار قرار پائے جن کی تفصیل قرآن و سنت میں دی گئی ہے۔

افعال: اٰوَوا: انہوں نے جگہ دی، اِیْوَاءٌ سے معنی جگہ دینے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۷۵

بعض ان میں سے | زیادہ حقدار ہیں | بعض کے | اللہ کی کتاب میں | بیشک اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے

رشتہ دار ایک دوسرے (کی وراثت) کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات سے واقف ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو انتیس (۱۲۹) آیتیں اور سولہ (۱۶) رکوع ہیں

سورۂ توبہ مدنی ہے اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

(یہ عہد سے) دست برداری ہے | اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے | ان لوگوں کی طرف | (جن سے) تم نے عہد کیا تھا

(اے مومنو!) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیماں کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۭ ۱ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا

مشرکین میں سے | پس چلو پھرو | زمین میں | چار | مہینے | اور جان لو

ان کو (اب) صاف جواب ہے پس (اے مشرکو!) تم چار ماہ تک زمین میں چلو پھرو اور جان لو

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۲

کہ تم | عاجز نہیں کر سکتے | اللہ کو | اور یہ کہ | اللہ | رسوا کرنے والا ہے | کافروں کو

کہ تم (کسی طرح بھی) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو (ضرور) رسوا کرے گا

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

اور اعلان ہے | اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے | سب لوگوں کو | حج اکبر کے دن | کہ اللہ

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں میں حج اکبر کے دن اعلان کر دیں کہ اللہ تعالیٰ

بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ڏ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ

دست بردار ہے | مشرکین سے | اور اس کا رسول (بھی) | پس اگر تم توبہ کرو | تو وہ | بہتر ہے

اور اس کا رسول مشرکوں سے بری الذمہ ہیں پس اگر تم (کفر و شرک سے) توبہ کر لو وہ تمہارے لئے بہتر ہے

لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۭ

تمہارے لئے | اور اگر | تم نہ مانو | تو جان لو | کہ تم | عاجز نہیں کر سکتے | اللہ کو

اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم (کسی طرح بھی) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۳ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور خوشخبری دے دیجئے | ان کو جو | کافر ہیں | عذاب دردناک کی | مگر وہ جن سے

اور کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے مگر جن مشرکوں

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا

تم نے عہد کر رکھا تھا | مشرکین میں سے | پھر انہوں نے تم سے قصور نہ کیا | کچھ بھی | اور نہ ہی مدد کی

سے تم نے معاہدہ کیا پھر انہوں نے ایفائے عہد میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف

(۷۵) اور جو لوگ بعد میں اسلام لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے وہ بھی تمہاری طرح سچے مسلمانوں میں داخل ہیں اور اس کے بعد قریبی رشتہ دار کتاب الٰہی (قرآن یا لوح محفوظ) میں آپس میں ایک دوسرے کی وراثت کے دوسروں کی نسبت زیادہ حقدار ہیں۔ (ف) اب چونکہ مسلمان طاقتور ہو گئے تھے۔ اس لئے پہلے ہجرت اور نصرت کی وجہ سے جو وراثت کا حکم تھا وہ اس آیت سے منسوخ ہو کر قرابت داروں کی وراثت قائم ہو گئی۔

سورۃ التوبہ

اس سورۃ کے کئی نام ہیں جن میں دو زیادہ مشہور ہیں۔ **توبہ** کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے۔ **براۃ** کہ اس میں مشرکین کے ساتھ معاہدے سے دست برداری کا ذکر ہے اور اس کے ابتدا میں **بسم اللہ** نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کو آنحضرت سے اس کا دوسری سورتوں سے علیحدہ ہونا ثابت نہیں ہوا۔ نیز یہ کہ اس سورت میں مشرکین کے ساتھ ان کی عہد شکنی کی وجہ سے معاہدہ امن کے خاتمہ، ان سے جنگ کرنے اور انہیں جزیرہ سے نکال دینے کے احکام آئے ہیں۔

(۱) جن مشرکین سے مسلمانوں نے عہد و پیمان کر رکھا تھا ان کی عہد شکنی کی وجہ سے یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس عہد سے دست برداری ہے۔

(۲) پس ان مشرکین کو سنا دو کہ چار مہینے (۱۰ ذی الحجہ ۹ھ کے دن سے، ۱۰ ربیع الاول ۱۰ھ تک) زمین میں جہاں چاہو امن کے ساتھ چلو پھرو۔ اور جان لو کہ اللہ جس وقت چاہے تمہیں سزا دے سکتا ہے تم اسے روک نہیں سکتے وہ کفار کو رسوا کر کے رہے گا۔ (ف) یہ سورت فتح مکہ کے ایک سال بعد ۹ھ میں غزوہ تبوک کے سال میں نازل ہوئی اور عہد شکن مشرکین (بنی بکر اور قریش) کو چار ماہ مذکورہ کی مہلت دی گئی تھی۔

(۳) یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے حج اکبر (بقر عید) کے روز جس میں حج کے تمام بڑے بڑے ارکان پورے ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کو کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین کے معاہدوں سے دست بردار ہیں۔ پس اے مشرکو! اگر تم کفر و شرک سے توبہ کر لو تو یہ بہتر ہے ورنہ عذاب الٰہی کو تم کسی طرح ٹال نہیں سکو گے وہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (ف) چنانچہ اس حکم الٰہی کے مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۹ھ (عید الاضحیٰ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام عرب قبائل کے سامنے مشرکین کے عہد سے دست برداری کا عام اعلان کرنے پر مقرر فرمایا اور انہوں نے جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہو کر تیس چالیس آیتیں پڑھ کر یہ اعلان عام کیا کہ اس کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کے نزدیک نہ جائے اور کوئی ننگے بدن طواف نہ کرے اور جنت میں سوائے مومن کے کوئی داخل نہ ہو گا اور جو کوئی عہد پر قائم رہے اس کے ساتھ عہد کو پورا کیا جائے گا۔

انعال: سِیْحُوْا: تم پھر لو، سیاحت کرو۔ سَیْحٌ سے، معنی زمین پر چلنے اور سفر کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ

تمہارے خلاف | کسی کی | پس پورا کرو | اُن کے ساتھ | اُن کا عہد | اُن کی مقررہ مدت تک

کسی کو مدد دی ان کا معاہدہ ان کے مقررہ وقت تک پورا کرو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ

بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو | پھر جب گزر جائیں | مہینے | (معاہدہ کے) احترام والے

یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔ پھر جب معاہدے والے مہینے گزر جائیں

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ

تو قتل کرو | مشرکین کو | جہاں کہیں | انہیں پاؤ | اور | ان کو پکڑلو

تو جہاں کہیں مشرکین کو پاؤ انہیں قتل کرو اور انہیں گرفتار

وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا

اور انہیں گھیر لو | اور بیٹھو | اُن کی تاک میں | ہر گھات میں | پس اگر وہ توبہ کرلیں

کرو اور انہیں گھیر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ رجوع کر لیں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور نماز قائم کریں | اور زکوٰۃ ادا کریں | تو چھوڑ دو | اُن کا راستہ | بیشک اللہ

اور (پابندی سے) نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور اگر کوئی | مشرکین میں سے | پناہ مانگے آپ سے

بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص آپ سے پناہ طلب کرے

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ

تو پناہ دیجئے اس کو | یہاں تک کہ | وہ سن لے | کلام اللہ کا | پھر پہنچا دیجئے اس کو | اس کے امن کی جگہ | یہ

تو اُسے پناہ دیجئے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کے امن کی جگہ میں پہنچا دیجئے یہ

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اس لئے کہ | وہ لوگ | علم نہیں رکھتے | کیسے ہوسکتا ہے (معتبر) | مشرکین کا

اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو (احکام الٰہی کا) کچھ علم ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

عہد | نزدیک | اللہ | اور اس کے رسول کے | سوائے اُن لوگوں کے | (جن سے) تم نے عہد کیا تھا

مشرکین کا عہد کیسے معتبر ہو سکتا ہے (جبکہ انہوں نے خود اس کو توڑا) سوائے ان کے جن لوگوں کے ساتھ تم نے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

پاس | مسجد الحرام (کعبہ) کے | سو جب تک وہ (عہد پر) قائم رہیں | تمہارے لئے | تو تم بھی قائم رہو

مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا پس جب تک وہ تمہارے لئے اپنے اقرار پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) ہاں مگر جن مشرکین سے تم نے عہد کیا اور انہوں نے نہ تو عہد شکنی کی اور نہ تمہارے خلاف کسی مخالف کی مدد کی ان کے ساتھ مقررہ مدت تک عہد پورا کرو بلاشک اللہ عہد شکنی سے پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۵) پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں یعنی محرم کے بعد مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو یا قید کرلو یا محاصرہ کرلو اور ہر طرف سے ان کی ناکہ بندی کرو کہ وہ باہر نکل کر شہروں میں نہ پھیلنے پائیں۔ پس اگر کفر و شرک سے توبہ کر کے نماز باقاعدہ پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر انہیں نہ چھیڑو کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۶) اور اگر کوئی مشرک ان مہینوں کے گذر جانے کے بعد اللہ کا کلام سننے اور اس پر غور کرنے کے لئے آپ سے پناہ مانگے تو آپ اسے پناہ دے دیں کہ وہ کلام الٰہی کو اطمینان کے ساتھ سن لے اس کے بعد اگر وہ ایمان نہ لائے تو حفاظت کے ساتھ وطن میں واپس پہنچا دیا جائے۔ یہ رعایت انہیں اس لئے دی گئی ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے واقف ہو جائیں اور اگر اس کے بعد وہ اہل اسلام سے لڑے تو پکڑ کر قتل کر دیا جائے۔

افعال: لَمْ یَنْقُصُوْا: انہوں نے قصور نہیں کیا، انہوں نے کمی نہیں کی، مضارع معروف (جمع مذکر غائب)۔ اُحْصُرُوْھُمْ: ان کو قید رکھو، اُحْصُرُوْا، حَصَرٌ سے معنی قید کرنے اور تنگ کرنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اُقْعُدُوْا: تم بیٹھو، قُعُوْدٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اِسْتَجَارَکَ: اس نے تجھ سے پناہ مانگی، اِسْتَجَارَ، اِسْتِجَارَۃٌ سے معنی پناہ مانگنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ خَلُّوْا: تم چھوڑ دو، تَخْلِیَۃٌ سے معنی کسی خالی مکان میں چھوڑنے کے ہیں امر کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ اَبْلِغْہُ: اس کو پہنچا دے اَبْلِغْ اِبْلَاغٌ سے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑦ كَيْفَ وَإِنْ

اُن کے لئے | بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے | پرہیزگاروں کو | کیسے (معتبر ہو سکتا ہے) | حالانکہ اگر

اپنے اقرار پر قائم رہو بے شک اللہ تعالیٰ احتیاط کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (ان کا عہد) کیونکر (معتبر ہو ان کا حال

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً

وہ غلبہ پائیں | تم پر | تو نہ لحاظ کریں گے | تمہارے بارے میں | رشتہ کا | اور نہ عہد کا

تو یہ ہے) اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے ساتھ نہ رشتہ داری کا لحاظ رکھیں اور نہ عہد و پیمان کا'

يُرْضُوْنَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ

وہ خوش کرتے ہیں تم کو | (صرف) اپنے منہ سے | اور انکار کرتے ہیں | اُن کے دل | اور | اکثر اُن میں سے

وہ زبانی باتوں سے ہی تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے دل نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر

فٰسِقُوْنَ ⑧ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

نافرمان (ہیں) | انہوں نے بیچ دیا | آیاتِ الٰہی کو | قیمت | تھوڑی پر | پھر روک دیا (لوگوں کو)

بدعہد ہیں انہوں نے اللہ کی آیتوں کو معمولی قیمت کے بدلے فروخت کر دیا ہے پس وہ اس کی

عَنْ سَبِيْلِهٖ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑨ لَا يَرْقُبُوْنَ

اُس کے راستہ سے | بیشک بہت بُرا کام تھا | جو وہ | کر رہے تھے | وہ لحاظ نہیں کرتے

راہ سے روکتے ہیں بے شک وہ بہت ہی برا کام کرتے ہیں وہ کسی مومن کے

فِيْ مُؤْمِنٍ إِلًّا وَّلَا ذِمَّةً وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ⑩

مومن کے بارے میں | رشتے کا | اور نہ ہی | عہد کا | اور وہی ہیں | حد سے بڑھ جانے والے

بارے میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا' اور یہ لوگ بہت ہی سرکش ہیں

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ

پس اگر وہ توبہ کر لیں | اور قائم کر لیں | نماز | اور ادا کریں زکوٰۃ | تو وہ تمہارے بھائی ہیں

پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور (پابندی کے ساتھ) نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی

فِي الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑪ وَ

دین کے | اور ہم کھول کر بیان کرتے ہیں | آیتیں | اُن لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں | اور

بھائی ہیں اور ہم آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اور

إِنْ نَّكَثُوْٓا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

اگر وہ توڑ دیں | اپنی قسمیں | بعد اپنے عہد کر لینے کے | اور عیب نکالیں | تمہارے دین میں

اگر معاہدہ کے بعد وہ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں

فَقَاتِلُوْٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ⑫

تو لڑو | کفر کے پیشواؤں سے | بیشک نہیں ہیں (معتبر) اُن کی قسمیں | تاکہ وہ | باز آجائیں

تو کفر کے سرداروں سے جنگ کرو ان کی قسمیں کوئی قسمیں نہیں تاکہ وہ (اپنی شرارتوں سے) باز آجائیں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷) اللہ و رسول کے نزدیک مشرکین کے عہد کا کوئی اعتبار نہیں ان کے قتل میں سوچ بچار کی کوئی ضرورت نہیں ہاں جن سے تم نے مسجد بیت الحرام کے نزدیک عہد و پیمان کیا تھا (جیسے بنی کنانہ و بنی ضمرہ) کہ جنھوں نے ابھی تک عہد شکنی نہیں کی تھی۔ جب تک وہ اپنے عہد پر پکے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرو بیشک عہد شکنی سے پرہیز کرنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

(۸) ان کفار کا عہد کیسے قابل اعتبار ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر کسی وقت غلبہ پائیں تو نہ تمہارے بارے میں رشتہ داری کا لحاظ کریں گے نہ عہد و پیمان کا۔ وہ سخت بدعہد ہیں صرف تمہیں خوش کرنے کے لئے زبانی جھوٹے عہد کر لیتے ہیں اور دراصل ان کے دل اس عہد سے انکاری ہیں اور ان میں زیادہ تر شریر لوگ ہیں۔

(۹) انہوں نے دین حق اور قرآن کو چھوڑ کر اغراض نفسانی اور کفر و شرک کو اختیار کر لیا ہے اور دوسروں کو بھی دین حق سے روکتے ہیں اور یہ کام جو وہ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے۔

(۱۰) اور موقع ملنے پر وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں رشتہ داری اور عہد کا کوئی لحاظ نہیں کرتے۔ اور وہی شرارت میں بڑھے ہوئے ہیں۔

(۱۱) پس اگر وہ توبہ کر کے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو پھر وہ تمہاری طرح مسلمان اور تمہارے بھائی ہیں اور ہم اہل علم کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتے ہیں۔

(۱۲) اگر وہ حلفیہ عہد و پیمان کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑنے لگیں اور دین اسلام میں نقص نکالنا شروع کر دیں تو ایسے کفر کے سرغنوں سے ضرور لڑو کیونکہ ان کی قسمیں کچھ اعتبار کے قابل نہیں۔ تاکہ آئندہ ایسی عہد شکنی سے باز آجائیں۔

افعال: اِسۡتَقَامُوۡا: وہ سیدھا رہے، وہ قائم رہے، ثابت قدم رہے، اِسۡتِقَامَۃٌ سے معنی سیدھا رستہ پکڑنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَظۡهَرُوۡا: ظُهُوۡرٌ مصدر، وہ غالب آجائیں گے، قابو پا جائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَرۡقُبُوۡا: پاس لحاظ نہیں کریں گے، رعایت نہیں کریں گے رَقۡبٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ یُرۡضُوۡنَکُمۡ: اِرۡضَاءٌ مصدر، کہ تم کو وہ راضی کر دیں، خوش کر دیں، مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ طَعَنُوۡا: انہوں نے طعن کیا، عیب دیا، طَعۡنٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا
کیا نہیں لڑو گے تم | اُن لوگوں سے | جنہوں نے توڑ دیں | اپنی قسمیں | اور ارادہ کیا تھا انہوں نے
کیا تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے؟ جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ
نکالنے کا | رسول کو | اور انہوں نے (ہی) | لڑائی شروع کی تھی تم سے | پہلی بار
جلا وطن کر دینے کا ارادہ کیا اور انہوں نے ہی تم سے (دشمنی کی) ابتداء کی ہے

اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾
کیا تم ڈرتے ہو ان سے | پس اللہ ہی | زیادہ حق رکھتا ہے | کہ تم ڈرو اُس سے | اگر ہو تم | مؤمن
کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو (سنو) اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ
لڑو اُن سے | کہ عذاب دے انہیں | اللہ | تمہارے ہاتھوں | اور رسوا کرے انہیں | اور
تم ان سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو سزا دے گا اور رسوا کرے گا اور

يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾
فتح دے تم کو | اُن پر | اور ٹھنڈا کر دے | سینوں کو | مؤمن لوگوں کے
تمہیں ان پر فتح دے گا اور مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
اور دُور کر دے | غصہ | اُن کے دلوں کا | اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے | جس کی | چاہے
اور ان کے دلوں کے غیظ و غضب کو دور کر دے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا
اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | کیا تم نے سمجھ لیا ہے | کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے
اور اللہ تعالیٰ (ہر بات کا) علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا
حالانکہ ابھی تک (ظاہر) معلوم نہیں کر لیا | اللہ نے | اُن کو | جنہوں نے جہاد کیا | تم میں سے | اور نہیں بنایا انہوں نے
حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ظاہراً دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون جہاد کرتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ
سوائے اللہ کے | اور نہ اس کے رسول کے | اور نہ مؤمنین کے | کوئی دلی دوست
اور اس کے رسول اور مؤمنوں کو چھوڑ کر کسی غیر کو رازداں بناتا ہے

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ
اور اللہ | خوب واقف ہے | اُس سے | جو تم کرتے ہو | نہیں ہے (حق) | مشرکین کا
اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی اچھی طرح خبر ہے۔ مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) مکہ کے کافروں کے ساتھ تم ضرور لڑو کیونکہ (۱) انہوں نے صلح حدیبیہ میں حلفیہ عہد کیا۔ پھر مسلمانوں کے حلیف **بنی خزاعہ** کے خلاف **بنی بکر** کی مدد کر کے اپنی قسمیں توڑ دیں اور (۲) اس سے پہلے رسول اللہ کو مکہ سے نکالنے کی کوشش کی تھی اور اب اول انہوں نے ہی تم سے لڑائی شروع کی اور بدر، اُحد اور خندق کے مواقع پر سینکڑوں میل دُور سے آ کر تم پر حملہ آور ہوئے۔ سو تمہیں ان کے ساتھ لڑنے سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ اگر تم مومن ہو تو تمہیں صرف اللہ ہی سے ڈرنا لازم ہے۔

(۱۴) مسلمانو! ایسے عہد شکن مشرکین سے تمہیں ضرور لڑنا چاہئے تاکہ انہیں تمہارے ہاتھوں ان کے کفر و شرک و عہد شکنی کی سزا دی جائے اور تمہیں ان پر فتح یاب کر کے انہیں دنیا میں ذلیل اور تمہارے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا جائے۔

(۱۵) اور مسلمانوں کے دلوں میں جو ان مشرکین کے لئے غصہ بھرا ہوا ہے وہ بھی دور کر دیا جائے۔ اور جو لوگ کفر سے توبہ کر لیتے ہیں اللہ ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۱۶) مسلمانو! یہ نہ سمجھو کہ تمہیں اس بات کی آزمائش کئے بغیر کہ کون سے مسلمان محض اللہ کے لئے اپنے مال و جان سے جہاد کرتے ہیں اور اللہ و رسول اور مومنین کے سوا کسی اور کو اپنا دلی راز دار نہیں بناتے، یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ نہیں! بلکہ تمہارا ایمان و عمل کو دیکھ کر جانچا جائے گا اور اللہ تمہارے عملوں سے خوب واقف ہے۔

افعال: یُعَذِّبْ: عذاب دے گا، تَعْذِیْبٌ سے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُخْزِھِمْ: اِخْزَاءٌ مصدر ذلیل کرے گا، رسوا کرے گا مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تُتْرَکُوْا: تم چھوڑ جاؤ، تمہیں چھوڑ دیا جائے، تَرْکٌ سے مضارع مجہول کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ

کہ | آباد کریں | مسجدیں | اللہ کی | شہادت دیتے ہوئے | اپنے نفسوں پر | کفر کی

کہ وہ اپنے کفر کا اقرار کرتے ہوئے (بھی) اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾

یہی لوگ ہیں | کہ ضائع ہوگئے | اُن کے اعمال | اور دوزخ ہی میں وہ | ہمیشہ رہیں گے

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور آگ میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

بے شک آباد رکھتا ہے | مسجدیں اللہ کی | جو کوئی | ایمان لایا اللہ پر | اور روز | آخرت پر

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۫

اور قائم کی اُس نے نماز | اور دیتا رہا وہ زکوٰۃ | اور نہ ڈرا وہ | (کسی سے) سوائے اللہ کے

اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈریں

فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ

سو اُمید ہے | کہ وہی لوگ | ہوں گے | ہدایت یافتہ | کیا تم نے ٹھہرایا

سو امید ہے کہ وہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔ کیا تم نے

سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

پانی پلانا | حاجیوں کو | اور آباد رکھنا | مسجد | الحرام کو | (ویسا ہی) جیسا کہ (عمل) اس شخص کا

حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے (عمل کے) برابر قرار دے رکھا ہے

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

جو ایمان لایا اللہ | اور آخرت کے دن پر | اور جہاد کیا | راستے میں | اللہ کے

جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہو؟

لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

وہ باہم برابر نہیں ہو سکتے | اللہ کے نزدیک | اور اللہ | ہدایت نہیں دیتا | ظالم لوگوں کو

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو لوگ | ایمان لائے | اور ہجرت کی | اور جہاد کیا | راستے میں | اللہ کے

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں کے

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ

اپنے مالوں | اور | جانوں سے | بہت بڑے ہیں | درجہ میں | اللہ کے نزدیک

ساتھ اس کی راہ میں جہاد کیا (اُن کے) درجے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے ہیں

(۱۷) مشرکین مکہ اللہ و رسول کے منکر ہونے کے باوجود اللہ کی مسجدوں (کعبۃ اللہ) کی آبادی کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ مساجد میں خدائے واحد کی عبادت کرنا ہی ان کی آبادی ہے اور یہ مقصد بھلا مشرکین کو کب حاصل ہو سکتا ہے ان کے تمام اعمال بت پرستی اور شرکت کی بدولت برباد ہو گئے۔ اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

(۱۸) مسجدیں تو وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لا کر باقاعدہ نماز قائم کرتے اور مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے بس یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔

(۱۹) جب جنگ بدر میں حضرت عباسؓ کفار کی طرف سے جنگ کرتے ہوئے قیدی بن کر آئے اور حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ نے انہیں رسولؐ سے تعلق توڑ دینے پر بُرا بھلا کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم لوگ اسلام اور ہجرت اور جہاد میں ہم برتری حاصل کر چکے ہو تو ہم بھی مسجد الحرام کی تعمیر اور حاجیوں کو پانی پلانے کا کام کرتے رہے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ شرک کے باوجود کے صرف حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد کو آباد رکھنے والا شخص اور سچا مومن مجاہد فی سبیل اللہ دونوں برابر ہیں؟ اللہ کے نزدیک وہ دونوں ہرگز مساوی نہیں اور اللہ مشرکوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

افعال: یَعْمُرُوْا: عمران مصدر، آباد کرتے ہیں، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اٰتٰی: اس نے دیا اِیْتَاءٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ لَا یَسْتَوٗنَ: اِسْتِوَاءٌ مصدر، وہ برابر نہیں ہیں مضارع (جمع مذکر غائب)۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ
اور وہی لوگ ہیں | کامیاب | انہیں خوشخبری دیتا ہے | اُن کا رب | اپنی رحمت کی
اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی رحمت خوشنودی

وَ رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾
اور | رضامندی | اور باغات کی | جن میں اُن کے لئے | آسائش ہے | دائمی
اور ان باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں اُن کے لئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾
ہمیشہ رہیں گے | ان میں | ہمیشہ ہمیشہ | بیشک اللہ کے ہاں ہے | اجر | بہت بڑا
وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ
اے ایمان والو! | نہ بناؤ | اپنے باپوں | اور اپنے بھائیوں کو | دوست
اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
اگر وہ پسند کریں | کفر کو | ایمان کے مقابلے میں | اور | جو بھی دوست رکھے انہیں
پسند کریں تو ان کو بھی دوست نہ بناؤ اور جو تم میں سے ان کو

مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
تم میں سے | تو وہی لوگ ہیں | ظالم | کہہ دیجئے | اگر ہوں | تمہارے باپ
دوست رکھے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ

وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اور تمہارے بیٹے | اور تمہارے بھائی | اور تمہاری بیویاں | اور تمہارے کنبہ والے | اور وہ مال
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور وہ مال

اِۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
جو تم نے کمائے ہیں | اور تجارت | کہ تم ڈرتے ہو | جس کے نقصان سے | اور رہنے کے مکان
جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم

تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ
جنہیں تم پسند کرتے ہو | زیادہ پیارے | تمہارے لئے | اللہ | اور اس کے رسول | اور جہاد کرنے سے
پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے

فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ
کے راستے میں | تو انتظار کرو | یہاں تک کہ | لائے | اللہ | اپنا حکم
زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) جن مسلمانوں نے دین کے لئے وطن اور گھر بار چھوڑا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک وہی درجہ اور رتبہ میں بڑھ کر ہیں۔ اور وہی کامیاب ہیں۔

(۲۱) اللہ ایسے مخلص مسلمانوں کو اپنی رحمت' رضامندی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ جن میں ان کو ہمیشہ کی راحت اور آسائش نصیب ہوگی۔

(۲۲) وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور انہیں اللہ کی طرف سے بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۲۳) مسلمانو! تم اپنے والدین اور بھائیوں کو جب کہ وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کرتے ہوں دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ کافر ہیں اور کافروں کو دوست رکھنے والے بڑے ظالم ہوتے ہیں۔

انغال: اَلْفَائِزُوْنَ: فَائِزٌ واحد' کامیاب' انتہائی مقصود پانے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اِسْتَحَبُّوا: اس نے عزیز رکھا انہوں نے پسند کیا' اِسْتِحْبَابٌ سے معنی عزیز رکھنے کے ہیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدۡ نَصَرَكُمُ
اور اللہ | نہیں ہدایت دیتا | اُن لوگوں کو | جو نافرمان ہیں | البتہ | مدد کر چکا ہے تمہاری
اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں

اللّٰهُ فِىۡ مَوَاطِنَ كَثِيۡرَةٍ‌ ۙ وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ‌ ۙ اِذۡ اَعۡجَبَـتۡكُمۡ
اللہ | بہت سے موقعوں پر | اور (خاص کر) حُنین کے دن | جب تعجب میں ڈال دیا تھا تم کو
بہت سے مواقع پر مدد دے چکا ہے اور حنین کے دن بھی؛ جب تم اپنی کثرت پر

كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَيۡـًٔـا وَّضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ
تمہاری کثرت نے | پس وہ کام نہ آئی | تمہارے | کچھ (بھی) | اور تنگ ہوگئی | تم پر
نازاں تھے وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور تم پر زمین اپنی

الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ مُّدۡبِرِيۡنَ‌ ۚ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنۡزَلَ
زمین | باوجود فراخی کے | پھر تم واپس لوٹے | پیٹھ پھیر کر | پھر نازل کی
فراخی کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ
اللہ نے | اپنی تسکین | اپنے رسول | اور مومنوں پر | اور اُتارے
اپنے رسول پر اور مؤمنوں (کے دلوں) پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ایسے

جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا‌ ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ وَذٰ لِكَ
(وہ) لشکر | جو تم نہ دیکھتے تھے | اور | عذاب دیا | اُن کو جو | کافر ہیں | اور یہی ہے
لشکر نازل کیے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں پر عذاب بھیجا اور

جَزَآءُ الۡـكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوۡبُ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ
سزا | کافروں کی | پھر | توبہ قبول کرلیتا ہے | اللہ | بعد اس کے
منکروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے

عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا
جس کی | چاہے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اے ایمان والو!
توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان والو!

اِنَّمَا الۡمُشۡرِكُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا يَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَـرَامَ بَعۡدَ
بیشک | مشرکین (تو) | ناپاک ہیں | پس وہ پاس بھی نہ جائیں | مسجد الحرام کے | بعد
مشرک لوگ بلاشبہ ناپاک ہیں پس وہ اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب

عَامِهِمۡ هٰذَا‌ ۚ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ
اس سال کے | اور اگر | تمہیں ڈر ہو | محتاجی کا | تو جلد ہی | غنی کردے گا تمہیں
نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں افلاس کا ڈر ہو تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) مسلمانوں سے آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اپنے باپ دادے اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور کمائے ہوئے مال اور تجارت جس کے مندا پڑنے کا تمہیں اندیشہ ہو اور رہائشی مکان جنہیں تم بہت چاہتے ہو یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو عذاب الٰہی کا انتظار کرو۔ کیونکہ خدا و رسول کے مقابلہ میں ان چیزوں کو محبوب سمجھنا اللہ کی نافرمانی ہے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۲۵) اللہ بہت سے مقامات (غزوات و سرایا) میں اور خاص کر مکہ و طائف کے درمیان **وادیٔ حنین** کی لڑائی میں تمہاری خصوصی مدد کر چکا ہے جبکہ تم اپنی کثرت تعداد پر بہت فخر کرتے تھے کہ تم بارہ ہزار اور تمہارے مقابل بنی ہوازن اور بنی ثقیف چار ہزار تھے یہاں تک کہ ایک مسلمان نے کہہ دیا تھا کہ تعداد کی بناء پر آج ہم پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا پھر تمہاری کثرت تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین اپنی فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی اور تم پیٹھ پھیر کر میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔

(۲۶) پھر تمہاری شکست کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں پر اطمینان اور تسلی نازل فرمائی کہ حضورؐ بغیر کسی بے قراری کے اکیلے میدانِ جنگ میں جم کر کھڑے رہے اور آپؐ کے حکم سے حضرت عباسؓ کے زور سے للکارنے پر سب صحابہ واپس آئے اور آسمان سے کئی ہزار فرشتوں کا لشکر اتارا گیا لیکن تم کو دکھائی نہ دیتے تھے۔ اور حضور نے مٹھی بھر خاک کی کفار پر پھینک کر فرمایا کہ وہ پسپا ہو گئے چنانچہ ویسا ہی ہوا اور کفار کو قتل و قید سے عذاب دیا گیا اور کفار کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔

(۲۷) پھر اس سزا کے بعد جس کی چاہے (جو اسلام لے آئے) اللہ توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

انعال: اِقْتَرَفْتُمُوْهَا: تم نے اس کو کمایا اِقْتِرَافٌ سے معنی کمانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْضَوْنَهَا: تم اس کو پسند کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ رَحُبَتْ: وہ کشادہ ہوئی، فراخ ہوئی، رُحْبٌ سے معنی فراخ ہونے کے ہیں ماضی کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَحَبُّ: زیادہ پیارا حُبٌّ سے معنی دوست رکھنے کے ہیں، افعل التفضیل کا صیغہ۔

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اللہ | اپنے فضل سے | اگر اُس نے چاہا | بیشک اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے

وہ جلد تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا علم رکھنے والا اور بڑا حکمت والا ہے

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

تم لڑو | اُن لوگوں سے | جو ایمان نہیں رکھتے | اللہ پر | اور نہ | روز

(اہل کتاب میں سے) اُن لوگوں سے لڑو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ آخرت کے دن پر

الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

آخرت پر | اور حرام نہیں سمجھتے | جو حرام ٹھہرایا | اللہ | اور اُس کے رسول نے | اور نہیں قبول کرتے

یقین رکھتے ہیں اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دی ہیں

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا

دینِ حق کو | اُن لوگوں میں سے | جنہیں دی گئی کتاب | یہاں تک کہ | وہ ادا کریں

اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

جزیہ | اپنے ہاتھ سے | ذلیل ہوکر | اور کہا | یہودیوں نے

ہاتھوں سے جزیہ دیں اور ذلیل و خوار ہوں۔ اور یہود نے کہا

عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ

(کہ) عزیر | اللہ کا بیٹا ہے | اور کہا | نصاریٰ نے | (کہ) مسیح | بیٹا ہے

کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانیوں نے کہا کہ مسیح اللہ

اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ کا | یہ ہے | بات | اُن کے منہ کی | وہ نقل کر رہے ہیں | اُن کافروں کی بات (جو)

کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں' ان سے پہلے کافروں نے جو کچھ کہا تھا

مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْٓا

اُن سے پہلے ہوئے | ہلاک کرے انہیں اللہ | کہاں | بہکے جا رہے ہیں | بنالیا انہوں نے

اس کی نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے' وہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ

اپنے علماء | اور اپنے راہبوں کو | رب | اللہ کو چھوڑ کر | اور مسیح | بن مریم (بھی)

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ

اور حکم نہیں دیا گیا تھا انہیں | مگر صرف | (یہی) کہ عبادت کریں | ایک اللہ کی | کہ نہیں کوئی معبود

انہیں صرف اسی قدر حکم تھا کہ وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اس کے سوا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) مسلمانو! یہ مشرکین بالکل ناپاک ہیں کیونکہ وہ عقیدے یعنی شرک کی ناپاکی میں مبتلا ہیں۔اس لئے اس سال کے بعد ان کو حج وعمرہ کے لئے حرمت والی مسجد (کعبہ) کے نزدیک نہ جانے دو اور اگر تمہیں ان کے روکنے کی وجہ سے اپنی تنگ دستی اور معاشی پریشانی کا خطرہ ہو تو تسلی رکھو۔اللہ تمہیں اپنے فضل سے دولت مند کردے گا۔بیشک وہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۲۹) اور اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور جن چیزوں کو اللہ نے قرآن میں اور رسول نے اپنی سنت میں حرام ٹھہرایا ہے وہ لوگ ان کو حرام نہیں جانتے اور دین اسلام کو سچا دین سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتے جب تک وہ لوگ نہایت ذلیل ہو کر جزیہ ادا کرنا منظور نہ کریں ان سے برابر جہاد کرتے رہو۔

(۳۰) اور یہودی کہتے ہیں کہ **حضرت عزیر** اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ **مسیح** اللہ کا بیٹا ہے یہ صرف ان کے منہ کی بات ہے کوئی اس کی سند اور دلیل موجود نہیں ان کی بات بالکل ویسی ہی ہے جیسی ان کفار کی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان پر خدا کی لعنت۔سیدھا راستہ چھوڑ کر کہاں بہکے جارہے ہیں۔

افعال: لَا یَقْرَبُوْا: قُرْبٌ مصدر وہ قریب نہ آئیں نہی (جمع مذکر غائب)۔یُغْنِیْ: مالدار بنادے گا اِغْنَاءٌ سے مضارع مرفوع (واحد مذکر غائب)۔ لَا یُحَرِّمُوْنَ: تَحْرِیْمٌ سے وہ حرام نہیں قرار دیتے مضارع منفی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔یُضَاهِـُٔوْنَ: مُضَاهَاةٌ مصدر، مشابہت پیدا کررہے ہیں مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا

سوائے اُس کے | وہ پاک ہے | اس سے | جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں | وہ چاہتے ہیں | کہ بجھا دیں

کوئی معبود نہیں' پاک ہے وہ ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ

اللہ کا نور | اپنے منہ سے | اور نہیں منظور اللہ کو | سوائے اس کے کہ | وہ پورا کر دے | اپنے نور کو

(کی پھونکوں) سے اللہ تعالیٰ کا نور بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے نور کو مکمل کرے

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

اگرچہ | پسند نہ کریں | کافر لوگ | وہی ہے جس نے | بھیجا | اپنا رسول | ہدایت

اگرچہ کافر اس بات کو ناپسند ہی کریں۔ (لوگو! اللہ) وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو (سامانِ) ہدایت

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ

اور دین حق دے کر | تاکہ غالب کر دے اُسے | تمام دینوں پر | اگرچہ | برا مانیں

اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناپسند

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا

مشرک (لوگ) | اے ایمان والو! | بیشک | بہت سے

ہی کیوں نہ ہو۔ اے ایمان والو! بہت سے علماء

مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

یہودی عالم | اور راہب | کھاتے ہیں | مال | لوگوں کے | ناجائز طور پر

اور مشائخ اہل کتاب لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ

اور روکتے ہیں (لوگوں کو) | اللہ کے راستہ سے | اور وہ لوگ جو | جمع کر کے رکھتے ہیں

اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سونا اور چاندی

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

سونا | اور چاندی | اور خرچ نہیں کرتے اس کو | اللہ کے راستہ میں | پس خوشخبری دیجئے انہیں

جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (اے نبیؐ) ان کو

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى

عذاب دردناک کی | جس دن | وہ تپایا جائے گا | دوزخ کی آگ میں | پھر داغ دیا جائے گا

دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے جس دن ان (خزانوں) کو دوزخ کی آگ میں رکھ کر خوب گرم کیا جائے گا پھر ان سے

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

اُس سے | اُن کی پیشانیوں | اور اُن کے پہلوؤں | اور ان کی پیٹھوں کو | کہ یہ وہ ہے جو | تم جمع کرتے تھے

اُن کی پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ' جو کچھ کہ تم نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) ان بدبختوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور پادریوں کو اپنا رب ٹھہرالیا (اوران کو چیزوں کو حلال وحرام ٹھہرانے کا اختیار دے رکھا ہے جو کہ صرف اللہ کا اختیار ہے) حالانکہ ان کی الہامی کتابوں میں صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ شرک سے پاک ہے۔

(۳۲) وہ نور الٰہی (دین اسلام) کو جو ساری دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ اپنی پھونکوں (فضول اعتراضات اور کوششوں) سے بجھانا چاہتے ہیں اور کافر خواہ کتنا ہی ناراض ہوں اللہ اپنے نور (دین اسلام) کو درجۂ کمال تک پہنچا کر رہے گا۔

(۳۳) اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اسے دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکین کتنا ہی ناگوار سمجھیں۔

(۳۴) مسلمانو! بہت سے یہودی عالم اور پادری لوگوں کے مال (رشوت وغیرہ) نامناسب طریقے سے کھاتے اور لوگوں کو سچے دین اسلام کے قبول کرنے سے روکتے رہتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی وغیرہ ذخیرہ کرتے اور اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری (دھمکی) سنا دو۔ کہ انہیں سخت عذاب ہوگا۔

افعال: يُطْفِـُٔوْا: اِطْفَاءٌ مصدر کہ وہ بجھادیں، مضارع منصوب (جمع مذکر غائب)۔

لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ

اپنی ذات کے لئے | پس چکھو (مزہ اس کا) | جو تم | جمع کرتے تھے | بلاشبہ | شمار | مہینوں کا

اپنے لئے جمع کر رکھا تھا پس جو کچھ تم جمع کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی کتاب

عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ

اللہ کے نزدیک | بارہ مہینے ہیں | اللہ کی کتاب میں | جس دن | اُس نے پیدا کیا

میں اس دن سے کہ جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' مہینوں کی گنتی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ

آسمانوں | اور زمین کو | ان میں سے | چار | حرمت والے ہیں | یہی ہے | دین

اس کے ہاں بارہ مہینے (چلی آتی) ہے ان میں چار مہینے ادب و حرمت کے ہیں یہی پختہ دین

الْقَيِّمُ ۥ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا

سیدھا | پس ظلم نہ کرو | اُن میں | اپنے اوپر | اور لڑو

ہے پس تم ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور سب مل کر

الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا

مشرکین سے | سب مل کر | جیسا کہ | وہ لڑتے ہیں تم سے | سب مل کر | اور جان لو

مشرکوں سے لڑو جس طرح کہ وہ سب اکٹھے ہو کر تم سے لڑتے ہیں اور خوب جان لو

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ

کہ | اللہ | ساتھی ہے | پرہیزگاروں کا۔ | بیشک | مہینے کو پیچھے ہٹا دینا | زیادتی ہے

کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ بیشک (کفار کا) مہینوں کو آگے پیچھے کرنا (اپنے) کفر میں مزید اضافہ

فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا

کفر میں | گمراہ ہوتے رہتے ہیں | اُس سے | کافر | جو حلال کر دیتے ہیں اس کو | ایک سال

کرنا ہے کفار اس کی وجہ سے گمراہ ہوتے رہتے ہیں' وہ کسی سال اس مہینے کو حلال سمجھتے ہیں

وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

اور حرام کر دیتے ہیں اس کو | (دوسرے) سال | تا کہ پوری کر لیں | گنتی | (ان مہینوں کی) جو حرام کئے | اللہ نے

اور کسی سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تا کہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے رکھے ہیں پھر اس

فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۗ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ

پس وہ حلال کر لیتے ہیں | اُس کو جسے حرام کیا اللہ نے | آراستہ کئے گئے ہیں اُن کے لئے | اُن کے برے اعمال | اور اللہ

مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' ان کے برے اعمال' ان کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ

نہیں ہدایت کرتا | کافروں کو | اے ایمان والو! | تمہیں کیا ہوا

کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا۔ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) قیامت کے روز اس جمع کردہ سونا چاندی وغیرہ کو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کر کے بخیلوں اور کنجوسوں کے چہروں اور پہلوؤں اور پیٹھوں پر اس سے داغ لگایا جائے گا کہ یہ وہی مال ہے جو تم اپنے لئے بڑی محنت سے جمع کرتے تھے پس جو مال تم گاڑ کر رکھا کرتے تھے۔ اس کے وبال کا مزہ بھی چکھو۔

(۳۶) بلاشک ابتدا ہی سے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) میں مہینوں کا شمار بارہ (۱۲) ہے جن میں سے چار مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) بڑے ادب واحترام کے ہیں۔ ان کی حرمت اور ادب کا لحاظ رکھنا ہی سیدھا دین ہے پس ان میں جرائم کی غلطی کر کے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور سب مومن مل کر مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ شرک وکفر سے بچنے والوں کا مددگار ہے۔

(۳۷) حرمت والے مہینے کو اپنے وقت سے پیچھے ہٹا دینا (جیسا کہ جاہلیت میں عرب کا دستور تھا کہ اگر دشمن سے لڑائی کے موقع پر حرمت والا مہینہ آجاتا جس میں وہ جنگ حرام سمجھتے تھے تو اسے لڑائی جاری رکھنے کے لئے **حلال** سمجھ کر اس کے بدلے ایک دوسرے مہینے کو **حرام** قرار دے لیتے تھے) یہ ان کے کفر میں بڑھ جانے کی دلیل ہے اس کی وجہ سے وہ کافر گمراہ ہوتے رہتے ہیں جو ایک سال تو اس کو اپنی جنگی مقاصد کے لئے حلال سمجھتے اور دوسرے سال عدم ضرورت کی وجہ سے اس کو حرام جانتے ہیں تا کہ حرمت والے مہینوں کی صرف گنتی پوری کر لیں۔ اور اصل مقصد یعنی امن کو فوت کر دیں۔ پس جس مہینے کو اللہ نے حرام کر دیا وہ اسے حلال کر لیتے ہیں۔ ان کے یہ برے اعمال انہیں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اللہ ایسے منکرین کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ

کہ جب کہا جاتا ہے تم سے | کہ نکلو لڑنے کو | اللہ کی راہ میں | تو بھاری ہو کر تم گرے جاتے ہو | زمین پر

کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم بھاری ہو کر زمین سے لگے جاتے ہو

أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ

کیا تم نے پسند کرلیا | دنیا کی زندگی کو | آخرت کے مقابلہ میں | سو نہیں ہے | فائدہ

کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے (جبکہ) دنیا کی زندگی کا مال و متاع

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ

دنیا کی زندگی کا | آخرت کے مقابلہ میں | مگر تھوڑا | اگر تم نہ نکلو لڑنے کو | تو وہ تمہیں عذاب دے گا

آخرت کے مقابلے میں بہت ہی معمولی ہے اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ

عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا

عذاب دردناک | اور بدل کرلے آئے گا | اور لوگ | سوائے تمہارے | اور تم ضرر نہ پہنچا سکو گے اُسے | کچھ بھی

تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

اور اللہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | اگر تم مدد نہ کرو گے اُس کی | تو مدد کی ہے اُس کی

اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ اگر تم نے رسول اللہ کی مدد نہ کی تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ آپ کی اس وقت

اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا

اللہ نے | جب | نکالا تھا اُس کو (گھر سے) | کافروں نے | کہ وہ تھا دوسرا دو میں سے | جب وہ دونوں تھے

مدد کر چکا ہے جب کافروں نے آپ کو (وطن سے) نکال باہر کیا تھا (اس حالت میں کہ) دو (ساتھیوں) میں سے ایک آپ تھے جبکہ

فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

غار میں | جب وہ کہہ رہے تھے | اپنے ساتھی سے | کہ کچھ غم نہ کرو | بیشک | اللہ | ہمارے ساتھ ہے

وہ دونوں غار میں تھے اور آپ اپنے رفیق سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ

پھر اُتاری | اللہ نے | تسکین اپنی (طرف سے) | آپ پر | اور | تائید کی آپ کی | ان لشکروں سے

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے آپ پر اطمینان نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے آپ کی مدد کی

لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ

(جنہیں) تم نے نہیں دیکھا تھا | اور کردی اُس نے | بات | کافروں کی | نیچی

جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر رکھا

وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انفِرُوا خِفَافًا

اور (ہمیشہ) اللہ ہی کا بول | بالا ہے | اور اللہ | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | نکلو | ہلکے

(درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے خواہ تم بے ہتھیار ہو

(٣٨) فتح مکہ اور جنگ حنین کے بعد جبکہ شدید گرمی تھی کھجوروں کے باغ پک چکے تھے جو کہ ان کا سب سے بڑا ذریعہ آمدن تھا اور مسلسل جنگوں کی وجہ سے آرام کی ضرورت تھی اللہ کی طرف سے تبوک کی طرف جنگ کے لئے نکلنے کا حکم آ گیا۔ اس موقع کا ذکر ہے کہ: مسلمانو! جب غزوۂ طائف سے واپسی پر تمہیں غزوۂ تبوک پر جانے کے لئے حکم دیا گیا تو تنگی اور قحط اور سخت گرمی اور لمبے سفر اور دشمن کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے تم نے جہاد کے لئے نکلنا کیوں ناگوار سمجھا۔ یہاں تک کہ تم پر زمین سے ہلنا اور حرکت کرنا مشکل ہو گیا۔ کیا تم نے دنیا کی فانی زندگی آخرت کی ہمیشہ کی زندگی سے بہتر سمجھی سو تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا کا فائدہ آخرت کے نفع کے مقابلہ میں بالکل بے قیمت اور بے حقیقت ہے۔

(٣٩) اگر تم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس جنگ تبوک کے لئے نہ نکلو گے تو تمہیں سخت عذاب دیا جائے گا اور تمہارے بدلے اللہ اور لوگ اللہ و رسول کے سچے فرمانبردار پیدا کر دے گا اور تم اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(٤٠) اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے۔ تو کچھ پروا نہیں اس کی مدد خود اللہ اس وقت بھی کر چکا ہے جبکہ اسے کافروں نے مکہ سے نکال دیا تھا۔ جبکہ آپ اور ابوبکر (صرف دو ساتھی) کفار کے سخت محاصرہ کے باوجود ان کے درمیان میں سے نکل کر غار ثور میں جا کر ٹھہرے اور کفار آپ کی تلاش میں غار پر پہنچ گئے تو ابوبکرؓ کچھ بے قرار ہوئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تسلی رکھو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے آپ پر تسلی نازل فرمائی اور آپ ﷺ کی ایسے لشکروں (فرشتوں) سے تائید کی جنہیں تم نہ دیکھ سکتے تھے اور کافروں کی سازش ناکام بنا دی کہ وہ ناکام واپس لوٹے اور ہمیشہ اللہ ہی کی بات سب سے بڑھ کر رہتی ہے وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

افعال: تَنْصُرُوْهُ: تم اس کی مدد کرو گے (واحد مذکر غائب)۔ اَخْرَجَهٗ: اس کو نکالا اَخْرَجَ ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔

وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور بھاری | اور جہاد کرو | اپنے مالوں | اور جانوں سے | اللہ کی راہ میں

خواہ مسلح (ہر حال میں لڑائی کے لئے) نکلو اور اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا

یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر تم علم رکھتے ہو | اگر ہوتا | (دنیاوی) مال

یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اگر آسانی سے حاصل ہونے والی

قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ

جلدی حاصل ہونے والا | اور سفر (بھی) | آسان | تو وہ (منافق) آپ کے ساتھ ہو لیتے | لیکن | دور معلوم ہوا

غنیمت ہوتی یا آسان سفر ہوتا تو (اے پیغمبر اسلام!) یہ لوگ یقیناً آپ کے ساتھ ہو لیتے لیکن انہوں نے مسافت

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِاسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

اُن کو | راستہ | اور | عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے | اللہ کی | اگر ہم سے ہوسکتا | تو ضرور نکلتے ہم

ہی کو دور خیال کیا اور ابھی وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھانے لگے ہیں کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ضرور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ

تمہارے ساتھ | وہ ہلاک کر رہے ہیں | اپنی جانوں کو | اور اللہ | جانتا ہے | کہ بیشک وہ

نکلتے (سنو اس طرح) یہ لوگ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ

جھوٹے ہیں | معاف کیا | اللہ نے | آپ کو۔ | کیوں | اجازت دی آپ نے | انہیں

ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔ آپ نے ان کو اجازت ہی کیوں دی

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ

یہاں تک کہ | ظاہر ہو جاتے | آپ پر | وہ لوگ جو (عذر میں) | سچے تھے | اور آپ جان لیتے

حتیٰ کہ آپ پر سچے لوگوں کی سچائی کھل جاتی اور آپ جھوٹوں کو

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

جھوٹوں کو | نہیں | رخصت مانگتے آپ سے | وہ لوگ | جو ایمان رکھتے ہیں | اللہ

معلوم کر لیتے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے اپنے مال و جان

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ

اور یوم | آخرت پر | اس سے کہ وہ جہاد کریں | اپنے مالوں | اور جانوں سے

اور جہاد کرنے کے بارے میں رخصت نہیں چاہتے (کہ انہیں خدمت جہاد معاف رکھا جائے)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

اور اللہ | خوب جانتا ہے | پرہیز گاروں کو | بیشک | رخصت تو آپ سے وہی مانگتے ہیں | جو

اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے رخصت تو وہی لوگ طلب کرتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) تمہارے پاس اسلحہ و سامان جنگ اور مشاغل سے فرصت ہو یا نہ ہو۔ ہر صورت میں جہاد کا حکم ملنے پر فوراً نکل کھڑے ہو اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۴۲) اگر دنیا کا مال جلدی حاصل کرنے کے قابل ہوتا اور سفر بھی درمیانہ ہوتا تو وہ منافق جو جنگ تبوک میں جانے سے پس و پیش کرتے تھے ضرور آپ کے ہمراہ ہوتے لیکن ان بدبختوں کو تبوک کا فاصلہ (سفر) طویل معلوم ہوا اس لئے جنگ میں جانے کو ناپسند کیا اور عنقریب آپ کی واپسی پر وہ قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اگر ہمیں جہاد کی استطاعت ہوتی (یعنی سامان جنگ وغیرہ حاصل ہوتا) تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکلتے وہ ایسا جھوٹ بول کر اپنی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔

(۴۳) جب تک آپ کو واضح نہ ہو جاتا کہ ان میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ آپ کو وحی کا انتظار کئے بغیر ان منافقین کو جنگ سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے تھی۔ بہرحال اللہ نے یہ بات آپ کو معاف کر دی ہے۔

(۴۴) جو لوگ صدق دل سے اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں وہ خدا کی راہ میں اپنی جان و مال کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور نہ جنگ سے پیچھے رہنے کی رخصت مانگتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ

یقین نہیں رکھتے ہیں | اللہ | اور یوم | آخرت پر | اور شک میں پڑے ہیں | اُن کے دل | پس وہ

جو نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر' اور ان کے دل شک و شبہ میں مبتلا ہیں اور وہ

فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ

اپنے شک میں | سرگرداں ہورہے ہیں | اور اگر | وہ ارادہ کرتے | نکلنے کا | تو ضرور ہی تیار کر لیتے | اس کے لئے

اپنے اسی شک میں سرگرداں ہیں اور اگر وہ (میدان جنگ میں) نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کی کوئی

عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا

(کچھ) سامان | لیکن | ناپسند کیا | اللہ نے | ان کا اٹھنا | پس بھاری کر دیا انہیں | اور کہہ دیا گیا | کہ بیٹھے رہو

تیاری بھی کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا پس بوجھل کر دیا انہیں ان سے کہہ دیا گیا کہ

مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا

ساتھ | بیٹھنے والوں کے | اگر وہ نکلتے (بھی) | تمہارے درمیان | تو زیادہ نہ کرتے تمہارے لئے | مگر صرف

بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو۔ اگر یہ تمہارے ساتھ میدانِ جنگ میں نکل کھڑے ہوتے تو تم میں اور زیادہ خرابی ہی

خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

خرابی | اور دوڑتے پھرتے | تمہارے درمیان | چاہتے ہوئے تم میں | فساد | اور تم میں | جاسوس ہیں

پیدا کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور اب بھی تمہاری جماعت میں اُن کے جاسوس

لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ

اُن کے | اور اللہ | خوب جانتا ہے | ظالموں کو | بیشک | انہوں نے چاہا تھا | فساد | اس سے پہلے (بھی)

شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سرکشوں سے خوب واقف ہے۔ وہ اس سے پہلے بھی فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں

وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ

اور اُلٹ دیئے تھے | آپ کے لئے | امور | یہاں تک کہ | آ پہنچا | سچا وعدہ | اور غالب ہوا | حکم | اللہ کا

اور آپ کے لئے معاملات کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ کا حکم غالب آ گیا

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ

اور وہ | چاہتے نہ تھے | اور بعض اُن میں سے | وہ ہے | جو کہتا ہے | کہ رخصت دیجئے | مجھے | اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے

حالانکہ وہ ناپسند ہی کرتے رہے' اور ان میں سے کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ آپ مجھے (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے

اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

سن لو | فتنہ میں | (تو وہ) آ ہی گرے | اور بیشک | جہنم | احاطہ کئے ہوئے ہے | کافروں کو

اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالئے' واضح رہے کہ آزمائش میں تو وہ پڑ ہی چکے ہیں اور بے شک جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

اگر پہنچتی ہے آپ کو | (کوئی) بھلائی | تو انہیں بری لگتی ہے | اور اگر | پہنچتی ہے آپ کو | مصیبت

(اے پیغمبر اسلام!) اگر آپ کو خوشی و کامیابی نصیب ہو تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے

آیت نمبر

(۴۵) ہاں جو خلوص دل سے، سچے دل سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دلوں میں اس کے بارے میں شک ہے وہی لوگ جہاد سے پیچھے رہنے کی رخصت مانگتے ہیں پس وہ اپنے شک میں پڑے حیران و پریشان ہیں۔

(۴۶) اور اگر وہ منافق جہاد میں شریک ہونے کے لئے حضورؐ کے ہمراہ نکلنا چاہتے تو ضرور کچھ نہ کچھ سامان جہاد بھی تیار کر سکتے تھے لیکن اللہ کو ان کا جہاد میں شریک ہونا منظور نہیں تھا۔ اس لئے انہیں اس میں شامل ہونے کی توفیق نہیں بخشی۔

(۴۷) اور بالفرض اگر وہ تمہارے ساتھ جہاد میں شامل ہونے کے لئے نکلتے بھی تو بجائے نفع پہنچانے کے الٹا نقصان ہی پہنچاتے اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور کئی لوگ تمہارے درمیان ان کے جاسوس بھی ہیں جو مخالفین کو پہنچانے کے لئے تمہاری باتیں سنتے رہتے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

(۴۸) بلاشبہ یہ منافقین حضورؐ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد طرح طرح کی فساد برپا کرنے اور اسلام کی ترقی کو روکنے کے لئے مختلف تدبیریں کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے فتح کا سچا وعدہ (غزوۂ بدر) آ پہنچا اور ان کے ناراض ہونے کے باوجود غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ کا حکم پورا ہوا۔

(۴۹) ان منافقین میں بعض (جد بن قیس) وہ ہے جو حضور سے کہتا ہے کہ مجھے یہیں مدینہ میں رہنے دیجئے اور اپنے ساتھ تبوک میں رومیوں سے لڑنے کے لئے لے جا کر فتنہ میں نہ ڈالئے کیونکہ روم کی عورتیں خوبصورت ہیں میں ان پر عاشق ہو کر گمراہ ہو جاؤں گا۔ یاد رکھو وہ اپنی بزدلی اور نفاق کو جھوٹی پرہیزگاری میں چھپا کر گمراہ ہو ہی چکا۔ اور ایسے کفار کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

افعال: لَا تَفْتِنِّيْ: تو مجھے فتنے میں نہ ڈال، تو مجھے گمراہی میں نہ ڈال۔ تَفْتِنْ، فُتُوْنٌ سے معنی فتنے میں ڈالنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

يَقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا

تو کہتے ہیں | ہم نے تو سنبھال لیا تھا | اپنا کام | پہلے ہی سے | اور واپس چلے جاتے ہیں

تو وہ کہتے ہیں کہ ''ہم نے تو پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا'' اور (یہ کہہ کر) وہ خوشی خوشی منہ پھیر کر

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۰ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

اور وہ خوش ہوتے ہیں | کہہ دیجئے | ہرگز نہیں پہنچے گی ہمیں (کوئی مصیبت) | مگر | جو | لکھ رکھی ہے | اللہ نے

چل دیتے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے ہمیں وہی

لَنَا ج هُوَ مَوْلٰىنَا ج وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ قُلْ

ہمارے لئے | وہی ہے ہمارا کارساز | اور اللہ ہی پر | بھروسہ رکھنا چاہئے | ایمان والوں کو | کہہ دیجئے

ملے گا وہ ہمارا کارساز ہے اور مومن اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں (اے پیغمبر اسلام!)

هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ط وَنَحْنُ

کیا | تم انتظار کرتے ہو | ہمارے حق میں | صرف | دو میں سے ایک بھلائی کے | اور ہم (تو)

ان (منافقوں) کو سنا دیجئے کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی (فتح یا شہادت) کے منتظر رہتے ہو اور ہم تمہارے

نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ

امید رکھے ہوئے ہیں | تم پر | یہ کہ پہنچائے تمہیں | اللہ | عذاب | اپنے پاس سے

حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ہاں سے کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے

اَوْ بِاَيْدِيْنَا صلے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝۵۲ قُلْ اَنْفِقُوْا

یا ہمارے ہاتھوں | پس انتظار کرو | ہم بھی تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والے ہیں | کہہ دیجئے | خرچ کرو

ہاتھوں سے عذاب پہنچائے' پس تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ خواہ تم

طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ط اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳

(مال) خوشی سے | یا ناخوشی سے | ہرگز قبول نہ کیا جائے گا | تم سے | کیونکہ تم ہو | نافرمان لوگ

خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے' تم سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا تم بلاشبہ نافرمان لوگ ہو

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ

اور نہیں روکا انہیں | اس سے کہ | قبول کئے جائیں | اُن سے | صدقات | مگر یہ کہ وہ

اور ان لوگوں کے صدقات جو قبول نہیں ہوتے تو صرف اس لئے کہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا

منکر ہوئے | اللہ کے | اور اس کے رسول کے | اور وہ نہیں آتے | نماز کے لئے | مگر

وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور وہ نماز کو آتے بھی ہیں تو محض

وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴ فَلَا تُعْجِبْكَ

سستی کرتے ہوئے | اور وہ نہیں خرچ کرتے | مگر | نہ چاہتے ہوئے | پس تعجب میں نہ ڈالیں آپ کو

سستی سے اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے بھی ہیں تو ناخوشی سے۔ پس آپ کو ان کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) ان منافقین کی عادت ہے کہ اہل اسلام کو فتح وغلبہ ہو تو بہت افسوس کرتے ہیں اور خدا نہ کرے شکست ہو تو کہتے ہیں کہ ہم نے عقلمندی سے اپنی حفاظت کا انتظام پہلے ہی کر لیا تھا اور ایسی ہی لاف زنی کرتے ہوئے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔

(۵۱) ان سے کہہ دیجئے کہ جو سختی اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ رکھی ہے وہ تو ہر حال میں ہمیں پہنچ کر ہی رہے گی مگر چونکہ وہ ہمارا کارساز ہے اس لئے مومن کو ہر وقت اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے وہ مصیبت کو دور کر دے گا۔

(۵۲) ان سے کہہ دیجئے کہ تم دو بھلائیوں میں سے ایک کی ضرور ہمارے حق میں امید کر رہے ہو یا تو شہادت وجنت اور یا فتح وغنیمت ہیں اور ہم تمہارے لئے دو مصیبتوں میں سے ایک کی ضرور امید رکھتے ہیں کہ یا تو تمہیں اللہ اپنی طرف سے عذاب دے گا یا ہمارے ہاتھوں سے شکست، پس تم ہمارے لئے انتظار کرو ہم تمہارے لئے انتظار کر رہے ہیں۔

(۵۳) جد بن قیس منافق نے یہ بھی کہا تھا کہ میں خود تو نہیں جا سکتا۔ ہاں آپ کو مالی امداد دے سکتا ہوں اس پر یہ حکم ہوا کہ ان سے کہہ دیجئے کہ تم راہ خدا میں خوشی سے مال خرچ کرو یا ناخوشی سے، تمہارا یہ صدقہ ہرگز قبول نہیں کیونکہ تم نافرمان ہو۔

(۵۴) اور ایسے منافقین کے صدقہ وخیرات نامنظور ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ گو وہ بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں مگر خلوص دل سے اللہ ورسول پر ایمان نہیں رکھتے اور نماز بھی پڑھتے ہیں تو سستی کرتے ہوئے بے دلی سے اور خرچ کرتے ہیں تو سخت بے زاری سے۔

افعال: تُصِبْكَ: تجھے پہنچے تُصِبُ، اِصَابَۃٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ نَتَرَبَّصُ: تَرَبُّصٌ مصدر، ہم انتظار کرتے ہیں، مضارع کا صیغہ (جمع متکلم)۔ يُتَقَبَّلَ: ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، مضارع مجہول منصوب (واحد مذکر غائب)۔

أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ

ان کے مال | اور نہ | اُن کی اولاد | کیونکہ | اللہ تو چاہتا ہے

مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تعالیٰ تو صرف یہی چاہتا

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ

کہ انہیں عذاب دے | اُن کی وجہ سے | زندگی میں | دُنیا کی | اور نکلیں | اُن کی جانیں

کہ ان کو انہی چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں عذاب میں گرفتار رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی

وَهُمْ كٰفِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ

اس حال میں کہ وہ کافر ہوں | اور وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | کہ وہ تو | تم ہی میں سے ہیں

حالت میں نکلے اور یوں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ (اے مسلمانو!) ہم تم ہی میں سے ہیں

وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ

حالانکہ وہ نہیں ہیں | تم میں سے | بلکہ وہ (تو) | ایسے لوگ ہیں | جو ڈرتے ہیں | اگر وہ پائیں

حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں اگر وہ کوئی

مَلْجَاً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ

(کوئی) پناہ کی جگہ | یا (کوئی) غاریں | یا (کوئی) گھسنے کی جگہ | تو وہ لوٹ جائیں | اسی طرف

پناہ گاہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ پائیں تو وہ ضرور اس کی طرف لوٹ جائیں گے

وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ

دوڑتے ہوئے تیزی سے | اور بعض اُن میں سے | وہ ہیں | جو الزام دھرتے ہیں آپ پر | صدقات میں

سرکشی کرتے ہوئے اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو آپ پر صدقات کے بارے میں الزام لگاتے

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا

پس اگر | اُن کو دیا جائے | اس میں سے | تو وہ خوش ہو جاتے ہیں | اور اگر نہ | دیا جائے اُن کو | اس میں سے

ہیں پھر اگر انہیں اس میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ ملے تو وہ

إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَآ اٰتٰىهُمُ

تو اسی وقت وہ | ناراض ہو جاتے ہیں | اور کیا ہی اچھا ہوتا | اگر وہ | راضی ہوتے | اُس پر جو دیا انہیں

فوراً ناراض ہو جاتے ہیں (ان کے لئے بہتر تھا) اگر وہ اس چیز پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ تعالیٰ اور

اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ

اللہ | اور اُس کے رسول نے | اور وہ کہتے | کہ کافی ہے ہمارے لئے | اللہ | اب ہمیں دے گا | اللہ | اپنے فضل سے

اس کے رسول نے دی اور کہہ دیتے کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے اور اس کا رسول ہمیں

وَرَسُولُهُ إِنَّآ إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

اور رسول اُس کا | بیشک ہم تو | اللہ کی طرف | رغبت رکھتے ہیں | صدقات تو (بس) | فقیروں

عنقریب بہت کچھ دے دیں گے بیشک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں حقیقت میں زکوٰۃ کا مال صرف فقیروں

(۵۵) پس آپ ان کے کثرت مال اور اولاد سے حیران نہ ہوں کیونکہ اللہ کو تو یہ منظور ہے کہ ان کی وجہ سے دنیا میں ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا اور انہی کی فکر میں رات دن پریشان رہیں اور پھر کفر ہی کی حالت میں مرجائیں۔ اور دنیا وآخرت دونوں میں برباد ہوجائیں۔

(۵۶) اور یہ بزدل منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ وہ دل سے مسلمان نہیں۔

(۵۷) اگر انہیں اپنے بچاؤ کے لئے کوئی پناہ کی جگہ یا چھپنے کو کوئی غار یا سر چھپانے کو کوئی جگہ مل جائے تو فوراً بڑی تیزی سے مرتد ہوکر اسی طرف دوڑ جائیں۔

(۵۸) ان میں سے بعض کا یہ حال ہے کہ آپؐ پر صدقات کی تقسیم میں بے انصافی کا الزام لگاتے ہیں اور اگر انہیں ان کی خواہش کے مطابق صدقات مل جائیں تو خوش ہوجاتے ہیں۔ اور اگر انہیں ارادہ کے مطابق نہ ملا تو وہ فوراً ناراض ہوجاتے ہیں۔ (ف) جب حضورؐ نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تو ذوالخویصرہ نامی منافق نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا برا ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۵۹) اللہ ورسول سے جو حصہ بھی انہیں ملتا اگر وہ اس پر دل سے راضی ہوکر کہتے کہ "ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنی مہربانی سے مزید عطا فرمائے گا ہمیں تو خدا کی رضا چاہئے" تو بہت ہی بہتر ہوتا۔

افعال: تَزْهَقَ: وہ نکلے، وہ نکلے گی، زُهُوقٌ سے معنی غم سے جان نکلنے اور کسی چیز کے مٹ جانے کے ہیں، مضارع کا صیغہ (واحد مونث غائب)۔ يَفْرَقُوْنَ: فَرَقٌ مصدر وہ ڈرپوک ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَجْمَحُوْنَ: سرپٹ دوڑتے ہوئے، بھاگتے ہوئے جَمْحٌ جِمَاحٌ مصدر مضارع کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اُعْطُوْا: ان کو دیا گیا، ملا اِعْطَاءٌ سے معنی عطا کرنے کے اور دینے کے ہیں، ماضی مجہول کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ لَمْ يُعْطَوْا: اگر ان کو نہیں دیا گیا، اِعْطَاءٌ سے مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: رَاغِبُوْنَ: رغبت کرنے والے رَغْبَةٌ سے اسم فاعل کا صیغہ (جمع مذکر)۔

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

اور مسکینوں | اور کارکنوں کیلئے ہیں | جو ان (صدقات) پر (مقرر) ہیں | اور (ان کیلئے) جن کے دلوں میں الفت ڈالنی ہے

مسکینوں اور اسے اکٹھا کرنے والوں کارکنوں کا حق ہے اور ان لوگوں کا حق ہے جن کی دلجوئی منظور ہو

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور غلاموں کی رہائی (کے لئے) | اور قرض داروں (کے لئے) | اور اللہ کی راہ میں | اور مسافروں (کے لئے)

نیز غلاموں کو آزاد کرانے، قرض داروں کی مدد کرنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے اور مسافروں کی مدد کرنے میں خرچ کیا

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ

فرض ہے | اللہ کی طرف سے | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور بعض اُن میں | وہ ہیں (جو)

جا سکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے اور ان میں سے بعض لوگ ایسے

يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۗ قُلْ اُذُنُ

ایذا دیتے (یا ستاتے) ہیں | نبی کو | اور کہتے ہیں | کہ وہ (تو) | (گویا) کان ہے | کہہ دیجئے | وہ کان (لگاتا) ہے

ہیں جو نبی کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ہر کسی کی بات کو کان دھر کر سن لیتا ہے کہہ دیجئے کہ اس کا سن لینا تمہارے

خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ

تمہاری بھلائی کے لئے | یقین رکھتا ہے | اللہ پر | اور یقین رکھتا ہے | مومنوں (کی بات) پر | اور رحمت ہے

حق میں بہتر ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو مانتا اور مومنوں کی بات پر یقین کر لیتا ہے اور تم میں سے جو

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اُن کے لئے جو | ایمان لائے | تم میں سے | اور جو لوگ | ستاتے ہیں | اللہ کے رسول کو

لوگ ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ستاتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ

اُن کے لئے | عذاب (ہے) | دردناک | وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | تمہارے سامنے | تا کہ تمہیں راضی کریں

ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں خوش کر لیں

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

اور اللہ | اور اس کا رسول | زیادہ حقدار ہیں | کہ وہ اسے راضی کریں | اگر وہ ایمان رکھتے ہیں

حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں خوش کیا جائے (مگر ایسا تو جب کرتے) اگر وہ مومن ہوتے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ

کیا انہیں معلوم نہیں | کہ وہ | جو مخالفت کرے | اللہ | اور اس کے رسول کی | تو اس کے لئے ہے

کیا یہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اس کے لئے

نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۗ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾

آگ دوزخ کی | ہمیشہ رہے گا وہ | اُس میں | یہی ہے | رسوائی | بڑی بھاری

دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ہی رسوائی (کی بات) ہے

(٦٠) اورفرض صدقات تو صرف درج ذیل آٹھ مصارف ہی میں صرف کئے جاسکتے ہیں۔(١) مفلس جس کے پاس کچھ نہ ہو(٢) محتاج جن کی بنیادی ضروریات پوری نہ ہورہی ہوں(٣) زکاۃ جمع وتقسیم کرنے والا سرکاری ملازم (٤) وہ غیر مسلم یا کچے مسلمان جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالنا مقصود ہو(٥) مکاتب غلام آزاد کرانے میں (٦) مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں (٧) جہاد فی سبیل اللہ (٨) مجبور مسافروں کے راستے کے خرچ میں۔ اگرچہ وہ اپنے وطن میں صاحب حیثیت ہو۔ یہ اللہ کا مقررہ کیا ہوا قانون ہے اور وہ سب کچھ جاننا اور حکمت والا ہے۔

(٦١) بعض منافق حضورؐ کے پیٹھ پیچھے آپؐ کی اور اسلام کی برائی بیان کرتے تھے جب کوئی انہیں اس بات سے روکتا تو کہتے کہ ہم جو چاہیں کہیں وہ ہماری بات کا یقین کرلے گا کیونکہ وہ تو صرف کان ہی رکھتا ہے۔ وہ حق کی تحقیق نہیں کرسکتا ان سے کہہ دیجئے کہ آپؐ منافقین کی بعض باتیں سن کر خوب سمجھتے ہوئے بھی درگذر فرماتے ہیں یہ تو آپؐ کی نیک دلی اور بڑے اخلاق کی وجہ سے ہے جو تمہارے حق میں بہتر ہے ورنہ وہ تمہاری سب شرارتوں سے خوب واقف ہے اور یقین صرف اللہ اور مسلمانوں کی بات پر ہی فرماتے ہیں اور جو لوگ تم میں سے صدق دل سے ایمان لے آتے ہیں ان کے لئے آپ سراپا رحمت ہیں اور جو لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(٦٢) مسلمانو! وہ منافقین جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے تمہیں خوش کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اگر وہ مومن ہیں تو انہیں اللہ ورسول کو خوش کرنا زیادہ لازم ہے۔

(٦٣) انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو شخص اللہ ورسول کی مخالفت کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور یہ سب سے بڑی رسوائی ہے۔

افعال: یُؤْذُوْنَ: اِیْذَاءٌ مصدر ایذا دیتے ہیں، دکھ دیتے ہیں، مضارع معروف (جمع مذکر غائب)۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
ڈرتے ہیں | منافق | اس بات سے (بھی) کہ نازل ہو | اُن پر | (کوئی) سورت | جو بتا دے انہیں
منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کے دل کے

بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ
وہ جو (کچھ) | اُن کے دلوں میں ہیں | کہہ دیجئے | مذاق کرتے رہو | بیشک اللہ (تو) | ظاہر کرنے والا ہے
رازوں کو ان پر ظاہر کر دے (اے پیغمبر اسلام!) ان سے کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو اللہ تعالیٰ یقیناً ان باتوں کا ظاہر

مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝۶۴ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا
وہ بات جس سے | تم ڈرتے ہو | اور اگر | آپ ان سے پوچھیں گے | تو وہ ضرور کہیں گے | کہ ہم تو
کرنے والا ہے جن سے تم خوفزدہ ہو۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو

نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ
باتوں میں لگے ہوئے | کھیل کر رہے تھے | کہہ دیجئے | کیا (تم) اللہ سے | اور اس کی آیتوں | اور اس کے رسول سے
صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ تعالیٰ اُس کے احکام اور اس کے رسول کے

كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶۵ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ
ہنسی مذاق کرتے ہو | بہانے نہ بناؤ | تم (تو) کافر ہو چکے | بعد ایمان لانے کے
ساتھ ہی تمہیں مذاق کرنا تھا' بہانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو

اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ
اگر ہم معاف (بھی) کر دیں | ایک گروہ کو | تم میں سے | تو ہم عذاب دیں گے | دوسرے گروہ کو
اگر ہم تم میں سے کسی گروہ کو معاف بھی کر دیں گے تو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے

بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۶۶ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ
اس لئے کہ وہ | تھے | مجرم | منافق مرد | اور منافق عورتیں
اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں

بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ
ایک دوسرے کے (ساتھی) ہیں | حکم کرتے ہیں | بُرے کام کا | اور روکتے ہیں
آپس میں ایک ہیں' برے کام کی ترغیب دیتے ہیں اور نیک کاموں

عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ
نیک کام سے | اور بند کر لیتے ہیں | اپنے ہاتھ (خیرات سے) | بھلا دیا انہوں نے | اللہ کو
سے منع کرتے ہیں اور (نیکی کی راہ میں خرچ کرنے سے) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں

فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۶۷ وَعَدَ اللّٰهُ
پس اُس نے بھلا دیا ان کو | بیشک | منافق | نافرمان ہیں | وعدہ کر لیا ہے | اللہ نے
پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بھلا دیا (یاد رکھو کہ) منافق لوگ یقیناً نافرمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۴) ان منافقین کو ہمیشہ اس بات کا بھی اندیشہ لگا رہتا ہے کہ رسول اللہ پر کوئی سورت نازل ہو کر ان کے دلی نفاق کا کھوکھلا پن نہ ظاہر کر دے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم مذاق کرتے رہو اللہ تمہارے مکر و فریب اور نفاق کو ظاہر کر کے رہے گا۔ جس کا تمہیں ہمیشہ خوف لگا رہتا ہے۔

(۶۵) غزوۂ تبوک پر جاتے ہوئے بعض منافقین نے مذاق کے طور پر کہا تھا کہ یہ (محمدؐ) تو ملک شام کو فتح کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اگر ان سے پوچھیں گے کہ تم اس طرح مذاق کرتے تھے؟ تو وہ بات بنا دیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔ آپ کی نسبت کچھ ذکر نہیں تھا۔ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تمہیں ہنسی مذاق بھی صرف اللہ و رسول اور اس کی آیتوں ہی سے کرنا ہے؟

(۶۶) اب تم یہ بہانے نہ بناؤ کیونکہ اللہ و رسول سے تمسخر کرنے کی وجہ سے ایمان لانے کے بعد تم تو کافر ہو چکے اگر ہم بعض کو تم میں سے (جو توبہ کریں) معاف کر دیں تو بعض دوسروں کو (جو توبہ نہ کریں) ان کے جرم کے نتیجے میں ضرور عذاب دیں گے۔

(۶۷) منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں اور اسلام دشمنی میں سب برابر ہیں لوگوں کو برے کام کی تلقین کرتے اور نیک کام سے روکتے ہیں اور خیرات کے موقعہ پر کنجوسی کرتے ہیں' اور اپنے ہاتھ روکتے ہیں انہوں نے اللہ کو یاد کرنا چھوڑ دیا تو اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے بھلا دیا۔ بیشک منافق لوگ ہی نافرمان ہیں۔

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

منافق مردوں | اور منافق عورتوں | اور کفار سے | دوزخ کی آگ کا | کہ وہ ہمیشہ رہیں گے

منافق عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے وہ اس میں ہمیشہ

فِيْهَا ۭ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ

اس میں | وہی (عذاب) | کافی ہے انہیں | اور | لعنت بھیجی ان پر | اللہ نے | اور اُن کے لئے

رہیں گے اور وہ (عذاب) ان کے لئے کافی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان کے لئے

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ۶۸ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ

عذاب ہے | ہمیشہ رہنے والا | (تمہاری مثال) اُن لوگوں کی سی ہے جو | تم سے پہلے ہوئے | وہ تھے بہت زور والے

دائمی عذاب ہوگا۔ ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے اور تم سے کہیں

مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا

تم سے قوت میں | اور زیادہ تھے | مال میں | اور اولاد میں | پس انہوں نے فائدہ اُٹھایا

زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد میں بھی تم سے زیادہ تھے پس انہوں نے اپنے (دینوی) حصہ

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

اپنے حصہ سے | سو تم نے بھی فائدہ اُٹھالیا | اپنے حصہ سے | جیسا کہ | فائدہ اُٹھایا تھا | اُن لوگوں نے جو

سے فائدہ اٹھایا اور تم نے اپنے (دینوی) حصہ سے خوب فائدہ اُٹھا لیا جس طرح کہ ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا

تم سے پہلے تھے | اپنے حصہ سے | اور تم بھی مشغول ہوگئے (بری باتوں میں) | جیسا کہ وہ | مشغول تھے

اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا اور تم نے بھی ویسی ہی لغو باتیں کیں جس طرح کہ انہوں نے کی تھیں

اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

یہی لوگ ہیں (کہ) | ضائع ہوگئے | ان کے اعمال | دنیا | اور آخرت میں | اور یہی لوگ ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ۶۹ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

نقصان اٹھانے والے | کیا نہیں پہنچی ان کو | خبر | ان لوگوں کی جو | ان سے پہلے تھے

نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کیا ان کو ان سے پہلی قوموں کے حالات معلوم نہیں ہوئے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۥ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ

قوم نوح | اور عاد | اور ثمود کی | اور قوم ابراہیم کی

یعنی قوم نوح، قوم عاد، ثمود اور قوم ابراہیم

وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اور مدین والوں کی | اور الٹی ہوئی بستیوں کی | کہ آئے ان کے پاس | ان کے رسول

نیز مدین والے اور وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول روشن

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(٦٨) اللہ نے منافق مردوں اور عورتوں اور کفار کو دوزخ میں ڈالنے کا وعدہ فرمایا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہی عذاب ان کے لئے کافی ہے اور ان پر اللہ کی لعنت اور ہمیشہ کا عذاب ہے۔

(٦٩) اے اہل مکہ تمہاری مثال بالکل ان لوگوں کی سی ہے جو تم سے پہلے گزرے کہ وہ تم سے زیادہ طاقتور، مالدار اور صاحب اولاد تھے اور دنیا میں جو کچھ ان کی قسمت میں تھا اس سے انہوں نے فائدہ اٹھایا سو جو تمہارے مقدر کا تھا تم نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے مقدر سے فائدہ اٹھایا اور تم بھی بری باتوں میں ڈوب گئے جیسے کہ وہ غرق ہو گئے تھے۔ پس یہی لوگ ہیں کہ جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے اور وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

انعال: اَسْتَمْتَعْتُمْ: انہوں نے فائدہ اٹھایا، اِسْتِمْتَاعٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ خَاضُوْا: انہوں نے قدم ڈالے، بحث کی، خَوْضٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب) خُضْتُمْ تو نے بحث کی، قدم ڈالے۔

بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

(واضح)دلیلیں لے کر | پس نہیں تھا اللہ (ایسا) | کہ ظلم کرتا اُن پر | لیکن وہ خود ہی | اپنی جانوں پر

دلائل لے کر آئے' پس اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ان پر کوئی ظلم کرے لیکن انہوں نے خود اپنے آپ

يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ

ظلم کررہے تھے | اور مومن مرد | اور مومن عورتیں | ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

پر ظلم کیا۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ

کہ حکم کرتے ہیں | نیک کام کا | اور روکتے ہیں | برے کام سے | اور قائم رکھتے ہیں

یہ لوگ نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور وہ نماز کو (پابندی

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ

نماز | اور ادا کرتے ہیں | زکوٰۃ | اور حکم مانتے ہیں | اللہ

کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اور اس کے رسول کا | بس یہی لوگ ہیں | کہ رحم کرے گا اُن پر | اللہ | بیشک اللہ | بڑا زبردست

اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم کرے گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ یقیناً غالب اور

حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

حکمت والا ہے | وعدہ کرلیا ہے | اللہ نے | مومن مردوں | اور مومن عورتوں سے

حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جنتوں کا | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | (کہ) وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں

دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

اور پاکیزہ مکانوں کا | دائمی باغوں میں | اور خوشنودی | اللہ کی

نیز ایسے پاکیزہ مکانوں کا' جو ہمیشہ رہنے والے باغات میں ہوں گے اور اللہ کی خوشنودی ان سب اشیاء سے بڑھ کر

اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

سب سے بڑھ کر (ہوگی) | یہی ہے | بڑی بھاری کامیابی | اے نبی! | جہاد کیجئے

ہوگی' یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اے نبی! کافروں اور

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ

کفار | اور منافقین سے | اور سختی کیجئے | ان پر | اور اُن کا ٹھکانہ

منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور (یاد رکھئے) ان کا ٹھکانہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۰) کیا ان اہل مکہ کو ان لوگوں کا حال معلوم نہیں ہوا جو ان سے پہلے گزر رہے ہیں جیسے قوم نوح و عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور اُلٹ جانے والی بستیوں والے (قوم لوط) جن کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آئے مگر انہوں نے حق کو ماننے سے انکار کیا اور ان کو جھٹلایا اور اس کے نتیجے میں ہلاک کئے گئے پس اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

(۷۱) اور مسلمان مرد و عورتیں باہم ایک دوسرے کے مددگار ہیں کہ نیکی کی ہدایت کرتے اور برائی سے روکتے اور باقاعدہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ و رسول کا ہر حکم مانتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہوگی اور اللہ بے شک بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۷۲) اللہ نے مسلمان مردوں اور عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں باغات دیئے جائیں گے۔ جن کے نیچے جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان دائمی باغات میں نہایت پاکیزہ مکان ملیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔

انعال: یُطِیْعُوْنَ: وہ اطاعت کرتے ہیں، وہ فرمان مانتے ہیں اِطَاعۃٌ سے مضارع (جمع مذکر غائب)۔

جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا

دوزخ ہے | اور وہ بہت بُری جگہ ہے | لوٹ کر جانے کی | وہ قسمیں کھاتے ہیں | اللہ کی | کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی

دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی

وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

حالانکہ انہوں نے ضرور کہی ہے | بات | کفر کی | اور وہ کافر ہوگئے | بعد | اپنے اسلام لانے کے

حالانکہ انہوں نے واقعی کفر کی بات کہی تھی اور (اس طرح) اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر اختیار کیا

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ

اور انہوں نے ارادہ کیا تھا | اُس کا جو | انہیں نہ ملی | اور انتقام نہیں لیا انہوں نے | مگر اسی بات کا کہ

اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ

اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا

غنی کر دیا انہیں | اللہ | اور | اس کے رسول نے | اپنے فضل سے | پس اگر وہ توبہ کر لیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے ان کو غنی بنا دیا تھا پس اگر وہ توبہ کر لیں

يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

تو بہتر ہے اُن کے لئے | اور اگر وہ نہ مانیں | تو عذاب دے گا انہیں | اللہ

تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر وہ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا

عَذَابًا اَلِيْمًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ

عذاب | دردناک | دنیا | اور آخرت میں | اور نہیں ہوگا اُن کے لئے

اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے لئے

فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

روئے زمین پر | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | اور اُن میں سے بعض | وہ ہیں جنہوں نے

روئے زمین پر نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں

عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ

عہد کیا تھا اللہ سے | کہ اگر وہ دے ہمیں | اپنے فضل سے (مال) | تو ہم ضرور صدقہ ادا کریں گے | اور ہم ضرور ہوں گے

جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے (مال) دیا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور خوب نیکوکار

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا

نیک بندوں میں سے | پھر جب | دیا انہیں اس نے | اپنے فضل سے (مال) | (تو) انہوں نے بخل کیا

بن جائیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو (سب کچھ) دے دیا تو اس میں کنجوسی

بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

اس میں | اور وہ پھر گئے (عہد سے) | اور وہ | روگردانی کرنے والے ہیں | پس ان کا انجام رکھ دیا (اللہ نے)

کرنے لگے اور (عہد سے) پھر گئے اور وہ منہ موڑنے والے ہی تھے پس اللہ تعالیٰ نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٧٣) اے نبی! کفار سے تلوار کے ساتھ اور منافقین سے بحث اور دلیل کے ساتھ دین کی حفاظت کے لئے جہاد کیجئے اور اس جہاد میں ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جو برا ٹھکانا ہے۔

(٧٤) مقام تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو ماہ ٹھہرے رہے اس اثنا میں منافقین اور جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کی مذمت میں قرآن نازل ہوتا رہتا تھا۔ ایک دن **جلاس بن سوید** نے کہا قسم اللہ کی جو کچھ محمدؐ ہمارے بھائیوں کے متعلق کہتا ہے اگر وہ حق ہے۔ تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ آنحضرتؐ کو خبر ہوئی اور جلاس کو بلا کر پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے ایسا نہیں کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ منافق اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ کلمہ کفر ہم نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے واقعی یہ کلمہ کہا تھا اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اور تبوک سے واپسی پر تقریباً بارہ منافقین نے رات کی تاریکی میں اپنے چہرے چھپا کر حضور کو پہاڑی پر سے گرا دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن اپنے ناپاک ارادہ میں ناکام رہے۔ اور انہوں نے رسول اللہ کو یہ اس بات کا بدلہ دیا تھا کہ آپؐ کی دعا اور برکت سے یہ دولتمند ہو گئے تھے۔ پس اگر وہ اس نفاق سے توبہ کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اللہ انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب دے گا اور کوئی ان کا یار و مددگار نہ ہوگا چنانچہ ان میں سے جلاسؓ بن سوید نے اسی وقت توبہ کر لی جو حضور نے قبول فرمائی۔

(٧٥) اور بعض ان منافقین میں سے یعنی ثعلبہ بن حاطب وہ ہے جس نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر مجھے اپنے فضل سے مال عطا کرے گا تو میں ضرور صدقہ ادا کیا کروں گا اور اللہ کا نیک بندہ شمار ہوں گا۔

(٧٦) پھر جب اللہ نے حضور کی دعا سے اسے مال دے دیا تو اس میں کنجوسی کرنے لگا حتیٰ کہ حضورؐ کے عاملوں کو زکوٰۃ دینے سے صاف انکار کر دیا۔

افعال: اُغْلُظْ: سختی کر، کیزارہ غِلْظَةٌ سے معنی سختی کرنے، برتنے کے ہیں، امر کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ عٰهَدَ: اس نے عہد کیا، اقرار کیا، مُعَاهَدَةٌ سے معنی باہم عہد و پیمان اور قول و قرار کرنے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اٰتٰنَا: اس نے کم کر دیا، اٰتٰی سے ماضی کا صیغہ (جمع متکلم)۔

نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا

نفاق | اُن کے دلوں میں | اُس دن تک | کہ وہ ملیں گے اس سے | اس لئے کہ | انہوں نے مخالفت کی

ان کو اس امر کی سزا میں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور (ہمیشہ) جھوٹ

اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا

اللہ سے | اُس وعدہ کی جو اس سے کیا تھا | اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے | کیا وہ نہیں جانتے؟

بولتے رہے، اُن کے دلوں میں اپنی ملاقات کے دن (روز قیامت) تک نفاق ڈال دیا، کیا ان کو معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

کہ اللہ | جانتا ہے | اُن کے راز | اور اُن کی سرگوشیاں | اور یہ کہ | اللہ | خوب جانتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ان کے رازوں اور ان کی سرگوشیوں سے بھی واقف ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو

الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

غیب (کی باتوں) کو | جو (منافق) | الزام لگاتے ہیں | خوشی سے خیرات کرنے والے | مومنوں پر

خوب جاننے والا ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ مومنوں میں سے جو لوگ صدقات دینے میں خوشی سے حصہ لیتے ہیں ان پر

فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ

صدقات میں | اور جو (مومن) | کچھ نہیں پاتے | سوائے اپنی محنت کے

الزام لگاتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت (کا صلہ)

فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

تو وہ (منافق) مذاق اڑاتے ہیں | اُن کا | مذاق کرے گا اللہ | اُن سے | اور اُن کے لئے | عذاب (ہے)

وہ منافق ان سے مذاق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے مذاق (کا بدلہ) دیا اور ان کے لئے دردناک

أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ

دردناک | آپ مغفرت مانگیں | اُن کے لئے | یا نہ | مانگیں مغفرت | اُن کے لئے (برابر ہے) | اگر آپ مغفرت مانگیں گے

عذاب ہے آپ اُن کے لئے بخشش مانگیں یا اُن کے لئے

لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَٰلِكَ

اُن کے لئے | ستر (۷۰) | مرتبہ (بھی) | تو ہرگز نہیں بخشے گا | اللہ | انہیں | یہ

ستر (۷۰) بار بھی بخشش طلب کریں گے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا یہ

بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

اس لئے کہ | انہوں نے انکار کیا | اللہ | اور اس کے رسول کا | اور اللہ | راہ پر نہیں لاتا

اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ

نافرمان لوگوں کو | بہت خوش ہوئے | پیچھے رہنے والے (جہاد سے) | اپنے بیٹھ رہنے سے

ہدایت نہیں دیتا۔ پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف ان کے (جہاد کے لئے چلے جانے) کے بعد اپنے بیٹھے

(۷۷) پھر اس نافرمانی کا انجام یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق کو ہمیشہ کے لئے مستحکم کر دیا قیامت کے روز تک اور اس حال میں وہ اللہ کے حضور میں حاضر ہوں گے ان کی حکم عدولی اور وعدہ خلافی اور جھوٹ بولنے کے سبب سے حضور نے اس کے حق میں بددعا کی کہ (ویح ثعلبة) اس کو خبر ہوئی تو مجبوراً زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا مگر آپ نے زکوٰۃ رد کر دی اس پر بظاہر فریاد کرتا رہا اور دل میں نفاق چھپا ہوا تھا۔ پھر ابوبکرؓ۔ عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ان کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ مگر سب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا آخر حضرت عثمانؓ کی خلافت میں نفاق کی حالت میں مرا۔ (تفسیر عثمانی)

(۷۸) کیا ان منافقین کو معلوم نہیں کہ اللہ ان کے تمام برے ارادے اور منصوبے اور تمام رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۷۹) ایک مرتبہ عبدالرحمانؓ بن عوف چار ہزار دینار بطور صدقہ لائے منافقین نے کہا ریاکار ہے اور ابوعقیل عبدالرحمن بن تیجان ایک مفلس صحابی اپنی محنت کی کمائی میں سے ایک صاع کھجور صدقے میں لائے تو اس کا مذاق اڑانے لگے۔ سو اللہ نے انہیں اس برے کام کی سزا دینے کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۸۰) آنحضرت نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کے انتقال پر اپنی قمیص اس کے کفن کے لئے دی اور نماز جنازہ بھی پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین کے لئے آپ مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں برابر ہے۔ کیونکہ اگر آپ ستر بار بھی مغفرت طلب کریں تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اس لئے کہ دل سے انہوں نے اللہ و رسول کا انکار کیا اور اللہ ایسے نافرمانوں کو راہ پر نہیں لاتا۔

افعال: اَعْقَبَهُمْ: ان میں اثر رکھ دیا، ان کو وارث بنا دیا اَعْقَبَ اِعْقَابٌ سے معنی اثر چھوڑنے، وارث بنانے کے ہیں، ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ اَخْلَفُوْا: انہوں نے خلاف کیا، وعدہ خلافی کی اِخْلَافٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ تَسْتَغْفِرْ: تو مغفرت طلب کرے، تو بخشش مانگے اِسْتِغْفَارٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

خلاف (مرضی) رسول اللہ کے | اور انہوں نے ناپسند کیا | کہ وہ جہاد کریں | اپنے مالوں | اور جانوں سے

رہنے سے خوش ہوئے اور انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ اپنی جان و مال سے اللہ تعالیٰ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ

راہ میں | اللہ کی | اور کہنے لگے (دوسروں کو) | نہ | نکلو (جہاد کیلئے) | (اس) گرمی میں | کہہ دیجئے

کے راستے میں جہاد کریں اور انہوں نے کہا کہ گرمی میں (جہاد کے لئے) سفر نہ کرو، کہہ دیجئے کہ

نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا

دوزخ کی آگ | بڑی سخت ہے | گرمی میں | کاش وہ سمجھتے | پس وہ ہنس لیں | تھوڑا سا

جہنم کی آگ تو اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش کہ وہ اس بات کو سمجھ سکتے، پس چاہئے کہ وہ بہت کم ہنسیں

وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ

اور روئیں | بہت | بدلے | اُن اعمال کے جو | وہ کرتے تھے | پس اگر

اور بہت زیادہ روئیں یہ ان کے اپنے کئے کا بدلہ ہے پھر اگر اللہ تعالیٰ آپ کو

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

واپس لے آیا آپ کو | اللہ | کسی گروہ کی طرف | اُن (منافقین) میں سے | اور وہ اجازت مانگیں آپ سے

ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لائے تو وہ آپ سے میدان جنگ کی طرف نکلنے کی اجازت

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا

نکلنے کی (جنگ کے لئے) | تو کہہ دیجئے | کہ تم ہرگز نہ نکلو | میرے ساتھ | کبھی | اور ہرگز نہ لڑو تم

طلب کریں گے تو کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہیں نکل سکتے اور ہمارے ساتھ ہرگز

مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا

میرے ساتھ (ہوکر) | دشمن سے | بیشک تم | راضی ہوئے | بیٹھے رہنے پر | پہلی | مرتبہ | سو اب بھی بیٹھے رہو

دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک تم نے پہلی مرتبہ (گھروں میں) بیٹھنا پسند کیا تھا پس اب بھی پیچھے بیٹھے رہنے

مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا

پیچھے رہنے والوں کے ساتھ | اور نہ پڑھئے نماز (جنازہ) | کسی ایک پر | ان میں سے | جو مر جائے | کبھی بھی

والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور (اے نبیؐ!) ان میں سے کوئی شخص مر جائے تو آپ اس پر نمازِ (جنازہ) ہرگز نہ پڑھیں

وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور مت کھڑے ہوں | اُس کی قبر پر | بیشک انہوں نے انکار کیا | اللہ | اور اس کے رسول کا

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں بیشک ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ

اور وہ مر گئے | جبکہ وہ نافرمان ہی تھے | اور تعجب میں نہ ڈالیں آپ کو | اُن کے مال | اور اُن کی اولاد

اور ایسی حالت میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں

(۸۱) جولوگ جنگ تبوک پر جانے سے پیچھے بیٹھ رہے تھے انہوں نے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف پیچھے رہنے کو پسند اور اللہ کے راستہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو ناپسند کیا اور دوسروں کو جہاد میں شریک ہونے سے یہ کہہ کر روکا کہ ایسی سخت گرمی میں نہ نکلو۔ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ تو کیا گرمی ہے دوزخ کی آگ بڑی گرم ہے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کاش وہ لوگ اس بات کو سمجھتے۔

(۸۲) پس ان کو اپنے ان بد اعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ قیامت کے روز ہنسنے اور خوش ہونے کا موقع نہیں ملے گا بلکہ کثرت سے رونا ہوگا۔

(۸۳) اگر آپؐ کے غزوۂ تبوک سے واپس آنے پر کوئی منافق آپؐ سے آئندہ جنگ میں جانے کی اجازت طلب کرے تو ہرگز اس کی درخواست قبول نہ کیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ نہ تو کبھی تم ہمارے ساتھ جہاد کے لئے نکلو گے اور نہ دشمن سے ہماری طرف سے لڑو گے۔ کیونکہ پہلی مرتبہ تم نے جنگ سے پیچھے رہنا قبول کیا۔ سو اب بھی تم انہی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

(۸۴) ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو آپؐ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھائیں اور نہ اس کی قبر پر مغفرت مانگنے کے لئے کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے دل سے اللہ و رسول کا انکار کیا اور کفر کی حالت میں مرے۔

افعال: یَضْحَکُوْا: ضَحَاکٌ مصدر وہ نہیں، ان کو ہنسنا چاہئے، امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ یَبْکُوْا: بَکَاءٌ مصدر، ان کو رونا چاہئے امر کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ رَّجَعَكَ: تجھ کو واپس لوٹایا، پھیرا، رَجَعَ رَجْعٌ سے ماضی کا صیغہ (واحد مذکر غائب)۔ رَضِیْتُمْ: تم راضی ہوئے، خوش ہوئے، پسند کیا، رَضِیٌ سے ماضی کا صیغہ (جمع مذکر حاضر)۔ تُصَلِّ: تو نماز پڑھ، تَصْلِیَۃٌ سے معنی نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے ہیں مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔ تَقُمْ: تو کھڑا ہو قِیَامٌ سے مضارع کا صیغہ (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: خَالِفِیْنَ: پیچھے رہنے والے خَلْفٌ سے پیچھے آنے، رہنے کے ہیں اسم فاعل کا صیغہ ہے (جمع مذکر)۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ
بیشک | اللہ (تو) چاہتا ہے | کہ | انہیں عذاب دے | ان کی وجہ سے | دنیا میں | اور نکلیں
اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیا میں عذاب دے اور ان کی جان

أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا
اُن کی جانیں | اس حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں | اور جب اتاری جاتی ہے | (کوئی) سورت | کہ ایمان لاؤ
نکلے تو ایسی حالت میں کہ وہ کافر ہوں اور جب کوئی سورت (اس مضمون کی) نازل ہوتی ہے کہ ایمان لاؤ

بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ
اللہ پر | اور جہاد کرو | ساتھ | اُس کے رسول کے | تو اجازت چاہتے ہیں آپ سے | دولت وطاقت والے
اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول کے ساتھ (مل کر) جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند آ کر آپ سے

مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا
اُن میں سے | اور کہتے ہیں | چھوڑ دے ہمیں | کہ رہیں | بیٹھنے والوں کے ساتھ | انہوں نے پسند کیا
اجازت چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ پیچھے بیٹھے

بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
کہ وہ رہ جائیں | ساتھ | پیچھے رہنے والی عورتوں کے | اور مہر لگادی گئی | اُن کے دلوں پر | پس وہ
رہنے والی عورتوں (اور اپاہجوں) کے ساتھ (بیٹھے رہنے پر) خوش ہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے پس وہ

لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
نہیں سمجھتے | لیکن | رسولؐ | اور وہ لوگ جو | ایمان لائے | آپ کے ساتھ
سمجھتے ہی نہیں۔ لیکن رسولؐ نے اور ان لوگوں نے جو آپ کے ساتھ ایمان لائے

جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ
انہوں نے جہاد کیا | اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | اور یہی لوگ ہیں | جن کے لئے
اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں جن کے لئے

الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ
بھلائیاں ہیں | اور یہی لوگ ہیں | فلاح پانے والے | تیار کر رکھے ہیں | اللہ نے | اُن کے لئے
بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
باغات | کہ جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اُن میں
تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں انہی میں وہ ہمیشہ رہیں

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
یہی ہے | کامیابی | بڑی بھاری | اور آئے | معذرت کرنے والے | دیہاتیوں میں سے
یہ بڑی کامیابی ہے اور دیہاتیوں میں سے بعض بہانہ بنانے والے آئے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۵) اور ان کے مال واولاد سے آپ کو تعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اس مال اور اولاد کی وجہ سے دنیا میں انہیں عذاب دے۔ اور کفر ہی کی حالت میں ان کا دم نکل جائے۔

(۸۶) اور جب کوئی سورت آنحضرت پر اس مضمون کی نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول اللہ کے ہمراہ کفار سے جہاد کرو تو ان منافقین میں سے مالدار لوگ جنگ سے پیچھے رہنے والوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہنے کی رخصت مانگتے ہیں۔

(۸۷) وہ گھروں میں بیٹھنے والی عورتوں کے ساتھ پیچھے رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(۸۸) لیکن رسول اللہؐ اور مسلمانوں نے اپنے مال و جان سے اللہ کے لئے جہاد کیا۔ اور انہی لوگوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۸۹) ان کے لئے اللہ نے بہشت تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

کہ رخصت دی جائے | انہیں | اور بیٹھ رہے (جہاد سے) | وہ لوگ جنہوں نے | جھوٹ بولا | اللہ | اور اس کے رسول سے

کہ انکو (گھروں میں بیٹھ رہنے کی) رخصت دی جائے اور وہ لوگ (گھروں میں) بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے جھوٹ بولا

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ

عنقریب پہنچے گا | اُن کو جو | کافر ہیں | اُن میں سے | عذاب | دردناک | نہیں ہے

ان میں سے منکرین کو عنقریب دردناک عذاب ملے گا

عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

کمزوروں پر | اور نہ بیماروں پر | اور نہ اُن لوگوں پر جو | نہیں پاتے

کمزوروں پر مریضوں پر اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ

مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا

وہ چیز کہ | خرچ کریں | کوئی سختی | جب وہ خیر خواہی کرتے رہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی | نہیں ہے

کرنے کو کچھ نہیں، کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں

عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّ

نیکی کرنے والوں پر | (کوئی) الزام | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | اور

ان نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور

لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ

نہ ان لوگوں پر کہ | جب وہ آئے آپ کے پاس | تاکہ آپ انہیں سواری دیں | تو آپ نے کہا | کہ میں نہیں پاتا (کوئی سواری)

نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے جو آپ کے پاس آئے تاکہ آپ (جہاد کیلئے) انہیں سواری دیں تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسی کوئی

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ

کہ سوار کردوں تم کو | اُس پر | تب وہ واپس لوٹے | اور اُن کی آنکھیں | جاری تھیں | آنسوؤں سے

سواری نہیں، جس پر تمہیں سوار کروں، پس وہ اس حالت میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس

حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

(اس) غم سے | کہ وہ نہیں پاتے | جو | وہ خرچ کریں | بیشک | الزام | (تو) انہی لوگوں پر ہے

غم کی وجہ سے کہ ان کے پاس (جہاد میں) خرچ کرنے کو کچھ نہیں تھا۔ گناہ (اور الزام) صرف ان لوگوں پر ہے

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

جو رخصت مانگتے ہیں آپ سے (پیچھے رہنے کی) | حالانکہ وہ | مالدار ہیں | وہ راضی ہوئے | کہ | وہ رہ جائیں

جو آپ سے باوجود غنی ہونے کے (پیچھے رہنے کی) اجازت چاہتے ہیں انہیں پیچھے رہنے والی عورتوں

مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

ساتھ پیچھے رہنے والی عورتوں کے | اور | مہر لگادی | اللہ نے | اُن کے دلوں پر | پس وہ | نہیں جانتے

کے ساتھ رہنا پسند آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ (جہاد کی برکتوں کو) نہیں جانتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۰) اور جھوٹے بہانہ ساز منافق بدوی (اعرابی) (بنی عامر بنی طفیل یا بنی اسد یا غطفان وغیرہ) حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمارے بال بچے ہیں اور ان کی حفاظت ہم پر لازم ہے ہمیں جنگ سے پیچھے رہنے دیا جائے۔ اور گھر پر بیٹھے رہے وہ لوگ (منافق اعرابی) جنہوں نے اللہ و رسول سے یہ جھوٹ بولا کہ وہ مومن ہیں حالانکہ ان کے دل مومن نہیں۔ ان میں سے جو کافر رہیں گے عنقریب انہیں سخت عذاب پہنچے گا۔

(۹۱) اور جو لوگ کمزور ہیں جیسے بڑھے، بچے، عورتیں، بیمار اور ضرورتمند کہ جن کے پاس اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو کچھ نہیں جیسے قبیلۂ مزینہ و جہینہ کے لوگ ان پر جہاد سے پیچھے رہنے کی وجہ سے کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ اللہ و رسول پر صدق دل سے ایمان رکھتے اور ان کا حکم مانتے ہیں۔ کیونکہ نیکوکار سچے معذوروں پر کچھ الزام نہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۹۲) اور ان لوگوں پر بھی جہاد میں شرکت نہ کرنے کا کچھ گناہ نہیں جنہوں نے حضورؐ کے پاس حاضر ہو کر درخواست کی تھی کہ انہیں کوئی سواری مل جائے تو جہاد میں شریک ہوں اور آپؐ نے جواب دیا تھا کہ میرے پاس تمہیں لے جانے کے لئے فی الحال کوئی سواری موجود نہیں اس لئے وہ مجبور ہو کر واپس لوٹ گئے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس رنج سے کہ انہیں جہاد میں شامل ہونے کے لئے خرچ میسر نہیں تھا۔

(۹۳) الزام تو صرف انہی لوگوں پر ہے جو باوجود مالدار ہونے کے پیچھے رہنے کی رخصت مانگتے ہیں اور عورتوں کی طرح گھروں میں پیچھے بیٹھے رہنے پر خوش ہو رہے ہیں دراصل ان کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے۔ پس وہ حقیقت کو نہیں جانتے۔

افعال: يُؤْذَنَ: اِذْنٌ مصدر، اجازت دے دی جائے مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)۔ سَيُصِيبُ: اِصَابَةٌ مصدر، پہنچے گا مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَصَحُوْا: نَصْحٌ مصدر، (جب) وہ خلوص رکھیں ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَتَوْكَ: وہ تیرے پاس آئے اَتَوْا ماضی کا صیغہ (جمع مذکر غائب)۔ اَحْمِلُكُمْ: میں تم کو سوار کردوں (جمع مذکر حاضر)۔ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ: اِسْتِيْذَانٌ مصدر وہ اجازت طلب کرتے ہیں، مضارع مرفوع (جمع مذکر غائب)۔

فہرست

الجزء الاول ...... پارہ نمبرا

فہرست

سَیَقُوْلُ الجزء الثانی ...... پارہ نمبر۲

فہرست

تِلْكَ الرُّسل الجزء الثالث ...... پارہ نمبر ۳

نمبر شمار	موضوع	صفحہ

فہرست

لَنْ تَنَالُوْا الجزء الرابع ...... پارہ نمبر ۴

فہرست

وَالْمُحْصَنٰتُ الجزء الخامس .... پارہ نمبر ۵

فہرست

لَا یُحِبُّ اللّٰہ الجزء السادس .... پارہ نمبر ۶

فہرست

وَ اِذَا سَمِعُوْا .... پارہ نمبر ۷

صفحہ	موضوع

فہرست

وَلَوْ اَنَّنَا الجزء الثامن .... پارہ نمبر ۸

صفحہ	موضوع	نمبر شمار

فہرست

قَالَ الْمَلَأُ الجزء التاسع .... پارہ نمبر۹

موضوع

فہرست

وَاعْلَمُوْا الجزء العاشر .... پارہ نمبر ۱۰